تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

الاولیاء اردو
و
طبقات الاصفیاء

تابعین مدینہ ایوب السختیانی تا شمیط بن عجلان اور فقہاء، عارفین، عالمین زین العابدین تا سعید بن فیروز ابوالبختری جیسی ۸۵ شخصیات کے احوال واحادیث کا ذکر خیر۔

امام حافظ علامہ ابونُعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی پاکستان فون 32631861

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو

و

طبقات الاصفیاء

تابعین مدینہ، مشہور فقہاء سبعہ اور ایوب سختیانی، امام زین العابدین
امام جعفر صادق اور امام باقر رحمہم اللہ جیسے کثیر بزرگان دین کے احوال

امام حافظ علامہ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعیؒ

مترجم
مولانا منیب الرحمٰن فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
استاد معہد عثمان بن عفان کراچی

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : جنوری ۲۰۰۶ء علمی گرافکس
ضخامت : 656 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حلیۃ الاولیاء

حصہ سوم و چہارم

حلیۃ الاولیاء

حصہ سوم

☆☆☆☆

حلیۃ الاولیاء

حصہ چہارم

☆☆☆☆

حلیۃ الاولیاء

حصہ سوم

(۲۰۱) ایوب سختیانی رحمہ اللہ[۱]

ان نابغۂ روزگار شخصیات میں سے نوجوانوں کے سردار، عبادت گزار، زاہدوں کے سرخیل اور ایمان ویقین سے روشن ایوب بن کیسان سختیانی بھی ہیں، آپ دلائل کی تہہ تک پہنچنے والے فقیہ، کثرت سے حج ادا کرنے والے، مخلوق سے مایوس اور حق تعالیٰ شانہ سے مانوس تھے۔

۲۹۰۶- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، عارم ابوالنعمان، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابوعبداللہ قصار نے فرمایا: ہم حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس تھے اور ایوب سختیانی رحمہ اللہ بھی وہاں موجود تھے۔ پھر آپ اٹھ کر چلے گئے تو حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا یہ نوجوانوں کے سردار ہیں۔

۲۹۰۷- ابومحمد بن حیان، محمد بن ابراہیم بن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے ہم سے حدیث بیان کی اور ان کے پاس ایوب سختیانی رحمہ اللہ بھی تشریف فرما تھے پھر آپ اٹھ کر چلے گئے تو حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا یہ نوجوانوں کے سردار ہیں۔

۲۹۰۸- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عباس بن الولید النرسی، وہیب بن خالد کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابوعثمان جعد نے بیان کیا کہ میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایوب بصرہ کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

۲۹۰۹- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابوعباس محمد بن اسحٰق، مفضل بن غسان غلابی، فہد بن حیان کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سعید بن راشد نے بیان کیا کہ میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اہل بصرہ کے نوجوانوں کے سردار ایوب سختیانی ہیں۔

۲۹۱۰- ابویعلیٰ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ امام حمیدی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت سفیان

۱؎ ..... التاريخ الكبير ۱/۱/۴۱۰. وطبقات ابن سعد ۷/۲/۴۱. والجرح ۱/۱/۲۵۵. والمعرفة ليعقوب بن سفيان ۲/۲۳۱. وتاريخ الاسلام ۵/۲۲۸. وسير اعلام النبلاء ۶/۱۵.

بن عیینہ نے چھیاسی تابعین سے ملاقات کی اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ایوب سختیانی جیسا آدمی نہیں دیکھا۔

۲۹۱۱-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، داؤد بن رشید، معتمر بن سلیمان الرقی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن بشر نے ارشاد فرمایا کہ جب محمد بن سیرین سے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کوئی حدیث بیان کرتے تو آپ فرمایا کرتے تھے کہ سچائی کے پیکر نے مجھ سے حدیث بیان کی۔

۲۹۱۲-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عباس بن محمد اور احمد بن اشکاب کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابوالولید نے ارشاد فرمایا: کہ شعبہ نے ہم سے (الفاظ میں) حدیث بیان کی کہ مجھ سے فقہاء کے سردار ایوب نے حدیث بیان کی۔

۲۹۱۳-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور، ابو معمر، جریر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ اشعث نے فرمایا: ایوب پڑھنے والے علماء میں سے ہیں۔

۲۹۱۴-سلیمان بن احمد، ابواحوص ابن فضل، علی بن نصر، بشر بن عبدالملک کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سلام ابن ابی مطیع نے چار آدمیوں ایوب سختیانی، یونس، ابن عون اور سلیمان کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ ان میں سب سے زیادہ دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والے ایوب ہیں۔

۲۹۱۵-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن المدینی اور یحییٰ بن سعید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ہشام بن عروہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اہل بصرہ میں سے ایوب جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

۲۹۱۶-محمد بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، سلیمان بن جنادہ اور حفص بن غیاث کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس اہل عراق میں سے اس شخص یعنی ایوب سختیانی سے افضل کوئی آدمی نہیں آیا۔

۲۹۱۷-حبیب بن حسن، یسر بن انس بغدادی، ابو یونس مدینی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ اسحٰق نے فرمایا: میں نے مالک بن انس کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم ایوب سختیانی رحمہ اللہ کے پاس جایا کرتے تھے، چنانچہ ہم ان کے پاس آنحضرت ﷺ کی احادیث کا تذکرہ کرتے تو وہ اتنا روتے کہ ہمیں ان پر رحم آنے لگتا۔

۲۹۱۸-محمد بن مظفر نے عبداللہ بن محمد بن جعفر سے مصر میں روایت کی انہوں نے عبداللہ بن شبیب سے روایت کی ہے کہ ایوب بن سلیمان بن بلال فرماتے ہیں کہ میں نے عبیداللہ بن عمر رحمہ اللہ نے کہا، میں دیکھتا ہوں کہ تم ایام حج میں اہل عراق سے ملنے کی جستجو کرتے ہو، تو انہوں نے جواباً ارشاد فرمایا اللہ کی قسم میں اپنے پورے سال میں صرف ایام حج میں ہی خوشی محسوس کرتا ہوتا، کیونکہ میں ان دنوں ایسے لوگوں سے ملتا ہوں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے ایمان سے روشن کردیا ہے۔ چنانچہ جب میں انہیں دیکھتا ہوں تو میرا دل خوش ہوتا ہے اور ان لوگوں میں سے ایوب سختیانی رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۲۹۱۹-ابوزرعہ محمد بن ابراہیم استراباذی، ابوبکر محمد بن قارن، ابوحاتم، عبدہ بن سلیمان، مخلد بن حسین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہشام بن حسان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے چالیس حج کیے۔

۲۹۲۰-میمون کا حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کو خواب میں دیکھنا...... فاروق خطابی، ہشام بن علی سیرانی، عون بن حکم بن سنان باہلی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے حماد بن زید رحمہ اللہ نے فرمایا: میمون ابوحمزہ میرے پاس جمعہ کے دن صبح کی نماز سے پہلے تشریف لائے اور فرمایا: میں نے آج رات حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو خواب میں دیکھا اور میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ حضرات کیوں تشریف لائے ہیں؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا ہم ایوب سختیانی کی نماز جنازہ پڑھنے آئے ہیں۔ میمون کو ابھی تک ان کی موت کا علم نہیں ہوا تھا تو میں نے ان سے کہا، گزشتہ شب ایوب کا انتقال ہوگیا ہے۔

۲۹۲۱-عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، خالد بن نضر قرشی، محمد بن ابی صفوان، ابوداؤد کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ شعبہ بن حجاج فرماتے ہیں کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے جب بھی کسی جگہ کا وعدہ کیا تو میں نے دیکھا کہ وہ مجھ سے پہلے اس وعدے کی جگہ پر پہنچے۔

۲۹۲۲-فاروق خطابی، ہشام بن علی سیرانی، محمد بن حسن ابوعبیداللہ عنزی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبیداللہ بن شمیط فرماتے ہیں میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، آدمی اس وقت تک راہ راست پر نہیں آسکتا (آدمی اس وقت تک سردار نہیں بن سکتا) جب تک کہ اس میں یہ دو اچھی عادتیں موجود نہ ہوں جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوسی اور جو کچھ ان سے سرزد ہوتا ہے اس سے چشم پوشی۔

۲۹۲۳-ایوب سختیانی کا حرا کو دبانا اور پانی کا نکلنا......ابوعمرو عثمان بن محمد عثمان، خالد بن نضر قرشی، محمد بن موسیٰ، حرشی، نضر بن کثیر سعدی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبدالواحد نے فرمایا، کہ میں ایوب سختیانی رحمہ اللہ کے ساتھ حراء پہاڑ پر تھا، چنانچہ مجھے بہت سخت پیاس لگی یہاں تک کہ انہوں نے اس کے اثرات میرے چہرے پر دیکھ لئے تو ارشاد فرمایا، تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ میں نے کہا کہ پیاس لگی ہے اور مجھے اپنی جان کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے، تو انہوں نے فرمایا: کیا تم مجھ پر پردہ ڈالو گے؟ میں نے کہا جی ہاں، اس پر انہوں نے کہا مجھے قسم دو، تو میں نے انہیں قسم دی کہ جب تک وہ زندہ ہیں میں ان کے بارے میں کسی کو نہیں بتاؤں گا، انہوں نے اپنے پاؤں سے حراء کو دبایا تو اس سے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا، تو میں نے پانی پیا یہاں تک کہ میں سیراب ہوگیا اور میں نے اپنے ساتھ بھی کچھ پانی لایا۔ میں نے اس کے بارے میں کسی کو نہیں بتایا یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا۔

(عبدالواحد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ان کی وفات کے بعد موسیٰ اسواری کے پاس آیا اور ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس شہر میں حسن بصری رحمہ اللہ اور ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے افضل کوئی نہیں۔

۲۹۲۴-سلیمان بن احمد، سہل بن موسیٰ، محمد بن سفیان بن ابی زرد، سعید بن عامر کے سلسلۂ سند سے راویت ہے کہ وہیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایوب رحمہ اللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ جب نیک لوگوں کا ذکر کیا جائے گا تو میں ان سے دور اور الگ رہوں گا۔

۲۹۲۵-سلیمان بن احمد، حسن بن سہل مجوز، ابوعاصم نبیل اور سفیان کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے فرمایا: میری تمنا ہے کہ میں اس حدیث کے معاملہ میں برابر سرابر چھوٹ جاؤں۔

۲۹۲۶-سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالعزیز جوہری، زکریا بن یحییٰ منقری اور اصمعی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید نے فرمایا: ایوب سختیانی رحمہ اللہ یزید بن عبدالولید کے دوست تھے۔ پھر جب یزید کو خلافت ملی تو ایوب نے یہ دعا کی اے اللہ! اسے میرا تذکرہ بھلوا دیجئے۔

۲۹۲۷-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، احمد بن ابراہیم موصلی، حماد بن زید رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ آدمی کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اگر چہ اس نے زہد ہی اختیار کر رکھا ہو، چنانچہ آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے زہد کو لوگوں کے لئے تکلیف کا باعث اور عذاب ہرگز نہ بنائے اور آدمی کے لئے اپنے زہد کو چھپانا اس کا اعلان کرنے سے بہتر ہے۔

حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ بھی اپنے زہد کو مخفی اور پوشیدہ رکھنے والے لوگوں میں سے تھے۔ چنانچہ ہم ایک مرتبہ ان کے پاس گئے تو ان کے بستر پر سرخ رنگ کا کتان کا کپڑا پڑا ہوتا تھا، پھر میں نے یا ہمارے ساتھیوں میں سے کسی نے اسے اٹھایا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ایک موٹا کپڑا ہے جس میں پتے بھرے ہوئے ہیں۔

۲۹۲۸-احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل کے سلسلۂ سند سے روایت ہے حجاج کہتے ہیں کہ میں نے شعبہ رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بعض اوقات میں ایوب سختیانی رحمہ اللہ کے ساتھ کسی کام کے سلسلہ میں جاتا اور میں ان کے ساتھ ساتھ چلنا چاہتا، تو وہ مجھے نہیں چھوڑتے، چنانچہ وہ نکلتے اور کوئی چیز یہاں سے لیتے اور کوئی چیز وہاں سے لیتے، تاکہ کوئی ان کا ارادہ سمجھ نہ سکے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ ایوب رحمہ اللہ نے فرمایا میرا تذکرہ کیا جاتا ہے اور میں نہیں پسند کرتا ہوں کہ میرا تذکرہ کیا جائے۔

۲۹۲۹-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، عارم، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے زہد کو چھپانا اس کو ظاہر کرنے سے بہتر ہے۔

۲۹۳۰-عبداللہ بن جعفر بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، احمد بن کردوس اور مخلد کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابوبکر بن مفصل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایوب رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا اللہ کی قسم جب بھی کسی آدمی نے سچ بولا تو اسے یہ بات خوش کرتی ہے کہ اس کی جگہ کسی کو معلوم نہ ہو۔

۲۹۳۱-عبداللہ بن عمر، ابوبکر بن راشد، ابراہیم بن سعد، حامد بن خداش، حماد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے حضرت حماد فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت ایوب سختیانیؒ پر شدت گریہ طاری ہوا تو خود ہی فرمانے لگے انسان جب زیادہ بوڑھا ہو جائے تو وہ مغلوب الحال ہو جاتا ہے اور اس کا منہ (رونا دھونا) شروع ہو جاتا ہے پھر آپؒ نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کبھی کبھار یہ نزلہ پیش آجاتا ہے۔

۲۹۳۲-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعید جوہری، عبدالرزاق کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معمر نے فرمایا: ایوب سختیانی رحمہ اللہ کی قمیص کچھ لمبی تھی جب آپ سے اس بارے میں کہا گیا تو آپ نے فرمایا آج کل شہرت کپڑا اسمیٹنے یعنی چھوٹا کپڑا پہننے میں ہے۔

۲۹۳۳-احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، ابو معاویہ غلابی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سلام بن ابی حمزہ (جو ابو معاویہ غلابی کے ہم نشین تھے) نے فرمایا میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا، دنیا سے بے رغبتی تین چیزوں میں ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ، زیادہ بلند اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے زیادہ بڑی ہیں۔ اللہ کی عبادت کے علاوہ ہر شئے کی عبادت سے بے رغبتی خواہ وہ کوئی بادشاہ ہو، پتھر ہو، نصب بت ہو یا غیر شدہ بت ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا لینا دینا حرام کر دیا ہے اس سے بے رغبتی۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا اے قراء کی جماعت! اللہ کی قسم تمہارا یہ زہد اللہ تعالیٰ کے نزدیک مردود ہے اور تیسری چیز اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء سے بے رغبتی ہے۔

۲۹۳۴-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن سالم، حمزہ بن ابو عمیر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حمزہ کے والد عمرؒ نے ارشاد فرمایا اس دوران جبکہ ایوب میرے اور ایک اور آدمی جن کا نام انہوں نے بیان کیا تھا چل رہے تھے، اچانک ٹھہر گئے اور فرمایا لوگ محض اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عافیت عطا فرمائی اور ان کی پردہ پوشی کی، حالانکہ ہمارے تمام اعمال اس ٹھنڈے پانی کے ایک گھونٹ کا بدلہ بھی نہیں ہو سکتے جو ہم میں سے کسی نے پیاس کی حالت میں پیا ہو تو اسکے علاوہ باقی نعمتوں کا بدلہ کیسے ہوگا۔

۲۹۳۵-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن عبدالعزیز بن ابوزرعہ، نضر بن شمیل کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ صالح بن ابی اخضر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت کر دیجئے، تو انہوں نے فرمایا، قلت کلام اختیار کرو۔

۲۹۳۶-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، داؤد بن رشید، معمر بن سلیمان، کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبداللہ بن بشر نے بیان کیا ہے کہ آدمی جب ایوب سختیانی رحمہ اللہ کی مجلس میں اکثر بیٹھتا ہے تو ان کے جو اعمال دیکھتا ہے ان کی سختی سے پیروی کرنے لگتا ہے۔ اگر ان کی باتیں غور سے سنے۔

۲۹۳۷-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن صباح، سعید بن عامر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سلام نے بیان کیا ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ پوری رات عبادت کیا کرتے تھے اور اس کو پوشیدہ رکھتے تھے۔ چنانچہ جب صبح ہوتی تو اپنی آواز اس انداز سے بلند کرتے کہ گویا ابھی ابھی نیند سے بیدار ہوئے ہوں۔

۲۹۳۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل اور ہارون بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سیار نے بکر بن ایوب سے کہا، اے ابویحیٰ! کیا آپ کے والد رات کو بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا جی ہاں، آپ بہت زیادہ بلند آواز سے تلاوت کیا کرتے تھے اور آپ صبح کاذب کے وقت اٹھتے تھے۔

۲۹۳۹-سلیمان بن احمد علی بن عبدالعزیز، عارم، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے کسی بات کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا، اس کے بارے میں مجھے کوئی روایت نہیں پہنچی، اس پر آپ سے کہا گیا، اپنی رائے سے اس بارے میں کچھ کہہ دیجئے، تو آپ نے فرمایا میری رائے اس تک نہیں پہنچتی ہے۔

۲۹۴۰-محمد بن احمد بن حسن، جعفر فریابی، احمد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے حماد بن زید رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا جبکہ آپ سے کہا گیا تھا کہ کیا بات ہے آپ رائے میں غور نہیں کرتے ہیں، تو اس پر آپ نے جواب دیا تھا کہ گدھے سے کہا گیا کہ تم جگالی کیوں نہیں کرتے تو اس نے جواب دیا میں خراب چیز کو چبانا پسند نہیں کرتا۔

۲۹۴۱-سلیمان بن احمد، محمد بن نصر، خالد بن خداش کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ جب کسی آدمی کو اس کے بچے کی پیدائش پر مبارکباد دیتے تو فرماتے اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے لئے اور محمد ﷺ کی امت کے لئے باعث برکت بنائے۔

۲۹۴۲-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، عارم ابوالنعمان کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کے سامنے ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے زیادہ مسکرانے والا آدمی کبھی نہیں دیکھا۔

۲۹۴۳-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، حسین بن جنید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں آپ سے بہترین بدلہ حاصل ہوتا ہے سوال کرتا ہوں اور آپ مجھے ان لوگوں سے ایمان کے حقائق اور اس کو مضبوط کرنے والے اعمال اور ان بہترین اعمال کا جن کا آپ نے مجھ پر احسان کیا ہے اور جن کے ذریعے آپ سے بنا دیجئے جو آپ کی نافرمانی سے بچتے ہیں۔ آپ کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور آپ سے مغفرت کی امید رکھتے ہیں اور آپ سے حیاء کرتے ہیں اے اللہ ہمیں عافیت سے ڈھانپ دیجئے۔

۲۹۴۴-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوالمعتمر بصری کے سلسلۂ سند سے روایت ہے بشر بن منصور فرماتے ہیں کہ ہم ایوب سختیانی رحمہ اللہ کے پاس تھے چنانچہ ہم شور کرنے لگے اور زور زور سے باتیں کرنے لگے تو انہوں نے ہم سے فرمایا، رک جاؤ، اگر میں تمہیں ہر اس بات کے بارے میں بتاؤں جو میں نے آج کی ہے تو میں ضرور کر سکوں گا۔

۲۹۴۵-ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد الدورقی، یحییٰ عبدی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو جب بھی بازار سے لوٹتے ہوئے دیکھا تو ان کے پاس کوئی نہ کوئی چیز ضرور دیکھی جسے وہ اپنے گھر والوں کے لئے اٹھا کر لا رہے ہوں، یہاں تک کہ میں نے ایک دن ان کے ہاتھ میں تیل کی ایک شیشی دیکھی جسے وہ اٹھا کر لا رہے تھے تو میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ بندۂ مؤمن نے اللہ تعالیٰ سے اچھا ادب حاصل کیا ہے چنانچہ جب اللہ تعالیٰ اس کو مال عطا کرے تو وہ نفقہ میں فراخی کرے اور جب اس کا رزق تنگ کر دیں تو مال کو حفاظت سے روک کر رکھے۔

۲۹۴۶-عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن راشد، ابراہیم بن سعد، سعید بن عامر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سلام بن مطیع رحمہ اللہ فرماتے

ہیں کہ اہل بدعت میں سے ایک آدمی نے سختیانی رحمہ اللہ سے کہا میں تم سے بات کروں گا، تو انہوں نے جواب نہیں دیا، آدھا لفظ بھی نہیں۔

۲۹۴۷- عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن راشد، ابوسعید اشج، یحییٰ بن یمان، مخلد بن حسین، ہشام بن حسان کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی نے ارشاد فرمایا بدعتی آدمی جتنا زیادہ اجتہاد کرتا ہے اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا رہتا ہے۔

۲۹۴۸- احمد بن محمد صائغ، ابوعباس سراج، محمد بن عمرو باہلی، سفیان بن عیینہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی نے ارشاد فرمایا کہ جب مجھے اہل سنت میں سے کسی آدمی کی وفات کی خبر پہنچی ہے کہ ان کی وفات ہوگئی ہے تو میں ایسا محسوس کرتا ہوں کہ گویا میرا کوئی عضو گم ہوگیا ہے۔

۲۹۴۹- ابوحامد بن جبلہ، معمر بن اسحٰق الثقفی، عبیداللہ بن سعد، خالد بن خداش کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا اگر تم ایوب کو دیکھو اور وہ تم سے پانی کا ایک گھونٹ طلب کریں تو تم انہیں نہیں پلا سکو گے، ان کے سر کے بال اور موچھوں کے بال بہت زیادہ ہیں اور انہوں نے عمدہ ہروی قمیض پہنی ہوئی ہے جو زمین سے اوپر ہوتی ہے اور عمدہ تر کی ٹوپی، عمدہ کردی سبز رنگ کی چادر اور عدنی چادر پہنی ہوئی ہے۔

۲۹۵۰- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن حسان ازرق، عبدالرحمٰن بن مہدی، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا، تم اپنے استاد کی غلطی نہیں پکڑ سکتے جب تک کہ اس کے علاوہ کسی اور عالم کی ہم نشینی نہ اختیار کرلو، لہٰذا لوگوں کے پاس بیٹھا کرو۔

۲۹۵۱- محمد بن جعفر بن ہشیم، محمد بن احمد بن ابی عاصم، سعید بن عامر ضبعی، سلام بن ابی مطیع کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے تعریف چند در چند ہوتی رہتی ہے جیسا کہ نیکیاں چند در چند ہوتی رہتی ہیں۔

۲۹۵۲- سہل بن عبداللہ ابوالحسن تستری، حسین بن اسحٰق تستری، ازہر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ان عجیب وغریب باتوں سے ڈرتا ہوں اور حماد کہتے ہیں کہ میں نے ایوب رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا، سرخ چادر مؤمن کے لئے اس کے دین کے بارے میں سفید چادر سے زیادہ مضر نہیں بلکہ میں تو سفید چادر کے شر سے زیادہ ڈرتا ہوں۔

۲۹۵۳- محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور جوہری، بشار خفاف اور حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میرے اہل وعیال سبزی کے مٹھے کے بھی محتاج ہوں تو میں اسے تم سے پہلے ان کے سامنے پیش کروں گا۔

حماد بن زید روایت کرتے ہیں کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ہمیں کہا، بازار کو لازم پکڑو، کیونکہ مالداری عافیت میں سے ہے۔

۲۹۵۴- احمد بن محمد بن ابراہیم بن معدل، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، یعقوب بن اسحٰق قلوسی، حجاج بن منہال کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ مکہ سے واپس تشریف لائے اور نماز جمعہ کے لئے مسجد تشریف لائے تو سفید دھاری دار باریک کپڑے کی گول ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ آپ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ میں واپس گھر پہنچا اور میرے پاس اس کے علاوہ کوئی اور ٹوپی نہیں تھی اور میں اس کو پہننے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں، چنانچہ میں نے لوگوں کی نگاہیں اٹھنے کی وجہ سے اس کو چھوڑ دینا مناسب نہیں سمجھا۔

۲۹۵۵- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، زید بن اخزم، سلیمان بن حرب، کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ جب مکہ سے تشریف لائے تو آپ نے روٹیاں پکانے کا حکم دیا چنانچہ روٹیاں پکائی گئیں اور گوشت

سرکہ اور خوشبودار مصالحے ڈال کر سالن بھی بنایا گیا۔ پھر جو آدمی بھی آپ کو سلام کرنے آتا یہ کھانا اس کے سامنے رکھ دیا جاتا۔ حماد بن زید رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب ہمارے سامنے بھی یہ کھانا رکھا گیا تو ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کھاؤ، میں نے آج دس سے زائد مرتبہ کھایا ہے، یعنی جو شخص بھی آیا تو آپ نے اس کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔

۲۹۵۶-سلیمان بن احمد، عباس اسقاطی، موسیٰ بن اسماعیل، حماد بن سلمہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمۃ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض لوگ ناز ونعمت کی زندگی بسر کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ انہیں پستی ہی میں دھکیلنا چاہتے ہیں اور کچھ لوگ تواضع اختیار کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ انہیں رفعت اور بلندی عطا فرمانا چاہتے ہیں۔

۲۹۵۷-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن عبدالعزیز، عارم ابوالنعمان، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ گندگی اور گندہ رہنے کا دین سے کچھ واسطہ نہیں ہے۔

۲۹۵۸-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ان کے والد امام احمد بن حنبل کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حماد کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا ہوا تھا اور وہ فرمارہے تھے تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے ہمیں شرک سے عافیت دی حالانکہ میرے اور شرک کے درمیان صرف ابو تمیمہ یعنی آن کے والد ہیں۔

۲۹۵۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن راشد، احمد بن فرات، سعید بن عامر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سلام بن ابو مطیع رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ہم ایوب سختیانی رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تشریف لائے تو انہوں نے فرمایا ہمارے پاس سے چلے جاؤ کہیں وہ اپنی برائی کو ہم تک نہ پہنچادیں۔

۲۹۶۰-سلیمان بن احمد، حماد بن علی احمر، نمر بن قادم، حماد بن یزید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا، اپنے بازار کو لازم پکڑو کیونکہ تم اس وقت تک اپنے بھائیوں پر مہربان ہوں گے جب تک کہ تم ان کے محتاج نہ ہوگے۔

۲۹۶۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن ابراہیم بن سعید، احمد بن عبدہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے چالیس سال تک حسن بصری رحمہ اللہ کی مجلس میں شرکت کی لیکن میں نے ان کی ہیبت کی بناء پر ان سے کبھی سوال نہیں کیا۔

۲۹۶۲-عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن مکرم، ابویوسف القلوسی، ابوہمام الحارثی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے مالک بن انس نے فرمایا، عراق میں کوئی ایک شخص بھی ایوب سختیانی رحمہ اللہ اور محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے زمانے میں ایسا نہیں ہے کہ جسے میں ان دونوں پر مقدم کروں۔

۲۹۶۳-سلیمان بن احمد، زکریا بن یحییٰ، قتادہ بن سعید بن قتادہ، محمد بن سوار کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سعید نے فرمایا: ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے قتادہ رحمہ اللہ کے پاس اعراب کی غلطی کی اور پھر اس پر استغفار کی۔

۲۹۶۴-ابن علی وراق، ہشیم بن خلف الدوری، قاسم بن احمد بن معروف، ابوداؤد، شعبہ رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا لوگوں کو سب سے زیادہ خراب کرنے والی باتیں قصہ گویوں کی ہوتی ہیں۔

۲۹۶۵-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، احمد بن حسن بن خراش، سلیمان بن حرب، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ، میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب وہ کام نہیں ہوتا ہے، جسے تم جانتے ہو تو جو کام ہو رہا ہے اس کا ارادہ کرلو۔

ایوب سختیانی رحمہ اللہ کی مسندات...... ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے انس بن مالک رحمہ اللہ اور عمرو بن سلمہ جرمیؒ اور قدیم تابعین میں سے ابوعثمان نہدی، ابورجاء عطاردی، ابوالعالیہ، حسن بصری رحمہ اللہ ابن سیرین اور ابوقلابہ سے مسند احادیث روایت کی ہیں۔

۲۹۶۶- ابوبکر بن خلاد، احمد بن علی قزاز، جندل بن والق، زیاد بن عبداللہ، لیث، ایوب سختیانی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجدیں تعمیر کرو اور سب کے سب مل کر انہیں بناؤ۔[1]

اس روایت کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے مالک بن اسماعیل عن ہریم عن لیث کے طریق سے جبکہ علی بن حسن بن شقیق نے عن ابیہ عن ابی حمزہ عن لیث کے طریق سے روایت کیا ہے۔

۲۹۶۷- محمد بن احمد بن علی مخلد، ابراہیم بن ہشیم بلوی، ادم بن ابوایاس، حبیب بن حسن، قاضی یوسف، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، عثمان نہدی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں نہ بتاؤں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا" لاحول ولا قوۃ الا باللہ " پڑھا کرو۔[2]

اس حدیث کو عبداللہ بن وھب نے حارث بن نبہان کے واسطے سے ایوب سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۹۶۸- قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، عبداللہ بن جراح، حماد بن زید، ایوب سختیانی ابورجاء عطاردی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ایک صاع غلہ ادا کرو یعنی صدقہ فطر میں۔[3]

یہ حدیث ایوب عن ابی رجاء کے طریق سے غریب ہے۔

۲۹۶۹- سلیمان بن احمد، محمد بن ایوب رازی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبداللہ بن جراح نے بھی یہ حدیث ان سے بیان کی۔

۲۹۷۰- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، احمد بن اسحٰق حضرمی، وھیب، ایوب سختیانی، ابوالعالیہ، ابن عباسؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہؓ چار ذی الحجہ کی صبح کو مکہ پہنچے اور وہ سب کے سب حج کا تلبیہ پڑھ رہے تھے، تو آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا اس حج کو عمرے میں تبدیل کردیں سوائے ان کے کہ جن کے ساتھ قربانی کا جانور ہے۔

اس حدیث کو شعبہ نے ایوب سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۹۷۱- حسن بن احمد بن صالح سبیعی، ابوحامد احمد بن محمد بن ابراہیم النسائی، عثمان بن یحییٰ القرقسانی، مؤمل بن اسماعیل، حماد بن زید، ایوب اور معلّٰی بن زیاد اور ہشام، حسن بصری رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس دین کی تائید ایسی قوم سے کریگا کہ جن کا کوئی حصہ آخرت میں نہیں ہوگا۔[4]

ایوب کی حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت کردہ احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اس کے علاوہ ریحان بن سعید، عباد بن منصور، ایوب، ابوقلابہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ سے بھی مروی ہے۔

۱۔ السنن الکبری للبیهقی ۲/۴۳۹. وشرح السنة ۱/۳۰۹. ومجمع الزوائد ۲/۹. والترغیب والترهیب ۱/۱۹۷. وکنز العمال ۲۰۷۷۲.

۲۔ صحیح البخاری ۵/۱۷۰. ۸/۱۰۲. ۱۵۶. وصحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۴۴، ۴۵. وفتح الباری ۷/۴۷۰.

۳۔ السنن الکبری للبیهقی ۴/۱۶۷. وکنز العمال ۲۴۱۱۹، ۲۴۱۳۲.

۴۔ اتحاف السادة المتقین ۱/۷۹. ۳۰۳. ۷/۲۷۱. وتخریج الاحیاء ۳/۳۱۰. والجامع الکبیر للسیوطی ۵۰۳۷. ومجمع الزوائد ۵/۳۰۲. والمعجم الصغیر ۱/۵۱. وتذکرة الموضوعات ۱۸۴. والکامل لابن عدی ۲/۵۷۳.

۲۹۷۲-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن سفیان، عبید اللہ بن یوسف جبیری، ابوزیاد طحان، ایوب سختیانی، محمد بن سیرین، ابو ہریرہؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ آپ ﷺ کے سامنے جب بھی دو کام پیش کیے گئے تو ان میں سے زیادہ آسان کام آپ کو زیادہ محبوب تھا۔۱

ابوزیاد جن کا نام سہل بن زیاد ہے ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے اس حدیث کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۲۹۷۳-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، مسلم بن ابراہیم، وہیب، ایوب عکرمہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اگر میں کسی کو اپنا دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔۲

۲۹۷۴-ابوحفص خطابی ابومسلم کشی، حجاج بن نصیر، ہشام، ایوب سختیانی، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے آباء واجداد پر فخر نہ کرو جو زمانہ جاہلیت میں انتقال کر گئے ہیں۔۳

۲۹۷۵-عبداللہ بن حسن بن بندار، محمد بن اسماعیل صائغ، یعلی، محمد بن اسحٰق، ایوب سختیانی، ابوقلابہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کنواری عورت کے لئے سات دن اور شادی شدہ کے لئے تین دن ہوں گے۔۴

۲۹۷۶-سلیمان بن احمد، محمد بن عمرو بن خالد حرانی، ان کے والد عمرو بن خالد، حکم بن عبدہ بصری، ایوب سختیانی، عمرو بن دینار، ابوسلمہ، ابوہریرہؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اس روایت میں کہ جسے حکم نے روایت کیا ہے تین آدمی یعنی حج کرنے والا عمرہ کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والا اللہ تعالیٰ کے ذمے میں ہوتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹائے یا انہیں موت دیدے۔

۲۹۷۷-اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ایوب سختیانی، قاسم بن محمد اور حضرت عائشہؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے نبی ﷺ جب بادل دیکھتے تو ارشاد فرماتے، اے اللہ اسے خوب برسنے والا اور خوشگوار بنا دیجئے۔۵

۲۹۷۸-ابوبحر محمد بن حسن، محمد بن یونس، حجاج بن نصیر، سلیمان بن حیان، ایوب سختیانی، عمرو بن دینار اور جابرؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور اس میں چار تکبیریں کہیں

۲۹۷۹-ابوبکر محمد بن جعفر، جعفر بن محمد صائغ، حسین بن محمد مروزی، جریر بن حازم ایوب، ابوالزبیر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اسے اچھی طرح کفن دے۔۶

۱۔ المستدرک ۳/۳۸۸. ومجمع الزوائد ۹/۱۶.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الفضائل الصحابة باب ۱. وصحیح البخاری ۱/۱۲۶. وفتح الباری ۷/۱۷، ۸/۳۲۲.

۳۔ مسند الامام أحمد ۱/۳۰۱. وصحیح ابن حبان ۱۹۴۳. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۹۴۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۳۱۸. ومجمع الزوائد ۴/۵۳، ۸/۸۵.

۴۔ صحیح مسلم، کتاب الرضاع باب ۱۲. والسنن الکبری للبیهقی ۷/۳۰۱. والمستدرک ۴/۱۸. والمصنف لعبد الرزاق ۱۰۶۵۰. ومشکاة المصابیح ۳۲۳۴.

۵۔ صحیح البخاری ۲/۴۰. ومسند الامام أحمد ۶/۴۱، ۱۱۹، ۱۹۰. وسنن أبی داؤد، کتاب الادب باب ۱۱۳. والسنن الکبری للبیهقی ۳/۳۶۱.

۶۔ صحیح مسلم، کتاب الجنائز ۴۹، وسنن أبی داؤد ۳۱۴۸. ومسند الامام أحمد ۳/۳۴۹. والمستدرک ۳۶۹. والسنن الکبری للبیهقی ۳/۴۰۳، ۴، ۳۰۲-ومشکاة المصابیح ۱۶۳۲.

۲۹۸۰- مخلد بن جعفر، ابراہیم بن ہاشم، محمد بن عبداللہ ازدی، عاصم بن ہلال بارقی، ایوب، محمد بن منکدر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے حضرت جابرؓ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی تین بیٹیاں یا اتنی ہی بہنیں ہوں۔ پھر وہ ان کی کفالت کرے ان کا بوجھ اٹھائے اور ان کی حفاظت کرے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی تو ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا اگر دو ہوں تو بھی، صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ اگر ہم ایک کے بارے میں پوچھتے تو آپ ایک کا بھی یہ حکم بیان فرماتے۔[1]

یہ حدیث ایوبؒ سختیانی رحمہ اللہ کی محمد بن منکدر سے روایت کردہ احادیث میں سے غریب ہے اور عاصم بن ہلال بارقی، اس حدیث کی روایت میں متفرد ہیں۔

۲۹۸۱- احمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، عبداللہ بن حارث مخزومی مکی، عبداللہ بن عامر اسلمی، ایوب بن موسیٰ، ایوب سختیانی، ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت انسؓ نے ارشاد فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے پاس تھا جب آپ تلبیہ پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا لبیک بحجۃ وعمرۃ لبیک، حج اور عمرہ دونوں ایک ساتھ۔

(۲۰۲) یونس بن عبید[2]

اور ان عظیم ہستیوں میں سے ایک ہستی حضرت یونس بن عبید رحمہ اللہ کی تھی۔ آپ انتہائی پرہیزگار، تواضع کا پیکر، ہم وزن کلام کے ماہر اور گفتگو میں انتہائی محتاط رہنے والے بزرگ تھے۔

۲۹۸۲- علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن معدان، ابن دارہ، اصمعی اور مولیٰ ابن اسماعیل کے حوالے سے ہم سے نقل کرتے ہیں کہ

ملک شام کا ایک آدمی ریشم فروشوں کے بازار آیا اور آواز لگانے لگا، ریشم کی منقش چادر چار سو درہم میں چاہیے، جب وہ یونس بن عبید رحمہ اللہ کے پاس آیا تو آپ نے کہا: ہم یہ چادر دو سو درہم میں فروخت کرتے ہیں۔ اسی گفتگو کے دوران اذان ہوگئی اور آپ بنی قشیر کی مسجد میں انہیں نماز پڑھانے تشریف لے گئے۔ آپ کے جانے کے بعد آپ کے بھتیجے نے وہی چادر اس شامی آدمی کو چار سو درہم میں فروخت کردی، جب آپ نماز پڑھا کر واپس تشریف لائے تو آپ نے دکان میں کافی مقدار میں درہم رکھے ہوئے دیکھے۔ آپ نے اپنے بھتیجے سے پوچھا یہ درہم کہاں سے آئے؟ اس نے جواب دیا وہی ریشمی منقش چادر میں نے اس شامی آدمی کو چار سو درہم میں فروخت کردی ہے آپ نے اس آدمی کو تلاش کیا اور اسے کہا، اے اللہ کے بندے! یہ وہی چادر ہے جس کی میں نے تمہیں دو سو درہم میں پیشکش کی تھی، اگر تم چاہو تو اسے بھی لے لو اور دو سو درہم بھی اور اگر چاہو تو اسے چھوڑ دو، جب اس شامی نے یہ سنا تو اس نے آپ سے پوچھا، آپ کون ہیں؟ آپ نے جواب دیا ایک عام مسلمان ہوں اس پر اس آدمی نے کہا، میں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں آپ کون ہیں اور آپ کا نام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا میرا نام یونس بن عبید ہے۔ یہ سن کر اس آدمی نے قسم کھا کر کہا جب ہم دشمن کے گھیرے میں ہوتے ہیں اور سخت پریشانی کے عالم میں ہوتے ہیں تو اس وقت ہم ان الفاظ میں دعا کرتے ہیں۔

اے اللہ! اے یونس بن عبید کے رب! ہم سے اس مصیبت اور پریشانی کو دور فرما دیجئے۔ یونس بن عبید نے یہ سن کر فرمایا: سبحان اللہ،

۱۔ صحیح ابن حبان ۲۰۴۴ (موارد) ومسند الامام احمد ۳-۱۵۴- والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷۔۳۰۰. والاحادیث الصحیحہ ۱۰۲۷.

۲۔ طبقات ابن سعد ۲۶۰/۷. والتاریخ الکبیر ۸/ت ۳۴۸۸. والجرح ۹/ت ۱۰۲۰. وسیر النبلاء ۲۸۸/۶. والکاشف ۳/ت ۶۵۸۳. وتہذیب الکمال ۷۱۸۰. (۵۱۷/۳۲)

سبحان اللہ۔

۲۹۸۳-عبداللہ بن محمد، احمد بن علی بن مثنیٰ، ہدبہ بن خالد اور امیہ ابن بسطام کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ کے پاس ایک عورت ریشم کا جبہ لے کر آئی اور آپ سے کہا، اسے خرید لیجئے۔ آپ نے پوچھا کتنے میں بیچوگی؟ اس نے کہا پانچ سو درہم میں آپ نے کہا یہ اس سے مہنگا ہے اس نے کہا چھ سو میں وہ ایک ہزار تک پہنچ گئی حالانکہ وہ اسے پانچ سو درہم میں فروخت کررہی تھی۔

۲۹۸۴-عبداللہ بن محمد، احمد بن علی اور ہدبہ کے واسطے سے روایت ہے کہ امیہ ابن بسطام بیان کرتے ہیں:

(یونس بن عبید رحمہ اللہ ریشم خریدا کرتے تھے بصرہ میں اور اسے اپنے وکیل کے پاس جوسوس میں رہتا تھا بھیجتے تھے اور آپ کا وکیل آپ کے وہاں سے ریشم کا کپڑا بھیجتا تھا اگر ان کا وکیل ان کی طرف یہ پیغام بھیجتا کہ لوگوں کے پاس سامان زائد ہے۔ تو آپ اس خبر کی وجہ سے لوگوں سے کچھ بھی نہیں خریدتے۔

۲۹۸۵-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین اور احمد بن ابراہیم کی سند سے روایت ہے کہ غسان بن مفضل کا بیان ہے کہ

ایک عورت ریشم کی ایک منقش چادر یونس بن عبید رحمہ اللہ کے پاس لائی اور اسے آپ کے پاس رکھ دیا تاکہ آپ اسے فروخت کرکے اس کی قیمت اسے دیں، آپ نے چادر کو اچھی طرح دیکھ لینے کے بعد اس عورت سے کہا: کتنے میں بیچوگی؟ اس نے کہا، ساٹھ درہم میں آپ نے وہ چادر اپنے پڑوسی دکان دار کو دکھائی اور اس کی قیمت کے بارے میں اس کی رائے لی۔ تو اس نے کہا ایک سو بیس درہم اس کی قیمت ہوسکتی ہے۔ آپ نے فرمایا، میرے خیال میں بھی اس کی قیمت اتنی ہی ہے۔ آپ نے اس عورت سے کہا جاؤ اور اپنے گھر والوں سے ایک سو پچیس درہم میں اسے فروخت کرنے کے بارے میں مشورہ کرلو، اس نے کہا میرے گھر والوں نے مجھے ساٹھ درہم میں فروخت کرنے کا حکم دیا ہے آپ نے دوبارہ فرمایا، واپس چلی جاؤ اور اپنے گھر والوں سے ایک سو پچیس درہم مین فروخت کرنے کا مشورہ کرکے آؤ۔

۲۹۸۶-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عباس بن ابی طالب، غسان بن مفصل غلابی، بشر بن مفضل اور معاذ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ مسلم بن ابی مصر فرماتے ہیں کہ

یونس بن عبید رحمہ اللہ کا ہمارے ساتھ کاروبار تھا۔ ایک دن ہم سب حساب کرنے بیٹھے اور حساب کرتے رہے، جب ہم حساب سے فارغ ہوگئے تو یونس بن عبید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی آدمی نے کاروبار کی معاونت کی سلسلے میں ایک لفظ بھی زبان سے ادا کیا تو اسے بھی حساب میں شامل کریں گے ہم نے کہا بالکل ٹھیک ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس نفع کی کوئی ضرورت نہیں میرا اصل سرمایہ مجھے واپس کردو اور نفع تم رکھ لو۔ چنانچہ آپ نے اپنا اصل سرمایہ لیا اور ہمارے پاس چار ہزار درہم نفع چھوڑ دیا۔

۲۹۸۷-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، احمد بن سعید الدارمی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے نضر بن شمیل اور سعید بن عامر فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ ریشم کا کپڑا مہنگا ہوگیا تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا، جب ریشم فلاں جگہ میں جو اس کا اصل مرکز ہے مہنگا ہوگیا تو بصرہ میں بھی مہنگا ہوجائے گا۔ یونس بن عبید رحمہ اللہ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے ایک آدمی سے تیس ہزار کا ریشم خریدا، خریدنے کے بعد آپ نے اس آدمی سے تذکرہ کیا کہ مجھے معلوم ہوگیا تھا کہ ریشم فلاں جگہ میں مہنگا ہوگیا ہے۔ اس پر اس آدمی نے کہا، اگر مجھے اس صورتحال کا علم ہوتا تو میں اتنا سارا مال نہ بیچتا۔ آپ نے اس آدمی کی بات سن کر اس کو سارا مال واپس کردیا اور اپنے تیس ہزار درہم واپس لے لئے۔

۲۹۸۸-ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن عمرو، رستہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ زہیر فرماتے ہیں:

یونس بن عبید کے پاس ایک آدمی کپڑا لینے آیا، آپ نے اپنے غلام سے کہا، کپڑوں کی گٹھڑی اس آدمی کے سامنے پھیلادو،

غلام نے گٹھڑی پر اپنا ہاتھ مار کر کہا "صلی اللہ علی محمد" اور کپڑے اس آدمی کے سامنے پھیلا دیئے۔ غلام کی یہ حرکت دیکھ کر آپ نے اسے حکم دیا۔ ان کپڑوں کو واپس سمیٹ لو اور اس خوف سے کپڑوں کو فروخت کرنے سے انکار کر دیا کہ کہیں غلام کا "صلی اللہ علی محمد" کہہ کر گٹھڑی پر ہاتھ مارنا کپڑوں کی تعریف نہ ہو۔

۲۹۸۹- سلیمان بن احمد، احمد بن عبداللہ بزاز تستری، محمد بن صدران، عامر بن ابی عامر خزاز کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

یونس بن عبید رحمہ اللہ ان اشعار کو بطور مرثیہ پڑھ رہے تھے۔

(۱) لوگ صبر کی پناہ میں آتے ہیں موت سے اور صبر ہی انہیں موت سے پناہ دیتا ہے اور بے صبرے موت کو ناپسند کرنے والے کی حفاظت کرنے والا کوئی نہیں۔

(۲) میں یقین کرتا ہوں ہر آدمی کے لئے موت کا جمع شدہ زہر ہے۔ اگر چہ اس کی عمر طویل ہو اور کافی عرصے تک زندہ رہے۔

(۳) ہر آدمی نے موت کی سختی کا سامنا کرنا ہے، اس کے لئے ایک گھڑی مقرر ہے، جس میں وہ ذلیل ہو گا اور پچھاڑا جائے گا۔

(۴) تو جس آدمی کو پسند کرتا ہے اس جیسا نہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ تو اس جیسا کام نہیں کریگا۔

بعض راویوں نے ان اشعار کا اضافہ کیا ہے۔

(۵) اے آدم کے بیٹے اللہ کے واسطے نصیحت حاصل کر، تو جب تک اپنے آپ کو دھوکا دیتا رہے گا تیرا نفس دھوکے میں پڑا رہے گا۔

(۶) اور باقی ماندہ خیر کی طرف متوجہ ہو اور اسے اپنے دانتوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ اور جس چیز میں کوئی خیر نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ۔

۲۹۹۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، حجاج کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سلیمان بن مغیرہ کا بیان ہے میں نے یونس بن عبید رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

میرے علم میں اس پاکیزہ درہم سے کم کوئی چیز نہیں جسے آدمی کسی حق کی ادائیگی میں خرچ کرتا ہے یا اس بھائی سے جس کے پاس جا کر وہ اطمینان اور سکون حاصل کرتا ہے جب کہ وہ دونوں مسلمان بھی ہوں اور یہ دونوں چیزیں بہت آہستہ آہستہ [illegible] ہیں۔

۲۹۹۱- احمد بن جعفر بن سالم، احمد بن علی الابار اور ابن عائشہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے حماد بن سلمہ فرماتے ہیں میں نے یونس بن عبید کو فرماتے ہوئے سنا:

جب بھی کسی آدمی پر دولت کمانے کی دھن سوار ہوئی تو اس کی پستی اور ذلت اس کے مقدر بن گئی۔

۲۹۹۲- نفع بخش درہم ...... احمد بن حیان، احمد بن حسن، احمد بن ابراہیم اور سعید بن عامر کے واسطے سے روایت ہے کہ اسماء بن عبیدہ کا بیان ہے کہ میں نے یونس بن عبید رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا۔

صرف دو ہی درہم نفع بخش ہیں ایک وہ درہم جس کو لینے سے تم نے اجتناب کیا، یہاں تک کہ وہ تمہارے لئے حلال ہو گیا اور تم نے اسے لے لیا اور دوسرا وہ درہم جس میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کسی کا حق وابستہ کر دیا اور تم نے وہ حق ادا کر دیا۔

اور ابوالفضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

اے ابوالفضل! مضاربت کا مال بہت ہی بری چیز ہے ہاں البتہ قرض سے بہتر ہے۔

اور مجھے جو سو درہم حاصل ہوتے ہیں میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ ان میں سے دس بھی میرے لئے حلال اور پاکیزہ ہوں گے او

آپ نے کئی مرتبہ ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم، اگر میں قسم کھا کر پانچ بھی کہہ دوں تب بھی میں اپنی قسم میں سچا ہوں گا۔

(اور ایک دوسرے موقع پر آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا اور جو لوگوں کا مال چراتا ہے میرے نزدیک اس شخص سے برا نہیں ہے جو کسی

مسلمان کے پاس آیا اور اس سے ایک مقررہ مدت تک قیمت کی ادائیگی کا وعدہ کر کے کچھ سامان خریدا، پھر ادائیگی کا وقت آ گیا لیکن اس کے باوجود وہ اس سامان کو لے کر شہر شہر گھوم رہا ہے اور تجارت کر رہا ہے اللہ کی قسم وہ آدمی اگر اس سے ایک درہم بھی نفع حاصل کریگا تو وہ اس کے لئے حرام ہوگا۔

۲۹۹۳-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم اور عبدالملک بن قریب کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ سکن فرماتے ہیں۔

یونس بن عبید رحمہ اللہ میرے پاس ایک بکری لے کر آئے اور فرمایا اسے فروخت کر دو اور خریدنے والے سے اس بات کا اظہار کر دینا کہ یہ چارے کو الٹ پلٹ کرتی ہے اور کھونٹے کو اکھاڑ دیتی ہے پھر فرمایا بیچنے کے بعد اس کا اظہار نہیں کرنا بلکہ خریداری کا معاملہ مکمل ہونے سے پہلے ان عیبوں کا اظہار کرنا اور خریدنے والے کو ان کے بارے میں مطلع کرنا۔

۲۹۹۴-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابوعبدالرحمٰن المقری کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ

یونس بن عبید رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ ایک آدمی کے ہاتھ ایک کپڑا فروخت کیا آپ کے ہم مجلس لوگوں میں سے ایک آدمی نے سبحان اللہ کہا تو آپ نے اسے کہا یہاں سے اٹھ جاؤ تسبیح کی جگہ یہ نہیں ہے۔

۲۹۹۵-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز الجروی، ضمرہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن شوذب فرماتے ہیں:

یونس بن عبید رحمہ اللہ اور ابن عون رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ حلال اور حرام کے موضوع پر مذاکرہ کیا اور دونوں نے فرمایا: ہم نہیں جانتے ہیں کہ ہمارے مال میں کوئی درہم حلال ہے۔

۲۹۹۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، ابواحمد المروزی، احمد بن حجاج، عطاء الخفاف کے واسطے سے روایت ہے کہ جعفر بن برقان فرماتے ہیں:

مجھے یونس بن عبید کے علم و فضل اور ان کے صلح و تقویٰ کی خبر ملی تو میں نے انہیں خط لکھا اور اس میں ان سے ان اعمال و احوال کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ نے مجھے جواباً لکھا میرے پاس آپ کا خط آیا جس میں آپ نے مجھ سے میرے اعمال کے متعلق سوال کیا تو میں آپ کو بتاتا ہوں میں نے اپنے نفس سے یہ مطالبہ کیا کہ لوگوں کے لئے اسی چیز کو پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور لوگوں کے لئے اسی چیز کو ناپسند کرو جسے اپنے لئے ناپسند کرتے ہو، لیکن میرا نفس اس سے کوسوں دور ہے۔ دوسری میں نے اس سے مطالبہ کیا کہ لوگوں کا تذکرہ، بالکل چھوڑ دو سوائے نیکی اور خیر خواہی کے تذکرے کے لیکن میں نے بصرہ کی آگ برساتی ہوئی شدید ترین گرمی کے دن چلچلاتی ہوئی دوپہر کے وقت روزہ رکھنا لوگوں کا تذکرہ چھوڑنے سے آسان پایا، اے میرے بھائی میرے اعمال و احوال کا یہ حال ہے۔ والسلام

۲۹۹۷-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسن حذاء، احمد بن ابراہیم الدورقی اور سعید بن عامر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے:

یونس بن عبید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا میں نیکی کی عادات میں سے سو عادات شمار کرتا ہوں لیکن ان میں سے ایک بھی میرے اندر نہیں ہے۔

۲۹۹۸-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم اور سعید بن عامر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابوجعفر جسر نے بیان کیا:

میں عیدالاضحیٰ کے دنوں میں یونس بن عبید کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابوجعفر میرے لئے اتنی بکریاں خرید لاؤ، میرا خیال ہے کہ میری کوئی قربانی قبول نہیں ہوگی۔ یا آپ نے فرمایا، مجھے ڈر ہے کہ مجھ سے کوئی چیز بھی قبول نہ کی جائے پھر آپ نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ میں اہل جہنم میں سے نہ ہوں۔

۲۹۹۹-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابوعبیداللہ محمد بن یعقوب، سعید بن عامر اور سلام بن ابی مطیع کے حوالے سے نقل

کیا گیا ہے:

یونس بن عبید رحمہ اللہ اپنے ہم عصر بزرگوں سے زیادہ نفلی نماز اور نفلی روزوں کا اہتمام نہیں کرتے تھے لیکن جب حقوق اللہ میں سے کسی حق کا مطالبہ ہوتا تو آپ اس کو پورا کرنے کے لئے بالکل تیار رہتے تھے۔

۳۰۰۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ھارون بن عبداللہ، ابواسامہ، مخلد بن حسین کے سلسلۂ سند روایت ہے کہ ہشام بن حسان فرماتے ہیں:

میں نے علم کے ذریعے اللہ کی رضا اور خوشنودی طلب کرنے والا یونس بن عبید سے بڑھ کر کوئی نہیں دیکھا۔

۳۰۰۱- احمد بن جعفر بن سالم، احمد بن علی الابار، عبید بن عائشہ، سعید بن عامر کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ یونس ابن عبید فرماتے ہیں:

مجھے کیا ہو گیا: مجھے کیا ہو گیا: میری ایک مرغی بھی گم ہو جائے تو میں اسے ڈھونڈ نکالتا ہوں لیکن میری نماز فوت ہوتی ہے اور میں اس کی کوئی تلافی نہیں کر پاتا ہوں۔

۳۰۰۲- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، غسان بن مفضل اور سعید بن عامر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ یونس ابن عبید رحمہ اللہ نے فرمایا:

مجھے یہ بات آسان لگتی ہے کہ میں اپنا حق ناقص وصول کروں اور میری طبیعت پر یہ بات غالب ہو گئی ہے کہ میں دوسرے کا حق زیادہ ادا کروں۔

۳۰۰۳- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین اور احمد بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

یونس ابن عبید رحمہ اللہ نے اپنی موت کے وقت اپنے پاؤں کی طرف دیکھا اور رونے لگے آپ سے پوچھا گیا: آپ کیوں رو رہے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا: میرے پاؤں اللہ کے راستے میں غبار آلود نہیں ہوئے۔

۳۰۰۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، علی بن حفص، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

میں نے حسن بصری رحمہ اللہ سے زیادہ غمگین رہنے والا آدمی کوئی نہیں دیکھا، چنانچہ آپ فرمایا کرتے تھے: ہم لوگ ہنستے ہیں حالانکہ ممکن ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال کو دیکھ کر فرمائیں، تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی ہمارے ہاں مقبول و معتبر نہیں۔

۳۰۰۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ان کے والد امام احمد بن حنبل کے حوالے سے منقول ہے کہ میں نے ابن ابی عدی سے سنا، انہوں نے یونس بن عبید رحمہ اللہ کے واسطے سے حسن بصری رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ

مؤمنین کے گرجے ان کے گھر ہیں۔

۳۰۰۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ، زکریا بن یحییٰ حزاز، عبداللہ بن سعید الرقاشی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ یونس ابن عبید نے حسن بصری رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہوئے فرمایا:

تم اس وقت تک لوگوں کے درمیان باعزت اور قابل احترام ہو گے جب تک کہ تم ان کے پاس موجود مال کو ان سے لینے کی کوشش نہ کرو، جب تم ایسا کرو گے تو وہ تمہیں حقیر سمجھیں گے، تم سے بغض رکھیں گے اور تمہاری باتوں کو ناپسند کریں گے۔

۳۰۰۷- **نماز اور زبان کی اہمیت** ...... ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز الجروی، ضمرہ اور ابن شوذب کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن شوذب کا بیان ہے کہ میں نے یونس بن عبید رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

آدمی میں دو باتیں ایسی ہیں کہ اگر وہ درست ہو جائیں تو اس کے باقی تمام معاملات درست ہو جائیں گے، نماز اور زبان۔

۳۰۰۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سعید بن سلیمان کے سلسلۂ سند کے نقل کیا گیا ہے کہ مبارک ابن فضالہ یونس ابن عبید سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

آپ زبان کی نیکی کے علاوہ کوئی ایسی نیکی نہیں پائیں گے کہ تمام نیکیاں اس کے تابع ہوں، بلاشبہ آپ کو ایسے لوگ بھی ملیں گے جو دن بھر روزہ رکھتے ہیں لیکن مال حرام سے روزہ افطار کرتے ہیں، رات بھر عبادت کرتے ہیں لیکن دن کو جھوٹی گواہی دیتے ہیں انہوں نے کئی چیزوں کو شمار کیا اور پھر فرمایا: آپ کوئی ایسا شخص نہیں پائیں گے جو حق بات کرتا ہو اس کا عمل اس بات کے مخالف ہو۔

۳۰۰۹-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، غسان بن مفضل، کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبدالملک بن موسیٰ (جو یونس بن عبید کے پڑوسی ہیں) نے فرمایا:

میں نے یونس رحمہ اللہ سے زیادہ استغفار کرنے والا آدمی نہیں دیکھا، آپ اپنی نگاہ آسمان کی طرف بلند کرتے اور استغفار کرتے اور بار ہا اسی عمل کا اعادہ کرتے۔

۳۰۱۰-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، غسان، سعید بن عامر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

آدمی جب بات کرتا ہے تو اس کے تقویٰ اور پرہیز گاری کو اس کے کلام میں پہچانا جا سکتا ہے۔

۳۰۱۱- **یونس بن عبید کی اپنے بیٹے کو عمرو بن عبید کے نظریات سے بچنے کی تلقین**......ابو احمد بن محمد بن احمد جرجانی، احمد بن موسیٰ بن عباس عدوی، اسماعیل بن سعید کسائی، سعید بن عمر اور عبداللہ بن محمد، حرب بن میمون کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ خویل بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں یونس بن عبید کے پاس بیٹھا ہوا تھا، کہ ایک آدمی آیا اور آپ سے کہا: آپ ہمیں عمرو بن عبید کی صحبت میں جانے سے منع کرتے ہیں حالانکہ آپ کا بیٹا کچھ دیر پہلے اس کے پاس گیا ہے آپ نے اس آدمی سے کہا: اللہ سے ڈرو اور آپ کو غصہ آ گیا اتنے میں آپ کا بیٹا آیا، آپ نے اسے کہا: اے میرے بیٹے تمہیں عمرو بن عبید کے بارے میں میری رائے کا علم ہے اس کے باوجود بھی تم اس کے پاس آتے جاتے ہو، آپ کا بیٹا آپ سے معذرت کرنے لگا اور کہا ابا جان میرے ساتھ فلاں آدمی تھا جس کی وجہ سے مجھے مجبوراً اس کے پاس جانا پڑا۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا، میں تمہیں زنا، چوری اور شراب پینے سے منع کرتا ہوں لیکن تمہارا اللہ تعالیٰ کے سامنے ان اعمال کو لے کر حاضر ہونا مجھے اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے سامنے عمرو اور اس کے ساتھیوں کی نظریات کو لے کر حاضر ہو۔

۳۰۱۲-احمد بن جعفر بن حمدان اور حماد بن زید کے واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

تین باتیں میری طرف سے آپ دامن کے ساتھ باندھ لو، تم میں سے کوئی بھی بادشاہ کے پاس جا کر قرآن کریم کی تلاوت نہ کرے، تم میں سے کوئی آدمی بھی جوان عورت کو تنہائی میں قرآن کریم نہ پڑھائے۔ تم میں سے کوئی آدمی بھی اہل بدعت سے حدیث کا سماع نہ کرے۔

۳۰۱۳- یونس بن عبید اور فرقہ معتزلہ......ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد الدورقی، خالد بن خداش اور خویل بن واقد صفار کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایک آدمی نے یونس بن عبید سے سوال کیا، میرے ایک پڑوسی کا تعلق فرقہ معتزلہ سے ہے کیا میں اس کی عیادت کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا، ثواب کی نیت سے نہیں، میں نے کہا: وہ مر گیا ہے اس کا جنازہ پڑھوں؟ فرمایا: ثواب کی نیت سے نہیں۔

۳۰۱۴- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد الدورقی اور سعید عامر کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے حزم بن ابوحزم فرماتے ہیں۔

ہم ابن لاحق کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ ہمارے پاس سے گدھے پر سوار ہو کر گزرے، ہمیں دیکھ کر ٹھہر گئے اور فرمایا وہ شخص چوکنا ہو جائے جس کے سامنے سنت بیان کی جائے اور وہ اسے اجنبی سمجھے اور جو شخص سنت کو جانتا ہے اسے اور زیادہ اجنبی سمجھے۔

۳۰۱۵- معتزلہ کا فتنہ...... سلیمان بن احمد، حسن بن علی العمری، محمد بن بکار عیشی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبدالعزیز رقاشی فرماتے ہیں میں نے یونس ابن عبید رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

معتزلہ کا فتنہ اس امت کے لئے رومیوں کے فتنے سے بھی سخت ہے کیونکہ ان کا گمان ہے کہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ گمراہ ہو گئے تھے اور انہوں نے نئی نئی بدعات ایجاد کیں اس لئے ان کی گواہی درست نہیں اور یہ لوگ شفاعت، حوض کوثر کی احادیث کو جھٹلاتے ہیں اور عذاب قبر کا انکار کرتے ہیں۔

یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برستی ہے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اندھا اور بہرا بنا دیا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کے خلیفہ پر لازم ہے کہ انہیں ان گمراہ کن عقائد سے توبہ کرنے پر مجبور کرے اور اگر توبہ نہ کریں تو مسلمانوں کے شہروں سے انہیں بیدخل کر دیا جائے۔

۳۰۱۶- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد الدورقی اور سعید بن عامر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوجعفر جسر فرماتے ہیں:

میں نے یونس ابن عبید رحمہ اللہ سے کہا، میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا، جو مسئلہ تقدیر کے بارے میں ایک دوسرے سے بحث کر رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اگر انہیں اپنے گناہوں کی فکر ہو تو وہ اس مسئلے میں نہ الجھتے۔

۳۰۱۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم اور غسان بن مفضل کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ قریش میں سے ایک آدمی نے یونس بن عبید رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا:

ابن زیاد کے کسانوں کی اولاد میں سے ایک آدمی سے کہا، تمہارے اندر کون سے مردانہ کمالات ہیں؟ تو اس نے جواب دیا میرے اندر چار مردانہ کمالات ہیں، (۱) شک کو اس طرح ترک کرنا کہ کسی مشکوک چیز کے قریب نہ پھٹکنا کیونکہ جب آدمی کسی معاملے میں شک کرے گا تو اس میں ذلیل ہوگا، (۲) اپنے مال کو عمدہ طریقے سے سنبھال کر استعمال کرنا، کیونکہ جو شخص اپنے مال کو برباد کر دیتا ہے وہ اعلیٰ صفات کا حامل نہیں ہو سکتا، (۳) اور اپنے اہل و عیال کی تمام ضرورتوں کو پورا کرنا یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ ہر آدمی سے بے نیاز ہو جائیں کیونکہ جس کے اہل و عیال لوگوں کے محتاج ہوں وہ کامل مرد نہیں ہو سکتا، (۴) اور یہ دیکھنا کہ کونسا کھانا اور پانی اس کی طبیعت اور مزاج کے موافق ہے اور اسے لازم پکڑنا، کیونکہ یہ بات بھی عمدہ صفات میں سے ہے اور اپنے کھانے اور پانی کو بے ترتیبی سے استعمال کرنا اور خلط ملط کر دینا اچھی عادت نہیں۔

۳۰۱۸- یونس بن عبید سے معاشی تنگی کی شکایت اور آپ کا جواب...... عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم اور غسان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ اہل بصرہ میں سے ایک آدمی کا بیان ہے:

ایک آدمی نے یونس بن عبید رحمہ اللہ سے اپنی معاشی تنگی اور اس کی وجہ سے فکرمندی کی شکایت کی، تو آپ نے اسے کہا کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ تمہاری یہ آنکھ جس کے ذریعے تم دیکھتے ہو ایک لاکھ درہم کے بدلے تم سے لے لی جائے، تو اس نے کہا نہیں۔

پھر آپ نے اس سے اس کے کان، زبان، دل، ہاتھ اور پاؤں کے بارے میں بھی ایسا ہی سوال کیا اور ہر مرتبہ اس آدمی نے نفی میں ہی جواب دیا، اس کے بعد آپ نے اللہ تعالیٰ کی دوسری نعمتوں کا تذکرہ کیا اور اس کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے پاس لاکھوں درہم موجود ہیں لیکن اس کے باوجود بھی تنگی معاش کی شکایت کرتے ہو۔

۳۰۱۹- عبداللہ، احمد بن ابراہیم، وھب بن جریر بن حازم، حماد بن زید کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ نے ایک دن اپنے آپ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا:

قریب ہے کہ تمہاری آنکھیں ایسی چیز دیکھیں جو انہوں نے اس سے قبل نہیں دیکھی اور تمہارے کان ایسی باتیں سنیں جو انہوں نے اس سے قبل نہیں سنی، پھر تم جس مرحلے سے بھی گزر و گے تو اگلا مرحلہ اس سے زیادہ سخت ہوگا یہاں تک کہ اس سختی کی انتہاء پل صراط کو عبور کرنے پر ہوگی۔

۳۰۲۰- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم اور سلمہ بن عبدالرحمن بن مہدی کے واسطے سے روایت ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے یونس بن عبید رحمہ اللہ سے پیٹ کے درد کی شکایت کی تو آپ نے اسے کہا، اے ابو عبداللہ! یہ گھر تمہیں موافق نہیں ہے لہٰذا ایسا گھر تلاش کرو جو تمہیں موافق ہو۔

۳۰۲۱- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم، خالد بن خداش، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ میں نے یونس بن عبید کو کہتے ہوئے سنا کہ جو چیز لوگوں کے لئے مفید ہو ہم اس کا قصد کرتے ہیں پس اسے لوگوں کے لئے لکھ لیتے ہیں اور اس چیز کا قصد کرتے ہیں جو ہمارے لئے مفید ہو پس ہم اسے ترک کر لیتے ہیں۔ خالد نے کہا یعنی تسبیح تہلیل اور خیر و بھلائی کی بات۔

۳۰- ابو محمد بن حیان، احمد بن ابراہیم، اسماعیل بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ اسماء بن عبید نے یونس بن عبید رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا:

نیکی سے جاہل اور ناآشنا آدمی کے لئے جنت کی امید کی جاسکتی ہے اور نافرمانی کے ذریعے حد سے گزرنے والے کے بارے میں جہنم کا خوف ہے۔

عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن جعفر بن ہمرد، احمد بن روح اہوازی، عثمان بن عمر سے نقل کیا گیا ہے یونس بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تین آدمیوں نے ایسی بات کی کہ انہیں اس بات کے بارے میں تہمت کا نشانہ نہیں بنایا جاسکتا ہے (۱) ابن سیرین رحمہ اللہ نے کہا، میں نے کبھی کسی آدمی سے حسد نہیں کی اگر چہ وہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء میں سے ہو تو میں دنیا کی حقیری چیزوں پر اس سے کیسے حسد کروں، حالانکہ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے، (۲) اور مورق عجلی رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے کبھی ایسا غصہ نہیں کیا کہ اس میں مجھ سے کوئی ایسی بات صادر ہوئی ہو کہ غصہ ٹھنڈا ہونے کے بعد مجھے اس بات پر شرمندگی اور ندامت ہوئی ہو (۳) اور حسان بن ابی سنان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا میرے نزدیک کوئی چیز پرہیزگاری سے زیادہ آسان نہیں مجھے جب بھی کسی چیز کے بارے میں شک ہو جاتا ہے تو میں اسے چھوڑ دیتا ہوں۔

۳۰۲۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، عبدالرحمن بن مہدی اور حماد کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

یونس بن عبید رحمہ اللہ بیمار ہو گئے تو ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا آپ کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد زندہ رہنے میں کوئی خیر نہیں

یونس بن عبید رحمہ اللہ کی مسندات...... آپ نے صحابۂ کرام میں سے صرف حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں

جبکہ تابعین میں سے حسن بصری، ابن سیرین، ابوقلابہ، حمید بن ھلال، وغیرہ اہل بصرہ سے جبکہ حجاز سے تعلق رکھنے والے تابعین میں سے عطاء عکرمہ، محمد بن منکدر، نافع اور ہشام بن عروہ وغیرہ سے آپ نے احادیث روایت کی ہیں۔

۳۰۲۴- حضرت انسؓ سے آپ کی روایت کردہ احادیث درج ذیل ہیں۔

حبیب بن حسن، احمد بن یحیٰی حلوانی وعبداللہ بن ایوب القربی، ابونصر عبدالملک بن عبدالعزیز نسائی، محمد بن اسحٰق، موسیٰ بن حسن بن بحر، عبدالصمد بن نعمان دونوں حماد بن سلمہ عن علی بن زید وحمید اور یونس ابن عبید کے سلسلۂ سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس فرماتے بیان ہے۔

آنحضرت ﷺ نے ارشادفرمایا:

کامل مؤمن وہ شخص ہے جس سے مسلمان مطمئن ہوں اور کامل مسلمان وہ شخص ہے جس کے ہاتھ اوراس کی زبان سے لوگ محفوظ ہوں اور حقیقی مہاجر وہ ہے جو برائی کوترک کردے۔قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اس کی ایذاؤں سے محفوظ نہ ہو۔[1]

یہ حدیث یونس عن انسؓ کے طریق سے غریب ہے۔اس کے علاوہ بقیہ طرق سے صحیح اور ثابت ہے اور آنحضرت ﷺ تک مسند ہے

۳۰۲۵- حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ وعثمانؓ کو جنت اور خلافت کی بشارت...... ابوبکر الطلحی، حسن بن طیب، ابوکامل، عمرو بن ازھر، یونس بن عبید اور ابان بن عیاش کے سلسلۂ سند سے روایت ہے حضرت انسؓ نے ارشادفرمایا:

رسول اللہ ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے۔حضرت ابوبکر صدیقؓ آئے اور داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے ارشادفرمایا:

انہیں داخلے کی اجازت دواور جنت کی اور میرے بعد خلافت کی بشارت دو۔پھر حضرت عمر آئے اور اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے انکارفرمایا انہیں داخلے کی اجازت دواور جنت کی اورابوبکر کے بعد خلافت کی بشارت دو پھر حضرت عثمانؓ حاضر خدمت ہوئے اور داخلے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے ارشادفرمایا:

''انہیں داخل ہونے کی اجازت دواور جنت اور عمر کے بعد خلافت کی بشارت بھی دو۔[2]

یہ حدیث یونس عن انسؓ کے طریق سے ان الفاظ کے ساتھ غریب ہے اوران الفاظ کے ساتھ اس حدیث کوروایت کرنے میں ابوکامل مجدری عمرو بن ازھر سے متفرد ہیں اوراسی حدیث کوابن فضیل نے مختار بن فلفل کے واسطے سے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے اوراس حدیث کا درست ترین طریق وہ ہے جسے سعید بن مسیب اور ابوعثمان نہدی نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کیا ہے اور اس میں خلافت کا ذکر نہیں۔

۳۰۲۶- حافظ عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، نوح بن محمد ایلی، حسن بن عرفہ ہشیم بن بشیر، یونس بن عبید، حسن بصری کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ بن مالکؓ نے نبی کریم ﷺ کا ارشادنقل کرتے ہوئے فرمایا:

مجھ پر ہونے والے میرے رب کے انعامات میں سے ایک انعام یہ ہے کہ میں ختنہ کی ہوئی حالت میں پیدا ہوااور کسی نے میرا ستر نہیں دیکھا۔[3]

۱۔ صحیح البخاری ۱/ ۹. ۸/ ۱۲۷. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۶۵. وفتح الباری ۱/ ۵۳. ۱۱/ ۳۱۶.

۲۔ صحیح البخاری ۵/ ۱۰. ۹/ ۷۹، ۸۵، ۱۱۰. وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة ۲۹. وفتح الباری ۱۳/ ۴۸.

۳۔ مجمع الزوائد ۸/ ۲۲۴. ودلائل النبوة للمصنف ۱/ ۴۶. والعلل المتناهية ۱/ ۱۲۵. وكنز العمال ۳۱۹۲۴، ۳۲۱۳.

یونس عن الحسن کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور صرف اسی ایک طریق سے مصنف نے اس کو نقل کیا ہے۔

۳۰۲۷-ابواسحٰق ابراہیم بن حمزہ، محمد بن طاہر بن خالد، عبیداللہ بن محمد عیشی، حماد بن سلمہ، یونس، حسن بصری رحمہ اللہ سمرہ بن جندبؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

قریب ہے کہ میرا رب تمہارے ہاتھوں کو اہل عجم کے اموال سے بھر دے، پھر انہیں ایسے شیر بنادے جو میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر نہیں بھاگتے ہیں، چنانچہ وہ تمہارے سپاہیوں کو قتل کریں گے اور تمہارے اموال کو کھائیں گے۔[1]

یہ حدیث بھی یونس کی احادیث میں سے غریب ہے اور حماد بن سلمہ اس کو یونس سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۰۲۸-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن جریر، عمرو بن یحیٰی مولی عفرہ، یزید بن زریع، یونس، حسن بصری کے طریق سے حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی مدد کی اور وہ اس کی طاقت بھی رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا میں بھی اور آخرت میں مدد فرمائیں گے۔[2]

یہ حدیث یونس عن الحسن کے طریق سے غریب ہے اور یونس سے اس حدیث کو یزید بن زریع اور معاذ بن محمد ہذلی نے روایت کیا ہے۔

۳۰۲۹-سلیمان بن احمد، محمد بن عباس مؤدب، عفان بن مسلم، حماد بن سلمہ، یونس بن عبید، حسن بصری رحمہ اللہ کے اسنادی واسطے سے حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد عالی ہے۔

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے اس کے گناہ کی سزا جلد دنیا ہی میں دیدیتے ہیں اور جب کسی بندے کے ساتھ شر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے گناہ کی سزا دنیا میں نہیں دیتے، یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے اس گناہ کی پوری پوری سزادیں گے گویا کہ وہ پھر پہاڑ کے برابر ہوں گے۔[3]

یہ حدیث یونس عن الحسن کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں حماد متفرد ہیں۔

۳۰۳۰-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابوالنضر ہاشم بن قاسم، ابوجعفر الرازی، یونس بن عبید، حسن بصری اور حضرت ابوہریرہؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ توحید (اور رسالت) کا اقرار کرلیں گے تو ان کے خون اور ان کے مال مجھ سے محفوظ ہو جائیں گے مگر کسی اسلامی حق کی وجہ سے اور ان کا باقی حساب اللہ کے سپرد ہے''۔

یہ حدیث یونس عن الحسن کے طریق سے غریب ہے، یونس سے روایت کرنے میں ابوجعفر رازی اور ان سے روایت کرنے میں ابوالنضر متفرد ہیں اور متقدمین علماء نے اسے ابوالنضر سے روایت کیا ہے۔

۳۰۳۱-عبداللہ بن محمد بن عثمان، حسین بن عبدالمجیب، شعیب بن محمد کوفی ہشیم بن بشیر، یونس، حسن کے حوالے سے منقول ہے کہ حضرت

---

[1] مسند الامام أحمد ۵/۱۱. ۲۱. والمعجم الكبير للطبراني ۷/۲۶۸. وتاريخ أصبهان للمصنف ۱/۳۰ والضعفاء للعقيلي ۲/۱۶. وكنز العمال ۳۱۱۶۵.

[2] السنن الكبرى للبيهقي ۸/۱۶۸.

[3] سنن الترمذي ۲۳۹۶. والمستدرك ۴/۶۰۸. ومشكاة المصابيح ۱۵۶۵. وشرح السنة ۵/۲۴۵. ومجمع الزوائد ۱۰/۱۹۲.

ابوھریرۃؓ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

آنحضرت ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ارشاد "وجعلني مبارکا اینما کنت" (ترجمہ: مجھے بابرکت بنادیجئے جہاں کہیں بھی میں ہوں) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اور مجھے زبردست نفع پہنچانے والا بنادیجئے جہاں کہیں بھی میں جاؤں۔[1]

یہ حدیث بھی یونس کی احادیث میں سے غریب ہے ہشیم بن بشیر اس حدیث کو یونس سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور شعیب بن محمد کوفی ہشیم سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۰۳۲- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالرحیم بن واقد، عدی بن فضل یونس بن عبید رحمہ اللہ، ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ ارشاد فرماتے ہیں۔

"رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ لوگوں کے ساتھ لطف وکرم کا معاملہ کرنے والے تھے۔ اللہ کی قسم آپ سردیوں کی صبح بھی کسی غلام، باندی اور بچے کو منع نہیں کرتے تھے کہ وہ ٹھنڈا پانی لائے اور آپ ﷺ کے چہرے اور آپ کے ہاتھوں کو دھلوائے، آپ ﷺ سے جب بھی کسی سوال کرنے والے نے سوال کیا تو کان لگا کر اس کی بات ضرور سنی اور آپ اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹے جب تک کہ وہ خود ہی پیچھے نہیں ہٹا اور جب بھی کسی نے آپ کا ہاتھ پکڑنا چاہا تو آپ نے اپنا ہاتھ اس کو پکڑوا دیا اور آپ اس کا ہاتھ نہیں چھوڑتے تھے یہاں تک کہ وہی پہلے اپنا ہاتھ چھڑا دیتا۔[2]

یہ حدیث ثابت بنانی اور یونس کی سند سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں عبدالرحیم بن واقد متفرد ہیں۔

۳۰۳۳- **عشرۂ ذی الحجہ کی فضیلت**...... محمد بن عمر بن سالم اور محمد بن اسحٰق اہوازی، محمد... ہارون بن مجمع، عمر بن یزید، عبدالوھاب، یونس بن عبید، نافع، ابن عمرؓ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کو نیک عمل جتنا (ذی الحجہ کے) دس دن میں پسند ہے اتنا کسی اور دن میں نہیں، آپ ﷺ سے پوچھا گیا، (باقی دنوں میں) اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہونے والا جہاد بھی نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا جہاد بھی نہیں، سوائے اس شخص کے جو اپنی جان اور مال کے ساتھ (اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے) نکلا اور ان میں سے کچھ بھی واپس نہیں لایا۔[3]

یہ حدیث محمد بن ہارون بن مجمع کی احادیث میں سے غریب ہے اور محمد بن عمر بن سالم نے فرمایا: میں نے اسے محمد بن ہارون کے واسطے سے نقل کیا ہے۔

۳۰۳۴- محمد بن احمد مخلد، محمد بن یونس کدیمی، عمر بن حبیب عدوی، یونس بن عبید، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر اور حضرت عائشہؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ:

"رسول اللہ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو مسواک سے اپنے منہ کی صفائی فرماتے"[4]

یہ حدیث بھی یونس کی احادیث میں سے غریب ہے اور عمر بن حبیب اس میں متفرد ہیں۔

۳۰۳۵- احمد بن ابراہیم جعفر، محمد بن یونس کدیمی، عبداللہ بن یونس بن عبید، ان کے والد یونس بن عبید، محمد بن المنکدر اور حضرت جابرؓ کے

---

[1] زاد المسیر ۵/۲۲۹.

[2] دلائل النبوة للمصنف ۱/۵۷. والمطالب العالية ۳۸۵۹.

[3] مسند الامام احمد ۱/۲۲۴، ۲۲۳. والمعجم الصغير للطبراني ۲/۴۵. وسنن ابن ماجة ۱۷۲۷. والسنن الكبرى للبيهقي ۴/۲۸۴. وفتح الباري ۲/۴۵۹. وسنن الترمذي ۷۵۷.

[4] صحيح البخاري ۱/۷۰، ۲/۵. وصحيح مسلم، كتاب الطهارة باب ۱۵. وفتح الباري ۲/۳۷۵.

اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:۔

میرے منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔[1]

۳۰۳۶- حافظ محمد بن عمر بن سالم، محمد بن حسین بن مرداس، احمد بن حسن کوفی اسماعیل بن علیہ، یونس بن عبید، سعید بن جبیر، رسول اللہ ﷺ کے صحابی ابوحمراء کے حوالے سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لیلۃ الاسراء، یعنی معراج کی رات میں نے دیکھا کہ باری تعالیٰ عرش پر (اپنی شان کے مطابق) متمکن ہیں (اور فرما رہے ہیں) میں نے ہمیشہ رہنے والی جنت (کے پودوں) کو لگایا، محمد (ﷺ) میری مخلوق میں سے میرے انتخاب کردہ ہیں اور میں نے علیؓ کے ذریعے ان کی تائید کی ہے۔[2]

یہ حدیث یونس عن سعید بن جبیر کے طریق سے غریب ہے اور ہم نے اس کو صرف اسی ایک طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۰۳۷- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، احمد بن موسیٰ بن عراد، ولید بن ابی بدر، عنبسہ بن عبدالواحد، ایوب سختیانی اور حضرت ابوقلابہؒ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے آنحضرت کا ارشاد گرامی ہے دو عمل ایسے ہیں کہ ان سے افضل عمل نہیں، مقبول حج اور عمرہ۔[3]

یہ حدیث بھی یونس کی احادیث میں سے غریب ہے اس کے علاوہ یہ ابوقلابہ کے مراسیل سے ہے۔

۳۰۳۸- محمد بن احمد بن حسن، احمد بن موسیٰ بن عراد، ولید بن ابی بکر، عنبسہ بن عبدالواحد، یونس بن عبید، ایوب سختیانی اور ابوقلابہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے ارشاد فرمایا: کسی کے نماز روزے کی طرف نہ دیکھو، بلکہ اس کی سچائی کی طرف جب وہ بات کرے اس کی امانت داری کی طرف دیکھو جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے اور اس کی پرہیزگاری کی طرف دیکھو جب وہ گناہ کے قریب ہو جائے۔

(۲۰۳) سلیمان بن طرخان ابوالمعتمر[4]

ان بزرگ ہستیوں میں سے ایک ہستی سلیمان بن طرخان ابوالمعتمر کی ہے آپ عبادت میں مشقت اٹھانے والے، شب بیدار، دینی عقائد و افکار میں پختہ اور ان پر ثابت قدم رہنے والے بزرگ تھے۔

۳۰۳۹- ابوحامد احمد بن محمد بن عبداللہ الصائغ، محمد بن سراج، جوہری اور ولید بن صالح کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حماد بن سلمہ فرماتے ہیں:

ہم جب کسی بھی ایسی گھڑی میں کہ جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کیجاتی ہے سلیمان تیمی رحمہ اللہ کے پاس آئے تو ہم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول پایا، اگر نماز کا وقت ہوتا تو ہم انہیں نماز میں مشغول پاتے اور اگر نماز کا وقت نہ ہوتا تو ہم انہیں وضو کرتا

[1] صحیح البخاری ۲/۷۷، ۳/۲۹، ۸/۱۵۱، ۹/۱۲۹. وصحیح مسلم، کتاب الحج باب ۹۲. وفتح الباری ۴/۹۹، ۱۰۰، ۱۱/۲۶۵، ۱۴/۳۰۹.

[2] تاریخ ابن عساکر ۵/۱۷۰. (التہذیب) ومجمع الزوائد ۸/۱۳۱. والعلل المتناہیۃ ۱/۲۳۴. وکنز العمال ۳۳۰۴۰.

[3] مسند الامام أحمد ۴/۱۱۴. والترغیب والترہیب ۳/۱۶۵.

[4] طبقات ابن سعد ۷/۲۵۲. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۱۸۲۸. والجرح ۴/ت ۵۳۹. والجمع لابن القیسرانی ۱/۱۷۸. والانساب للسمعانی ۳/۱۱۸. وسیر النبلاء ۶/۱۹۵. وتذکرۃ الحفاظ ۱/۱۵۰. والکاشف ۱/ت ۲۱۲۴. والعبر ۱/۱۹۴، ۲۳۹، ۲۶۷، ۳۷۰. وتاریخ الاسلام ۶/۷۲. ومیزان الاعتدال ۲/ت ۳۴۸۱. وتہذیب التہذیب ۴/۲۰۱. والخلاصۃ ۱/ت ۲۷۰۸. وتہذیب الکمال ۲۵۳۱ (۱۲/۵)

ہوا، یا کسی بیمار کی عیادت کرتا ہوا یا کسی جنازے کے ساتھ چلتا ہوا یا مسجد میں بیٹھا ہوا پاتے، حماد بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان کا یہ حال دیکھ کر ہم گمان کرنے لگے، کہ ان کے اندر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی صلاحیت ہی نہیں ہے

۳۰۴۰- محمد بن اسحٰق، سلیمان بن توبہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ علی ابن المدینی رحمہ اللہ کا بیان ہے۔

ہم نے یحییٰ بن سعید قطان کے پاس سلیمان تیمی کا تذکرہ کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا، ہم ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے آدمی کے پاس نہیں بیٹھے۔

۳۰۴۱- احمد بن محمد بن عبدالوھاب، ابوالعباس الثقفی، احمد بن ولید، محمد بن بشیر الدعا، یحییٰ بن یمان کی سند سے مروی ہے حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں خشبیہ (اہل تشیع کا ایک فرقہ مجھے خراب کرنے کے قریب ہو گیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے چار اشخاص کے طفیل ان سے بچایا ایوب، یونس، ابن عون اور سلیمان تیمی رحمہم اللہ، ان میں سے کوئی شخص خدا کا عاصی نہیں تھا۔

۳۰۴۲- چالیس سال تک عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا کرنا...... عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن حسن بن علی بن بحر، محمد بن عبدالاعلیٰ کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ معتمر بن سلیمان التیمی نے مجھ سے کہا اگر تم میرے گھر کے افراد میں سے نہ ہوتے تو میں تم سے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نہ نقل کرتا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

میرے والد نے چالیس سال اس طرح بسر کئے کہ آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے تھے البتہ آپ بعض اوقات بغیر نیند کے نیا وضو کر لیتے تھے۔

۳۰۴۳- عبداللہ بن محمد، ابوالولید بن ابان، ابوحاتم، یحییٰ بن مغیرہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ جریر کا خیال ہے کہ

سلیمان تیمی ہرگز رنے والی گھڑی میں کوئی چیز صدقہ ضرور کرتے اور اگر ان کے پاس کچھ نہ ہوتو دو رکعتیں نفل نماز پڑھتے پھر جریر نے یہ آیت تلاوت کی ''یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملو اصالحا'' (المومنون: ۵۱)

۳۰۴۴- عبداللہ، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم بن کثیر، محمد بن عبداللہ انصاری کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

سلیمان تیمی نے اپنی اکثر عمر عشاء اور صبح کی نماز ایک ہی وضو سے پڑھی اور جب بھی نماز کا وقت ہوتا آپ نماز میں مشغول رہتے اور آپ عصر کے بعد سے مغرب تک تسبیح میں مشغول رہا کرتے تھے اور ہمیشہ روزے سے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ لوگ عید کے دن مقام جبان سے واپس آرہے تھے کہ بارش لگ گئی۔ چنانچہ لوگ بارش سے بچنے کے لئے مسجد میں داخل ہوئے اور گفتگو میں مشغول ہو گئے اچانک انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی منہ ڈھانپا ہوا نماز میں مشغول ہے۔ جب لوگوں نے غور سے دیکھا تو وہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ تھے۔

۳۰۴۵- عبداللہ، احمد، عباس بن ولید بن نصر، یحییٰ بن سعید قطان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

سلیمان تیمی رحمہ اللہ مکہ تشریف لے گئے اور وہاں آپ فجر کی نماز عشاء کے وضو سے ادا کیا کرتے تھے اور آپ نیند سے وضو ٹوٹنے کے مسئلے میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے قول پر عمل کیا کرتے تھے کہ جب نیند دل پر غالب ہو جائے تو وضو واجب ہو جاتا ہے اور یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ سلیمان تیمی کے اس صبر پر تعجب کیا کرتے تھے۔

۳۰۴۶- محمد بن ابراہیم بن عاصم، محمد بن تمام حمصی، میتب بن واضح، عبداللہ بن مبارک یا کسی اور کے سلسلۂ سند سے روایت کرتے ہیں۔

سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے چالیس سال تک بصرہ کی جامع مسجد میں امامت کی اور آپ عشاء اور فجر کی نماز ایک ہی وضو سے ادا کیا کرتے تھے۔

۳۰۴۷- ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم الدورقی، عبدالملک بن قریب اصمعی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ:

سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے اپنے گھر والوں سے کہا آؤ مل کر رات کو مختلف حصوں میں تقسیم کر دیں اور اگر تم چاہو تو میں تمہاری

آیت کرلوں، رات کے پہلے حصے میں اور اگر چاہو تو رات کے آخری حصے میں تمہاری کفایت کرلوں۔

۳۰۴۷- ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد الدورقی، خلف بن ہشام، ابوعلی بصری، سلیمان تیمی کے موذن معمر کے حوالے سے منقول ہے

سلیمان تیمی نے میرے پہلو میں عشاء کی نماز کے بعد نماز پڑھنی شروع کی اور میں نے انہیں تَبَارَکَ الَّذِی بِیَدِہِ الْمُلْکُ پڑھتے ہوئے سنا اور جب آپ اس آیت پر پہنچے: فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓئَتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا (الملک:۲۷) تو اسے بار بار دہرانے لگے یہاں تک کہ مسجد میں سے اکثر آدمی چلے گئے اور بہت کم باقی رہ گئے اور میں بھی انہیں چھوڑ کر چلا گیا اور جب میں فجر کی اذان کے لئے دوبارہ مسجد گیا تو میں نے دیکھا آپ اسی جگہ کھڑے ہوئے ہیں اور جب میں نے قریب جاکر آپ کی آواز سنی تو آپ اسی آیت کو دہرا رہے تھے اور ابھی تک اس سے آگے نہیں بڑھے تھے۔

۳۰۴۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، احمد بن مخلد ابوعبدالرحمٰن، علی بن محمد منجورانی کے اسنادی سلسلے سے منقول ہے کہ

سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے چالیس سال تک اپنے بستر کو لپیٹے رکھا اور بیس سال تک اپنا پہلو زمین پر نہیں لگایا، حالانکہ آپ کی دو بیویاں بھی تھیں۔

۳۰۵۰- ابوبکر بن عاصم، حسن بن علی حلوانی، محمد بن ابراہیم بن عرعرہ، یحییٰ بن سعید، کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ۔

سفیان ثوری بصری علماء میں سے کسی کو سلیمان تیمی پر فوقیت نہیں دیتے تھے۔

۳۰۵۱- ابومسلم عبدالرحمٰن بن محمد بن جعفر، محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو، کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ:

سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے علم وعمل کے چار پیکروں کا جیسا اجتماع بصرے میں دیکھا ایسا کہیں اور نہیں تھا اور وہ چار ہستیاں ایوب، یونس، سلیمان تیمی اور عبداللہ بن عون ہیں۔

۳۰۵۲- سلیمان بن احمد، خلف بن عبیداللہ الضبی، نصر بن علی، اصمعی، کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

معتمر نے اپنے والد سلیمان تیمی رحمہ اللہ کا ارشاد نقل کیا ہے نیکی دل میں نورانیت اور عمل میں قوت کا باعث ہے اور برائی دل میں ظلمت اور تاریکی اور عمل میں کمزوری کا باعث ہے۔

۳۰۵۳ احمد بن محمد بن یزید، ابوالعباس سراج، ابوبکر الوراق، مردویہ اور فضیل بن عیاض سے روایت ہے کہ

سلیمان تیمی رحمہ اللہ کی تعریف کرتے ہوئے کسی نے کہا، آپ تو آپ ہیں آپ جیسا کون ہوسکتا ہے، آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا ایسا نہ کہو: مجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے کیا ظاہر کریں گے کیونکہ میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ ارشاد سن رکھا ہے۔

''وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللهِ مَالَمْ يَكُوْنُوا يَحْتَسِبُوْنَ'' (الزمر:۴۷)

اور اللہ تعالیٰ ان کے ایسے ایسے اعمال کو ظاہر کریں گے جن کو وہ شمار ہی نہیں کیا کرتے تھے۔

۳۰۵۴- ابوحامد بن جبلہ محمد بن اسحٰق سراج، حاتم بن لیث جوہری، اسود بن سالم اور معتمر بن سلیمان تیمی رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ معتمر بن سلیمان رحمہ اللہ نے بیان کیا:

ہمارا وہ گھر جس میں میرے والد رہا کرتے تھے گر گیا تو میرے والد صاحب نے ایک خیمہ لگا دیا اور آپ نے اپنی بقیہ زندگی اسی میں گزاری، یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہوگیا اور اس دوران جب آپ سے کہا جاتا اگر آپ اس مکان کو دوبارہ تعمیر کرلیں تو آپ کافی راحت میں آجائیں گے، تو آپ ارشاد فرماتے، معاملہ اس سے بھی جلدی کا ہے اور کل ہی میں نے اس فانی دنیا سے کوچ کر جانا ہے۔

۳۰۵۵-ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد الدورقی، عباس بن الولید اور یحیٰی بن سعید قطان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے تیس سال یا اس کا قریبی عرصہ ٹاٹ کے خیمے میں زندگی بسر کرتے ہوئے گزارا۔

۳۰۵۶-ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد، معاذ بن معاذ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ معاذ بن معاذ فرماتے ہیں:

سلیمان تیمی رحمہ اللہ جب نوعمر لڑکے تھے تو میں اس وقت ان کو عبادت میں مشغول دیکھتا تھا اور لوگ یہ خیال کیا کرتے تھے: کہ انہوں نے عبادت کا ذوق ابوعثمان بصری رحمہ اللہ سے حاصل کیا ہے۔

۳۰۵۷-محمد بن معمر قاضی یوسف، عمرو بن مرزوق، زائدہ، سلیمان تیمی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوعثمان نھدی رحمہ اللہ کا بیان ہے:

حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا: سردیوں کا موسم بندہ مؤمن کے لئے غنیمت ہے۔

۳۰۵۸-احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق ثقفی، حاتم بن لیث، غسان بن مفضل اور ابراہیم بن اسماعیل کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ اور ایک شخص کے درمیان کسی بات پر جھگڑا ہو گیا، اس شخص نے سلیمان تیمی رحمہ اللہ کو زدوکوب کیا اور آپ کا پیٹ دبایا۔ راوی کہتے ہیں اس شخص کا ہاتھ شل ہو گیا۔

۳۰۵۹-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، سوار بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ معتمر فرماتے ہیں:

جب میرے والد کے انتقال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے مجھ سے کہا اے معتمر! مجھ سے رخصت والی احادیث بیان کرو۔ شاید میں اللہ سے اچھا گمان رکھنے کی حالت میں ملاقات کروں۔

۳۰۶۰-ابوحامد، محمد بن اسحٰق، سوار بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ معتمر فرماتے ہیں:

میرا ایک دوست جو میرے ساتھ علم حدیث حاصل کیا کرتا تھا انتقال کر گیا میں اس کے انتقال پر بہت غمگین ہوا۔ جب میرے والد نے میری یہ حالت دیکھی تو مجھ سے پوچھا کیا تمہارا دوست سنت پر کاربند تھا۔ میں نے کہا جی ہاں، یہ سن کر والد صاحب نے ارشاد فرمایا: اس کے بارے میں غم زدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔

۳۰۶۱-ابونعیم عبداللہ اصفہانی، محمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، محمد بن علی، اسماعیل جورشی، احمد بن ولید ربیع بن یحیٰی مرادی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ شعبہ نے فرمایا:

میں نے سلیمان تیمی رحمہ اللہ سے سچا آدمی نہیں دیکھا اور آپ جب کوئی حدیث مرفوع بیان کرتے تو آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا۔

۳۰۶۲-سلیمان بن احمد، خلف بن عبید اللہ بصری، نصر بن علی، اصمعی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ معتمر بن سلیمان نے اپنے والد سلیمان تیمی رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا:

آدمی جب گناہ کرتا ہے تو وہ اس کے لئے ذلت کا باعث بن جاتا ہے۔

۳۰۶۳-سلیمان بن احمد، خلف بن عبید اللہ نے سابقہ سند کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

نبیذ پینے میں کوئی اتنا بڑا فائدہ نہیں ہے کہ جس کی بناء پر آدمی اپنے دین کو خطرے میں ڈال دے۔

۳۰۶۴-احمد بن بندار، محمد بن عباس، عمر بن علی، مفضل بن غسان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ معاذ بن معاذ فرماتے ہیں میں نے سلیمان تیمی رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں حج کروں اور نبیذ کی سبیل سے نبیذ پیوں۔

۳۰۶۵-سلیمان، خلف، نصر، اصمعی اور معتمر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ان کے والد سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:
میرے سامنے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے جب بھی کسی کا تذکرہ کیا گیا میں اس کے ورے کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ میرا کلام سننے والا مجھے ان کے درمیان گمان کرنے لگا۔

۳۰۶۶-احمد بن اسحٰق فقیہ، احمد بن بندار حبال، اسحٰق بن ابراہیم شاذان اور اصمعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ معتمر نے فرمایا:
میرے والد پر قرض ہو گیا تھا: چنانچہ آپ کثرت سے استغفار کرتے تھے۔ آپ سے کہا گیا: اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کے قرض کی ادائیگی کا سامان کریں تو آپ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمادیں گے تو میرے قرض کی ادائیگی کا سامان بھی کر دیں گے۔

۳۰۶۷-سلیمان احمد، علی بن عبد العزیز، عارم ابو النعمان، ابن المبارک کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رقبہ بن مصقلہ نے فرمایا:
میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی خواب میں زیارت کی آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:
میری عزت اور بڑائی کی قسم میں ضرور سلیمان کو عمدہ ٹھکانہ عطا کروں گا۔

۳۰۶۸-ابو حامد بن جبلہ، ابو العباس سراج، یوسف بن موسیٰ اور جریر کے حوالے سے منقول ہے کہ رقبہ بن مصقلہ رحمہ اللہ نے بیان کیا:
میں نے اللہ رب العزۃ کی خواب میں زیارت کی، تو آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:
''میری عزت کی قسم میں ضرور سلیمان (یعنی سلیمان تیمی) کو جنت میں عمدہ ٹھکانہ عطا کروں گا۔

۳۰۶۹-احمد بن محمد بن عبد الوھاب، محمد بن اسحٰق ثقفی، عباس بن ابی طالب، غسان بن مفضل اور خالد بن حارث کے اسنادی سلسلے سے منقول ہے کہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:
اگر تم پورا سال رخصتوں پر عمل کرتے رہو گے تو ہر قسم کی برائیاں تمہارے اندر جمع ہو جائیں گی۔

۳۰۷۰-سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن محمد، سعید الکریزی اور سعید بن عامر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
سلیمان تیمی رحمہ اللہ بیمار ہو گئے اور آپ بیماری کے دوران بہت زیادہ رونے لگے، آپ سے پوچھا گیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ موت سے ڈر رہے ہیں تو آپ سے ارشاد فرمایا میں موت سے نہیں ڈر رہا ہوں بلکہ میں فرقہ قدریہ کے ایک آدمی کے پاس سے گزرا اور میں نے اسے سلام کیا اب میں ڈر رہا ہوں کہ کہیں اللہ تعالیٰ میرے اس عمل کی وجہ سے مجھ سے مؤاخذہ نہ فرمائیں۔

۳۰۷۱-عبد اللہ بن محمد بن جعفر، اسحٰق بن احمد اور سعید بن عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے مھدی بن سلیمان نے ارشاد فرمایا:
میں سلیمان تیمی رحمہ اللہ کے پاس آیا اور آپ کے پاس حماد بن زید، یزید بن زریع، بشر بن مفضل اور بصرہ کے دوسرے علماء موجود تھے چنانچہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ جب بھی کسی سے حدیث بیان کرتے تو اس سے قبل اس کا امتحان لیتے تھے، چنانچہ آپ سوال کرتے زنا زانی کی تقدیر میں لکھا ہوا ہے یا نہیں؟ اگر وہ ہاں میں جواب دیتا تو آپ اسے قسم دیتے کہ کیا یہی تمہارا دین اور عقیدہ ہے؟ اگر وہ اس بات پر قسم کھاتا کہ یہی میرا دین اور عقیدہ ہے تو آپ اس سے پانچ حدیثیں بیان کرتے اور اگر وہ قسم نہ کھاتا تو آپ اس سے حدیث بیان نہیں کرتے۔

۳۰۷۲-عبد اللہ، محمد بن اسحٰق مسوحی، عبد الرحمٰن بن عمر اور معاذ بن معاذ کے اسنادی سلسلے سے روایت ہے کہ:
جب ہم سلیمان تیمی رحمہ اللہ کے پاس جاتے تو آپ ہم میں سے کسی کو بھی پانچ سے زیادہ حدیثیں نہیں سناتے، ایک مرتبہ کا قصہ ہے کہ ہمارے ساتھ ایک آدمی تھا جس نے آپ سے بحث کرنی شروع کر دی، تو آپ نے ارشاد فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہارا تعلق فرقہ جہمیہ سے ہے؟ تو اس آدمی نے جواب دیا، آپ کیا ہی ذہین آدمی ہیں، آپ نے مجھے کیسے پہچان لیا کہ

میرا تعلق اس فرقے سے ہے۔

۳۰۷۳- سلیمان بن احمد، خلف بن عبید اللہ، نضر بن علی، اصمعی اور معتمر بن سلیمان کے واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم مجھے دیکھو کہ میری رائے نبیذ کی حرمت کے مسئلے میں اور تقدیر کے ثبوت کے مسئلے میں تبدیل ہو جائے تو جان لو کہ مجھے کو عارضہ لاحق ہو گیا ہے۔

۳۰۷۴- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن عمرو باہلی، اصمعی اور ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن عمرو باہلی، اصمعی اور معتمر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ

سلیمان تیمی رحمہ نے ارشاد فرمایا: میں شمشیر زن آدمی کے پیچھے نماز پڑھوں گا، لیکن فرقہ قدریہ سے تعلق رکھنے والے آدمی کے پیچھے نماز نہیں پڑھوں گا، کیونکہ شمشیر زن لوگ مخلص ہوتے ہیں اور مسلمان پر ان کا تلوار اٹھانا اخلاص کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

۳۰۷۵- ابو مسعود عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، ابو حاتم سجستانی، اصمعی اور معتمر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

میرے والد سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ پردہ ہٹا دیں تو قدریہ فرقے سے تعلق رکھنے والے لوگ خود بخود پہچانے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والے نہیں۔

سلیمان تیمی رحمہ اللہ کی مسندات

سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے حضرت انسؓ سے مسند احادیث روایت کی ہیں جبکہ تابعین میں سے آپ نے ابو عثمان النہدی، ابومجلز، ابونضرہ، حسن بصری ابن سیرین، ابوالعالیہ، ابوقلابہ، ابوالعلاء بن شخیر اور بعض دوسرے تابعین سے احادیث روایت کی ہیں۔

۳۰۷۶- مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابوعبداللہ محمد بن احمد، حارث بن اسامہ، یزید بن ہارون، فاروق خطابی اور حبیب بن حسن، ابومسلم کشی، محمد بن عبداللہ انصاری، سلیمان تیمی اور حضرت انسؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔[1]

یہ حدیث صحیح ہے اور سلیمان سے اس حدیث کو علماء اور ائمہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے ان میں شعبہ، زہیر، عبثر، قاسم بن معن، منصور بن ابوالاسود، عیسیٰ بن یونس، جریر، ہشیم، یحییٰ بن سعید قطان، ابن علیہ، معتمر، ابوخالد احمر اور بعض دوسرے علماء بھی شامل ہیں۔

۳۰۷۷- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، عبدالوہاب بن عطاء، محمد بن احمد بن حسن، ابومسلم کشی، معاذ بن عون، سلیمان تیمی اور حضرت انسؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ:

آنحضرت ﷺ باہر تشریف لائے اور حضرت معاذؓ دروازے پر تھے (تو آپ ﷺ نے (حضرت معاذؓ سے خطاب کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا: اے معاذ! انہوں نے جواباً عرض کیا اے رسول اللہ (ﷺ) میں حاضر ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا جس شخص کا اس حالت میں انتقال ہوا ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا وہ جنت میں داخل ہوگا، حضرت معاذؓ نے عرض کیا کیا میں لوگوں کو (

۱۔ صحیح البخاری ۱/۳۸، ۲/۱۰۲، ۴/۲۰۷، ۸/۵۴. وصحیح مسلم، المقدمة ۳، ۴. وفتح الباری ۱۰/۵۷۸.

اس بات کی) خبر نہ دوں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا انہیں چھوڑ دو اور نیک اعمال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے دو مجھے ڈر ہے کہ وہ (اس بشارت کو سننے کے بعد اسی پر) بھروسہ نہ کر بیٹھیں [1]

یہ حدیث صحیح ہے اور اسے حضرت انسؓ سے سلیمان تیمی رحمہ اللہ کے علاوہ ایک جماعت نے روایت کیا ہے جن میں قتادہ بھی شامل ہیں۔

۳۰۷۸-حبیب بن حسن اور فاروق خطابی، ابو مسلم، ابو زید نحوی اور سلیمان تیمی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی، آپ نے ایک کو "یرحمک اللہ" کہا اور دوسرے کو نہیں کہا تو آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ! آپ نے ایک کو تو "یرحمک اللہ" کہا اور دوسرے کو نہیں کہا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس نے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اس لئے میں نے اسے "یرحمک اللہ" کہا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی اس لئے میں نے اسے "یرحمک اللہ" نہیں کہا۔[2]

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے اور اسے سلیمان تیمی رحمہ اللہ سے بہت سے ائمہ اور علماء نے روایت کیا ہے ان میں سے بعض یہ ہیں، سفیان ثوری، شعبہ بن حجاج، مالک بن مغول، معمر، سفیان، بن عیینہ، زہیر، قاسم بن معن، ابو شہاب، جریر، ثابت بن یزید، معاذ بن معاذ، یحییٰ بن سعید قطان، معتمر، ابن علیہ، ابن ابی عدی، یزید بن ھارون، عبداللہ بن مبارک، قاضی ابو یوسف، ابیض بن اغر، داود بن الزبرقان وغیرہ۔

۳۰۷۹-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، ابو عمرو الزمیلی، ابو النضر محمد بن کثیر بصری کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں: تم لوگ سحری کیا کرو، کیونکہ سحری میں برکت ہے۔[3]

یہ حدیث سلیمان تیمی رحمہ اللہ کی حدیث میں سے غریب ہے اور ابو النضر محمد بن کثیر بصری اس حدیث کو آپ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۰۸۰-ابو اسحٰق، ابراہیم بن محمد بن حمزہ، احمد بن محمد بن نصر ضبعی، مطر بن محمد ضحاک، عبدالمؤمن بن سالم، سلیمان تیمی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

میں فجر کی نماز کے بعد سے سورج طلوع ہونے تک ان لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں یہ مجھے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔[4]

یہ حدیث بھی سلیمان تیمی رحمہ اللہ کی احادیث میں سے غریب ہے اور عبدالمؤمن بن سالم ان سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۰۸۱-سلیمان بن احمد، حسن بن سہل عسکری، محمد بن سنان قزاز، معاذ بن عون اللہ، سلیمان تیمی اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۱۔ صحيح مسلم، كتاب الايمان ۱۵۱. وفتح البارى ۱/۲۲۸. ۱۱/۲۶۳.

۲۔ الأدب المفرد ۹۳۱. ومجمع الزوائد ۲/۱۲۵. ۸/۵۸.

۳۔ صحيح البخارى ۳/۳۸. ۷۸. وصحيح مسلم، كتاب الصيام، ۴۵. وفتح البارى ۴/۱۳۹.

۴۔ سنن أبى داؤد ۳۶۶۷. ومجمع الزوائد ۱۰/۱۰۵. وتاريخ أصبهان ۱/۲۰۰. والمطالب العالية ۱۳۳۹.

تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کریم سیکھے اور سکھائے [1]

سلیمان تیمی کی احادیث میں سے غریب ہے اور معاذ اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۰۸۲- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ہوذہ بن خلیفہ، احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن عصام، یوسف بن یعقوب سلفی، سلیمان تیمی ابوعثمان نہدی اور حضرت اسامہ بن زیدؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ نقصان دہ کوئی فتنہ نہیں چھوڑا [2]

یہ حدیث صحیح ہے اور سلیمان تیمی رحمہ اللہ سے کئی ائمہ حدیث اور علماء نے اسے روایت کیا ہے، ان میں سفیان ثوری، شعبہ، معمر، زھیر، قاسم بن معن وغیرہ ہیں۔

۳۰۸۳- علی بن احمد بن علی مصیصی، محمد بن ابراہیم ابن بطال، عبدالرحمٰن بن محمد عاقب، سالم، عبدالرحمٰن بن عبید، سلیمان تیمی، ابوعثمان نھدی اور حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عنقریب آخری زمانے میں بھیڑیوں جیسے قاری ہوگئے اور جو شخص وہ زمانہ پائے تو اسے چاہیے کہ ان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔ [3]

۳۰۸۴- ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمٰن، واسطی، یزید بن ہارون، سلیمان تیمی اور ابومجلز کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ نے ارشاد فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینے تک قنوت نازلہ پڑھی اور آپ ﷺ نے رعل، زکوان اور عصیہ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی کے خلاف بدعا کی۔

سلیمان تیمی رحمہ اللہ کی احادیث میں سے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے اور آپ سے سفیان ثوری، زائدہ اور دوسرے ائمہ حدیث نے اسے روایت کیا

۳۰۸۵- حبیب بن حسن، فاروق خطابی، حسن عمر واسطی، ابومسلم کشی، انصاری، سلیمان تیمی، ابونضرہ اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ نے مٹکے میں نبیذ بنانے، خشک کھجور اور آدھ پکی کھجور کو ملا کر ان کا مشروب بنانے اور کھجور اور کشمش کو ملا کر ان کا مشروب بنانے سے منع فرمایا ہے۔ [4]

سلیمان کی مشہور احادیث میں سے ہے اور اس کی یہ سند سب سے زیادہ عالی ہے۔

۳۰۸۶- محمد بن احمد بن علی بن مخلد، حارث بن ابواسامہ، یزید بن ہارون، سلیمان تیمی، حسن بصری اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابلے میں آجائیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ آپ ﷺ

۱ـ سنن ابن ماجة ۲۱۳. ومسند الامام احمد ۱/۱۵۳. وسنن الدارمی ۲/۴۳۷. والمعجم الصغير للطبرانی ۱/۱۲۶. والكبير له ۸/۳۰۳. وأمالی الشجری ۱/۸۲.

۲ـ صحيح البخاری ۷/۱۱. وصحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء باب ۲۶، وفتح الباری ۹/۱۳۷.

۳ـ كنز العمال ۲۸۹۸۹.

۴ـ سنن ابن ماجة ۳۴۰۷، ۳۴۰۸.

سے پوچھا گیا، یا رسول اللہ ﷺ قاتل کا معاملہ تو واضح ہے، لیکن مقتول کا کیا گناہ ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔[۱]

(اس حدیث کو سلیمان نے اسی طرح حسن بصری رحمہ اللہ سے ابو موسیٰ اشعریؓ کے واسطے سے مرسلاً نقل کیا ہے اور صحیح روایت حضرت احنف بن قیسؓ کے واسطے سے حضرت ابو بکرؓ سے ہے۔

۳۰۸۷- ابو احمد حسین بن علی تیمی، محمد بن اسحق بن خزیمہ، حسان بن عباد بصری ان کے والد عباد، سلیمان تیمی، ابو مجلز، عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباس کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میری امت میں شرک سب سے چھوٹی چیونٹی کے صفا پہاڑ پر رینگنے سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوگا اور بندہ (مؤمن) اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز کو (جان بوجھ کر) چھوڑنا ہے۔[۲]

یہ حدیث سلیمان عن ابی مجلز کے طریق سے غریب ہے اور اسے اسی طریق سے روایت کیا گیا ہے۔

۳۰۸۸- ابو احمد محمد بن احمد جرجانی، محمد بن شاذان مطوعی، جعفر بن محمد، خالد بن یزید، معتمر بن سلیمان، سلیمان تیمی، عبداللہ بن دینار اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی سلسلے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا:

اللہ تعالیٰ اس امت کو گمراہی پر کبھی جمع نہیں فرمائے گا۔

اور آپ نے مزید ارشاد فرمایا:

میری امت اور اللہ تعالیٰ کی نصرت جماعت کے ساتھ ہوگی اور مسلمانوں کی تعداد والی جماعت کو لازم پکڑو، کیونکہ جو شخص (مسلمانوں کی جماعت سے) علیحدہ رہتا ہے اسے جہنم میں علیحدہ کیا جائے گا۔[۳]

یہ حدیث سلیمان عن عبداللہ بن دینار کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

(۲۰۴) عبداللہ بن عون رحمہ اللہ[۴]

اور ان عظیم انسانوں میں سے جن پر انسانیت فخر کرتی ہے زبان کی حفاظت کرنے والے، اعمال صالحہ کی پابندی کرنے والے، قلب سلیم رکھنے والے اور سیدھی راہ پر گامزن عبداللہ بن عون رحمہ اللہ بھی ہیں۔ آپ تلاوت کلام پاک کی کثرت، مسلمانوں کی جماعت

---

[۱] صحیح البخاری ۹/۶۴. وصحیح مسلم، کتاب الفتن ۱۴. وفتح الباری ۱۳/۳۱، ۳۲.

[۲] مجمع الزوائد ۱۰/۲۲۳. والمطالب العالیۃ ۳۱۹۹. وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۱۸۱. واتحاف السادۃ المتقین ۴۷۰/۴، ۳۰۴/۷، ۳۱/۸. وتخریج الاحیاء ۱۲۲/۱. وانظر کذلک: المستدرک ۱۹۱/۲. والترغیب والترھیب ۲۸/۴. وتفسیر ابن کثیر ۳۴۴/۴، ۶۸/۸.

[۳] المستدرک ۱۱۵/۱. والدر المنثور ۲۲۲/۲. وکنز العمال ۱۰۳۰.

[۴] طبقات ابن سعد ۲۶۱/۷. وطبقات خلیفۃ ۲۱۹. والتاریخ الکبیر ۵/ت۵۱۲. والصغیر ۱۱۱/۲. والجرح ۶۰۵/۵. والجمع ۲۵۶/۱. وسیر النبلاء ۳۶۴/۶. والکاشف ۲۹۲۸/۲. وتاریخ الاسلام ۲۱۱/۶. وتذکرۃ الحفاظ ۱۵۶/۱. وتھذیب التھذیب ۳۴۶/۵. والتقریب ۴۳۹/۱. والخلاصۃ ۲/ت۳۷۱۴. وشذرات الذھب ۲۳۰/۱. وتھذیب الکمال ۳۴۲۹. (۳۹۴/۱۵).

کے ساتھ وابستگی اور مسلمانوں کی آبرو پر دست درازی کرنے سے دور بھاگنا آپ کی خصوصی صفات تھیں۔

۳۰۸۹-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابونصر احمد بن حسین مروانی نیشاپوری نے حسین بن محمد، محمد بن عبدالوھاب اور ابراہیم بن رستم کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے ہمیں بیان کیا کہ خارجہ ابن مصعب کا قول ہے:

میں نے عبداللہ بن عون رحمہ اللہ کے ساتھ چوبیس سال تک زندگی بسر کی اور میں نہیں جانتا کہ فرشتوں نے ان کا کوئی گناہ لکھا ہو۔اس روایت کو سلمہ ابن شبیب عن ابراہیم عن خارجہ کی سند سے روایت کیا گیا تو اس میں چوبیس کے بجائے چودہ سال کا عرصہ مذکور ہے۔

۳۰۹۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم اور ابوعبید قاسم بن سلام کی اسناد سے روایت ہے یحیٰی بن سعید قطان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

عبداللہ بن عون رحمہ اللہ اس وجہ سے لوگوں کے سردار نہیں بنے کہ سب سے زیادہ تارک دنیا تھے بلکہ آپ اپنی زبان کی حفاظت کی بدولت لوگوں کے سردار بنے۔

۳۰۹۱-ابومحمد بن حیان، محمد بن حسین بن مکرم، علی بن نصر اور بشر بن عبدالملک کے اسنادی واسطے سے روایت ہے کہ سلام بن ابی مطیع کا قول ہے ابن عون رحمہ اللہ تمام لوگوں سے زیادہ اپنی زبان کی حفاظت فرماتے تھے۔

۳۰۹۲-ابن عون کی طرح زبان پر کنٹرول کی تمنا......عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم اور معاذ بن معاذ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے یونس بن عبید رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سے کئی ایک نے روایت کی ہے۔

یونس ابن عبید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں ایک آدمی کو بیس سال سے زائد عرصے سے جانتا ہوں وہ ہر روز یہ تمنا کرتا ہے کہ اس کی زندگی میں کوئی ایک دن ابن عون رحمہ اللہ کی طرح زبان کی حفاظت سے گزرے لیکن وہ اس پورے عرصے میں اس پر قادر نہیں ہوسکا اس کی یہ تمنا اس طرح نہیں تھی کہ وہ خاموش رہے اور بالکل بات ہی نہ کرے بلکہ اس کی یہ تمنا تھی کہ وہ باتیں کرے لیکن اس کے باوجود وہ ابن عون کی طرح زبان کی آفات سے محفوظ رہے۔

۳۰۹۳-ابومحمد بن حیان، محمد بن حسن بن علی بن بحر اور ابوموسیٰ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یونس ابن عبید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

میں کوئی ایسا آدمی نہیں جانتا کہ جس نے ابن عون رحمہ اللہ کے ایک دن کے ضبط نفس کی طرح پورے چالیس سالوں میں ضبط نفس کیا ہو۔

۳۰۹۴-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن احمد بن یزید، یحیٰی بن معمر بن سہیل بصری اور اصمعی کی سند سے روایت ہے کہ سلام بن ابومطیع نے ارشاد فرمایا:

ابن عون رحمہ اللہ تمام لوگوں سے زیادہ اپنے نفس پر قابو رکھنے والے تھے۔

۳۰۹۵-احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن بندار محمد بن مسعود اور عبدالرزاق کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مبارک نے ارشاد فرمایا:

میں نے ابن عون رحمہ اللہ جیسا نمازی نہیں دیکھا۔آپ سے کہا گیا سلیمان تیمی اور فلاں آدمی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا تمہارے لئے ابن عون رحمہ اللہ ہی کافی ہیں۔

۳۰۹۶-ابراہیم بن عبداللہ بن اسحٰق، محمد بن اسحٰق ثقفی اور محمد بن عبداللہ المنادی کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ:

روح بن عبادہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے ابن عون رحمہ اللہ سے بڑھ کر کوئی عبادت گزار نہیں دیکھا۔

۳۰۹۷- ابو محمد بن حیان، عبدالرحمن بن محمد بن حماد، حفص الربالی اور معاذ بن معاذ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ:
ہشام بن حسان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے ایسے شخص نے حدیث بیان کی کہ میری آنکھوں نے اس جیسا آدمی کبھی نہیں دیکھا، معاذ بن معاذ کہتے ہیں کہ آج حسن بصری رحمہ اللہ اور ابن سیرین رحمہ اللہ میں سے کسی کی فضیلت دوسرے پر ظاہر ہوگی لیکن ہشام نے اپنے ہاتھ سے ابن عون کی طرف اشارہ کیا جبکہ آپ تشریف فرما تھے۔
ربالی کہتے ہیں میں نے اس بات کا تذکرہ خلیل بن شیبان سے کیا تو انہوں نے کہا میں نے عمر بن حبیب سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے عثمان البتی کو فرماتے ہوئے سنا:
میری آنکھوں نے ابن عون جیسا آدمی نہیں دیکھا۔
۳۰۹۸- ابوبکر بن خلاد اور محمد بن یونس کدیمی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبداللہ بن داؤد خریبی کا بیان ہے میرے بصرہ میں داخلے کا سبب ابن عون رحمہ اللہ سے ملاقات تھی، چنانچہ جب میں بنی دارا کی بلند عمارت کی طرف چلا (مائل ہوا) تو میری ملاقات ابن عون سے ہوئی، اس نے مجھے داخل کیا اس حالت میں کہ میں اسے نہیں جانتا تھا
۳۱۹۹- محمد بن علی بن عاصم، محمد بن حیدرہ، معمر بن ابراہیم بن الربیع اور منہال ابن بحر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ شعبہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:
اگر میں عبداللہ بن عون رحمہ اللہ کی سواری کی رکاب پکڑنے پر قادر ہوتا تو میں یقیناً ایسا ضرور کرتا۔
۳۱۰۰- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، علی بن مسلم اور ابوداؤد کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ شعبہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:
میں نے ایوب، یونس اور ابن عون جیسا آدمی کبھی نہیں دیکھا۔
۳۱۰۱- ابو محمد بن حیان، محمد بن حسن بن علی بن بحر، ابو حفص اور ازھر کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ
ابن عون رحمہ اللہ کا غلام آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے اونٹنی کی آنکھ پھوڑ دی۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا "بارک اللہ فیک" (اللہ تمہیں برکت دے) تو وہ کہنے لگا میں نے اونٹنی کی آنکھ پھوڑ دی ہے اور آپ برکت کی دعا دے رہے ہیں۔ یہ سن کر ابن عون رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا تم اللہ کی رضا کے لئے آزاد ہو۔
۳۱۰۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، جوہری اور بکار بن محمد اور ابن قعنب کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ
ابن عون رحمہ اللہ کو غصہ نہیں آتا تھا اور جب آپ کو کوئی غصہ دلاتا تو آپ ارشاد فرماتے: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے۔
۳۱۰۳- عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن مندہ اور محمد بن عمر بن حرب کے حوالے سے منقول ہے کہ ان کے بعض ساتھیوں نے ابن عون رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کی ہے کہ
ایک مرتبہ ان کی والدہ نے انہیں بلایا تو جواب دینے میں آپ کی آواز کچھ بلند ہوگئی، اس بے ادبی کی تلافی کے طور پر آپ نے دو غلام آزاد کیے۔
۳۱۰۴- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر اور بکار بن محمد کے اسنادی واسطے سے روایت ہے کہ بکار بن محمد نے بیان کیا:
میں ابن عون رحمہ اللہ کی صحبت میں ایک لمبے عرصے تک رہا، یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہوگیا اور آپ نے میرے بارے میں میرے والد کو وصیت کی، لیکن میں نے اس طویل عرصے میں آپ کو کبھی بھی نہ جھوٹی اور نہ ہی سچی قسم کھاتے ہوئے سنا، یہاں تک کہ موت نے ہمارے درمیان جدائی کردی۔
۳۱۰۵- ابوبکر بن خلاد حارث بن ابی اسامہ، خالد بن خداش اور حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ محمد بن فضالہ فرماتے ہیں:

میں نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن عون کی زیارت کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں یا فرمایا اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔

۳۱۰۶- محمد بن احمد جرجانی، بکر بن احمد بن سعدویہ، محمد بن یحییٰ ازدی اور مسلم بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ قرہ بن خالد کا بیان ہے:

ہم ابن سیرین رحمہ اللہ کی پرہیزگاری پر تعجب کیا کرتے تھے لیکن ابن عون رحمہ اللہ نے ہمیں ان کا تذکرہ بھلوادیا۔

۳۱۰۷- محمد بن احمد بن ابراہیم محمد بن ایوب اور بکار بن عبداللہ السیرینی سے روایت ہے کہ ابن عون رحمہ اللہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کیا کرتے تھے۔

۳۱۰۸- محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، عبداللہ بن محمد، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، ابوالربیع الزھرانی اور محمد بن عباد مہلبی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عباد نے فرمایا:

ایک مرتبہ میں ابن عون کے پاس حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا، پھر میں اپنے گھر کی طرف لوٹ آیا جب میں اپنے گھر کے قریب آیا تو میں دیکھا کہ ایک آدمی ہمارے گھر کے دروازے پر دستک دے رہا ہے۔ میں نے غور سے دیکھا تو وہ ابن عون تھے۔ میں نے ان سے عرض کی گھر کے اندر تشریف لے آیئے اور میں نے دل میں سوچا کہ آپ یقیناً کسی بہت ضروری کام کی وجہ سے تشریف لائے ہوں گے کیونکہ میں ابھی ابھی تو آپ کے پاس سے رخصت ہو کر آیا ہوں۔ میں نے ان سے کہا، اے ابن عون کیا بات ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا، میں نے آپ کو سلام کرنے کے لئے آنے کا ارادہ کیا تھا، لیکن آپ آگئے تو میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ میں اپنے نفس کو کسی بات کی نیت کرنے اور اس کو پورا نہ کرنے کا عادی بناؤں۔

۳۱۰۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو معاویہ غلابی اور نضر بن کثیر، کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ نضر بن کثیر نے فرمایا:

میں نے خواب میں ایک آدمی کو مسجد کی دو دیواروں کے درمیان کھڑا ہوا دیکھا اور وہ پکار کر کہہ رہا تھا، یہ ابن عون رحمہ اللہ کا سیدھا راستہ ہے۔

۳۱۱۰- ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم اور ابوعبید قاسم بن سلام، کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابن مہدی رحمہ اللہ نے فرمایا:

عراق میں کوئی بھی ابن عون رحمہ اللہ سے زیادہ سنت کا علم رکھنے والا نہیں۔

۳۱۱۱- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، شثی ابوبکر بن اضرم کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ:

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: ابن عون رحمہ اللہ کس عمل کی بناء پر اتنے بلند مرتبے تک پہنچے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، استقامت کے ذریعے انہوں نے یہ بلند مقام حاصل کیا۔

۳۱۱۲- ابراہیم بن عبداللہ، ابوالعباس سراج، محمد بن عمرو باہلی اور اصمعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ معاذ بن مکرم نے فرمایا:

ابن عون رحمہ اللہ نے مجھے عمرو بن عبید کے ساتھ بازار میں دیکھا تو مجھ سے منہ موڑ لیا۔ میں نے آپ سے معذرت کی تو آپ نے صرف اتنا ارشاد فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس کے ساتھ نہیں دیکھا تھا۔

۳۱۱۳- ابراہیم بن عبداللہ، ابوالعباس سراج، ابن ابی رزمہ اور نضر بن شمیل کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

ابن عون رحمہ اللہ ایک قریشی آدمی کے پاس سے گزرے جو عمرو بن عبید کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے صرف اسے سلام کیا اور اتنا کہا تم یہاں بیٹھے ہوئے کیا کر رہے ہو۔

۳۱۱۴-ابن عون کا فرقہ قدریہ سے تعلق رکھنے والوں سے حدیث سننے سے اعراض کرنا...... حبیب بن حسن، ابو مسلم کشی اور محمد بن عبداللہ انصاری کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابن عون رحمہ اللہ کے ایک شاگرد کا بیان ہے:

ابن عون رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے پوچھا: کچھ لوگ ہیں جو فرقہ قدریہ سے تعلق رکھتے ہیں کیا میں ان سے احادیث سنوں؟ تو ابن عون رحمہ اللہ نے جواب دیا، باری تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

''واذارآیت الذین یخو ضون فی ایاتنافاعرض عنهم

حتی یخو ضوا فی حدیث غیره...'' سے ''الظالمین تک (الانعام:۶۸)

ترجمہ: اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات کے بارے جھگڑتے ہیں تو ان سے کنارہ کر یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں اور اگر تجھ کو شیطان بھلا دے تو یاد آجانے کے بعد ظالموں کے ساتھ مت بیٹھو انصاری فرماتے ہیں، جو لوگ مسئلہ تقدیر میں بحث و مباحثہ کرتے ہیں ابن عون رحمہ اللہ نے انہیں ظالم قرار دیا۔

۳۱۱۵-ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر اور احمد بن ابراہیم کے اسنادی سلسلے سے منقول ہے کہ: معاذ بن معاذ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

میں نے مسلمانوں کے بارے میں ابن عون سے زیادہ پر امید کوئی نہیں دیکھا، میری موجودگی میں آپ کے پاس حجاج کا تذکرہ کیا گیا اور کہا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ حجاج کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا مجھے کیا ہو گیا کہ میں لوگوں میں صرف اس کے لئے استغفار نہیں کروں، حالانکہ میرے اور اس کے درمیان کوئی جھگڑا نہیں اور مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ میں اس کے لئے ایک گھڑی مغفرت کی دعا کروں۔ معاذ فرماتے ہیں جب آپ کے پاس کسی آدمی کے کسی عیب کا تذکرہ کیا جاتا تو آپ فرماتے، اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے ہیں۔

۳۱۱۶-احمد بن محمد بن موسیٰ، علی بن حسن قافلائی، علی بن سعید اور یحییٰ بن کثیر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابن عون رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

اے میرے مسلمان بھائیوں کی جماعت! میں تمہارے لئے تین چیزیں پسند کرتا ہوں۔ (۱) قرآن کریم کی دن رات تلاوت کرو۔ (۲) مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑو (۳) مسلمانوں کی آبروؤں پر دست درازی کرنے سے اپنے آپ کو بچاؤ۔

۳۱۱۷-ابو محمد بن حیان، ابو الحریش کلابی اور عمر بن ادریس مکی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابو عاصم کا بیان ہے:

میں نے ابن عون رحمہ اللہ سے عرض کی اگر آپ کو آسانی ہو تو مجھے فلاں حدیث سنا دیجئے۔ آپ نے کہا یہ مت کہو اگر تمہیں آسانی ہو تو، میں نے عرض کیا کیوں، تو آپ نے ارشاد فرمایا میں یہ بات ناپسند کرتا ہوں کہ میں تمہیں کوئی حدیث سناؤں اور اسے سنانا میرے لئے آسان نہ ہو تو یہ تمہارے سوال کے خلاف ہو گا۔

ابن عون رحمہ اللہ کی مسانید...... آپ نے حضرت انس بن مالک کی زیارت کی اور آپ کی صحبت میں بھی رہے اور بعض حضرات محدثین نے فرمایا، آپ نے حضرت انس سے مسند احادیث بھی روایت کی ہیں۔ آپ نے اہل بصرہ میں سے ابن سیرین، حسن بصری وابورجاء عطاردی اور اہل حجاز میں سے قاسم بن محمد، مجاہد اور نافع وغیرہ سے اکثر مسند احادیث روایت کی ہیں۔

۳۱۱۸-علی بن محمد بن سعید موصلی، اسد بن عمرو واسطی، ابو یزید بن ہارون کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن عون رحمہ اللہ کا بیان ہے:

میں نے حضرت انس کو جبہ، عمامہ اور خز کی چادر زیب تن کئے ہوئے دیکھا۔

۳۱۱۹-ابن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، عبداللہ بن عون، محمد بن سیرین اور حضرت ابو ہریرہ کے اسنادی واسطے سے مروی ہے کہ ابو القاسم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

"جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ جب بھی کوئی بندہ مؤمن اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے کوئی بھلائی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور عنایت فرماتے ہیں۔[1]

شعبہ نے ابن عون رحمہ اللہ سے اس جیسی حدیث روایت کی ہے۔

۳۱۲۰-محمد بن احمد بن حسن اور ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ان کے والد امام احمد بن حنبل، حجاج، شعبہ، ابن عون، ابن سیرین اور ابو ہریرہؓ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے اسی جیسی حدیث روایت کی گئی ہے۔

اور کہا گیا ہے کہ یہ روایت احمد عن حجاج عن شعبہ کے تفردات میں سے ہے اور ابن عون سے اس حدیث کو حفص بن غیاث، اسماعیل بن ابراہیم یعنی ابن علیہ، ابن ابی عدی اور یزید بن ھارون وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

۳۱۲۱-ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب، بکار بن محمد، ابن عون، ابن سیرین اور حضرت ابو ہریرہؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اسی کا ارشاد گرامی ہے۔

"سب سے افضل روزہ (حضرت) داؤد (علیہ السلام) کا روزہ ہے۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کیا کرتے تھے۔[2]

ابن عون کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور اسے صرف بکار بن محمد نے ہی ابن عون کے واسطے سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۳۱۲۲-ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس بن موسیٰ، ازہر بن سعد، ابن عون، ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس بن موسیٰ، ازہر بن سعد، ابن عون، ابن سیرین اور ابو ہریرہؓ کے حوالے سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے:

"اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ غمگین کی دادرسی کو پسند فرماتے ہیں۔

یہ حدیث ابن عون کی احادیث میں سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف ازہر بن سعد کے حوالے سے حضرت ابوھریرہؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے۔

۳۱۲۳-سلیمان بن احمد، یعقوب بن اسحٰق مخرمی، یحییٰ بن زہیر قرشی، ازہر بن سعد، عبداللہ بن عون، ابن سیرین اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی واسطے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے جو ہر نماز کے وقت یہ اعلان کرتا ہے، اے بنی آدم! اپنی ان آگوں کا کچھ انتظام کرو جنہیں تم لوگوں نے (گناہوں کی بدولت) اپنے نفسوں کے لئے بھڑکایا ہوا ہے اور انہیں نماز کے ذریعے بجھاؤ۔[3]

(یہ حدیث بھی ابن عون رحمہ اللہ کی احادیث میں سے غریب ہے اور اس کے رفع میں ازہر متفرد ہیں۔

۳۱۲۴-ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، ازہر بن سعید، عبداللہ بن عون، حسن بصری، آپ کی والدہ حضرت ام سلمہؓ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ ارشاد فرماتی ہیں:

میں رسول اللہ ﷺ کی وہ حالت کبھی نہیں بھولوں گی، کہ جب آپ خندق کی کھدائی والے دن اینٹیں اٹھا اٹھا کر صحابہ کرامؓ کو دے رہے تھے اور آپ کے سینے کے بال غبار آلود ہو گئے تھے آپ فرما رہے تھے (بھلائی اور خیر تو صرف آخرت کی ہے (اے اللہ) آپ مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما دیجئے۔[4]

[1] صحیح ابن خزیمة ۱۷۳۵، والمصنف لعبد الرزاق ۵۵۷۱، ۵۵۷۲.
[2] فتح الباری ۴/۲۲۱.
[3] المعجم الصغیر للطبرانی ۲/۱۳۰، والترغیب والترهیب ۱/۲۳۵، واتحاف السادة المتقین ۳/۱۱، والدر المنثور ۳/۳۵۵، وکنز العمال ۱۸۸۸۱.
[4] مسند الامام احمد ۲/۱۲۹، والمطالب العالية ۴۳۳۸.

یہ حدیث ابن عون، عن الحسن کے طریق سے غریب ہے۔

۳۱۲۵-محمد بن اسحق بن ایوب، احمد بن بندار، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ابن عون اور عبدالرحمن بن عبید کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے ارشاد فرمایا:

"میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں جارہا تھا، جب میں عام رفتار سے چلتا تو آپ مجھ سے آگے بڑھ جاتے اور جب میں دوڑتا تو میں آپ سے آگے بڑھ جاتا آپ ﷺ میری حالت دیکھ کر میری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے کہا، آپ کے لئے زمین کو لپیٹ دیا جاتا ہے (جیسا کہ حضرت) ابراہیم خلیل اللہ (علیہ السلام) کے لئے زمین کو لپیٹ دیا گیا تھا یہ حدیث غریب ہے اور صرف عبدالرحمن عن ابی ہریرہؓ کے طریق سے مروی ہے اور عبدالرحمن سے روایت کرنے میں ابن عون متفرد ہیں۔

۳۱۲٦-ابوبکر بن خلاد، حارث بن اسامہ، خلیل بن زکریا، ابن عون، نافع اور ابن عمرؓ کے سلسلہ سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت کے دن تک خیر باندھ دی گئی ہے"۔[1]

یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے ثابت اور مشہور ہے اور کئی طرق سے مروی ہے لیکن ابن عون کے طریق سے غریب ہے اور خلیل بن زکریا اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۱۲۷-محمد بن اسحق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، عبداللہ بن عون، نافع اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی سلسلے سے روایت ہے کہ حضرت عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ سے ایام منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزارنے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے حاجیوں کو پانی پلانے کے انتظام کی وجہ سے انہیں اس کی اجازت دیدی۔

نافع کی احادیث میں سے یہ حدیث مشہور ہے لیکن ابن عون کے طریق سے غریب ہے اور بکر اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۱۲۸-ابوالفضل عبیداللہ بن عبدالرحمن زہری بغدادی، ابوطیب، کرجی، قعنب بن محرز بن قعنب، سعید بن اوس انصاری، ابن عون، نافع اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

رسول اللہ ﷺ جب کھانے کا پہلا لقمہ لیتے تو آپ یہ دعا کرتے

"یا واسع المغفرة اغفرلی"

ترجمہ اے وسیع مغفرت والی ذات میری مغفرت فرما دیجئے۔

۳۱۲۹-سلیمان بن احمد، ابراہیم بن نائلہ اسماعیل بن عمر، یوسف بن عطیہ ابن عون، نافع اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ۔ مجھ پر سورۂ انعام ایک دفعہ میں نازل ہوئی اور اس کے ہمراہ ستر ہزار فرشتے تھے اور تسبیح وتحمید کی وجہ سے ایک گنگناہٹ پیدا ہوگئی تھی۔[2]

۳۱۳۰-محمد بن اسحق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ابن عون، نافع اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

حضرت عمرؓ کو جنابت لاحق ہوگئی تو وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وضو کرو اور سو جاؤ۔[3]

---

[1] صحیح البخاری ٤/٣٤، ١٠٤، ٢٥٢. وصحیح مسلم، کتاب الزکاة باب ٦، کتاب الامارة باب ٢٦.

[2] المعجم الصغیر للطبرانی ١/٨١. ومجمع الزوائد ٧/١٩. والأمالی الشجری ١/١٤١. والدر المنثور ٣/٢.

[3] صحیح البخاری ١/٨١. وصحیح مسلم، کتاب الحیض ٨٦.

یہ حدیث نافع کے حوالے سے صحیح ہے اور مؤلف نے ابن عون کے واسطے سے اس حدیث کو اس سے عالی سند سے نقل نہیں کیا ہے۔

۳۱۳۱-ابو بحر محمد بن حسن، محمد بن غالب بحر، عثمان بن ہشیم، ابن عون، ابراہیم نخعی، علقمہ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا:

نبی کریم ﷺ ہمیں اس طرح تشہد سکھایا کرتے تھے جیسا کہ آپ ہمیں قرآن کریم کی کوئی سورہ سکھایا کرتے تھے۔

اور وہ تشہد اس طرح ہے:

التحیات للّٰہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ[1]

ابراہیم سے مروی حدیثوں میں یہ صحیح مشہور حدیث ہے ابن عون کی سند سے غریب ہے۔ عثمان بن ہشیم ابن عون سے روایت کرنے میں متفرد ہیں

(۲۰۵) فرقد سبخی[2]

اور ان آخرت کے طلبگاروں اور اس کے لئے ہمہ تن تیاریوں میں مصروف اس فانی اور بوسیدہ دنیا سے منہ موڑنے والے اور آنے والی تروتازہ زندگی کی تیاری میں چاق و چوبند ابو یعقوب فرقد سبخی ہیں۔

۳۱۳۲-تین گناہ تمام گناہوں کی بنیاد ہیں...... احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، علی بن قرین، جعفر بن سلیمان اور فرقد سبخی رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا:

میں نے توراہ میں پڑھا تھا تمام گناہوں کی جڑ اور بنیاد تین گناہ ہیں اور پہلا گناہ جو اس دنیا میں صادر ہوا وہ ان کی وجہ سے ہوا اور وہ تین گناہ یہ ہیں، تکبر، حسد اور حرص اور ان تین گناہوں سے چھ گناہ مزید نکلے تو کل نو ہو گئے اور وہ چھ گناہ یہ ہیں، شکم سیری، نیند کی کثرت، راحت و آرام پسندی، مال کی محبت، جماع کی طرف حد سے زیادہ رغبت اور سرداری کی چاہت۔

۳۱۳۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن محمد بن فورک، رجاء بن صہیب، اسماعیل بن حماد، ابن عتبہ اور محمد بن نضر کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ فرقد سبخی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

شکم سیری آدمی کو کفر کی طرف لیجانے والی ہے۔

۳۱۳۴-محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید محمد بن حسین، زکریا بن عدی اور جعفر بن سلیمان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے فرقد سبخی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ باب ۱۶. وفتح الباری ۲/۳۱۵. وسنن الترمذی ۲۹۰. ومسند الامام أحمد ۱/۲۹۲، ۳۱۵، ۳۹۴، ۴۱۳، ۵/۳۶۳ والسنن الکبری للبیہقی ۲/۱۴۰. ۱۴۲. ۳۷۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۶۱، ۶۵، ۶۶.

۲۔ طبقات ابن سعد ۷/۲۴۳. والتاریخ الکبیر ۷/ت ۵۹۲، والجرح ۷/ت ۳۶۴. والمجروحین ۲/۲۰۴. والکنی للدولابی ۲/۱۵۸. وتاریخ الاسلام ۵/۲۹۱. والکاشف ۲/ت ۴۵۱۳. والمغنی ۲/ت ۴۸۹۹. والمیزان ۳/ت ۶۶۹۹. وتھذیب التھذیب ۸/۲۶۲. والتقریب ۲/۱۰۸. والخلاصۃ ۲/ت ۵۷۵۳. وتھذیب الکمال ۴۷۱۵.

خوب ہلاکت ہے بڑے پیٹ والے کے لئے اس کے پیٹ کی وجہ سے۔

اگر وہ اس کو سیر نہ کرے تو کمزور ہو جاتا ہے اور اگر اس کو خوب سیر کرے تو بوجھل ہو جاتا ہے۔

۳۱۳۵-احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم اور ہشیم بن معاویہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایک شیخ نے ان سے بیان کیا:

اہل کوفہ میں سے بعض عبادت گزار جمع ہوئے اور کہا،

آؤ بصرہ چلتے ہیں تا کہ اہل بصرہ کی عبادت کا مشاہدہ کریں جب وہ لوگ وہاں پہنچ گئے تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا آؤ فرقد سبخی کے پاس چلتے ہیں۔ چنانچہ وہ لوگ آپ کے پاس حاضر ہوئے آپ ان سے حدیثیں بیان کرتے رہے۔ جب کافی دیر ہوگئی تو ان لوگوں نے کہا، اے ابو یعقوب کھانے کا کچھ انتظام کر دیجئے تو آپ نے فرمایا میں نے اپنی بات اس لئے لمبی کی تھی تا کہ تمہیں بھوک لگے اور جو کچھ میرے پاس موجود ہے تم اسے تناول کرو، پھر آپ نے فرمایا یہ ٹوکری اتارو انہوں نے وہ ٹوکری اتاری اور اس میں سے سیاہ جو کی روٹی کے کچھ ٹکڑے نکالے، جب انہوں نے انہیں چکھا تو اس میں نمک نہیں تھا تو انہوں نے کہا اے ابو یعقوب اس میں نمک نہیں ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا ہم نے آٹا گوندھتے وقت ایک مرتبہ نمک ڈال دیا تھا لہٰذا اب تم مجھے اس مشقت میں نہ ڈالو کہ میں تمہارے لئے دوبارہ نمک لاؤں۔

۳۱۳۶-احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق ثقفی، ہارون بن عبداللہ اور سیار کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ جعفر نے فرمایا، میں نے فرقد سبخی کو فرماتے ہوئے سنا:

دنیا کو اپنی دایہ اور آخرت کو اپنی ماں کی طرح سمجھو، کیا تم نے اس بچے کی حالت پر غور نہیں کیا جو اپنے آپ کو دایہ کے حوالے کر دیتا ہے اور جب سیراب ہو جاتا ہے اور اپنی والدہ کو پہچان لیتا ہے تو اپنے آپ کو اپنی والدہ کے حوالے کر دیتا ہے۔ آخرت بھی تمہاری ماں ہے اور قریب ہے کہ وہ تمہیں اپنی طرف کھینچ لے۔

۳۱۳۷-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم اور سیار کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ جعفر نے بیان کیا کہ میں نے فرقد سبخی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

میں نے تورات میں پڑھا کہ جو شخص اپنی دنیا کے بارے میں غمگین ہوا گویا کہ وہ اپنے رب سے ناراض ہوا اور جو شخص کسی مالدار کے پاس بیٹھا اور اس کے سامنے جھکا تو اس کے دین کا دو تہائی حصہ ضائع ہو گیا اور جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچی اور اس نے اس کی لوگوں کے سامنے شکایت کی تو گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی شکایت کی۔

۳۱۳۸-ابوبکر، عبداللہ، احمد بن ابراہیم، سعید بن عامر اور جعفر بن سلیمان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ فرقد سبخی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

بنی اسرائیل کے بادشاہ اپنے قاریوں کو دین کی وجہ سے قتل کیا کرتے تھے اور تمہارے بادشاہ تمہیں دنیا کی وجہ سے قتل کرتے ہیں لہٰذا انہیں چھوڑ دو اور دنیا کو بھی۔

۳۱۳۹-ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، ابواشعث، اصرم اور معاویہ بن سلمہ کے سلسلۂ اسناد سے نقل کیا گیا ہے کہ فرقد سبخی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا خوش خبری ہے اس شخص کے لئے جو ایسی قوم سے وعظ ونصیحت کی بات کرتا ہے جو اس کی بات سنتی ہے کیونکہ کسی قوم کو نصیحت کرنا جس کی بناء پر وہ جنت میں داخل ہو جائے اس سے بڑا صدقہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر کے اعتبار سے کوئی نہیں ہے۔

۳۱۴۰-ابونعیم، عبداللہ اصفہانی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر ابن عبید، الحسن بن سکن، معلّٰی بن راشد کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ دیلم بن

غزوان کا بیان ہے کہ میں نے فرقد سبخی کو فرماتے ہوئے سنا جب آدمی کسی گناہ سے سات سال تک اپنے آپ کو محفوظ رکھتا ہے تو اس سے دوبارہ اس گناہ کا ارتکاب نہیں ہوتا۔

۳۱۴۱- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ہارون بن عبداللہ اور سیار کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ جعفر بن سلیمان نے بیان کیا، میں ایک دن فرقد سبخی رحمہ اللہ کے پاس گیا تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا:

میں نے آج رات خواب میں دیکھا، ایک پکارنے والا پکار کر کہہ رہا ہے اے یہودیوں سے مشابہت رکھنے والو! اللہ تعالیٰ سے حیا کرو۔

۳۱۴۲- ابو حامد، محمد بن اسحٰق، ہارون بن عبداللہ اور سیار کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ

میں ایک دن فرقد سبخی کے پاس صبح کے وقت گیا تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا، میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک پکارنے والا پکار رہا ہے اے محلات والو! اے محلات والو! اے یہودیوں سے مشابہت اختیار کرنے والو! اگر تمہیں کچھ دیا جاتا ہے تو تم شکر ادا نہیں کرتے اور اگر تمہیں آزمایا جاتا ہے تو تم صبر نہیں کرتے تم میں کوئی نیکی نہیں۔

۳۱۴۳- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، احمد بن عبداللہ بن یونس، ابو شہاب، حسن بن عمرو اور فضیل کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ

فرقد سبخی رحمہ اللہ نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے کہا: اے ابو عمران آج صبح میں اٹھا تو میں اپنے ٹیکس جس کی مقدار چھ درہم ہے کے بارے میں فکر مند تھا کیونکہ مہینہ ختم ہو گیا تھا اور میرے پاس ٹیکس کی ادائیگی کے لئے رقم نہیں تھی، میں نے اللہ تعالیٰ سے اس بارے میں دعا کی اور اسی دوران جبکہ میں دریائے فرات کے کنارے چل رہا تھا اچانک میں نے چھ درہم پڑے ہوئے دیکھے میں نے انہیں اٹھا لیا اور وزن کیا تو وہ پورے چھ درہم کے برابر نکلے نہ ان سے زیادہ تھے نہ کم

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا، انہیں صدقہ کرو کیونکہ وہ تمہارے نہیں ہیں۔

۳۱۴۴- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبیداللہ بن عمر قواریری، مصفر القاری کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبدالواحد بن زید رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے فرقد سبخی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

میں جب کبھی بھی نیند سے بیدار ہوا تو مجھے اس بات کا گمان ہوا کہ کہیں میرا چہرہ مسخ نہ کر دیا گیا ہو۔

۳۱۴۵- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ان کے والد امام احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ اور ابن شوذب کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ فرقد سبخی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

تم کام کرنے سے پہلے ہی فراغت کا لباس پہن لیتے ہو۔

کیا تم نے کام کرنے والے کو نہیں دیکھا، جب وہ کام کرتا ہے تو اپنے گھٹیا ترین کپڑے پہنتا ہے اور جب کام سے فارغ ہو جاتا ہے غسل کرتا ہے اور صاف ستھرے کپڑے پہنتا ہے لیکن تم لوگوں کا حال یہ ہے کہ فراغت کے کپڑے کام کرنے سے پہلے ہی پہن لیتے ہو۔

۳۱۴۶- عبداللہ بن محمد، ابو الطیب شعرانی، حسن بن حکم بن مسافر، یزید بن ابی حکم اور حکم بن ابان کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے فرقد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

جب کسی بندے کی وفات کا وقت قریب آ جاتا ہے تو بائیں طرف والا فرشتہ دائیں طرف والے فرشتے سے کہتا ہے اس کے ساتھ کچھ نرمی کا سلوک کرو، دائیں طرف والا فرشتہ کہتا ہے میں نرمی نہیں کروں گا کہ وہ "لا الٰہ الا اللہ" کہہ دے پس میں اسے لکھ دوں۔

۳۱۴۷-ابوبکر بن محمد بن عمر بن سلیم، احمد بن عبداللہ بن اسحٰق، حماد بن اسحٰق اور معاویہ بن یحییٰ مازنی کے واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ فرقد سبخی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

اجنبی وہ شخص ہے کہ جس کا کوئی دوست نہیں۔

۳۱۴۸-محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، عبداللہ بن عبدالکریم ابوزرعہ، عبید بن جناد حلبی، عطاء بن مسلم اور عمران کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حسن بصری رحمہ اللہ کو ایک مرتبہ کھانے کی دعوت دی گئی وہاں پر فرقد سبخی رحمہ اللہ بھی موجود تھے۔ حسن رحمہ اللہ نے فرقد رحمہ اللہ کی طرف دیکھا آپ نے اون کا جبہ زیب تن فرمایا ہوا تھا۔ تو حسن رحمہ اللہ نے آپ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: اے فرقد! اگر تم وقوف عرفہ کے وقت میدان عرفات میں حاضری دو اور اللہ کے عفو و درگزر کا مشاہدہ کرو تو تم اپنے ان کپڑوں کو پھاڑ دو گے۔

فرقد سبخی رحمہ اللہ کی مسندات ...... فرقد سبخی رحمہ اللہ نے حضرت انسؓ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں اور آپ نے تابعین میں سے ربعی بن حراش، مرہ الطیب، ابراہیم نخعی، سعید بن جبیر اور جابر بن زید اور ابوالشعثاء سے احادیث روایت کی ہیں۔

۳۱۴۹-سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، علی بن معبد، وھب بن راشد بصری، فرقد سبخی اور حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء میں سے ایک نبی کی طرف وحی کی، میرے عبادت گزار بندوں سے کہہ دو، وہ میرے بارے میں دھوکے میں نہ رہیں، اگر میں ان کے معاملے میں انصاف سے کام لوں تو انہیں بغیر کسی ظلم کے ضرور عذاب ہوگا اور میرے گنہگار بندوں سے کہہ دو وہ میری رحمت سے مایوس نہ ہوں کیونکہ ان کے کسی گناہ کو بخش دینا مجھ پر ذرا بھی گراں نہیں۔[۱]

۳۱۵۰-سلیمان، مقدام بن داؤد، علی بن معبد، وھب بن راشد، فرقد اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: اللہ تعالیٰ نے انبیاء میں سے کسی نبی کی طرف وحی کی اور فرمایا ''میرے بندوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں اور مجھے ہی دھوکہ دیتے ہیں میری عزت، بڑائی، بزرگی اور بلند مرتبے کی قسم، میں انہیں ضرور ایسی آزمائش میں مبتلا کروں گا کہ انتہائی بردبار آدمی بھی اس میں حیران وسرگرداں ہوگا اور وہ اس سے ہلاکت کے قریب پہنچنے والے آدمی کی طرح دعا کرنے سے ہی نجات پاسکیں گے۔[۲]

۳۱۵۱-احمد بن علی بن محمد بن حارث مرہبی کوفی، محمد بن علی بن حبیب الطرائفی الرقی، سلیمان بن عمر رقی، وھب بن راشد، فرقد سبخی اور حضرت انسؓ کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح کرے اور اس کی فکر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز سے وابستہ ہو تو اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں اور جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ اسے مسلمانوں کی کوئی پرواہ نہ ہو تو اس کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔[۳]

مؤلف نے بیان کیا ہے کہ ان کے شیخ کا قول ہے کہ گزشتہ تینوں حدیثیں حضرت انسؓ سے فرقد کے علاوہ کسی نے بھی روایت نہیں کی اور فرقد سے روایت کرنے میں بھی وھب متفرد ہیں، جبکہ فرقد اور وھب کی احادیث حجت نہیں ہیں اور ان کا تفرد معتبر نہیں ہے۔

۲۔ تاریخ بغداد ۳/۵۲، والدر المنثور ۶/۱۸۶. وتنزیہ الشریعۃ ۲/۲۹۷. واللآلی المصنوعۃ ۱/۱۲۰، ۱۲۱. وتذکرۃ الموضوعات ۱۳۸.

۳۔ المستدرک ۴/۳۲۰. واتحاف السادۃ المتقین ۸/۸۴ والکامل لابن عدی ۷/۲۵۲۳.

۳۱۵۲- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، صدقہ بن موسیٰ اور ہمام، فرقد سبخی اور مرہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ارشاد فرمایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''سب سے پہلے جنت کا دروازہ وہ غلام کھٹکھٹائے گا جس نے اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کئے ہوں گے اور اپنے آقا کے بھی''۔[۱]

۳۱۵۳- ابوبکر بن خلاد، حارث، عبدالعزیز بن ابان، ہمام، فرقد، مرہ الطیب اور حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''وہ شخص ملعون ہے جس نے کسی مسلمان کو نقصان پہنچایا یا (ایسی چیز پہنچائی) جس کو وہ ناپسند کرتا ہے۔[۲]

اس حدیث کو عنبسہ بن سعید نے بھی فرقد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۳۱۵۴- احمد بن جعفر بن حمدان بصری، حسن بن مثنیٰ، احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، ابومحمد بن حیان، احمد بن علی خزاعی، مسلم بن ابراہیم، حماد بن سلمہ، فرقد اور سعید بن جبیرؒ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا:

میں نے حضور ﷺ کو غیر خوشبودار تیل لگاتے ہوئے دیکھا''

۳۱۵۵- محمد بن جعفر بن ہیثم، حسن بن مثنیٰ، مسلم بن ابراہیم، صدقہ بن موسیٰ، فرقد، ابراہیم نخعی، علقمہ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے:

''ہر نیکی کا کام صدقہ ہے ہر آدمی کے لئے خواہ وہ امیر ہو یا غریب''۔[۳]

۳۱۵۶- ابوالحسن بن عبداللہ، حسن بن عزیز مجوز، مسلم بن ابراہیم، صدقہ بن موسیٰ، فرقد، یزید بن ابی الھزم اور حضرت ابوہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مسواک کرنا سنت ہے، لہٰذا دن کے جس حصہ میں بھی چاہو مسواک کیا کرو۔[۴]

یہ حدیث اور اس سے پچھلی حدیث فرقد کی احادیث میں سے غریب ہیں اور صدقہ بن موسیٰ جو دقیقی بصری کے لقب سے مشہور ہیں اس حدیث میں اور اس سے پہلی والی حدیث میں متفرد ہیں۔

۳۱۵۷- محمد بن محمد بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن العلاء، اسماعیل بن ابان اودی، حماد بن عثمان قرشی مولی حسن بن علی، یزید بن ابی زیاد بصری، فرقد، شمیط مولی ثوبان اور حضرت ثوبانؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔

''جس شخص نے کسی غمگین مسلمان کی دادرسی کی اللہ تعالیٰ اس کی تہتر مغفرتیں فرمائیں گے ایک سے اس کی دنیا و آخرت کی اصلاح فرمائیں گے اور بہتر اسے قیامت کے دن پوری پوری عطا فرمائیں گے۔[۵]

یہ حدیث فرقد کی احادیث میں سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۱۵۸- قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن عباس مولی بنی ہاشم، عفان بن مسلم، حماد بن سلمہ، فرقد، (یعنی بن حراش اور حضرت حذیفہؓ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

۱۔ منحۃ المعبود ۱۱۹۸. وکنز العمال ۲۵۱۲۲.

۲۔ مشکاۃ المصابیح ۵۰۴۳. وتاریخ بغداد ۴۰۳/۱.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ باب ۱۲. وصحیح البخاری ۱۳/۸. وفتح الباری ۴۴۷/۱۰.

۴۔ کشف الخفا ۵۵۵/۱. واتحاف السادۃ المتقین ۳۵۰/۲.

اللآلی المصنوعۃ ۴۶/۲، والاحادیث الضعیفۃ ۷۵۰.

بنی اسرائیل تمہارے کیا ہی اچھے بھائی تھے۔ ان (کے مزاج) میں تلخی تھی جبکہ تمہارے (مزاج) میں مٹھاس ہے۔
(اس حدیث کو فرقد سے روایت کرنے میں حماد متفرد ہیں جبکہ ان سے عفان کے علاوہ کسی نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا۔

(۲۰۵) یزید بن ابان الرقاشی رحمہ اللہ[۱]

اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں ڈوبے ہوئے ان عظیم انسانوں میں سے ایک، اللہ تعالیٰ کی خشیت سے اکثر رونے والے، نیک اعمال کی پابندی کرنے والے اور سخت گرمی کے ایام میں روزے رکھنے والے یزید بن ابان الرقاشی ہیں۔

۳۱۵۹-محمد بن علی، حسین بن حماد حرانی اور سلیمان بن سیف کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ سعید بن عامر نے بیان کیا:
یزید رقاشی رحمہ اللہ نے اپنے آپ کو بصرہ کی گرمی میں چالیس سال تک پیاسا رکھا اور پھر اپنے شاگردوں سے کہا، آؤ ہم ٹھنڈے پانی کی نعمت کا شکر ادا کر کے روئیں۔

۳۱۶۰-مؤلف حلیہ رحمہ اللہ اپنے والد کے واسطے سے نقل کرتے ہیں کہ احمد بن محمد بن ابان، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، سورہ بن قدامہ، حیان بن اسود، عبدالخالق بن موسیٰ القیطی کا بیان ہے کہ
یزید الرقاشی رحمہ اللہ نے اپنے آپ کو اللہ کی راہ میں ساٹھ سال تک بھوکا رکھا، یہاں تک کہ ان کا جسم کمزور اور لاغر ہو گیا اور آپ کا رنگ متغیر ہو گیا اور آپ فرمایا کرتے تھے میرا پیٹ مجھ پر غالب آ گیا ہے اور میں اس کے لئے کوئی تدبیر کرنے پر قادر نہیں ہوں۔

۳۱۶۱-محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، علی بن حرب، ابوداؤد حفری اور محمد بن سماک کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ اشعث بن سوار نے فرمایا:
میں ایک دن شدید گرمی کی حالت میں یزید رقاشی کے پاس حاضر ہوا، تو انہوں نے مجھ سے کہا، اے اشعث! آؤ ہم سخت پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر کے روئیں، پھر آپ نے فرمایا: ہائے افسوس عبادت گزار مجھ سے آگے بڑھ گئے اور مجھے پیچھے چھوڑ دیا۔ اشعث کہتے ہیں آپ کی یہ حالت تھی حالانکہ چالیس سال روزے رکھے تھے۔

۳۱۶۲-محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین اور اسحق بن منصور کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ: یزید رقاشی نے ارشاد فرمایا:
دنیا میں اللہ کے لئے بھوکے رہنے والے لوگ قیامت کے دن سب سے آگے رہنے والی جماعت میں ہوں گے۔

۳۱۶۳-محمد بن احمد، احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، بکر بن محمد اور ابوالمطہر سعدی کے اسنادی سلسلے سے روایت ہے کہ یزید رقاشی نے ارشاد فرمایا: نیک لوگوں کی ہمتیں انہیں نیک اعمال تک پہنچاتی ہیں۔
اور وہ ہمت ہی تمہارے لئے کافی خیر ہے جو تمہیں کسی نیکی کی طرف بلائے۔

۳۱۶۴-ابواحمد محمد بن احمد جرجانی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، سریج بن یونس، ابومعاویہ اور ابواسحق خمیسی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یزید رقاشی رحمہ اللہ اپنے مواعظ میں کہا کرتے تھے اے یزید! تمہارا برا حال ہو کون تمہاری طرف سے تمہارے رب کو راضی کرے گا؟ کون تمہارے لئے نمازیں پڑھے گا اور روزے رکھے گا۔ پھر آپ فرماتے اے میرے بھائیوں کی جماعت قبر جس شخص کا گھر ہو اور موت کا اس سے وعدہ ہو وہ کیسے راحت سے زندگی بسر کرے گا؟ کیا تم لوگ روتے نہیں ہو۔ پھر آپ اتنا روئے یہاں تک کہ آپ آنکھوں کی

[۱] طبقات ابن سعد ۷/۲۴۵. والتاریخ الکبیر ۸/ت ۳۱۲۲. والجرح ۹/ت ۱۰۵۳. والکاشف ۳/ت ۶۳۸۳. وتاریخ الاسلام ۵/۱۸۳. ومیزان الاعتدال ۴/ت ۹۶۲۹ وتهذیب الکمال ۶۹۵۸. (۳۲/۶۴)

پلکیں گر گئیں۔

۳۱۶۵-عبداللہ بن محمد املاء، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم الدورقی، احمد بن نصر بن مالک ابوعبداللہ المروزی، سلمہ ابوصالح اور کنانہ بن جبلہ ہروی کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

یزید رقاشی رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے قول کے متعلق فرمایا:

"یستمعون القول فیتبعون احسنہ" (الزمر:۱۸)

ترجمہ: وہ لوگ بات کو غور سے سنتے ہیں اور اس میں سے اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں۔

کیا تم اس ذات کی تعریف نہیں کرتے جسے تم فانی چیز دیتے ہو تو وہ تمہیں باقی رہنے والی چیز عطا کرتی ہے وہ ذات جو ایک فنا ہونے والے درہم کے بدلے میں دس گناہ سے لے کر سات سو گنا تک باقی رہنے والا بدلہ عطا کرتی ہے...... کیا اللہ تعالیٰ کے تمہیں کھلانے پلانے اور تمہاری کفایت کرنے کا بدلہ تمہارے پاس ہے، اس ذات نے رات میں تمہاری حفاظت کی اور تمہارے مصائب میں تمہاری ڈھارس باندھی، اس ذات نے تمہاری اس طرح حفاظت کی گویا کہ تم کان کا درد یا کسی رات میں ہونے والا آنکھ کا درد، یا خشکی اور سمندر کا خوف بھول گئے۔ تم نے اس ذات کو پکارا تو اسی نے تمہاری پکار ضرور سنی، تم تو گناہوں کے چوروں میں سے ایک چور ہو، جب بھی کوئی گناہ تمہارے سامنے آیا تم نے آگے بڑھ کر اس کو گلے لگا دیا۔ اگر تمہاری خواہش ہو کہ تم دنیا اور جو کچھ اس میں سونا، چاندی اور رنگینیاں ہیں ان کو دیکھو تو آؤ میں تمہیں ان کے بارے میں بتلاؤں، کسی جنازے کے ساتھ ساتھ چلو یہ جنازہ ہی دنیا اور اس کا سونا، چاندی اور رنگینیاں ہے، پھر قبر میں جو کچھ ہے اس سمیت قبر کو اٹھالو لیکن سن لو میں تمہیں اس کی مٹی اٹھانے کا حکم نہیں دیتا ہوں بلکہ قبر کو اٹھانے سے مراد اس کو دیکھ کر انسان کو جو عبرت اور آخرت کے بارے میں فکر حاصل ہوتی ہے اس کو اپنے ذہن پر سوار کرنا ہے۔

۳۱۶۶-محمد بن احمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، عبداللہ بن محمد جعفی، ابوغسان لیثی اور مسلم ابوعبداللہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یزید رقاشی رحمہ اللہ کا بیان ہے

حضرت نوح علیہ السلام کو کثرت سے رونے کی وجہ سے نوح کہا گیا ہے۔

یزید رقاشی رحمہ اللہ کی مسانید......

یزید رقاشی رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بہت سی احادیث مسنداً روایت کی ہیں اور تابعین میں سے آپ نے حسن بصری رحمہ اللہ اور غنیم بن قیس رحمہ اللہ وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ آپ سے بڑے بڑے علماء اور ائمہ حدیث نے احادیث سنیں اور آگے روایت کیں ان میں سلیمان بن مہران اعمش رحمہ اللہ، امام اوزاعی، حجاج بن ارطاہ رحمہ اللہ زیدی رحمہ اللہ، محمد بن منکدر رحمہ اللہ، صفوان بن سلیم رحمہ اللہ، عطاء بن السائب رحمہ اللہ، حماد بن سلمہ رحمہ اللہ اور حماد بن زید رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۳۱۶۷-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان سے حسن بن حمویہ قمی نے ایک جماعت کے ساتھ، عبید بن غنام، اسماعیل بن بہرام، حسن بن محمد بن عثمان، سفیان ثوری، اعمش، یزید اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"لوگوں میں سے سب سے زیادہ فکر مند ایسا مؤمن شخص ہے جو اپنی دنیا اور آخرت دونوں کی فکر کرتا ہو۔

یہ حدیث اعمش عن یزید کے طریق سے غریب ہے اور اعمش سے روایت کرنے میں سفیان ثوری رحمہ اللہ متفرد ہیں البتہ سفیان ثوری رحمہ اللہ سے حسن بن محمد عثمان کے علاوہ مالک اشجعی نے بھی اس حدیث کی روایت کی ہے۔

۳۱۶۸-امت محمدیہ کا تہتر فرقوں میں بٹنے کی پیشین گوئی...... محمد بن معمر، ابواشعث حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی اور یزید کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت انسؓ کا ارشاد ہے:

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی کا تذکرہ کیا گیا (تو صحابہؓ نے اس کی تعریف کی) چنانچہ انہوں نے جہاد میں اس کے کارناموں اور عبادات میں اس کی کوششوں کا تذکرہ کیا، اچانک وہ آدمی بھی اس مجلس میں حاضر ہو گیا، اسے دیکھ کر صحابہ کرام نے کہا یہی وہ آدمی ہے جس کا ہم تذکرہ کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے (اسے دیکھ کر) ارشاد فرمایا ''میں اس کے چہرے پر شیطان کے طمانچے کے اثرات دیکھ رہا ہوں۔ پھر وہ آدمی قریب آیا اور سلام کیا۔

آپ ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا: جس وقت تم ہمارے پاس پہنچے اس وقت تمہارے بارے میں ہی بات ہو رہی تھی کہ تم سے زیادہ بہتر آدمی (اس وقت مسلمان) تو م میں موجود نہیں'' اس نے کہا جی ہاں (ایسا ہی ہے) پھر وہ آدمی وہاں سے گیا اور اس نے کچھ دور جا کر سجدہ کی جگہ پر خط کھینچا اور اپنے دونوں قدموں کو سیدھی لائن میں رکھا اور نماز پڑھنی شروع کر دی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کون ہے جو اس کے پاس جا کر اسے قتل کریگا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: میں (اسے قتل کروں گا) چنانچہ آپ گئے تو آپ نے اسے نماز پڑھتا ہوا پایا اور آپ اسے قتل کرنے سے ڈر گئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لوٹ آئے۔ آپ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ سے پوچھا تم نے کیا کیا؟ انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ! میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو میں اسے قتل کرنے سے گھبرا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون جو اس شخص کو قتل کرے گا۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا میں (اسے قتل کروں گا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' اگر تم نے اسے پالیا تو تم اس کے کام تمام کر لو گے'' حضرت علیؓ گئے تو آپ نے دیکھا کہ وہ آدمی واپس چلا گیا ہے تو آپ نبی کریم ﷺ کے پاس واپس آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اے علی) تم نے کیا کیا؟ حضرت علیؓ نے جواب دیا یا رسول اللہ (ﷺ) میں نے اسے دیکھا وہ چلا گیا۔ تو آپ ﷺ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: یہ میری امت میں سے پہلا شخص ہوگا جو خروج کرے گا اور اگر تم اسے قتل کر دیتے تو اس کے بعد میری امت میں کبھی دو آدمیوں میں اختلاف نہیں ہوتا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئی تھی جبکہ میری امت بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اور سوائے ایک کے سب کے سب جہنمی ہوں گے'' اور یزید کا بیان ہے کہ وہ ایک فرقہ اہل سنت والجماعت کا ہوگا۔ اس حدیث کو عکرمہ بن عمار وغیرہ نے بھی یزید سے اسی طرح روایت کیا ہے۔[1]

۳۱۶۹-حبیب بن حسن اور فاروق خطابی، ابو مسلم الکشی، ابو عاصم النبیل، سفیان ثوری، حجاج ابن فرافصہ، یزید الرقاشی اور حضرت انسؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے:

''قریب ہے کہ غربت (اور تنگدستی) کفر کا باعث بن جائے اور قریب ہے کہ حسد تقدیر پر غالب آ جائے''[2]

۳۱۷۰-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ بن عرس مصری، میمون بن کلیب، ابراہیم بن مہاجر بن مسمار، صفوان بن سلیم، یزید بن ابان الرقاشی اور حضرت انس بن مالکؓ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''ہر انسان کے لئے آسمان میں دو دروازے ہیں (ایک سے) اس کا عمل اوپر جاتا ہے (اور دوسرے سے) اس کا رزق نیچے اترتا ہے اور جب بندہ مؤمن کا انتقال ہو جاتا ہے تو وہ دروازے (اس کی جدائی میں) اس پر روتے ہیں۔

---

[1] دلائل النبوة للبيهقي ٦/ ٢٨٨. والامام أحمد في المسند ٣/ ١٢٠. دون ذكر القصة.

[2] تاريخ أصبهان للمصنف ١/ ٢٩٠. والضعفاء للعقيلي ٤/ ٢٠٦. واتحاف السادة المتقين ٨/ ٥٢. ١٣٢، ١٥٠، والدر المنثور ٦/ ٤٢٠. وكنز العمال ١٦٦٨٢. ومشكاة المصابيح ٥٠٥١. وتخريج الاحياء ٣/ ١٨٤. ٢٢٩. والدر المنتثرة ١٢٤. والعلل المتناهية ٢/ ٣٢٠. وتذكرة الموضوعات ١٧٤.

اس حدیث کو موسیٰ بن عبیدہ ربذی نے بھی یزید بن ابان رقاشی سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۳۱۷۱- قاضی ابو احمد، محمد بن احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن زہیر حلوانی، مکی بن ابراہیم، موسیٰ بن عبیدہ الربذی، یزید رقاشی اور حضرت انسؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے

اللہ تعالیٰ نے آٹھ ہزار نبی بھیجے۔ چار ہزار بنی اسرائیل کی طرف اور چار ہزار باقی تمام انسانوں کی طرف۔ [1]

صفوان بن سلیم نے بھی اس حدیث کو یزید سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۳۱۷۲- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، محمد بن حرب، عبیدۃ عطاء بن السائب، یزید رقاشی اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

(نماز کی) صفوں میں خوب مل مل کر کھڑے ہوا کرو کیونکہ شیطان خالی جگہ میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ [2]

اس حدیث ک وابار نے عطاء کے واسطے سے یزید رقاشی سے روایت کیا ہے جبکہ ابوالاحوص نے عطا کے حوالے سے حضرت انسؓ سے یزید رقاشی کے واسطے کے بغیر روایت کیا ہے۔

۳۱۷۳- سلیمان بن احمد، حبوش بن رزق اللہ مصری، سلیمان بن خلف بصری، ابو یونس خصاف، یزید رقاشی اور حضرت انس بن مالکؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے۔

''جس شخص نے کسی مؤمن کی خدمت کی یا اس کی ضروریات میں سے کوئی چیز اسے فراہم کی، تو اللہ تعالیٰ پر جنت میں اس کی بہترین خدمت کرنا واجب ہے۔ [3]

یزید بن ابان رقاشی کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور مصنف نے اسے اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۱۷۴- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابو بلال اشعری، مجاشع، عمرو، خالد عبدی، یزید بن ابان رقاشی اور حضرت انس بن مالکؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''جس شخص نے اپنے بھائی کو کسی میٹھی چیز کا ایک لقمہ کھلایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے محشر کی تلخی کو دور فرمائیں گے۔ [4]

یہ حدیث یزید کے طریق سے غریب ہے اور ان سے روایت کرنے میں خالد عبدی متفرد ہیں۔

۳۱۷۵- ابراہیم بن ابی عبداللہ عزائم، احمد بن موسیٰ کوفی حمار، ابونعیم، مسعودی، ابوالعنبس، یزید رقاشی اور حضرت انس بن مالکؓ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے۔ [5]

۳۱۷۶- احمد بن جعفر بن معبد، یحیٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، ربیع بن صبیح، یزید رقاشی اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

۱۔ المطالب العالية ۳۴۵۵. ومجمع الزوائد ۸/ ۲۱۰. وتفسير ابن كثير ۲/ ۴۲۳. وكنز العمال ۳۲۲۷۸.

۲۔ مجمع الزوائد ۲/ ۹۱. والحاوى للسيوطى ۱/ ۸۰.

۳۔ قضاء الحوائج لابن ابى الدنيا ۳۵.

۴۔ الموضوعات لابن الجوزى ۳/ ۲۸. ۲۹. والفوائد المجموعة ۱۸۲، ۲۳۵. والعلل للرازى ۲۴۳۲. وكشف الخفا ۲/ ۱۴۷. ۵۷۲. وتنزيه الشريعة ۲/ ۱۲۴. ۱۵۶. وامالى الشجرى ۲/ ۱۳۹. وتاريخ بغداد ۴/ ۸۵. ۸۲. واللآلى المصنوعة ۲/ ۱۲۴. والاسرار المرفوعة ۴۴۰.

۵۔ تاريخ بغداد ۸/ ۲۰۴. ومنحة المعبود ۳۲۲. وكنز العمال ۳۳۴۳.

رسول اللہ ﷺ نے ایک (ایسی سواری پر سوار ہو کر حج کیا جس پر رکھے ہوئے) کجاوے اور چادر کی قیمت چار درہم تھی، جب آپ ﷺ (مکہ مکرمہ کی طرف) روانہ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ ایسا حج ہے جس میں کوئی دکھلاوا اور شہرت نہیں۔[1]

۳۱۷۷-ابواحمد حسین بن علی تمیمی نیشاپوری، علی بن مبارک مسروری، سری بن عاصم، محمد بن صبیح سماک اور ہشیم بن حماد کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے میں یزید بن ابان رقاشی کے پاس گیا اور آپ رو رہے تھے۔

حالانکہ آپ نے چالیس سال تک اپنے آپ کو پیاسا رکھا تھا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اے ہشیم! اندر آؤ اور ہم گرم دن میں ٹھنڈے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر کے روئیں، پھر انہوں نے کہا حضرت انس بن مالکؓ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر حاضر ہونے والا آدمی پیاسا ہوگا، سوائے اس شخص کے جسے اللہ تعالیٰ اس دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ دیں گے۔[2]

(۲۰۶) ہارون بن رئاب الاسدی[3]

اور ان عظیم مخلص انسانوں میں سے اپنے زہد کو پوشیدہ رکھنے والے اور اپنے وعدوں کی پاسداری کرنے والے ہارون بن رئاب اسدی بھی ہیں۔

۳۱۷۸-احمد بن اسحٰق، محمد بن یحییٰ بن مندہ ازہر بن جمیل اور ابن عیینہ۔ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ہارون بن رئاب اپنے زہد کو پوشیدہ رکھتے تھے اور وہ اون کے کپڑے عام کپڑوں کے نیچے پہنا کرتے تھے۔

۳۱۷۹-احمد بن بندار، محمد بن یحییٰ بن مندہ، ابراہیم بن سعید جوہری اور سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

میں نے ہارون بن رئاب کو دیکھا اور ان کا چہرہ اس قدر روشن تھا گویا کہ اس سے نور ٹپک رہا ہے۔

۳۱۸۰-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، علی بن مسلم، سلیمان بن داود، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

ایوب سختیانی رحمۃ اللہ نے ہارون بن رئاب کا تذکرہ کیا اور پھر فرمایا: وہ زہد کو چھپایا کرتے تھے۔

۳۱۸۱-محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ رازی، عیسیٰ بن محمد رملی اور ضمرہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن شوذب کا بیان ہے کہ:

جب میں ہارون بن رئاب کو دیکھا کرتا تھا تو مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ جان بوجھ کر رونے سے باز رہتے ہیں۔

۳۱۸۲-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن محمد بن حازم نفیلی اور ابوبکر بن فحام کے اسنادی واسطے سے منقول ہے کہ انھوں نے ابن عیینہ رحمۃ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

ہارون بن رئاب ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے پاس تین یا سات حدیثوں سے زیادہ حدیثیں نہیں تھیں، حالانکہ

---

[1] سنن ابن ماجة ۲۸۹۰، ۲۹۹۳. وطبقات ابن سعد ۲/۱/۲۷. والمصنف لابن أبي شيبة ۴/۱۰۶. وكنز العمال ۳۶۶۵. والضعفاء للعقيلي ۲/۸.

[2] تاريخ بغداد ۳/۳۵۶. والاحاديث الضعيفة ۸۰۳، وكنز العمال ۳۸۹۳۸.

[3] طبقات ابن سعد ۷/۲۴۴. والجرح ۹/ت۳۶۷. والجمع ۲/۵۵۱. والكاشف ۳/ت۶۰۰۵. وسير النبلاء ۵/۲۶۳. وتاريخ الاسلام ۵/۱۶۹. وتهذيب الكمال ۷۱۵۰ (۳۰/۸۲) وتهذيب التهذيب ۲/۳۱۱.

آپ شریف ترین لوگوں میں سے تھے۔

۳۱۸۳-محمد بن معمر، ابوشعیب، جرانی، یحییٰ بن عبداللہ بابلتی اوراوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ھارون بن رئاب کا بیان ہے۔

عرش کو اٹھانے والے فرشتے آٹھ ہیں اور وہ دلکش اور نرم آواز میں ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہیں۔ان میں سے چار کہتے ہیں اے اللہ ہم آپ کے جان لینے کے بعد آپ کی بردباری پر آپ کی تسبیح بیان کرتے ہیں آپ کی حمد کے ساتھ اور دوسرے چار کہتے ہیں اے اللہ! ہم آپ کے قادر ہونیکے باوجود معاف کرنے پر آپ کی تسبیح بیان کرتے ہیں آپکی حمد کے ساتھ۔

۳۱۸۴-ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، احمد بن مقدام، حماد بن واقد اور حجاج بن اسود کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ہارون بن رئاب نے بیان فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء میں سے ایک نبی کی طرف وحی کی اپنی قوم کو خبر دو کہ انہوں نے عمارتوں کو آباد کیا ہوا ہے اور اپنے دلوں کو ویران کیا ہوا ہے اور انہوں نے اپنے نفسوں کو اس طرح موٹا کیا ہوا ہے جس طرح کہ ذبح کرنے کے لئے متعین جانور کو ذبح کے دن تک موٹا کیا جاتا ہے۔پھر یہ نفس ان کی طرف دیکھتا ہے اور ان سے بیزار ہو جاتا ہے۔پھر اس وقت یہ لوگ مجھ سے دعا کریں گے میں ان کی دعاؤں کو قبول نہیں کروں گا اور یہ مجھ سے مانگیں گے اور میں انہیں عطا نہیں کروں گا۔

ہارون بن رئاب الاسدی رحمہ اللہ کی مسانید

ہارون بن رئاب اسدی رحمہ اللہ نے حضرت انسؓ بن مالک، حضرت احنف بن قیسؒ اور کنانہ ابن نعیم رحمہ اللہ سے مسند احادیث روایت کی ہیں۔

۳۱۸۵-مخلد بن جعفر، سعید بن عجب، احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، عمر بن عبدالواحد، اوزاعی، ھارون بن رئاب اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اہل جنت کو (حضرت) آدم علیہ السلام کی صورت پر تینتیس سال کی عمر داڑھی اور مونچھوں کے بغیر اٹھایا جائے گا اور اس وقت ان کے سر کے بال سیاہ ہوں گے۔پھر انہیں ایک درخت کی جانب لیجایا جائے گا اور وہ اس سے لباس پہنیں گے پھر نہ تو ان کا لباس بوسیدہ ہوگا اور نہ ان کی جوانی ختم ہوگی"۔[1]

عمر بن عبدالواحد کے علاوہ دوسرے راویوں نے اس حدیث کو اوزاعی رحمہ اللہ سے روایت کیا اور انہوں نے ھارون بن رئاب کے درمیان ایک مجہول راوی کا واسطہ بھی بیان کیا۔چنانچہ اس طریق کے الفاظ یہ ہیں اوزاعی عن ھارون بن رئاب قال حدثنی من سمع انسا۔

۳۱۸۶-محمد بن احمد بن مخلد، ابراہیم بن ہیثم بلدی، محمد بن کثیر، اوزاعی، ھارون بن رئاب، احنف بن قیس کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابوذرؓ کا بیان ہے، میرے خلیل ابوالقاسم ﷺ نے مجھ سے بیان کیا:

"'(جو مؤمن) بندہ بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کا ایک درجہ بلند کرتے ہیں اور ایک گناہ معاف کرتے ہیں"۔[1]

۳۱۸۷-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم املاء، محمد بن ایوب، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبید بن یعیش، احمد بن حسن

[1] تفسیر ابن کثیر ۸/۱۴۳، و کنز العمال ۳۹۳۸۳.

بن جعفر حنفی، عبداللہ بن مبارک، اوزاعی، معمر، ہارون بن رئاب۔ کنانہ ابن نعیم اور قبیصہ بن مخارق کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

تم میں سے کسی کا اپنے عضو تناسل کو چمڑے کے ٹکڑے سے باندھ دینا یہاں تک کہ اس کی مردانہ طاقت ختم ہو جائے۔ لوگوں سے نکاح کے بارے میں سوال کرنے سے بہتر ہے۔

یہ حدیث ہارون سے ان الفاظ میں غریب ہے اور اس حدیث کو مصنف رحمہ اللہ نے صرف حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۱۸۸- محمد بن مظفر، عبداللہ بن محمد بن عمر، حرانی، ہاشم بن قاسم حرانی محمد بن اسحٰق عکاشی، اوزاعی، ہارون اور قبیصہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں۔

جس شخص نے کسی مؤمن کو خوش کیا تو اس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا اور جس نے کسی مؤمن کی تعظیم کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی اور جس نے کسی مؤمن کا اکرام کیا تو اس نے اللہ تعالیٰ کا اکرام کیا''[2]

یہ حدیث اوزاعی عن ہارون کے طریق سے غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف عکاشی کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۲۰۷ منصور بن زاذان[3]

اور ان عظیم انسانوں میں سے قراء اور نوجوانوں کی زینت اور قرآن کریم کی تلاوت سے غیر معمولی شغف رکھنے والے منصور بن زاذان بھی ہیں۔

۳۱۸۹- مؤلف حلیہ علامہ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم سے ابو محمد بن حیان نے حسن بن ہارون ابو معمر قطیعی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ عباد بن عوام کا بیان ہے:

میں منصور بن زاذان کے جنازے میں حاضر ہوا، تو میں نے ان کے جنازے میں عیسائیوں، یہودیوں اور مجوسیوں سب کو علیحدہ علیحدہ گروہوں کی شکل میں جنازے کی جگہ پر کھڑے دیکھا اور اس وقت میں نوعمر تھا اور میرے ماموں نے لوگوں کی کثرت کی بناء پر میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔

۳۱۹۰- احمد بن بندار، محمد بن اسحٰق بن ملہ، حاتم بن یونس، ابن ابی شیبہ اور ہشیم کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابو حمزہ کا بیان ہے۔

۱- سنن الترمذی ۳۸۸، ۳۸۹، وسنن النسائی ۲۲۸/۲. وسنن ابن ماجة ۱۴۲۳. ومسند الامام أحمد ۱۶۴/۵، ۲۸۰. والسنن الکبری للبیهقی ۴۸۵/۲، ۴۸۹. ۱۰/۳، والمصنف لابن أبی شیبة ۵۱/۲. والمصنف لعبد الرزاق ۳۵۶۱، ۳۸۴۲، ۵۹۱۷. وصحیح ابن خزیمه ۳۱۶.

۲- تاریخ أصبهان للمصنف ۲۹۴/۲. والعلل المتناهیة ۲۲/۲. واتحاف السادة المتقین ۲۳۸/۵. وتذکرة الموضوعات للفتنی ۱۴.

۳- طبقات ابن سعد ۳۱۱/۷. والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۴۹۲. والصغیر ۳۰/۲. والجرح ۸/ت ۷۵۹. والجمع ۴۹۵/۲. وسیر النبلاء ۴۴۱/۵. والکاشف ۳/ت ۵۷۳۳. وتذکرة الحفاظ ۱۴۱/۱. والتقریب ۲۷۵/۲. والخلاصة ۳/ت ۷۲۰۵. وتهذیب التهذیب ۳۰۶/۱۰. وتهذیب الکمال ۶۱۹۱. (۵۲۳/۲۸) وشذرات الذهب ۱۸۱/۱.

میں نے منصور بن زاذان کے جنازے کے وقت مردوں، عورتوں، عیسائیوں اور یہودیوں کو علیحدہ علیحدہ گروہوں کی شکل میں دیکھا۔

۳۱۹۱- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، محمد بن زکریا بن اسماعیل اور مخلد بن حسین کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ہشام نے فرمایا:

میں نے مسجد واسط میں منصور بن زاذان کے پہلو میں جمعہ کے دن نماز پڑھی اور انہوں نے دو مرتبہ قرآن کریم ختم کیا اور تیسری مرتبہ طواسین تک پڑھا اور آپ نے بارہ ہاتھ کا عمامہ باندھا ہوا تھا اور اسے اپنے آنسوؤں سے تر کر دیا اور اتار کر اپنے سامنے رکھ دیا۔

۳۱۹۲- بکثرت تلاوت قرآن کریم...... ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، محمد بن عیینہ اور مخلد بن حسین کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ہشام بن حسان کا بیان ہے:

میں اور منصور بن زاذان ایک ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور مخلد نے اپنی دونوں انگلیوں سبابہ اور اس کے ساتھ والی کے ساتھ اشارہ کیا۔

اور جب رمضان کا مہینہ آتا تو آپ مغرب اور عشاء کے درمیان دو مرتبہ قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے اور تیسری مرتبہ طواسین تک پڑھا کرتے تھے اور اس زمانے میں لوگ رمضان کے مہینے میں عشاء کی نماز کو ایک چوتھائی رات تک مؤخر کیا کرتے تھے۔ چنانچہ بعض اوقات ایسا ہوتا کہ منصور بن زاذان رحمہ اللہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد آتے اور اس وقت حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اپنے شاگردوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ایک ستون کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور پورا قرآن کریم ختم کر لیتے اور پھر حسن بصری رحمہ اللہ اور آپ کے شاگردوں کے مجلس سے اٹھنے سے پہلے ان کے پاس جا کر بیٹھ جاتے اور آپ ظہر اور عصر کے درمیان بھی ایک قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے اور اسی طرح غیر رمضان میں بھی مغرب اور عشاء کے درمیان ایک قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے۔ آپ جب آتے تو اپنا عمامہ کندھے پر ڈالے ہوتے اور نماز پڑھنا شروع کرتے اور اس دوران روتے اور اپنے آنسوؤں کو عمامے سے پونچھتے اور آپ اس طرح کرتے رہتے یہاں تک کہ عمامے کو آنسوؤں سے تر کر دیتے پھر اسے لپیٹ کر اپنے سامنے رکھ دیتے۔

مخلد کا بیان ہے کہ ہشام کے علاوہ کوئی اور اگر مجھے یہ بات سناتا تو میں اس کی تصدیق نہیں کرتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہشام اور مخلد دونوں اکٹھے نماز پڑھا کرتے تھے۔

۳۱۹۳- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن زکریا اور صالح بن عمر خالی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

حسن بصری رحمہ اللہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے ہوتے تھے اور آپ کے مجلس سے اٹھنے سے پہلے پہلے منصور بن زاذان رحمہ اللہ قرآن کریم ختم کر لیا کرتے تھے۔

۳۱۹۴- مخلد بن جعفر، جعفر فریابی، عباس، یحییٰ بن ابی بکیر، شعبہ اور ہشام بن حسان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

انہوں نے مغرب اور عشاء کے درمیان منصور بن زاذان کے پہلو میں نماز پڑھی اور انہوں نے اس دوران ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کیا اور دوسری مرتبہ سورۂ نحل تک پہنچے۔

۳۱۹۵- مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابراہیم بن محمد بن حسن، حسن بن علی بن عیاش، یوسف بن یونس اور مخلد بن حسین کے سلسلۂ سند سے نقل کیا ہے کہ

منصور بن زاذان ہر دن رات میں قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے۔

۳۱۹۶- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن عمرو، سعید بن عامر اور علاء کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

وہ واسط کی مسجد میں داخل ہوئے اور آپ کے داخل ہونے کے بعد مؤذن نے اذان دی اذان کے بعد منصور بن زاذان تشریف لائے اور انہوں نے نماز پڑھنی شروع کی۔علاء کا بیان ہے کہ میں نے جماعت کے کھڑے ہونے سے پہلے انہیں گیارہ مرتبہ سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔

۳۱۹۷-احمد بن محمد بن سنان، ابو العباس سراج، محمد بن سعد بن ابراہیم زہری، احمد بن حاتم الطویل، شعیب بن حرب اور ابو عوانہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

اگر منصور بن زاذان سے کہا جائے آپ آج یا کل انتقال کر جائیں گے تو وہ اپنے عمل میں کوئی اضافہ نہیں کریں گے۔

۳۱۹۸-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور جوہری، حارث بن شریح اور ہشیم کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

جب منصور بن زاذان کا انتقال ہو گیا تو ان کی ایک رومی باندی نے ہشیم سے کہا، جس طرح آدمی اپنی بیوی کے پاس لیٹتا ہے منصور اپنی پوری زندگی میں صرف دو مرتبہ اس طرح لیٹے، جس دن ان کی والدہ کا انتقال ہوا اس رات اور جس دن ان کے بیٹے کا انتقال ہوا اس رات، اس کے علاوہ جب بھی انہیں میرے پاس آنے کی ضرورت ہوتی تو وہ اپنی ضرورت پوری کرتے پھر غسل کرتے اور عبادت میں مشغول ہو جاتے۔

۳۱۹۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شریح اور خلف بن خلیفہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ منصور بن زاذان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

فکر اور غم نیکیوں میں جبکہ اکڑنا اور اترانا برائیوں میں اضافہ کرتے ہیں۔

۳۲۰۰-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، عبدالوھاب خفاف، عثمان ابو سلمہ اور منصور کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ ارشاد فرماتے ہیں:

مجھے اس بات کی خبر دی گئی کہ جن لوگوں کو جہنم میں ڈالا جائے گا ان میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے، اہل جہنم ان کی بدبو کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا ہوں گے تو اس سے کہا جائے گا، تمہارے لئے ھلاکت ہو تم کیا کام کرتے تھے؟ کیا ہمیں وہ بدبو کافی نہیں تھی جس میں ہم تھے یہاں تک کہ ہم اور تیری بدبو کے عذاب میں بھی مبتلا ہو گئے تو وہ آدمی جواب میں کہے گا میں عالم تھا اور میں نے اپنے علم سے نفع نہیں اٹھایا

منصور بن زاذان کی مسانید..... منصور بن زاذان رحمہ اللہ نے حضرت انسؓ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں اور آپ کی اکثر حدیثیں حسن بصری رحمہ اللہ اور ابن سیرین رحمہ اللہ سے ہیں ان حضرات کے علاوہ آپ نے ابو قلابہ، حمید بن ھلال، معاویہ بن قرہ، قتادہ، عطاء بن ابی رباح، عمرو بن دینار، عبدالرحمٰن بن قاسم، نافع، میمون ابن ابی شبیب اور حارث عکلی وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

۳۲۰۱-محمد بن علی بن حبیش، حسن بن محمد بن حاتم ابن عبید، محمد بن صالح، بقیہ بن الولید، سلام بن عطیہ، یزید بن سنان اموی اور منصور بن زاذان رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت انسؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں:

فرقہ قدریہ سے تعلق رکھنے والے لوگ عرب کے مجوسی ہیں اگر چہ وہ نمازیں بھی پڑھیں اور روزے بھی رکھیں۔[1]

۳۲۰۲-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، محمد بن ابونعیم واسطی، ہشیم، منصور اور حسن بصری رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا

[1] سنن أبي داود، كتاب السنة باب ١٦. والسنة لابن أبي عاصم ١/١٤٦. وتاريخ بغداد ١٤/١٤٣. والمطالب العالية ٢٩٣٨. والجامع الكبير للسيوطي ٢/١٠٢. والعلل المتناهية ١/١٤٥، ١٤٨. واللآلئ المصنوعة ١/١٣٣، ١٣٥. والدر المنثور ٦/١٣٨.

ہے کہ حضرت عمران بن حصینؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: حیا ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں جانے کا سبب ہے اور فحش گوئی بداخلاقی میں سے ہے اور بداخلاقی جہنم میں جانے کا سبب ہے۔[1]

اس روایت کو حسن بصری رحمہ اللہ نے حضرت ابوبکرہؓ سے بھی روایت کیا ہے۔

۳۲۰۳- احمد بن یعقوب بن مہر جان، حسن بن علی عمری، اسماعیل بن موسیٰ فزاری، عبداللہ بن عون، ہشیم، منصور بن زاذان، حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت ابوبکرہؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حیا ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں جانے کا سبب ہے جبکہ فحش گوئی بداخلاقی میں سے ہے اور بداخلاقی جہنم میں جانے کا سبب ہے''

اس حدیث کو ہشیم نے جب بغداد میں روایت کیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرنے والے صحابی کا نام ابوبکرہؓ بیان کیا اور جب واسط میں انہوں نے اس حدیث کو روایت کیا تو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرنے والے صحابی کا نام عمران بن حصینؓ بیان کیا۔

۳۲۰۴- احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد، امام احمد بن حنبل، ہشیم، منصور، حسن اور عمران بن حصینؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

'انصار میں سے ایک صحابی نے اپنی موت کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کردیا۔ جبکہ اس کے پاس اس کے علاوہ مال بالکل نہیں تھا، جب آنحضرت ﷺ کو اس بات کی خبر پہنچی تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے ارادہ کرلیا تھا کہ میں اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھوں گا پھر آپ نے غلاموں کو بلایا اور انہیں تین حصوں میں تقسیم کردیا اور ان میں سے دو کو آزاد کردیا اور چار کو دوبارہ غلام بنادیا۔[2]

۳۲۰۵- علی بن حمید واسطی، اسلم بن سہل واسطی، زکریا بن یحیٰ ذحمویہ، ہشیم، منصور، ابن سیرین اور حضرت ابوہریرہؓ کے حوالے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

تمہارے پاس اہل یمن آئیں گے وہ سب سے زیادہ نرم دل لوگ ہیں، ایمان یمنی ہے اور حکمت یمنی ہے۔

۳۲۰۶- تین عرب قبائل کے بارے میں حضور ﷺ کا فرمان...... ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، ابوالنضر ہاشم بن قاسم، سلام بن سلم، زید عمی، منصور، ابن سیرین اور ابوہریرہؓ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ

رسول اللہ ﷺ سے عرب قبیلوں کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے ان کے بارے میں اس دن کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر صحابۂ کرام نے دوبارہ تین قبیلوں بنو عامر، بنو غطفان اور بنو تمیم کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے بنو عامر کے بارے میں ارشاد فرمایا:

وہ ایک حسین اور خوشنما اونٹ کے مثل ہیں جو درخت کے کنارے کنارے سے پتے کھاتا ہے۔

بنو غطفان کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک خوبصورت پھول کی مانند ہیں جو پانی میں اگتا ہے۔

اور بنو تمیم کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک بلند ٹیلے کی مانند ہیں اور ان سے دشمنی کرنے والا انہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۵۹. وسنن الترمذی ۲۰۰۹، ۲۶۱۵. وسنن ابن ماجة ۴۱۸۴. ومسند الامام أحمد ۹/۱، ۵۰۱. والمستدرک ۵۲/۱، ۵۳، ۱۵۳. وصحیح ابن حبان ۲۴، ۱۹۲۹، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷۸/۱۸. وفتح الباری ۳۳۸/۱۰، ۵۲۲.

۲۔ سنن النسائی ۶۴/۴. ومسند الامام أحمد ۴۳۱/۴. وسنن سعید بن منصور ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، مشکاة المصابیح ۳۳۹۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷۹/۱۸. ومجمع الزوائد ۲۱۱/۴.

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ لوگوں نے بنوتمیم کے بارے میں کچھ اعتراضات کیے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خاموش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ بنی تمیم کے ساتھ صرف خیر ہی چاہتے ہیں وہ بڑے بڑے سروں والے زیادہ عقلوں والے ثابت قدم رہنے والے اور دجال سے شدید ترین قتال کرنے والے اور آخری زمانے میں حق کی حمایت کرنے والے ہیں [1]۔

یہ حدیث منصور کی سند سے غریب ہے اور اس میں ابوالنضر۔ سلام سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۲۰۷-ابوبکر بن محمد بن احمد بغدادی، حسن بن سعید التنوخی، عبداللہ بن سلیمان، کثیر بن سلیم، منصور بن زاذان، ابن سیرین اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''اللہ تعالیٰ نے کوئی صبح ایسی نہیں پیدا کی کہ کوئی مقرب فرشتہ یا اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا نبی جانتا ہو کہ اس دن کے آخری حصے میں کیا ہوگا، اللہ تعالیٰ اس میں ہر زمین پر چلنے والے جاندار کی غذا تقسیم فرماتے ہیں یہاں تک کہ ایک آدمی زمین کے آخری کنارے سے آتا ہے اور شیطان اس کے دو کندھوں کے درمیان ہوتا ہے اور اسے کہتا ہے حق معاملے میں جھوٹ بول، چنانچہ لوگوں میں سے بعض اپنا رزق جھوٹ اور گناہ کے ذریعے حاصل کرتے ہیں اور ایسے لوگ سراسر نقصان میں ہیں اور بعض لوگ اپنا رزق نیکی اور خوف خدا سے حاصل کرتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کا پختہ ارادہ کیا ہوا ہے [2]۔

یہ حدیث منصور رحمہ اللہ عن ابن سیرین رحمہ اللہ کے طریق سے غریب ہے اور ابن سیرین رحمہ اللہ سے صرف منصور ہی نے اسے روایت کیا ہے۔

۳۲۰۸-علی بن حمید واسطی، اسلم بن سہل، سعید بن ادریس، ہشیم، منصور، قتادہ، انس بن مالکؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کی پھر ہم نماز کے لئے گئے۔ یہ حدیث قتادہ کے طریق سے صحیح اور مشہور ہے جبکہ منصور کے طریق سے غریب ہے اور اسے روایت کرنے میں ہشیم متفرد ہیں۔

۳۲۰۹-**صدرۃ المنتہیٰ کی نہروں کا بیان**...... سعد بن محمد بن ابراہیم الناقد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، مسلم بن سعید، منصور بن زاذان، قتادہ اور حضرت انسؓ کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

''سدرۃ المنتہیٰ کے نیچے سے چار نہریں نکلتی ہیں دو باطنی اور دو ظاہری اور میں نے ہاتھی کے کانوں جیسے درخت کے پتے دیکھے اور اس کا پھل مقام ہجر کے مشکوں جیسا تھا۔

قتادہ کے طریق سے یہ حدیث صحیح اور مشہور ہے، جبکہ منصور کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے ابن ابی شیبہ عن منصور کے طریق سے ہی نقل کیا ہے۔

۳۲۱۰-محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمٰن واسطی، یزید بن ہارون، مستلم بن سعید ثقفی، منصور بن زاذان، معاویہ بن قرہ اور حضرت معقل بن یسار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے:

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا یا رسول اللہ (ﷺ) میں نے ایک اعلیٰ نسب والی، دین دار اور صاحب منصب

---

[1] تاریخ بغداد ۹/۱۹۵. ومجمع الزوائد ۱۰/۴۳. والعلل المتناهية ۱/۳۰۰. والمطالب العالية ۴۲۳۲. وكنز العمال ۳۴۰۰۴، ۳۸۰۳۱.

[2] مجمع الزوائد ۴/۷۲. والترغيب والترهيب ۲/۵۴۷.

عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا ہے، مگر وہ بانجھ ہے آپ نے اسے منع فرمایا، وہ آدمی آپ کے پاس دوسری مرتبہ آیا تو آپ نے اسے دوسری مرتبہ بھی منع کر دیا اور پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے نکاح کرو میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔[1]

یہ حدیث منصور کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں مستلم متفرد ہیں۔

۳۲۱۱-ابوبکر بن مالک عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، یزید بن ہارون، مستلم بن سعید ثقفی، منصور بن زاذان، قرہ بن معقل بن یسارؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''فتنے کے زمانے میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے''۔[2]

یہ حدیث بھی منصور کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں مستلم متفرد ہیں۔

۳۲۱۲-اسلام کی پانچ بنیادی باتیں......ابوبکر بن خلاد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، ابوشیبہ، مسلم بن سعید، منصور، حارث عکلی اور حضرت ابووائلؒ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہا، آپ حج تو کرتے ہیں لیکن جہاد نہیں کرتے تو آپ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا''۔[3]

سرور بن مغیرہ نے بھی اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے۔

(۲۰۸) بدیل بن میسرہ رحمہ اللہ[4]

اور اس کتاب میں مذکور اہل اللہ میں سے ایک ہستی بدیل بن میسرہ عقیلی ہیں۔ آپ انتہائی مخلص، عبادت میں سخت محنت کرنے والے، دنیا سے کنارہ کش انسان تھے۔

۳۲۱۳-ابوبکر بن خلاد، حسن بن علی، برقعیدی، سلمہ بن شبیب، فریابی اور سری بن یحیٰی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ بدیل عقیلی نے ارشاد فرمایا:

۱۔ سنن أبی داؤد ۲۰۵۰. وسنن النسائی، کتاب الحج باب ۱۱. وسنن ابن ماجة ۱۸۴۲. والمستدرک ۱۶۲/۲. وصحیح ابن حبان ۱۲۲۸، ۱۲۲۹. (موارد) ومشکاة المصابیح ۳۰۹۱. وتلخیص الحبیر ۱۱۶/۳. وکشف الخفا ۳۶۲/۱، ۳۸۰. والترغیب والترھیب ۴۶/۳. واتحاف السادة المتقین ۲۸۶/۵.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن ۱۳۰. وسنن الترمذی ۲۲۰۱. وسنن ابن ماجة ۳۹۸۵. ومشکاة المصابیح ۱۸/۱۳. ۱۹. وفتح الباری ۱۸/۱۳. ومسند الامام أحمد ۲۷/۵.

۳۔ صحیح البخاری ۹/۱. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۰، ۲۱. وسنن الترمذی ۲۶۰۹. ومسند الامام أحمد ۲۶/۲، ۹۳، ۱۲۰، ۳۶۳/۴، ۳۶۴، والسنن الکبری للبیھقی ۳۵۸/۱، ۸۱/۴، ۱۹۹. وفتح الباری ۴۹/۱،

۴۔ طبقات ابن سعد ۴۹/۷. والتاریخ الکبیر ۱۲۲/۱/۲. والجرح ۴۲۸/۱/۱. والجمع ۶۳/۱. والکاشف ۱۵۰/۱. ۱۵۱. وتاریخ الکبیر ۱۲۲/۱/۲. وتھذیب الکمال ۶۴۸. (۳۱/۴) وتھذیب التھذیب ۴۲۴/۱.

جو شخص اپنے علم سے اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف پوری توجہ فرماتے ہیں اور بندوں کے دلوں کو بھی اس کی طرف متوجہ کرتے ہیں اور جو شخص غیر اللہ کے لئے عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنی توجہ بھی ہٹا دیتے ہیں اور اپنے بندوں کے دلوں کو بھی اس سے موڑ دیتے ہیں۔

۳۲۱۴-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ ان سے احمد بن محمد بن عمر نے عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، حکیم بن جعفر، مسمع، ولید بن ہشام اور بدیل عقیلی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ:

روزہ عبادت گزاروں کے لئے قید خانہ ہے۔

۳۲۱۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار اور مہدی بن میمون کے اسنادی حوالے سے بقول ہے کہ:

جس رات بدیل عقیلی کا انتقال ہوا، انہوں نے خواب میں دیکھا، ایک کہنے والا کہہ رہا ہے سن لو! بدیل جنت کے مکینوں میں سے ہو گیا

بدیل رحمہ اللہ کی مسانید

بدیل بن میسرہ عقیلی رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالکؓ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں اس کے علاوہ ابوالجوزاء اور عبداللہ بن شقیق سے بھی آپ کا سماع ثابت ہے۔

۳۲۱۶-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد الطیالسی، عبدالرحمٰن بن بدیل عقیلی، بدیل بن میسرہ عقیلی اور حضرت انس بن مالکؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے کچھ اپنے بھی ہیں" اس پر آپ ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل قرآن اللہ کے اپنے اور خاص لوگ ہیں"[1]

۳۲۱۷-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد الطیالسی، عبدالرحمٰن بن بدیل عقیلی، بدیل بن میسرہ عقیلی، ابوالجوزاء کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ

"رسول اللہ ﷺ نماز کی ابتداء تکبیر سے اور قراءۃ کی ابتداء "الحمد للہ رب العالمین" سے کیا کرتے تھے اور جب رکوع کرتے تو اپنا سر نہ تو زیادہ بلند کرتے اور نہ زیادہ پست، بلکہ درمیان میں ہوتا۔"

۳۲۱۸-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد الطیالسی، ہارون اعور، بدیل عقیلی، عبداللہ بن شقیق اور حضرت عائشہؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ نبی ﷺ نے

"فروح وریحان کی قرأت کی۔

(۲۰۹) طلق بن حبیب[2]

اور ان عظیم انسانوں میں سے اپنے وعدے کی پاسداری کرنے والے، شریف عبادت گزار اور عقل مند طلق بن حبیب بھی ہیں۔

۳۲۱۹-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر اور عوف کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ طلق بن

---

[1] سنن ابن ماجة ۲۱۵. ومسند الامام أحمد ۱۲۷/۳، ۱۲۸، ۲۴۲. وسنن الدارمی ۴۳۳/۲. والمستدرک ۵۵۶/۱. والمطالب العالیة ۳۵۰۰. والترغیب والترهیب ۳۵۴/۲. وکشف الخفا ۲۹۳/۱. وتاریخ بغداد ۳۱۱/۲. ومیزان الاعتدال ۷۸۵۷. واللسان ۸۴۲/۵.

[2] طبقات ابن سعد ۲۲۷/۷. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۳۱۳۸. والجرح ۴/ت ۲۱۵۷. والجمع ۲۳۵/۱. وسیر النبلاء ۶۰۱/۴. والکاشف ۲/ت ۲۵۰۶. والمیزان ۲/ت ۴۰۲۴. والتقریب ۳۸۰/۱. وتهذیب التهذیب ۳۱/۵. والخلاصة ۲/ت ۳۲۰۸.

حبیب اپنی دعا میں کہا کرتے تھے:

''اے اللہ میں آپ سے ڈرنے والوں کے علم کا، آپ کے بارے میں علم رکھنے والوں کے خوف کا، آپ پر بھروسہ کرنے والوں کے یقین کا، آپ پر ایمان رکھنے والوں کے توکل کا، آپ کے سامنے تواضع کرنے والوں کے رجوع کا اور آپ کی طرف رجوع کرنے والوں کی تواضع کا اور صبر کرنے والوں کے شکر کا اور شکر کرنے والوں کے اجر کا اور آپ کے محبوب اور نوازے ہوئے لوگوں کی نجات کا آپ سے سوال کرتا ہوں۔''

۳۲۲۰- ابوبکر آجری، عمر بن ایوب سقطی، ابو ہمام، قبیصہ، سفیان اور عاصم احول کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

بکر بن ایوب کی طلق بن حبیب سے ملاقات ہوئی تو بکر نے ان سے درخواست کی کہ تقویٰ کے بارے میں جو کچھ آپ کو یاد ہے اس میں سے تھوڑا بہت ہمیں بھی بتلا دیجئے، یہ سن کر طلق بن حبیب نے جواب دیا، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے کام اللہ تعالیٰ کے نور کی ھدایت میں کرو، اللہ تعالیٰ سے اچھے بدلے کی امید رکھو اور تقویٰ اللہ تعالیٰ کے نور کی ھدایت کے مطابق گناہوں کو چھوڑ دینے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنے کا نام ہے۔

۳۲۲۱- احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر اور ابن عیینہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابو نجیح کے بیٹے کا بیان ہے:

ہمارے شہر میں طلق بن حبیب سے زیادہ اچھی طرح نماز کا اہتمام کرنے والا کوئی نہیں۔

۳۲۲۲- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی اور سفیان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبدالکریم نے بیان کیا:

طلق بن حبیب جب قراۃ کی ابتداء کرتے تو آپ سورۂ عنکبوت تک پہنچنے سے پہلے رکوع نہیں کرتے تھے اور آپ فرمایا کرتے تھے، میری خواہش ہے کہ میں مزید قیام کروں لیکن میری کمر میں درد شروع ہو گیا ہے۔

۳۲۲۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابو معمر، سفیان اور عبدالکریم بن امیہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ طلق بن حبیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

قرآن کریم کی تلاوت کرتے وقت سب سے زیادہ حسین آواز اس شخص کی ہے کہ جسے قرآن کریم پڑھتے دیکھ کر آپ یہ اندازہ لگالیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈر رہا ہے۔ عبدالکریم کا بیان ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کے وقت طلق کی یہی حالت ہوتی تھی اور طلق رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے، میری خواہش ہے کہ میں اس وقت تک نماز میں کھڑا رہوں جب تک میری کمر میں درد نہ ہو جائے، چنانچہ آپ سورۂ بقرہ سے نماز کی ابتداء کرتے اور سورۂ عنکبوت تک پہنچنے سے پہلے رکوع نہیں کرتے تھے۔

۳۲۲۴- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، زید بن حباب، عبدالحمید بن عبداللہ بن مسلم بن یسار اور کلثوم بن جبر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

بصرہ میں تمنا کرنے والے ''طلق بن حبیب رحمہ اللہ کی عبادت اور مسلم بن یسار رحمہ اللہ کی بردباری کی تمنا کیا کرتے تھے''۔

۳۲۲۵- محمد بن علی بن عاصم، حسین بن محمد مودود، ابراہیم بن سعید، روح اور ابن عوف کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

طلق بن حبیب رحمہ اللہ اپنے وعظ میں کہا کرتے تھے: اے ابن آدم، دنیا تیرا گھر نہیں ہے اور تو اس میں سے کچھ جمع نہیں کر سکے گا، لہٰذا اے ابن آدم تو معمولی بات کے معاملے میں اللہ سے ڈر کیونکہ تو آخرت میں اس کا سامنا کرے گا۔

۳۲۲۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان، معمر اور سعد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

جب یہ لوگ طلق بن حبیب رحمہ اللہ سے ملتے تو ان کی جدائی سے پہلے پہلے طلق بن حبیب رحمہ اللہ یہ دعا ضرور پڑھتے:

''اے اللہ آپ مؤمنین کے لئے ھدایت کے معاملے کو پختہ کر دیجئے تاکہ آپ اس کے ذریعے اپنے دوستوں کو عزت دیں اور

اپنے دشمنوں کو ذلیل کریں اور آپ کے دوست اس کی وجہ سے آپ کی اطاعت میں مشغول ہو جائیں اور آپ کے غصے سے بہت دور ہو جائیں"

سعد بن ابراہیم کا بیان ہے کہ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ کے حقوق اتنے زیادہ ہیں کہ بندہ ان کی ادائیگی نہیں کر سکتا اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں انسان کے شمار سے باہر ہیں، لیکن صبح شام اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے گناہوں سے توبہ کیا کرو۔

۳۲۲۷- ابومحمد بن حیان، علی بن جبلہ، محمد بن عبدالعزیز، عبدالعزیز، مسیب اور یزید بن ابی زیاد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ طلق بن حبیب رحمہ اللہ نے ان سے بیان کیا:

انجیل میں باری تعالیٰ کا یہ ارشاد لکھا ہوا ہے اے ابن آدم، غصے کے وقت مجھے یاد کیا کرو، میں بھی غصے کے وقت تمہیں یاد کیا کروں گا اور میں جن لوگوں کو بے برکتی کی بناء پر گھٹا گھٹا کر کم کرتا ہوں تمہیں ان سے علیحدہ رکھوں گا اور جب تم پر ظلم کیا جائے تو صبر کرو، کیونکہ تمہارا ایک ایسا مددگار موجود ہے، جو تمہارے اپنی ذات کے لئے مددگار بننے سے بہت بہتر ہے۔

۳۲۲۸- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن ادم، ابوبکر نہشلی اور حبیب بن ابی ثابت کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ طلق ابن حبیب نے بیان فرمایا:

بندہ مؤمن کا انتقال دو نیکیوں کے درمیان میں ہوتا ہے ان میں ایک کو وہ ادا کر چکا ہوتا ہے اور ایک کا انتظار کر رہا ہوتا ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ آپ کی مراد ان دو نیکیوں سے نماز تھی۔

طلق بن حبیب رحمہ اللہ کی مسانید...... طلق بن حبیب رحمہ اللہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں جبکہ تابعین میں سے بشیر بن کعب اور دوسرے کبار تابعین سے آپ نے مسنداً احادیث روایت کی ہیں۔

۳۲۲۹- محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، محمود بن غیلان، مؤمل بن اسماعیل، حماد بن سلمہ، حمید، طلق بن حبیب اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے:

"چار چیزیں جس شخص کو دیدی گئیں تو اسے دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں دیدی گئیں، شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان، مصائب پر صبر کرنے والا جسم اور ایسی بیوی جو اس کی عدم موجودگی میں اپنے نفس اور اس کے مال میں کسی خیانت کا ارتکاب نہ کرے"۔[1]

یہ حدیث طلق بن حبیب رحمہ اللہ کے طریق سے غریب ہے اور اس کو مرفوعاً اور متصلاً صرف مؤمل نے ہی حماد سے روایت کیا ہے۔

۳۲۳۰- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، شیبان بن فروخ، قاسم بن فضل اور سعید بن مہلب کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ طلق بن حبیب کا بیان ہے:

میں اہل جہنم کے بارے میں شفاعت کا انکار کرنے والے لوگوں میں سخت ترین موقف رکھنے والا آدمی تھا، یہاں تک کہ میری ملاقات حضرت جابر بن عبداللہؓ سے ہوئی تو میں نے ان کے سامنے وہ آیتیں کہ جن میں اللہ تعالیٰ نے اہل جہنم کے جہنم سے نہ نکالے جانے کا تذکرہ کیا ہے پڑھنی شروع کیں اور جتنی آیتیں پڑھنے کی میرے اندر طاقت تھی وہ میں نے پڑھ کر انہیں سنا دیں، ان آیتوں کو سن کر حضرت جابرؓ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے طلق! کیا تم اپنے آپ کو مجھ سے زیادہ قرآن و سنت سے واقفیت رکھنے والا سمجھتے ہو، میں نے

[1] الجامع الكبير للسيوطي ۲/۲۸.

کہا نہیں اور پھر میں نے آپ کے سامنے سر جھکا لیا، تو حضرت جابرؓ نے ارشاد فرمایا جو آیتیں تم نے میرے سامنے تلاوت کی ہیں ان کا مصداق تو کفار اور مشرکین ہیں اور جن لوگوں کی بارے میں شفاعت قبول کی جائے گی وہ ایسے مؤمنین ہوں گے جن سے دنیا میں کچھ گناہ سرزد ہوئے ہوں گے چنانچہ انہیں ان گناہوں کے بدلے میں عذاب دیا جائے گا اور پھر انہیں جہنم سے نکالا جائے گا۔ طلق بن حبیب رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ پھر حضرت جابرؓ نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہو:

(اہل جہنم میں سے گناہ گار مؤمنوں کو) آگ میں داخل ہونے کے بعد آگ سے نکالا جائے گا۔

اس کے بعد حضرت جابرؓ نے ارشاد فرمایا: جو آیتیں تم نے میرے سامنے پڑھیں ہم بھی انہیں پڑھتے ہیں یعنی ہم ان سے غافل نہیں ہیں۔

اس حدیث کو علی بن جعد نے قاسم بن فضل عن طلق بن حبیب کے طریق سے سعید بن مہلب کے واسطے کے بغیر نقل کیا ہے۔

۳۲۳۱- ابوبکر بن محمد بن عبداللہ القاری، عبید اللہ بن حسن، مسدد، ابوعوانہ، ابوبشر، طلق بن حبیب، بشیر بن کعب عدوی اور ابوذر غفاریؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

''آپ ﷺ نے (حضرت ابوذرؓ کو خطاب کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا کہ کیا میں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی طرف تمہاری راہنمائی نہیں کروں؟

انہوں نے فرمایا کیوں نہیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ''[۱]

(۲۱۰) یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ[۲]

اور دین کے محافظوں میں سے ایک باخبر راوی، صاحب فکر اور صاحب بصیرت مؤمن ابونصر یحییٰ بن ابی کثیر بھی ہیں، آپ جادۂ مستقیم پر گامزن، پرہیزگار دور اندیش اور فقہی مسائل میں اجتہاد کی صلاحیت رکھنے والے انسان تھے۔

۳۲۳۲- مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ سلیمان بن احمد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں انہوں نے معاذ بن مثنیٰ اور مسدد کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر کا بیان ہے میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

علم جسمانی راحت و آرام کے ساتھ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

۳۲۳۳- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی آبار اور مسدد کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر اپنے والد کا یہ ثناء نقل کرتے ہیں:

علم کی میراث سونے کی میراث سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر درست اور پختہ یقین موتیوں سے بہتر ہے۔

۱- سنن ابن ماجة ۳۸۲۴، ۳۸۲۵. ومسند الامام احمد ۲/۲۶۹، ۵۲۰، ۵۲۵، ۵۳۵، ۴/۴۰۰، ۴۰۲، ۵/۱۴۵، ۱۵۰، ۱۵۲، ۱۵۷، ۱۷۹. والمعجم الكبير للطبراني ۵/۲۵۷. ومجمع الزوائد ۱۰/۹۸، واتحاف السادة المتقين ۲/۲۰۶ والترغيب والترهيب ۲/۴۴۴.

۲- طبقات ابن سعد ۵/۵۵۵. والتاريخ الكبير ۸/۳۰۸۷. والجرح ۹/ت۵۹۹. والجمع ۲/۵۶۲. وسير النبلاء ۶/۲۷. وتذكرة الحفاظ ۱/۱۲۸. والميزان ۴/ت۹۶۰۷ وتهذيب الكمال ۶۹۰۷، (۳۱/۵۰۴) وتهذيب التهذيب ۱۱/۲۶۸

۳۲۳۴-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحٰق فزاری اور اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر اور قتادہ فرمایا کرتے تھے:

ان کے نزدیک خواہشات نفسانی سے زیادہ خوفناک چیز اس امت کے حق میں کوئی نہیں۔

۳۲۳۵-عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن حسن، اسحٰق بن وہب علاف، امام حفص بن عمر اور عامر بن یساف کے سلسلۂ سند سے روایت کیا ہے کہ:

یحییٰ بن کثیر عمدہ لباس پہننے والے اور وجیہ صورت انسان تھے، آپ نے انتقال کے وقت صرف تینتیس درہم چھوڑے جس سے آپ کے کفن دفن کا انتظام کیا گیا۔

۳۲۳۶-احمد بن اسحٰق، ابوبکر بن ابی عاصم، حسین بن ابی کبشہ، محمد بن بکر اور حمید کندی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر نے ارشاد فرمایا:

قرآن کریم اور علم فقہ کی تعلیم میں مشغول رہنا نفلی نماز میں مشغول رہنے کے برابر ہے۔

۳۲۳۷-محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ بابلتی اور اوزاعی کے اسنادی واسطے سے منقول ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا بیان ہے:

قیامت کے دن آدمی سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا، اگر اس کی نماز ٹھیک رہی تو اس کے تمام اعمال ٹھیک ہوں گے اور اگر اس کی نماز میں کوئی کوتاہی نکلی تو اس کے بقیہ اعمال میں بھی ضرور کوئی نہ کوئی کوتاہی نکلے گی۔

۳۲۳۸-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابی داؤد، محمد بن خالد، ولید بن مسلم اور ابوعمرو اوزاعی کے حوالے سے یحییٰ بن ابی کثیر کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

عالم وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

۳۲۳۹-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابی داؤد، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس اور اوزاعی کے اسنادی حوالے سے یحییٰ بن ابی کثیر کا یہ ارشاد منقول ہے:

میں نے جب بھی دو عالموں سے ملاقات کی تو ان میں سے زیادہ توسع رکھنے والے عالم کو زیادہ فقیہ اور سمجھدار پایا۔

۳۲۴۰-احمد بن اسحٰق، عبداللہ، عمرو بن عثمان اور محمود بن خالد، ولید اور امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ نے بیان فرمایا:

علماء نمک کے مثل ہیں جو ہر چیز کی صحت اور درستگی کا باعث بنتا ہے لیکن جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو اس کو کوئی چیز درست نہیں کر سکتی اور اسے پاؤں کے نیچے روندنا اور پھینک دینا ہی مناسب ہوتا ہے۔

۳۲۴۱-محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعی کے حوالے سے یحییٰ بن کثیر کا یہ ارشاد منقول ہے:

جس شخص میں چھ صفات پائی جائیں گی تو اس کا ایمان مکمل ہوگا، اللہ کے دشمنوں سے تلوار کے ذریعے جہاد، گرمی کے موسم میں روزے رکھنا، سردیوں کے دنوں میں اچھی طرح وضو کرنا، بارش والے دن میں جلدی نماز پڑھنا، حق پر ہونے کے باوجود لڑائی جھگڑے کو ترک کرنا اور مصیبت کے وقت صبر کرنا۔

۳۲۴۲-محمد بن معمر، ابوشعیب، یحییٰ بن عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعی کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ

نے ارشاد فرمایا:

لوگ کہتے ہیں فلاں شخص عبادت گزار ہے، حالانکہ عبادت گزار تو صرف پرہیزگار آدمی ہے۔

۳۲۴۳-محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحیٰی بن عبداللہ اور امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحیٰی بن کثیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ میں آپ کو گزرے ہوئے دنوں میں سب سے پہلے سے لے کر آج تک اختیار کرتا ہوں۔

منصور بن محمد بن حسن حذاء، عبداللہ بن ابی داؤد، محمود بن خالد، ولید اور ابوعمرو کے حوالے سے یحیٰی بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا یہ ارشاد منقول ہے:

جس شخص کی گفتگو درست ہوئی تو میں نے اس کے اثر اس کے تمام اعمال میں دیکھا اور جس شخص کی گفتگو میں بگاڑ پیدا ہو تو میں نے اس کا اثر اس کے تمام اعمال میں ضرور دیکھا۔

۳۲۴۴-عمر بن احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بغوی، سریج بن یونس اور ولید کے حوالے سے مروی ہے کہ آدمی کا اپنی نیکیوں کو یاد رکھنا اور اپنے گناہوں کو بھول جانا بڑا سخت دھوکہ ہے۔

۳۲۴۵-محمد بن معمر، عبداللہ بن حسن، یحیٰی بن عبداللہ اور امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحیٰی بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

سب سے افضل عمل پرہیزگاری ہے اور سب سے افضل عبادت تواضع ہے۔

۳۲۴۶-محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، یزید بن خالد، عیسیٰ بن یونس اور امام اوزاعی کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایک شخص نے یحیٰی بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے کہا میں تم سے محبت کرتا ہوں۔

یہ سن کر آپ نے جواب دیا یہ بات میں نے پہلے ہی اپنے دل میں پہچان لی تھی۔

۳۲۴۷-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ یحیٰی سے ایک آدمی نے کہا: جب تو راستہ میں کسی اہل بدعت سے ملے تو دوسرا راستہ اختیار کر لے۔

۳۲۴۸-محمد بن احمد بن حسن، احمد بن یحیٰی حلوانی، سعید بن سلیمان اور عامر بن یساف کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

یحیٰی بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد (فی روضۃ یحبرون) کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا: اس سے مراد سماع ہے۔

۳۲۴۹-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، عباس بن ولید اور ان کے والد ولید کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

امام اوزاعی رحمہ اللہ نے یحیٰی بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے باری تعالیٰ کے قول (فی روضۃ یحبرون) (روم ۱۵) کے بارے میں ارشاد فرمایا اس سے مراد سماع ہے۔ جب اہل جنت سماع شروع کریں گے تو جنت میں موجود ہر درخت سے پھول نکل آئیں گے۔

۳۲۵۰-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، عمرو بن عثمان، ولید بن مسلم اور ابوعمرو اوزاعی کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

یحیٰی ابن کثیر رحمہ اللہ رمضان کی آمد کے موقع پر یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ مجھے رمضان کے لئے سلامت رکھئے اور رمضان کو میرے لئے سلامت رکھئے اور مجھے قبولیت کے ساتھ سلامت رکھئے۔

۳۲۵۱-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، عباس بن ولید اور ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ اوزاعی نے بیان کیا میں نے یحیٰی بن ابی کثیر رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

آدمی حلال اور پاکیزہ اشیاء سے روزہ تو رکھتا ہے اور حرام اور گندی چیز یعنی اپنے بھائی کے گوشت سے افطار کرتا ہے اور آپ نے

مزید فرمایا: تمہیں کسی شخص کی بردباری اس وقت تک تعجب میں نہ ڈالے جب تک کہ تم غصے کے وقت اس کے مشاہدہ نہ کرلو اور کسی شخص کی امانت تعجب میں نہ ڈالے جب تک کہ [illegible] کے اندر مال حاصل کرنے کا لالچ نہ ہو، کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ وہ کس پہلو پر گرے گا۔

۳۲۵۲- برکت ختم کرنے والی اشیاء...... احمد، عبداللہ، محمود بن خالد اور ولید کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوعمر واوزاعی رحمہ اللہ نے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔

تین چیزیں جس گھر میں ہوں گی اس سے برکت اٹھ جائے گی اور وہ تین چیزیں فضول خرچی، زنا کاری اور خیانت ہیں۔

۳۲۵۳- محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ اور امام اوزاعی کے حوالے سے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

اگر اس امت سے قیامت کا وعدہ نہ کیا گیا ہوتا تو ایک گروہ کے دیکھتے دیکھتے ہی دوسرے گروہ کو زمین میں دھنسا دیا جاتا۔

۳۲۵۴- محمد بن عمر بن سلم، احمد بن خالد بن غزوان، محرز بن عون اور عامر بن یساف کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

اے ابن آدم اچھے اخلاق کی ابتداء اپنے گھر والوں سے کیجئے کیونکہ دوسرے لوگوں کے ساتھ تمہارا میل جول ان کے مقابلے میں ہوتا ہے۔

۳۲۵۵- احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابی داؤد، محمود بن خالد، عمر بن عبدالواحد اور اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

فرشتہ آدمی کا عمل لے کر خوشی خوشی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس شخص کے بارے میں حکم دیتے ہیں اسے سجین میں ڈال دو، مجھے ایسے عمل کی ضرورت نہیں۔

۳۲۵۶- جنت کو مزین کیا جاتا ہے...... احمد بن اسحٰق، ابوبکر بن ابی داؤد، عمرو بن عثمان، ولید بن مسلم اور ابوعمرو کے اسنادی واسطے سے منقول ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے بیان کیا:

دو وقت ایسے ہیں جن میں جنت کو مزین کیا جاتا ہے اور حورعین کا بناؤ سنگھار کیا جاتا ہے۔ ایک نماز کا وقت اور دوسرا قتال کا وقت اور جب ان دو موقعوں سے کوئی آدمی واپس آتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے نہ تو جنت کا سوال کرتا ہے اور نہ ہی حورعین کا تو جنت کی حوریں اسے مخاطب کر کے کہتی ہیں: تیرا برا ہو کہ تو نے اللہ تعالیٰ سے نہ تو جنت مانگی اور نہ ہی ہمیں مانگا اور جہاد کے موقع پر مجاہد کی ہونے والی بیوی اسے خطاب کر کے کہتی ہے آگے بڑھتے رہو اور مجھے میری سہیلیوں کے سامنے رسوا نہ کرو۔

۳۲۵۷- احمد بن علی مرھبی جعفر بن محمد بن عبید، احمد بن حازم، ہشیم بن عبداللہ اور عامر بن یساف کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ نے اپنے شاگردوں کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

نیت کرنا سیکھو کیونکہ نیت عمل سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔

۳۲۵۸- ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، حسین بن یحییٰ، عباس بن عبدالعظیم، نضر بن محمد اور عکرمہ بن عمار کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

چغل خور اور لگائی بجھائی کرنے والا ایک گھڑی میں جتنا فساد برپا کرتا ہے جادوگر ایک مہینے میں بھی اتنا فساد برپا نہیں کرسکتا۔

۳۲۵۹-حضرت سلیمان کے نصائح......سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب بن نجدہ، ابوالمغیرہ عبدالقدوس بن حجاج خولانی اور امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا بیان ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا، اے میرے پیارے بیٹے! چغلی سے بچو، کیونکہ یہ تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ ظالم و جابر بادشاہ کے غصے سے بچو، کیونکہ وہ ملک الموت کی مانند ہے اور جھگڑے سے بچو کیونکہ اس کا نفع بہت کم ہے اور یہ دو بھائیوں کے درمیان دشمنی کو بھڑکا دیتا ہے۔ اے میرے پیارے بیٹے! بنی آدم کے گناہ ان کا فخر کرنا ہے اور زنا کاری تمام گناہوں سے زیادہ سخت ہے۔

اے میرے پیارے بیٹے! خواب بہت ہی کم سچے ثابت ہوتے ہیں اور اکثر و بیشتر جھوٹے ہوتے ہیں، لہذا ان کی وجہ سے غمگین نہیں ہونا، کتاب اللہ کو لازم پکڑنا اور بدفالی سے بچتے رہنا۔ اے میرے پیارے بیٹے! غصے کی کثرت سے بچنا، کیونکہ غصے کی کثرت بردبار آدمی کے دل کو ناراض کر دیتی ہے۔

۳۲۶۰-سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب، ابوالمغیرہ اور امام اوزاعی کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا بیان ہے:

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! اگر تم اپنے دشمن کو غم و غصے میں مبتلا کرنا چاہتے ہو تو اپنی بیوی اور بیٹے سے لاٹھی دور نہ رکھو۔

۳۲۶۱-سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب، ابوالمغیرہ اور امام اوزاعی رحمہ اللہ نے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے حضرت سلیمان کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

اے میرے بیٹے! اپنی بیوی کے معاملے میں حد سے زیادہ غیرت کا مظاہرہ نہ کرنا جب تک کہ تم اس سے کسی گناہ کو صادر ہوتا ہوا نہ دیکھ لو، کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ تمہاری وجہ سے کسی گناہ سے بری ہونے کے باوجود بھی اس سے دفاع کرنے کی کوشش کرے گی۔

۳۲۶۲-سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب، ابوالمغیرہ اور امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ ابن ابی کثیر رحمہ اللہ سے حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے:

مالداری کے بعد تنگدستی اور فقر و فاقے کے ساتھ گناہ بہت ہی بری چیزیں ہیں اور ان سے بھی زیادہ بری بات یہ ہے کہ کوئی شخص پہلے عبادت گزار ہو اور پھر عبادت کو ترک کر دے۔

۳۲۶۳-ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ رستہ، سلیمان بن داؤد منقری، نعمان بن عبدالسلام، مفضل بن یونس اور امام اوزاعی رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست سے کہے آؤ مرنے سے پہلے کچھ روزے رکھ لیں اور بدترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست سے کہے آؤ ہم مرنے سے پہلے کچھ کھا پی لیں۔

۳۲۶۴-احمد بن بندار عبداللہ بن ابی داؤد، علی بن مسلم اور حسن بن عرفہ، عبداللہ بن مبارک اور امام اوزاعی رحمہ اللہ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا بیان ہے:

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! اللہ تعالیٰ کی خشیت کو لازم پکڑو کیونکہ یہ ہر چیز پر غالب آ جاتی ہے۔

۳۲۶۴- احمد بن بندار عبداللہ بن ابی داؤد، علی بن مسلم اور حسن بن عرفہ، عبداللہ بن مبارک اور امام اوزاعی رحمہ اللہ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحیٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا بیان ہے:

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! اللہ تعالیٰ کی خشیت کو لازم پکڑو کیونکہ یہ ہر چیز پر غالب آ جاتی ہے۔

۳۲۶۵- احمد، عبداللہ، محمود بن خالد، عمر بن عبدالواحد، اوزاعی کے اسنادی سلسلے سے روایت ہے کہ یحیٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا بیان ہے:

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی برائی کرتا ہے تو وہ اپنے نفس کے ساتھ برائی کی ابتداء کرتا ہے۔

۳۲۶۶- احمد بن بندار، عبداللہ بن ابوداؤد، علی بن خشرم اور عبداللہ بن سعید، عیسیٰ بن یونس، امام اوزاعی کے حوالے سے یحیٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے حضرت سلیمان کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

آپ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اے میرے بیٹے! کسی بات کا قطعی فیصلہ کسی راہنما سے مشورے کے بغیر نہیں کرنا، کیونکہ جب تم یہ کام کر لو گے تو تمہیں اس کام پر غم نہیں ہوگا۔

۳۲۶۷- احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، ولید بن مسلم اور عمر بن عبدالواحد اور امام اوزاعی کے اسنادی حوالے سے یحیٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا یہ بیان نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا اے میرے پیارے بیٹے! پہلے دوست کو لازم پکڑو کیونکہ دوسرا اس کے مساوی نہیں ہو سکتا ہے۔

۳۲۶۸- احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، ولید اور ابوعمرو اوزاعی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ یحیٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا ارشاد نقل کیا ہے:

آپ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! ہلاک ہونے والے کی ہلاکت پر تعجب نہ کر کہ وہ کیسے ہلاک ہوا، بلکہ نجات پانے والے کی نجات پر تعجب کر کہ اس نے کیسے نجات پائی۔

اے میرے بیٹے! جسمانی صحت سے بڑھ کر کوئی مالداری اور آنکھوں کی ٹھنڈک سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔

۳۲۶۹- احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان حسن بن عرفہ عیسیٰ بن یونس اور امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحیٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل کیا:

آپ علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہوتے رہنا تنگی کی زندگی ہے۔

یحیٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کی مسانید..... آپ نے کئی صحابہؓ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں، ان میں حضرت انس [illegible]ؓ، ابو کاملؓ، عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ اور یوسف بن عبداللہ بن عبدالسلامؓ بھی شامل ہیں جبکہ اجلہ تابعین میں سے سعید بن المسیب، ابی سلمہ بن

عبدالرحمن، عروہ بن الزبیر، سالم بن عبداللہ، القاسم بن محمد اور عبداللہ بن ابوقتادہ وغیرہ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں۔

۳۲۷۰-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ محمد بن حسن بن کوثر، علی بن فضل، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، یحیٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کے پاس روزہ افطار کرتے تو آپ یہ دعا پڑھتے:

افطر عند کم الصائمون واکل طعامکم الابرار وتنزلت علیکم الملائکه.

ترجمہ: روزے دار تمہارے پاس افطار کریں نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت لے کر نازل ہوں۔[1]

اس حدیث کو وکیع نے عن الثوری عن ہشام عن یحیٰ کے طریق سے روایت کیا ہے اور اس طریق کو روایت کرنے میں زہیر بن عباد متفرد ہیں۔ جبکہ مشہور طریق میں یہ حدیث وکیع عن ہشام کی سند سے سفیان ثوری رحمہ اللہ کے واسطے کے بغیر آئی ہے اور امام اوزاعی نے بھی اس حدیث کو یحیٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے اسی طرح روایت کیا ہے جبکہ طلحہ بن زید نے اس حدیث کو خلیل بن مرہ عن یحیٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمہ عن ابی ہریرہؓ کے طریق سے روایت کیا ہے۔

۳۲۷۱-محمد بن علی بن مسلم، عثمان بن عمر الضبی، وہب بن جریر، عیسیٰ بن میمون، یحیٰ بن ابی کثیر اور حضرت انسؓ کے سلسلہ سند سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

جس شخص نے غیر محسن کی طرف احسان کی نسبت کی تو اس نے اس چیز کا انکار کیا جو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر نازل فرمائی۔

یہ حدیث یحیٰ کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف وہب عن عیسیٰ بن میمون کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۲۷۲- جمعہ کی فضیلت...... سلیمان بن احمد، جریر بن عرفہ، یزید بن عبدربہ جرجانی، ولید، اوزاعی، یحیٰ بن ابی کثیر اور حضرت انسؓ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

میرے سامنے (ہفتے) کے تمام دن پیش کیے گئے ان میں جمعے کا دن بھی تھا جو چمکتا ہوا اور روشن تھا اور اس میں ایک سیاہ نکتہ بھی تھا میں نے اس نکتے کے بارے میں پوچھا تو کہا گیا یہ وہ گھڑی ہے جس میں جمعے کی نماز قائم کی جاتی ہے۔"[2]

یہ حدیث یحیٰ عن اوزاعی کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اس حدیث کو مرفوعاً اور متصلاً صرف اسی طریق سے نقل کیا ہے اور کہا گیا ہے کہ ولید سے روایت کرنے میں یزید بھی متفرد ہیں۔

۳۲۷۳-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ۔ روح بن عبادہ ہشام بن ابی عبداللہ اور حسین بن ذکوان، یحیٰ ابن کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور حضرت ابوہریرہؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھا کرو۔ سوائے اس شخص کے جو اس دن میں روزہ رکھا کرتا تھا۔ اسے چاہیے کہ روزہ رکھے۔[3]

یہ حدیث صحیح ہے اور اسے ابراہیم بن طہمان نے بھی حسین بن ذکوان سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۔ سنن أبی داؤد ۳۸۵۴. وسنن ابن ماجة ۱۷۴۷. ومسند الامام أحمد ۱۱۸/۳، ۲۰۱. والسنن الکبری للبیقهی ۲۳۹/۴، ۲۴۰. وصحیح ابن حبان ۱۳۵۳. والمصنف لعبد الرزاق ۷۹۰۷. والمطالب العالیة ۳۱۴۵. ونصب الرایة ۴۸۰/۲. وأمالی الشجری ۳۳/۱، ۲۸۹. ۱۲۲/۲. والمصنف لابن ابی شیبة ۱۰۰/۳. وعمل الیوم واللیلة ۴۷۶.

۲۔ المصنف لعبد الرزاق ۵۵۵۹. ۵۵۶۰. ومجمع الزوائد ۱۶۴/۲. ۵۷۸. والاحادیث الصحیحة ۱۹۳۳.

۳۔ صحیح مسلم ۷۶۴. وسنن الترمذی ۶۸۷. ۷۳۸. وسنن ابن ماجة ۱۶۵۰. وسنن ابی داؤد ۲۳۳۵، ومسند الامام أحمد ۲۳۴/۲. ۵۲۱. وسنن النسائی، کتاب الصیام باب ۳۰. وفتح الباری ۱۲۸/۴.

۳۲۷۴-اہل بدر وحدیبیہ کو آگ نہ چھوئے گی...... عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ابوحذیفہ، عکرمہ بن عمار، یحیٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ اور حضرت ابوہریرہؓ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حاطب بن بلعہ ؓ کا غلام نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگے: یارسول اللہ! حاطب جنت میں داخل نہیں ہوگا کیونکہ آپ غلاموں پرسختی کیا کرتے تھے (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم نے جھوٹ بولا ہے" جو شخص بھی غزوہ بدر اور صلح حدیبیہ میں شریک ہوا ہے وہ انشاء اللہ آگ میں داخل نہیں ہوگا۔[1]

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے لیث کے طریق سے، جبکہ یحیٰ کے طریق سے یہ حدیث عزیز ہے اور مصنف نے اسے صرف ابو حذیفہ کے طریق سے نقل کیا ہے جو تمام طریق میں سب سے زیادہ عالی ہے۔

۳۲۷۵-علی بن احمد بن ابوغسان، عبدالرحمٰن بن خلاد، سعدان بن زکریا دورقی، اسماعیل بن یحیٰ، سفیان بن ابی اسحٰق، حارث، علی، اوزاعی یحیٰ بن ابی کثیر، سعید بن المسیب کے سلسلۂ سند سے اور علی ابن جریج اور ابوالزبیر اور حضرت جابرؓ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر ہے " لاالہ الااللہ" کا اقرار کرنے والوں کی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرو اور ان کے بارے میں شرک کی گواہی نہ دو اور تقدیر کی اچھائی اور برائی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاننا اور جہاد قیامت کے دن تک جاری رہے گا اور اسے کسی ظالم کا ظلم اور منصف کا انصاف ختم نہیں کر سکے گا۔[2]

یہ حدیث سفیان ثوری، اوزاعی، وابن جریج کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں اسماعیل بن یحیٰ تیمی متفرد ہیں اور ان سے روایت کرنے میں سعدان بن زکریا متفرد ہیں۔

۳۲۷۶-کھانے کے آداب...... ابوبکر بن خلاد اور عیسیٰ بن محمد جریج، حارث بن ابی اسامہ، عبیداللہ بن موسیٰ، عبدالاعلی بن اعین، یحیٰ بن ابی کثیر، عروہ بن زبیر اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب کھانا رکھ دیا جائے تو تم میں سے ہر ایک اپنے سامنے سے کھائے اور برتن کے درمیان میں سے نہ کھائے کیونکہ باقی برتن میں برکت وہیں سے آتی ہے اور کوئی شخص بھی دسترخوان اٹھانے سے پہلے نہ اٹھے اور جب تک سب لوگ اپنے ہاتھ کھانے سے نہ روک دیں اس وقت تک سیر ہونے کے باوجود بھی اپنا ہاتھ نہ روکے کیونکہ ایسا کرنا اس کے ساتھی کو شرمندہ کر دے گا اور وہ بھی کھانے سے اپنا ہاتھ روک دے گا۔ حالانکہ ہوسکتا ہے کہ اسے ابھی کھانے کی حاجت ہو اور اپنے ساتھیوں کے سامنے سے کھانا نہ کھائے۔[3]

یہ حدیث یحیٰ ابن کثیر رحمہ اللہ کے طریق سے غریب ہے اور ان سے روایت کرنے میں عبدالاعلی بن اعین اور عبیداللہ بن موسیٰ متفرد ہیں جبکہ عبداللہ بن موسیٰ سے اس حدیث کو بہت سے علماء اور ائمہ حدیث نے روایت کیا ہے جن میں ابوبکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ، ابن کرامہ رحمہ اللہ اور یوسف القطان رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة باب ۳۶. ومسند الامام أحمد ۳/ ۳۴۹. وسنن الترمذی ۳۸۶۴. وفتح الباری ۷/ ۴۴۳. واتحاف السادة المتقین ۱۰/ ۷۹.

۲۔ مجمع الزوائد ۱/ ۱۰۶.

۳۔ سنن ابن ماجة ۳۲۷۳. وکنز العمال ۴۰۷۵۱.

۴۔ صحیح البخاری ۸/ ۱۰۹. وسنن الترمذی ۲۳۰۴. وسنن ابن ماجة ۴۱۷۰. ومسند الامام أحمد ۱/ ۳۴۴. والسنن الکبری للبیهقی ۳/ ۳۷۰. والمستدرک ۴/ ۳۰۶. وفتح الباری ۱۱/ ۲۲۹.

۳۲۷۷-دو عظیم نعمتیں......عمر بن محمد سری اور محمد بن حمید، ابو القاسم الجصاص، سعید بن عیسیٰ الکریزی، عبداللہ بن ادریس، ہشام دستوائی، یحیٰ بن ابی کثیر، عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی واسطے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ

دو نعمتوں کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے میں پڑے ہوتے ہیں (اور وہ دو نعمتیں) صحت اور فراغت (کی نعمتیں ہیں)۔[1]

یہ حدیث یحیٰ عن عکرمہ کے طریق سے غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۲۷۸-محمد بن حمید، عمر بن ایوب بن مالک السقطی، عبداللہ بن عبدالرحیم مروزی، ابراہیم بن اشعث، یحیٰ بن موسیٰ، عمر بن راشد، یحیٰ بن ابی کثیر، نافع اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص کا کلام زیادہ ہو جاتا ہے تو اس کی لغزشیں بھی زیادہ ہو جاتی ہیں اور جس شخص کی لغزشیں زیادہ ہو جائیں تو اس کے گناہ بھی زیادہ ہو جاتے ہیں اور جس شخص کے گناہ زیادہ ہو جائیں تو آگ اس کی زیادہ حقدار ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔[1]

یہ حدیث مرفوعاً اور متصلاً یحیٰ عن نافع کے طریق سے غریب ہے اور عبداللہ بن عبدالرحیم مروزی کا لقب فنجا اور ابراہیم بن اشعث بخاری کا لقب لام ہے اور عمر بن راشد سے روایت کرنے میں عیسیٰ متفرد ہیں۔

۳۲۷۹- لعنت، جھوٹی قسم، کفر کی تہمت کا بیان......فاروق بن عبدالکبیر خطابی، ابو مسلم کشی، حجاج بن نصیر، ہشام، یحیٰ بن ابی کثیر، ابو قلابہ اور ثابت بن ضحاک انصاری کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

آدمی پر اس چیز کی نذر لازم نہیں جس کا وہ مالک نہیں اور کسی مؤمن پر لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کی طرح ہے اور جس شخص نے اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کیا تو قیامت کے دن اسی چیز سے اسے عذاب دیا جائے گا اور جس شخص نے اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی جھوٹی قسم کھائی، تو وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا اور جس شخص نے کسی مؤمن پر کفر کی تہمت لگائی تو گویا کہ اس نے اس کو قتل کر دیا۔[2]

اور یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور تابعین میں سے سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو یحیٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے جبکہ غیر تابعین میں سے بہت سے علماء اور ائمہ حدیث نے یہ حدیث روایت کی ہے جن میں امام اوزاعی، معمر بن راشد، معاویہ بن سلام، علی بن المبارک، ابان بن یزید عطار اور حرب بن شداد بھی شامل ہیں۔

۳۲۸۰-سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، اوزاعی، یحیٰ بن ابی کثیر حسن بصری اور حضرت انسؓ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"جب کوئی مسلمان آدمی سات گز یا نو گز مکان بناتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا کہتا ہے اے تمام فاسقوں میں سب سے بڑے فاسق تو کہاں جا رہا ہے۔[3]

یہ حدیث اوزاعی عن یحیٰ عن حسن کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں ولید بن موسیٰ قرشی متفرد ہیں جو کہ

---

[1] مجمع الزوائد ۱۰/۳۰۲. واتحاف السادة المتقین ۷/۳۵۵، ۴۹۶. وتخریج الاحیاء ۳/۱۰۷. وتاریخ ابن عساکر ۷/۵۲. والضعفاء للعقیلی ۳/۳۸۳. والفوائد المجموعة ۶۱. وتذکرة الموضوعات ۲۰۵. وکشف الخفا ۲/۳۷۹. والکامل لابن عدی ۵/۱۶۷۶. والعلل المتناهیة ۲/۲۱۶.

[2] صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۴۷. وسنن ابی داؤد، کتاب الایمان والنذور باب ۹، وسنن النسائی، کتاب الایمان والنذور باب ۳۱. ومسند الامام احمد ۴/۳۳.

[3] الاحادیث الضعیفة ۱۷۴. وکشف الخفا ۲/۲۲۹. وتذکرة الموضوعات ۱۷۹. وکنز العمال ۴۱۵۵۳.

[4] طبقات ابن سعد ۷/۲۵۴. والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۷۵۲. والجرح ۸/ت ۱۳۱۹. والجمع ۲/۵۲۶. وسیر النبلاء ۵/۳۵۲. والکاشف ۳/ت ۵۵۶۴. ومیزان الاعتدال ۴/ت ۸۵۸۷. والتقریب ۲/۲۵۴. والخلاصة ۳/ت ۷۰۲۸.

ایک ضعیف راوی ہیں اور ولید بن مسلم دمشقی کی طرح نہیں۔

۲۱۱۔ابورجاء مطرالوراقؒ

اور عظیم لوگوں میں سے سراپا شفقت عالم اور کثرت سے راہِ خدا میں خرچ کرنے والے ابورجاء مطر الوراق بھی ہیں۔

۳۲۸۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحٰق بن احمد، عبدالرحمٰن بن عمر بن رستہ، ابوداؤد اور جعفر بن سلیمان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے، عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ مطر وراق رحمہ اللہ پر رحم کرے، وہ علم کے غلام تھے۔

۳۲۸۲-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عباس بن ابی طالب اور خلیل بن عمر بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے چچا ابوعیسیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

میں نے فقہ اور زہد میں مطر وراق رحمہ اللہ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

۳۲۸۳-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، علی بن مسلم، سیار، جعفر بن سلیمان، کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ کا بیان ہے:

اللہ تعالیٰ مطر وراق رحمہ اللہ پر رحم کرے میں اس کے لئے جنت کی قوی امید رکھتا ہوں۔

۳۲۸۴-ابومحمد بن حیان، ابن معدان، محمد بن زید اور عبدالجلیل بن حارث کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ شیبہ بنت اسود کا بیان ہے۔

میں نے مطر وراق رحمہ اللہ کو بیان کرتے ہوئے دیکھا۔

۳۲۸۵-احمد بن محمد بن سنان، ابوالعباس سراج، ابوہمام السکونی ضمرہ اور ابن شوذب کے اسنادی حوالے سے مطر وراق رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

اگر مؤمن کے خوف اور اس کی امید کو انتظار کے ترازو سے تولا جائے تو ان میں سے کوئی بھی دوسرے سے زیادہ نہیں ہوگا۔

۳۲۸۶-ابوبکر آجری محمد بن حسین، احمد بن حسین حلوانی، حکم بن موسیٰ، ضمرہ بن ربیعہ اور عبداللہ بن شوذب کے سلسلۂ سند سے نقل کیا ہے کہ:

مطر وراق رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد:

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (القمر:۱۸)

کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کیا کوئی طالب علم ہے کہ اس کی مدد کی جائے۔

۳۲۸۷-عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن راشد، عبداللہ بن ھانی مقدسی، ضمرہ اور ابن شوذب کے اسنادی حوالے سے مطر وراق کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

سنت کے مطابق کیا ہوا تھوڑا سا عمل بھی اس عمل سے کئی گنا بہتر ہے، جو زیادہ ہو لیکن سنت کے مطابق نہ ہو اور جو شخص سنت کے مطابق کوئی عمل کریگا اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو قبول فرمائیں گے اور جو شخص کسی عمل میں بدعت کی راہ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی بدعت کو اسی کے حوالے کردیں گے۔

مطر وراق کی مسانید...... آپ نے صحابہ میں سے حضرت انسؓ جبکہ تابعین میں سے حسن بصری رحمہ اللہ، ابن سیرین رحمہ اللہ، ابورجاء عطاردی رحمہ اللہ، مطرق بن شخیر رحمہ اللہ، جابر بن زید رحمہ اللہ، ابوقلابہ رحمہ اللہ، عمرو بن دینار رحمہ اللہ، عطاء رحمہ اللہ، نافع رحمہ اللہ، حکم

رحمہ اللہ اور سعید بن
جبیر رحمہ اللہ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں۔

۳۲۸۸- مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان سے محمد بن احمد بن حسن نے بشیر بن موسیٰ، حسن بن موسیٰ اشیب، ابو ہلال محمد بن سلیم، مطر وراق اور حضرت انسؓ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا ہے کہ:

"رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہراتؓ کے پاس چاشت کے وقت جایا کرتے تھے"۔[1]

یہ حدیث حضرت انسؓ کی احادیث میں سے صحیح اور ثابت ہے لیکن مطر وراق کے طریق سے غریب ہے اور ان سے روایت کرنے میں ابوہلال محمد بن سلیم متفرد ہیں اور مصنف رحمہ اللہ نے اسے اشیب کے طریق سے سب سے زیادہ عالی نقل کیا ہے۔

۳۲۸۹- احمد بن قاسم معدل اور حسن بن علان، عبداللہ بن سلیمان، مطہر بن حکم، علی بن حسین بن واقد، ابن واقد، مطر وراق اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

قیامت کے دن کافر سے کہا جائے گا اگر تمہارے پاس زمین بھر سونا ہو تو کیا تم اسے بطور فدیہ دے کر اپنی جان چھڑاؤ گے۔ وہ کہے گا اے میرے پروردگار جی ہاں، اسے کہا جائے گا تو نے جھوٹ بولا ہے، تجھ سے تو اس سے بھی زیادہ ہلکی چیز مانگی گئی تھی لیکن تو نے اسے دینے سے انکار کیا۔[2]

یہ قتادہ اور ابوعمران کے واسطے سے حضرت انسؓ سے صحیح ہے جبکہ مطر وراق کے طریق سے غریب ہے اور علی بن حسین بن واقد اپنے والد سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۲۹۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن عبدربہ اہوازی، معمر بن سہل، یوسف بن عطیہ، مطر وراق اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو فرشتوں کے دلوں میں بھی اس کی محبت ڈال دیتے ہیں اور جب کسی بندے سے بغض رکھتے ہیں تو فرشتوں کے دلوں میں بھی اس کا بغض ڈال دیتے ہیں اور پھر مؤمنین کے دلوں میں بھی ڈال دیتے ہیں۔[3]

یہ حدیث ابوصالح عن ابی ہریرہؓ کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے۔ جبکہ مطر وراق عن انسؓ کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف معمر عن یونس کے طریق سے ہی نقل کیا ہے۔

۳۲۹۱- عمر بن محمد بن حاتم، ان کے دادا محمد بن عبیداللہ بن مرزوق، عفان اور ہمام کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مطر وراق رحمہ اللہ سے ہمام کی موجودگی میں پوچھا گیا کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو کرنے کا مسلک کس سے اخذ کیا، انہوں نے جواب دیا۔ حسن بصری رحمہ اللہ نے یہ مسلک حضرت انسؓ سے اور انہوں نے حضرت ابوطلحہؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اخذ کیا۔

یہ حدیث حسن بصری رحمہ اللہ عن انسؓ کے طریق سے مشہور اور ثابت ہے جبکہ مطر کے طریق سے غریب ہے اور ان سے صرف ہمام نے اس حدیث کو روایت کیا ہے جبکہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو عفان رحمہ اللہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

---

[1] مسند الامام أحمد ۳/۲۳۹. والکامل لابن عدی ۶/۲۲۲۰. وکنز العمال ۱۸۳۴۵، ۱۸۶۸۵.

[2] صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین ۵۲. ومسند الامام أحمد ۳/۲۹۱.

[3] کنز العمال ۳۰۷۵۹.

[4] المعجم الکبیر للطبرانی ۷/۴۷۰. ومجمع الزوائد ۱۰/۱۸۲. وکنز العمال

۳۲۹۲- سلیمان بن احمد، ابو زرعہ الدمشقی، احمد بن محمد یحیٰی بن حمزہ ابوالجماھر محمد بن عثمان، سعید بن بشیر، مطر وراق، حسن البصری اور حضرت سمرہ بن جندبؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے باری تعالیٰ سے مناجاہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اَللّٰھُمَّ ضَعْ فِیْ اَرْضِنَا زِیْنَتَھَا وَسَکَنَھَا" ترجمہ: اے اللہ! ہماری سرزمین میں سکون اور زینت ودیعت فرمادیجئے"[۱]

نبی کریم ﷺ سے یہ الفاظ صرف حضرت سمرہؓ نے روایت کئے ہیں اور یہ حدیث مطر وراق رحمہ اللہ کی احادیث میں غریب ہے اور سعید بن بشیر کی وجہ سے اس میں غرابت آئی ہے۔

۳۲۹۳- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالوھاب بن عطاء، سعید، مطر، محمد بن سیرین، ابوصالح ذکوان اور حضرت جابرؓ، حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت ابوہریرہؓ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

انہیں بیع صرف سے منع کیا گیا اس حدیث کو ان تینوں صحابہؓ میں سے دو نے رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً نقل کیا ہے۔

مطر وراق کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور ان سے روایت کرنے میں سعید بن ابی عروبہ متفرد ہیں اور مصنف نے اسے صرف عبدالوھاب بن عطاء کی واسطے سے عالی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۳۲۹۴- حافظ ابوبکر محمد بن عمر بن سلم، عبداللہ بن بشیر بن صالح، احمد بن مفضل، داؤد بن الزبرقان، مطر وراق، ایوب، محمد اور حضرت ابوہریرہؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے نماز میں جلدی کرنے سے منع فرمایا۔[۱]

یہ حدیث محمد عن ابی ہریرہؓ کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے جبکہ مطر وراق کی احادیث میں سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں داؤد بن الزبرقان متفرد ہیں۔

☆☆☆

۱۔ سنن أبی داؤد ۹۴۷. ومسند الامام أحمد ۲/۲۳۲، ۲۹۰. والسنن الکبری للبیھقی ۲/۲۸۷، والمستدرک ۱/۲۶۳.

(۲۱۲) اوس بن عبداللہ رحمہ اللہ ا

اسلام کی حقانیت پر دلالت کرنے والی عظیم ہستیوں میں سے ایک ہستی اوس بن عبداللہ ابوالجوزاء بھی ہیں، آپ خواہشات نفسانی کو دور پھینکنے والے، دین کے مسائل میں اپنی رائے کا اظہار کرنے سے کنارہ کش، لعنت ملامت اور برا بھلا کہنے سے کوسوں دور رہنے والے بزرگ تھے۔

۳۲۹۶-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، عارم بن نعمان، حماد بن زید اور عمرو بن مالک الکندی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ اوس بن عبداللہ ابوالجوزاء کا بیان ہے:

مجھے بندروں اور خنزیروں کے پاس بیٹھنا کسی بدعتی شخص کے پاس بیٹھنے سے زیادہ پسند ہے۔

۳۲۹۷-ابواحمد محمد بن احمد جرجانی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، ابوالربیع، حماد بن زید اور عمرو بن مالک کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوالجوزاء کا بیان ہے۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میرے گھر کا بندروں اور خنزیروں سے بھر جانا میرے نزدیک کسی بدعتی کا میرے پڑوس میں آجانے سے زیادہ پسندیدہ ہے بلاشک اہل بدعت اس آیت کا مصداق ہیں:

”ھاانتم اولاء تحبونھم ولایحبونکم وتؤمنون بالکتاب کلہ واذالقوکم قالوا امنا“ (آل عمران:۱۱۹)

ترجمہ: تم وہ لوگ ہو جو انہیں پسند کرتے ہو حالانکہ وہ تمہیں پسند نہیں کرتے ہیں اور تم پوری کتاب پر ایمان لاتے اور یہ لوگ جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے۔

۳۲۹۸-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، علی بن مدینی، حماد بن زید اور عمرو بن مالک کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوالجوزاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

میں نے کبھی کسی چیز پر لعنت نہیں کی اور نہ ہی کوئی ملعون چیز کھائی اور نہ ہی کسی کو کوئی تکلیف پہنچائی۔

۳۲۹۹-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ اپنے والد اور ابومحمد بن حیان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ ان سے ابراہیم بن محمد نے محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب، یحییٰ بن عمرو بن مالک الکندی اور عمرو بن مالک الکندی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ:

ابوالجوزاء نے کبھی کسی شئے پر لعنت نہیں کی اور نہ ہی کوئی ایسی چیز تناول کی جس پر کسی نے لعنت کی ہو چنانچہ آپ اپنے خادم کو صرف اس بات پر دو یا تین درھم ہر مہینے دیا کرتے تھے کہ جب اسے تنور کی گرمی اور ہنڈیا کی تپش محسوس ہو تو وہ کھانے پر لعنت نہ کرے۔

۳۳۰۰-علی بن فضل، محمد بن ایوب سلیمان بن حرب، حماد بن زید اور عمرو بن مالک الکندی کے اسنادی حوالے سے ابوالجوزاء کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے پڑوس میں بارہ سال تک رہا اور قرآن کریم میں کوئی آیت ایسی نہیں ہے کہ جس کے بارے میں نے ان سے سوال نہ کیا ہو اور میرا خادم میرا پیغام لیکر ام المومنین کے پاس صبح شام جایا کرتا تھا۔ چنانچہ میں نے کسی عالم سے کبھی یہ نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی گناہ کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہو کہ میں اسے نہیں معاف کروں گا سوائے اپنے ساتھ شرک کرنے کے، اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ میں اسے معاف نہیں کروں گا۔

۱۔ التاریخ الکبیر ۱/۲/۱۷. والجرح ۱/۱/۳۰۵. وسیر النبلاء ۴/۳۷۱. وتاریخ الاسلام ۳/۳۱۶. وتھذیب الکمال ۵۸۰. (۳/۳۹۲)

۳۳۰۱-عبداللہ بن محمد، احمد بن سلیمان، محمد بن عبدالملک، یحیٰ بن عمرو بن مالک الکندی اور عمرو بن مالک الکندی کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوالجوزاء فرمایا کرتے تھے:

اگر تم میں سے فقیہ اور مالدار لوگ مل کر ایک فقیہ اور مالدار شخص کے پاس جائیں اور اس سے ایک لوٹا پانی مانگیں تو کیا وہ تمہیں پانی دیدے گا لوگوں نے جواب دیا، اے ابوالجوزاء ایک لوٹا پانی دینے سے کون انکار کرتا ہے۔

یہ سن کر ابوالجوزاء نے ارشاد فرمایا: جتنا یہ شخص پانی کے ایک لوٹے کے بارے میں سخی ہے اللہ تعالیٰ اپنی جنت کے بارے میں اسے کہیں زیادہ سخی ہے۔

۳۳۰۲ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، حاتم بن لیث جوہری، مسلم بن ابراہیم اور سعید بن زید بن عمرو بن مالک کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

اوس بن عبداللہ ابوالجوزاء نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

۳۳۰۳-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، حاتم بن لیث جوہری، عفان حماد بن زید اور عمرو بن مالک کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابو الجوزاء کا بیان ہے میں نے کبھی کسی غیر محرم کو نہیں دیکھا۔

۳۳۰۴-مؤلف حلیہ بیان فرماتے ہیں محمد بن احمد نے اپنی کتاب سے محمد بن ایوب، حفص بن عمر النمری، حماد بن زید اور عمرو بن مالک الکندی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے:

ایک دن ہم ابوالجوزاء کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ہم سے حدیثیں بیان کر رہے تھے یکا یک ایک آدمی گرا اور بے چین ہو گیا۔ یہ دیکھ کر ابوالجوزاء فوراً اٹھے اور اس کی طرف لپکے۔ اسی دوران آپ سے کسی نے کہا اے ابوالجوزاء اس شخص پر تو موت طاری ہو گئی ہے۔ آپ نے جواب دیا، ہاں میں اسے ان دستانوں سے دیکھ رہا تھا اور اگر وہ انسانوں میں سے ہوتی تو میں اسکے بارے میں حکم دیتا کہ اسے مسجد سے نکال دیا جائے۔

راوی کہتے ہیں یہ حالت دیکھ کر لوگوں کی آنکھیں بھر آئیں اور ان کے جسم کپکپانے لگے۔

۳۳۰۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر اور عمرو بن مالک کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوالجوزاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جب تک آدمی اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا ہے اس وقت شیطان اس کے دل کے ساتھ چمٹا ہوتا ہے۔ کیا تم لوگوں نے اپنی مجلسوں میں اس بات کا مشاہدہ نہیں کیا کہ بعض لوگ پورا دن گزرنے کے باوجود سوائے قسم کے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے ہیں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں ابوالجوازء کی جان ہے شیطان کو دل سے بھگانے والی چیز صرف لا الہ الا اللہ ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی

واذا ذکرت ربک فی القران وحدہ ولوا علیٰ ادبارھم نفوراً (اسراء: ۴۶)

ترجمہ: اور جب آپ قرآن کریم میں اپنے رب کا تنہا ذکر کرتے ہیں تو یہ لوگ نفرت کرتے ہوئے پیٹھ پھیر دیتے ہیں۔

۳۳۰۶-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم ارشاد فرماتے ہیں مجھ سے عبدان بن احمد، ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان، سعید بن یزید اور عمرو بن مالک کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوالجوزاء کا بیان: منافق آدمی کے لئے پتھروں کو ادھر سے ادھر منتقل کرنا قرآن کریم کی تلاوت سے آسان ہے۔

ابوالجوزاء کی مسانید......آپ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عائشہؓ اور ایک جماعت سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں۔

۴۳۰۷-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، مسلم بن ابراہیم، ابوھلال راہبی، عقبہ، ابن ابی بیت الراسبی، ابوالجوزاء اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے:

جنتی آدمی وہ ہے جس نے اپنے کانوں کو لوگوں کی تعریف سن سن کر بھر دیا ہے اور جہنمی شخص وہ ہے جس نے اپنے کانوں کو لوگوں کی برائی سن سن کر بھر دیا ہے۔[1]

یہ حدیث ابوالجوزاء کے طریق سے غریب ہے اور اسے صرف مسلم نے ابوھلال سے مرفوعاً اور مسنداً روایت کیا ہے۔

۴۳۰۸- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عقبہ بن مکرم، سعید بن سفیان جحدری، حسن بن ابی جعفر، عقبہ ابن ابی بیت الراسبی، ابوالجوزاء اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے:

اللہ تعالیٰ کا اتنی کثرت سے ذکر کرو کہ منافقین تمہیں ریاکار کہنے لگیں۔[2]

یہ حدیث بھی ابوالجوزاء کے طریق سے غریب ہے اور اسے صرف سعید نے حسن سے موصولاً ذکر کیا ہے۔

۴۳۰۹-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، نوح بن قیس، عمرو بن مالک الکندی، ابوالجوزاء اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ایک حسین ترین عورت نماز پڑھا کرتی تھی؛ چنانچہ بعض لوگ مردوں کی صفوں کے آخر میں کھڑے ہوتے تھے تاکہ اس کو دیکھ سکیں اور ان میں سے کچھ لوگ اسے اپنی بغلوں کے نیچے سے دیکھا کرتے تھے اور بعض اگلی صفوں میں کھڑے ہونے کی کوشش کرتے تھے تاکہ اس پر ان کی نگاہ نہ پڑ سکے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی،

"ولقد علمنا المستقد مین منکم ولقد علمنا المستاخرین "(الحجر: ۲۴)

یہ حدیث ابوالجوزاء عن ابن عباسؓ کے طریق سے غریب ہے اور صرف نوح بن قیس نے اسے مرفوعاً ذکر کیا ہے۔

۴۳۱۰-عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن عبدالملک بن ابوالشوارب، یحییٰ بن عمرو بن مالک الکندی، عمرو بن مالک، ابوالجوزاء اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

بعض صحابہؓ نے ایک قبر پر خیمہ لگا دیا اور انہیں معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ قبر ہے اچانک انہوں نے ایک آدمی کی آواز سنی جو سورۃ الملک کی تلاوت کر رہا تھا اور اس نے پوری سورۃ الملک کی تلاوت کی۔ پھر وہ صحابہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہم نے لاعلمی میں قبر پر اپنا خیمہ لگا دیا تو اچانک ایک آدمی نے سورۃ الملک کی تلاوت شروع کی اور اسے آخر تک پڑھا، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یہ سورۃ الملک عذاب کو روکنے والی ہے، نجات دینے والی ہے اور عذاب قبر سے نجات دیتی ہے"[3]

یہ حدیث بھی ابوالجوزاء رحمہ اللہ کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف یحییٰ بن عمرو عن ابیہ کے طریق سے مرفوعاً ...

۱۔ سنن ابن ماجۃ ۴۲۲۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۱۷۰. وکنز العمال ۳۰۷۴۰. والاحادیث الصحیحۃ ۱۷۴۰.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۱۶۹. والدر المنثور ۵/۲۰۵، والاحادیث الضعیفۃ ۵۱۵.

۳۔ سنن الترمذی ۲۸۹۰. ومشکاۃ المصابیح ۲۱۵۴. والترغیب والترھیب ۲/۳۷۷، والدر المنثور ۶/۲۴۶. [illegible] الصحیحۃ ۳/۱۳۱.

نقل کیا ہے۔

۳۳۱۱- فاروق خطابی، ابومسلم کشی، حجاج بن منہال، ہمام، ابان بن ابوعیاش، اوس بن عبداللہ ابوالجوزاء اور حضرت عائشہؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو آپ اللہ اکبر کہتے اور ہم بھی اللہ اکبر کہتے اور "سبحانک اللھم و بحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الہ غیرک" پڑھتے اور آپ جب رکوع کرتے تو آپ فرماتے۔

"اللھم لک رکعت وبک امنت انت ربی . وعلیک توکلت"

ترجمہ: اے اللہ میں نے آپ ہی کے لئے رکوع کیا آپ ہی پر ایمان لایا آپ میرے پروردگار ہیں اور آپ ہی پر بھروسہ کیا۔

اور جب آپ ﷺ "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے تو اس کے بعد آپ یہ فرماتے۔

"اللھم ربنالک الحمدملء السموات وملء الارض وملء مابینھما وملء ماشئت من شیء بعد اھل الثناء والمجد."

ترجمہ: اے اللہ! اے ہمارے رب! آپ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں تمام آسمانوں اور تمام زمینوں کو بھرنے کے بقدر زمین اور آسمان کے درمیان کو بھرنے کے بقدر اور ان کے علاوہ جس چیز کو آپ چاہیں اسے بھرنے کے بقدر، اے تعریف اور بزرگی والی ذات۔

اور جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

"اللھم لک سجدت وبک امنت وانت ربی علیک توکلت"

ترجمہ: اے اللہ میں نے آپ ہی کے لئے سجدہ کیا اور آپ ہی پر ایمان لایا آپ میرے رب ہیں اور میں نے آپ پر ہی بھروسہ کیا۔

اور جب آپ ﷺ قعدے میں بیٹھتے تو تشہد پڑھتے اور اس کے بعد ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی ثناء کرتے:

"اشھدُانَّ وعدک حق، وان لقاءک حق، واشھد ان الجنۃ حق واشھد ان الساعۃ اتیۃ لاریب فیھا وان اللہ یبعث من فی القبور. ان اللہ لایخلف المیعاد"

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا وعدہ حق ہے اور آپ سے ملاقات حق ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جنت (کا وجود) حق ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ قیامت آنے ہی والی ہے اور جو لوگ قبروں میں ہیں اللہ تعالیٰ انہیں (زندہ کر کے) اٹھائیں گے۔

بے شک اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتے ہیں۔

یہ حدیث ابوالجوزاء عن عائشہؓ کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے اور سعید بن ابی عروبہ، اسرائیل اور ابان نے بھی اسے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۳۳۱۲- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، عبدالرحمٰن بن بدیل عقیلی، بدیل، ابوالجوزاء اور حضرت عائشہؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

آپ ﷺ جب (رکوع سے) اپنا سر اٹھاتے، تو اس وقت تک سجدہ میں نہیں جاتے جب تک کہ بالکل سیدھے کھڑے ہو

جائیں اور جب آپ سجدے سے سر اٹھاتے تو دوبارہ سجدہ اس وقت تک نہیں کرتے جب تک کہ بالکل سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جائیں اور آپ اپنے بائیں پاؤں کو بچھاتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرتے تھے اور آپ ہر دو رکعتوں کے بعد تشہد پڑھا کرتے تھے۔
اور آپ شیطان کی طرح ایڑھیاں اٹھا کر پنجوں کے بل بیٹھنے، درندوں اور کتوں کی طرح بازوؤں کو بچھا کر سجدہ کرنے سے منع کیا کرتے تھے اور آپ اپنی نماز کو سلام سے ختم کیا کرتے تھے۔

اس حدیث کو یزید بن ہارون، یزید بن زریع اور عیسیٰ بن یونس نے حسین معلم، عن بدیل عن ابی الجوزاء کے سلسلۂ سند سے اسی طرح روایت کیا ہے اور یہ حدیث صحیح ہے اور امام مسلم رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔

۳۳۱۳- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، سعید بن عامر، سعید بن ابی عروبہ، بدیل، ابوالجوزاء اور حضرت عائشہؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ سے نماز کی ابتداء اور ''الحمد للہ رب العالمین'' سے قرأۃ کی ابتداء کیا کرتے تھے۔ اور آپ سلام سے نماز کو ختم کیا کرتے تھے۔[1]

یہ حدیث ابوالجوزاء کی احادیث میں سے صحیح اور ثابت ہے اور اسکا یہ طریق سب سے عالی ہے۔

(۲۱۲) یزید بن حمید الضبعی[2]

اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدہ بندوں میں ایک ہستی ابوالتیاح یزید بن حمید ضبعی کی بھی ہے۔ آپ کثرت سے عبادت کرنے والے اسفار کی کثرت کرنے والے اور ذکر و استغفار میں کثرت کے ساتھ مشغول ہونے والے بزرگ تھے۔

۳۳۱۴- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب اور جعفر بن سلیمان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابو التیاح کا بیان ہے،

ایک آدمی بیس سال تک قرآن کریم کی تلاوت کرتا رہا مگر اس کے پڑوسیوں کو اس کا علم نہیں ہوا۔

۳۳۱۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، سیار اور جعفر کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوالتیاح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

میں نے اپنے والد اور اپنے محلے کے بزرگوں کو دیکھا جب ان میں سے کوئی روزہ رکھتا تو عمدہ قسم کا لباس زیب تن کرتا اور سر کے بالوں اور داڑھی میں تیل ڈالتا تھا اور اس زمانے میں ایک آدمی بیس برس تک قرآن کریم کی تلاوت کرتا رہا مگر اس کے پڑوسیوں تک کو اس کا علم نہیں ہوا۔

۳۳۱۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

جعفر بن سلیمان اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ ابوالتیاح رحمہ اللہ کی خدمت میں انکی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم ایک مسلمان آدمی جب اللہ تعالیٰ کے احکام کے سلسلے میں لوگوں کی سستی اور غفلت کو دیکھتا ہے تو اس کے لئے

۱۔ سنن ابی داؤد ۷۸۳. ومسند الامام احمد ۶/ ۳۱. ۹۴، ۱۹۴، ۲۸۱، وسنن الدارمی ۱/ ۲۸۱. والسنن الکبری ۲/ ۱۵. ۸۵، ۱۷۲. والمصنف لابن ابی شیبة ۱/ ۴۱۰. وتاریخ اصبهان للمصنف ۲/ ۱۵۱.

۲۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۲۳۸. والتاریخ الکبیر ۸/ت ۳۱۸۸. والجرح ۹/ت ۱۰۷۶. وسیر النبلاء ۵/ ۲۵۱، والکاشف ۳/ت ۶۳۹۸. وتهذیب التهذیب ۱۱/ ۳۲۰. تهذیب الکمال ۶۹۷۸، (۳۲/ ۱۰۹!)

مناسب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کے سلسلے میں اپنی کوششوں کو تیز کردے۔ یہ بات ارشاد فرما کر آپ رونے لگ گئے۔

ابو التیاح رحمہ اللہ کی مسانید...... آپ نے حضرت انس بن مالکؓ، ابو عثمان النہدی رحمہ اللہ، مطرف بن عبداللہ الشخیر رحمہ اللہ، ابن ابی ملیکہ، ابو حمزہ رحمہ اللہ اور اسحٰق بن سوید رحمہ اللہ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں، جبکہ آپ سے روایت کرنے والوں میں شعبۃ بن حجاج، حماد بن سلمۃ، حماد بن زید اور عبدالوارث کے نام قابل ذکر ہیں آپکی روایت کردہ احادیث کی تعداد بہت زیادہ نہیں ہے اور ان میں سے اکثر احادیث کو صحاح ستہ کے مؤلفین نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔

۳۳۱۷-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عباس بن فضل ازرق، عبدالوارث ابو التیاح اور حضرت انسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے مدینے کے بالائی حصے میں قبیلہ بنو عمرو بن عوف کے یہاں قیام فرمایا: چنانچہ آپ ﷺ وہاں چودہ دن تک قیام پذیر رہے۔ پھر آپ ﷺ نے بنی نجار کی ایک جماعت کے پاس پیغام بھیجا۔ (پیغام سن کر) وہ لوگ تلواروں سے مسلح ہو کر آئے (آپ ﷺ نے ان کے ساتھ ان کے قبیلے میں آنے کی تیاری کی حضرت انسؓ اس منظر کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں) گویا کہ میں ابھی ابھی رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری پر تشریف فرما اور حضرت ابوبکرؓ کو آپکے پیچھے بیٹھا ہوا اور بنی نجار کی جماعت کو آپکی سواری کے اردگرد کھڑا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے وقت میں جس جگہ بھی ہوتے وہیں نماز پڑھ لیتے۔ چنانچہ بکریوں کے باڑوں میں بھی نماز پڑھ لیا کرتے تھے لیکن اونٹوں کے تھان میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے پھر آپ ﷺ نے مسجد بنانے کا حکم دیا اور بنو نجار کے پاس پیغام بھیج کر انھیں بلایا اور ان سے ارشاد فرمایا، مجھ سے اپنے اس باغ کی قیمت لگاؤ! (یہ سن کر) انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم آپ سے اسکی قیمت نہیں وصول کریں گے (بلکہ ہم اسے) اللہ کی رضا کے لئے (بغیر کسی قیمت کے) دیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس باغ میں مشرکین کی قبریں، کھنڈرات اور کھجوروں کے کچھ درخت تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کی قبروں کو اکھاڑنے، کھنڈرات کو برابر کرنے اور کھجور کے درختوں کو کاٹنے کا حکم دیا۔ پھر لوگوں نے کھجور کے کٹے ہوئے درختوں کو مسجد کی سامنے والی دیوار میں لگایا، (اور اس دوران) جبکہ صحابۂ کرامؓ (مسجد کی تعمیر میں استعمال ہونے والی) چٹانوں کو (ادھر سے ادھر) منتقل کر رہے تھے اور اسکے ساتھ ساتھ اشعار بھی پڑھ رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی اشعار پڑھ رہے تھے چنانچہ صحابۂ کرام کہہ رہے تھے،

اللھم لا خیر الا خیر الآخرۃ   فاغفر للانصار و المھاجرۃ

ترجمہ: اے اللہ خیر (اور بھلائی) تو صرف آخرت کی ہی ہے پس آپ مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما دیجئے۔

[1] یہ حدیث ابو التیاح کی احادیث میں سے صحیح اور متفق علیہ ہے شعبۃ حماد بن سلمہ اور عبدالوارث نے اس حدیث کو آپ سے روایت کیا ہے اور ان میں سے عبدالوارث کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۳۳۱۸-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد الطیالسی، شعبہ، ابو التیاح اور حضرت انسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے صحابۂ کرامؓ کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

""لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرو ان کے لئے تنگی پیدا نہ کرو، لوگوں کو اطمینان (دلاؤ، اور انہیں (دین سے) دور مت بھگاؤ""[2]

[1] صحیح البخاری ۱۱۷/۱. ۲۶/۳. ۸۳. ۱۴/۴. ۱۰۲. ۸۶/۵. وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۹.

[2] صحیح البخاری ۲۷/۱. ۳۶/۸. وصحیح مسلم، کتاب الجھاد ۶، ۸. وفتح الباری ۱۶۳/۱.

یہ حدیث شعبہ کے طریق سے صحیح اور متفق علیہ ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ کے واسطے سے شعبہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے۔

۳۳۱۹- فاروق خطابی، ابو مسلم کشی، سلیمان بن حرب، ابو احمد محمد بن احمد، فضل بن حباب، ابو الولید الطیالسی، شعبہ، ابو التیاح اور حضرت انس ؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

" غزوۂ حنین کے دن جب (رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت قریش کے نو مسلم لوگوں میں تقسیم کر دیا تو) انصار نے کہا، اللہ کی قسم یہ بھی عجیب معاملہ ہے کہ ہماری تلواروں سے تو قریش کا خون ٹپک رہا ہے اور ہمارا مال غنیمت ان کے پاس ہے، جب رسول اللہ کو اس بات کی اطلاع ہوئی تو آپ نے صرف انصار کو ایک جگہ بلایا اور ان سے کہا کہ مجھے تمہاری طرف سے ایسی بات پہنچی ہے چونکہ وہ لوگ جھوٹ تو بولتے نہیں تھے اس لئے انہوں نے اس کا اقرار کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" کیا تم لوگ اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو مال غنیمت لیکر جائیں اور تم لوگ اللہ کے رسول ﷺ کو اپنے گھروں کی طرف لیکر جائیں" پھر آپ نے ارشاد فرمایا

" اگر انصار کسی گھاٹی میں چلیں (اور باقی سب لوگ دوسری گھاٹی میں چلیں) تو میں ضرور اسی گھاٹی میں سے چلوں گا جس میں انصار چل رہے ہیں"[1]

یہ حدیث صحیح ثابت اور متفق علیہ ہے اور اسے دو جلیل القدر اماموں، امام بخاری رحمہ اللہ اور امام اسحٰق بن راہویہ نے ابو الولید اور سلیمان بن حرب رحمہ اللہ دونوں کے طریق سے شعبہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے۔

۳۳۲۰- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، جعفر بن مہران اور شیبان، عبد الوارث، ابو التیاح اور ابو عثمان النہدی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے ارشاد فرمایا:

"" میرے خلیل ﷺ نے مجھے ہر مہینے میں تین روزے رکھنے، چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت فرمائی"

عبد الوارث عن ابی التیاح کے حوالے سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے۔

۳۳۲۱- سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، علی بن جعد، شعبہ، ابو التیاح، مطرف اور حضرت عمران بن حصین ؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ

اہل جنت میں عورتوں کی تعداد کم ہوگی"[2]

یہ حدیث شعبہ عن ابی التیاح کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے اسکے علاوہ حماد بن سلمہ نے بھی اس حدیث کو ابو التیاح سے روایت کیا ہے، جبکہ ابراہیم بن طہمان نے حجاج کے واسطے سے اسے ابو التیاح سے نقل کیا ہے۔

(۲۱۴) جابر بن زید رحمہ اللہ[3]

مؤلف حلیہ علامہ ابو نعیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا ان عظیم انسانوں میں سے اپنے علم کے ذریعے شبہات اور تاریکیوں سے

[1] صحیح البخاری ۴/۲۱۴، ۵/۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳. وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵. وفتح الباری ۸/۵۳.
[2] صحیح مسلم ۸/۸۸. ومسند الامام احمد ۴/۴۲۷، ۴۳۶، ۴۴۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۱۲۸. وشرح السنۃ ۱۵/۲۲۸.
[3] طبقات ابن سعد ۷/۱۷۹. والتاریخ الکبیر ۲/۱/۲۰۴، والجرح ۱/۱/۴۹۴. والجمع ۱/۷۳. والکاشف ۱/۱۲۶. وسیر النبلاء ۴/۴۸۱. وتہذیب الکمال ۴/۴۳۴.

کنارہ کش اور مشقت اور سخت تکالیف میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تسلی پانے والے جابر بن زید ابوالشعثاء رحمہ اللہ بھی ہیں آپ علم کا صاف شفاف چشمہ اور عبادت میں ایک مضبوط ستون کی مانند تھے۔

آپ حق کی طرف لپکنے والے اور مخلوق سے دور بھاگنے والے لوگوں میں سے تھے۔

آپ کا تعلق قدیم تابعین سے ہے لیکن آپ کا ذکر آپ کے طبقے سے مؤخر ہو گیا۔

۳۳۲۲-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، ابن عیینہ، عمرو بن دینار اور عطاء کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا:

اگر تمام کے تمام اہل بصرہ جابر بن زید رحمہ اللہ کے پاس آجائیں تو آپ ان سب سے زیادہ کتاب اللہ کا علم رکھنے والے ہوں گے"

۳۳۲۳-احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحق الثقفی، محمد بن صباح اور عبدالجبار بن علاء، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار اور عطاء کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ارشاد ہے۔ اگر اہل بصرہ جابر بن زید کے قول پر متفق ہو جاتے تو قرآن قریم کا علم ان کے لئے کافی ہو جاتا۔

۳۳۲۴-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں سے موسیٰ بن اسحق، عمرو بن علی، عرعرۃ بن برند، تمیم بن جریر سلمی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

رباب نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: آپ لوگ مجھ سے سوال کرتے ہیں حالانکہ جابر بن زید تمہارے درمیان موجود ہیں۔

۳۳۲۵-ابوحامد بن جبلہ، ابوالعباس سراج، محمود بن غیلان، فضل بن موسیٰ اور زید بن حباب، یزید بن عقبہ اور ضحاک ضبی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی دوران طواف جابر بن زید سے ملاقات ہوگئی تو آپ نے انہیں نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے جابر! تم تو اہل بصرہ کے فقہاء میں سے ہو اور عنقریب لوگ تم سے فتوے طلب کریں گے چنانچہ تم صرف قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کی سنت کے مطابق فتویٰ دینا۔ اگر تم نے اس کے علاوہ کوئی طریقہ اختیار کیا تو تم خود بھی ہلاک ہو جاؤ گے اور دوسروں کو بھی ہلاک کرو گے۔

۳۳۲۶-مؤلف حلیہ نقل کرتے ہیں کہ مجھ سے عقبہ ابن مکرم کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یونس ابن بکیر اور سعید بن عبداللہ بصری اسنادی سلسلہ کے حوالے سے یہ منقول ہے کہ

زیاد بن جبیر نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے کسی مسئلے کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے اس کے بارے میں کچھ ارشاد فرمایا: اور پھر کہا تم لوگ ہم سے کیسے سوال کرتے ہو حالانکہ ابوالشعثاء تمہارے درمیان موجود ہیں۔

۳۳۲۷-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ اور سفیان بن عیینہ کے حوالے سے عمرو بن دینار رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

میں نے جابر بن زید رحمہ اللہ سے زیادہ فتاویٰ کے بارے میں علم رکھنے والا شخص کوئی نہیں دیکھا۔

۳۳۲۸-ابوحامد بن جبلۃ، ابوالعباس سراج، حاتم بن لیث جوہری، عارم، حماد بن زید خالد بن فضالہ ازدی کے اسنادی سلسلے سے ایاس بن معاویہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

میں نے اہل بصرہ اور ان کے فقیہ جابر بن زید کو اہل عمان میں سے پایا۔

۳۳۲۹- ابومحمد بن حیان، محمد بن عباس اخرم، نصر بن علی، محمد بن سوار اور ابوالحباب کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ
جس دن جابر بن زید رحمہ اللہ کو دفن کیا گیا تو قتادہ رحمۃ اللہ نے ارشاد فرمایا: آج کے دن زمین کا علم دفن کر دیا گیا ہے۔
۳۳۳۰- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق الثقفی، محمد بن صباح اور عبدالجبار بن علاء، سفیان ابن عیینہ اور عمرو بن دینار کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:
جابر بن زید ابوالشعثاء رحمہ اللہ نے عمرو بن دینار سے بیان کیا حکم بن ایوب نے کچھ لوگوں کو عہدہ قضاء کے لئے نامزد کیا اور میں بھی انہیں میں سے ہوں اے عمرو اگر مجھے اس معاملے میں کسی آزمائش میں ڈالا گیا تو میں اپنی سواری پر سوار ہو کر یہاں سے بھاگ جاؤں گا۔
۳۳۳۱- مؤلف حلیہ اپنے والد اور ابومحمد بن حیان کے واسطے سے ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، سفیان بن عیینہ اور عمرو بن دینار کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ
جابر بن زید نے ان سے بیان کیا میری ایک اونٹنی ہے جس پر سوار ہو کر میں وقوف عرفہ کرتا ہوں اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میدان عرفہ میں موجود تمام کے تمام اونٹ اسکے بدلے میں میرے ہو جائیں۔ مجھے اس کے بدلے میں دوسو دینار کی پیشکش کی گئی تھی مگر میں نے اسے فروخت نہیں کیا۔ اور بعض اہل بصرہ کا بیان ہے کہ جابر بن زید رحمہ اللہ ذی الحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد اس پر سوار ہو کر بصرہ سے مکہ روانہ ہوئے اور ایام حج میں مکہ پہنچ گئے۔
۳۳۳۲- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، جوہری اور فضل بن دکین کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ محمد بن جابر کا بیان ہے:
میں نے ابوالشعثاء جابر بن زید کو تمام حاجیوں میں سب سے آگے دیکھا اور وہ بہت تیز تیز چل رہے تھے۔
۳۳۳۳- ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن عبداللہ بن عبدالعزیز، سوید بن سعید، زیاد بن ربیع، صالح الدہان کے حوالے سے جابر بن زید کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:
میں نے نیکی کے کاموں میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ نماز میں جسمانی مشقت ہے اور مالی مشقت نہیں اور روزے کا بھی یہی حال ہے، لیکن حج میں جسمانی مشقت بھی ہے اور مالی بھی تو میں نے حج کو ان سب سے افضل سمجھا۔
۳۳۳۴- محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بغوی، نصر بن علی، زیاد بن ربیع اور صالح الدھان کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ
جابر بن زید رحمہ اللہ تین چیزوں کی قیمت کم نہیں کروایا کرتے تھے مکہ مکرمہ تک سواری کے کرائے کی قیمت، اس غلام کی قیمت جسے آپ آزاد کرنے کے لئے خریدتے تھے اور قربانی کے جانور کی قیمت، صالح الدھان کا مزید بیان ہے کہ آپ ہر وہ چیز جسے باری تعالیٰ کی رضامندی اور ثواب کے لئے خریدتے تھے اس کی قیمت میں کمی کا مطالبہ نہیں کرتے تھے۔
۳۳۳۵- ابوبکر بن مالک عبداللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر اور مالک بن دینار رحمہ اللہ کے حوالے سے منقول ہے کہ
جابر بن زید رحمہ اللہ ایک مرتبہ رات کے وقت شہر کے علاقے کی طرف نکلے اور آپ نے کتوں کو بھگانے کے لئے باغ میں سے ایک شاخ لی، جب صبح ہوئی تو آپ نے جا کر وہ شاخ وہیں رکھ دی۔
۳۳۳۶- محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بغوی، نصر بن علی اور صالح الدھان کے اسنادی واسطے سے منقول ہے کہ:
جابر بن زید رحمہ اللہ اپنے گھر والوں میں سے کسی کے ساتھ گفتگو میں مشغول تھے۔ پھر آپ ایک قوم کے باغ کے پاس سے گزرے اور اس سے ایک شاخ کھینچ لی تاکہ اسے کتوں کو دور بھگائیں پھر جب آپ گھر پہنچے تو اسے مسجد میں رکھ دیا اور مسجد میں موجود لوگوں سے کہا اس کی حفاظت کرنا میں کچھ لوگوں کے باغ کے پاس گزر رہا تھا اور میں نے اسے وہاں سے کھینچ لیا۔ لوگوں نے کہا سبحان اللہ! اے ابوالشعثاء اس شاخ کی کیا حیثیت ہے۔ تو آپ نے فرمایا اگر اس باغ کے پاس سے گزرنے والا ہر آدمی اس سے ایک ایک شاخ

لیتا رہے تو اس میں کچھ نہیں بچے گا۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے اسے واپس رکھ دیا۔

۳۳۳۷- ابوبکر محمد بن احمد، محمد بن سہل، حمید بن مسعدہ، فضل بن علاء اور عثمان بن حکیم کے اسنادی حوالے سے جابر بن زید کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے عثمان بن حکیم کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

جب جمعے کا دن ہو تو مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ دعا کرو، اے اللہ! مجھے آج کے دن اپنی طرف متوجہ ہونے والوں میں سب سے زیادہ متوجہ ہونے والا اور آپ کا قرب حاصل کرنے والوں میں سب سے زیادہ قرب حاصل کرنے اور آپ سے دعا کرنے اور مانگنے والوں میں سب سے زیادہ دعا کرنے والا اور مانگنے والا بنا دیجئے۔

۳۳۳۸- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ہارون بن عبداللہ، سیار، ابن زید اور حجاج بن عیینہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

جابر بن زید ابوالشعثاء رحمہ اللہ ہمارے پاس ہماری مسجد میں آیا کرتے تھے۔ آپ ایک دن آئے اور آپ نے دو بوسیدہ جوتے پہنے ہوئے تھے اور ارشاد فرمایا، میری عمر میں سے ساٹھ برس گزر چکے ہیں اگر میں نے اس عمر میں کوئی نیکی کا کام نہیں کیا تو یہ دو جوتے اس گزری ہوئی زندگی سے زیادہ بہتر ہیں۔

۳۳۳۹- احمد بن محمد بن سنان، ابوالعباس سراج، ابو معمر صالح بن حرب، خالد بن زید ھدادی اور صالح الدھان کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

جابر بن زید رحمہ اللہ کے پاس اگر کوئی کھوٹا درہم آجاتا تو آپ اسے توڑ کر پھینک دیتے تا کہ اسے کسی مسلمان کو دھوکہ نہ دیا جا سکے۔

۳۳۴۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، ابو عبدالصمد العمی رحمہ اللہ اور مالک بن دینار کے اسنادی واسطے سے منقول ہے کہ

جابر بن زید رحمہ اللہ میرے پاس تشریف لائے اور میں کچھ لکھ رہا تھا میں نے ان سے عرض کی اے ابوالشعثاء میرے اس کام کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ انہوں نے جواب دیا تمہارا یہ کام کیا ہی اچھا ہے کتنی اچھی بات ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کو ایک ورق سے دوسرے ورق پر اور اس کی ایک آیت کے بعد دوسری آیت اور ایک لفظ کے بعد دوسرا لفظ نقل کرتے ہو، اور یہ حلال کام ہے اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۳۳۴۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عبیداللہ بن عمر قواریری، جعفر بن سلیمان اور مالک بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

جابر بن زید رحمہ اللہ سے باری تعالیٰ کے قول:

"ولولا ان ثبتناک لقد کدت ترکنُ الیھم شیئاً قلیلاً اذالاذقناک ضعف الحیاۃ وضعف المماۃِ ثم لاتجدلک علینانصیرا (الاسراء: ۷۴)

میں "ضعف الحیاۃ" "وضعف المماۃ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے اس کا مطلب بیان کیا کہ دنیاوی عذاب کا بھی دوگنا عذاب اور اخروی عذاب کا بھی دوگنا عذاب۔

۳۳۴۲- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شیبان بن ابی شیبہ، سلام بن مسکین اور مالک بن دینار رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

ابوالشعثاء جابر بن زید رحمہ اللہ انکے پاس تشریف لائے اور کہا ہمارے ساتھ نصر بن عاصم کی قرأۃ سننے کے لئے چلیں۔ جب ہم

وہاں پہنچ کر انکی قرأۃ سننے بیٹھے تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی

"وھو الذی فی السماء الہ فی الارض الہ وھو الحکیم العلیم" (الزخرف ۸۴)

ترجمہ: انکی یہ قرأۃ سن کر جابر بن زید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہاری اس قرأۃ میں واؤ کے بغیر "ھو الذی فی السماء الہ و فی الارض الہ وھو الحکیم العلیم" (نہیں ہے)

۳۳۴۳- ابو حامد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق، عبدالجبار، سفیان اور عمرو بن ایوب کے اسنادی حوالے سے ابن سیرین رحمہ اللہ کا یہ مقولہ نقل کیا گیا ہے:

ابوالشعثاء کی حیثیت دینار اور درہم (ہر ایک کے نزدیک) مسلم تھی یعنی آپ سب لوگوں کے نزدیک متقی اور پرہیزگار آدمی تھے۔

۳۳۴۴- ابو حامد، محمد بن اسحاق، عبدالجبار بن العلاء، سفیان کے سلسلۂ سند سے عمرو نے کہا کہ ابوالشعثاء نے مجھے کہا اے عمرو! میں دنیا میں ایک گدھے کے علاوہ کسی چیز کا مالک نہیں۔

۳۳۴۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان اور حارث بن عمرو کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

جابر بن زید رحمہ اللہ سے آپکی وفات کے وقت کہا گیا: آپ کو اس وقت کس بات کی تمنا اور خواہش ہے؟ آپ نے جواب دیا حسن بصری رحمہ اللہ کی طرف ایک نظر دیکھنا۔

۳۳۴۶- مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں سے محمد بن ایوب، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، حبیب بن الشہید اور ثابت کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

جب جابر بن زید رحمہ اللہ کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو آپ سے پوچھا گیا آپ کو اس وقت کس بات کی خواہش ہے؟ آپ نے کہا حسن بصری رحمہ اللہ کی طرف ایک نگاہ دیکھنا۔

ثابت کہتے ہیں میں حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس آیا اور آپکو اس بات کی اطلاع دی۔ آپ جلدی سے ایک سواری پر سوار ہو کر آپکے پاس پہنچے جب آپ ان کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا مجھے اٹھا کر بٹھا دیجئے۔

پھر آپ بیٹھ گئے اور مسلسل یہ کہتے رہے میں آگ سے اور برے حساب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔

۳۳۴۷- عبداللہ بن محمد، محمد بن عبداللہ بن رستہ، محمد بن عبید بن حساب، حماد بن زید اور حجاج بن عیینہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ ہند بنت مھلب سے جابر بن زید رحمہ اللہ کا تذکرہ کیا گیا اور کچھ لوگوں نے کہا ان کا تعلق فرقہ اباضیہ سے تھا تو انہوں نے کہا جابر بن زید لوگوں سے بہت الگ تھلگ رہتے تھے اور صرف میرے اور میری والدہ کے پاس آتے جاتے تھے اور میرے علم کے مطابق جتنے بھی کام اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور قرب کے ہیں انہوں نے مجھے ان کا حکم دیا اور جتنے بھی کام اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور دوری کا باعث ہیں انہوں نے مجھے ان سے منع کیا اور انہوں نے نہ تو مجھے کبھی اباضیت کی دعوت دی اور نہ کبھی اس کا حکم دیا اور نہ ہی کبھی انہوں نے مجھے دوپٹہ اتارنے کا حکم دیا۔ (یہ کہنے کے بعد) انہوں نے حیرانی کے عالم میں اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھ دیا۔

۳۳۴۸- ابو محمد بن حیان، محمد بن حسن بن علی بحر، ابوبکر بن نافع، امیہ بن خالد، شعبہ، مطر وراق اور جابر بن زید کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

جابر بن زید نے ارشاد فرمایا میرا کسی مسکین پر ایک درھم صدقہ کرنا مجھے فرض حج کرنے کے بعد نفلی حج کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

۳۳۴۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، حسن بن عبدالعزیز مصری، یحییٰ بن حسان، قریش بن حیان اور مالک بن دینار کے اسنادی

واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

جابر بن زید رحمہ اللہ میرے پاس تشریف لائے اور جب نماز کا وقت ہوا تو میں نے امامت کے لئے کہا تو انہوں نے امامت کرنے سے انکار کر دیا۔ اور کہا تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کا مالک ہی ان کا زیادہ حقدار ہے۔ گھر کا مالک اپنے گھر میں امامت کا اور بستر کا مالک اپنے بستر کے مرکزی حصے پر بیٹھنے کا اور جانور کا مالک اس کے اگلے حصے پر بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔

جابر بن زید رحمہ اللہ کی مسانید...... جابر بن زید رحمہ اللہ نے بہت سی احادیث مسنداً روایت کی ہیں اور آپ کی اکثر روایات حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ہیں جبکہ آپ سے روایت کرنے والوں میں عمرو بن دینار، قتادہ اور عمرو بن ھرم وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

۳۳۵۰- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، حبیب بن یزید انماطی، عمرو بن ھرم اور جابر بن زید کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ ظہر اور عصر کی نمازوں کو ایک ہی وقت میں ادا کیا اور آپ کا خیال تھا کہ آپ نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ مدینے میں ظہر اور عصر کو ایک ہی وقت میں ادا کیا تھا۔

۳۳۵۱- حسن بن محمد بن کیسان، موسیٰ بن ہارون، داؤد بن عمرو، محمد بن مسلم اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے ابوالشعثاء کو یہ کہتے ہوئے سنا:

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے آٹھ رکعات اکٹھی اور سات رکعات اکٹھی کسی بیماری اور تکلیف کے بغیر ادا فرمائیں۔

اس روایت کو معمر، روح بن قاسم اور حماد بن زید نے بھی عمرو بن دینار سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۳۳۵۲- علی بن ہارون بن محمد، قاضی یوسف بن یعقوب، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، عمرو بن دینار اور جابر بن زید کے اسنادی حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبے میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

شلوار اس شخص کے لئے ہے جس کے پاس تہبند نہ ہو اور موزے اس شخص کے لئے ہیں جسکے پاس جوتے نہ ہوں"

اس حدیث کو عمرو بن دینار، ایوب سختیانی، اشعث بن سوار، شعبہ، ابن جریج، سعید بن زید اور ہیثم نے بھی روایت کیا ہے۔

۳۳۵۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی بن مثنیٰ، ھدبہ ابن خالد، ہمام، قتادۃ، اور جابر بن زید کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے حضرت حمزہؓ کی بیٹی سے نکاح کرنے کا مطالبہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ میرے لئے حلال نہیں ہے کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے اور جو رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت کی وجہ سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

۳۳۵۴- سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، جبارہ بن مغلس، حماد بن زید، عمرو بن دینار جابر اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے:

جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ ہی بھول گیا۔

یہ حدیث جابر بن زید اور عمرو بن دینار کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں جبارہ بن مغلس متفرد ہیں اور

مصنف نے اسے صرف انہی کی سند سے نقل کیا ہے۔

۳۳۵۵-سلیمان بن احمد، سری بن سہل، عبداللہ بن رشید، مجاعہ بن زبیر، قتادہ، جابر بن زید اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ

''قیامت کے دن شہید کو لایا جائے گا اور اسے حساب کے لئے کھڑا کیا جائے گا، پھر مصیبت زدہ لوگوں کو لایا جائے گا اور ان کے لئے نہ تو ترازو نصب کیا جائے گا اور نہ ہی اعمال نامہ کے رجسٹر ان کے سامنے پھیلائے جائیں گے اور ان کے لئے اجر و ثواب پانی کی طرح بہایا جائے گا یہاں تک کہ دنیا میں عافیت سے رہنے والے لوگ اس وقت تمنا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتنا بہترین بدلہ پانے کے لئے کاش ان کے جسموں کو قینچیوں سے کاٹا جاتا''

یہ حدیث جابر اور قتادہ کے طریق سے غریب ہے اور اسکو روایت کرنے میں مجاعہ بن زبیر متفرد ہیں۔

۳۳۵۶-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن عبدالجبار، ابراہیم بن محمد بن عرعرۃ، معتمر بن سلیمان، حکم بن عفان، غطریف ابو ہارون، جابر بن زید اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ

جبرئیل امین (علیہ السلام) نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) آدمی کے گناہوں اور اس کی نیکیوں کو (باری تعالیٰ) کے سامنے پیش کیا جائے گا، پھر ان میں سے بعض گناہوں کو بعض نیکیوں کے بدلے میں ختم کر دیا جائے گا (آخر میں) اگر ایک نیکی بھی بچ گئی تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو (اس نیکی کے بدلے میں) جنت عطا فرمائیں گے''

یہ حدیث جابر اور غطریف کی حدیثوں میں سے غریب ہے اور اسکو روایت کرنے میں حکم بن ابان عدنی متفرد ہیں۔

۲۱۴ داؤد بن ابی ہند رحمہ اللہ[1]

اور وہ عظیم لوگ جو اپنے بعد آنے والوں کے لئے مینارہ نور ہیں ان میں سے ایک ہستی جو اپنے علم میں پختہ کار اور دنیا اور اس کی چمک سے بے رغبت داؤد بن ابی ہند کی ذات ہے:۔

۳۳۵۷-محمد بن حمید، احمد بن حسن بن عبدالجبار، عمرو الناقد اور سفیان بن عیینہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن جریج رحمہ اللہ کا بیان ہے۔

میں نے داؤد بن ابی ہند سے ملاقات کی اور میں نے دیکھا کہ علم ان سے چھلک رہا ہے۔

۳۳۵۸-محمد بن حمید، احمد بن حسن، عمرو الناقد اور سفیان کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ انکے والد کا بیان ہے:

میں واسط شہر میں داخل ہوا اور اس زمانے میں داؤد بن ابی ہند بھی وہاں مقیم تھے تو میں نے دیکھا کہ لوگ آپ کو داؤد القاری کے لقب سے پکارا کرتے تھے۔

۳۳۵۹-محمد بن علی، علی بن احمد بن سلیمان، محمد بن ابی خیرہ اور سفیان بن عیینہ کے اسنادی واسطے سے منقول ہے کہ انکے والد نے ان سے روایت کی:

میں داؤد ابن ہند کی جوانی کے زمانے میں واسط شہر گیا تو میں نے دیکھا کہ لوگ انہیں داؤد القاری کے نام سے پکارتے ہیں اور آپ حسن بصری رحمہ اللہ کے زمانے میں ہی لوگوں کو دینی مسائل کے بارے میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔

---

[1] طبقات ابن سعد ۷/۲۵۵. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۷۸۰. والجرح والتعدیل ۳/ت ۱۸۸۱. والمجمع ۱/۱۳۱. وسیر النبلاء ۶/۳۷۶.

۳۳۶۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابی عاصم اور ابن عبدالاول کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ
داؤد بن ابی ہند اہل بصرہ کے مفتی تھے۔

۳۳۶۱-احمد بن عبید اللہ، عبداللہ بن وھب، ابوعیسیٰ ابن النحاس، ضمرہ بن ربیعہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ داؤد بن ابی ہند کا بیان ہے

جب تم اس چیز کو مضبوطی سے پکڑ لو گے جس پر علماء کا اتفاق ہے تو جس چیز میں علماء کا اختلاف ہے وہ تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گی اور جس چیز میں علماء کا اختلاف ہے اسی چیز سے انہیں منع کیا گیا ہے۔

۳۳۶۲-ابوالحسن سہل بن عبداللہ تستری، حسن بن سہل مجوز، بصری، مسلم بن ابراہیم اور سلیمان بن حرب کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ کا بیان ہے:

میں نے داؤد بن ابی ہند سے کہا: مسئلہ قدر میں تمھاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا میں اس بارے میں وہی کچھ جانتا ہوں جو مطرف نے کہا تھا

ہم (اپنے کاموں کو مکمل طور پر) تقدیر ہی کے حوالے نہیں کرتے ہیں (کہ ان میں کسب کا کچھ دخل ہی نہ ہو) اور اس کی طرف رجوع بھی کرتے ہیں (کہ جو کچھ اس کائنات میں ہوتا ہے وہ تقدیر ہی کے مطابق ہوتا ہے)۔

۳۳۶۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، سالم بن عصام اور محمد بن مرزوق کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انصاری نے کہا:
میں نے داؤد بن ابی ہند رحمہ اللہ اور عوف بن ابی جمیلہ رحمہ اللہ کو مسئلہ تقدیر کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے دیکھا اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے ساتھی کو سر سے پکڑا ہوا تھا اور داؤد بن ابی ہند رحمہ اللہ اس مسئلے میں مثبت تھے۔

۳۳۶۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر نے اپنی کتاب میں سے محمد بن ابان مدینی، یحییٰ بن فضل خرقی اور سعید بن عامر کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

داؤد بن ابی ہند شام گئے تو ان کی ملاقات غیلان سے ہوئی، انہوں نے کہا، اے داؤد میں تم سے چند مسائل کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں، داؤد نے کہا آپ مجھ سے پچاس مسائل کے بارے میں سوال کر سکتے ہیں لیکن میں بھی آپ سے دو مسئلوں کے بارے میں سوال کر دوں گا۔ غیلان نے کہا اے داؤد آپ بھی بے شک سوال کر سکتے ہیں داؤد نے ان سے پوچھا: آپ مجھے بتائیے کہ بنی آدم کو دی گئی اشیا میں [illegible] سے افضل چیز کونسی ہے؟ انہوں نے جواب دیا عقل، داؤد نے ان سے دوسرا سوال کیا کہ آپ مجھے عقل کے بارے میں بتلائیے، کیا وہ لوگوں کے لئے ایک مباح چیز ہے جو شخص چاہے اسے لے لے اور جو چاہے اسے ترک کردے یا وہ لوگوں کے درمیان مختلف حصوں میں تقسیم کی ہوئی چیز ہے؟ یہ سن کر غیلان خاموش ہو گیا اور جواب دیئے بغیر ہی چلا گیا۔

۳۳۶۵-ابومحمد بن حیان، ابوالعباس ہروی، ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ اور ابن ابی عدی کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ داؤد بن ابی ہند کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور ان میں سے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا، اسے دیکھو، اس نے میرے پاؤں کی طرف دیکھا اور کہا کتنی ہی نیکیوں کی طرف یہ پاؤں چلے ہیں۔ پھر اس نے کہا: ابھی تک اس کا وقت نہیں آیا ہے اور وہ دونوں میرے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔

۳۳۶۶-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، حاتم بن لیث اور یحییٰ بن معین کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ سفیان کا بیان ہے میں نے داؤد بن ابی ہند کو فرماتے ہوئے سنا:
مجھے طاعون کے زمانے میں طاعون کی بیماری لگ گئی اور مجھ پر بے ہوشی طاری ہو گئی، اسی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے

پاس آئے اور ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: تم اس کے پاس کیا پاتے ہو؟ اس نے کہا میں اس کے پاس اللہ کی تسبیح، تکبیر، مسجد کی طرف چلنا، اور قرآن کریم کی کچھ تلاوت پاتا ہوں پھر وہ دونوں چلے گئے اور میں ٹھیک ہوگیا۔ اسکے بعد میں نے قرآن کریم کی تلاوت کی طرف بہت توجہ دی یہاں تک میں نے سارا قرآن کریم حفظ کرلیا۔ اس سے قبل میں نے قرآن کریم حفظ نہیں کیا تھا۔

۲۳۶۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن سلیمان اور محمد بن مثنیٰ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ میں نے ابن ابی عدی رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

داؤد بن ابی ہند ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے اے نوجوانوں کی جماعت! میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں شاید اس سے تم میں سے کسی کو نفع ہو جائے، جب میں لڑکا تھا تو اس وقت بازار کی طرف کثرت سے آیا جایا کرتا تھا۔ جب میں ایک جگہ پہنچتا تو اپنے اوپر یہ لازم کرلیتا کہ فلاں جگہ تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہوا جاؤں گا۔ اور جب اس جگہ تک پہنچ جاتا تو پھر اپنے اوپر لازم کرلیتا اور اسی طرح کرتے کرتے گھر تک پہنچ جاتا۔

۲۳۶۸- عبداللہ بن محمد، فضل بن جعفر، عمرو بن علی اور ابن ابی عدی کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

داؤد بن ابی ہند رحمہ اللہ چالیس سال تک مسلسل روزے سے رہے مگر انکے گھر والوں کو بھی اس کا علم نہیں ہوسکا آپ موچی کا کام کرتے تھے اور صبح کے وقت اپنا صبح کا کھانا گھر والوں سے لیکر چلے جاتے اور راستے میں اسے صدقہ کردیتے۔ دن بھر کام کرنے کے بعد آپ شام کو گھر لوٹتے اور افطاری کے وقت گھر والوں کے ساتھ شام کا کھانا کھالیتے۔

۲۳۶۹- ابومحمد بن حیان، یحییٰ بن عبداللہ قسام، ابوسیار، ابوبکر بن خلاد اور سفیان بن عیینہ کے اسنادی واسطے سے انکے والد سے نقل کیا گیا ہے کہ:

جب داؤد بن ابی ہند ہمارے پاس تشریف لاتے تو ہم ان سے ملنے کے لئے باہر جایا کرتے تھے اور ہم ان کی شکل وصورت اور انکی ہیئت اور انکے لباس کے انداز کو دیکھ کر حیران رہ جاتے تھے۔

۲۳۷۰- مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں سے احمد بن محمد بن سہل، ابوبشر یحییٰ بن محمد اور ابراہیم بن ابی شیبہ عبدی کے واسطے داؤد بن ابی ہند کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ اگر دو چیزیں نہ ہوں تو دنیا والے اپنی دنیا سے کوئی نفع نہیں اٹھاسکتے ہیں۔ موت اور ایسی زمین جو تری کو خشک کردیتی ہے۔

داؤد بن ابی ہند رحمہ اللہ کی مسانید...... داؤد بن ابی ہند رحمہ اللہ نے صحابۂ کرامؓ میں سے صرف حضرت انسؓ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں جبکہ تابعین سے سعید بن مسیب رحمہ اللہ، ابوعثمان نہدی، ابوالعالیہ، ابوقلابہ، حسن، ابن سیرین، زرارہ بن اوفی، ابو الشعثاء، شہر بن حوشب، سماک، عکرمہ، جابر، مجاہد، عطاء بن ابی رباح، ابوالزبیر، نافع، مکحول، عطاء خراسانی اور علی بن ابوطلحہ وغیرہ سے روایت کی ہیں۔

۲۳۷۱- سلیمان بن احمد، محمد بن ابی سفیان بلدی، معلی بن مہدی، ابوشہاب حناط، داؤد بن ابی ہند اور حضرت انسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے

”اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، اگر وہ مظلوم ہے تو اس کا دفاع کرو اور اگر ظالم ہے تو اسے اس کے ظلم سے روک دو کیونکہ یہی اسکی مدد ہے۔[1]

---

[1] صحیح البخاری ۳/ ۱۶۸ . ۹/ ۲۸ . وسنن الترمذی ۲۲۸۴ . ومسند الامام احمد ۳/ ۹۹، ۲۰۱ . والسنن الکبری للبیھقی ۶/ ۹۴ . ۱۰/ ۹۰ . وفتح الباری ۵/ ۹۸ . ۸/ ۶۴۹ . ۱۲/ ۳۲۳ .

یہ حدیث حضرت انسؓ کے طریق سے صحیح ہے جبکہ داؤد بن ابی ہند کے طریق سے غریب اور معلی بن مہدی اسے روایت کرنے میں ابوشہاب سے متفرد ہیں۔

۳۳۷۲-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ اپنے والد کے واسطے سے عبدان بن احمد، الطاہر بن سرانخ، ابورجاء عبدالرحمن بن عبدالحمید، یحییٰ بن ایوب داؤد بن ابی ہند اور حضرت انسؓ کے سلسلۂ سند سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اسے ہر مشرک اور شراب نوشی کے عادی پر حرام کر دیا ہے''[۱]

یہ حدیث داؤد عن انسؓ کے طریق سے غریب ہے اور اسے داؤد بن ابی ہند سے یحییٰ بن ایوب مصری معافری نے روایت کیا ہے اور ان سے روایت کرنے میں بھی ابورجاء متفرد ہیں۔

۳۳۷۳-محمد بن حمید بن سہیل، عبداللہ بن اسحق مدائنی، محمد بن حاتم مودب، عمار بن محمد، لیث بن ابوسلیم، داؤد بن ابی ہند اور حضرت انسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے باری تعالیٰ کے ارشاد:

''فوربک لنسئلنھم ۔ اجمعین عما کانوا یعملون ''(الحجر:۹۲-۹۳)

ترجمہ:''تمہارے پروردگار کی قسم ہم ان سے ضرور پرسش کریں گے ان کاموں کی جو وہ کرتے ہیں''

کے بارے میں ارشاد فرمایا: ان سے '' لا الٰہ الا اللہ '' کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

یہ حدیث داؤد بن ابی ہند کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف عمار بن محمد کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۳۷۴-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالوھاب بن عطاء، داؤد بن ابی ہند اور سعید بن میتب کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

''حضرت عمر بن خطابؓ نے مسجد نبوی ﷺ کے منبر پر بیٹھ کر ارشاد فرمایا، بے شک میں ان لوگوں کو جانتا ہوں جو عنقریب رجم کا انکار کریں گے اور کہیں گے رجم قرآن کریم میں نہیں ہے اگر قرآن کریم میں ایسی چیز کی زیادتی جو اس میں نہیں ہے مجھے ناپسند نہ ہوتی تو میں قرآن کریم کے آخری ورقے پر لکھ دیتا۔ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا ہے، ابوبکر نے رجم کیا ہے اور میں نے بھی رجم کیا ہے۔

یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے اور اسے سعید بن میتب سے یحییٰ بن سعید انصاری، داؤد اور دوسرے حضرات نے بھی روایت کیا ہے۔

۳۳۷۵-ابویعلی حسین بن محمد زبیری اور ابونصر احمد بن حسین مروانی، محمد بن سلیمان بن فارس، محمد بن قاسم الطایکانی، عمرو بن ھارون، داؤد بن ابی ہند، سعید بن میتب رحمہ اللہ اور حضرت ابوہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کیا ہے کہ

نیک آدمی اچھی خبر لاتا ہے اور بدکار آدمی بری خبر لاتا ہے۔[۲]

یہ حدیث داؤد بن ابی ہند اور سعید بن میتب کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف محمد بن قاسم کے حوالے سے عمرو بن ھارون بلخی سے نقل کیا ہے۔

۳۳۷۶-ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد محمد بن یونس کدیمی، عمر بن حبیب، داؤد بن ابی ہند اور ابوعثمان النھدی کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے حضور اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''اہل مغرب ہمیشہ غالب رہیں گے اور انکی مدد ترک کرنے والے انکو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم

۱۔ الجامع الکبیر للسیوطی ۴۷۳۷۔ وکنز العمال ۱۳۱۸۵، ۳۹۲۳۱۔ والدر المنثور ۳۲۳/۲۔

۲۔ کشف الخفا ۴۴۸/۱۔ والکامل لابن عدی ۱۹۰۰/۵۔ والاحادیث الضعیفۃ ۴۵۵۔

ہو جائیگی۔ ۱

یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے اور داؤد سے کئی ائمہ حدیث نے اسے روایت کیا ہے جن میں شعبہ ابن عیینہ اور دوسرے ائمہ بھی شامل ہیں اور مصنف کے نزدیک عمر بن حبیب عن داؤد کا طریق سب سے عالی ہے اسی لئے مصنف نے اسی طریق سے اسے نقل کیا ہے۔

۳۳۷۷- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حسن بن موسیٰ اشیب اور عفان بن مسلم، حماد بن سلمہ، داؤد بن ابی ہند، ابوالعالیہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

رسول اللہ ﷺ (ایک سفر) میں جب وادی ازرق کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا۔ یہ کونسی وادی ہے؟ انہوں نے عرض کیا، یہ وادی ازرق ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گویا کہ میں موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف دیکھ رہا ہوں اور آپ اپنے پروردگار کے سامنے بلند آواز سے تلبیہ پڑھ رہے ہیں' پھر آپ ﷺ ثنیہ کے پاس سے گزرے اور صحابہ کرام سے استفسار فرمایا یہ کونسی گھاٹی ہے؟ انہوں نے عرض کیا فلاں گھاٹی ہے آپ نے ارشاد فرمایا گویا کہ میں اس وقت یونس ابن متی (علیہ السلام) کی طرف دیکھ رہا ہوں آپ گھنگھریالے بالوں والی سرخ اونٹنی پر بیٹھے ہوئے ہیں اسکی نکیل پتیوں کی ہے اور آپ نے اون کا جبہ زیب تن کیا ہوا ہے۔ ۲

داؤد عن ابی العالیہ کے طریق سے یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے اور اسے بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے۔

۳۳۷۸- محمد بن عمر بن سلم، احمد بن حسین صوفی، عمر بن سہل، عبداللہ بن تمام، داؤد بن ابی ہند اور محمد بن سیرین کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت حکیم بن حزامؓ کا ارشاد ہے کہ'' میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، یا رسول اللہ! میرے لئے تجارت میں برکت رکھ دی جاتی ہے میں ایک چیز کو بیچتا ہوں کیا میں اسکو دوبارہ خرید سکتا ہوں آپ نے ارشاد فرمایا۔

یہ حدیث داؤد کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف اسی سند سے اس شیخ کے شیخ سے نقل کیا ہے۔

۳۳۷۹- سلیمان بن احمد، ادریس بن جعفر، یزید بن ہارون، داؤد، حسن بصری اور حضرت جندبؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔

جس شخص نے صبح کی نماز ادا کر لی تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں آگیا اور اللہ اس ذمہ داری کے بدلے میں تم سے کچھ بھی نہیں مانگیں گے۔ ۳

یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے اور داؤد سے خالد بن عبداللہ، معتمر بن سلیمان اور بہت سے لوگوں نے اسے روایت کیا ہے اور داؤد کے بعد اس کی سند میں تھوڑا سا اختلاف واقع ہوا ہے چنانچہ ابوبکر بن ابی شیبہ نے اسے یزید بن ہارون عن داؤد عن انس بن سیرین اور حضرت جندبؓ کی سند سے جبکہ عبیداللہ بن تمام نے اسے داؤد، عن حسن، عن سمرہؓ کی سند سے روایت کیا ہے اور درست طریق وہ ہے جسے خالد، معتمر اور دوسرے لوگوں نے داؤد عن حسن عن جندبؓ کی سند سے نقل کیا ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ باب ۵۳۔ والدر المنثور ۱/۳۲۱۔ وکنز العمال ۲۵، ۳۵۰۔ والدر المنثور ۱/۳۲۱۔ والاحادیث الصحیحۃ ۹۶۵۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۷۴۔ والمستدرک ۲، ۳۴۳۔ وصحیح ابن خزیمۃ ۲۶۳۳۔ ومسند الامام احمد ۱/۲۱۵۔ والسنن الکبری للبیہقی ۵/۴۲۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۱۲۰۔ والترغیب والترھیب ۲، ۱۸۲۔

۳۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۶۱۔ وسنن الترمذی ۲۲۲، ۲۱۶۴۔ وسنن ابن ماجۃ ۳۹۴۶۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/۱۶۹۔ ومسند ابی عوانۃ ۲/۱۱۔

۳۳۸۰- ابوبکر بن خلاد اور محمد بن احمد بن مخلد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ھارون، داؤد، مکحول اور ابوثعلبہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے۔

میرے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ محبوب اور میرے زیادہ قریب بیٹھنے کا حقدار تم میں سے سب سے زیادہ بہترین اخلاق رکھنے والا ہے اور مجھ سے سب سے زیادہ دوری کا حق دار تم میں سب سے زیادہ بدترین اخلاق والے، فضول گوئی کی کثرت والے منہ بنا بنا کر اور جبڑوں کو پھیلا پھیلا کر باتیں کرنے والے ہیں۔[1]

اس حدیث کو وھیب بن خالد، ابوجعفر رازی اور بہت سے لوگوں نے داؤد سے روایت کیا ہے اور ہم نے اسے صرف یزید بن ہارون کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس حدیث کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی یزید بن ہارون سے روایت کیا ہے۔

(۲۱۵) منذر بن مالک رحمہ اللہ[2]

اور ان مقدس ہستیوں میں سے جنہوں نے اپنی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزار دی، ایک مقدس ہستی منذر بن مالک بھی ہیں۔ آپ کی پوری زندگی اللہ کے خوف سے آنسو بہانے اور زہد و تقویٰ کا نمونہ تھی، آپ کا شمار اہل بصرہ کے طبقے میں سے ابتدائی لوگوں میں ہوتا ہے۔

۳۳۸۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابویعلیٰ، مقدمی، مسلم بن ابراہیم اور ابوعقیل کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ میں نے ابونضرہ منذر بن مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا:

جب آدمی یہ آیت: "أفأمن اهل القرىٰ أن يأتيهم بأسنابياتاً وهم نائمون" (اعراف: ۹۷) پڑھے تو مستحب ہے کہ بلند آواز سے پڑھے۔

۳۳۸۲- احمد بن جعفر بن معبد، ابوبکر بن نعمان، ابوربیعہ زید بن عوف، عامر بن یساف، سعید جریری اور ابونضرہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

اسلام کی ابتداء میں ان لوگوں کو چار باتوں کی نصیحت کی جاتی تھی:۔

فراغت کے زمانے میں مشغولیت کے زمانے کے لئے کام کرنا صحت میں بیماری کے لئے کام کرنا، جوانی میں بڑھاپے کے لئے کام کرنا، زندگی میں موت کے لئے کام کرنا۔

۳۳۸۳- ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ شیبان بن فروخ اور ابواشھب کے اسنادی حوالے سے ابونضرہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

جس شخص نے رات میں ایک سو سے لے کر ایک ہزار تک آیتوں کی تلاوت کی تو اسے ایک قنطار ثواب ملے گا اور ایک قنطار ثواب کی مقدار ایک بیل کی کھال کے بقدر سونا ہے۔

---

[1] مسند الامام أحمد ۱۹۳/۴ . وصحيح ابن حبان ۱۹۱۷ . والمعجم الكبير للطبراني ۱۵۸/۲ . ومجمع الزوائد ۲۱/۸ . ۳۲۷/۹ . ۲۵۳/۱۰ . ۳۲۵ . وتاريخ بغداد ۶۳/۴ . وتخريج الاحياء ۵۰/۳ . والدر المنثور ۷۶/۲ . والمصنف لابن أبي شيبة ۳۲۷/۸ . والترغيب والترهيب ۴۲۱/۳ . واتحاف السادة المتقين ۳۲۲/۷ . ۳۴۳/۸ . والاحاديث الصحيحة ۳۹۰/۲ . ومشكاة المصابيح ۴۷۹۷ . ۴۷۹۸ .

[2] طبقات ابن سعد ۲۰۸/۷ . والتاريخ الكبير ۷/ت ۱۵۳۵ . والجرح ۸/ت ۱۰۸۸ . وسير النبلاء ۵۲۹/۴ . والميزان ۴/ت ۸۷۶۲ . والتقريب ۲۷۵/۲ . والتهذيب ۳۰۲/۱۰ . وتهذيب الكمال ۶۱۳۸ . (۵۰۸/۲۸)

۳۳۸۴-مؤلف علامہ ابونعیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں سے احمد بن علی اسفذنی، عمر بن علی بن ابی بکر اسفذنی، مسعدۃ بن یسع اور جریری کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابونضرہ کا بیان ہے:

ہم لوگ آپس میں قسوۃ یعنی دل کی سختی کے بارے میں گفتگو کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اہل کتاب کا دل جب سخت ہوجائیں تو اس سے زیادہ سخت چیز کوئی نہیں۔

۳۳۸۵-احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن نائلہ، عباد بن ولید، جعفر بن سلیمان اور جریری کے اسنادی حوالے سے ابونضرہ منذر بن مالک کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

تقدیر قرآن کریم کی اس آیت پر آکر ختم ہوجاتی ہے:

"اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ" (ھود:۱۰۷)

ترجمہ: بے شک آپ کے پروردگار اپنے ارادے کو خوب پورا کرنے والے ہیں۔

۳۳۸۶-مؤلف حلیہ اپنے والد اور عبداللہ بن محمد کے اسنادی حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن محمد بن عمر نے ان سے حسین بن حسن مروزی، معتمر بن سلیمان، ایاس بن فلان کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ:

حسن بصری رحمہ اللہ اور میں ابونضرہ منذر بن مالک کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے۔

تو ابونضرہ رحمہ اللہ نے حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا، اے ابوسعید (حسن بصری رحمہ اللہ کی کنیت ہے) میرے قریب آجایئے۔ آپ ان کے قریب ہوئے تو انہوں نے اپنا ہاتھ ان کی گردن پر رکھا اور انکے رخسار آپ ان کے قریب ہوئے تو انہوں نے اپنا ہاتھ ان کی گردن پر رکھا اور ان کے رخسار پر بوسہ دیا اسکے بعد حسن بصری رحمہ اللہ نے ابونضرہ رحمہ اللہ سے خطاب کرتے ہوتے ارشاد فرمایا۔

اے ابونضرہ! اگر قیامت کے دن خرفنا کیاں نہ ہوتیں تو آپ کے بھائیوں میں سے کئی لوگوں کو یہاں کی چیزیں چھوڑنے پر خوشی ہوتی۔ پھر لوگوں نے حسن بصری رحمہ اللہ سے درخواست کی قرآن کریم کی کوئی سورت اس وقت کی مناسب سے تلاوت کیجئے۔

اور دعا بھی کیجئے۔ آپ نے سورہ اخلاص اور معوذتین کی تلاوت کی اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا اور اس کے بعد آپ نے دعا کی، اے اللہ ہمارے بھائی کو بیماری لگ گئی ہے اور آپ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر ابونضرہ نے رونا شروع کردیا اور ان کو دیکھ کر حسن بصری رحمہ اللہ اور گھر میں موجود افراد نے بھی رونا شروع کردیا اور میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو اس سے زیادہ روتا ہوا کبھی نہیں دیکھا اور اسی وقت ابونضرہ نے ارشاد فرمایا اے ابوسعید! آپ ہی میری نماز جنازہ پڑھایئے گا۔

ابونضرہ منذر بن مالک کی مسانید......ابونضرہ رحمہ اللہ نے کئی صحابہ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں جن میں حضرت ابوسعید خدریؓ، جابر بن عبداللہؓ، ابن عباسؓ، ابوموسیٰؓ، ابن عمرؓ اور حضرت انسؓ شامل ہیں اور آپ سے کئی تابعین نے احادیث روایت کی ہیں، ان میں قتادہ، علی بن زید رحمہ اللہ، سلیمان تیمی، داؤد بن ابوہند، ابوبشر جعفر بن ابی وحشیہ، ابوسلمہ سعید بن زید ابونعامہ السعدی رحمہ اللہ، عوف بن ابی جمیلہ رحمہ اللہ، یحیٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ، خلید بن جعفر رحمہ اللہ، سعید جریری رحمہ اللہ اور ربیع بن صبیح رحمہ اللہ شامل ہیں۔

۳۳۸۷-عبداللہ بن جعفر، یونس، ابوداؤد الطیالسی، مستمر بن ریان، ابونضرہ اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے نقل

کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دوران خطبہ ارشاد فرمایا:

کوئی شخص بھی لوگوں کے ڈر سے حق بات کہنے سے باز نہ رہے، جب اس کو اس کے بارے میں علم ہو جائے"[۱]

اس حدیث کو ابونضرہ سے تابعین میں سے قتادہ، علی بن زید اور سلیمان تیمی نے روایت کیا ہے۔

۳۳۸۸-ابوبکر بن محمد بن احمد، احمد بن عبدالرحمن سقطی، یزید بن ہارون، شعبہ، قتادہ، ابونضرہ اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی منقول ہے

کوئی شخص بھی لوگوں کے خوف سے حق بات کہنے سے باز نہ رہے

جب وہ اسے دیکھ لے، یا اس کو اس کے بارے میں علم ہو جائے"[۲]

حضرت ابوسعید خدریؓ کا بیان ہے کہ اس حدیث نے مجھے اس بات پر ابھارا کہ میں سوار ہو کر فلاں آدمی کے پاس جاؤں اور اس کے کان میں یہ بات ڈال کر واپس آ جاؤں۔

شعبہ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ یہ حدیث ان سے چار آدمیوں قتادہ، ابوسلمہ، جریری، اور ایک اور راوی نے ابونضرہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۳۳۸۹-حبیب بن حسن، فاروق خطابی، حسن بن عمرو واسطی، ابومسلم کشی، محمد بن عبداللہ انصاری، سلیمان تیمی، ابونضرہ اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

"رسول اللہ ﷺ نے مٹکے میں نبیذ بنانے، آدھ پکی اور سوکھی ہوئی کھجور کو ملانے (کر نبیذ بنا) نے اور کشمش اور کھجور کو ملانے (کر نبیذ بنانے) سے منع فرمایا ہے۔[۳]

اس حدیث کو محمد بن عبداللہ انصاری کے علاوہ شعبہ، جریر، یزید بن ہارون، اور یزید بن ربیع نے بھی سلیمان تیمی کے حوالے سے ابونضرہ سے روایت کیا ہے۔

۳۳۹۰-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، جریری، ابونضرہ اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے:

جب تم میں سے کوئی آدمی اونٹوں کے چرواہے کے پاس آئے تو اسے تین مرتبہ پکارے، اگر وہ جواب دیدے تو ٹھیک ہے ورنہ دودھ دھو کر پی لے اور اونٹوں پر ہرگز سوار نہ ہو اور جب تم میں سے کوئی کسی باغ کی دیوار کے پاس آئے تو باغ کے مالک کو تین مرتبہ پکارے اگر وہ جواب دیدے تو ٹھیک ہے ورنہ (باغ کے پھلوں میں سے) توڑ کر کھائے اور اپنے ساتھ لیکر نہ جائے۔

آپ ﷺ کا ارشاد عالی ہے کہ "مہمان نوازی تین دن تک ہوتی ہے اور اگر اس سے زیادہ ہو جائے تو وہ صدقہ ہے"[۴]

۳۳۹۱-محمد بن احمد بن حسن، احمد بن جعفر بن مالک، سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، ہوذہ بن خلیفہ، عوف اعرابی، ابونضرہ اور حضرت ابو سعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

میری امت دو گروہوں میں بٹ جائے گی اور ان دونوں کے درمیان سے ایک تیسرا گروہ نکلے گا۔

[۱، ۲] سنن الترمذی ۲۱۹۱. وسنن الترمذی ۲۱۹۱. وسنن ابن ماجۃ ۴۰۰۷. ومسند الامام أحمد ۳/۵۰. ۸۷. والدر المنثور ۲/۲۹۳. ۵/۷۴. وتفسیر ابن کثیر ۳/۱۲۸، ۱۵۴.

[۳] سنن ابن ماجۃ ۳۴۰۷. ۸. ۳۴۰۸.

[۴] صحیح مسلم، کتاب اللقطۃ باب ۱۴. وصحیح البخاری ۸/۱۳. ۳۹. وفتح الباری ۱۰/۵۳۱.

اور حق پر قائم دو گروہوں میں سے ایک اسے قتل کر دے گا۔

اس حدیث کو ابونضرہ نے تابعین میں سے داؤد بن ابی ہند، علی بن زید بن جدعان، سے روایت کیا ہے جبکہ قاسم بن فضل حدانی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

۳۳۹۲-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، فاروق خطابی، حبیب بن حسن، ابو مسلم کشی، مسلم بن ابراہیم، صامت بن دینار، اور ابو نضرہ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ کا بیان ہے

حضرت طلحہؓ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا' شہید زمین پر چل رہا ہے۔[1]

(ابونضرہ کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور ان سے صرف صلت بن دینار نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۳۳۹۳-علی بن محمد بن اسماعیل الطوسی، ابراہیم بن عبداللہ اصبہانی، ابراہیم بن اسحٰق صفار، ابوبکر خزیمہ، عمران بن موسیٰ، عبدالوارث بن سعید، داؤد بن ابی ہند، ابونضرہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابرؓ کا ارشاد ہے:

جب مسجد نبوی کی آس پاس کی زمینیں خالی ہوگئیں تو بنو سلمہ نے مسجد کے قریب آنے کا ارادہ کیا۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اسکی اطلاع ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

اے بنی سلمۃ! کیا تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو' انہوں نے کہا جی ہاں، اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے بنی سلمہ! اپنے گھروں کو لازم پکڑو، تمہارے نشان قدم لکھے جاتے ہیں۔[2]

امام مسلم رحمہ اللہ کے اصول کے مطابق یہ حدیث صحیح ہے اور آپ نے اسے داؤد عن ابی نضرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے جبکہ شعبہ نے اسے جریری کے حوالے سے ابونضرہ سے نقل کیا ہے۔

۳۳۹۴-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، علاء بن سلمہ بصری، شیبہ ابوقلابہ قیسی، جریری اور ابونضرہ کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ حضرت جابرؓ نے فرمایا:

حضور ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: لوگو! تمہارا پروردگار اور تمہارا پالن ہار ایک ہے اور سن لو! کسی عجمی کو عربی پر اور کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے اور نہ ہی کسی گورے کو کالے پر اور نہ کسی کالے کو گورے پر مگر تقویٰ کی وجہ سے سو اللہ کے ہاں سب سے مکرم وہ ہے جو سب سے تقویٰ میں بڑھ کر ہو پھر آپ نے فرمایا: کیا میں نے فریضۂ رسالت ادا کر دیا تو سب لوگوں نے یک زبان ہو کر کہا کہ اللہ کے رسول! یقیناً آپ نے ادا کر دیا۔ تو آپ نے فرمایا' جو موجود ہیں وہ یہ باتیں ان کو بتلادیں جو یہاں موجود نہیں۔[3]

یہ حدیث ابونضرہ اور حضرت جابر کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے ابوقلابہ اور جریری کے طریق سے لکھا ہے۔

۳۳۹۵-احمد بن جعفر بن سعید، عبید بن حسن، مسلم بن ابراہیم، شداد بن سعید، جریری، ابونضرہ اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے:

حضور ﷺ نے فرمایا: قریش کے نوجوانو! زنا کاریوں میں نہ پڑو اپنی شرمگاہوں کو بچائے رکھو اور کان لگا کر سن لو کہ جس کو اللہ نے بچائے رکھا اس کے لئے جنت ہے۔[4]

---

[1] سنن ابن ماجۃ ۱۲۵ . وتاريخ بغداد ۳۸۲/۴ . ۳۸۳ والأحاديث الصحيحة ۱۲۶ .

[2] صحيح مسلم ، كتاب المساجد ۲۸۰ . ۲۸۱ . ومسند الامام أحمد ۳۳۳/۳ . ومشكاة المصابيح ۷۰۰ . والدر المنثور ۲۶۰/۵ . وتفسير الطبرى ۱۰۰/۲۲ . وتفسير ابن كثير ۵۵۲/۶ . ....

[3] مجمع الزوائد ۲۶۶/۳ . وكنز العمال ۵۶۵۲ . والترغيب والترهيب ۶۱۲/۳ .....

[4] المستدرك ۳۵۸/۴ . والمعجم الكبير للطبراني ۱۶۵/۱۲ . ومجمع الزوائد ۲۵۲/۴ . والسنة لابن ابى عاصم ۶۳۰/۲ . والمطالب العالية ۱۵۸۸ .

یہ حدیث ابونضرہ کے طریق سے غریب ہے جریری نے ان سے روایت کیا ہے اور ان سے نقل ﷺ نے میں شداد متفرد ہیں۔

۳۳۹۶-سلیمان بن احمد، حسین بن اسحٰق تستری، ابوربیع زہرانی، سلام، زید ابونضرہ اور حضرت ابن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ رکوع میں بالکل سیدھے ہوتے اتنے کہ اگر آپ کی کمر مبارک پر پانی انڈیل دیا جائے تو ٹھہرا رہے۔[۱]

یہ حدیث ابونضرہ کے طریق سے غریب ہے اسے ان سے صرف زید العمی نے روایت کیا۔

(۲۱۶) بکر بن عمرو[۲]

ان نابغہ روزگار ہستیوں میں سے ایک ابوصدیق بکر بن عمرو ہیں انکے حالات میں ہے کہ عبادت میں بھی سب سے مقدم رہتے تھے اور مخلوق خدا کی خدمت میں بھی پیش پیش رہتے۔

۳۳۹۷-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر اور زید کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوصدیق نے فرمایا ایک مرتبہ سلیمان بن داؤد علیہ السلام نماز استسقاء پڑھنے کے لئے جارہے تھے راستے میں ایک چیونٹی کے پاس سے گزر ہوا جو پیٹھ کے بل گری پڑی تھی اور اس حالت میں فریاد کررہی تھی کہ اے اللہ ہم آپ کی مخلوقات میں سے ایک حقیر ترین مخلوق ہیں اور بارش کے محتاج، رزق کے طلب گار، یا تو آپ ہمیں ھلاک کردیں یا پھر رزق عطا فرمائیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے (یہ سن کر) فرمایا: واپس لوٹ چلو: دوسروں کی دعاؤں سے تمہارا کام بن گیا۔

۳۳۹۸-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد، مسعر اور زید کے اسنادی حوالہ سے منقول ہے کہ ابوصدیق نے فرمایا" جنازہ تیز قدموں سے لے جاؤ اتنا کہ اگر کسی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ لوگوں کو نہ پاسکے۔

یہ حدیث ابوالصدیق، ابوسعید اور حضرت ابن عمرؓ سے مسند امروی ہے۔

۳۳۹۹-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ہوذہ، عوف اعرابی، ابوصدیق اور ابوسعیدؓ کے حوالہ سے منقول ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا" زمین پوری کی پوری ظلم وسرکشی سے بھر جائے گی؛ پھر میرے اہل بیت سے ایک ایسے شخص کا ظہور ہوگا جو اس کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھردے گا جیسا کہ پہلے یہ ظلم وسرکشی سے بھری پڑی تھی۔[۳]

یہ حدیث ابوالصدیق اور حضرت ابوسعید کے طریق سے مشہور ہے انہوں نے اس کو تابعین اور ابوالصدیق مطر الوراق سے بھی روایت کیا اور ان سے حماد بن زید نے نقل کی۔

۳۴۰۰-سہل بن عبداللہ بن حفص تستری، حسین بن اسحٰق تستری، عبیداللہ بن معاذ اپنے والد اور شعبہ، قتادۃ اور ابوسعید حضور ﷺ سے ناقل ہیں کہ ایک شخص نے ننانوے قتل کیے پھر پوچھتا پھر رہا تھا کہ اسکی توبہ ہوسکتی ہے یا نہیں؟ اس نے راہب سے پوچھا تو اس نے کہہ دیا کہ تیری توبہ نہیں ہوسکتی اس نے راہب کو بھی قتل کردیا لیکن پھر اچھی طرح توبہ تائب ہوا اور بستی سے نکلا تو اسے موت نے آلیا اب رحمت کے فرشتے بھی آئے اور عذاب کے بھی لیکن وہ نیک لوگوں کی بستی کے بالشت بھر زیادہ قریب تھا اس لئے اس کا شمار نیک لوگوں میں کیا گیا۔

۱۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۱/ ۲۱. ومجمع الزوائد ۲/ ۱۲۳.

۲۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۲۲۶. والتاریخ الکبیر ۲/ ۱/ ۹۳. والجرح ۱/ ۱/ ۳۹۰. والجمع ۱/ ۵۷. وتهذیب الکمال ۱۵۱. (۴/ ۲۲۳) وتهذیب التهذیب ۱/ ۴۸۶.

۳۔ کنز العمال ۳۸۶۷۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/ ۳۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/ ۳۲. ومجمع الزوائد ۷/ ۳۱۴.

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے قتادہ سے ہشام اور ہمام نے روایت کی۔

۳۴۰۱- فاروق خطابی، ابو مسلم الکشی، حجاج بن منہال، ہمام، قتادہ ابوصدیق اور حضرت ابن عمر کے حوالہ سے منقول ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

جب تم اپنے مردوں کو قبر میں رکھو تو " بسم اللہ و علی ملۃ رسول اللہ " پڑھو۔[۱] یہ حدیث قتادہ سے صرف ہمام نے مرفوعاً روایت کی اور ہمام اور شعبہ نے ان سے مرفوعاً بھی روایت کیا اور یہ حدیث (علی سنۃ رسول اللہ) ﷺ کے الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے۔

(۲۱۷) فضیل بن زید رقاشی

ان جلیل القدر ہستیوں میں ایک فضیل بن زید رقاشی ہیں۔ حضرت ابن عمر کے دور خلافت میں غزوات میں حصہ لیا۔ ان کے حالات میں لکھا ہے کہ بصرہ میں ان سے بڑھ کر عبادت گزار کوئی نہیں تھا حد درجہ اوقات کی حفاظت کیا کرتے تھے۔ بہت کم غذا لیتے تھے تا کہ گناہوں سے حفاظت رہے کیونکہ شرارت بھرے پیٹ کو ہی سوجھتی ہے تابعین میں سے تھے۔

۳۴۰۲- احمد بن محمد بن حسن بغدادی، محمد بن موسیٰ حرسی، حماد بن زید کے سندی حوالے سے منقول ہے کہ عاصم احول نے کہا:

مجھے فضیل رقاشی نصیحت کرتے ہوئے فرمانے لگے:

لوگوں کے جھمگٹے تجھے اپنے آپ سے غافل نہ کر دیں اس لئے کہ مصیبت تجھ پر پڑنے والی ہے ان پر نہیں! اپنے اوقات کو ادھر ادھر فضولیات میں گزارنے سے بچو! اس لئے کہ سب کچھ محفوظ ہو رہا ہے۔ سب سے زیادہ طلب کئے جانے کے لائق اور جس چیز کی طرف جلدی کی جائے وہ وہ نیکی ہے جو گناہ کے بعد کی جائے گی۔

۳۴۰۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد اپنے والد اور وکیع، سفیان، عاصم سے نقل کرتے ہیں کہ زید رقاشی نے فرمایا:

تیرے پاس لوگوں کا ہجوم تجھے اپنی ذات سے غافل نہ کر دے اس لئے کہ مصیبت تجھ پر پڑنے والی ہے ان پر نہیں! ایام زندگی کو ادھر ادھر گزار دینے سے بچو اس لئے جو کچھ تو نے کہا وہ محفوظ ہو چکا۔ سب سے بہتر اور سب سے پہلے انجام دیئے جانے کے لائق وہ نیکی ہے جو گناہ کے بعد جائے۔

۳۴۰۴- محدث کبیر حافظ ابونعیم اپنے والد عبداللہ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن زید، عبید اللہ بن محمد تیمی سے نقل کرتے ہیں کہ فضیل رقاشی نے فرمایا

کہ غم جب شدت کو پہنچتا ہے تو کمزور پڑ جاتا ہے اور پھر ختم ہی ہو جاتا ہے۔

اس حدیث کو رقاشی نے عبداللہ بن مغفل مزنی اور دوسرے صحابہ سے مسنداً روایت کیا ہے۔

۳۴۰۵- سلیمان بن احمد، یعقوب بن اسحٰق مخرمی، عفان بن مسلم، عبداللہ بن زیاد، عاصم احول، فضیل بن محمد بن زید رقاشی صحابی رسول حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت کرتے ہیں کہ

میں نے حضور ﷺ کو کدو کے برتن، زفت لیپے ہوئے برتن اور سبز رنگ کے ٹھلیوں سے منع کرتے ہوئے سنا۔

۱۔ مسند الامام احمد ۲/۲۷، والسنن الکبری للبیہقی ۴/۵۵، والمستدرک ۱/۳۶۶، والمصنف لابن ابی شیبۃ ۳/۳۲۹، وکنز العمال ۴۲۳۷۶۔

(۲۱۸) قسامہ بن زہیر[1]

محدثین کی سنہری لڑی میں پروئے ہوئے موتیوں میں سے ایک ابوالمنہال، قسامہ بن زہیر ہیں بڑے صابروشاکر تھے دراصل تصوف نام ہی گزارے لائق متاع کے ہونے اور عجز وانکساری اختیار کرنے کے ہیں۔

۳۴۰۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد اپنے والد احمد سے عبدالوہاب۔ عوف، قسامہ بن زہیر کے سلسلۂ سند سے نقل کرتے ہیں کہ

ابوموسیٰ نے بصرہ میں وعظ فرمایا کہنے لگے: اے لوگو! روؤ اگر رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بنالو، اس لئے کہ آخرت میں جہنمی لوگ روئیں گے یہاں تک ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے، اسکے بعد وہ خون کے آنسو روئیں گے اتنا کہ اگر ان آنسوؤں میں کشتیاں ڈال دی جائیں تو وہ بھی تیرنے لگیں۔

۳۴۰۷- ابومحمد بن حیان، عبیداللہ بن احمد بن عقبہ، حسن بن عرفہ، روح بن عبادہ، عوف اور حضرت قسامہ بن زہیر کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ

ایک دفعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جی میں آیا کہ وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھالیا حتی کہ وہ تمام زمین والوں کو دیکھنے لگے اللہ تعالیٰ نے ان کو زمین والوں کے اعمال دکھائے جب حضرت ابراہیم نے یہ سب کچھ دیکھا تو فرمانے لگے: یا اللہ! ان سب کو نیست و نابود کر دیجئے۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابراہیم! میں تم سے زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرنے والا ہوں آپ نیچے جائیں ہوسکتا ہے کہ یہ لوگ لوٹ آئیں اور توبہ کرلیں۔

۳۴۰۸- مصنف رحمہ اللہ اپنے والد عبداللہ سے اور محمد بن ابراہیم بن یحییٰ یعقوب دورقی، ھوذہ بن خلیفہ، عوف قسامہ بن زہیر سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت اشعری نے فرمایا:

علم وحکمت والے کے ساتھ بیٹھنا ایسا ہے جیسے مشک وعنبر والوں کے پاس بیٹھنا اگر وہ تجھے کچھ نہ بھی دیں تب بھی اسکی خوشبو تجھے نہیں گئی اور برے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا ایسا ہے جیسا بھٹی کے قریب بیٹھنا، اس لئے کہ اور کچھ نہ بھی ہو تو اسکا دھواں اور شعلے تو ضرور پہنچیں گے۔

۳۴۰۹- ابومحمد بن حیان، ابویعلیٰ، محمد بن الحسین برجلانی، روح، عمران بن جابر، حضرت قسامہ بن زہیر کا قول نقل کرتے ہیں:

دلوں کو بیدار رکھو ذکر کے ذریعہ۔

یہ حدیث حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اور حضرت ابوھریرہؓ سے مسنداً منقول ہے۔

۳۴۱۰- محمد بن احمد بن حسن، احمد بن جعفر بن حمدان، سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، ھوذہ بن خلیفہ، عوف اعرابی، قسامہ بن زہیر صحابی رسول حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے تمام زمین سے ایک ایک مٹھی لی اور اس سے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو لوگ بھی زمین کی طرح ہیں کوئی کالا ہے تو کوئی گورا اور کوئی سرخ ہے تو کوئی بین بین پھر کوئی نرم ہے اور کوئی گرم، کوئی اچھا ہے اور کوئی برا۔[2]

---

[1] طبقات ابن سعد ۷/ ۱۵۲. والجرح ۷/ت ۸۱۷. والکاشف ۲/ت ۴۶۴۷. وتاریخ الاسلام ۴/ ۴۶. وتھذیب التھذیب ۸/ ۳۷۸. والتقریب ۲/ ۱۲۶. وتھذیب الکمال ۴۸۷۹. (۲۳/ ۲۰) والخلاصۃ ۲/ت ۵۹۱۴.

[2] سنن الترمذی ۲۹۵۵. وسنن أبی داؤد ۴۶۹۳. ومسند الامام أحمد ۴/ ۴۰۰. ۴۰۶. والمستدرک ۲/ ۲۶۱. ومشکاۃ المصابیح ۱۰۰، وطبقات ابن سعد ۱/ ۱/ ۶. والاحادیث الصحیحۃ ۱۶۳۰.

اس حدیث کو معمر، ہشام بن حسان، یحییٰ بن سعید، یزید بن زریع وغیرہ نے حضرت عوف سے نقل کیا ہے۔

۳۴۱۱- سلیمان بن احمد، احمد بن علی الابار، سلیمان بن نعمان الشیبانی قاسم بن فضل حرانی، قتادہ، قسامہ بن زہیر اور صحابی رسول حضرت ابوھریرہؓ کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب مؤمن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو فرشتے ریشم کے رومال میں لپٹا ہوا مشک اور گلدستے لاتے ہیں اور اس کی روح ایسی نکالی جاتی ہے جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جائے، پھر کہا جاتا ہے ''اے مطمئن روح! لوٹ اپنے رب کی طرف راضی برضا پھر اسے ریشم پہنا دیا جاتا ہے اس کے بعد اسے علیین لے چلتے ہیں۔[1]

اس حدیث کو ھشام نے حضرت قتادہؓ سے روایت کیا۔

(۲۱۹) ابو الحلال العتکی

محدثین میں ایک بڑا نام ابوالحلال عتکی کا ہے جو زہد فی الدنیا میں ضرب المثل تھے۔

۳۴۱۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل اور عبید اللہ بن ثور اپنی والدہ اور پھوپھی عیناء سے نقل کرتے ہیں کہ ابو الحلال، بالا خانے میں رہتے تھے بعض دفعہ یہ کرتے کہ ایک دروازے کو آتے اور وہاں سے بستی والوں کو پکارتے کہ اے فلاں بن فلاں: پھر دوسری طرف آتے اور اسی طرح پکارتے اور ان کو جھنجھوڑے یہاں تک کہ چاروں طرف گھوم کر یہی عمل دھراتے اور پھر قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرماتے۔

''هل تحس منهم من احداوتسمع لهم ركزا''

ترجمہ: بھلا تم ان میں سے کسی کو دیکھتے ہو یا (کہیں) ان کی بھنک سنتے ہو۔ (مریم:۹۸) اسکے بعد نماز کو جاتے۔ ان کی وفات ایک سو بیس سال کی عمر میں ہوئی۔

۳۴۱۳- ابوبکر، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبید اللہ بن ثور، عون اور ابن ابی الحلال اپنی والدہ اور پھوپھی عیناء بنت ابی الحلال کا قول نقل کرتے ہیں کہ ''چونہ کا پتھر تھا، والد مرحوم بڑھاپے کی وجہ سے کھڑے نہیں ہو پاتے تھے تو اسی پر سجدہ کر لیا کرتے اور دعا کرتے: اے اللہ! مجھ سے قرآن سلب نہ کرنا۔

ابو الحلال کی مسانید...... ابو الحلال نے ایک سے زیادہ صحابہ سے روایات نقل کی ہیں۔ حضرت عثمان غنی سے احادیث سنی ہیں اور ان سے قتادہ اور غیلان بن جریر روایت نقل کرتے ہیں۔

۳۴۱۴- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، ابن ابی حلال عتکی، صحابۂ رسول حضرت انسؓ کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو شوربہ سے روٹی کھاتے دیکھا، اس میں کدو بھی تھے۔ آپ کدو تلاش کر کر کے کھا رہے تھے۔

۳۴۱۵- احمد بن علی بن مثنی، زکریا بن یحییٰ واسطی، روح، ابو حلال عتکی اور حضرت انسؓ کے سلسلۂ سند سے ثابت ہے کہ ''میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے دن بھر میں بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دیں گے۔[2]

حضرت انسؓ فرماتے ہیں: یہ سننے کے بعد میں نے کبھی وہ بارہ رکعتیں نہیں چھوڑیں۔

۳۴۱۶- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، روح، زرارہ بن ابو حلال عتکی فرماتے ہیں حضرت انسؓ فرماتے ہیں (ایک مرتبہ دوران

۱۔ المستدرک ۱/۳۵۲. واتحاف السادة المتقين ۱۰/۳۹۷.

۲۔ اتحاف السادة المتقين ۳/۳۳۸. وتخريج الاحياء ۱/۱۹۴. وسنن النسائی ۳/۲۶۳، ۲۶۴. وكنز العمال ۲۱۳۷۳.

سفر) رسول اللہ ﷺ نے (اونٹوں کے حدی خواں کو) فرمایا: اے انجشہ! آبگینوں (عورتوں) کے ساتھ یوں (نرمی کے ساتھ) رفتار رکھنی چاہیے۔[1]

۳۴۱۷-ابومحمد بن حیان، احمد بن علی بن جارود، ابوسعید اشج، ابن ادریس، شعبہ و مہدی بن میمون، غیلان بن جریر کی سند سے ابوالحلال عتکی فرماتے ہیں میں کسی کام سے حضرت عثمانؓ کے پاس حاضر ہوا۔ جب وہ کام نکل گیا تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا: کیا کوئی اور کام بھی ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ بس ایک مسئلہ دریافت کرنا تھا کہ ہمارے ایک دوست نے اپنی عورت کو اس کی طلاق کا مالک بنادیا ہے، اب کیا کیا جائے؟ فرمایا: بس اب عورت جو چاہے فیصلہ کرے۔

(۲۲۰) میمون بن سیاہ[2]

اوران عظیم شخصیات میں سے بغض و نافرمانی سے اعراض کرنے والے اور باری تعالیٰ منعم و محسن کے ذکر کی طرف متوجہ ہونے والے میمون بن سیاہ بن مہران بھی ہیں۔

۳۴۱۸-محمد بن علی، ابویعلی، ابراہیم بن محمد بن عرعرہ اور مسلم بن ابراہیم، سلام بن مسکین کا قول نقل کرتے ہیں کہ حضرت میمون بن سیاہ قراء کے سردار تھے۔

۳۴۱۹-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، ابوعبداللہ السلمی، سعید بن عامر کا قول نقل کرتے ہیں کہ حضرت میمون بن سیا کسی کی غیبت نہ کرتے اور نہ اپنے پاس کسی کی غیبت ہونے دیتے۔ اگر کوئی غیبت کررہا ہوتا تو اسے منع فرماتے پھر بھی نہ رکتا تو مجلس سے ہی چلے جاتے۔

۳۴۲۰-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عبدالصمد بن عبدالوارث، اور عبداللہ بن الجندب کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ میمون بن سیاہ فرماتے تھے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کو اپنے ذکر کا عادی بنادیتے ہیں۔

۳۴۲۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن رستہ، شیبان بن فروخ ابوالاشہب کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ حضرت میمون دعا میں فرماتے

''یا اللہ! جس چیز کے بارے میں ہم تنگی و ترشی کا اندیشہ محسوس کررہے ہیں اس کو ہمارے لئے آسان فرما، گھٹن، غم اور تکالیف کو دور فرما۔

میمون بن سیاہ کی مسانید...... میمون بن سیاہ نے حضرت انس سے کچھ احادیث مسنداً نقل کی ہیں وہ یہ ہیں

۳۴۲۲-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن علی بن مسلم، حسن بن علی بن ولید فسوی، ابراہیم بن محمد بن عرعرہ، یوسف بن یعقوب سدوسی، میمون بن عجلان اور میمون بن سیاہ حضرت انس سے حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان بندہ اللہ کی رضا کے لئے اپنے بھائی سے ملاقات کرنے جاتا ہے تو ایک فرشتہ ندا دیتا ہے کہ خوش و خرم رہے جنت تیرے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ عرش کے فرشتوں سے فرماتے ہیں: گویا میرے بندے نے مجھ سے ملاقات کی اور مجھ ہی پر اس کی مہمان نوازی لازم ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے

---

[1] صحیح البخاری ۸/۴۴، ۴۶، ۵۵. وصحیح مسلم، کتاب الفضائل ۷۰. وفتح الباری ۱۰/۵۸۲.

[2] طبقات ابن سعد ۷/۱۵۲. والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۴۵۹. والجرح ۸/ت ۱۰۵۲. والجمع ۲/۵۱۴. والکاشف ۳/۵۸۵۷. والمیزان ۴/ت ۸۹۶۴. وتهذيب التهذيب ۱۰/۳۸۸. والتقريب ۲/۲۹۱. والخلاصة ۳/ت ۷۳۵۰.

مہمان کی ضیافت جنت سے کرتے ہیں۔[۱]

ضحاک نے بھی اس حدیث کو حماد بن جعفر اور میمون بن سیاہ سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث ضحاک بن حمزہ نے حماد بن جعفر ابو میمون بن سیاہ سے روایت کی۔

۳۴۲۳- محمد بن اسحٰق بن ابراہیم قاضی، احمد بن ابی صلابہ مسدد، حزم بن ابی حزم میمون اور حضرت انسؓ کے حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو چاہتا ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو، اس کے رزق میں برکت ہو تو والدین سے حسن سلوک کرے اور رشتہ داریوں کا پاس رکھے۔[۲]

۳۴۲۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، محمد بن بکر، میمون المرائی، میمون بن سیاہ اور حضرت انس کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کچھ لوگ جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اس کا ذکر کرتے ہیں تو آسمان سے ان کو بشارت دی جاتی ہے کہ کھڑے ہو جاؤ، تمہاری مغفرت ہو چکی اور تمہارے گناہ کو نیکیوں سے تبدیل کر دیا گیا۔[۳]

(۲۲۱) حجاج بن فرافصہ[۴]

محدثین میں ایک بڑا نام حجاج بن فرافصہ کا ہے، بڑے عبادت گزار تھے۔

۳۴۲۵- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، ابو موسیٰ انصاری کے حوالہ سے نضر بن شمیل فرماتے ہیں: ''حجاج بن فرافصہ نے ایک مرتبہ چودہ دن تک پانی نہیں پیا''۔

راوی ابو موسیٰ کہتے ہیں: نضر بن شمیل نے ان سے براہ راست حدیث سنی ہے''

۳۴۲۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، اسحٰق بن موسیٰ، ابراہیم بن ھراسۂ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ: میں نے ایک دفعہ گیارہ دن حجاج بن فرافصہ کے پاس گزارے۔ ان دنوں میں نہ تو انہوں نے کچھ کھایا اور نہ سوئے۔

۳۴۲۷- ابو محمد بن حیان، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن مروزی، عبداللہ بن مبارک کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ حضرت سفیان ثوری نے فرمایا: حضرت حجاج بن فرافصہ نے مجھے خط لکھا اس میں تھا ''جس کو عرفانِ الٰہی حاصل ہو گیا تو وہ ان سے محبت کرنے لگے گا۔ اور جو شخص رب سے محبت کرتا ہے وہ دنیا کو خیر باد کہہ دیتا ہے اور اس سے اعراض کرنے لگ جاتا ہے، اور مؤمن غفلت میں کوئی غلط قدم اٹھاتا ہے اور پھر سوچتا ہے تو بے چین ہو جاتا ہے۔

۳۴۲۸- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، ولید بن شجاع، ضمرہ، ابن شوذب کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے حجاج بن فرافصہ رحمۃ اللہ علیہ کو بازار میں پھل والوں کے پاس کھڑے ہوئے پایا۔ میں نے پوچھا: آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ فرمانے لگے: میں ان مقطوع، ممنوع پھلوں کو دیکھنے آیا تھا'' (قرآن کریم کی اس آیت کی طرف اشارہ تھا ''مقطوعة ولا ممنوعة''

۳۴۲۹- عبداللہ بن محمد، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک محمد بن مطرف حضرت حجاج بن فرافصہ کا قول نقل کرتے ہیں:

---

[۱] الاحادیث الصحیحة ۵۶۷. ومجمع الزوائد ۸/۱۷۳. والکامل لابن عدی ۲۴۰۹/۶.

[۲] المستدرک ۱۶۰/۴. ومسند الامام أحمد ۲۶۶/۳. ومجمع الزوائد ۱۳۶/۸، ۱۵۲. والترغیب والترہیب ۳۱۷/۳. والکامل لابن عدی ۱۵۵۳/۴، ۲۵۷۰/۷. وکنز العمال ۶۹۶۸.

[۳] مسند الامام أحمد ۱۴۲/۳. ومجمع الزوائد ۷۶/۱۰، ۸۰. والترغیب والترہیب ۴۱۰/۲. واتحاف السادة المتقین ۸/۵. والدر المنثور ۱۵/۱. وتخریج الاحیاء ۲۹۷/۱.

[۴] التاریخ الکبیر ۲/ت ۲۸۴۱. والجرح ۳/ت ۷۰۲. والکاشف ۲۰۷/۱. والمیزان ۴۶۳/۱. وتہذیب الکمال ۱۱۲۵. (۴۴۷/۵)

کتابوں میں لکھا ہے: جو شخص بغیر مشورے کے کوئی کام کرے تو فضول کی مشقت برداشت کرے گا اور ظالم سے انتقام نہ لو، نہ زبان سے نہ ہاتھ سے اور جس نے ظالم کے لئے استغفار کیا تو اس نے شیطان کو بھی موت دے دی"۔[1]

حضرت انس بن مالک ابو عثمان نہدی، ابی عمران جونی، مکحول سے یہ حدیث مسنداً منقول ہے۔

۳۴۳۰- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، سعید بن اشعث السمان، حارث بن عبید، حجاج بن فرافصہ اور صحابی رسول حضرت انسؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

استغفار کرو! ہم نے استغفار کیا تو آپ نے فرمایا: ستر بار کرو! تو ہم نے ستر بار استغفار کیا پھر آپ نے فرمایا:

جو شخص ستر بار استغفار کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہ معاف فرمادیتے ہیں اور یقیناً ایسا شخص تو نامراد و ناکام ہوگا جس نے ایک دن میں سات سو سے بھی زیادہ گناہ کئے ہوں"۔[1]

۳۴۳۱- ابو جعفر محمد بن محمد مقری، حسین بن محمد بن حاتم، محمد بن عبداللہ بن عمار، عیسیٰ بن یونس، ابن علاثہ، حجاج، ابو عثمان، اور صحابی رسول حضرت سلمانؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جب باتیں غالب ہوں اور عمل کچھ نہ ہو، لوگوں میں انسیت ہو لیکن دل پھٹے ہوئے ہوں اور لوگ رشتہ داریاں ترک کرنے لگیں ایسے موقع پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ان پر پڑتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو اندھا بہرا بنادیتے ہیں۔[2]

۳۴۳۲- حبیب بن حسن، ابو مسلم الکشی، ابو عاصم نبیل، سفیان ثوری، حجاج یزید رقاشی اور حضرت انسؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

قریب ہے کہ بہت زیادہ فقر کفر میں مبتلا کرنے لگے اور زیادہ حسد تقدیر پر غالب ہوجائے۔[3]

۳۴۳۳- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عبداللہ بن عمار، المعافی بن عمران، سفیان، ابو عمران اور حضرت جندب کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جب تک دل لگا رہے قرآن پڑھتے رہو اور جب جی گھبرائے تو بس کردو"۔[4]

۳۴۳۴- سلیمان بن احمد، ابو عمرو محمد بن عثمان بن سعید کوفی، احمد بن عبداللہ بن یونس، فضیل بن عیاض، سفیان ثوری، حجاج، مکحول صحابی رسول حضرت ابوہریرہؓ سے آپ ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں کہ:

"جو شخص دنیا حلال طریقے سے حاصل کرے، مانگتا نہ پھرے اور گھر والوں کی خبر گیری کرتا رہے، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے تو ایسا شخص جب اللہ تعالیٰ کے روبرو پیش ہوگا تو اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا۔ اور جو شخص دنیا تو حلال طریقہ سے حاصل کرے لیکن بڑائی جتلائے، فخر و مباہات کرے اور اترائے اس شخص سے اللہ تعالیٰ ایسے وقت میں ناراض ہوں گے۔[5]

۱۔ تاریخ بغداد ۶/۳۹۳. وکنز العمال ۷۹۶۷........ ۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۶/۳۲۳. واتحاف السادة المتقین ۱/۳۰۰. وتاریخ ابن عساکر ۴/۱۸۳. والدر المنثور ۷/۲۶. ومجمع الزوائد ۷/۲۸۷. وکنز العمال ۴۳۸۵۷.

۳۔ تاریخ أصبهان ۱/۲۹۰. والضعفاء للعقیلی ۴/۲۰۶. واتحاف السادة المتقین ۸/۵۲، ۱۴۲، ۱۵۰. وکنز العمال ۱۶۶۸۲. والدر المنثور ۶/۳۲۰. ومشکاة المصابیح ۵۰۵۱. وتخریج الاحیاء ۳/۱۸۴، ۲۲۹. وتذکرة الموضوعات ۱۷۴. والدر المنتثرة ۱۲۴. والعلل المتناهیة ۲/۳۲۰.......... ۴۔ مسند الامام أحمد ۴/۳۱۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/۱۷۶. وکنز العمال ۲۸۰۵.

۵۔ المصنف لابن ابی شیبة ۷/۱۶. وامالی الشجری ۲/۱۷۳. واتحاف السادة المتقین ۵/۴۱۴. ومشکاة المصابیح ۵۲۰۷. وکنز العمال ۹۲۴۵. وتخریج الاحیاء ۳/۲۱۷.

۳۴۳۵- ابوبکر محمد بن سہل، محمد بن حسن بن عبدالرحمٰن، ابوداؤد مبارکی، ابوشہاب الحناط، سفیان ثوری، حجاج، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ اور حضرت ابوھریرہؓ کے حوالہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مؤمن سیدھا سادھا اور شریف ہوتا ہے جبکہ فاجر وفاسق فریبی اور کمینہ ہوتا ہے۔[1]

(۲۲۲) ایاس بن قتادہ تمیمی

بزرگوں میں ایاس بن قتادہ تمیمی کا نام بھی ملتا ہے۔ یہ احنف بن قیس کے بھانجے تھے اور بنوتمیم کے قاضی تھے۔

۳۴۳۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن زکریا، عبداللہ بن عمر، اصمعی نقل کرتے ہیں کہ: ''میں تو بنوتمیم کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کولھوں کا بیل بنا ہوا ہوں اور ادھر موت میرے پیچھے لگی ہوئی ہے یہ کہہ کر شبکہ مقام کی طرف نکل کھڑے ہوئے اور وہیں رہنے لگے وہاں ہی ان کی وفات ہوئی۔

ان سے ان کا یہ قول بھی منقول ہے: ''اے بنوتمیم: میں نے اپنی جوانی تمہاری نذر کر دی۔ میرا بڑھاپا تو میرے پاس رہنے دو''

حضرت ایاس نے قیس بن عباد سے مسنداً روایت کیا ہے۔

۳۴۳۷- حبیب بن حسن، یوسف، عمرو بن مرزوق، شعبہ، ابوحمزہ، ایاس بن قتادہ، قیس بن عباد کا قول نقل کرتے ہیں کہ ''میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ملنے مدینہ آیا مجھے ابی ابن کعب سے ملنے کا زیادہ اشتیاق تھا۔ میں نماز کے لئے صف اول میں کھڑا تھا۔ حضرت عمر تشریف لائے ان کے ساتھ صحابہ بھی تھے۔ ایک شخص آیا اور اس نے لوگوں کو دیکھا مجھے اجنبی دیکھ کر۔ مجھے جگہ سے ہٹا دیا۔ اور خود اس جگہ کھڑا ہو گیا مجھے نہیں معلوم میں نے کیا نماز پڑھی نماز کے بعد مجھے کہنے لگا''

''نوجوان! اللہ تیرا بھلا کرے یہ جو کچھ میں نے کیا جہالت کی بنا پر نہیں کیا بلکہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا تھا کہ ہم اس صف میں کھڑے ہوں جو آپ کے بالکل متصل ہو، میں نے صف میں دیکھا تو تم اجنبی معلوم ہوئے

پھر حدیث بیان کرنے لگے لوگ سراپا سماع بن کر ان کی بات سننے لگے۔

کہنے لگے:

''اہل حل وعقد تباہی کے دہانے پر پہنچ گئے اور خدا کی قسم! یہ لوگ تباہی کے دہانے پر پہنچ گئے۔ یہ بات انہوں نے تین دفعہ دھرائی، پھر کہا: ''واللہ! مجھے ان پر افسوس نہیں جو خود بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا، واللہ! مجھے ان پر افسوس نہیں، مجھے تو ان پر ترس آتا ہے جو دوسرے لوگ ہلاک ہوئے مسلمانوں میں سے ان کی وجہ سے۔

راوی قیس بن عباد کہتے ہیں: ''تب مجھے معلوم ہوا کہ یہ شخص ابی بن کعبؓ ہی تھے''

(۲۲۳) ابوالابیض[2]

عابدین کی طویل فہرست میں ایک نام ابوالابیض کا ہے بڑے عابد اور زاھد بزرگ تھے۔

۳۴۳۸- احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید' سلمہ' سہل بن عاصم، علی بن غنام بن علی اور عمر ابوحفص جزری حضرت ابوالابیض کے

---

[1] سنن أبي داؤد ۴۷۹۰. وسنن الترمذي ۱۹۶۴. والسنن الكبرى للبيهقي ۱۰/۱۹۵. والمستدرك ۱/۴۳، ۴۴. والمعجم الكبير للطبراني ۱۹/۸۲. والأدب المفرد ۴۱۸. ومجمع الزوائد ۱/۸۲. ومشكاة المصابيح ۵۰۸۵ وكنز العمال ۶۸۱. وشرح السنة ۱۳/۸۶. والاحاديث الصحيحة ۹۳۵. وكشف الخفا ۲/۴۰۵.

[2] الجرح ۶/ت ۱۲۲۴، ۹/ت ۱۳۸۸. وتهذيب الكمال ۷۱۹۲ (۳۳/۸)

بارے میں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی کو خط لکھا جس میں لکھا تھا:

تسلیم وآداب کے بعد!

دنیا میں ایک نفس کے مکلف بنائے گئے ہو اگر تم نے اس کی اصلاح کر لی تو اس کے بعد مفسدین کا فساد تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اگر تم نے اسے بگاڑ دیا تو صالحین سے تم کو نفع نہ پہنچے گا اور جان لو! تم دنیا سے اس وقت تک نہیں بچ سکتے جب تک تم اس کی چمک دمک سے بے پرواہ نہ ہو جاؤ حضرت انس بن مالکؓ سے مسنداً نقل کیا گیا۔

۳۴۳۹-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، منصور، ربعی ابوالابیض اور حضرت انس بن مالک کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ: آپ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے جب سورج حلقہ بنا کر چمک رہا ہوتا"۔

(۲۲۴) لاحق بن حمید[1]

فقہاء محدثین میں لاحق بن حمید کا نام سرفہرست ہے۔ نہایت زیرک اور معاملہ فہم تھے۔

۳۴۴۰-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوقطن، منذر بن ثعلبہ، ردینی بن ابی مجلز اپنے والد سے ان کا قول نقل کرتے ہیں کہ مؤمنوں میں سب سے عقل مند وہ ہے جو حد درجہ محتاط ہو۔

۳۴۴۱-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عمرو بن جبلہ، حرمی بن عبادہ، منذر بن ثعلبہ، ردینی بن ابومجلز اپنے والد ابو مجلز سے نقل کرتے ہیں: لوگوں میں سب سے ہوشیار وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہو"۔

۳۴۴۲-محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن ابی السری، معتمر بن سلیمان عمران بن جریر، حضرت ابومجلز سے نقل کرتے ہیں: سب سے افضل وہ نماز ہے جو لمبے قیام والی ہو اور سب سے افضل عبادت لمبا رکوع ہے"۔

۳۴۴۳-ابومحمد بن حیان، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، ابن المبارک، عمران بن جریر، ابومجلز سے نقل کرتے ہیں کہ اگر تم اس بات کی استطاعت رکھو کہ قرض دار کو قرض کے سلسلے میں کوئی بھی تکلیف نہ پہنچاؤ تو ضرور ایسا کرنا اور جو کچھ تم نے چھوڑ دیا حق واجب ہونے کے بعد اس کا اجر تمہیں یقیناً دیا جائے گا"۔

۳۴۴۴-محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، عبیداللہ بن معاذ، معتمر بن سلیمان نقل کرتے ہیں کہ حدیث وفقہ کی مجلس ہو رہی تھی اس دوران ایک شخص نے ابومجلز سے کہا" اس کے بجائے قرآن کی کوئی سورت پڑھ لیتے" ابومجلز نے جواب میں فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ قرآن کی سورۃ پڑھنا زیادہ افضل ہے اسی مشغلہ سے جس میں ہم لگے ہوئے ہیں"۔

۳۴۴۵-ابومحمد بن حیان، حاجب بن ابوبکر، محمد بن مسعود عجمی، عبدالرزاق ابن التیمی، اپنے والد تیمی سے حضرت ابومجلز کا قول نقل کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی حدیث قرآن کی طرح ہے' ایک دوسری کے لئے ناسخ ہوتی ہے۔

۳۴۴۶-محمد بن ابراہیم، ابوالعباس بن قتیبہ، محمد بن ابی السری، معتمر بن سلیمان حضرت ابومجلز سے قرآن کریم کی آیت "فجزاؤہ جھنم خالداً" (النساء: ۹۳) کی تفسیر نقل کرتے ہیں: یعنی وہ اس سزا کے لائق ہے جو اللہ نے بیان فرمائی پھر اگر وہ چاہے تو درگزر بھی کر سکتا ہے۔

۳۴۴۷-محمد بن علی، ابوالعباس بن قتیبہ، محمد بن ابی السری، معتمر بن سلیمان، کہمس، عباس جریری، ابومجلز اور قیس بن عباد کے سلسلہ سند

---

[1] طبقات ابن سعد ۷/۲۱۶، ۲۶۸، ۳۶۸. والتاریخ الکبیر ۸/ت ۲۹۱۱. والجرح ۹/ت ۵۲۶. والجمع ۲/۵۵۷. والکاشف ۳/ت ۲۲۴. والمیزان ۴/ت ۹۴۳۹. وتھذیب التھذیب ۱۱/۱۷۱. وتھذیب الکمال ۲/۷۷۲. (۱۷۶/۳۱)

سے منقول ہے کہ: ایک شخص اپنے مسلمان بھائی سے بنیت رضائے الٰہی ملنے جارہا تھا کہ ایک شخص اس سے ملا اور پوچھنے لگا:
''تم کہاں جارہے ہو؟ اس نے جواب میں کہا:''فلاں شخص کے پاس'' اس نے دوبارہ پوچھا: کیا تمہارے آپس میں کوئی رشتہ داری کا تعلق ہے؟ اس نے کہا:''نہیں!''''اس نے پھر پوچھا:''کوئی حاجت یا ضرورت؟ اس نے کہا: نہیں میں تو اس سے اللہ کے لئے محبت رکھتا ہوں اس اجنبی شخص نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کا پیامبر ہوں اور تمہیں یہ بتلانے آیا ہوں کہ مسلمان بھائی سے محبت کرنے کی بناء پر اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے ہیں''

۳۴۴۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، عبدالملک بن صباح، عمران بن حدیر نقل کرتے ہیں کہ ابن سیرین نے ابومجلز کو پیغام بھیجا: ہمارے پاس کچھ رقم بھیج دو لیکن اس طور پر کہ جب تک ہم نہ بھیج دیں آپ نہ مانگیں حضرت ابومجلد نے تین سو کی ایک تھیلی بنائی اور انکو بھیج دی۔

۳۴۴۹-محمد بن ابراہیم، ابوالعباس بن قتیبہ، محمد بن ابی السری، معتمر، عمران بن حدیر اور ابومجلز کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالبؓ نے فرمایا: لوگ مجھ پر دو آدمیوں کو حکم بنانے پر لعن طعن کرتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک پرندے کے حق میں بھی دو آدمیوں کو حکم بنایا ہے''

حضرت ابومجلز نے حضرت انس، عبداللہ بن عمر، عبداللہ ابن عباس سے مسنداً روایت کیا۔

۳۴۵۰-محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمٰن السقطی، یزید بن ھارون، سلیمان تیمی، ابومجلز اور حضرت انسؓ کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز میں ایک مہینہ تک متواتر قنوت نازلہ پڑھی رکوع کے بعد آپ رعل و ذکوان کے خلاف بددعا کرتے اور فرماتے''عصیہ نے اپنے نام کی طرح اللہ کی نافرمانی کی''۔

۳۴۵۱-سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ھارون، عبدالسلام بن سہل، محمد بن عبداللہ رازی، ابوثمیلہ یحییٰ بن واضح، ابوطیبہ اور ابومجلز اور حضرت ابن عمر حضور اکرم ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں: آپ نے فرمایا'' جو ریشم پہنے، چاندی کے برتنوں میں پانی پیے وہ ہم میں سے نہیں اور جو شخص بیوی کو شوہر سے بدظن کردے یا غلام کو اپنے آقا سے برگشتہ کرے وہ بھی ہم میں سے نہیں(۱)

۳۴۵۲-ابواحمد حسین بن علی التمیمی النیشاپوری، محمد بن اسحٰق بن خزیمہ حسان بن عباد بصری، سلیمان تیمی، ابومجلز، عکرمہ اور حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں شرک کی سرایت صفا پہاڑ پر چھوٹی سی چیونٹی کے رینگنے سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے اور بندے اور کفر میں نماز چھوڑنے کا فرق ہے''۔۲

یہ حدیث ابومحسن عکرمہ اور سلیمان کے طریق سے غریب ہے عباد بصری اور ان کے بیٹے اس حدیث شریف میں متفرد ہیں۔

(۲۲۵) حسان بن ابی سنان۳

جماعت صوفیاء میں حضرت حسان بن ابی سنانؒ کا نام نمایاں ہے۔ دل اور اعضاء کو ایک اور اپنی زبان اور آنکھوں پر قابو پانے والے تھے۔ صاحب دل اور صاحب حال شخص تھے۔

۱۔ مجمع الزوائد ۳۳۲/۴، ۷۷/۵. والترغیب والترہیب ۱۲۷/۳. وکنز العمال ۴۱۲۲۲.

۲۔ مجمع الزوائد ۲۲۴/۱۰. واتحاف السادۃ المتقین ۱۵۳/۸، ۲۸۱. ۲۷۳/۲، ۳۰۴/۷. والدر المنثور ۵۴/۴. وتفسیر ابن کثیر ۴۴۴/۴. والکامل لابن عدی ۲۶۹۵/۷.

۳۔ التاریخ الکبیر ۲/ت ۱۴۹. والجرح ۳/ت ۱۰۴۶. وتاریخ الاسلام ۲۰/۵. وتہذیب الکمال ۱۱۹۰. (۲۶/۶) وتہذیب التہذیب ۲۴۹/۲.

۳۴۵۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن نائلہ، سلیمان بن داؤد شاذ کونی جعفر بن سلیمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے وہب بن منبہ کو کہتے ہوئے سنا: میں نے خواب میں آنحضور ﷺ کی زیارت کی میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ کی امت کے ابدال کہاں ہوتے ہیں؟ آپ نے اپنے دست مبارک سے شام کی طرف اشارہ کیا میں نے پھر پوچھا: یا رسول اللہ! عراق میں بھی کوئی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں! وہاں محمد بن واسع، حسان بن ابی سنان اور مالک بن دینار ہیں''

۳۴۵۴-ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذا ، احمد بن ابراہیم دورقی، عبداللہ بن یزید مقری اور حضرت جعفر بن سلیمان سے ایک شخص نقل کرتا ہے کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا: آپ نے فرمایا: اگر حسان دعا کرے۔ کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائیں تو یقینا ایسا ہو جائے گا''

۳۴۵۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم، غسان بن مفضل اور ابو الحکیم کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ حضرت حسان نماز عید کے لئے گئے، جب لوٹے تو ان کی بیوی کہنے لگی آج کتنے حسین وجمیل، پری پیکر چہروں کو دیکھا؟ جب وہ زیادہ کہنے لگی تو آپ نے تحمل سے جواب دیتے ہوئے فرمایا: پگلی! جب سے میں گھر سے نکلا ہوں، واپس آنے تک میں اپنے انگوٹھوں کی طرف ہی دیکھتا رہا۔

۳۴۵۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر ابو جعفر محمد بن عیسیٰ حماد بن زید کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے جب حسان کو دیکھا تو مجھے دائمی مریض لگے ابو جعفر کہتے ہیں: یہ بات میں نے مخلد بن حسین سے ذکر کی تو انہوں نے جواب میں کہا: ''واقعی! میں نے بھی جب بھی ان کو دیکھا تو مجھے لاغر و کمزور معلوم ہوئے''

۳۴۵۷-عبداللہ، احمد، احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن عیسیٰ، عبداللہ بن محمد الزراد کہتے ہیں: ''حضرت حسان نماز عید ادا کرنے کے لئے گئے، واپسی پر ان سے کسی نے کہا: ''اے عبداللہ! اس عید پر تو بہت زیادہ عورتیں تھیں۔ انہوں نے کہا: میں نے تو ایک عورت کی طرف بھی نظر اٹھا کر نہیں دیکھا یہاں تک کہ گھر پہنچ گیا۔

۳۴۵۸-ابو محمد بن حیان، ابو یعلی موصلی، محمد بن حسین برجلانی، عبدالجبار بن نصر کے سلسلہ سند سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت حسان کا ایک دفعہ ایک نئے تعمیر شدہ مکان کے پاس سے گزر ہوا تو پوچھا: یہ کب بنایا گیا؟ پھر فوراً ہی اپنے نفس کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے: تجھے کیا غرض کہ یہ کب بنا لایعنی باتوں کے بارے میں پوچھتا ہے؟ پھر ایک سال متواتر روزے رکھ کر اپنے نفس کو سزا دی۔

۳۴۵۹-ابو احمد محمد بن احمد غطریفی محمد بن شعیب، بن ابراہیم، عبدالرحمن بن عمر ورستہ، ابو داؤد، عمارہ بن زاذان کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ ''حضرت حسان دکان کا دروازہ کھولتے، ایک طرف دوات رکھتے اور حسابات کے کاغذات پھیلا دیتے اور سامنے سے پردہ ڈال کر نماز میں مشغول ہو جاتے۔ جب کسی انسان کی آہٹ محسوس کرتے کہ دکان کو آ رہا ہے تو حسابات پر جھک جاتے اور یوں ظاہر کرتے کہ گویا حسابات میں لگے ہوئے تھے''

۳۴۶۰-ابو احمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن ابراہیم عبدالرحمن بن عمر، ابو داؤد اور سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں: حسان بن ابو سنان فرمایا کرتے تھے: اگر مساکین نہ ہوتے تو میں تجارت کا مشغلہ اختیار ہی نہ کرتا''

۳۴۶۱-محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن عمر، عبدالرحمن بن عمر، زہیر بن نعیم کے سلسلہ سند سے ثابت ہے کہ یونس بن عبید اور حضرت حسان بن ابی سنان کی ملاقات ہوئی۔ یونس نے کہا: مجھ پر سب سے گراں بارشی تو تقویٰ ثابت ہوئی۔ حضرت حسان نے فرمایا: میں نے آسان ترین راہ کا انتخاب کیا یونس بن عبید نے پوچھا: وہ کیا؟ حضرت حسان نے فرمایا: ''شک اور یقین میں تردد کی صورت میں میں نے یقین والی صورت کو اختیار کیا جس کی وجہ سے کافی سہولت رہی''

۳۴۶۲-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، حسن بن عبدالعزیز، ضمرہ، عبداللہ بن شوذب حضرت حسان کا قول نقل کرتے ہیں: ورع کتنا ہی سہل الحصول ہے بس جب کسی شئی میں شک ہو تو اسے چھوڑ دو۔

۳۴۶۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، حسن بن عبدالعزیز، ضمرہ اور شوذب نقل کرتے ہیں کہ حضرت حسان بصرہ کے تاجر تھے ان کا شراکت دار بصرہ میں رہتا تھا اور یہ خود اھواز میں رہتے تھے۔ یہ ہر سال اپنے شراکت دار کے پاس بصرہ تشریف لاتے اور حساب کر کے صدقہ کر دیتے جبکہ ان کا شراکت دار عمارتیں بنانے اور جائیدادیں خریدنے میں لگا ہوا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت حسان بصرہ تشریف لائے اور جو کچھ تھا سب خیرات کر دیا۔ پھر بعد میں کسی نے ذکر کیا یہاں کچھ لوگ ہیں جو حاجت مند ہیں۔ حضرت حسان نے فرمایا: ''پہلے کیوں نہ بتا دیا؟ پھر ان کے لئے تین سو درا ہم قرض لئے اور ان لوگوں کو بھجوا دیئے۔

۳۴۶۴-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبدالملک بن قریب اصمعی اور ولید بن یسار کہتے ہیں: ایک عورت آئی جس نے کچھ رنگین کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اس نے حضرت حسان کے سامنے دست سوال دراز کیا۔ حضرت حسان نے اپنے شراکت دار کو اشارہ کیا شہادت اور درمیانی انگلی سے، وہ گیا اور دو درہم لے آیا حضرت حسان نے فرمایا اسے وسو درہم دے دو اس کے جانے کے بعد لوگوں نے کہا کہ: اے عبداللہ! وہ تو اس سے بہت کم پر بھی راضی خوشی لوٹ جاتی۔ حضرت حسان نے فرمایا: میں نے ایک بات نوٹ کی جو تم نوٹ نہ کر سکے: میں نے دیکھا کہ ابھی وہ نوجوان ہے تو مجھے اندیشہ ہوا کہ حاجت اس کو کسی گناہ پر مجبور نہ کر دے''

۳۴۶۵-عبداللہ بن محمد، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، عبداللہ بن محمد، عبدالمؤمن بن عباد ابو عبداللہ کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ ''حضرت حسان ایک آدمی کے ساتھ تھے راستے میں ایک شخص ملا جس کو کچھ تکبر بھی تھا۔ حضرت حسان نے ساتھ والے شخص سے کوئی بات پوچھی تو اس ملاقاتی نے کہا: آپ یہ مسئلہ اس جیسے سے پوچھتے ہیں وہ اپنے کو کچھ کہہ رہا تھا) حضرت حسان نے جواب میں فرمایا: 'تم کیا جانو؟ ہوسکتا ہے اس میں ایسی خصلت ہو جس خصلت کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں اور تم میں کوئی ایسی بات ہو جس کو اللہ ناپسند کرتے ہوں'' اس شخص نے کہا: ''اے ابوعبداللہ! وہ کیا خصلت ہے اور وہ کیا عادت ہے؟ حضرت حسان نے جواب میں فرمایا: ''ہوسکتا ہے کہ جب تم ہم سے ملے تو اس کے جی میں آیا ہو کہ تم اس سے بہتر ہو اور جب تم نے اس کو دیکھا تو تمہارے دل میں آیا کہ تم خود اس سے بہتر ہو''

۳۴۶۶-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ضمرہ، حضرت رجاء بن ابی سلمہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حسان سے پوچھا کہ آپ کا نفس آپ کو فاقہ میں پریشان نہیں کرتا؟ فرمایا: کیوں نہیں؟ میں نے عرض کیا پھر آپ اس کو کس طرح بہلاتے ہو؟ فرمایا: میں اس کو کہتا ہوں اچھا تو پھاوڑا اٹھا اور مزدوروں کے ساتھ چلا جا اور ایک دو دانق کما لا۔ نفس کام کا سن کر چپ ہو جاتا ہے۔

۳۴۶۷-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، موسیٰ بن بلال سے نقل کرتے ہیں کہ ''ہمارا ایک ہم مجلس تھا اس کی باندی حضرت حسان کی بیوی تھی وہ بیان کرتی ہیں: ''حضرت حسان آتے اور بستر میں میرے ساتھ سو جاتے پھر مجھے اسی طرح بہلاتے جس طرح بچوں کو بہلایا جاتا ہے۔ جب جان لیتے کہ میں سو چکی ہوں تو آہستہ سے اٹھتے اور بستر سے نکل پڑتے۔ اس کے بعد نماز میں مشغول ہو جاتے۔ میں نے ایک دن ان سے کہا کہ: کب تک تم اپنے نفس کو عذاب میں ڈالے رکھو گے؟ اپنے اوپر بھی رحم کرو! تو مجھے کہنے لگے: تیرا ناس ہو، خاموش رہ! وہ دن قریب ہے کہ میں آنکھ بند کروں اور پھر کبھی نہ اٹھ سکوں''

۳۴۶۸-رات کو عبادت کرنا......ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم، اور محمد بن احمد بن زید اور ابوجعفر خراسانی کہتے ہیں:

میں نے مہدی بن میمون سے پوچھا: "یہ حسان بن ابی سنان کون ہے؟ تو اس نے کہا: حسان بن ابی سنان کا پوچھتے ہو! میں نے حسان بن ابوسنان کو مرض موت میں دیکھا تھا۔ ان سے کسی نے پوچھا: کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اچھا ہے اگر آگ سے نجات پالوں۔ پھر کسی نے پوچھا: کیا خواہش ہے؟ جواب دیا: ایک ایسی رات ہو جس کے طرفین کے درمیان دوری ہو اور پھر اس رات کو (عبادت کیسے ساتھ) زندہ رکھوں"

۳۴۶۹-ابومحمد، احمد، احمد بن کثیر، عبداللہ بن محمد بن اسماء کہتے ہیں: میں نے ابن عامر کو یہ کہتے ہوئے سنا: کچھ لوگ حضرت حسان کے پاس آئے، ان کے ساتھ ایک ایسا شخص بھی تھا جس کے حالات پہلے اچھے تھے لیکن پھر تنگ دست ہو گیا تو وہ حضرت حسان کے پاس آئے تا کہ ان سے اس کے بارے میں بات کریں اور وہ انکی مدد کریں لیکن انہوں نے حضرت حسان کو غصے میں پایا تو ایک نے کہا: میرے خیال میں اس حالت میں بات کرنا مناسب نہیں ہے ان سب نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو حضرت حسان نے دیکھ کر پوچھ لیا: کیا ضرورت درپیش ہے؟ انہوں نے کہا: "ابوعبداللہ! ہم دوبارہ آجائیں گے" تو انہوں نے کہا؟ نہیں تم بتاؤ کیا بات ہے؟ تو انہوں نے کہا: آپ اس شخص کو جانتے ہیں اس کے حالات پہلے اچھے تھے اب یہ تنگ دست ہو گیا ہے تو ہم نے سوچا کہ اس کے لئے کچھ اکٹھا کرلیں۔

حضرت حسان نے فرمایا: ٹھہرو! اور پھر گھر گئے اور ایک تھیلی لے آئے جس میں چار سو درہم تھے، کہنے لگے: میرے پاس اس کے سوا کچھ نہیں ہے پھر کہا: ٹھہرو میں تمہیں بتادوں کہ میرے غصے کی وجہ کیا تھی؟ میرے گھر والوں نے کمرے کے اندر ایک کوٹھڑی بنا ڈالی جس پر ستائیس درہم خرچ ہوئے اگر چہ اس سے ہمیں راحت حاصل ہوتی لیکن اگر ہم وہ نہ بناتے تب بھی گزارہ ہو جاتا" بس یہ وجہ تھی"

۳۴۷۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، علی بن حسن بن شقیق اور عبداللہ کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ حضرت حسان کے لڑکے نے ان کو مقام "اہواز" سے خط لکھا کہ گنے کی فصل کو نقصان پہنچ گیا ہے آپ پہلے ہی سے چینی خرید لیں تو حضرت حسان نے ایک شخص سے چینی خرید لی گنے کی فصل تو بہت کم ہوئی اور جو چینی خریدی تھی اس میں تیس ھزار کا نفع ہوا۔ ادھر چینی والا آیا اور کہنے لگا: بھائی جان! میرے لڑکے نے مجھے بھی لکھا تھا لیکن میں نے آپ کو نہیں بتایا آپ مجھ سے اقالہ کرلیں۔ انہوں نے کہا: اب تو آپ نے بتادیا لہذا یہ سب میں آپ کے لئے چھوڑتا ہوں راضی برضا وہ شخص لوٹ گیا لیکن اسکا دل بے چین ہی رہا۔ وہ دوبارہ آیا اور کہنے لگا: میں اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے یہ معاملہ صحیح نہیں کیا آپ اس بیع ثانی کو ختم کردیں۔ وہ شخص اصرار کرنے لگا یہاں تک کہ یہ بیع رد ہو گئی۔

۳۴۷۱-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عمرو بن محمد کہتے ہیں: ہمیں ہمارے ایک ساتھی نے بتلایا کہ حضرت حسان بن ابی سنان کے اصحاب ایک کشتی میں بیٹھ کر تجارت کے لئے جا رہے تھے۔ ایک دوسری کشتی والے چاول لے جا رہے تھے تو انہوں نے وہ سب چاول ان سے خرید لئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: حسان کے لئے بھی ایک حصہ مقرر کردو۔ اس کے بعد انہوں نے وہ چاول بیچے تو ان کو ہزاروں دراہم کا نفع ہوا اور ہر شخص کے حصہ میں دو ھزار آئے، حضرت حسان کا حصہ انہوں نے ایک تھیلی میں رکھ لیا۔ جب وہ واپس پہنچے تو حضرت حسان کے پاس آئے اور ان کو اس کی خبر دی انہوں نے کہا: تم بتلاؤ! اگر تم یہ بیچتے اور اس میں تم کو نقصان ہوتا تو کیا نقصان مجھ پر لازم کرتے؟ انہوں نے کہا: نہیں، حضرت حسان نے فرمایا: تب مجھے ان دراہم کی ضرورت نہیں۔

۳۴۷۲-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، موسیٰ بن ہلال اور ہارون اعور کہتے ہیں کہ حضرت حسان سے روایت کرنے والوں میں حسن سے زیادہ کوئی نہ تھا اور ان سے صرف پانچ احادیث مروی ہیں اس لئے کہ یہ بہت عبادت گزار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔

۳۴۷۳-ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم دورقی، عبداللہ بن محمد بن اسماء، مہدی بن میمون، حجاج بن فرافصہ اور حسان بن ابوسنان کے سلسلہ سند سے منقول ہے:

غافلوں کی مجلس میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ پیٹھ پھیرنے والوں میں سے جہاد کرنے والا''

حضرت شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا اسی طرح حضرت حسان نے موقوفا روایت کیا ہے اور دوسرے حضرات نے حضرت ابن عمر سے متصلاً روایت کیا ہے

حضرت حسن سے روایت یہ ہیں:

۳۴۷۴-محمد بن عباس بن ایوب اخرم، اسماعیل بن بشر بن منصور سلمی، یحیٰ قرشی زبیری، ابورجاء جند نیساپوری، حسان بن ابی سنان، حسن، ابوہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ:

حضور ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک زہد ایک رسم نہ بن جائے اور ورع تصنع ہے[1]

حضرت حسن سے یہ حدیث غریب ہے جہاں تک میری معلومات ہیں حضرت حسن سے صرف حسان نے ہی مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۳۴۷۵-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابراہیم بن سعید جوہری، یونس بن محمد سلیمان بن سالم، حسان بن ابوسنان اور صحابیٔ رسول حضرت ابوھریرۃ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگوں کو مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنادیا جائیگا۔

پوچھا گیا: یارسول اللہ! وہ توحید و رسالت کی گواہی دیں گے اور روزے رکھیں گے؟ آپ نے فرمایا:

ہاں! پوچھا گیا: یارسول اللہ! کیا وجہ ہوگی؟ آپ نے فرمایا: وہ گانے بجانے کے آلات بنالیں گے اور شراب پر ٹوٹ پڑیں گے۔ شراب پینے اور لہو ولعب کی حالت میں رات گزار دیں گے اور پھر صبح وہ مسخ ہوکر بندر خنزیر بنا دیئے ہوں گے۔[2]

حضرت حسان حضرت ابوھریرۃ سے مرسلاً روایت کی ہے انکے علاوہ سے یہ حدیث حضرت حسن اور حضرت ابوھریرہ سے متصلاً منقول ہے۔

۳۴۷۶-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، سعید بن اشعث سمان، ابوعبداللہ ثابت اور حضرت انس فرماتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ کا انصار کی بچیوں کے پاس سے گزر ہوا وہ دُف بجا کر یہ شعر پڑھ رہی تھیں، ہم بونجار کی بچیاں ہیں، کیا خوش قسمتی ہے کہ محمد ہمارے پڑوسی ہیں حضور ﷺ نے ان کے لئے برکت کی دعا فرمائی''[3]

ابونعیم کہتے ہیں ''ابوعبداللہ! اس حدیث میں مختلف ہیں کچھ نے کہا کہ یہ حسان بن ابی سنان ہیں اور کچھ نے کہا کہ رشید ہیں اور یہ دونوں ہی بصری ہیں اور میرے خیال میں یہاں رشید مراد ہے۔

(۲۲۶) عاصم بن سلیمان احول[4]

۳۴۷۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوحریش احمد بن عیسیٰ کلابی، فطر بن حماد حماد بن زید عاصم احول کہتے ہیں: ''مجھے فضیل رقاشی نے کہا: ''ارے! تیرے پاس لوگوں کا ازدحام تجھے اپنے سے غافل نہ کردے اس لئے کہ معاملہ تجھ کو پیش آنے والا ہے ان کو نہیں۔

۱۔ الدر المنثور ۲/۳۲۳.

۲۔ کنز العمال ۳۸۴۹۰.

۳۔ عمل الیوم واللیلة لابن السنی ۲۲۵. ومجمع الزوائد ۱۰/۴۲. والمطالب العالیة ۴۱۷۹.

۴۔ طبقات ابن سعد ۷/۲۵۲. والتاریخ الکبیر ۶/ت۳۰۵۸. والجرح ۶/ت۱۹۰۰. والجمع ۱/۳۸۳. وسیر النبلاء ۶/۱۳. والکاشف ۲/ت۲۵۲۱. والمیزان ۲/ت۴۰۴۶. والتقریب ۱/۳۸۴. والخلاصة ۲/ت۳۲۲۸.

اور یوں نہ کہو کہ میں یہاں وہاں چلا جاؤں تا کہ دن گزر جائے اس لئے کہ سب کچھ محفوظ کیا جا رہا ہے۔ مجھے سب سے زیادہ اچھی چیز جس کی طرف جلدی کی جانی چاہیے یہ لگی کہ گناہ کے فوراً بعد آدمی کوئی نیکی کرے۔

۳۴۷۸- محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب ابو ربیع زہرانی، محمد بن عباد کہتے ہیں: مجھے میرے والد صاحب نے بتلایا کہ:

''عاصم احول اکثر روزے سے ہوتے جب مجھے دیکھتے تو افطار کر لیتے جب عشاء کی نماز ہو جاتی تو الگ ہو کر کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھنا شروع کرتے اور صبح تک نماز پڑھتے ایک لحظہ کے لئے بھی اپنا پہلو آرام کے لئے نہ رکھتے۔

حضرت عاصم نے حضرت انس اور عبداللہ بن سرجس سے مسنداً روایت کیا اور ابن سیرین، ابوعثمان نہدی، ابوقلابہ وغیرہ سے بھی روایت کی ہے۔

۳۴۷۹- ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمن السقطی، یزید بن ھارون، عاصم احول اور انس بن مالک کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: ''موت ہر مسلمان کے لئے کفارہ ہے۔''[1]

یہ حدیث حضرت عاصم نے حضرت انس سے روایت کی۔

۳۴۸۰- حضرت علی کی والدہ کے انتقال پر حضور ﷺ کا ان کے کفن دفن کا بندوبست کرنا اور دعاء مغفرت کرنا

سلیمان بن احمد، احمد بن حماد بن رغبہ، روح بن صلاح، سفیان، عاصم، انس بن مالک فرماتے ہیں:

جب حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم جو حضرت علی بن ابی طالب کی والدہ تھیں کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ان کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا:

آپ پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل کریں، میری ماں کے بعد آپ میری ماں تھیں، خود بھوکی رہتیں اور مجھے کھلاتی، خود گزارہ کر لیتیں مجھے کپڑے دلواتیں، اپنے آپ پر اچھے کھانے ممنوع کر رکھے تھے اور مجھے کھلا دیتی اور مقصود صرف آخرت اور اللہ کی رضا تھی۔ پھر آپ نے نہلانے کا حکم دیا جب کافور ملا پانی لایا گیا تو آپ نے اپنے ہاتھ سے پانی ان پر بہایا۔ اس کے بعد آپ نے اپنی قمیض اتاری اور ان کو پہنا دی اور اس کے اوپر کفن پہنایا۔

پھر آپ نے اسامہ بن زید، ابوایوب انصاری، عمر بن خطاب اور ایک حبشی لڑکے کو بلایا اور قبر کھودنے کا حکم فرمایا جب لحد بنائی گئی تو آپ نے خود بھی تھوڑا سا کھودا اور پھر اس میں لیٹ گئے اور فرمانے لگے:

پاک ہے وہ ذات اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں جو زندہ بھی کرتا ہے اور موت بھی دیتا ہے۔ وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا، اے پاک ذات! میری ماں فاطمہ بنت اسد کی مغفرت فرما اور ان کی رہنمائی فرما اور اپنے آخری نبی کے صدقے اور ان انبیاء کے صدقے جو اس سے پہلے تھے ان کے صدقے ان کی قبر کو وسیع فرما اس لئے کہ تو رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

پھر آپ نے انکی نماز پڑھی اور حضرت عباس اور حضرت ابوبکر اور آپ نے اپنے دست مبارک سے ان کو قبر میں اتارا۔[2]

حضرت عاصم اور ثوری سے یہ حدیث غریب ہے ہم نے روح بن صلاح کے طریق سے لکھی ہے۔

---

[1] تاريخ أصبهان للمصنف ٢/ ٢٣١. واتحاف السادة المتقين ١٠/ ٢٢٧. وكنز العمال ٤٢١٢٢. وتاريخ بغداد ١/ ٣٤٧، وتخريج الاحياء ٤/ ٤٣٥، والاسرار المرفوعة ٣٦٢. واللآلي المصنوعة للسيوطي ٢/ ٢٢١. والموضوعات لابن الجوزى ٣/ ٢١٩.

[2] العلل المتناهية لابن الجوزى ١/ ٢٦٨.

۳۴۸۱-عبداللہ بن جعفر، ابو مسعود احمد بن فرات، اسماعیل بن عبداللہ، ابو جعفر نفیلی، ابو معاویہ، عاصم بن عبداللہ بن سرجس سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پچھنے لگوانے میں شفاء ہے۔"۱

یہ حدیث حضرت عاصم کے طریق سے غریب ہے، ہم نے ابو معاویہ کے طریق سے نقل کی ہے۔

۳۴۸۲-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، احمد بن محمد بن حسین ماجرسی، اسحٰق بن راہویہ، جریر اور عاصم احول، عبداللہ بن سرجس سے نقل کرتے ہیں:

"جب حضور اکرم ﷺ سفر کے لئے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے" "اللھم بلغنا بلاغ خیر ومغفرہ" پھر اس کے بعد یہ دعا پڑھتے:۲

"اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکا بہ المنقلب، والحور بعد الکور، ودعوہ المظلوم، وسوء المنظر فی الاھل والمال"

یہ حدیث مشہور ہے حضرت عاصم سے مروی ہے انہوں نے حضرت معمر، عمران قصیر حماد بن زید، حرب بن خلیل، ابو معاویہؒ اور حفص بن غیاث نے نقل کیا ہے۔

۳۴۸۳-سلیمان بن احمد، عمرو بن ثور جذامی، محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری، عاصم، محمد بن سیرین حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ:

حضور ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے ان کو ضبط کرلیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔"۳

حضرت عاصم اور ثوری سے یہ حدیث غریب ہے اور فریابی اس میں متفرد ہیں۔

۳۴۸۴-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابو اسامہ، یزید بن ھارون، عاصم احول، ابو عثمان نہدی، حضرت عمرؓ کا قول نقل کرتے ہیں:

"عیش پرستی چھوڑ دو! عجمیوں کے ساتھ مشابہت ترک کردو! اور خبردار! ریشم کے قریب بھی نہ جانا اس لئے کہ حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا: حریر نہ پہنو مگر صرف اتنا، پھر آپ نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔"۴

حضرت عاصم سے یہ حدیث مشہور ہے ہم نے اسے یزید کے طریق سے لکھا ہے۔

۳۴۸۵-محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد صائغ، قبیصہ، سفیان ثوری، خالد و عاصم اور حضرت انسؓ نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

"میری امت میں سب سے زیادہ رحم والے ابوبکر ہیں اور دین کے معاملے میں سب سے اشد عمر ہیں اور سب سے باحیا عثمان ہیں اور علم الفرائض میں سب سے آگے زید بن ثابت ہیں اور سب سے بڑے قاری اُبی ہیں حلال و حرام کی پہچان میں معاذ بن جبل سب سے بڑھ کر ہیں اور ہر امت کا امانت دار ہوتا ہے میری امت کے امانت دار ابوعبیدہ بن جراح ہیں رضوان اللہ علیہم اجمعین۵

حضرت ثوری سے یہ حدیث غریب ہے خالد اور عاصم سے صرف قبیصہ نے روایت کیا ہے۔

۱۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ۷/ ۴۴۱. وکنز العمال ۲۸۱۳۶.

۲۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۴۸۷. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۱۳۰. وکنز العمال ۱۷۶۰۶.

۳۔ صحیح البخاری ۳/ ۲۵۹، ۹/ ۱۴۵. وصحیح مسلم، کتاب الذکر الدعاء ۲. وفتح الباری ۵/ ۳۵۴. ۱۳/ ۳۷۷.

۴۔ فتح الباری ۹/ ۵۵۴. ۱۰/ ۹۶، ۲۸۸.

۵۔ سنن ابن ماجۃ ۱۴۵. وسنن الترمذی ۴/ ۳۴۴. والسنن الکبری للبیھقی ۶/ ۲۱۰. والمستدرک ۳/ ۴۲۲. ومسند الامام احمد ۳/ ۲۸۱. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۳۸۷. والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/ ۲۰۱. وصحیح ابن حبان ۲۲۱۸. ومشکاۃ المصابیح ۶۱۱۱. وکشف الخفا ۱/ ۱۱۷. ۱۱۸. وتاریخ اصبھان للمصنف ۲/ ۱۳.

(۲۲۷) ایاس بن معاویہ[۱]

ان جلیل القدر ہستیوں میں سے جنہوں نے اپنی ساری عمر خدمت احادیث نبوی میں صرف کردی ایاس بن معاویہ ہیں کنیت ابوواثلہ اور نام ایاس بن معاویہ ہے۔

۳۴۸۶- احمد بن اسحق اور عبداللہ بن محمد بن جعفر محمد بن یحیٰ، ہلال بن بشیر محمد بن شعبہ ثقفی محبوب بن ہلال کے سلسلہ سند سے ثابت ہے کہ ایاس بن معاویہ سے پوچھا گیا کہ نئے لوگوں کا دنیا میں آنا کب ختم ہوگا کہ پیدائش کا عمل منقطع ہو۔ انہوں نے فرمایا: یہ اس وقت ہوگا جب اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر ہوگا اور جنت والوں کی تعداد پوری ہو جائے گی اس وقت نہ نئے لوگ آئیں گے اور نہ مزید پیدائش ہوگی۔

۳۴۸۷- ایاس بن معاویہ کا چار باتوں کی وضاحت کرنا...... سلیمان بن احمد، حسین بن متوکل بغدادی، ابوالحسن مدائنی، اسحق بن حفص اور نوح کہتے ہیں کہ حضرت ایاس بن معاویہ سے کہا گیا: آپ میں چار باتیں ہیں: بدصورتی، بہت باتیں کرنا، خود پسندی اور قضاء یعنی فیصلے میں جلدی کرنا تو جواب میں کہا:

جہاں تک بدصورتی کی بات ہے وہ میرے اختیار میں نہیں اور بہت زیادہ باتیں جو کرتا ہوں وہ صحیح ہوتی ہیں یا غلط؟ لوگوں نے کہا: "صحیح اور اچھی باتیں ہوتی ہیں" کہا: اچھی باتیں تو زیادہ ہی کرنا چاہئیں۔ اور خود پسندی کی جہاں تک بات ہے تو کیا تم لوگوں کو میری حالت وصورت اچھی لگتی ہے؟ انہوں نے کہا "ہاں" کہنے لگے: پھر تو مجھے زیادہ حق ہے کہ اپنے آپ کو پسند کروں۔ اور تم جو کہتے ہو کہ میں قضاء میں جلدی کرتا ہوں تو میں تم سے پوچھتا ہوں کہ یہ کتنی ہیں (اپنی انگلیوں کی طرف اشارہ کرکے کہا لوگوں نے کہا:

اتنی واضح چیز کو بھی ہم گن کر آپ کو بتائیں گے؟ حضرت ایاس بن معاویہ نے کہا: مجھ پر بھی قضاء اتنا واضح ہو چکا ہوتا ہے۔

۳۴۸۸- سلیمان بن احمد، حسن بن متوکل، ابوالحسن مدائنی، عبداللہ بن مسلم قرشی کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ ایاس بن معاویہ فرمایا کرتے تھے:

"میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ میں کوئی ایسا غلط فیصلہ کروں کہ جسکی وجہ سے دنیا میں تو میرے لئے کشادگی ہو۔ اگرچہ وہ فیصلہ ایسا ہی ہو کہ کوئی بھی حقیقت نہ جان سکے سوائے اللہ کے اور اگرچہ وہ ایسا ہو کہ اس پر قیامت میں مجھ سے مؤاخذہ بھی نہ ہو"

۳۴۸۹- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق سراج، حاتم بن لیث، سلیمان بن حرب، حماد بن سلمہ حمید سے نقل کرتے ہیں کہ

"جب ایاس بن معاویہ کو منصب قضاء سپرد کیا گیا تو حضرت حسن انکے پاس آئے تو حضرت ایاس بن معاویہ رونے لگے: حضرت حسن نے پوچھا: ابوواثلہ روتے کیوں ہو؟

۳۴۹۰- حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحق قاضی، سلیمان بن حرب، ابوہلال داؤد بن ابی ہند کہتے ہیں کہ حضرت ایاس بن معاویہ نے ایک مرتبہ فرمایا:

جو شخص اپنے عیب کو نہ پہچان پائے وہ احمق ہے" لوگوں نے پوچھ لیا: "آپ کا عیب کیا ہے" کہا: زیادہ کلام کرنا۔

۳۴۹۱- ابومحمد بن حیان، ابن معدان، علی بن احمد جواربی واسطی، یزید بن ھارون سفیان، ابوبشر کہتے ہیں:

"لوگوں نے حضرت ایاس بن معاویہ سے قرآن کریم کی آیت" انہ لا یحب المسرفین" کی تفسیر پوچھی۔ آپ نے فرمایا:

۱- طبقات ابن سعد ۷/۲. والتاریخ الکبیر ۱/۱/۴۴۲. وتاریخ الاسلام ۵/۴۴. والمیزان ۱/۲۸۳. وسیر النبلاء ۵/۱۵۵. وتهذیب الکمال ۵۹۴. (۳/۴۰۷)

اسراف یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل کے حق میں ڈنڈی مارو''

۳۴۹۲-سلیمان بن احمد، عباس بن فضل اسفاطی، ابوولید طیالسی، حماد بن سلمہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایاس بن معاویہ کو سنا وہ کہہ رہے تھے ''تر شکر کھانا دماغ کو تقویت دیتا ہے''

۳۴۹۳-ابومحمد بن حیان، عبدالرحمن بن محمد بن مسلم، ہناد، قبیصہ، سفیان خالد حذ کہتے ہیں: لوگوں نے معاویہ بن قرہ سے کہا: آپ کا بیٹا کیسا ہے؟ معاویہ بن قرہ کہتے ہیں: بڑا اچھا بچہ ہے میرے دنیا کے کاموں کے لئے کافی ہو گیا اور مجھے اپنی آخرت کے لئے فارغ البال کردیا ہے۔

۳۴۹۴-ابوبکر محمد بن حسن، محمد بن غالب بن حرب، سلیمان بن عبدالجبار بن زریق خیاط، سلیمان بن حرب، ابوہلال، داؤد بن ابی ہند کہتے ہیں کہ مجھے ایاس بن معاویہ نے کہا۔

''میں لوگوں سے اپنی آدھی عقل کو استعمال کر کے باتیں کرتا ہوں اور جب دو شخص کوئی فیصلہ لے کر میرے پاس آتے ہیں تو میں اپنی تمام عقل کو جمع کر لیتا ہوں''

۳۴۹۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن رستم، محمد بن محمد، ابوعبدالرحمن مقری، حماد بن زید، حبیب بن شہید کہتے ہیں میں نے ایاس بن معاویہ کو کہتے ہوئے سنا: میں نے باطل فرقوں کے ساتھ کبھی پوری عقل کے ساتھ بات نہیں کی سوائے قدریہ کے کہ میں نے ان سے کہا تھا

''تم ظلم کسے کہتے ہو؟ انہوں نے کہا:

''کہ انسان اس چیز کو چھپالے جو اس کی نہیں ہے'' میں نے کہا:

سب چیزیں تو اللہ تعالیٰ کی ہیں'' (انسان کی کوئی چیز ہے ہی نہیں کہ اس کو چھپانے کی وجہ سے ظلم کہا جا سکے)

۳۴۹۶-قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم، حسن بن علی بن زیاد، احمد بن یونس، اسرائیل، ابویحییٰ کے اسنادی حوالے سے ثابت ہے کہ حضرت ایاس بن معاویہ نے فرمایا:

''گزرے ہوئے لوگوں میں سے سب سے افضل میرے نزدیک وہ تھے جو سلیم الصدر تھے (جن کے دل بغض وحسد سے پاک ہوں) اور غیبت نہ کرتے تھے۔

۳۴۹۷-سلیمان بن احمد، احمد بن داؤد مکی، ابراہیم بن زکریا عبدی، فدیک بن سلیمان، خلیفہ بن حمید اور ایاس بن معاویہ اپنے والد اور دادا کے سلسلہ سند سے نقل کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص سورج غروب ہوتے وقت ساحل پر بلند آواز سے تکبیر کہے، اللہ تعالیٰ سمندر کے ہر قطرے کے بدلے دس نیکیاں دیں گے اور دس خطائیں معاف فرمائیں گے اور دس درجات بڑھائیں گے اور ہر درجے کے درمیان تیز رفتار گھوڑے کے ذریعے سو سال کی مسافت کے برابر صلہ ہے''[1]

حضرت ایاس سے حدیث غریب ہے صرف ان سے خلیفہ نے روایت کیا اور ان سے روایت کرنے میں فدیک متفرد ہیں۔

۳۴۹۸-حیاء، پاکدامنی اور زبان کا عجز اور عمل ایمان کا حصہ ہیں..... محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن متوکل، بکر

---

[1] المستدرک ۳/۵۸۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۲۹. ومجمع الزوائد ۵/۲۸۸. والکامل لابن عدی ۳/۱۱۰۰. والضعفاء ۲/۲۱. والموضوعات لابن الجوزی ۲/۲۲۹.

بن بشر عسقلانی عبدالحمید بن سوار نقل کرتے ہیں کہ حضرت ایاس بن معاویہ بن قرہ نے فرمایا:
''ہم عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو حیاء کا تذکرہ ہوا میں نے کہا حیاء دین کا حصہ ہے حضرت عمر نے کہا: ''نہیں حیا ہی پورا دین ہے'' میں نے کہا:
مجھے اپنے والد و دادا سے روایت پہنچی ہے وہ کہتے ہیں:
ہم حضور ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو وہاں حیا کا ذکر آیا، لوگوں نے کہا:
یارسول اللہ! حیا دین کا حصہ ہے آپ نے فرمایا:
حیاء، پاکدامنی اور عجز زبان کا نہ کہ دل کا عجز اور عمل ایمان میں سے ہیں۔ یہ امور آخرت میں بڑھاتے ہیں اور دنیا میں گھٹاتے ہیں اور جتنا یہ آخرت میں بڑھاتے ہیں اس سے زیادہ دنیا میں بڑھاتے ہیں۔[1]
حضرت ایاس کہتے ہیں: ''مجھے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس کو املا کرانے کا حکم دیا اور خود اپنے ہاتھوں سے لکھا پھر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور یہ چیز ان کے ہاتھ میں رہا بہت زیادہ پسند آنے کی وجہ سے''۔

(۲۲۸) شمیط بن عجلان

شمیط بن عجلان کا نام بھی احادیث نبویہ کے خدام اور سچے عاشقوں میں آتا ہے بہت بڑے واعظ تھے ان کا پورا نام ابو ہمام شمیط بن عجلان ہے اور کہا گیا ہے ابو عبیداللہ شمیط بن عجلان ہے۔

۳۴۹۹- ابوبکر طلحی، عبداللہ بن یحییٰ، حسین بن جعفر قتات، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر اور عبیداللہ بن شمیط کہتے ہیں' میں نے اپنے والد شمیط بن عجلان سے سنا:
''صفت یقین وایقان سے متصف لوگوں کے پاس اللہ کا ایسا امر آیا جس نے ان کو باطل چیزوں سے برگشتہ کردیا۔ سوانہوں نے راتیں جاگ گزاریں' پیٹوں کو بھوکا رکھا' اپنے کلیجوں کو پیاسا رکھا' اپنے بدنوں کو مشقت میں ڈال دیا اور نئے پرانے مال کو خیر باد کہہ دیا''

۳۵۰۰- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن قحطبہ، ابن ابی صفوان ثقفی، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن مہدی، عبیداللہ بن شمیط نقل کرتے ہیں:
میرے والد وعظ میں فرماتے
''متقین کو اللہ کی طرف سے ایسا امر آیا جس نے ان کو حیران ومضطرب کردیا۔ سوانہوں نے پراگندگی کی حالت میں نہیں کھایا اور پریشانی میں راتیں گزاریں اور کہتے:
متقی لوگ ہی عقل مند واقع ہوئے اللہ کا حلال رزق کھایا اور آخرت میں بھی عیش میں رہیں گے''۔

۳۵۰۱- ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ شمیط بن عجلان فرماتے ہیں:
اللہ کی طرف سے متقین کے پاس وعید آئی وہ خوف کی حالت میں سوئے اور وقار کے ساتھ بیدار ہوئے۔

۳۵۰۲- اہل دنیا کی مذمت اور غفلت کا بیان...... ابومحمد بن حیان، محمد بن عباس، حسن بن عرفہ، محمد بن صالح واسطی، رباح بن عمرو ابوالمہاجر کہتے ہیں:

---

[1] السنن الکبری ۱۰/۱۹۴. وسنن الدارمی ۱/۱۲۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۳۰. ومجمع الزوائد ۸/۲۶. والترغیب والترھیب ۳/۳۹۹. وکنز العمال ۱۷۵.

اخضر بن عجلان کے بھائی شمیط دنیا والوں کی مذمت اور غفلت بیان کر رہے تھے: کہنے لگے: ''حیران وسرگرداں اور نشے میں مست ہیں، گھوڑے پر سوار اپنے گھوڑے کو ایڑ پر ایڑ لگا رہا ہے اور پیدل دوڑے جا رہا ہے عشق میں مبتلا ہوئے ہیں اور وہ ان کو سر کی چوٹی تک لپٹ گئی ہے۔ چمٹے ہوئے ہیں اور چھوڑنے پر تیار نہیں، جب اللہ تعالیٰ ان کو کسی نعمت سے سرفراز کرتے ہیں وہ اس پر اترانے اور فخر کرنے لگ جاتے ہیں، سو سرخ وسفید اور لال پیلے سے محبت کرنے لگے پھر کہا لوگوں سے:

آؤ دیکھو کیا ہے؟ مؤمنین تو یقیناً یہ کہیں گے:: خدا کی قسم! ان میں کوئی کشش نہیں۔ اگر حلال مال سے ہیں تو اسراف ہے اگر حرام مال سے ہیں تو پھر کچھ کہنے کی کیا ضرورت؟ اور منافقین کہیں گے کیا ہی بہترین ہیں کاش کہ یہ اور زیادہ ہوتے''

خدا کے بندوں کو اور جو کچھ فالودہ وغیرہ آسائشیں انہوں نے اپنے لئے اختیار کرلیں چھوڑ دو اسے! ایک دن سبزی کھاؤ دوسرے دن بھوکے رہو اور تیسرے دن نمک چاٹو اور اللہ کے وعدے پر یقین رکھو۔

دنیا والے بچوں کو گھی اور شہد کھلاتے ہیں پھر ان کو یتیم بچوں کے ساتھ کھیلنے کے لئے بھیجتے ہیں تو یتیم بھی اپنی ماں کے پاس جا کر اسکا دوپٹہ کھینچے ہیں اور کہتے ہیں فلاں کے بچوں کے پاس میں نے گھی اور شہد دیکھا ہے ہمارے لئے گھی اور شہد لاؤ۔ اس کی ماں اسے کہتی ہے بیٹا! تمہارے لئے نمک کے ساتھ روٹی بھی بہت ہے۔

یہ تو عجمی باندی خریدتے ہیں جو مشرکین سے مسلمانوں کے ہاں لائی گئی ہو پھر نہ تو اسے دین کی کچھ تعلیم دیتے ہیں اور نہ انبیاء کی سنن فطرت میں سے کچھ بتلاتے ہیں تو وہ رنگدار کپڑے پہنے، زیور سے آراستہ بازاروں میں گھومتی ہے پھر اگر وہ کچھ کر بیٹھتی ہے تو برا بھی انہی کو لگتا ہے۔

۳۵۰۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سیار کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبیداللہ بن شمیط کہتے ہیں میں نے اپنے والد کو دنیا والوں کی مذمت کرتے ہوئے سنا، وہ فرما رہے تھے۔

''ہمیشہ پیٹ کی فکر، سمجھ بوجھ بہت کم، ان کی ساری کوششیں پیٹ، شرمگاہ اور چمڑی کے لئے ہیں، دنیا دار کہتا ہے،

''کب صبح ہو کہ کھاؤں، پیوں کھیلوں کودوں اور مستی کروں اور کب شام ہو کہ سو رہوں۔ رات کے مردار، دن کے سرکار۔

۳۵۰۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سیار، شمیط کے بیٹے عبداللہ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں نے اللہ کی رضا کو اپنی خواہشات پر ترجیح دی اگرچہ خواہشات انکے لئے بڑی امتحان تھیں لیکن انہوں نے اپنے رب کی رضا کے لئے اپنے نفسوں کو ذلیل کیا پس وہ کامیاب وکامران ہوئے''

۳۵۰۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سیار اور عبیداللہ بن شمیط کہتے ہیں کہ میرے والد شمیط اور غیلان کہا کرتے تھے۔

''دنیا سے روزہ رکھ لو! افطاری کا انتہائی وقت موت کو بنالو

۳۵۰۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ، سیار اور شمیط کے صاحبزادے عبیداللہ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں:

بیماری کے مقابلے میں صحت کو غنیمت جانو، مصروفیت کے مقابلے میں فرصت کو غنیمت جانو اور موت کے مقابلے میں زندگی کو غنیمت جانو

۳۵۰۷- حبیب بن حسن، محمد بن حسن بن شہریار، ہارون بن عبداللہ، سیار/عبیداللہ بن شمیط کہتے ہیں میں نے اپنے والد کو سنا، وہ کہہ رہے تھے،

''اے اللہ! ہمارے لئے پسندیدہ ترین لمحات وہ لمحات بنادیجئے جو آپکے ذکر اور عبادت میں صرف ہوں اور سب سے ناپسندیدہ وہ لمحات بنادیجئے جن میں ہمارا کھانا، پینا، سونا ہو۔

۳۵۰۸- ابوبکر طلحی، حسن بن جعفر، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار اور عبیداللہ بن شمیط اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا:

"اے آدم کی اولاد! دنیا تو صبح اور شام کا نام ہے پس اگر تم صبح کے کھانے کو رات تک مؤخر کرلو تو تمہارا دیوان روزہ داروں کے دیوان سے ہو جائے گا۔"

۳۵۰۹-محمد بن احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، یحیٰ بن بسطام محمد بن عبداللہ بن سمیع ازدی کہتے ہیں:

کسی حاکم نے حضرت شمیط کو کھانے پر بلایا۔ انہوں نے عذر کیا اور نہ گئے بعد میں کسی نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: میں کچھ لقمے چھوڑ دوں یہ میرے لئے زیادہ آسان ہے کہ میں ان کی خاطر اپنا دین بیچ دوں۔

مؤمن کا پیٹ اس کے دین سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔

۳۵۱۰-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعاویہ غلابی کے حوالہ سے منقول ہے کہ حضرت شمیط کی بیوی نے ان سے کہا:

ابو ہمام! ہم کوئی چیز بناتے اور تیار کرتے ہیں پھر ہماری خواہش ہوتی ہے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ کھائیں لیکن آپ نہیں آتے اور وہ چیز پڑے پڑے ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔

"بخدا! سب سے ناپسندیدہ میرے لئے وہ لمحات ہیں جن میں، میں کوئی چیز کھاؤں۔"

۳۵۱۱-احمد، عبداللہ، ھارون بن عبداللہ، سیار، جعفر، عبیداللہ بن شمیط نے سنا کہ حضرت شمیط فرمارہے تھے:

مؤمن کی کل جمع پونجی اسکا دین ہے جہاں بھی جاتا ہے اسکا ایمان اسکے ساتھ ہوتا ہے کسی سفر میں اس سے پیچھے نہیں رہتا اور نہ لوگوں سے وہ خائف ہوتا ہے۔

۳۵۱۲-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، سیار، جعفر، کہتے ہیں میں نے حضرت شمیط کی ایک بات سنی:

"دنیا اور مال ومتاع منافقین کے لئے لگام ہیں اس سے ان کو برائیوں کی طرف ہانکا جاتا ہے"

۳۵۱۳-احمد بن جعفر، عبداللہ، ہارون بن عبداللہ، سیار، عبیداللہ بن شمیط بن عجلان کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا:

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ

منافق کو دیکھتے! مجھے دھوکے دیتا ہے، میں بھی اسے ڈھیل دیتا ہوں۔ میرا ذکر بھی زبان کے کنارے سے کرتا ہے جبکہ دل اسکا مجھ سے بیزار ہے۔

۳۵۱۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، سیار اور عبیداللہ بن شمیط اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں:

پچھلے وقتوں میں منافق کی علامت یہ ہوتی تھی کہ وہ اللہ کا ذکر کم کرنے والا ہوتا تھا جعفر اور سیار کہتے ہیں:

حضرت شمیط سے پوچھا گیا: کیا منافق روتا ہے؟ انہوں نے کہا: اس کی آنکھیں روتی ہیں دل نہیں۔

۳۵۱۵-بدترین شخص......ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سیار، عبیداللہ بن شمیط اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں:

بدترین بندہ وہ ہے جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا اور اسے ہوائے نفسانی نے عبادات سے روک دیا۔ بدترین وہ بندہ ہے جو آخرت کے لئے پیدا کیا گیا اور دنیا نے اسے آخرت سے غافل کر دیا سو دنیا جلد ہی ختم ہوگئی اور آخرت بھی ہاتھ سے گئی۔

عبیداللہ بن شمیط مزید کہتے ہیں، میرے والد کہا کرتے تھے

تیری زندگی میں سے کم ہو رہا ہے اور تجھے کچھ غم نہیں اور ہر دن تجھے تیرا مقررہ رزق ملتا ہے اور تمہیں اتنا دے دیا جاتا ہے جو تمہارے لئے کافی ہو لیکن تم مزید کے پیچھے لگ گئے ہوتا کہ سرکشی کر سکو۔

تھوڑے پر نہ تو تم قناعت کرتے ہو اور زیادہ پر نہ تم شکم سیر ہوتے ہو۔ یہ تو عالم کو ایسے شخص کا جہل کیسے آشکارا ہوگا جو اپنی

موجودہ حالت پر شکر نہ کرے اور مزید کی طلب میں لگا رہے۔

اور وہ شخص آخرت کے لئے کیا تیاری کرے گا جس کی دنیا سے خواہشات ہی پوری ہونے کو نہ آرہی ہوں اور تعجب تو اس پر کہ آخرت کی تصدیق بھی کرتا ہے اور پھر دھوکے کے گھر کی تگ ودو میں لگا ہوا ہے۔

۳۵۱۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ابراہیم بن بشار، سلیمان بن داؤد، ابو عاصم عبداللہ بن عبید اللہ عبادانی نقل کرتے ہیں کہ حضرت شمیط نے وعظ میں فرمایا: اے ابن آدم! جب تک خاموش رہو گے محفوظ رہو گے اور جب کوئی بات کرنا چاہو تو احتیاط کرو۔

۳۵۱۷-حبیب بن حسن، محمد بن حسین بن شہریار، ہارون بن عبداللہ سیار عبید اللہ بن شمیط اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں جب انہوں نے عید پر لوگوں کو دیکھا:

میں تو ایسے کپڑوں کو دیکھ رہا ہوں جو کل کو پرانے ہونے والے ہیں اور ایسے گوشت جو کل کیڑوں کی غذا ہوگی"

۳۵۱۸-ابو محمد بن حیان، احمد بن روح، ابراہیم بن جنید، زکریا بن عدی، جعفر بن سلیمان کہتے ہیں میں نے حضرت شمیط سے ایک دفعہ سنا:

جو شخص موت کو ہر وقت اپنی آنکھوں کے سامنے رکھے وہ دنیا کی تنگی یا وسعت کی پروا نہیں کرتا"

۳۵۱۹-ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سیار، عبید اللہ بن شمیط کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا:

"اللہ تعالیٰ نے مؤمن کی قوت اس کے دل میں رکھی ہے اس کے اعضاء میں نہیں رکھی کیا تم نہیں دیکھتے کہ بوڑھا آدمی کمزور لاغر کئی دن کا روزہ رکھتا ہے اور رات کو کھڑا نماز پڑھتا رہتا ہے اور نوجوان یہ نہیں کر پاتا۔

۳۵۲۰-ابو بکر بن مالک، عبداللہ، سیار، عبید اللہ بن شمیط حضرت شمیط بن عجلان کا قول نقل کرتے ہیں:

"ایک شخص ارادہ کرتا ہے پھر قرآن اور علم حاصل کرتا ہے جب کچھ علم حاصل کر لیتا ہے تو دنیا کو اپنے سینے سے چمٹا تا ہے اور اسے سر پر سوار کر لیتا ہے۔ کمزور ذات عورت، جاہل دیہاتی، اور عجمی شخص اس کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں:

یہ اللہ کو ہم سے زیادہ جانتا ہے اگر دنیا میں کوئی برائی دیکھتا تو یوں نہ کرتا سو وہ بھی دنیا کی رغبت کرتے ہیں اور اسے جمع کرنے لگ جاتے ہیں اس کی مثال اس کی طرح ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" ومن اوزار الذین یضلونھم بغیر علم" (النحل:۲۵)

۳۵۲۱-ابو بکر بن مالک، عبداللہ، سیار، جعفر، عبید اللہ بن شمیط اور حضرت شمیط سے منقول ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ تمہیں دانا جب کہوں گا جب تم ہلاکت میں پڑنے والے شخص کو بچاؤ گے۔

۳۵۲۲-ابو بکر بن مالک، عبداللہ، سیار، عبید اللہ بن شمیط اور حضرت شمیط سے منقول ہے کہ:

کہا جاتا تھا کہ جو شخص فسق پر راضی ہو وہ بھی فاسق ہے اور جو شخص اس پر راضی ہو گیا کہ خدا کی نافرمانی کرے اس کا کوئی نیک عمل اٹھایا ہی نہیں جاتا۔

۳۵۲۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن تمیم، سلیمان بن احمد جرجانی، سیار، عبید اللہ بن شمیط کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا:

ابن آدم پر تعجب ہے آخرت میں دل لگا ہوتا ہے کہ اسے مچھر یا جوں کاٹتی ہے تو آخرت بھول جاتی ہے۔

۳۵۲۴-محمد بن احمد بن ابان، عبداللہ بن محمد بن عبید، ابراہیم بن عبدالملک کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ حضرت شمیط بن عجلان نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بے سکونی رکھی ہے تاکہ بے سکون نفوس اس سے رجوع کر کے سکون حاصل کرے۔

۳۵۲۵-احمد بن اسحٰق، حاجب بن ابی بکر، حماد بن حسن، سیار، ریاح قیسی، عبید اللہ بن شمیط کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت شمیط سے سنا:
"دو شخص دنیا ہی میں عذاب میں ہیں ایک وہ شخص جسے دنیا دی گئی اور وہ اسی میں مشغول ہے اور اپنے آپ کو تھکا یا ہوا ہے اور دوسرا وہ غریب جسکے پاس کچھ نہیں اور وہ حسرتوں میں پڑا ہوا ہے۔
۳۵۲۶-حبیب بن حسن، محمد بن حسین بن شہریار، ہارون بن عبداللہ، سیار کے سلسلۂ سند سے ریاح اور عبید اللہ شمیط اور جعفر کہتے ہیں ہم نے شمیط کو کہتے سنا "میں اللہ کی قسم تمہارے جسموں کو رب کی طرف جانے والی سواریاں دیکھ رہا ہوں سو ان کو اللہ کی اطاعت میں لگاؤ اللہ تعالیٰ برکت دیں گے"
۳۵۲۷-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، عبید اللہ بن شمیط، جعفر، ریاح، حضرت شمیط کا قول نقل کرتے ہیں کہ
اللہ اس شخص پر رحم کرے جس نے اکتفا کر لیا ایسی عورت پر جو چھوٹے قد والی ہے اور اس کا چہرہ بھی بدشکل ہے اور اسے جنت کی عورتوں کا یقین ہے۔
۳۵۲۸-احمد بن جعفر، عبید اللہ، علی بن مسلم، سیار، جعفر، شمیط بن عجلان سے انکا یہ قول نقل کرتے ہیں:
رب نے ہمیں اپنی ذات کی رہنمائی اس آیت سے کی ہے" ان ربکم اللہ الذی خلق السموٰت والارض فی ستة ایام "(الاعراف:۵۴)
۳۵۲۹-احمد بن جعفر، عبداللہ بن علی بن مسلم، سیار، عبید اللہ بن شمیط ہی سے نقل کرتے ہیں:
میرے والد نے ایک دفعہ مجلس وعظ میں ارشاد فرمایا:
"کامیاب ہے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے چشم بصیرت دی ہے اور فصیح زبان دی ہے اور قبول کرنے والا دل دیا ہے جو خیر کو قبول کرتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔
۳۵۳۰-ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، عبداللہ بن عیسیٰ طحاوی، عبید اللہ بن شمیط، شمیط بن عجلان سے نقل کرتے ہیں:
لوگ تین طرح کے ہیں: ایک وہ جو شروع ہی سے خیر کے کاموں میں لگا پھر وہ اسی پر مداومت کرتا رہا اور اس حالت میں دنیا سے گیا تو یہ مقربین میں سے ہے اور ایک وہ ہے جو بچپن سے گناہوں میں لگا اور غفلت طاری رکھی پھر اسے تنبیہ ہوئی اور اس نے توبہ کرلی تو یہ اصحاب الیمین میں سے ہے اور ایک وہ ہے جو گناہوں میں لگا اور پھر انہی میں لگا رہا یہاں تک اجل آ پہنچی یہ شخص اصحاب الشمال میں سے ہے۔
۳۵۳۱-ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن تمیم، سلیمان بن احمد بن جرجانی، سیار، عبید اللہ بن شمیط، شمیط بن عجلان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اپنے ہم نشینوں سے فرمایا کرتے تھے
ایک ساعت دنیا کے لئے اور ایک ساعت آخرت کے لئے بنالو اور بات چیت کے درمیان بھی " اللھم اغفر لنا" کہا کرو۔
حضرت شمیط جو کم روایت نقل کرتے ہیں انہوں نے اس حدیث کو کسی تابعین سے مسنداً نقل کیا ہے۔
۳۵۳۲-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، عبید اللہ بن شمیط، اپنے والد اور چچا سے، وہ ابوبکر اور حضرت انس سے روایت ہے حضور ﷺ نے ایک پیالہ اور ٹاٹ نیلامی میں بیچا اور فرمایا یہ کون خریدے گا؟ ایک شخص نے کہا: میں ایک درہم میں خریدوں گا پھر آپ نے فرمایا: کون اس سے زائد لگائے گا؟[۱]

۱- سنن الترمذی ۱۲۸۱. ومسند الامام احمد ۳/۱۱۴ ومجمع الزوائد ۴/۸۶. وسنن ابن ماجة ۲۱۹۸. ومشکاة المصابیح ۲۸۷۳.

حضرت شیخ نے فرمایا: ابوبکر سے مراد ابوبکر حنفی ہیں۔

۳۵۳۳- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالوھاب بن ابی عطاء، اخضر بن عجلان، ابوبکر حنفی، انس بن مالکؓ کے حوالہ سے ثابت ہے کہ: ایک شخص حضورؐ کے پاس آیا اور فاقہ کی شکایت کی۔ راوی فرماتے ہیں:

وہ شخص ایک پیالہ اور ٹاٹ کا کپڑا لے آیا۔ آپ نے فرمایا:

یہ کون ایک درہم میں خریدے گا؟ ایک شخص نے کہا:

"میں خریدتا ہوں" آپ نے دوبارہ فرمایا

کون اس سے زیادہ دینے کو تیار ہے" تو ایک شخص نے کہا

"میں دو درہم میں خریدتا ہوں" آپ نے فرمایا یہ لو![1]

۳۵۳۴- ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، محمد بن عبید بن حساب، عبیداللہ بن شمیط، شمیط بن عجلان، الاخضر عطاء اور زھیر عامری سے منقول ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر سے کہا: "صدقہ کے مال کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں، یہ کیسا مال ہوتا ہے؟" انھوں نے کہا "یہ نامبارک مال ہوتا ہے یہ اندھوں، لنگڑوں اور بے یار و مددگار مسافروں کے لئے ہے" میں نے کہا: مجاہدین اور اس کو وصول کرنے والوں کے لئے حلال کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: "مجاہدین کے لئے تو وہ مال ہے جو اللہ نے ان کے لئے حلال کیا ہے اور عاملین کو بقدر وصول کرنے کا حق ہے اور صدقہ نہ تو غنی کے لئے حلال ہے اور نہ ہٹے کٹے شخص کے لئے"

۳۵۳۵- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن مبارک، صعق بن حزن، شمیط بن عجلان کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ بنو کعب کے مؤذن کہتے ہیں: میں ایک بیابان میں جارہا تھا کہ میں نے اذان دی تو میرے پیچھے کسی کہنے والے نے کہا" کیا خوب سکھلایا تجھ کو اللہ نے "میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ابو برزہ اسلمی تھے" کہنے لگے میں نے حضور ﷺ سے سنا" جو بندہ جنگل و بیابان میں اذان دیتا ہے تو درخت، مٹی، ریت غرض ہر چیز رونے لگ جاتی ہے ایسی جگہ میں اللہ کا ذکر کبھی کبھی ہونے کی وجہ سے[2]

۱۔ ومسند الامام أحمد ۱۱۴/۳. ومجمع الزوائد ۸۴/۴. وسنن ابن ماجة ۲۱۹۸. ومشكاة المصابيح ۲۸۷۳.

۲۔ كنز العمال ۲۰۹۲۹. وموضح أوهام الجمع للخطيب البغدادى ۱۲۱/۱.

فقہاء سبعہ تابعین مدینہ کا ایک مشہور طبقہ

یہاں ان سات تابعین کا تذکرہ کیا جائیگا جو عبادت و زہد میں ضرب المثل تھے۔ ان سے پہلے کے حضرات کا ذکر بصریین کے طبقہ میں ہو چکا ہے:

(۲۲۹) زین العابدین علی بن حسین[۱]

خانوادہ نبوت کے چشم و چراغ علی بن حسین بن علی بن ابی طالبؓ عابد و زاہد، صوفیاء کے سردار اور اتقیاء کے علمبردار تھے۔

۳۵۳۶-سلیمان بن احمد، محمد بن زکریا غلابی، عتبی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں: علی بن حسین جب وضو سے فارغ ہو جاتے اور نماز کی تیاری کرتے تو ان کو رعشہ اور لرزہ طاری ہو جاتا تو ان سے پوچھا گیا انہوں نے جواب دیا: کیا پوچھتے ہو؟ کیا نہیں جانتے کہ کس کے سامنے کھڑا ہوں گا اور کس سے مناجات کرنے جا رہا ہوں۔

۳۵۳۷-ابو حامد احمد بن محمد بن عبدالوہاب، محمد بن اسحٰق نیشاپوری، محمد بن صباح، حاتم اور جعفر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ علی بن حسین نے کہا:

بیٹے! استنجاء کے لئے ایک کپڑا بنالو، مکھیاں گندگی پر بیٹھتی ہیں اور پھر آکر کپڑوں پر بیٹھتی ہیں پھر تنبہ ہوا اور فرمانے لگے:

حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کے پاس تو ایک ہی جوڑا ہوتا تھا" پھر یہ ارادہ ہی ترک کر دیا۔

۳۵۳۸-احمد بن محمد بن عبدالوہاب، محمد بن اسحٰق، محمد بن صباح، جریر، عمرو بن ثابت سے منقول ہے:

علی بن حسین مدینہ مکہ کے راستے میں اونٹ کو مارتے نہیں تھے"

۳۵۳۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابو معمر، جریر، احمد بن علی بن جارود، ابو سعید کندی، حفص بن غیاث، ابو جعفر علی بن حسین کا قول نقل کرتے ہیں:

اگر بدن بیمار نہ پڑے تو متکبر ہو جاتا ہے اور ایسے بدن میں کوئی خیر نہیں جس میں تکبر ہو۔

۳۵۴۰-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابو معمر، جریر، فضیل بن غزوان کہتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین نے فرمایا:

جو شخص منہ پھاڑ کر ہنسے اس نے علم کی ایک کلی کی اور اسے باہر پھینک دیا"

۳۵۴۱-ابو حسین بن محمد بن محمد بن عبداللہ، ابوبکر بن انباری، احمد بن صلت، قاسم بن ابراہیم علوی، جعفر بن محمد اپنے والد حضرت علی بن حسین کا قول نقل کرتے ہیں:

"دوستوں اور چاہنے والوں کو گم کر دینا درماندگی ہے" اور کہا کرتے تھے:

اے اللہ! میں اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ میرے علانیہ افعال اچھے ہوں اور پوشیدہ اعمال برے۔ اے اللہ! آپ

---

[۱]- طبقات ابن سعد ۵/ ۲۱۱. والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۳۶۴. والجرح ۲/ت ۹۷۷، والجمع ۱/ ۳۵۳. والکامل فی التاریخ ۴/ ۷۹. وسیر النبلاء ۴/ ۳۸۶. وتذکرۃ الحفاظ ۱/ ۷۴. والکاشف ۲/ت ۳۹۵۵. وتاریخ الاسلام ۴/ ۳۴. وتہذیب الکمال ۴۰۵۰. (۲۰/ ۳۸۲).

نے میرے ساتھ تنگی وفراخی کا معاملہ فرمایا اگر میں دوبارہ لوٹ جاؤں تو آپ پھر یہی کریں اور کہا کرتے تھے:

کچھ لوگ اللہ کی عبادت رغبت کی بنا پر کرتے ہیں یہ تاجروں کی سی عبادت ہے اور کچھ لوگ اس کی عبادت بطور شکر کے کرتے ہیں یہ آزاد منش لوگوں کی عبادت ہے۔

۳۵۴۲-محمد بن محمد، عبداللہ بن جعفر رازی، علی بن رجاء قادسی، عمرو بن خالد، ابی حمزہ ثمالی سے نقل کرتے ہیں کہ میں علی بن حسین کے پاس آیا مجھے ناگوار گزرا کہ دروازہ کھٹکھٹاؤں میں وہیں بیٹھ گیا جب باہر نکلے تو میں نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور ایک دیوار کی طرف بڑھے اور مجھ سے کہا:

ابوحمزہ: اس دیوار کو دیکھتے ہو؟ میں نے کہاں: ہاں کیوں نہیں اے ابن رسول اللہ! کہنے لگے:

میں ایک دن پریشان تھا اور اس دیوار سے ٹیک لگائے ہوئے تھا تو اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ہے خوبصورت چہرے اور صاف ستھرے کپڑوں والا اور میری طرف دیکھے جارہا ہے، مجھ سے کہنے لگا:

''اے علی بن حسین! میں تمہیں پریشان اور غمگین دیکھتا ہوں کیا بات ہے؟ کیا دنیا کے متعلق پریشان ہو وہ تو موجود رزق ہے اور ہر نیک وبد اس سے کھا رہا ہے۔ میں نے کہا:

''میں اس پر غمگین نہیں ہوں اس لئے کہ بات وہی ہے جو آپ نے کہی'' پھر پوچھنے لگا کیا آخرت کے متعلق کوئی پریشانی ہے؟ اس کے متعلق وعدہ سچا پکا ہے۔ قہار بادشاہ فیصلہ کردیں گے'' میں نے کہا: نہیں'' پھر کیا؟ میں نے کہا کہ میں ابن زبیر کے فتنے سے خوف زدہ ہوں پھر اس نے مجھ سے کہا اے علی! کیا آپ نے کسی کو دیکھا ہے جس نے اللہ سے مانگا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسے نہ دیا ہو؟ میں نے کہا، نہیں۔ پھر اس نے کہا کہ

وہ اللہ سے ڈرا ہو اور وہ اس کے لئے کافی نہ ہوا ہو۔ میں نے کہا: نہیں، یہ کہہ کر وہ شخص غائب ہوگیا اور مجھ سے کہا گیا:

اے علی! یہ خضر علیہ السلام تھے جو آپ سے باتیں کر رہے تھے۔''

۳۵۴۳-**علی بن حسین کی عبدالملک کے سامنے پیش کئے جانے کی کیفیت**......احمد بن محمد بن حجاج بن رشید، عبداللہ بن محمد بن عمرو بلوی، یحیٰ بن زید بن حسن، سالم بن فروخ، ابن شہاب زہری کہتے ہیں:

جس دن علی بن حسین کو مدینہ سے شام عبدالملک بن مروان کے پاس لے جایا جارہا تھا میں نے ان کو دیکھا تھا لوہے سے جکڑا ہوا اور ان پر کچھ لوگ پہرہ داری کررہے تھے تو میں نے ان کو سلام کرنے اور ان کو رخصت کرنے کی اجازت چاہی تو انہوں نے مجھے اجازت دیدی میں جب ان کے پاس پہنچا تو وہ جبہ میں تھے اور زنجیریں ان کے پاؤں میں لگیں اور طوق ہاتھوں میں، تو میں رو پڑا اور میں نے کہا:

''میری خواہش تھی کہ آپ کی جگہ میں ہوتا اور آپ صحیح وسالم ہوتے'' تو مجھے کہنے لگے:

زہری! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ میرے ہاتھوں اور پاؤں کی چیزیں مجھے تکلیف دے رہی ہیں؟ اگر میں چاہوں تو یہ ہوں ہی نہ۔ یہ چیزیں تو میرے اور تمہارے جیسے لوگوں کو اللہ کا عذاب یاد دلاتی ہیں، پھر انہوں نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو جکڑ بندی سے آزاد کرلیا اور پھر کہا: زہری! مدینہ سے دو منزل میں ان سے نکل لوں گا'' راوی کہتے ہیں:

چار راتیں گزریں اور مدینہ میں لوگ ان کو لینے کے لئے آئے تو ان کو نہیں پایا میں نے بھی ان کے بارے میں ان میں سے ایک سے پوچھا اس نے کہا:

ہم ان کا پیچھا کریں گے ہم ایک جگہ پڑاؤ کئے ہوئے تھے اور ہم سونے کے بجائے ان کے اردگرد پہرہ دے رہے تھے صبح ہوئی تو ہم نے بیڑیوں اور طوق کے سوا کچھ نہ پایا'' زہری کہتے ہیں:

اس کے بعد میں عبدالملک بن مروان کے پاس آیا اس نے مجھ سے علی بن حسین کے بارے میں پوچھا تو میں نے اس کو سب کچھ بتا دیا اس نے مجھے بتلا دیا:

جس دن وہ اپنے پہرے داروں سے گم ہوئے تھے اسی دن وہ میرے پاس آئے اور کہا:

"یہاں میں اور تم ہی نہیں" میں نے ان سے کہا:

"تھوڑی دیر ٹھہر جائیے" انہوں نے کہا "مجھے یہ پسند نہیں پھر وہ نکل پڑے اور خدا کی قسم! میں تو خوف سے لرز کے رہ گیا"

زہری کہتے ہیں:

میں نے کہا "امیر المؤمنین! وہ علی بن حسین نہیں تھے جیسا کہ آپ گمان کر رہے ہیں وہ تو اپنے آپ میں مشغول رہتے ہیں"

انہوں نے کہا:

کیا ہی اچھا شغل ہے اور کیا ہی بہتر بات ہے"

زہری جب بھی علی بن حسین کا تذکرہ کرتے تو کہا کرتے زین العابدین اور روتے۔

۳۵۴۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسین بن محمد بن مصعب بجلی، محمد بن تسنیم حسن بن محبوب، ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں میں نے علی بن حسین سے سنا:

جو شخص اس پر قناعت کرے اللہ نے اس کے لئے مقرر کر دیا ہے تو ایسا شخص سب سے زیادہ غنی اور مالدار ہے۔

۳۵۴۵-حضرت زین العابدین کا مخفی صدقہ کرنا...... حبیب بن حسن، عبداللہ بن صالح، محمد بن میمون، سفیان، ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں، علی بن حسین روٹیوں کا تھیلا اپنی کمر پر اٹھاتے اور صدقہ کرتے فرماتے: مخفی طور پر صدقہ اللہ رب العزت کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔

۳۵۴۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، جریر، شیبہ بن نعامہ کہتے ہیں: لوگ علی بن حسین کو بخیل کہتے ہیں جب ان کا انتقال ہوا تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ اہل مدینہ میں سے سو گھروں کی کفالت کیا کرتے تھے۔

حضرت جریر کہتے ہیں:

"ان کی وفات کے بعد لوگوں نے ان کی کمر پر وہ نشانات دیکھے جو ان تھیلوں کی وجہ سے پڑ گئے تھے جنہیں راتوں کو وہ مساکین کے پاس لے جاتے تھے۔"

۳۵۴۷-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، عثمان بن شیبہ، جریر اور عمرو بن ثابت کہتے ہیں:

جب علی بن حسین کا انتقال ہوا اور لوگ ان کو غسل دینے لگے تو ان کی کمر پر نشانات دیکھے تو پوچھا یہ کیا ہے؟ تو بتلایا گیا، آٹے کے تھیلے کمر پر لاد لیتے اور فقراء مدینہ میں تقسیم کرتے تھے۔

۳۵۴۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ انصاری، یونس بن بکیر، محمد بن اسحٰق سے منقول ہے کہ

مدینہ میں کچھ لوگ رہ رہے تھے اور ان کو معلوم تک نہ تھا کہ ان کا گزر بسر کیسے ہو رہا ہے جب علی بن حسین کا انتقال ہوا تو انہوں نے مفقود پایا اس کو جو ان کے پاس رات کو لایا جاتا رہا۔

۳۵۴۹-ابوحامد بن جبلہ، ابوالعباس ثقفی، محمد بن زکریا سے منقول ہے کہ میں نے حضرت ابن عائشہ رحمہ اللہ سے سنا:

"ہم نے مخفی صدقہ برابر موجود پایا یہاں تک کہ حضرت علی بن حسین کا انتقال ہو گیا"

۳۵۵۰-ابوبکر طلحی، ابوحصین وادعی محمد بن حسین، احمد بن عبداللہ بن یونس، عاصم بن محمد بن زید، واقد بن محمد اور سعید بن مرجانہ سے منقول

ہے:

''علی بن حسین کا ایک غلام تھا عبداللہ بن جعفر اس کے بدلے دس ہزار درہم یا ہزار دینار دینے کو تیار تھے لیکن انہوں نے اسے ویسے ہی آزاد کر دیا''

۳۵۵۱-ابواحمد غطر یفی محمد بن احمد، ابوخلیفہ، عبداللہ بن عبدالوہاب حجبی، حماد، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں میں نے علی بن حسین سے سنا لوگوں کا ان کے پاس ہجوم لگا ہوا تھا اور ان کو بھی یہ بات کہی گئی تو انہوں نے کہا:

ہم سے اسلام اور اللہ کے لئے محبت رکھو' اس لئے کہ آپ لوگوں کی ہم سے محبت برقرار رہے گی تو ہمارے لئے باعث عار بن جائیگی''

۳۵۵۲-حضرت زین العابدین کا گستاخ صحابہ کو نکال دینا...... احمد بن محمد بن عبدالوہاب، محمد بن اسحٰق سراج، ابومصعب، ابراہیم بن قدامہ، ابن محمد بن حاطب حضرت علی بن حسین سے نقل کرتے ہیں:

میرے پاس عراق سے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے حضرت ابوبکر، عمر، عثمان کے بارے میں نازیبا باتیں کیں جب وہ کہہ چکے تو حضرت علی بن حسین نے ان سے پوچھا:

کیا تم مجھے بتلاؤ گے کہ اس آیت کے مصداق تم تھے ''الذین اخرجوا من دیارھم واموالھم یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا وینصرون اللہ ورسولہ اولئک ھم الصادقون '' تو انہوں نے کہا: نہیں۔

پھر ان سے پوچھا: کیا اس آیت کے مصداق تم ہو'' الذین تبوؤا الدار والایمان من قبلھم یحبون من ھاجر الیھم ولا یجدون فی صدورھم حاجۃ مما اوتوا ویوثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ. ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون'' انہوں نے کہا: نہیں۔

پھر کہا:

تم لوگوں نے انکار ہی کر دیا ہے کہ تم ان دونوں فریقوں میں سے کسی ایک سے ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تم ان میں سے نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں:

''والذین جاؤ امن بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین اٰمنوا ربنا انک رؤف الرحیم''(حشر: ۱۰)(آخر میں فرمایا) جاؤ نکل جاؤ! اللہ تم کو سمجھائے۔

۳۵۵۳-ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس ثقفی، سعدان بن یزید، شجاع بن ولید خلف بن حوشب حضرت علی بن حسین سے ان کا قول نقل کرتے ہیں:

''اے عراق والو! اے اھل کوفہ! ہم سے اسلام کے لئے محبت رکھو اور ہمیں ہمارے مرتبے سے زیادہ بلند نہ کرو''۔

۳۵۵۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل احمد بن حنبل، سفیان کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ علی بن حسین نے کہا: مجھے پسند نہیں کہ میرے حصہ کی نرمی اور مہربانی کے بدلے میرے لئے سرخ اونٹ ہوں۔

۳۵۵۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن آشکاب، محمد بن بشر اور ابن منہال طائی کہتے ہیں:

''حضرت علی بن حسین جب سائل کو صدقہ دیتے تو پہلے اسے بوسہ دیتے پھر دیتے''

۳۵۵۶-عمر بن احمد بن عثمان، حسین بن محمد بن سعید، ربیع بن سلیمان، بشر بن بکر، نصیب بن ناصح، عبداللہ بن جعفر، عبدالرحمٰن بن حبیب

بن ازدک کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ:

حضرت نافع بن جبیر نے حضرت علی بن حسین سے کہا:

اللہ آپ کی مغفرت کرے آپ لوگوں کے سردار اوران سے افضل ہیں اور آپ اس غلام کے پاس جا کر بیٹھتے ہیں مراد زید بن اسلم تھے تو انہوں نے جواب دیا طالب علم کو چاہیے کہ وہ علم کی جستجو میں لگا رہے جہاں بھی ہو۔''

۳۵۵۷- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ابو یحیٰی صاعقہ، سعید بن سلیمان، ہشیم، محمد بن عبدالرحمٰن مدینی کی اسناد کی حوالہ سے ثابت ہے کہ:

حضرت علی بن حسین لوگوں کے حلقوں کو چھوڑ کر حضرت زید بن اسلم کے پاس آتے اور ان کے پاس بیٹھتے اور فرماتے:

آدمی اس شخص کے پاس بیٹھتا ہے جو اسے نفع دے۔

۳۵۵۸- عمر بن احمد بن عثمان، عمر بن حسن، عبداللہ بن محمد بن عبید کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت حسین نے اپنے شدت گریہ کی وجہ بتاتے ہوئے فرمایا:

''مجھے ملامت نہ کرو اس لئے کہ یعقوب نے اپنے ایک بیٹے کو گم پایا تو اتنا روئے کہ آنکھیں سفید ہو گئیں اور ان کو یہ معلوم نہیں تھا کہ زندہ ہے یا مر گیا اور میں نے تو اپنی ان آنکھوں سے اپنے گھر کے چودہ افراد کو ایک ہی غزوہ میں شہید ہوتے دیکھا ہے تم کیا سمجھتے ہو کہ ان کا غم میرے دل سے زائل ہو جائے گا۔''

۳۵۵۹- سلیمان بن احمد، حسین بن متوکل، ابو حسن مدائنی، ابراہیم بن سعید سے منقول ہے علی بن حسین کے ارد گرد لوگ بیٹھتے تھے اس دوران انہوں نے گھر میں شور کی آواز سنی تو اٹھ کر گھر گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد آ گئے لوگوں نے پوچھا:

کیا کوئی وفات ہوئی ہے جس کی وجہ سے شور تھا انہوں نے جواب دیا:

ہاں! لوگوں کو تعجب بھی ہوا ان کے صبر کی وجہ سے اور تعزیت بھی کی۔ حضرت علی بن حسین نے فرمایا:

ہم اہل بیت اللہ کی اطاعت کرتے ہیں جب کوئی خوشگوار بات پیش آئے اور کسی ناپسندیدہ چیز کے پیش آنے پر اس کی حمد بیان کرتے ہیں۔

۳۵۶۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل عسکری عطار، صہیب بن محمد، شداد بن علی، اسرائیل، ابو حمزہ ثمالی حضرت علی بن حسین سے نقل کرتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنے والا پکار کر کہے گا۔''

صابر لوگ کہاں ہیں؟ لوگوں میں سے بہت کم کھڑے ہوں گے ان سے پوچھا جائے گا

کس چیز پر تم نے صبر کیا؟ وہ کہیں گے:

ہم نے صبر کیا اللہ کی اطاعت پر اور اللہ کی نافرمانی سے ہم نے صبر کر لیا۔ ان سے کہا جائے گا::

سچ کہا تم لوگوں نے جنت میں داخل ہو جاؤ!

۳۵۶۱- ہشام بن عبدالملک کا علی بن حسین کی تعریف کرنا...... احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق ثقفی، محمد بن زکریا، ابن عائشہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

ھشام بن عبدالملک خلافت سپرد ہونے سے پہلے حج کرنے گیا اس نے بہت کوشش کی کہ حجر اسود کو چوم لے لیکن نہ چوم سکا، ادھر علی بن حسنؓ آئے تو لوگوں نے ان کے لئے راستہ چھوڑ دیا اور ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے تو انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا۔

راوی کہتے ہیں کہ ھشام کے لئے ایک منبر بنایا گیا جب وہ اس پر بیٹھا تو اہل شام نے ان سے پوچھا: اے امیر المؤمنین! یہ کون ہے؟ انہوں نے تجاہل

عارفانہ سے کہا: مجھے نہیں معلوم۔فرزدق نے کہا: لیکن میں جانتا ہوں یہ علی بن حسینؓ ہیں اور پھر اس نے یہ اشعار کہے جس کا ترجمہ یہ ہے:

یہ اللہ کے بندوں میں سب سے افضل کے بیٹے ہیں۔ یہ پاکباز، متقی، طاہر و ذی علم، اس کو بطحاء کے سنگریزے تک جانتے ہیں بیت اللہ، حل وحرم اسے جانتے ہیں، قریب ہے کہ ان کے ہتھیلی کی خوشبوان کو حطیم کے پاس ہی روک لے جب یہ اسے چومنے آئیں۔ جب قریش نے انہیں دیکھا تو ایک نے کہا اچھائی اور کرم کا منتہا ہیں۔ اگر تم متقی لوگوں کی طرف نظر کرو تو یہ ان کے بھی سردار ہیں یا اگر پوچھا جائے کہ زمین میں سب سے اچھے کون ہیں تو یہی کہا جائے کہ یہی وہ ہیں۔

یہ فاطمہ کے بیٹے ہیں اگر یہ تم نہیں جانتے ہو! ان کے جدامجد پر انبیاء اللہ کا اختتام ہوا ہے اور آپ کا یہ کہنا کہ یہ کون ہے؟ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچاتا، اس لئے کہ جس کو آپ نہ پہچان سکے اسے عرب وعجم جانتے ہیں۔ حیاء سے آنکھیں جھکا لیتے ہیں اور ان کی ہیبت سے آنکھیں جھکالی جاتی ہیں اور تبسم فرماتے ہوئے بات کرتے ہیں۔

۳۵۶۲-اہل فضل سے مراد...... سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، حفص بن عبداللہ حلوانی، زافر بن سلیمان، عبدالحمید بن ابی جعفر فراء، ثابت بن ابی حمزہ ثمالی، حضرت علی بن حسین سے نقل کرتے ہیں:

قیامت کے دن پکارا جائے گا کہ فضل والے کھڑے ہو جائیں تو کچھ لوگ کھڑے ہوں گے ان سے کہا جائیگا جنت کو چلے جاؤ، راستے میں فرشتے ان سے ملیں گے اور کہیں گے: کہاں کو؟ وہ کہیں گے جنت کی طرف، فرشتے کہیں گے حساب سے پہلے؟ کہیں گے: ہاں وہ پوچھیں گے کون ہو تم لوگ؟ وہ کہیں گے فضل والے، فرشتے پوچھیں گے فضل سے کیا مراد؟ وہ بتلائیں گے ہم سختی کا جواب بردباری سے دیتے اور ظلم کا صبر سے اور اگر ہمارے ساتھ کوئی زیادتی کرتا تو اسے معاف کر دیتے۔ فرشتے کہیں گے: جنت میں داخل ہو جاؤ عمل کرنے والوں کا کیا ہی بہترین اجر ہے۔

پھر پکارا جائے گا صبر والے کہاں ہیں؟ کچھ لوگ کھڑے ہو جائیں گے، ان سے کہا جائے گا: جنت کو چل پڑو! فرشتے ان سے ملیں گے اور اسی طرح سوال وجواب ہوگا آخر کار کہیں گے۔ ہم صبر والے ہیں ان سے فرشتے پوچھیں گے تم نے کس چیز پر صبر کیا؟ تو وہ جواب دیں گے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر صبر کیا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر صبر کیا تو فرشتے کہیں گے کہ جنت میں داخل ہو جاؤ کیا ہی اچھا بدلہ ہے عمل کرنے والوں کے لئے۔ پھر پکارا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پڑوسی کھڑے ہو جائیں تو کچھ لوگ کھڑے ہو جائیں گے ان سے کہا جائے گا کہ جنت کی طرف چل پڑو فرشتے ان سے ملیں گے اور ان سے اسی طرح کے سوال وجواب کریں گے اور پھر پوچھیں گے کہ تم اللہ کے پڑوسی کس طرح ہوئے؟ وہ کہیں گے ہم اللہ کے لئے ایک دوسرے سے ملتے تھے اور اللہ کے لئے مجلس جماتے اور اسی کی رضا کے لئے گفتگو کرتے اور خرچ کرتے تھے۔

فرشتے ان سے بھی کہیں گے جنت میں داخل ہو جاؤ عمل کرنے والے کے لئے کیا ہی بہتر اجر ہے۔

۳۵۶۳-محمد بن احمد ظریفی، محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، سعید بن عبداللہ بن عبدالحکم، عبدالرحمٰن بن واقد، یحییٰ بن ثعلبہ انصاری، ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں:

میں علی بن حسین کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ چڑیاں ان کے اردگرد آ کر اڑنے لگیں اور وہ آوازیں نکال رہی تھی۔ انہوں نے کہا:

ابوحمزہ! جانتے ہو یہ چڑیاں کیا کہہ رہی ہیں؟ میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کہا:

یہ اللہ کی تقدیس بیان کر رہی ہیں اور اس سے دن کی روزی مانگ رہی ہیں۔

۳۵۶۴-محمد بن احمد، محمد بن اسحٰق، حجاج بن یوسف، یونس بن محمد، ابوشہاب، ابوجعفر کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ:

علی بن حسین نے اپنے مال کا مقاسمہ کیا اللہ سے دو مرتبہ اور فرمایا:

اللہ تعالیٰ گناہگار لیکن تائب مؤمن کو پسند کرتا ہے۔

۳۵۶۵-احمد بن موسیٰ بن اسحٰق، ابو یوسف قلوسی، عبدالعزیز بن خطاب، موسیٰ بن ابی حبیب، علی بن حسین سے نقل کرتے ہیں:

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑنے والا ایسا ہے جیسا کتاب اللہ کو پس پشت ڈالنے والا الا یہ کہ کوئی بچاؤ کا راستہ اختیار کرے پوچھا گیا:

کیا مطلب؟ انہوں نے کہا: یعنی کسی جابر اور ظالم بادشاہ سے اس کا اندیشہ ہو وہ اس کوئی زیادتی یا ظلم کرے گا''

اور علی بن حسین فرماتے تھے۔

جو شخص علم کو چھپائے یا اس پر حد سے زیادہ اجرت لے تو علم اسے کچھ نفع نہیں دیتا

۳۵۶۶-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن صباح، حاتم بن اسماعیل حضرت ابوجعفر سے نقل کرتے ہیں:

میرے والد بزرگوار کی انگوٹھی پر کندہ تھا'' تمام طاقت وقوت اللہ کے لئے ہے''۔

۳۵۶۷-محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن یونس، مندل بن علی، عمر بن عبدالعزیز، ابوجعفر حضرت علی بن حسین کا قول نقل کرتے ہیں:

کوئی یہ نہ کہے کہ اے اللہ! مجھ پر صدقہ کیجئے جنت کا اس لئے کہ صدقہ گناہ گاروں کی طرف سے ہوتا ہے بلکہ کہے

اے اللہ! مجھے جنت عطا فرمایئے مجھ کو جنت دے کر احسان فرمایئے۔

۳۵۶۸-محمد بن عبداللہ کاتب، حسن بن علی بن نصر طوسی، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی، صالح بن حسان سے منقول ہے:

ایک شخص نے حضرت سعید بن المسیب سے کہا:

میں نے فلاں سے زیادہ کوئی پرہیز گار اور متقی نہیں دیکھا انہوں نے پوچھا: کیا تم نے علی بن حسین کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا نہیں انہوں نے کہا: میں نے علی بن حسین سے زیادہ ورع وتقویٰ میں کوئی نہیں دیکھا۔

۳۵۶۹-ابوبکر بن مالک عبداللہ بن احمد بن حنبل، عمرو بن محمد ناقد، سفیان بن عیینہ سے حضرت زہری کا قول مروی ہے۔

میں نے کسی ہاشمی کو علی بن حسین سے زیادہ افضل نہیں دیکھا ہے۔

۳۵۷۰-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، ابومعمر کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ ابن ابی حازم نے فرمایا: میں نے ابوحازم کو کہتے سنا: میں نے کوئی ہاشمی علی بن حسین سے افضل نہیں دیکھا۔

۳۵۷۱-حسین بن کیسان، اسماعیل بن اسحٰق قاضی، علی بن عبداللہ، عبداللہ بن ھارون بن ابوعیسیٰ، حاتم بن ابوصغیرہ، عمر بن دینار کے سلسلۂ سند سے منقول ہے:

حضرت علی بن حسین حضرت اسامہ بن زید کے مرض موت میں ان کے پاس تشریف لے گئے تو وہ رونے لگے حضرت علی بن حسین نے پوچھا:

کیا ہوا؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھ پر پندرہ ھزار دینار قرض ہے انہوں نے فرمایا: آپ بےفکر رہیں وہ مجھ پر ہے۔

۳۵۷۲-روزہ کی چالیس اقسام......ابوبکر بن محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد عثمانی، عبدالصمد بن محمد، جعفر بن محمد بن جعفر، مخلد بن مالک، سفیان بن عیینہ، زہری کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے حضرت زہری کہتے ہیں:

ہم حضرت علی بن حسین کے ہاں حاضر ہوئے انہوں نے پوچھ لیا، زہری تم لوگ کیا کر رہے تھے میں نے کہا: ہم روزہ کے بارے میں بحث کر رہے تھے اور میری اور میرے ساتھیوں کی رائے یہ ہے کہ رمضان کے علاوہ کوئی روزہ واجب نہیں ہے انہوں نے کہا: زہری! بات یوں نہیں ہے، روزہ کی چالیس قسمیں ہیں دس ان میں واجب ہیں جیسے رمضان کے روزے اور دس قسم کے روزے حرام اور ممنوع ہیں

اور چودہ صورتوں میں اختیار ہے رکھے یا نہ رکھے۔ نذر کا روزہ واجب ہے، اعتکاف کا روزہ واجب ہے۔

میں نے کہا: ابن رسول اللہ! اس کی وضاحت فرمادیں۔ انہوں نے فرمایا: واجب تو رمضان کے روزے ہیں اور دو مہینے کے متواتر روزے جبکہ قتل خطا کیا ہو اور غلام آزاد نہ کر سکے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"ومن قتل مومنا خطا" (النساء:۹۲) اور کفارہ یمین کے تین روزے جو شخص کھانا نہ کھلا سکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ذلک کفارہ ایمانکم اذا حلفتم" (المائدہ:۸۹) سر کا حلق کرنے پر روزہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں" فمن کان منکم مریضا اوبہ اذی من راسہ" (البقرہ:۱۹۶) یہ روزہ رکھنے والے کو اختیار ہے کہ چاہے تین روزے رکھے اور دم تمتع کا روزہ، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج" (البقرہ:۱۹۶) اور شکار کے بدلے کا روزہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں و من قتلہ منکم متعمداً فجزاء مثل ما قتل من النعم" (المائدہ:۹۵) اور پہلے شکار کی قیمت لگائی جائیگی پھر اس قیمت کا موازنہ کیا جائے گا گندم کے ساتھ۔

اور جس روزے کے بارے میں اختیار ہے وہ پیر، جمعرات، شوال کے چھ روزے، یوم عرفہ کا روزہ اور یوم عاشوراء کا روزہ ان سب کے بارے میں اختیار ہے کہ رکھے یا نہ رکھے۔

اور رہا اجازت کا روزہ تو بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے اور نہ غلام اور نہ باندی۔

اور جن دنوں میں روزہ حرام و ممنوع ہے تو وہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا روزہ، ایام تشریق اور شک کے دن کا روزہ صوم مسلسل اور خاموشی کا روزہ حرام ہے اور معصیت کی نذر کا روزہ اور صوم الدھر حرام ہے۔

مہمان اپنے میزبان کی اجازت سے روزہ رکھے کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا: "جو شخص کسی کے پاس مہمان ہو کر جائے تو وہ نفلی روزہ ان کی اجازت ہی سے رکھے" اور بچہ جو بالغ ہونے والا ہو اسے روزے کا حکم دیا جائے تا کہ عادی ہو جائے لیکن فرض نہیں ہے اور ایسا شخص بھی روزہ رکھ لے جس نے شروع دن میں کسی عذر کی وجہ سے نہیں رکھا تھا بعد میں اس کو قوت آ گئی اب وہ رکا رہے ہر چیز سے اور یہ بھی اللہ کی طرف سے ایک ادب ہے اور لازم نہیں اور اسی طرح مسافر نے شروع دن میں کچھ کھا پی لیا بعد میں سفر سے لوٹ آیا تو اسے بھی ہر چیز سے رکے رہنے کا حکم دیا جائے گا۔

اور صوم الاباحہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے بھولے سے کھا پی لیا ہو تو گویا یہ اس کے لئے مباح ہو گئے تھے لیکن روزہ اس کا برقرار رہا مریض اور مسافر کے روزے کے بارے میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا

رکھنا بہتر ہے اور بعضوں نے کہا: نہ رکھنا بہتر ہے اور بعضوں کا قول ہے

چاہے تو روزہ رکھ لے چاہے افطار کر لے اور ہم تو یہ کہتے ہیں کہ دونوں افطار کریں لہٰذا اگر سفر میں یا مرض میں روزہ رکھا بھی تو قضاء ہو گی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"فعدۃ من ایام اخر" (البقرہ:۱۸۴)

حضرت علی بن حسین نے اسے مسنداً روایت کیا انہوں نے حضرت ابن عباس جابر، مروان، صفیہ، ام سلمہ اور دوسرے صحابہؓ سے سنا۔

۳۵۷۳-شیاطین کو ستاروں سے مارا جانا......سلیمان بن احمد، ابوعبدالوہاب بن نجدۃ، ابو مغیرہ، اوزاعی، زہری علی بن حسین، عبداللہ بن عباس کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ

صحابہ حضور ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے رات کا وقت تھا کہ ایک ستارہ مارا گیا جس کی وجہ سے وہ خوب روشن ہو گیا تو حضور

ﷺ نے پوچھا:
جاہلیت میں تم کیا کرتے تھے جب اس طرح تارہ مارا جاتا'' صحابہ نے جواب دیا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں ہم
تو یہ کیا کرتے تھے:
آج کی رات پیدا ہونے والا کوئی عظیم بچہ ہے اور مرنے والی بھی کوئی بزرگ تر ہستی'' حضور ﷺ نے فرمایا:
کسی کی زندگی اور موت سے اس کا کوئی تعلق نہیں بس بات یہ ہے کہ جب رب کوئی فیصلہ فرماتا ہے تو عرش کے اٹھانے والے فرشتے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں پھر اس سے متصل آسمان والے فرشتے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں پھر اس سے متصل آسمان والے اور پھر آسمان دنیا کے فرشتے اسکی تسبیح بیان کرتے ہیں پھر عرش کے فرشتوں سے متصل آسمان والے فرشتے کہتے ہیں پروردگار نے کیا فرمایا؟ تو وہ ان کو بتلاتے ہیں تو آسمانوں والے ایک دوسرے سے خبر پوچھتے ہیں یہاں تک کہ یہ خبر آسمان دنیا کو پہنچتی ہے تو شیطان اسکو اچک لیتا ہے اور اسے اپنے اولیاء کے کانوں میں ڈال دیتا ہے تو جو کچھ وہ لیکر آتے ہیں وہ تو صحیح ہوتا ہے لیکن وہ اس میں جھوٹ ملا دیتے ہیں اور زیادتی کرتے ہیں تو شیاطین کو ان ستاروں سے مارا جاتا ہے۔[1]

یہ حدیث صحیح ہے امام مسلم نے اوزاعی، یونس، معقل صالح بن کیسان سے نقل کیا۔

۳۵۷۴- محمد بن احمد بن ابراہیم، عبید اللہ بن محمد عمری، اسماعیل بن ابی اویس اپنے بھائی سے سلیمان بن ابی بلال، محمد بن ابی عتیق، محمد بن احمد غطریفی، ابوعمرو بن حمدان، ابن شہاب، علی بن حسین اور حسن بن علی کے اسنادی حوالے سے ثابت ہے،
ایک دفعہ حضور ﷺ حضرت علی اور حضرت فاطمہ کے پاس رات کے وقت تشریف لے گئے۔ ان سے کہا:
کیا نماز نہیں پڑھی؟ حضرت علی نے کہا:
یا رسول اللہ! ہمارے نفوس تو اللہ عزوجل کے قبضے میں ہیں اگر وہ چاہے کہ ہمیں توفیق دے تو توفیق دیدے گا۔ جب میں نے یہ کہا تو حضور ﷺ واپس لوٹ گئے اور کچھ جواب نہیں دیا۔ جاتے ہوئے اپنی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے میں نے سنا وہ فرمار ہے تھے
''وکان الانسان اکثر شیء جدلا'' لیکن انسان سب چیزوں سے بڑھ کر جھگڑالو ہے (الکھف: ۵۴)[2]
یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے حضرت زہری سے صالح بن کیسان یزید بن ابی شیبہ شعیب بن ابی حمزہ اسحٰق بن راشد اور دوسرے حضرات نے نقل کیا۔

۳۵۷۵- ابوبحر محمد بن حسین، محمد بن یونس کدیمی، ابوعاصم نبیل، ابن جریج، ابن شہاب، علی بن حسینؓ، حضرت حسین اور حضرت علی بن ابی طالب سے منقول ہے کہ
بدر کے دن مجھ کو ایک نوجوان اونٹنی ملی اور حضور ﷺ نے ایک نوجوان اونٹنی مجھ کو دی میں نے ان دونوں کو ایک انصاری صحابی کے دروازے کے پاس بٹھا دیا ارادہ یہ تھا کہ ان پر اذخر گھاس لادلاؤں تاکہ فاطمہ کے ولیمہ میں استعمال ہو۔ میرے ساتھ بنو قینقاع کا ایک آدمی تھا۔
گھر میں حمزہ (رضی اللہ عنہ) تھے اور ایک گانے والی گانا گا رہی تھی وہ کہہ رہی تھی ''حمزہ! قریب ہی نوجوان اونٹنی ہے تو حمزہؓ تلوار لے کر باہر نکلے اور انکے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کے پاؤں بھی اور ان کے جگر نکال لئے۔
میں نے ایک دل فگار منظر دیکھا میں تو حضور ﷺ کے پاس آیا اور میں نے ان کو اس کی خبر دی تو آپ اور حضرت زید بن حارثہ

---

[1] فتح الباری ۱۰/۲۲۰، ۸/۵۳۸، ۲۶۲۔
[2] صحیح البخاری ۲/۶۲، ۶/۱۱۰۔

حضرت حمزہ کے پاس گئے اور آپ حضرت حمزہ سے بہت ناراض ہوئے حضرت حمزہ نے سر اٹھایا اور غنودگی کی کیفیت میں کہا:
کیا تم ہمارے آباؤ اجداد کے غلام نہیں؟
حضور ﷺ یہ دیکھ کر الٹے پاؤں لوٹ آئے۔
حدیث صحیح متفق علیہ ہے ابن جریج عن الزہری کے طریق سے، زہری سے یونس بن یزید نے روایت کیا۔

۳۵۷۶- قاضی ابو محمد بن احمد بن ابراہیم، حسن بن علی بن زیاد، اسماعیل بن ابی اویس، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، ابن شہاب، علی بن حسین، عمرو بن عثمان اور حضرت اسامہ بن زید کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: مسلمان کا وارث کافر نہیں ہوسکتا۔[۱]
ابن جریج، معمر، یونس، سفیان، ہشیم، ابن ابی حفصہ، مالک بن انس اور ایک جماعت نے حضرت زہری سے نقل کیا اس حدیث کو تا لک نے فرمایا: عمرو بن عثمان روایت کرتے ہیں اسامہ سے اور قیس بن ربیع نے اسے سفیان بن عیینہ سے بیان کیا ہے۔

۳۵۷۷- سلیمان بن احمد، احمد بن قاسم بن مساور، علی بن جعد، قیس بن ربیع، سفیان بن عیینہ، زہری، علی بن حسین عمرو بن عثمان اور اسامہ بن زید سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے:
کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں بن سکتا''۔[۲]
اسی طرح حدیث سلیمان بن قیس نے سفیان سے بیان کی

۳۵۷۸- بعینہ یہی حدیث محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ حمیدی سفیان بن عیینہ کے طریق سے بھی مروی ہے۔

۳۵۷۹- سلیمان بن احمد، عباس اسقاطی، عبداللہ بن محمد عمری، اسماعیل بن ابی اویس نے بھائی سے، سلیمان بن بلال، محمد بن عبداللہ بن ابی عتیق، سلیمان بن احمد، اسحق بن ابراہیم عبدالرزاق، معمر، شہاب زہری، علی بن حسین سے نقل کرتے ہیں کہ مجھے حضرت صفیہؓ نے بتلایا:

حضور ﷺ اعتکاف میں تھے اور وہ حضور ﷺ سے ملنے رات کو تشریف لے گئیں فرماتی ہیں:
(واپسی میں) میں کھڑی ہوئی تو حضور بھی کھڑے ہوگئے۔ اس وقت حضرت صفیہ اسامہ بن زید کے گھر میں رہا کرتی تھیں۔
اس دوران دو انصاری صحابہ کا گزر ہوا جب انہوں نے حضور کو دیکھا تو جلدی چلنے لگ گئے حضور نے فرمایا:
اطمینان سے جاؤ! یہ صفیہ بنت حیی میرے ساتھ ہیں۔ ان دونوں نے کہا سبحان اللہ! یارسول اللہ! حضور نے فرمایا:
یہ میں نے اس لئے کہا کہ شیطان انسان کی شریانوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے تو مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی برا خیال ڈال دے۔ یا فرمایا: کوئی شر ڈال دے۔[۳]
الفاظ معمر کی سند کے ہیں اور اسے صالح بن کیسان، ابن مسافر، عبدالرحمن بن اسحق شعیب اور دوسروں نے نقل کیا یہ حدیث زہری کی صحیح احادیث میں سے ہے۔

۳۵۸۰- ابوبکر بن خلاد، حارث بن محمد، محمد بن جعفر ورکانی، ابراہیم بن سعید، زہری، علی بن حسین اور ایک اور ذی علم شخص کے سلسلۂ سند سے منقول ہے آپ ﷺ نے فرمایا:
''قیامت کے دن زمین اللہ تعالیٰ کی عظمت کی وجہ سے چمڑے کی طرح پھیلا دی جائے گی تو اولاد آدم میں سے ہر ایک کو دو پاؤں رکھنے کی جگہ ملے گی پھر سب سے پہلے انسان کو بلایا جائے گا وہ سجدے میں گر پڑیں گے اس کے بعد مجھے اجازت دی جائے گی تو

۱۔ ۲۔ صحیح البخاری ۸/۱۹۴. وصحیح مسلم، کتاب الفرائض ۱. وفتح الباری ۱۲/۵۰، ۵۳.
۳۔ صحیح البخاری ۳/۶۴، ۴/۱۰۰، ۱۵۰، ۸/۶۰. وصحیح مسلم، کتاب السلام ۲۴. وفتح الباری ۱۰/۵۹۸.

میں کہوں گا:

پروردگار! یہ بات مجھے جبرئیل نے بتلائی ہے حضرت جبرئیل اس وقت عرش کی داہنی طرف ہوں گے اور بخدا اس سے پہلے حضور نے ان کو نہیں دیکھا ہوگا کہ آپ ہی نے ان کو میرے پاس بھیجا ہے اور جبرئیل خاموش کھڑے ہوں گے کوئی لفظ زبان سے نہ نکالیں گے۔ پھر مجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی جائیگی میں کہوں گا:

اے رب! آپ کے بندوں نے اطراف زمین میں تیری بندگی کی ہے' اور یہی ہے مقام محمود[1]۔

(۲۳۰) محمد بن منکدر رح[2]

محدثین کی فہرست میں ایک بڑا نام محمد بن منکدر کا ہے ان کا پورا نام ابوعبداللہ محمد بن منکدر ہے اور محمد بن منکدر کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔

۳۵۸۱- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم بن کثیر یحییٰ بن فضل انیسی بعض لوگوں سے محمد بن منکدر کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

ایک دن وہ نماز پڑھ رہے تھے کہ رونے لگ گئے اور بہت زیادہ روئے یہاں تک کہ انکے گھر والے گھبرا گئے اور ان سے پوچھنے لگے: کیا وجہ ہے کیوں روتے ہیں؟ لیکن جواب ندارد! اور مزید رونے لگے گھر والوں نے ابوحازم کی طرف ایک شخص کو بھیجا اور ان کو اس معاملے کی خبر دی۔ ابوحازم آئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ رو رہے تھے انہوں نے پوچھا: کس بات نے رُلا دیا۔ گھر والوں کو بھی آپ نے پریشان کر دیا، کوئی تکلیف ہے یا کوئی اور وجہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا:

اللہ عزوجل کے کلام میں ایک آیت نے رُلا دیا انہوں نے پوچھا:

وہ کونسی آیت ہے۔ فرمایا: "وبدالھم من اللہ مالم یکونوا یحتسبون" اور ان کے اعمال کی برائیاں ان پر ظاہر ہو جائیں اور جس (عذاب) کی وہ ہنسی اڑاتے تھے (الزمر: ۴۷) یہ سن کر ابوحازم بھی رونے لگے: اور بہت زیادہ روئے گھر والوں میں سے کسی نے کہا ہم نے تو آپ کو بلوایا تھا کہ غم دور ہو آپ نے تو اور بھی بڑھا دیا۔ تو ابوحازم نے ان کو بتلایا کہ کس بات نے ان دونوں کو رُلا دیا تھا۔

۳۵۸۲- ابوالفرج احمد بن جعفر نسائی، جعفر بن محمد بن فریابی، محمد بن عبداللہ بن عمار، عتیق بن سالم، عکرمہ منقول ہے:

"حضرت محمد بن منکدر موت کے وقت گھبرا رہے تھے ان سے کہا گیا:

آپ کیوں گھبرا رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا:

مجھے کتاب اللہ کی ایک آیت کا ڈر ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں" وبدالھم من اللہ ومالم یکونوا یحتسبون "اور مجھے اندیشہ ہے کہ میرے لئے بھی وہ کچھ سامنے آجائے جس کا مجھے گمان تک نہیں"۔

۳۵۸۳- ابواحمد محمد بن احمد بن احمد جرجانی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، محمد بن عباد، سفیان اور منکدر کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے:

۱- فتح الباری ۸/ ۴۰۰. ۱۱/ ۴۲۶. والمستدرک ۴/ ۵۷۰. والمطالب العالیۃ ۴۶۵۱. والدر المنثور ۴/ ۱۹۷. ۶/ ۳۲۹. واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/ ۴۵۳.

۲- طبقات ابن سعد ۹/ق ۲/ ۴۳. والتاریخ الکبیر ۱/ ۲۹۱. والصغیر ۱/ ۲۸۷ والجرح ۸/ت ۴۲۱. والجمع ۲/ ۴۴۹. وسیر النبلاء ۵/ ۳۵۳. وتذکرۃ الحفاظ ۱/ ۱۳۷. والعبر ۱/ ۸۱. والکاشف ۳/ت ۵۲۵۲. وتاریخ الاسلام ۵/ ۱۵۵. وتھذیب التھذیب ۹/ ۴۷۳. والتقریب ۲/ ۲۱۰. والخلاصۃ ۲/ت ۶۶۷۸. وتھذیب الکمال ۵۶۳۴. (۲۶/ ۵۰۳)

''محمد تہجد کے لئے اٹھتے، وضو کرتے پھر دعا کرتے تو اللہ کی حمد وثناء بیان کرکے اسکی ثنا کرتے اور شکر ادا کرتے پھر ذکر کے وقت آواز بلند فرمالیتے۔ ان سے پوچھا گیا: آپ آواز کیوں بلند کرلیتے ہیں؟ انہوں نے کہا:

میرا ایک پڑوسی ہے اسے جب تکلیف ہوتی ہے تو وہ تکلیف کی وجہ سے آوازیں بلند کرتا ہے اور میں نعمت کی وجہ سے آواز بلند کرلیتا ہوں۔

۳۵۸۴-ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، علاء عطار، اور سفیان سے منقول ہے کہ

محمد بن منکدر تہجد کے لئے اٹھتے، نماز پڑھتے اور کہتے:

کتنے ہی لوگ ہیں جو راتوں کو جاگتے ہیں تکلیف اور مصیبت کی وجہ سے'' حضرت محمد بن منکدر کا پڑوسی تھا وہ رات کو تکلیف کی وجہ سے کراہتا اور آہ وفغاں کرتا اور محمد رات کو اللہ کی حمد و بلند آواز سے کیا کرتے۔ ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا:

وہ مصیبت کی وجہ سے آواز بلند کررہا ہے اور میں ایک نعمت کی وجہ سے''

۳۵۸۵-ابوعلی بن محمد بن احمد بن حسن، ابواسمعیل، محمد بن اسماعیل ترمذی، عبدالعزیز اویسی حضرت انس بن مالک کا قول نقل کرتے ہیں:

محمد بن منکدر سید القراء ہیں اور ان سے جب کوئی حدیث پوچھتا تو وہ رو پڑتے''

۳۵۸۶-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم بن کثیر، ابویعقوب جبنی سے منقول ہے کہ

لوگ ابن منکدر کے گرد جمع ہوگئے وہ عابد وزاہد آدمی تھے نماز میں مشغول تھے ان کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا:

تم لوگوں نے واعظوں کو تھکا ڈالا ہے کب تک تم کو جانوروں کی طرح ہانکا جاتا رہے گا؟

۳۵۸۷-ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، ہبیر بن محمد واسطی، ابوحاتم، محمد بن عبدالکریم رازی، حارث صواف حضرت محمد بن منکدر کا قول نقل کرتے ہیں:

میرے نفس نے چالیس سال تک مشقت برداشت کی اب وہ سیدھا ہوا ہے''۔

۳۵۸۸-ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد دورقی، زکریا بن عدی، ابن المبارک، ذہیب اور محمد بن منکدر کے بیٹے عمر سے منقول ہے:

میں والد صاحب کے لئے قرآن مجید تھاما کرتا تھا اس دوران انکی ایک باندی کا گزر ہوا ان سے بات کی تو ہنسنے لگے پھر فوراً کہنے لگے:

''اناللہ''! یہاں تک کہ میں سمجھا کہ کوئی بات پیش آئی ہے میں نے پوچھا کیا ہوا؟ کہنے لگے:

میں تو قرآن میں مشغول تھا باندی گزری تو میں نے اس سے بات کرلی''

۳۵۸۹-محمد بن احمد بن محمد حسن بن محمد، ابوزرعہ، زید بن بشر، ابن وہب ابن زید کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے

صفوان بن سلیم محمد بن منکدر کے مرض موت میں ان کے پاس آئے اور کہا: ابوعبداللہ! میں دیکھ رہا ہوں کہ موت تم پر گراں گزر رہی ہے'' اس کے بعد ان کی حالت سنبھلتی گئی یہاں تک کہ ان کا چہرہ چراغ کی طرح دمکنے لگا کہنے لگے:

میں جس حالت میں ہوں اگر آپ کو معلوم ہوجائے تو آپ مطمئن ہوجائیں'' اس کے بعد ان کی وفات ہوگئی۔

۳۵۹۰-ابومحمد بن حیان، جعفر بن محمد بن فارس، سلمہ، عبداللہ بن یزید مقری، سعید بن ابی ایوب، ابوعقیل محمد بن منکدر سے نقل کرتے ہیں:

مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ جب صبح ہوتی ہے تو پہاڑ ایک دوسرے سے اسکا نام لے کر دریافت کرتا ہے کہ اے فلاں! کیا تجھ

آج کسی اللہ کے ذکر کرنے والے کا گزر ہوا ہے؟ وہ کہتا ہے ہاں تو پہلا کہتا ہے اللہ تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کرے لیکن آج کے دن مجھ پر کسی اللہ کے ذکر کرنے والے کا گزر نہیں ہوا۔

۳۵۹۱-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حجاج، جریر بن حازم، وھیب مکی، حضرت محمد بن منکدر کے صاحبزادے سے نقل کرتے ہیں:

"میں ایک دفعہ اپنے والد صاحب کے ساتھ مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص کا گزر ہوا جو لوگوں کو حدیث بیان کیا کرتا، فتوے دیتا اور قصے بیان کیا کرتا میرے والد نے اسے بلایا اور کہا:

اے ابوفلاں! متکلم اللہ کے غضب وغصہ سے ڈرتا ہے اور سننے والا اللہ عزوجل کی رحمت کا امیدوار ہوتا ہے۔

۳۵۹۲-ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد دورقی، احمد بن ابراہیم موصلی، حماد بن زید، عمر بن جابر حضرت محمد بن منکدر سے نقل کرتے ہیں:

متکلم اللہ کی ناراضگی سے ڈرتا ہے اور مستخرج اللہ عزوجل کی رحمت کا منتظر ہوتا ہے۔

۳۵۹۳-احمد بن اسحق، عباس بن حمدان، حنفی، ابوسعید اشج، ابوخالد احمر، محمد بن سوقہ اور حضرت محمد بن منکدر سے منقول ہے:

اللہ تعالیٰ مومن بندے کی اور اس کی اولاد کی حفاظت کرتا ہے اسکے گھر کی اور اس کے اردگرد کے گھروں کی حفاظت کرتا ہے اور وہ لوگ حفظ وامان میں رہتے ہیں جب تک مومن بندہ انکے درمیان رہے

۳۵۹۴-ابومحمد بن حیان، محمد بن عباس، محمود بن خداش، عبدالعزیز بن ماجشون، اور حضرت محمد بن منکدر سے منقول ہے:

مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے کا انتقال ہوا تو حضرت حوا سے فرمایا: حواء! تمہارا بیٹا مرگیا ہے حضرت حواء نے کہا:

موت کیا ہوتی ہے: حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا:

نہ کھائے گا" "نہ پیے گا نہ چلے گا نہ پھرے گا اور نہ اب بات کرے گا" حضرت حواء نے چیخ ماری حضرت آدم نے فرمایا:

تو اور حواء زادیاں بین کریں گی اور میں اور میرے بیٹے اس سے بری ہوں گے"

۳۵۹۵-ابومحمد، ابوبکر بن معدان، ابراہیم بن جوہری، سفیان سے منقول ہے کہ محمد بن منکدر نے ایک شخص کے لئے دعائے مغفرت کی ان سے کہا گیا:

آپ فلاں شخص کے لئے دعا کرتے ہیں؟ فرمانے لگے

میں اللہ سے اس بات میں شرم محسوس کرتا ہوں کہ وہ میرے بارے میں یہ جانے کہ میں اسکی رحمت کو اسکی مخلوق میں سے کسی سے قاصر سمجھتا ہوں"

۳۵۹۶-ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد دورقی، حجاج بن محمد اور ابومعشر کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ

محمد بن منکدر نے حضرت صفوان کے پاس چالیس دینار بھیجے پھر اپنے بیٹوں سے فرمایا:

تم اس شخص کے ثواب میں کیا گمان کرتے ہو جس نے صفوان کو پروردگار کی عبادت کے لئے فارغ البال کردیا۔"

۳۵۹۷-احمد بن اسحق، عباس بن حمدان ابوسعید الاشج، عیسی بن یونس اور محمد بن سوقہ سے منقول ہے کہ میں نے محمد بن منکدر کو یہ کہتے ہوئے سنا:

اللہ عزوجل سے تقویٰ کے لئے بہترین مددگار غنی ہے"۔

۳۵۹۸-ابوبکر طلحی، عبیداللہ بن غنام، ھناد بن سری، ابومعاویہ، عثمان بن واقدی سے منقول ہے کہ

حضرت محمد بن منکدر رسے پوچھا گیا:

کیا آپ کو دنیا محبوب ہے؟ فرمایا:

ہاں! اتنی کہ بھائیوں پر خرچ کروں''۔

۳۵۹۹-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، سفیان بن وکیع سے منقول ہے کہ حضرت سفیان نے محمد بن منکدر رسے پوچھا:

آپ کی کیا خواہش ہے؟ فرمایا:

مسلمان بھائیوں سے ملاقات اور ان کو خوش کرنا''۔

۳۶۰۰-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حجاج، ابو معشر سے منقول ہے کہ

''حضرت محمد بن منکدر رمنٰی میں تھے ٹولیوں کو کھلا رہے تھے سردار تھے، انکے پاس قراء کا ہجوم رہتا۔

۳۶۰۱-ابوبکر، عبداللہ حسین بن جنید، سفیان اور محمد بن منکدر رسے منقول ہے

مغفرت کو واجب کرنے والی چیزوں میں بھوکے پیاسے کو کھانا کھلانا ہے''۔

۳۶۰۲-عبداللہ بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن رستہ، ابن حیان، حماد بن زید، ایوب حضرت محمد بن منکدر رکا قول نقل کرتے ہیں:

تمہیں جنت کا مالک بنا کھانا کھلانا اور اچھی گفتگو کرنا''

۳۶۰۳-ابواحمد غطریفی، عبداللہ بن محمد بغوی، اسحٰق بن ابراہیم مروزی، سفیان وغیرہ حضرات محمد بن منکدر رسے نقل کرتے ہیں، ان سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل آپ کو بہت زیادہ پسند ہے؟ انہوں نے فرمایا: مؤمن کو خوش کرنا'' کسی نے پوچھا: اس کے علاوہ کوئی بات جو آپ کو پسند ہو؟ فرمایا: بھائیوں کے ساتھ بھلائی کرنا''۔

۳۶۰۴-ابراہیم بن محمد بن یحیٰی نیشاپوری، اسماعیل بن ابراہیم قطان، اسحٰق بن موسیٰ انصاری، سفیان بن عیینہ، محمد بن سوقہ نقل کرتے ہیں:

حضرت محمد بن منکدر رنے حج کا ارادہ کیا اور ان پر قرضہ بھی تھا کسی نے کہا: آج حج کو جا رہے ہو اور آپ پر قرضہ بھی ہے؟ فرمایا: ''حج قرض کو جلدی ادا کروا دیتا ہے''۔

۳۶۰۵-ابراہیم بن محمد بن حسین، عبدالجبار بن علاء اور سفیان نقل کرتے ہیں کہ مجھے حضرت محمد بن منکدر رنے بتایا:

میرے والد بچوں کے ساتھ حج کر رہے تھے ان سے کہا گیا: آپ بچوں کے ساتھ حج ادا کر رہے ہیں؟ فرمایا:

ہاں! میں ان کو اللہ کے حضور میں پیش کروں گا''

۳۶۰۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، سعید بن عامر، عبداللہ بن مبارک حضرت محمد بن منکدر رکا قول نقل کرتے ہیں:

میں نے رات گزاری والدہ کے پاؤں دباتے ہوئے اور عمر نے نماز پڑھتے ہوئے۔ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میری رات ان کو ملے ان کی رات کے بدلے۔

۳۶۰۷-ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد دورقی، موسیٰ بن اسماعیل، جعفر بن سلیمان حضرت محمد بن منکدر رکے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ

وہ اپنے رخسار کو زمین سے لگا دیتے اور والدہ سے کہتے: آپ اس پر اپنا پاؤں رکھیں۔

۳۶۰۸-ابو حامد بن جبلہ، ابوالعباس ثقفی، عباس بن ابی طالب، یحیٰی ابن معیب، عبدالعزیز بن یعقوب بن ماجشون اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ محمد بن منکدر رکی زیارت مجھے نفع دیتی ہے میرے دین کے بارے میں''۔

۳۶۰۹-ابو حامد بن جبلہ ،ابوالعباس ،عباس ابن مفضل ،سعید بن عامر نقل کرتے ہیں: ایک اعرابی مدینہ آیا اس نے بنو منکدر کے حالات لوگوں میں ان کا مقام اور فضیلت وعظمت دیکھی۔ جب مدینہ سے نکلا تو ایک شخص سے ملاقات ہوگئی اس نے پوچھا: اہل مدینہ کے کیا حالات ہیں اس نے کہا: بہتر ہیں اور تم اگر استطاعت رکھو کہ آل بنو منکدر میں شامل ہو جاؤ تو ضرور ایسا کرو۔

۳۶۱۰-ابو بکر طلحی ،محمد بن حسین ابو حصین ،احمد بن یونس ،عبدالعزیز بن ابی مسلمہ ماجشون حضرت محمد بن منکدر کا قول نقل کرتے ہیں: تورات میں ہے: اے آدم کی اولاد! پروردگار سے ڈرو، والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو اور رشتہ داریوں کا لحاظ اور پاس رکھو، میں تمہاری عمر بڑھادوں گا تمہارے لئے آسانیاں پیدا کردوں گا اور تنگیاں دور کردوں گا"

۳۶۱۱- محمد بن احمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ رازی، عمرو بن قسیط، عبیداللہ بن محمد بن عمرو، زید بن ابی انیسہ حضرت محمد سے نقل کرتے ہیں:

جب جہنم کی تخلیق ہوئی تو فرشتے گھبرا گئے یہاں تک کہ انکے دل ڈوبنے لگے وہ اسی حالت میں تھے یہاں تک کہ حضرت آدم کی تخلیق ہوئی اس کے بعد ان کے اوسان بحال ہوئے اور وہ حالت زائل ہوئی جو اس سے پہلے تھی۔

۳۶۱۲-ابراہیم بن محمد بن حسین، ابوربیع رشدینی، ابن وہب، مالک حضرت محمد بن منکدر کا قول نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے:

وہ لوگ کہاں ہیں جو اپنے نفوس اور اپنے کانوں کو لہو ولعب اور بانسریوں سے باز رکھتے، ان کو جنت کے باغوں میں داخل کردو پھر ملائکہ سے فرمائیں گے:

ان کو میری حمد وثناء سناؤ اور بتلا دو اب نہ تو انکو خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

۳۶۱۳-ابراہیم بن محمد بن حسین، احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، ابن عزیمہ اور حضرت محمد بن منکدر کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جس نے دنیا کے غموم کو ایک غم بنالیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہو جائیں گے دنیا اور آخرت کے تمام غموں کے لئے اور جس نے ایسا نہ کیا تو اللہ کو اس کی پرواہ نہیں کہ وہ کس غم کی وجہ سے مرا یا قتل کیا گیا۔[1]

۳۶۱۴-ابراہیم، احمد بن سعید حمصی، علی بن سعید اور ابو غسان کہتے ہیں: میں نے محمد بن منکدر کو یہ کہتے سنا:

ضرور ایسا وقت آنے والا ہے جس میں کوئی چھٹکارا نہیں پاسکے گا سوائے اس شخص کے جو دعا کرے ایسی جیسے غرق آب ہونے والا کرتا ہے"

۳۶۱۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، احمد بن سعید ہمدانی ابن وہب عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ

حضرت محمد بن منکدر راو رانکے اصحاب روم میں تھے ایک نے کہا:

کاش کہ ہمارے پاس ترپنیر ہوا راوی کہتے ہیں:

کیا دیکھتے ہیں کہ ایک ٹوکرا ایسا ہے جو اوپر سے سلائی شدہ ہے اور اس میں ترپنیر ہے۔ انہی میں سے دوسرے کسی نے خواہش کی کہ شہد ہونا چاہیے راستے میں ان کو ایک بوتل ملی جس میں شہد تھا۔

۳۶۱۶-حسین بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، نصر بن علی، اصمعی، ابوداؤد حضرت محمد بن منکدر سے نقل کرتے ہیں:

---

[1] وسنن ابن ماجة ۲۵۷، ۴۱۰۶. والمستدرک ۲/۴۴۳، ۴/۳۲۸. والترغیب والترهیب ۴م۱۲۳. ومشكاة المصابيح ۲۶۴، ۲۶۴. والأمالی للشجری ۲/۱۸۸. والزهد للامام أحمد ۲۲.

""میں مسجد میں داخل ہوا تو ایک بڑے بزرگ کو دیکھا جو بارش کی دعا کر رہے تھے فوراً ہی بارش ہونے لگ گئی اور گرج چمک کے ساتھ ہونے لگی انہوں نے کہا: پروردگار اس طرح تو نہیں! سو میں ان کے پیچھے ہولیا وہ آل حرم یا آل عثمان کے محلے گئے میں نے ان کا مکان پہچان لیا میں نے ان کو ایک چیز پیش کی تو انہوں نے انکار کر دیا۔ میں نے عرض کیا:

کیا آپ میرے ساتھ حج کو چلیں گے انہوں نے جواب دیا:

اس میں آپ کے لئے یقیناً اجر ہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ آپ پر اپنا بوجھ ڈالوں اور اگر آپ کچھ دینا چاہتے ہیں تو میں نہیں لوں گا۔"

۳۶۱۷ - ابو محمد بن حیان، ابوالعباس ھروی، یونس بن عبدالاعلیٰ، ابن وہب ابن زید حضرت محمد بن منکدر سے نقل کرتے ہیں:

میں آدھی رات کو اس منبر کے پاس بیٹھا دعا میں مشغول تھا کہ میں نے ایک انسان کو سر جھکائے ہوئے سنا: اے پروردگار! تیرے بندوں پر قحط شدید ہوتا جا رہا ہے اور اے رب! میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ بارش برسائیں! بس تھوڑی دیر کی بات تھی کہ بارش شروع ہوگئی۔

اور یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ حضرت محمد بن منکدر پر کوئی عابد و زاہد مخفی رہ جاتا فرمانے لگے:

یہ مدینہ میں رہتے ہیں اور تجھے خبر تک نہیں جب اس شخص نے سلام پھیرا تو اپنے چہرے پر رومال ڈال دیا اور چل پڑا میں بھی اس کے پیچھے ہولیا درمیان میں وہ کہیں نہ بیٹھا یہاں تک کہ دار انس پہنچ گیا اور ایک جگہ گیا اور چابی نکالی تالا کھولا اور اندر داخل ہوگیا میں واپس لوٹ آیا۔

جب صبح ہوئی تو میں وہاں آیا تو میں نے اندر سے لکڑی چھیلنے کی آواز سنی میں نے سلام کیا اور کہا: کیا داخل ہو جاؤں؟ اس نے کہا: آجاؤ! میں نے دیکھا کہ وہ پیالے نما چیزیں بنا رہا ہے میں نے کہا: صبح کیسی رہی اللہ تیرا بھلا کرے۔

رات میں نے آپ کو اللہ کو قسم دیتے ہوئے سنا تھا جب میں نے یہ دیکھا تو کہا: اگر آپ کو کوئی چیز ضرورت ہو جو آپ کو اس کام سے بے نیاز کرے اور مجھے آخرت کے لئے فارغ کر دے؟ اس نے کہا: نہیں لیکن اس کا تذکرہ آپ کسی سے مت کریں اور کسی کو بھی اس بات کی بھنک نہ پہنچے یہاں تک کہ میں سو جاؤں اور اے ابن منکدر! آئندہ آپ میرے پاس نہ آئیں اس لئے کہ آپ کی وجہ سے میری شہرت ہو جائے گی۔" میں نے کہا:

لیکن میں آپ سے ملاقات کا خواہاں ہوں اس نے کہا: مسجد میں مل لیا کرو! یہ شخص ملک فارس کا رہنے والا تھا۔ ابن منکدر نے اس بات کا تذکرہ کسی سے نہیں کیا یہاں تک کہ وہ شخص وفات پا گیا۔

ابن وہب کہتے ہیں:

مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ شخص پھر اس گھر سے منتقل ہوگیا اس کے بعد اس کو کسی نے نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی کو پتہ چلا وہ کہاں گیا؟ تو ان گھر والوں نے کہا: اللہ ہی ہمارے اور ابن منکدر کے درمیان فیصلہ کرے گا ہم سے ایک نیک اور صالح شخص کو نکال باہر کیا۔

۳۶۱۸ - ابوبکر محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، ابوزرعہ، زید بن یسر حضرمی، ابن وہب، ابن زید نقل کرتے ہیں کہ ابن منکدر نے فرمایا: میرے پاس ایک شخص نے سو دینار امانت رکھوائے میں نے اس سے کہا بھائی! اگر ہمیں ضرورت پڑی تو اسے خرچ کر دیں گے اور پھر آپ کو ادا کر دیں گے اس نے کہا: ٹھیک ہے پھر ہمیں ضرورت پڑی تو ہم نے اسے خرچ کر دیا۔ اس کا قاصد میرے پاس آگیا میں نے کہا: ہمیں اس کی ضرورت پڑ گئی تھی اور اب ہمارے گھر میں کچھ نہیں ہے کہتے ہیں میں دعا کیا کرتا کہ یارب! میری امانت خراب نہ ہو جائے میری امانت ادا کروا دیجئے میں یہ دعا کر کے باہر نکلا تو جیسے ہی میں نے قدم رکھا کہ گھر میں داخل ہو جاؤں تو ایک شخص نے

میرے کندھا تھا اور مجھے ایک تھیلی پکڑا دی جس میں سو دینار تھے وہ انہوں نے ادا کر دیئے لوگوں کو بھی پتہ نہ چلا کہ وہ شخص کون تھا اور نہ یہ معلوم ہو سکا کہ وہ رقم کس نے دی جب عامر اور منکدر کی وفات ہوئی تو ایک شخص بتلانے لگا کہ مجھے عامر یعنی عبداللہ بن زبیر نے بھیجا تھا اور کہا تھا کہ یہ تھیلی ان کو دے آؤ اور اس کا تذکرہ نہ کرنا یہاں تک کہ میں مرجاؤں یا ابن منکدر مرجائے اب جب کہ وہ دونوں وفات پا گئے تو میں تم لوگوں کو بتلا رہا ہوں۔

حضرت معن بن عیسیٰ نے مالک بن انس سے اسی طرح روایت کیا اور انہوں نے فرمایا انس کو جابر بن عبداللہ ابن زبیر نے سنا وہ آئے اور وزن کیا جب حضرت محمد نے سجدہ کیا تو انکے جوتوں کے پاس رکھ دیئے۔

۳۶۱۹-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، ہسنجانی، احمد بن ابی حواری، اسماعیل بن عبداللہ اور سفیان بن عیینہ سے منقول ہے کہ حضرت محمد بن منکدر فرمایا کرتے تھے:

فقیہ، اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان قاصد اور پیغامبر ہوتا ہے پس اسے اپنا انجام پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

۳۶۲۰-عبداللہ، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسین، عبدالجبار بن علی، سفیان اور محمد ابن منکدر سے منقول ہے کہ

ایک فقیہ اللہ اور اس کے بندوں میں رابطے کا ذریعہ ہوتا ہے"

۳۶۲۱-محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابو محمد زرعہ، حامد بن یحییٰ، مقری، سعید بن ابی ایوب، حسین بن رستم ایلی کہتے ہیں میں نے محمد بن منکدر کو فرماتے ہوئے سنا:

اگر پوری دنیا کے لوہے کو جمع کر لیا جائے پہلے کے بھی اور بعد کے بھی تو اس زنجیر کے حلقوں میں سے ایک حلقے کے برابر نہیں پہنچ سکے گا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔"فی سلسلة ذرعها سبعون ذراعا فاسلکوه"(الحاقۃ:۳۲)

۳۶۲۲-محمد بن علی، احمد بن علی بن مثنیٰ، ابراہیم بن سعید، سفیان بن عیینہ، حضرت محمد بن منکدر کا قول نقل کرتے ہیں

بچوں سے زیادہ مذاق مت کرو تم ان پر ہلکے ہو جاؤ گے اور وہ تمہارے حق میں استخفاف کریں گے۔

۳۶۲۳-ابو حامد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق، سوار بن عبداللہ عنبری، بشر بن مفضل کہتے ہیں میں محمد بن منکدر کے پاس بیٹھا کرتا تھا جب وہ اٹھنے کا ارادہ کرتے تو کہتے کیا مجھے اجازت ہے؟

۳۶۲۴-عبداللہ، ابراہیم بن محمد، حسین بن علی بن اسود، عبیداللہ بن موسیٰ ایک شخص کے واسطے سے حضرت محمد بن منکدر سے نقل کرتے ہیں؛

جب تک آدم علیہ السلام زمین پر رہے تو نہ ہنستے اور نہ اپنی آنکھیں اوپر کو اٹھاتے اور فرماتے:
جو کچھ میں نے کیا ہے اس کی وجہ سے مجھے اس بات سے شرم آتی ہے کہ میں اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاؤں۔

محمد بن منکدر کی مسند روایات...... حضرت محمد بن منکدر نے چند صحابہ سے مسند اروایت کیا جن میں حضرت جابر، ابوہریرہ، ابو قتادہ، ابن عمر، ابن عباس، انس وغیرہ ہیں اور ان سے بھی ایک تابعین کی جماعت نے روایت کیا جن میں چند یہ ہیں زہری سعد بن ابراہیم زید بن اسلم یحییٰ بن سعید بن یحییٰ، انصاری، ابو حازم، سہیل، موسیٰ بن عقبۃ، یزید رقاشی علی بن زید بن جدعان، ایوب سختیانی، یونس بن عبید، محمد بن سوقہ، حسان بن عطیہ، ابان بن تغلب اور ان سے بھی بڑے بڑے ائمہ نے روایت کیا جن میں چند یہ ہیں ابن جریج، مالک، معمر، ثوری، شعبہ، اوزاعی روح بن ہیثم وغیرہ۔

۳۶۲۵-علی بن فضل بن شہریار، محمد بن ایوب، عبیداللہ بن معاذ، شعبہ، سعد بن ابراہیم، حضرت محمد بن منکدر سے نقل کرتے ہیں:

میں نے جابر بن عبداللہ کو دیکھا کہ وہ حلف اٹھاتے تھے کہ ابن صائد وہی دجال ہے تو میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ اللہ کا حلف اٹھائیں گے؟ کہنے لگے:

میں حضور ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے عمر بن خطاب کو اس پر حلف اٹھاتے دیکھا اور حضور نے اس پر کوئی نکیر نہیں فرمائی۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے شعبہ کے طریق سے اور اسے معدان نے سعید سے روایت کیا۔

۳۶۲۶-ابوبکر بن خلاد، احمد بن ابراہیم بن ملحان، یحیٰی بن بکیر، لیث بن سعد، یزید بن ہاد، ابو حازم، حضرت محمد بن منکدر اور حضرت جابر کے سلسلۂ سند سے ثابت ہے کہ:

یہود کہا کرتے: اگر عورت کے پاس اس کے دبر کی طرف سے آیا جائے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی'' نساء کم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم'' (البقرہ:۲۲۳)

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے اور لوگوں نے اسے محمد بن منکدر سے روایت کیا ہے۔

۳۶۲۷-محمد بن اسحٰق بن ایوب، ابوبکر بن خلاد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب، ابراہیم بن یوسف، زیاد بن عبداللہ بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عمرو بن قیس، محمد بن منکدر کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں:

''میرے والد غزوہ احد میں شہید کئے گئے جب مجھے پتہ لگا تو میں بھی گیا۔ میت حضور ﷺ کے سامنے ڈھانپ کر رکھ دی گئی تھی۔ میں نے کپڑا اٹھایا کہ دیکھوں اور اصحابؓ مجھے منع کرتے رہے تاکہ مثلہ ہونے کی وجہ سے مجھے دکھ نہ ہو جبکہ حضور ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ نے مجھے منع نہیں فرمایا آپ نے فرمایا:

''فرشتوں نے ان کو اپنے پروں سے ڈھانپ رکھا تھا یہاں تک کہ کپڑا اٹھالیا گیا'' پھر میں کئی دنوں کے بعد آپ سے ملا آپ نے فرمایا:

بیٹا! تمہیں خوشخبری نہ سناؤں کہ اللہ عزوجل نے تمہارے والد کو زندہ کیا اور کہا: تمنا کریں کیا تمنا کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: پروردگار! میں اس بات کی تمنا کرتا ہوں کہ میری روح دوبارہ لوٹا دی جائے تاکہ مجھے دوبارہ شہید کیا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لیکن اس بات کا تو میں فیصلہ کرچکا ہوں کہ ارواح کو دوبارہ دنیا کی طرف نہیں لوٹایا جائے گا۔[1]

حدیث صحیح متفق علیہ ہے اسے شعبہ اور دوسرے حضرات نے روایت کیا۔

۳۶۲۸-محمد بن علی بن حبیش، حسین بن محمد بن حاتم، شعبہ بن سلمہ، عصمہ بن محمد، موسیٰ بن عقبہ، محمد بن منکدر اور حضرت جابر کے سلسلۂ سند سے ثابت ہے کہ

حضور ﷺ نے کچوکا لگایا حضرت ابوعبیدہ کی کوکھ میں اور فرمایا: یہ مؤمن کی کوکھ ہے۔[2]

یہ روایت محمد بن موسیٰ کے طریق سے غریب ہے اور اس میں عصمہ متفرد ہیں۔

۳۶۲۹-محمد بن حسن، (عبداللہ بن محمد کرخی، ابوالزہر محمد بن عاصم سلمی) سفیان بن عیینہ، محمد بن منکدر اور حضرت جابر سے منقول ہے:

حضور ﷺ نے فرمایا ثقیف کے آدمی سے تمہارے ہاں مروت کیا ہے؟ اس نے کہا: انصاف اور اصلاح، آپ نے فرمایا: یہی ہے ہمارے ہاں بھی۔

۱۔ صحیح البخاری ۲/۹۱، ۱۰۲، ۴/۲۶، ۵/۱۳۱. وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ باب ۲۶.

۲۔ تاریخ ابن عساکر ۷/۱۶۳.

حضرت محمد اور سفیان کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے صرف محمد بن عاصم کے طریق سے لکھا۔

۳۶۳۰-عبدالرحمن بن عباس وراق، احمد بن داؤد سجستانی، حسن بن سوار ابوالعلاء، عمر بن موسیٰ بن وجیہ، محمد بن منکدر اور حضرت جابر سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات انتقال کر جائے وہ عذاب قبر سے محفوظ ہوتا ہے قیامت کے دن وہ آئے گا اور اس پر شہداء کی مہر ہوگی۔[1]

یہ روایت حضرت جابر اور محمد کے طریق سے غریب ہے عمر بن موسیٰ اس میں متفرد ہیں اور یہ مدنی ہے اور کچھ اس میں کمزوری ہے۔

۳۶۳۱-احمد بن اسحٰق بن محمد بن زکریا سلیمان بن کرز، عمر بن صہبان اسلمی، محمد بن منکدر حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں:

آپ ﷺ نے فرمایا:

خیر تلاش کرو خوبصورت چہروں والے کے پاس سے[2]

حضرت جابر سے یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسے سلیمان اور عمر کے طریق سے لکھی ہے۔

۳۶۳۲-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، طلحہ بن عمر، محمد بن منکدر، حضرت جابر سے حضور ﷺ کا قول مروی ہے، "افضل ترین اعمال میں اللہ پر ایمان لانا ہے اس کے راستے میں جہاد کرنا ہے اور حج مقبول ہے جابر فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا کہ حج کی قبولیت کیا ہے آپ نے فرمایا: کھانا کھلانا اور شائستہ گفتگو کرنا"[3]

حضرت محمد کی حضرت جابر سے یہ حدیث غریب ہے اور آخری الفاظ مشہور ہیں۔

۳۶۳۳-عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، محمد بن ابی عمر، عبدالمجید بن ابی رواد، بلہط بن عباد، محمد بن منکدر سے منقول ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور سے گرمی کی تیزی کی شکایت کی کہ ہمیں تکلیف نہ ہو آپ نے فرمایا:

لاحول ولاقوۃ الا باللہ سے مدد طلب کرو اس لئے کہ یہ نقصانات کے ستر دروازوں کو بند کر دیتی ہے ادنیٰ ترین نقصان غم ہے۔[4]

۳۶۳۴-محمد بن احمد بن علی بن محمد بن مخلد، محمد بن یوسف بن طباع، محمد بن کثیر، اوزاعی، حسان بن عطیہ اور حضرت جابر سے مروی ہے

آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے کپڑے گندے ہو رہے تھے آپ نے فرمایا:

"کیا اس کو کوئی ایسی چیز نہ ملی جس سے یہ اپنے کپڑے صاف ہی کر لے" آپ نے ایک پراگندہ بال شخص کو دیکھا تو فرمایا: کیا اسے کوئی ایسی چیز نہ ملی جس سے یہ اپنا سر ٹھیک کر لیتا"[5]

---

[1] مسند الامام أحمد ۲/۱۶۹، ۲۲۰. وکشف الخفا ۲/۳۸۸. واتحاف السادۃ المتقین ۳/۲۱۷.

[2] مجمع الزوائد ۸/۱۹۴. واتحاف السادۃ المتقین ۹/۹۱. وتخریج الاحیاء ۴/۱۰۳. والتاریخ الکبیر ۱/۵۱، ۱۵۷.

[3] امالی الشجری ۲/۱۵۴. والکامل لابن عدی ۳/۱۱۳۸. والدر المنتثرۃ ۳۹. وتاریخ أصبهان للمصنف ۲/۵۹. واللآلی المصنوعۃ ۲/۴۱. والموضوعات لابن الجوزی ۲/۱۵۹، ۱۶۲.

[4] کنز العمال ۴۳۶۳۹، ۴۳۶۴۰، ۴۳۶۳۳، ۴۳۶۴۲، ومنحۃ المعبود ۱۶.

[5] تاریخ أصبهان للمصنف ۲/۹۴، والمطالب العالیۃ ۲۵۶.

[6] اتحاف السادۃ المتقین ۱/۳۰۶. والجامع الکبیر ۴۲۷۷. وکشف الخفا ۱/۳۴۱.

محمد اور حسان کے طریق سے غریب ہے حسان سے صرف اوزاعی نے روایت کیا لحط بن عباد سے عبدالمجید بن ابی داؤد متفرد ہیں۔

۳۶۳۵-محمد بن مظفر حافظ، اسحق بن سنان، حبیش بن محمد فقیہ، وہب بن جریر، شعبہ، ابن منکدر اور حضرت جابر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

رزق کی تاخیر کا اندیشہ نہ کرو اس لئے کہ کوئی بھی بندہ نہیں مرے گا جب تک اپنے آخری رزق کو نہ پہنچ جائے بس اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ سے مانگنے میں اچھائی اختیار کرو حلال لو اور حرام چھوڑ دو۔[1]

محمد اور شعبہ کے طریق سے متفرد ہے اور وہب بن جریر اس میں متفرد ہیں۔

۳۶۳۶-علی بن فضل، محمد بن ایوب، عبداللہ بن جراح، عبداللہ بن عمرو عقدی، سفیان بن سعید، محمد اور حضرت جابر سے حضور ﷺ کا قول مروی ہے

دنیا ملعون ہے اور اسکی ہر چیز ملعون ہے سوائے ان چیزوں کے جو اللہ عزوجل کے لئے ہیں''[2]

حضرت محمد اور ثوری کے طریق سے غریب ہے اور عبداللہ بن جراح متفرد ہیں۔

۳۶۳۷-محمد بن احمد بن علی بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، فائد، محمد اور حضرت جابر کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ایک دفعہ کہے'' لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ احداصمداً لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد'' تو اس کے لئے دو ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو زیادہ پڑھے اس کے لئے زیادہ ہوں گی''[3]

محمود اور جابر کے طریق سے غریب ہے ابو ورقاء متفرد ہیں۔

۳۶۳۸-محمد بن علی بن حبیش، عمر بن ایوب، داؤد بن رشید، محمد بن منکدر اور حضرت ابوہریرہ کے اسنادی حوالے سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ کی حمد کے دو جملے تھے جو مشہور و معروف تھے جب کوئی ناپسندیدہ امر پیش آتا تو فرماتے: ''الحمد للہ علی کل حال' اور جب کوئی خوش کن بات سامنے آتی تو فرماتے: ''الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم بنعمتہ تتم الصالحات''[4]

حضرت محمد اور فضل رقاشی سے یہ حدیث ہے غریب ہم نے اسی طریق سے اسے لکھا ہے

۳۶۳۹-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد، احمد، اسماعیل بن علیہ، محمد بن منکدر سے منقول ہے کہ حضرت قتادہ نے فرمایا:

میرے لو سے نیچے تک گھنے اور خوبصورت بال تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کا اچھی طرح خیال رکھو'' تو میں ان کو دن میں دو مرتبہ تیل لگاتا تھا''

---

[1] المستدرک ۴/۲. والسنة لابن ابی عاصم ۱۸۳/۱. والترغیب والترهیب ۵۳۴/۲۲. والسنن الکبری ۲۶۵/۵. وصحیح ابن حبان ۱ ز ۸۴. وکنز العمال ۹۲۸۸.

[2] سنن ابن ماجة ۴۱۱۲. ومجمع الزوائد ۱۲۲/۱. ۲۶۵/۷. ۲۲۲/۱۰. واتحاف السادة المتقین ۸۰/۸. ۸۱: وکشف الخفا ۴۹۶/۱. والترغیب والترهیب ۹۸/۱. وامالی الشجری ۱۲۱/۲. والعلل المتناهیة ۳۱۲/۲. والدر المنثور ۲۵۶/۴.

[3] الترغیب والترهیب ۴۲۰/۲.

[4] سنن الترمذی ۳۵۹۹. وسنن ابن ماجة ۳۸۰۳. ۳۸. ۳۸۳۳. ومسند الامام احمد ۱۱۷/۲. والمستدرک ۴۹۹/۱. واتحاف السادة المتقین ۴۰/۵، ۱۰۵، ۱۱۵، ۲۸۴/۶، ۲۸۵، ۲۸۶، وفتح الباری ۴۰۰/۱۰.

۳۶۴۰- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، سوید ابن سعید بن یعقوب ابن ولید بن یوسف مدنی اور حضرت محمد بن منکدر سے بھی یہی مروی ہے۔

۳۶۴۱- محمد بن علی بن حبیش، محمد بن ابراہیم بن ابان سراج، یحییٰ بن ایوب، سالم، علی بن عزوۃ محمد اور حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جو اندھے کو چالیس قدم تک رہنمائی کرے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی''۔[۱]

۳۶۴۲- عبداللہ بن خالد فقیہ مکی بن عبدان، سعید بن محمد، جعفر بن عمر، محمد بن عجلان، محمد، جابر اور ابن عباس حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

مجھے اجازت دی گئی کہ عرش کے اٹھانے والے فرشتے کے بارے میں بتلادوں، اس کے پاؤں ساتویں زمین میں ہیں اور اسی کے سر پر عرش ہے، اس کے کانوں سے کندھوں تک کا فاصلہ سو سال کا ہے پرندے کی اڑان کے حساب سے۔[۲]

محمد بن ابن عباس کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے ابن عجلان سے حضرت جعفر کے طریق سے ہم نے اس کو لکھا، حدیث جابر حضرت محمد اور دوسرے حضرات نے روایت کی۔

۳۶۴۳- عبداللہ بن جعفر بن اسماعیل بن عبداللہ، احمد بن صالح، ابن وہب، اسامہ بن زید، زہری، ابن منکدر اور حضرت انس کے سلسلہ سند سے ثابت ہے:

آپ ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی اور عصر میں دو رکعتیں پڑھیں ذوالحلیفہ کے مقام پر۔

حضرت انس ابن منکدر کی یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے ان سے ثوری اور ابن جریج نے روایت کیا اور ابراہیم بن میسرہ نے حضرت انس سے روایت کیا۔

(۲۳۱) صفوان بن سلیم[۳]

مجتہد، عابد، تخی اور تصوف کے شہسوار صفوان بن سلیم اپنے زمانے کے بڑے عابد و زاہد بزرگ تھے (پورا نام صفوان بن سلیم زہری ہے۔

۳۶۴۴- مخلد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، ابوامیہ، یعقوب بن محمد، عبدالعزیز بن ابی حازم سے منقول ہے کہ

مکہ تک کے لئے صفوان بن سلیم میرے ساتھ ہی سوار ہوئے اور واپسی تک انہوں نے اپنا پہلو ایک دفعہ بھی نہ رکھا''۔

---

[۱] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۳۵۳. ومجمع الزوائد ۳/۱۳۸. ۱۸۳. والمطالب العالیۃ ۲۵۹۱. وتاریخ بغداد ۹/۲۱۴. وتذکرۃ الموضوعات ۷۹. واللآلی المصنوعۃ ۲/۴۷. والفوائد المجموعۃ ۷۲. وکشف الخفا ۲/۳۷۱. وتنزیہ الشریعۃ ۲/۱۳۸. والموضوعات لابن الجوزی ۲/۱۷۴. ۱۷۵، ۱۷۲. والکامل لابن عدی ۶/۲۱۶۷.

[۲] سنن أبی داؤد ۴۷۲۷. والاحادیث الصحیحۃ ۱۵۱. ومجمع الزوائد ۱/۸۰. ۸/۱۳۵. والمطالب العالیۃ ۳۴۴۹. وتاریخ بغداد ۱۰/۱۹۵. ومشکاۃ المصابیح ۵۷۲۸، واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/۲۶۴، ۲۶۵، والدر المنثور ۵/۳۴۶. وتفسیر ابن کثیر ۸/۲۳۹.

[۳] التاریخ الکبیر ۴/ت۲۹۳۰. والجرح ۴/ت۱۸۵۸. والجمع ۱/۲۲۳. وسیر النبلاء ۵/۳۶۴. والکاشف ۲/ت۲۴۱۷. وتذکرۃ الحفاظ ۱/۱۳۴. وتاریخ الاسلام ۵/۲۲۲. وتہذیب التہذیب ۴/۴۲۵. والتقریب ۱/۳۶۸.

۳۶۴۵-عبداللہ بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، ابوامیہ، یعقوب بن محمد سلیمان بن سالم سے منقول ہے کہ

حضرت صفوان بن سلیم گرمیوں میں گھر کے اندر نماز پڑھتے تھے اور سردیوں میں چھت پر نماز پڑھتے تاکہ آنکھ نہ لگ جائے"

۳۶۴۶-ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس، علی بن حسین (ہجائی) اسحٰق بن محمد بن فروی اور حضرت مالک ابن انس سے روایت ہے:

حضرت صفوان سردیوں میں گھر کی چھت پر نماز پڑھتے اور گرمیوں میں گھر کے اندر نماز پڑھتے وہ اپنے آپ کو جگائے رکھتے سردی اور گرمی سے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی، پھر کہتے: یااللہ! اتنی کوشش صفوان سے تھی آپ تو زیادہ جانتے ہیں انکے پاؤں پہ ورم آجاتا یہاں تک کہ وہ سوکھی لکڑی کی طرح ہو جاتے رات کو کھڑے رہنے کی وجہ سے اور ان میں سبز رگیں ظاہر ہو جاتیں۔

۳۶۴۷-حسین بن علی وراق، عبیداللہ بن محمد بن عبدالعزیز بن یزید الآدمی ابوضمرہ انس بن عیاض کہتے ہیں:

"میں نے صفوان بن سلیم کو دیکھا ہے اگر ان سے کہا جاتا کہ کل کو قیامت ہے تب بھی وہ اس سے زیادہ عبادت نہ کر سکتے جو وہ کیا کرتے تھے"۔

۳۶۴۸-عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد ایوب مقری، ابوبکر بن صدقہ، احمد بن یحیٰی صوفی، ابوغسان مالک بن اسماعیل، سفیان بن عیینہ، محمد کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے صفوان بن سلیم نے قسم کھائی کہ وہ پہلو نہ لگائیں گے جب تک کہ اللہ سے ملاقات ہو جائے جب ان کو موت آئی تو وہ کھڑے ہوئے تھے ان کی بیٹی نے ان سے کہا:

پیارے ابا جان! اگر اسی حالت میں آپ کو موت آجائے تو؟ کہنے لگے: بیٹی! اگر ایسا ہوا تو میں نے اپنا قول پورا کر دیا۔

۳۶۴۹-محمد بن احمد، ابراہیم، احمد بن عاصم، ابومصعب اور ابن ابی حازم کہتے ہیں میں اور میرے والد صفوان بن سلیم کے بارے میں پوچھ رہے تھے وہ اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر تھے میرے والد وہاں انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ ان کو بستر کی طرف لے آئے بعد میں ان کی باندی نے بتایا جب ہم نکلے تو ان کا انتقال ہو چکا تھا۔

۳۶۵۰-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، محمد بن عبدالوہاب، حسین بن ولید کہتے ہیں کہ مالک بن انس نے فرمایا:

صفوان بن سلیم قمیص میں نماز پڑھتے تاکہ سوئیں نہ"

۳۶۵۱-ابراہیم بن محمد بن یحیٰی، محمد بن اسحٰق سراج، ابراہیم بن سعید جوہری کہتے ہیں:

مجھ سے علی بن مدینی نے کہا: صفوان کا تذکرہ کیا پھر ان کی عبادت وفضل کو ذکر کیا

۳۶۵۲-احمد بن محمد بن عبدالرحیم امدحی، سعید بن محمد بغدادی، محمد بن یزید الآدمی، ابوضمرہ انس بن عیاض کے سلسلۂ سند سے ثابت ہے۔

حضرت صفوان اور انکے ایک دوست عیدالفطر یا اضحیٰ میں گھر آئے اور اس کے سامنے روٹی اور زیتون رکھا اس دوران ایک سائل آیا حضرت صفوان اٹھے اور اسے ایک دینار دیا۔

۳۶۵۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن راشد، محمد بن عبادہ، یعقوب بن محمد زہری، ابومروان مولی بنی تمیم سے روایت ہے کہ

میں صفوان بن سلیم کے ساتھ عید کے دن انکے گھر آیا تو وہ روٹی اور نمک لائے ایک سائل آیا اور دروازے پر کھڑے ہو کر اس نے صدا لگائی حضرت صفوان گھر میں ایک روشندان کی طرف گئے اور وہاں سے کچھ لیا اور سائل کو دے دیا۔

میں بھی سائل کے پیچھے چل پڑا تاکہ دیکھوں کہ اسے کیا دیا ہے وہ کہے جارہا تھا آج مجھ کو سب سے بہتر چیز دی ہے اور ان کے لئے دعا کئے جارہا تھا۔ میں نے ان سے کہا:

انہوں نے کیا دیا ہے؟ کہنے لگا: دینار انہوں نے عطا فرمایا ہے"۔

۳۶۵۴-عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، ابوعمرو قطیفی اور ابن عیینہ کہتے ہیں:

صفوان بن سلیم نے حج کیا ان کے پاس سات دینار تھے اس سے انہوں نے ایک اونٹ خرید لیا ان سے کہا گیا: آپ کے پاس تو بس سات دینار تھے آپ نے ان سے اونٹ خرید لیا کہنے لگے:

میں نے اللہ عزوجل کا کلام سنا" لکم فیھا خیر "ان میں تمہارے لئے فائدے ہیں (الحج:۳۶)

۳۶۵۵-صفوان بن سلیم کا پانچ سو دینار قبول کرنے سے اعراض کرنا...... محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن عاصم، سعید بن کثیر بن یحییٰ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

سلیمان بن عبدالملک مدینہ آیا اور مدینہ کے گورنر حضرت عمر بن عبدالعزیز بھی ان کے ساتھ تھے اس نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی اور "باب المقصورہ" کھولا اور محراب سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور لوگ اس کے پاس آنے لگے۔

اچانک اس نے صفوان بن سلیم کو دیکھا وہ انہیں جانتا نہیں تھا کہنے لگا: اے عمر! یہ شخص کون ہے؟ میں نے اس جیسا منور چہرہ نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! یہ صفوان بن سلیم ہیں۔ اس نے اپنے غلام سے کہا:

وہ تھیلی لے آ جس میں پانچ سو دینار ہیں۔ وہ پانچ سو دینار والی تھیلی لے آیا امیر المؤمنین نے خادم سے کہا

تم اس شخص کو دیکھ رہے ہو یہ جو نماز پڑھ رہا ہے اس کو اچھی طرح دکھلایا اور پہچان کروایا وہ غلام تھیلی لے کر گیا اور ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا جب صفوان کی نظر اس پر پڑی تو نماز مختصر کر کے سلام پھیرا اور اس سے مخاطب ہو کر کہا کیا بات ہے؟ اس نے کہا: مجھے امیر المؤمنین نے حکم دیا ہے اور وہ آپ کی طرف دیکھ بھی رہے ہیں کہ میں یہ تھیلی آپ کو دوں اس میں پانچ سو دینار ہیں انہوں نے کہا ہے ان دینار کو اپنے عیال پر خرچ کرو۔ حضرت صفوان نے غلام سے کہا: میں وہ نہیں ہوں جس کی طرف تم بھیجے گئے ہو اس نے کہا: کیا آپ صفوان بن سلیم نہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں کیوں نہیں میں ہی صفوان بن سلیم ہوں اس نے کہا: مجھے آپ ہی کی طرف بھیجا گیا ہے۔ انہوں نے کہا:

جاؤ! پوچھ کر آؤ! اگر یقین ہو جائے تو دوبارہ چلے آنا اس غلام نے کہا: اچھا یہ تھیلی اپنے پاس رکھیں اور میں آتا ہوں انہوں نے کہا نہیں کیونکہ اگر میں نے رکھ لی تو گویا کہ لے لی اسے لے جاؤ اور پوچھ کر چلے آنا۔ میں یہیں بیٹھا ہوں غلام واپس آ گیا ادھر صفوان بن سلیم نے جوتے اٹھائے اور نکل پڑے اور اس وقت تک مدینہ میں انہیں کسی نے نہ دیکھا جب تک سلیمان مدینہ سے نکل نہ گیا"

۳۶۵۶-ابوحامد بن جبلہ، ابوالعباس سراج، اسماعیل بن اسحٰق، علی بن عبداللہ اور سلیمان کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ:

ایک شخص ملک شام کا آیا اور اس نے کہا: مجھے بتاؤ صفوان بن سلیم کون ہے میں نے اسے جنت میں داخل ہوتے دیکھا ہے اس سے پوچھا گیا کس عمل کی بناء پر؟ اس نے کہا: ایک قمیص کی وجہ سے جو انہوں نے کسی کو پہنائی۔ حضرت صفوان کے بھائیوں میں سے کسی نے ان سے قمیص کا قصہ پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ ایک دن میں مسجد سے نکلا سردی بہت تھی اور رات ہو چکی تھی میں نے ایک ننگے شخص کو دیکھا تو اپنی قمیص اتار کر اس کو دیدی۔

۳۶۵۷-ابوحامد، محمد بن اسحٰق ثقفی، اسماعیل بن علی، علی بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے منیٰ میں ایک شخص سے پوچھا: مجھے صفوان بن سلیم کی طرف رہنمائی کر دو اس شخص نے کہا: جب تم مغرب کی نماز پڑھ لو تو منارہ کے سامنے دیکھنا تم انہیں وہیں بیٹھا ہوا پاؤ گے میں نے اس شخص سے کہا:

مجھے ان کا حلیہ بتا دو! اس نے کہا تم ان کو ان کے تواضع کی وجہ سے پہچان لوگے سو میں نے منارہ کے سامنے دیکھا تو ایک

بڑی عمر کے بزرگ کو بیٹھے دیکھا میں انکے پاس آیا اور ان کے ایک طرف بیٹھ گیا اور میں نے ان سے پوچھا: بزرگو! کیا آپ اہل مدینہ میں سے ہیں انہوں نے کہا: ہاں۔ میں نے اپنے دل میں کہا: آج رات کو میں ان سے ان کا نام نہیں پوچھتا ہوں کہ یہ کون ہے پس میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور میں نے ان کا نام نہیں پوچھا۔

۳۶۵۸- حسین بن غیلان، جعفر فریابی، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعید، عبید اللہ بن ابی جعفر اور حضرت صفوان سے مروی ہے۔

جو بھی فرشتہ زمین پہ بھیجا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے ''لا حول و لا قوۃ الا باللہ''

۳۶۵۹- حسن بن سلام، جعفر، عبید بن معاذ، محمد بن عمرو، اور صفوان سے منقول ہے کہ ابو مسلم خولانی کہا کرتے تھے:

پہلے لوگ پتے تھے جن میں کوئی کانٹا نہیں تھا اور تم لوگ کانٹے ہو جن میں کوئی پتہ نہیں۔ حضرت صفوان نے یہ حدیث صحابہ سے مسند اً روایت کی انہوں نے ان کی زیارت بھی کی ان میں سے چند یہ ہیں: انس، جابر بن عبد اللہ، عبد اللہ بن جعفر، عبد اللہ بن عمرو ابو امامہ بن سہل بن حنیف، ثعلبہ بن مالک القرظی اور کبار تابعین سے انہوں نے حدیث سنی ان میں سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، عروہ بن زبیر، سالم بن عبد اللہ بن عمر حمزہ بن عبد اللہ بن عمر، حمید بن عبد الرحمن بن عوف، عطاء بن یسار، سلمان بن یسار، نافع بن جبیر، قاسم بن محمد طاؤس، عکرمہ، نافع ذکوان، ابو صالح کے علاوہ اور قریش انصار اور انکے موالی وغیرہ ہیں اور ان سے ان تابعین نے روایت کیا: محمد بن منکدر، موسیٰ بن عقبہ، محمد بن عجلان، زید بن اسلم۔

۳۶۶۰- ابو بکر محمد بن حسین، محمد بن شاذان جوہری، زکریا بن عدی، مسلم بن خالد زنجی، زیاد بن سعد، محمد بن منکدر، صفوان بن سلیم اور حضرت انس بن مالکؓ کے سلسلۂ سند سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری بعثت ہوئی آٹھ ہزار نبیوں کے بعد ان میں سے چار ھزار بنی اسرائیل سے تھے۔[1]

یہ روایت زیاد کے طریق سے غریب ہے، زکریا اس میں متفرد ہیں اور احمد بن حازم نے صفوان اور محمد نے انس سے روایت کیا ہے۔

۳۶۶۱- (سلیمان بن احمد) یحیٰی بن عثمان بن صالح، عمرو بن ربیع بن طارق، یحیٰی بن ایوب، عیسیٰ بن موسیٰ بن ایاس بن بکیر، صفوان اور حضرت انس کے اسنادی حوالہ سے حضور ﷺ کا قول مروی ہے،

تمام عمر خیر سیکھو اور اللہ کی رحمت کے جھونکوں کو تلاش کرو اس لئے کہ اللہ کی رحمت کے جھونکے ہوتے ہیں وہ جس کو چاہتا ہے اسے پہنچتے ہیں اور اللہ سے اپنے پردوں کو مستور رکھنے کی دعا کرو اور یہ کہ وہ تمہیں خوف سے امان دلائے۔

یہ روایت صفوان کے طریق سے غریب ہے عمر و حضرت یحیٰی بن ایوب سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۶۶۲- حسین بن علی وراق، احمد بن محمد بن زیاد بن عجلان، محمد بن احمد بن حسن قطوانی، یحیٰی بن زید بن عبد الملک نوفلی، صفوان حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آگ سے بچو اگر چہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے ہی کیوں نہ ہو''۔[2]

یہ حدیث غریب ہے صفوان کے طریق سے

۳۶۶۳- احمد بن محمد بن یوسف اور مطہر بن سلیمان، عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ، عبد اللہ بن عمر بن ابان، عبد الرحیم بن سلیمان، ایوب افریقی، صفوان، سعید بن المسیب اور حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

۱ـ طبقات ابن سعد ۱/۱/۱۲۸. والبداية والنهاية ۲/۱۵۲. وتفسير ابن كثير ۲/۴۲۴. وكنز العمال ۳۲۲۸۰.

۲ـ صحيح البخارى ۲/۱۲۶. ۴/۲۴۴. ۴/۲۴۴. ۸/۱۴۰، ۸/۱۴۰. ۱۴۴. ۹/۱۸۱. وصحيح مسلم كتاب الزكاة ۶۸. وفتح البارى ۱۰/۴۴۸. ۱۱/۱۲. ۴۰۰. ۴۱۷.

عنقریب کچھ لوگ تم کو نمازیں پڑھائیں گے اور اگر وہ پوری طرح پڑھالیں تو تمہاری بھی ہوگئی اور ان کی بھی اور اگر وہ غلط پڑھائیں تو اس کا وبال ان پر ہوگا۔"

یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے صفوان سے صرف ابوایوب عبداللہ بن علی افریقی نے روایت کیا۔

۳۶۶۴-عبداللہ بن علی، محمد بن جعفر بن قاسم، محمد بن احمد بن عوام، احمد بن عوام داؤد بن عطاء عمر بن ضہبان، صفوان، ابوسلمہ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے:

آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز ہر آنکھ رو رہی ہوگی سوائے اس کے جو بند ہوگئی ہو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے۔ اور وہ آنکھ جو راتوں کو جاگی ہو اور وہ آنکھ جس سے مکھی کے سر کے برابر آنسو نکلا ہو اللہ کی خشیت کی وجہ سے۔[۱]

یہ حدیث حضرت صفوان کے طریق سے غریب ہے اور ابوسلمہ سے روایت کرنے میں عمر بن صہبان متفرد ہیں۔

۳۶۶۵-عبداللہ بن جعفر، ابومسعود احمد بن فرات صرافۃ، معمر، ابن مبارک، اسامہ، صفوان، عروہ بن زبیر اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عورت کا مبارک ہونا یہ ہے کہ اسکی شادی میں آسانی ہو اور اس کے مہر میں آسانی ہو۔[۲]

صفوان اور عروہ کے طریق سے یہ حدیث ثابت ہے اور اسامہ اس میں متفرد ہیں اور ان سے ابن لہیعہ اور ابن وہب نے روایت کی ہے۔

۳۶۶۶-محمد بن عمر بن سلم حافظ، حسین بن عبداللہ بن مہران، عبدالسلام بن عبدالمجید ابراہیم بن ابی یحیی، صفوان، سالم بن عبداللہ بن عمر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں: میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ وہ ہاتھ اٹھاتے نماز شروع کرتے وقت، رکوع کے وقت اور جب رکوع سے سر اٹھاتے۔

۳۶۶۷-سلیمان بن احمد، جعفر بن سلیمان بن احمد، جعفر بن سلیمان نوفلی، عبداللہ بن محمد عمری، عبدالعزیز اویس، محمد بن سلیمان ہاشمی، احمد بن عمرو بزار محمد بن عبدالرحیم، یعقوب بن ابراہیم بن سعید، عبدالعزیز بن مطلب، صفوان، عطا، حمید اور حضرت ابوہریرہؓ کے حوالہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جب شراب پیتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جب کسی شرافت دار مسلمان کو لوٹتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا۔[۳]

صفوان کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور عبدالعزیز بن المطلب اس میں متفرد ہیں۔

۳۶۶۸-عمر بن محمد بن سری، موسیٰ بن سہل جونی، محمد بن ربیع، ابن لہیعہ، عبداللہ بن ابی جعفر، صفوان، حمزہ بن عبداللہ بن عمر اپنے والد سے حضور ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں: جو بندہ ہمیشہ لوگوں سے مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب اللہ عزوجل کے سامنے پیش ہوتا ہے تو اس کے چہرے پر گوشت کا ایک لوتھڑا تک نہیں ہوتا۔[۴]

یہ حدیث حمزہ کے طریق سے ثابت ہے اور صفوان کے طریق سے غریب ہے اور ان سے عبداللہ بن ابی جعفر، ابراہیم بن ابی یحیی اسلمی روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۶۶۹-احمد بن محمد بن یوسف، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، حسن بن عیسیٰ، ابن مبارک، زبیر بن سعید، صفوان، عطاء بن یسار، ابوہریرہ آپ

---

[۱] الدر المنثور ۱/۲۴۷، ۲/۲۵۱، ۳/۳۴، ۴/۲۳۰، ۵/۴۱، وکنز العمال ۴۳۳۶۸، ۴۳۸۳۲، ۴۳۳۵۷.

[۲] المستدرک ۲/۱۸۱، وکنز العمال ۴۵۵۷۳، ۴۵۵۷۴.

[۳] فتح الباری ۵/۱۱۹، ۱۲/۸۱، ۱۱۴، ۱۱/۳۲۸.

[۴] کشف الخفا ۱/۲۸۵، ومجمع الزوائد ۳/۹۶، والترغیب والترھیب ۱/۵۷۲، واتحاف السادۃ المتقین ۹/۳۰۴.

ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں:

انسان کوئی بات کرتا ہے جس سے اسکے ہم نشین ہنستے ہیں اور یہ ثریا سے زیادہ دور پڑ جاتا ہے"۔[1]

حضرت صفوان کے طریق سے حدیث غریب ہے اور زبیر اس میں متفرد ہیں۔

۳۶۷۰- ابوبکر بن خلاد محمد بن یونس کدیمی، عبداللہ بن ابراہیم بن ابی عمرو غفاری، عبداللہ بن ابی بکر بن منکدر، صفوان، سلیمان بن یسار، ابوہریرہؓ سے آپ ﷺ کا قول منقول ہے:

اللہ تعالیٰ کے سامنے نور کا ایک ستون ہے جب کوئی بندہ کہتا ہے "لاالٰہ الا اللہ" یہ ستون ہلتا ہے اللہ عزوجل اسے فرماتے ہیں ساکن ہو جاوہ کہتا ہے: کیسے ساکن ہو جاؤں؟ آپ نے ابھی تک اس کے کہنے والے کی مغفرت نہیں فرمائی۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں میں نے اسکی مغفرت کر دی پس وہ ساکن ہو جاتا ہے"۔[2]

صفوان کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور ابن منکدر اس میں متفرد ہیں اور محمد بن اشرس سے عبدالصمد بن حسان، سفیان ثوری، اور صفوان کی سند سے اسی طرح منقول ہے۔

۳۶۷۱- محمد بن احمد بن ابراہیم، علی بن حسین بن جنید، ہیثم بن یمان، حسین بن محمد بن رزین، محمد بن سلیمان، ابراہیم بن عبداللہ بن حاتم، اسماعیل بن جعفر، عیسیٰ بن موسیٰ بن ایاس، صفوان، نافع بن جبیر، سہل اور سعد کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی سترہ کی طرف نماز پڑھے تو اس کے قریب ہو جائے تاکہ شیطان اس کی نماز قطع نہ کر دے"۔[3]

اسی طرح نقل کیا اسماعیل سہل نے حضرت سعد سے اور ان کی متابعت کی عبیداللہ بن ابی جعفر نے صفوان سے آگے اختلاف ہے ابن عیینہ نے صفوان، نافع اور سہل سے روایت کیا جبکہ یزید بن ھارون شعبہ، واقد بن محمد نے صفوان اور محمد بن سہل ابن حنیف سے روایت کیا۔

۳۶۷۲- سلیمان بن احمد بن یحییٰ بن خالد، روح بن صلاح، سعید بن ابی ایوب، صفوان، طاؤس، معاذ بن جبل حضور ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں: اس کی طلاق نہیں جو مالک نہیں اور اسکا عتاق نہیں جو مالک ہی نہیں۔[4]

حضرت صفوان کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے۔

۳۶۷۳- قاضی محمد بن احمد ابراہیم، احمد بن محمد بن عاصم، سعید بن کثیر، یحیٰ اسحٰق بن ابراہیم، صفوان، نافع اور عبداللہ بن عمر سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب غلام اپنے آقا کا بھی خیال رکھے اور اللہ کی عبادت بھی اچھے طریقے سے کرے تو اس کو دو اجر ملیں گے"۔[5]

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/۴۲، ۴۰۲. والجامع الکبیر للسیوطی ۵۵۳۷، ۵۵۴۴. والزھد لابن المبارک ۳۳۲. واتحاف السادة المتقین ۷/۴۶۸، ۴۹۲، ۵۳۰. وتخریج الاحیاء ۳/۱۱۲. والکامل لابن عدی ۳/۱زا۸ز. والضعفاء للعقیلی ۲/۲۰۲.

۲۔ الترغیب والترھیب ۲/۴۱۶. ومجمع الزوائد ۱۰/۸۲. وتنزیه الشریعة ۲/۳۱۹.

۳۔ سنن ابی داؤد ۶۹۵. ومسند الامام أحمد ۴/۲. وسنن النسائی ۲/۶۲. والسنن الکبری للبیھقی ۲/۲۷۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۶/۱۱۹، ۱۴۶، ۲۵۱. ومشکاة المصابیح ۷۸۲. وصحیح ابن حبان ۴۰۹. والتاریخ الکبیر ۷/۲۹. ومجمع الزوائد ۲/۵۹. ونصب الرایة ۲/۸۲.

۴۔ المستدرک ۲/۴۱۹، ۴۲۰. والسنن الکبری للبیھقی ۷/۳۱۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۱۹۳. ومجمع الزوائد ۴/۳۳۴. وتاریخ أصبھان للمصنف ۱/۲۹۵.

۵۔ صحیح البخاری ۳/۱۹۶. ومسند الامام أحمد ۲/۲۰. وتاریخ أصفھان للمصنف ۱/۱۱۳. وتاریخ بغداد ۱۲/۳۶۵.

یہ حدیث حضرت صفوان کے طریق سے غریب ہے اور اسحٰق اس میں متفرد ہیں۔

۳۶۷۴-محمد بن احمد بن علی بن مخلد، محمد بن موسیٰ کدیمی، غانم بن حسین، محمد بن ابراہیم اسلمی، صفوان، سعید بن یسار اور حضرت ابوہریرہؓ سے آپ کا فرمان منقول ہے: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے بس چاہیے کہ وہ دیکھ لے کہ کس کو دوست بنا رہا ہے۔[۱]

یہ حدیث سعید اور صفوان کے طریق سے غریب ہے اور محمد بن ابراہیم اسلمی اس میں متفرد ہیں۔

(۲۳۲) عامر بن عبداللہ[۲]

خادمان حدیث نبوی میں عبداللہ بن زبیر جیسی ڈٹ جانے والی ہستی کے فرزند ارجمند مبلغ، عاقل، حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر بھی ہیں۔

اور کہا گیا ہے "تصوف نام ہے عمل پر جھک جانے کا سبب اور وجہ پوچھے بغیر"

۳۶۷۵-ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب، عبداللہ بن سلمہ قعنبی، مالک بن انس فرماتے ہیں کہ

حضرت عبداللہ بن زبیر کے صاحبزادے عامر جنازے کی جگہ کے سامنے کھڑے رہتے اور دعا کرتے ان پر ایک چادر ہوتی تھی اور بعض اوقات وہ گر جاتی جس کا انہیں پتہ ہی نہ چلتا۔

۳۶۷۶-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق سراج، اسماعیل بن ابی حارث، محمد بن یزید، معن، حضرت مالک بن انس کی سند سے منقول ہے کہ

بعض اوقات عامر بن عبداللہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد سے عشاء کی نماز پڑھ کر نکلتے تو انہیں کوئی دعا یاد آ جاتی گھر پہنچنے سے پہلے تو اپنے ہاتھ اسی وقت اٹھا لیتے یہاں تک کہ صبح کی اذان ہو جاتی دوبارہ مسجد کو لوٹ جاتے اور عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھتے۔

۳۶۷۷-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ ایک شخص کے توسط سے نقل کرتے ہیں کہ

حضرت عبداللہ بن زبیر کے صاحبزادے عامر نے کہا: والد کی وفات کے بعد ایک سال تک میں نے اللہ سے کسی حاجت کا سوال نہیں کیا سوائے ان کے لئے۔

۳۶۷۸-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، احمد، سفیان بن عیینہ کہتے ہیں۔ حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر نے اللہ عزوجل کو اپنا آپ چھ مرتبہ بیچا۔

۳۶۷۹-عمرو بن احمد بن عثمان، محمد بن احمد بن شیبان رملی، احمد بن شیبان، عمران بن ابی عمران کہتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے؛

حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر نے اپنا نفس اللہ کو فروخت کیا سات دیتوں کے بدلے۔

۳۶۸۰-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق سراج، اسماعیل بن ابی حارث، محمد بن یزید الآدمی، معن بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ

حضرت عامر بن عبداللہ بعض اوقات دس ہزار درہم کی تھیلی لے کر نکلتے اور اسے تقسیم کرتے چلے جاتے اور عشاء تک ان کے پاس ایک درہم بھی نہ بچتا۔

۱- ومسند الامام أحمد ۲/۳۰۳، ۳۳۴. والمستدرک ۴/۱۷۱. ومشکاۃ المصابیح ۵۰۱۹، واتحاف السادۃ المتقین ۶/۱۹۸، ۶/۲۳۳، ۳۶۹. الدر المنتثرۃ للسیوطی ۱۴۱.

۲- طبقات ابن سعد ۹ ق/۱۵۳، والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۹۵۱. والجرح ۶/ت ۱۸۱۰. والجمع ۱/۳۷۷. وسیر النبلاء ۵/۲۱۹. والکاشف ۲/ت ۲۵۶۰. وتہذیب التہذیب ۵/۷۴. والتقریب ۱/۳۸۸. وتہذیب الکمال ۳۰۴۹. (۱۴/۵۷)

۳۶۸۱-محمد بن اسحٰق، محمد بن احمد بن یزید، ابوغسان، اصمعی کے حوالہ سے ثابت ہے کہ

حضرت عامر بن عبداللہ کے چپل چوری ہوئے تو انہوں نے جوتے نہیں پہنے یہاں تک کہ وفات ہوگئی''

حضرت عامر بن عبداللہ کی مسند روایات ...... عامر بن عبداللہ نے اپنے والد اور دوسرے صحابہ سے مسنداً روایت کیا ہے اور تابعین سے روایت کی ان میں سے چند یہ ہیں: عمرو بن سلیمؓ عوف بن حارث بن طفیلؓ اور ان سے روایت کرنے والوں میں تابعین بھی ہیں جیسے عمروؒ بن دینار، یحیٰ بن سعید انصاری اور ائمۂ اعلام نے بھی ان سے روایت کیا جیسے ابوالاسود، عثمان بن ابی سلیمان، زیاد بن سعید عبداللہ بن سعید، ابن ابی سند، ربیع بن عثمان، عثمان بن حکیم، مالک بن انس، محمد بن ابی حمید وغیرہ۔

۳۶۸۲-محمد بن علی بن سہل بن امام، احمد بن ابراہیم بن ملکان، عمرو بن خالد حرانی، ابن لہیعہ، ابواسود اور حضرت عامر بن عبداللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضورﷺ عصا لے کر خطبہ دیا کرتے''۔

۳۶۸۳-مخلد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح بن قاسم، محمد بن عجلان، عامر بن عبداللہ اپنے والد عبداللہ بن زبیر سے نقل کرتے ہیں کہ حضورﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنا ایک ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور دوسرا ہاتھ بائیں ران پر اور پھر انگلیوں سے اشارہ کر کے بتایا۔

لیث بن سعد، زیاد بن سعید اور سلیمان بن بلال نے ابن عجلان سے روایت کیا اور عمرو بن دینار، عثمان بن حکیم، حجاج بن ارطاۃ نے عامر سے اسی طرح روایت کیا۔

۳۶۸۴-سلیمان بن احمد، محمد بن عباس، زبیر بن بکار، عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر، عامر بن عبداللہ بن زبیر) کہتے ہیں کہ میں اپنے والد صاحب کے پاس آیا انہوں نے پوچھا: کہاں تھے؟ میں نے کہا: میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جن سے بہتر کوئی نہیں تھا وہ اللہ کا ذکر کرتے ان میں سے ایک کو کپکپی طاری ہو جاتی خشیت الٰہی کی وجہ سے اور پھر وہ بیہوش ہو جاتا تو میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ انہوں نے کہا: اب کے بعد ان کے ساتھ نہ بیٹھنا! جب انہوں نے دیکھا کہ اثر نہیں ہوا ہے تو کہا: میں نے حضورﷺ کو تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے ابوبکرؓ و عمرؓ کو قرآن تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے ان کو تو ایسی حاجت پیش نہیں آتی تھی۔ کیا تم ان کو ابوبکر و عمر سے زیادہ خشیت والا سمجھتے ہو؟

میں نے غور کیا تو یہی لگا جیسے انہوں نے کہا تھا سو میں نے ان کو چھوڑ دیا۔

۳۶۸۵-محمد بن اسحٰق بن ابراہیم، ابراہیم بن زبیر حلوانی، مکی بن ابراہیم، عبداللہ بن سعید بن ابی ھند، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم ابوقتادہ انصاری، ان سب حضرات کے حوالہ سے ثابت ہے کہ آپﷺ نے فرمایا:

جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعت نہ پڑھ لے''۔[1]

ابوالاسود نے عامر سے روایت کیا۔

۳۶۸۶-سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، نصر بن عبدالجبار، بکر بن مضر، جعفر بن ربیعہ، ابوالاسود، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عمر بن عبداللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم، ابوقتادہ کے حوالہ سے بھی یہی قول آپﷺ کا منقول ہے۔

۳۶۸۷-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، ابوبکر محمد بن حسین بن کوثر، محمد بن سلیمان بن حارث، ابوعاصم نبیل، مالک بن انس، عامر بن عبداللہ بن زبیر عمرو بن سلیم اور ابوقتادہ کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپﷺ نے فرمایا:

---

[1] صحیح البخاری ۲/ ۷۰. والفتح الباری ۲/ ۴۱۰.

جب کوئی تم میں سے مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔

سفیان ثوری نے مالک بن انس اور عامر سے اسی طرح روایت کیا اور عامر سے زیاد بن سعد، علی بن ابی سلیمان، عثمان بن حکیم، ربیعہ بن عثمان وغیرہ نے روایت کیا۔

۳۶۸۸-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن عمر واقدی، فاروق بن عبدالکبیر خطابی، ابومسلم کشی، قعنبی، سعید بن مسلم بن نابک، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عمرو بن حارث اور حضرت عائشہ کے حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

عائشہ! چھوٹے سمجھے جانے والے گناہوں سے خصوصاً بچنا اس لئے کہ اللہ کی طرف سے اس کا مطالبہ ہوگا"۔[1]

سعید عامر سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

(۲۴۳) سعد بن ابراہیم زہری[2]

جلیل القدر محدثین میں اپنے زمانہ کے فقیہ اور صائم الدھر، عابد، قاری، زاہد سعد بن ابراہیم زہری ہیں۔

۳۶۸۹-احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحق زہری، عبیداللہ بن سعد ابراہیم زہری، احمد بن ابراہیم بن سعد کہتے ہیں مجھے میرے والد نے بتلایا:

میں ابوسعید کے پاس پڑھتا تھا میرے ساتھ عبداللہ بن فضل ہاشمی تھے اور یہ ان معدودے چند لوگوں میں سے تھے جن سے علم حاصل کیا جاتا تھا۔

یعقوب کہتے ہیں میرے والد نے مجھے اشعار سنائے ایک شخص کے جس میں اس نے سعد بن ابراہیم کی مدح کی تھی (انکا ترجمہ یوں ہے)

(۱) ام حاجب! مجھے ملامت کم کرو اور سعد کے بارے میں ایسا گمان کرو جیسا غائب شخص کے بارے میں کیا جاتا ہے (۲) اور میرے بارے میں بھی ہر اس معاملے میں نیک گمان کرو جس معاملے میں میں ان کے شریک رہا۔ (۳) ان کے والد حضور ﷺ کے حواری اور ساتھی تھے اور سعد گھڑ سوار جماعتوں کے سردار ہیں۔

(۴) اللہ کی راہ میں پہلے پہل رمی کرنے والے، عظیم اجر حاصل کرنے والے صائب الرائے شخص

۳۶۹۰-محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن عبید، ابن مسعر بن کدام اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

میں نے سعد بن ابراہیم سے پوچھا: اہل مدینہ میں کون سب سے زیادہ فقیہ ہے انہوں نے فرمایا:

سب سے بڑا فقیہ وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

۳۶۹۱-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان کہتے ہیں:

سعد بن ابراہیم قاضی تھے پھر معزول کر دیئے گئے وہ زمانہ عزلت میں تقویٰ کے اس مقام پر تھے جس مقام پر وہ زمانہ قضا میں

---

[1] مسند الامام أحمد ۶/۷۰. وسنن الدارمی ۲/۳۰۳. وسنن ابن ماجة ۴۲۴۳. وصحیح ابن حبان ۲۴۹۷. والمصنف لابن أبی شیبة ۱۳/۲۲۹. والزهد للامام احمد ۱۴. وفتح الباری ۱۱/۳۲۹. ومشكاة المصابيح ۶۰۴۰. والترغيب والترهيب ۳/۲۱۲.

[2] طبقات ابن سعد ۹/ق ۴۹. ۱۷. والتاريخ الكبير ۴/ت۱۹۲۸. والجمع ۱/۱۶۰. وسير النبلاء ۵/۴۱۸. والكاشف ۱/ت۱۸۳۶. وتذكرة الحفاظ ۱/۱۳۶. وتهذيب الكمال ۲۱۹۹. (۱۰/۲۴۰)

فائز تھے

۳۶۹۲-ابو حامد بن جبلہ، ابو عباس سراج، عبید اللہ بن سعد زہری اپنے چچا اور والد سے نقل کرتے ہیں:

میرے والد سعد بن ابراہیم نے چالیس سال تک روزہ رکھا۔"

۳۶۹۳-محمد بن احمد بن حسین، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوداؤد اور شعبہ سے منقول ہے کہ

"حضرت سعد بن ابراہیم صوم الدہر رکھتے تھے"

۳۶۹۴-احمد بن محمد بن فضل صائغ، محمد بن اسحق ثقفی، ابوکریب، ابراہیم بن عیینہ اور سعید بن ابراہیم کہتے ہیں:

میرے والد پیٹ اور پنڈلیوں کو کپڑے سے باندھ دیا کرتے اور قرآن پڑھتے جاتے۔

۳۶۹۵-احمد بن محمد بن فضل، محمد بن اسحق، عبید اللہ بن سعد اپنے چچا اور والد ابراہیم بن سعد سے نقل کرتے ہیں:

میرے والد کا ایک حزب سورہ بقرہ سے "یا ایھا النبی اتق اللہ ولا تطع الکافرین والمنافقین " اے پیغمبر خدا سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ ماننا (احزاب:۱) تک ہوتا"

۳۶۹۶-احمد بن محمد بن فضل، محمد بن اسحق، عبید اللہ بن سعد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ:

میرے والد سعد بن ابراہیم اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں کو جب تک ختم قرآن نہ ہو جاتا افطار نہ کرتے وہ مغرب اور عشاء کے درمیان آخرت کے متعلق سوچتے اور اکثر جب وہ افطار کرتے تو مجھے مساکین کے پاس بھیج دیتے وہ بھی ان کے ساتھ کھاتے۔

۳۶۹۷-سعد بن ابراہیم کو قراء انتہا درجہ محبوب تھے...... ابو حامد بن جبلہ، ابو عباس ثقفی، عبید اللہ بن سعد زہری اپنے چچا اور والد سے نقل کرتے ہیں:

کچھ قراء سعد بن ابراہیم کی عیادت کرنے کے لئے آئے ان میں ابن ہرمز اور صالح جو توءمۃ کے مولیٰ تھے وہ بھی تھے۔ ابن ہرمز کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں تو حضرت سعد نے کہا:

کیوں روتے ہو؟ انہوں نے کہا: بخدا میں کل کو ایک کہنے والی کی سن رہا ہوں جو کہے گی: واسعداہ!!! حضرت سعد نے کہا: اگر کوئی کہے بھی تو میں نے بھی چالیس سال تک خدا کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کی" پھر حضرت سعد نے فرمایا:

کیا میرے پروردگار نہیں جانتے کہ تم لوگ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو یعنی قراء حضرات۔

حضرت سعد بن ابراہیم کی مسند روایات...... حضرت سعد نے عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب، انس بن مالک، محمد بن حاطب، ابی امامہ بن سہل سے مسند روایت کیا انہوں نے حضرت ابن عمر کی زیارت کی اور یہ اپنے والد، ابوسلمہ عبید بن عبدالرحمن بن عوف سعید بن مسیب، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ، قاسم بن محمد بن ابی بکر، حفص بن عاصم اور نافع سے روایت کرتے ہیں:

۳۶۹۸-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، حسن بن موسیٰ اشیب، سلیمان بن داؤد ہاشمی، ابراہیم بن سعد اپنے والد سے یہی نقل کرتے ہیں

۳۶۹۹-محمد بن احمد بن حسین، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابراہیم بن سعد اپنے والد سعد سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے فرماتے تھے:

میں نے حضور ﷺ کو کھجور کے ساتھ ککڑی کھاتے دیکھا۔"

یہ حدیث عبداللہ بن جعفر سے صحیح اور ثابت ہے۔

۳۷۰۰-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، ابراہیم بن سعدؒ سعد اور حضرت انس بن مالک کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ائمہ قریش کے ہیں جب فیصلہ کریں تو انصاف کریں، جب عہد کریں تو وفا کریں۔ جب رحم طلب کیا جائے تو رحم کریں اور جو اس طرح نہ کرے تو اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ ایسے لوگوں سے نہ نفل قبول ہیں نہ فرض ہے۔[1]

حدیث مشہور اور ثابت ہے حضرت انس سے۔ سعد سے صرف ابن ابراہیم نے روایت کیا ہے۔

۳۷۰۱-فاروق بن عبدالکبیر، ابومسلم کشی، سلیمان بن حرب، شعبہ، سعد بن ابراہیم، ابوامامہ بن سہل بن حنیف اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے حوالہ سے ثابت ہے کہ:

جب بنوقریظہ کے بارے میں حضرت سعد بن معاذ کے قول فیصل کا فیصلہ ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس پیغام بھیجا وہ قریب ہی میں تھے جب وہ آئے تو دراز گوش پر سوار تھے جب قریب پہنچے تو حضور ﷺ نے فرمایا:

اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ! راوی فرماتے ہیں وہ حضور کے قریب ہی بیٹھ گئے۔

حضور نے ان سے فرمایا: یہ لوگ آپ کے فیصلے پر اترتے ہیں انہوں نے فرمایا تو میرا فیصلہ ان کے بارے میں یہ ہے کہ جنگ میں حصہ لینے والوں کو قتل کر دیا جائے اور اولاد کو قیدی بنالیا جائے۔ آپ نے فرمایا:

"آپ نے فیصلہ کیا بادشاہ (یعنی اللہ عزوجل) کے فیصلے کے مطابق"۔[2]

حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے امام بخاری نے سلیمان بن حرب اور شعبہ کے طریق سے تخریج کی ہے۔

۳۷۰۲-ابوبکر محمد بن حسین، محمد بن فرج ازرق، عبیداللہ بن موسیٰ، مسعر، سعد بن ابراہیم اپنے والد اور سعد بن ابی وقاص سے نقل کرتے ہیں:

میں نے حضور ﷺ کے دائیں بائیں دو شخص دیکھے جو سفید کپڑوں میں تھے میں نے نہ اس سے پہلے انکو دیکھا اور نہ اس کے بعد"

حضرت سعد سے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے مسعر سے ابوامامہ نے روایت کیا اور علی بن مسعر، محمد بن بشر شعیب ابن اسحٰق نے بھی روایت کیا۔

۳۷۰۳-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، زکریا ابن ابی زائدہ، سعد بن ابراہیم، ابوسلمہ اور صحابیٔ رسول حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

ابن آدم کی جان قرض کی وجہ سے لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ قرضہ ادا کردیا جائے۔"[3]

---

[1] مسند الامام أحمد ۳/۱۸۳، ۱۲۹، ۴/۴۲۱، ۳۴۵. والسنن الكبرى للبيهقي ۳/۱۲۱، ۸/۱۴۳، ۱۴۴. والمستدرك ۴/۷۶. والمعجم الكبير للطبراني ۱/۲۲۴. وفتح البارى ۷/۳۲، ۱۳/۱۱۹. والصغير ۱/۱۵۲. ومجمع الزوائد ۵/۱۹۲، ۱۹۴.

[2] صحيح البخارى ۴/۸۱، ۵/۴۳، ۷/۷۶، ۱۴۴، وصحيح مسلم، كتاب الجهاد باب ۲۲، وفتح البارى ۱/۳۲۰، ۵/۵۱، ۷/۱۷۶، ۸/۱، ۷/۱۱، ۴/۱۱، ۲۹.

[3] مسند الامام أحمد ۲/۵۰۸.

حضرت سعد سے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے صالح بن کیسان نے زکریا کی روایت کی طرح اسے روایت کیا سعد عن ابیہ کے طریق سے، ان دونوں کی ثوری اور ابراہیم نے مخالفت کی یہ دونوں سعد عن عمر بن ابی سلمہ عن ابیہ عن ابی ہریرہ کی سند سے نقل کرتے ہیں۔

۳۷۰۴- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، ابن الہاد، سعد بن ابراہیم، حمید بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

یہ کبیرہ گناہوں میں سے اپنے والدین کو برا بھلا کہنا ہے'' صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا آدمی اپنے والدین کو برا بھلا کہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں کسی کے باپ کو برا بھلا کہتا ہے تو وہ اس کے باپ کو برا بھلا کہتا ہے کسی کی ماں کو برا کہتا ہے وہ اس کی ماں کو برا بھلا کہتا ہے۔[1]

اس حدیث کی صحت پر اتفاق ہے اسے ثوری، شعبہ، مسعر، حماد بن سلمہ، ابراہیم بن سعد وغیرہ نے روایت کیا۔

۳۷۰۵- ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابوطیب محمد بن حمدان نصیبی، ابوحسین رہاوی، یحییٰ بن ادم، مسعر، سعد بن ابراہیم، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، سعید بن مسیب اور حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ

آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر سے پوچھا: کب وتر پڑھتے ہیں انہوں نے عرض کیا: سونے سے پہلے حضرت عمرؓ سے پوچھا: وتر کب پڑھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: نیند سے اٹھ کر آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا: تمہاری مثال میرے نزدیک اس شخص کی سی ہے جس نے اپنی نذر شروع کی اور اس سے مقصود نوافل ہے۔

اور دوسرے سے فرمایا: آپ نے عمل کیا قوی لوگوں کے عمل کی طرح''

مسعر سے یہ حدیث غریب ہے اور سعد سے بھی اور شعبہ نے سعد، ابوسلمہ اور سعید سے مرسلاً روایت کیا مصعب بن مقدام نے مسعر، سعد، سعید وغیرہ سے مرسلاً روایت کیا۔

۳۷۰۶- حسن بن محمد بن احمد بن کیسان نحوی، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر مقدمی، سلیمان بن داؤد، شعبہ، سعد بن ابراہیم، عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابن عباسؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے نقل کرتے ہیں کہ

حضرت عمرؓ نے منیٰ میں خطبہ دینے کا ارادہ کیا تو عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے فرمایا:

''اچھا ہوتا اگر آپ اس کو مدینہ پہنچنے تک مؤخر کر دیں انہوں نے کہا: ٹھیک ہے مدینے پہنچے اور خطبہ دیا اپنے خطبہ میں انہوں نے فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے رجم فرمایا ہم نے بھی آپ کے ساتھ رجم کیا۔

حضرت عبداللہ سے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے اور حضرت سعد سے یہ حدیث غریب ہے اور شعبہ اس میں متفرد ہیں۔

۳۷۰۷- ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، ضرار بن صرد، عبدالعزیز بن محمد دراوردی، عبدالواحد بن ابی عون، سعد بن ابراہیم، قاسم بن محمد، اور حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے امر میں سے نہیں تو وہ مردود ہے''[2]

عبدالواحد بن ابی عون نے یہ حدیث بیان کی اور سعد سے چند حضرات نے روایت کیا جیسے عبداللہ بن جعفر مخرمی، ابراہیم بن سعد وغیرہ۔

۳۷۰۸- سلیمان بن احمد، محمد بن حسن بن غسان، ابوحذیفہ، سفیان ثوری، سعد بن ابراہیم، عبداللہ بن کعب بن مالک، اور کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کی مثال تسمہ کی طرح ہے جس کو ہوا ایک دفعہ یہاں پھینکتی ہے اور دوسری دفعہ وہاں اسکو

۱۔ صحیح البخاری ۸/۳. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۴۶. وفتح الباری ۱۰/۴۰۳.

۲۔ صحیح البخاری ۳/۲۴۱. وصحیح مسلم، کتاب الأقضیة، ۱۷. وفتح الباری ۵/۳۰۱، ۱۳/۲۵۳.

مکمل پچھاڑتی نہیں، اور کافر کی مثال درختوں کے درمیان اس درخت کی طرح ہے جو جڑ پکڑ لے جس کو کوئی چیز پلٹا نہیں دیتی یہاں تک کہ اس کا جڑ سے اکھڑنا ایک ہی دفعہ ہوتا ہے۔[۱]

حضرت سعد سے یہ حدیث غریب ہے انہوں نے عبداللہ سے روایت کی۔

۳۷۰۹-احمد بن قاسم بن ریان، اسحق بن حسین حربی، ابوحذیفہ، سفیان ثوری، سعد بن ابراہیم، نافع اور حضرت ابن عمرؓ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اگر عذاب قبر سے کوئی نجات پا سکتا تو سعد بن معاذ یقیناً نجات پالیتے اور پھر اپنی تین انگلیوں کی طرف اشارہ کیا اور انہیں جمع کیا۔ گویا کہ کمی دکھلانا چاہتے ہوں۔ پھر فرمایا: بھینچا گیا پھر چھوڑ دیا گیا"۔[۲]

اسی طرح اسے ابوحذیفہ نے ثوری عن سعد سے روایت کیا اور غندر وغیرہ نے شعبہ، سعد، نافع، سنان، عائشہؓ سے اس کے مثل روایت کیا۔

(۲۳۴) محمد بن حنفیہ[۳]

اپنے وقت کے امام، خطیب، آسمان علم کے شہاب ثاقب ابوالقاسم محمد بن حنفیہ ہیں۔

۳۷۱۰-احمد بن محمد بن عبدالوہاب، محمد بن اسحق، حاتم بن لبیب، ہوذہ بن خلیفہ عوف اعرابی، میمون، وردان سے منقول ہے کہ

میں اس جماعت میں تھا جو محمد بن حنفیہ کے اردگرد ہوگئی تھی اور حضرت ابن زبیر نے ان کو مکہ میں داخل ہونے سے روک رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بیعت نہ کرلیں، انہوں نے بیعت ہونے سے انکار کردیا۔ جب ملک شام کا ارادہ کیا تو عبدالملک بن مروان نے کہا کہ پہلے بیعت کریں میرے ہاتھ پر۔ ہم ان کے ساتھ چل پڑے اگر وہ قتال کا فرماتے تو یقیناً ہم کرتے ایک دن انہوں نے ہمیں جمع کیا اور کچھ فئی تقسیم کیا پھر اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور فرمایا: اپنی سواریوں کے پاس جاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور معروفات کو لازم پکڑو اور منکرات سے اپنے کو بچاؤ۔ تم اپنے موقف پر مضبوط رہو اور دوسرے لوگوں کو چھوڑ دو اور ہمارے امر پر برقرار رہنا جیسا کہ آسمان وزمین قرار پکڑے ہوئے ہیں اس لئے کہ ہمارا معاملہ چمکتے سورج کی طرح واضح ہے۔

۳۷۱۱-محمد بن احمد بن محمد بن عبدالوہاب، محمد بن اسحق، حاتم بن لیث بن جوہری موسیٰ بن اسماعیل، ابوعوانہ، ابوحمزہ کے حوالہ سے منقول ہے کہ میں محمد بن علی کے ساتھ تھا، حضرت ابن عباس کی وفات کو چالیس سے زائد دن گزر چکے تھے ہم طائف سے ایلہ کو روانہ ہوئے دراصل عبدالملک نے محمد بن علی بن حنفیہ سے عہد لیا تھا کہ جب تک ایک آدمی پر اتفاق نہ ہوجائے وہ اور انکے اصحاب ان کے پاس آجائیں جب محمد بن علی شام پہنچے تو محمد بن علی کو پیغام بھیجا کہ میرے اصحاب کو امان دو اس نے دے دی۔

انہوں نے کھڑے ہوکر اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور پھر فرمایا:

۱۔ مسند الامام أحمد ۳/۴۵۴، ۵/۱۴۲. وسنن الدارمی ۲/۳۱۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۹۴. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۱۱/۲۰، ۱۳/۲۵۲. ومجمع الزوائد ۲/۲۹۳. ومشکاۃ المصابیح ۱۵۴۱. وشرح السنۃ ۵/۲۴۷. وفتح الباری ۱۰/۱۰۶.

۲۔ کنز العمال ۴۲۹۵۶. واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/۴۲۳.

۳۔ طبقات ابن سعد ۵/۹۱. والتاریخ الکبیر ۱/ت ۵۶۱. والجرح ۸/ت ۱۲۶. والجمع ۲/۴۴۵. ووفیات الاعیان ۴/۱۶۹. والکاشف ۳/ت ۵۱۴۱. والعبر ۱/۹۳. وتاریخ الاسلام ۳/۲۹۴. وسیر النبلاء ۴/۱۱۰. وتھذیب الکمال ۵۴۸۴. (۲۶/۱۴۷).

اللہ ہی تمام امور کا والی اور حاکم ہے جو اللہ چاہتے ہیں وہ ہوتا ہے اور جو وہ نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا ہر وہ چیز جو آنے والی ہے قریب ہے تم لوگوں نے جلد بازی کی اور خدا کی قسم! میں تمہاری پشتوں میں ایسے لوگ دیکھ رہا ہوں جو آل محمد کے ساتھ مقاتلہ کرے۔ مشرکین پر آل محمد کا معاملہ مخفی نہیں رہا تھا۔ آل محمد کا معاملہ متاخر رہا اور بخدا! تم میں اسی طرح لوٹ کر آئے گا جس طرح شروع ہوا تھا۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے تمہارے خون کو بہنے سے بچالیا۔ تم میں سے جو شخص مامون و محفوظ ہو کر مامون شہر میں داخل ہونا چاہے وہ ضرور ایسا کرلے۔ تو ان کے کچھ اصحاب ان سے علیحدہ ہو گئے اور یہ نو سو آدمی انکے ساتھ رہ گئے، انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور حج کا جانور ساتھ لے چلے مکہ کو اور ہم بھی ان کے ساتھ ہی تھے۔ جب ہم نے مکہ میں داخل ہونا چاہا تو حضرت ابن زبیر کے گھڑ سوار ہم سے ملے اور ہمیں مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔

حضرت محمد بن حنفیہ نے ان کو پیغام بھیجا کہ میں جب یہاں سے جارہا تھا تو میں نے آپ سے قتال کا ارادہ تک نہیں کیا اور اب جب لوٹ آیا ہوں تو میرا اب کوئی ارادہ نہیں ہمیں چھوڑ دیں کہ ہم حج کریں پھر چلے جائیں گے لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور ہمارے جانوروں کو روک دیا محمد بن علی بھی مدینہ چلے گئے اور ہم بھی یہاں تک کہ ابن زبیر کو شہید کر دیا گیا تو وہ مکہ کو نکل کھڑے ہوئے اور ہم بھی ان کے ساتھ تھے تو وہ گھاٹی (مکہ) پر اترے اور حج کیا۔ میں نے جوؤں کو محمد بن علی سے گرتے دیکھا ہم نے جب مناسک ادا کر لیے تو مدینہ لوٹ آئے۔ اس کے بعد محمد بن علی تین مہینے زندہ رہے پھر وفات ہوگئی، رحمہ اللہ۔

۳۷۱۲- سلیمان بن احمد، ابوخلیفہ، عبید اللہ بن عائشہ، عبداللہ بن مبارک، حسین بن محمد عمر تیمی، منذر ثوری سے ثابت ہے کہ محمد بن حنفیہ نے فرمایا:

وہ دانا نہیں ہے جو معروف طریقے سے معاشرت نہ کر سکے۔ جو شخص کہ کوئی چارہ کار نہ پائے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو کشادگی عطا فرماتے ہیں اور نکلنے کا راستہ بتلاتے ہیں۔

۳۷۱۳- ابو حامد بن جبلہ، ابوعباس ثقفی، محمد بن صباح، جریر اور عمرو بن ثابت سے منقول ہے کہ محمد بن حنفیہ نے فرمایا:

تمہارا کیا خیال ہے ہمارا معاملہ تو اس سورج سے زیادہ واضح ہے جلدی نہ کرو اور نہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالو

۳۷۱۴- ابو حامد، ابوعباس، علی بن سعید بغدادی، ضمرہ بن ربیعہ، سعید بن حسین کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن حنفیہ نے کہا:

جو شخص اپنی زبان بند رکھے اپنے ہاتھوں کو روکے رکھے تب بھی بنو امیہ کے گناہ مسلمانوں کی تلواروں سے زیادہ بھگتے جاتے ہیں۔

۳۷۱۵- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق سراج ثقفی، عمر بن حسین، حماد بن سلمہ، علی بن زید، علی بن حسین سے مروی ہے کہ:

روم کے بادشاہ نے عبدالملک بن مروان کو خط لکھا جس میں اسے دھمکیاں دیں اور ڈرایا دھمکایا اور اس سے حلفاً کہا: لے آؤ ایک لاکھ خشکی سے اور ایک لاکھ سمندری راستے سے یا پھر جزیہ ادا کرو اس کے تو ہوش اڑ گئے اس نے حجاج کو خط لکھا کہ ایسا کرو کہ محمد بن حنفیہ کو خط لکھوا سے ڈراؤ، دھمکاؤ، وہ جو جواب دیں اس پر مجھے مطلع کرو۔ حجاج نے ایک خط لکھا جس میں اس نے بہت ڈرایا، دھمکایا اور قتل کی دھمکی دی تو محمد بن حنفیہ نے اسے لکھا۔

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے لئے تین سو ساٹھ آنکھیں رکھتا ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ مجھے ایسی نظر سے دیکھتا ہے کہ مجھ کو تجھ سے محفوظ رکھے گا۔ حجاج نے یہ خط عبدالملک بن مروان کے پاس بھیج دیا تو عبدالملک نے بعینہ یہی بات روم کے بادشاہ کو بھیج دی اس نے دیکھ کر کہا:

یہ کلمہ نہ تو تم سے نکلا ہے اور نہ تم ایسا لکھ سکتے ہو۔ یہ خانوادۂ نبوت میں سے کسی کا ہے"

۳۷۱۶- عبداللہ، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسین، سعید بن عمرو سکونی حمصی، بقیہ بن ولید، صفوان بن رستم صوری، سفیان ابن سعید

ثوری، ابویعلی محمد بن حنفیہ سے نقل کرتے ہیں:

پہلے زمانے میں ایک قوم تھی جو بہت زیادہ بحث ومباحثہ کرتی اور کھوج کرید کرتی تھی یہاں تک کہ وہ سرگشتہ اور گمراہ ہو گئے ان میں جب کسی کو پیچھے سے بلایا جاتا تو وہ سامنے سے جواب دیتا اور جب سامنے سے بلایا جاتا تو پیچھے سے جواب دیتا۔

۳۷۱۷-ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن مصعب، عبدالجبار بن علاء مروان بن معاویہ، ربیع بن منذر، اپنے والد منذر سے نقل کرتے ہیں: محمد بن حنفیہ مجھ سے فرمایا: منذر! میں نے کہا: لبیک! انہوں نے کہا: ہر وہ چیز جس سے اللہ کی رضامندگی حاصل نہ کی جاتی ہو وہ ختم ہو جاتی ہے

۳۷۱۸-عبداللہ، ابوحسین بن ابان، ابوبکر بن عیین، حسین بن عبدالرحمن، ابوعثمان موذن محمد بن حنفیہ کا قول نقل کرتے ہیں:

جس کا نفس اس کے لئے زیادہ مکرم ہو گا دنیا کی اس کے سامنے کوئی قید نہیں ہو گی''

۳۷۱۹-عبداللہ، ابوحسین، ابوبکر بن عیین، محمد بن عبدالمجید حضرت محمد بن حنفیہ کے قول نقل کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے جنت کو تمہارے نفوس کی قیمت قرار دیا ہے ان کو اس کے علاوہ کے بدلے نہ بیچو۔

محمد بن حنفیہ نے صحابہؓ کی ایک تعداد سے روایت نقل کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں اکثر ان کے بیٹے ہیں اور ان سے روایت کی ہے عمرو بن دینار، منذر ثوری عبداللہ بن محمد بن عقیل، محمد بن قیس بن مخرمہ نے۔

۳۷۲۰-محمد بن احمد بن حسین، محمد بن علی بن حبیش، ابوشعیب، عبداللہ بن جعفر رقی، عبداللہ بن عمرو، یحییٰ بن سعید انصاری زہری، عبداللہ اور حسن ابی محمد بن حنفیہ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں:

حضور ﷺ نے غزوۂ خیبر میں نکاح متعہ حرام کیا تھا''

یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی صحت پر تمام کا اتفاق ہے یحییٰ بن سعید سے حماد بن زید عبدالوہاب ثقفی نے روایت کیا از زہری سے معمر مالک، ابن عیینہ، عبیداللہ بن عمر، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، اسحٰق بن راشد نے مختلف روایتوں سے نقل کیا عنتر زہری سے حسین اور عبداللہ میں اختلاف کرتے ہوئے بعض نے دونوں سے روایت کی ہے اور بعض نے ایک سے اور بن قاسم نے سفیان ثوری، مالک بن انس اور زہری سے نقل کیا ہے۔ ابوسعد سعید بن مرزبان البقال، عبداللہ عن ابیہ عن علی سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۳۷۲۱-سلیمان بن احمد، فضیل بن محمد ملطی، ابراہیم بن یاسین عجلی، ابراہیم بن محمد بن حنفیہ اپنے والد اور حضرت علی سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوں گے اللہ تعالیٰ ایک رات میں ان کی اصلاح فرما دیں گے یا فرمایا دو دنوں میں''۔

حضرت محمد سے یہ حدیث غریب ہے وکیع ابن نمیر، ابوداؤد حفری، یاسین اور محمد نے اسے روایت کیا۔

۳۷۲۲-احمد بن یحییٰ بن زہیر، ابوکریب، یونس بن بکیر، محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن محمد، محمد بن علی بن حنفیہ اپنے والد اور دادا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہ سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ماریہ (جو حضور ﷺ کے بیٹے ابراہیم کی والدہ تھیں) کے پاس ان کا ایک چچازاد بہت آتا اور ان کے پاس ہوتا۔ مجھے حضور ﷺ نے فرمایا: یہ تلوار لو اور اس کے پاس جاؤ اور اگر تم اس کو ماریہ کے پاس پاؤ قتل کر دینا۔

میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ' میں آپ کے حکم میں ایسا رہوں جیسے بل کا گرم بھار جس کو کوئی شیء واپس نہ لوٹائے یہاں تک کہ میں وہ کام کر گزروں جس کے لئے آپ نے مجھے بھیجا ہے یا ایسا رہوں جیسے ایک موجود آدمی وہ دیکھ لیتا ہے جو غائب آدمی نہیں دیکھ سکتا (یعنی لازماً قتل ہی کر دوں یا جیسا دیکھوں ویسا فیصلہ کروں) آپ نے فرمایا: بلکہ ایسے رہو جیسے موجود شخص کہ وہ کچھ دیکھتا ہے جو غائب شخص نہیں دیکھ

سنن ابن ماجة ۴۰۸۵. المصنف لابن أبي شيبة ۱۵/۱۹۷، والدر المنثور ۶/۵۸، والضعفاء للعقيلي ۴/۲۶۶.

پاتا" پس میں نے تلوار کندھے کے ساتھ لٹکائی تو میں نے اس کوان کے پاس پایا میں نے تلوار سونتی اور اس کی طرف بڑھا اس نے جان لیا کہ میرا ارادہ کیا ہے؟ تو وہ کھجور کے ایک درخت پر چڑھ گیا پھر وہاں سے اپنے آپ کو گدی کے بل گرایا اور اپنی ایک ٹانگ اوپر کرلی میں نے دیکھا تو وہ ذکر کٹا ہوا شخص تھا مردوں والی علامت نہ تو زیادہ تھی اور نہ کم (یعنی خنثی تھا) سو میں نے اپنی تلوار نیام میں ڈالی اور حضور کے پاس آیا اور ان کو اس کی خبر دی آپ نے فرمایا: الحمدللہ! وہ اہل بیت سے ایسی چیزیں پھیر دیتا ہے"[1]

یہ حدیث غریب ہے اس سیاق سے مسند نہیں ہے سوائے محمد بن اسحاق کے حدیث کے۔

۳۷۲۳- محمد بن علی بن حبیش، جعفر بن محمد فریابی، ابوجعفر نفیلی، یونس بن راشد، عون بن محمد بن حنفیہ اپنے والد اور دادا کے سلسلۂ سند سے نقل کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اثمد سرمہ کو لازم پکڑلو اس لئے کہ یہ بال اگاتا ہے گندگی دور کرتا ہے اور بینائی کو صاف کرتا ہے"[2]

ابن حنفیہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف عون اور عون سے صرف یونس نے اسے روایت کیا۔

۳۷۲۴- سلیمان بن احمد، محمد بن محمد بن عقبہ شیبانی، حسین بن علی، محمد بن حنفیہ، حضرت علیؓ کے حوالہ سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے: اللہ تعالیٰ نے مالداروں کے مال میں فقراء کا اتنا حصہ رکھا ہے جوان کی گنجائش کے مطابق ہے اگر وہ یہ روکیں گے یہاں تک کہ وہ بھوکے رہ جائیں یا ننگے ہوجائیں یا مشقت میں پڑجائیں تو اللہ تعالیٰ ان سے سخت حساب لیں گے اور انکو شدید ترین عذاب ہوگا"[3]

محمد بن حنفیہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے۔

۳۷۲۵- محمد بن احمد بن حسین، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالاعلیٰ بن حماد، داؤد بن عبدالرحمٰن عطار، ابوعبداللہ مسلم رازی، ابوعمرو بجلی، عبدالملک بن سفیان ثقفی، ابوجعفر محمد بن علی، محمد بن حنفیہ اور ان کے والد کی اس طویل سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ مؤمن محتاج توبہ کرنے والے بندہ کو پسند فرماتا ہے"[4]

محمد بن حنفیہ کے طریق سے حدیث غریب ہے اور داؤد عطار اس میں متفرد ہیں۔

۳۷۲۶- حضور ﷺ کی شفاعت کا حق ہونا...... ابوبکر طلحی، جعفر بن محمد بن عمران، محمد بن احمد بن یزید بصری، عمرو بن عاصم حرب بن شریح کہتے ہیں میں نے ابوجعفر محمد بن علی بن حسین سے کہا: آپ پر فدا ہوجاؤں۔ آپ کی کیا رائے ہے اس شفاعت کے متعلق جس کا اہل عراق تذکرہ کرتے ہیں، کیا یہ حق ہے؟ انہوں نے پوچھا: کونسی شفاعت میں نے کہا: مجھے میرے چچا ابن محمد بن علی بن حنفیہ نے حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہوئے یہ حدیث بتائی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت کے لئے شفاعت کروں گا یہاں تک کہ اللہ عزوجل مجھے کہیں گے "اے محمد! کیا آپ راضی ہوگئے" میں کہوں گا ہاں یااللہ! میں راضی ہوگیا۔[5] پھر میری طرف متوجہ ہوکر فرمانے لگے: اے اہل عراق: تم لوگ کہتے ہو کہ سب سے زیادہ امید دلانے والی آیت کتاب اللہ میں یہ ہے" یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم

۱۔ مجمع الزوائد ۴/۲۲۹. وکنز العمال ۱۳۵۹۳. والاحادیث الصحیحۃ ۱۹۰۴.

۲۔ المستدرک ۴/۲۰۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/۶۷. ومجمع الزوائد ۵/۹۶. وسنن ابن ماجۃ ۳۴۹۵. وسنن الترمذی ۱۷۵۷. والسنن الکبری للبیھقی ۴/۲۶۱. ۹/۳۴۶. وفتح الباری ۱۰/۱۵۷.

۳۔ امالی الشجری ۲/۱۷۰. وتاریخ بغداد ۵/۳۰۸. والجامع الکبیر ۳۸۸۵. وکنز العمال ۱۵۸۸۴.

۴۔ کنز العمال ۹۱۱۹. ۹۲۳۹. وکشف الخفا ۱/۲۹۱.

۵۔ مجمع الزوائد ۱۰/۳۷۷. والدر المنثور ۶/۳۶۱. والترغیب والترھیب ۴/۴۴۶. واتحاف السادۃ المتقین ۹/۴۷۵. وکنز العمال ۳۹۷۵۸.

تقنطوا من رحمه الله ان الله يغفر الذنوب جميعاً (الزمر:۵۳) اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہونا خدا تو سب گناہ بخش دیتا ہے تو میں نے کہا: ہاں ہم یہ کہتے ہیں انہوں نے فرمایا: لیکن ہم اہل بیت کہتے ہیں کہ سب سے زیادہ امید دلانے والی آیت یہ ہے ''ولسوف يعطيك ربك فترضیٰ اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔
(الضحیٰ ۵) اور یہ شفاعت ہی ہے۔
ہم نے اسے صرف حرب بن شریح کے طریق سے نقل کیا اور ان سے صرف عمرو بن عاصم نے روایت کیا۔[1]

۳۷۲۷-ابوبکر بن خلاد، محمد بن احمد بن نصر ترمذی، ابراہیم بن منذر، ھشام بن سلیمان، ابراہیم بن یزید مکی، عمرو بن دینار، حسن بن محمد اپنے والد اور حضرت علی کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:
جاؤ لوگوں میں اعلان کرو: اللہ کی طرف سے نہ کہ اس کے رسول کی طرف سے کہ اللہ تعالیٰ بیری کے درخت کاٹنے والے پر لعنت فرماتے ہیں۔[2]
حسن محمد بن حنفیہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف عمرو نے اور ان سے صرف ابراہیم نے نقل کیا اور یہ جوزی سے معروف ہیں۔

۳۷۲۸-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالواحد بن عتاب، عنبسہ بن عبدالرحمٰن، علاق، محمد بن علی بن حنفیہ حضرت علی سے حضور ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں: کرسی بھی موتی ہے اور قلم بھی موتی ہے اور قلم کی طوالت سات سو سال کی ہے اور کرسی کا طول جاننے والے ہی جان سکتے ہیں۔[2]
محمد بن علی کے طریق سے حدیث غریب ہے اور عنبسہ علاق سے اس میں متفرد ہیں اور یہ ابومسلم سے معروف ہیں۔

۳۷۲۹-حبیب بن حسن، ابوشعیب حرانی، عبدالاعلیٰ، حماد بن سلمہ، عبداللہ بن محمد بن عقیل، محمد بن حنفیہ، معاویہ بن ابی سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عمریٰ[5] جائز ہے اس کے لئے جس کو دیا ہے''[3]
اور یہ حدیث ثابت ہے حضور ﷺ سے اس سند کے علاوہ سند سے اور یہ محمد بن حنفیہ کے طریق سے غریب ہے اور اس میں ابن عقیل متفرد ہیں اور ابن عقیل سے احمد بن اسحٰق وغیرہ نے نقل کیا۔

(۲۳۵) محمد بن علی باقرؒ[4]

ان خوش قسمت ہستیوں سے جنہوں نے دین اور ابوۃ کو جمع کیا۔ خاشع اور صابر بیدار دل اور ذاکر، جنہوں نے اپنے آنسو بہائے اور جھگڑوں اور لڑائیوں سے منع کیا نام ان کا ابوجعفر محمد بن علی باقر ہے۔

۳۷۳۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ بن محمد، اسحٰق بن موسیٰ، عبدالسلام بن حرب، حلف بن حوشب، حضرت ابوجعفر محمد بن علی

---

[1] السنن الكبرى للبيهقى ۱۴۰/۶.
[2] مسند الفردوس للديلمى ۴۹۳۹. والدر المنثور ۲۳۸/۱.
[3] صحيح البخارى ۲۱۶/۳. وصحيح مسلم، كتاب الهبات، ۳۰، ۳۲. وفتح البارى ۲۳۸/۵.
[4] التاريخ الكبير ۱/ت ۵۶۴. وطبقات ابن سعد ۳۲۰/۵. والجرح ۸/ت ۱۱۷. وتاريخ بغداد ۵۴/۳. والجمع ۴۴۶/۲. وسير النبلاء ۴۰۱/۴. والكاشف ۳/ت ۵۱۳۸. وتهذيب الكمال ۵۴۷۸(۱۳۶/۲۶).
[5] وہ مکان یا زمین جس کو زندگی بھر کے لئے کسی کو دیا جائے۔

سے نقل کرتے ہیں:

ایمان دل میں راسخ ہوتا ہے اور یقین کو خطرات لاحق رہتے ہیں جب یقین کا گزر دل پر ہوتا ہے تو وہ لوہے کے ٹکڑوں کی طرح ہوتا ہے اور جب وہ اس سے نکلتا ہے تو وہ پرانے ٹھیکرے کی طرح ہوتا ہے۔

۳۷۳۱-عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسین، ابوربیع، عبداللہ بن وہب، ابراہیم بن نشیط، عمر مولی عفرۃ اور محمد بن علی سے منقول ہے: انہوں نے فرمایا:

جتنا کچھ تکبر انسان کے دل میں داخل ہوتا ہے اتنا ہی اس کی عقل گھٹ جاتی ہے جتنا کہ تکبر داخل ہوا ہے چاہے قلیل ہو یا کثیر۔

۳۷۳۲-قول باری تعالیٰ ''لولا ان رای برھان ربہ'' کی تفسیر...... محمد بن احمد بن حماد بن سفیان، محمد بن عمران ہمدانی، عبدالرحمٰن بن منصور حارثی، احمد بن عیسی علوی، ابن فدیک، عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی سے منقول ہے کہ

میں اپنے ماموں محمد بن علی کے پاس بیٹھا تھا انکے پاس یحیی بن سعید اور ربیعہ الرائے بھی بیٹھے تھے کہ دربان آیا اور کہا عراق کے کچھ لوگ آئے ہیں تو ابواسحٰق سبیعی، جابر جعفی، عبداللہ بن عطاء، حکم بن عیینہ اندر آئے اور باتیں کرنے لگے:

محمد علی جابر آئے اور کہا: اہل عراق کے فقہاء اللہ عزوجل کے اس قول کے بارے میں کیا روایت کرتے ہیں ''ولقد ھمت بہ وھم بھا لولا ان رای برھان ربہ'''' اور عورت نے ان کا قصد کیا اور انہوں نے اس کا قصد کیا اگر وہ اپنے پروردگار کی نشانی نہ دیکھتے'' انہوں نے کہا: حضرت یعقوب علیہ السلام نے دیکھا کہ انگوٹھا چبارہے ہیں آپ نے فرمایا: نہیں مجھے والد نے دادا اور حضرت علی سے نقل کرتے ہوئے بتلایا کہ انہوں نے ارادہ کیا کہ ازار بند کھولیں تو زلیخا نے ایک بت پر جو موتیوں اور یاقوت سے لدا ہوا تھا سفید کپڑا ڈال لیا حضرت یوسف نے پوچھا: کیا کررہی ہو؟ وہ کہنے لگی! میں اپنے معبود سے حیا کرتی ہوں کہ مجھے اس حالت میں دیکھ لے تو حضرت یوسف نے فرمایا: تم بت سے حیا محسوس کررہی ہو جو نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے اور میں حیا نہ کروں اپنے اس پروردگار سے جو ہر اس شخص پر نگہبان ہے جو وہ کیا کرتا ہے، پھر فرمایا: خدا کی قسم! تم مجھ سے اپنی خواہش پوری نہ کرسکو گے بس یہی وہ برہان ہے جو انہوں نے دیکھا۔

۳۷۳۳-عثمان بن محمد عثمانی، حسین بن ابی حسن ابوعلی روذباری، ابوعباس مسروقی، بشر بن حارث، ابن داؤد، سفیان ثوری اور منصور، محمد بن علی بن حسین سے انکا قول نقل کرتے ہیں:

مالداری اور عزت مؤمن کے دل میں گھومتے رہتے ہیں جب اس جگہ پہنچتے ہیں جہاں توکل ہوتا ہے تو اس کو اپنا مستقر بنالیتے ہیں۔

۳۷۳۴-محمد بن علی بن حبیش، میمون بن محمد بن سلیمان، محمد بن عباد، عبدالسلام بن حرب، زیاد بن خیثمہ، ابوجعفر سے نقل کرتے ہیں: مصیبتیں اور عذاب مؤمن اور غیر مؤمن دونوں کو پہنچتے ہیں ذکر کرنے والے کو نہیں پہنچتے۔

۳۷۳۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن سوار، ابوبلال اشعری، محمد بن مروان، ثابت محمد بن حسین سے اللہ عزوجل کے قول ''اولئک یجزون الغرفۃ بماصبروا'' (الفرقان: ۷۵) ان صفات کے لوگوں کو ان کے صبر کے بدلے اونچے اونچے محل دئے جائیں گے کے بارے میں نقل کرتے ہیں دنیا میں فقر اختیار کرنے کی وجہ سے۔

۳۷۳۶-حبیب بن حسن، عبداللہ بن صالح بخاری، احمد بن محمد بن محمد بن سعید صیرفی، محمد بن کثیر کوفی، ابوحمزہ ثمالی، ابوجعفر سے اللہ عزوجل کے قول'' وجزاھم بما صبروا جنۃ وحریرا ''اور ان کے صبر کے بدلے ان کو بہشت (کے باغات) اور ریشم کے ملبوسات عطا کرے گا (الدھر۱۲) کے بارے میں نقل کرتے ہیں''بوجہ ان کے صبر کرنے کے فقر پر اور دنیا کی مصیبتوں پر''

۳۷۳۷-عبداللہ، ابوحسن احمد بن محمد بن ابان، عبداللہ بن محمد، سلمہ بن شبیب، عبداللہ بن عمرو اسطی، ابوربیع اعرج، شریک اور جابر جعفی کہتے ہیں: مجھ سے محمد بن علی نے کہا: اے جابر! میں غمگین ہوں اور میرا دل پراگندہ ہے میں نے کہا: آپ کیوں غمگین ہیں اور کیوں ہیں پراگندہ دل؟ انہوں نے فرمایا:

جس کا دل صاف اور خاص ہو اور اس میں اللہ کا دین داخل ہو جائے تو وہ اس کو ماسوا سے غافل کر دیتا ہے اے جابر! دنیا کیا ہے؟ اور کیا اس کی وقعت ہے؟ یہ تو بس یا تو سواری ہے جس پر تم سوار ہو یا کپڑے ہیں جو تم نے پہن لئے یا کوئی عورت ہے جس کو تم نے پالیا۔ جابر! مومن کبھی اس پر خوش نہیں ہوئے کہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں اور نہ کبھی وہ بے خوف ہوئے آخرت کے آنے سے اور نہ وہ اللہ کے ذکر سے بہرے ہوئے ان فتنوں کی وجہ سے بے خوف ہوئے آخرت کے آنے سے اور نہ وہ اللہ کے ذکر سے بہرے ہوئے ان فتنوں کی وجہ سے جو انہوں نے اپنے کانوں سے سنے اور نہ وہ اندھے ہوئے اللہ کے نور سے اس زینت کی وجہ سے جو انہوں نے دیکھی۔

بس وہ نیکوکاروں کا ثواب لے گئے۔ بیشک تقویٰ والے دنیا والوں سے زیادہ آسانی میں ہیں بوجھ کے اعتبار سے اور ان سے زیادہ تمہارے معاون ہیں اگر تم ان کو بھول گئے تو وہ تمہیں یاد رکھیں گے اور اگر تم ان کو یاد کرو تو وہ تمہاری اعانت کریں گے۔

انہوں نے اپنی محبتوں کو قطع کر دیا اللہ کی محبت کی بناء پر اور انہوں نے اللہ عزوجل اور اس کی محبت کو دل کی آنکھوں سے دیکھا، اللہ کی حق بات کہنے والے اور اللہ کے امر کو قائم کرنے والے اور اپنے آقا کی اطاعت کی وجہ سے دنیا سے بے زار ہو گئے اور انہوں نے یقین کر لیا کہ یہی ان کے لئے بہتر ہے تو دنیا ایسی ہو گئی جیسے ابھی تم ایک جگہ اترے اور وہاں سے کوچ کر گئے یا اس مال کی طرح جس کو تم نے نیند میں پایا اور پھر تمہاری آنکھ کھلی تو کچھ بھی نہ تھا اور اللہ تعالیٰ سے حفاظت طلب کرو دین اور اس کی حکمت کی''

۳۷۳۸-احمد بن اسحٰق، جعفر بن محمد بن شریک، محمد بن سلیمان، ابویعقوب قوام کہتے ہیں کہ

میں نے ابوجعفر محمد بن علی کو پیلی ازار پہنے دیکھا وہ ہر دن میں فرض نمازوں کے ساتھ پچاس رکعتیں پڑھا کرتے تھے''

۳۷۳۹-حسن بن عبداللہ بن سعید، عبدالعزیز بن یحییٰ جلودی، محمد بن زکریا، قیس بن حفص، حسین بن حسن سے منقول ہے کہ محمد بن علی فرماتے: ''کمینوں کا سلام بس گندی گفتگو ہے''

۳۷۴۰-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، ابواحوص، منصور، محمد بن علی کا قول نقل کرتے ہیں:

''ہر چیز کے لئے آفت ہوتی ہے اور علم کی آفت اسے بھول جانا ہے''

۳۷۴۱-حبیب بن حسن، ابوبکر محمد بن صیرفی، زہیر بن محمد، موسیٰ بن داؤد، مندل حیان، سعد اسکافی، ابوجعفر محمد بن علی سے منقول ہے کہ ''ایک عالم جس کے علم سے فائدہ اٹھایا جائے ہزار عابدوں سے افضل ہے''

۳۷۴۲-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، ابوبکر بن عیاش، سعد اسکافی، ابوجعفر بن علی سے نقل کرتے ہیں کہ

بخدا! ایک عالم کی موت ابلیس کو ستر عابدوں کی موت سے زیادہ پسند ہے''

۳۷۴۳-احمد بن محمد، محمد بن عثمان، عباد بن یعقوب، یونس بن ابی یعقوب اپنے بھائی کے واسطے سے ابوجعفر بن علی سے نقل کرتے ہیں:

ہمیں تین اصناف نے بوڑھا کر دیا ایک وہ قسم جو کہ ہمارے ساتھ کھانا کھاتے ہیں لوگوں میں سے دوسری وہ جو شیشے کی طرح ٹوٹ جاتی ہے اور تیسری وہ جو سرخ سونے کی طرح ہے جب بھی آگ میں ڈالو تو اور زیادہ عمدہ ہو جاتا ہے''

۳۷۴۴-احمد بن محمد بن مقسم، دُرید، ریاشی، اصمعی نقل فرماتے ہیں کہ محمد بن علی نے اپنے بیٹے سے فرمایا:

پیارے بیٹے! سستی اور بے قراری سے بچنا اس لئے کہ یہ دونوں ہر شر کی چابی ہیں اس لئے کہ اگر سستی دکھاؤ گے تو حق ادا نہیں کر سکو گے اور اگر بے قراری دکھاؤ گے تو حق پر صبر نہیں کر سکو گے''

۳۷۴۵-عبداللہ بن محمد، احمد بن جارود، ابوسعید اشج، ابوخالد احمر، حجاج ابوجعفر سے نقل کرتے ہیں:

تین اعمال زیادہ شدید ہیں: اللہ کا ذکر ہر حال میں، اپنے آپ سے انصاف اور بھائی کے ساتھ مال کے معاملے میں وسعت قلبی۔

۳۷۴۶-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یوسف بن ضحاک، محمد بن یزید، محمد بن عبداللہ قرشی محمد بن عبداللہ زبیری، ابوحمزہ ثمالی، ابوجعفر محمد بن علی فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے وصیت فرمائی

پانچ آدمیوں کے ساتھ نہ رہنا اور نہ ان سے باتیں کرنا اور نہ راستے میں ان کے ساتھ گفتگو کرنا میں نے کہا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں وہ پانچ اشخاص کون ہیں؟ انہوں نے کہا:

''فاسق کے ساتھ نہ اٹھنا نہ بیٹھنا اس لئے کہ وہ تجھے ایک لقمہ یا اس سے بھی کم کے بدلے میں بیچ دے گا میں نے کہا ایک لقمہ سے کم سے کیا مراد ہے فرمایا: وہ لقمہ کی طمع کرے گا پھر اس سے بھی محروم رہے گا میں نے کہا: محترم! دوسرا کون ہے فرمایا: بخیل کے پاس نہ اٹھنا بیٹھنا اس لئے کہ وہ ایسے وقت میں مال روک لے گا تجھ سے جب تجھ کو حاجت ہوگی۔ میں نے کہا: تیسرا کون ہے؟ فرمایا: جھوٹے کے ساتھ میل ملاپ نہ رکھنا اس لئے کہ وہ شراب کی طرح ہے قریب کو دور اور دور کو قریب کر دیتا ہے میں نے کہا: والد بزرگوار! چوتھا کون ہے؟ فرمایا: احمق سے بچنا اس لئے کہ وہ چاہے گا کہ تجھے نفع پہنچائے وہ تمہیں نقصان دے بیٹھے گا میں نے کہا: پانچواں؟ رشتہ داری کا تعلق ختم اور قطع کرنے والوں کے ساتھ میل جول نہ رکھنا اس لئے کہ ایسے شخص کو میں نے کتاب اللہ میں تین مقامات پر ملعون پایا ہے''

۳۷۴۷-حبیب بن حسن، ابوشعیب حرانی، خالد بن یزید، ابوداؤد کہتے ہیں میں نے محمد بن علی سے سنا:

جب تم قاری کو دیکھو کہ وہ مالداروں سے محبت رکھتا ہے تو وہ دنیا دار ہے اور جب تم دیکھو کہ بادشاہ کو لازم پکڑے ہوئے ہے تو وہ چور ہے''

۳۷۴۸-محمد بن احمد جرجانی، عمران بن موسیٰ سختیانی، عثمان بن ابی شیبہ، مالک بن اسماعیل، مسعود بن سعد جعفی، جابر اور حضرت ابوجعفر سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے دلوں میں رعب ڈالتے ہیں جب ہمارا قائم مقام کھڑا ہوگا اور مہدی ظاہر ہوں گے تو ایک شخص تیسرے سے زیادہ جرأت مند اور نیزہ سے زیادہ تیز ہوگا''

۳۷۴۹-محمد بن احمد، عمران بن موسیٰ، عثمان بن ابی شیبہ، مالک بن اسماعیل، مسعود بن سعد، جابر، حضرت ابوجعفر سے نقل کرتے ہیں:

وہ ہماری جماعت میں ہے جو اللہ کی اطاعت کرے''

۳۷۵۰-ابراہیم بن احمد بن حصین، ابوحصین قاضی، عون بن سلام، عقبہ بن مخلد عابد، جعفر بن محمد بن علی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

جھگڑے سے بچو! اس لئے کہ یہ دلوں کو فاسد کر دیتا ہے اور نفاق کو پیدا کر دیتا ہے''

۳۷۵۱-مخلد بن جعفر دمشقی، حسین بن ابی احوص، احمد بن یونس ابوشہاب، لیث، حکم، حضرت ابوجعفر کا قول نقل کرتے ہیں:

''الذین یخوضون فی ایات اللہ'' میں جھگڑالو لوگ مراد ہیں''

۳۷۵۲-محمد بن علی بن حبیش، ابراہیم بن شریک اسدی، عقبہ بن مکرم، یونس بن بکیر، ابوعبداللہ جعفی، عروہ بن عبداللہ کہتے ہیں:

میں نے ابوجعفر محمد بن علی سے تلوار کو مزین کرنے کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا:

''اس میں کوئی حرج نہیں حضرت ابوبکر صدیق نے اپنی تلوار کو مزین کیا تھا میں نے کہا۔ آپ بھی صدیق کہتے ہیں؟ یہ سن کر وہ اچھل پڑے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے فرمایا: ہاں صدیق، جو ان کو صدیق نہ کہے، نہ سچا کرے اللہ اس کا قول دنیا میں اور آخرت میں''

۳۷۵۳-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، عمرو بن شمر اور حضرت جابر سے مروی ہے کہ مجھ سے محمد بن علی نے کہا:
اے جابر! مجھے خبر ملی ہے کہ عراق میں کچھ لوگ ہیں جو گمان کرتے ہیں کہ وہ ہم سے محبت کرتے ہیں اور وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ کو کچھ برا بھلا کہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کو اس کام کا حکم دیا ہے ان کو یہ بات پہنچا دو کہ میں اللہ کے روبرو ان سے بری ہوں۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر مجھے زمام کار دے دی جائے تو میں اللہ کا تقرب حاصل کروں ان کے خون سے اور مجھے محمد ﷺ کی شفاعت نصیب نہ ہو اگر میں ان (ابوبکر و عمرؓ) کے لئے دعائے خیر اور دعائے رحمت نہ کروں۔ یہ اللہ کے دشمن ان دو حضرات سے بے زار ہیں''۔

۳۷۵۴-محمد بن عمر بن سالم، عباس بن احمد بن عقیل، منصور بن ابی مزاحم، شعبہ خیاط مولیٰ جابر جعفی سے منقول ہے کہ جب میں نے ابوجعفر محمد بن علی کو رخصت کیا تو انہوں نے مجھ سے کہا: اہل کوفہ کو یہ بتلا دو کہ میں بری ہوں ان سے جو ابوبکرؓ و عمرؓ پر تبری کرتے ہیں''

۳۷۵۵-محمد بن علی بن حبیش، ابراہیم بن شریک، عقبہ بن مکرم، یونس بن بکیر اور محمد بن اسحٰق سے ابوجعفر محمد بن علی کا قول مروی ہے:
جو شخص حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ کی فضیلت کو نہ پہچانے تو وہ سنت نبوی سے جاہل شخص ہے۔

۳۷۵۶-ابوحامد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق سراج، ابوھمام، عیسیٰ بن یونس، عبدالملک بن ابی سلیمان کہتے ہیں میں نے ابوجعفر محمد بن علی سے اللہ عزوجل کے اس قول کے بارے میں پوچھا'' ولیکم اللہ رسولہ والذین امنو االذین یقیمون الصلاۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون'' تمہارے دوست تو خدا اور اس کے پیغمبر اور مؤمن لوگ ہی ہیں جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور (خدا کے آگے) جھکتے ہیں۔ (المائدہ ۵۵) انہوں نے فرمایا:
اس سے اصحاب محمد مراد ہیں'' لوگوں نے کہا: حضرت علی مراد ہیں؟ فرمایا: حضرت علی ان میں سے ایک ہیں''

۳۷۵۷-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن ابان، عبداللہ بن نمیر، خالد بن دینار سے مروی ہے کہ:
'''حضرت ابوجعفر جب ہنستے تو فرماتے: اے اللہ! مجھ سے ناراض نہ ہونا''

۳۷۵۸-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن محمد بن ابی میمون، ابومالک جنبی، عبداللہ بن عطاء سے نقل کرتے ہیں:
میں نے علماء میں سے کسی کا علم ابوجعفر سے بڑھ کر نہیں دیکھا میں نے حاکموں کو ان کے سامنے طالب علم بنے بیٹھے دیکھا ہے۔

۳۷۵۹-ابراہیم بن عبداللہ بن اسحٰق ثقفی، ابوعباس سراج، قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، جعفر بن محمد کہتے ہیں:
میرے والد کی انگوٹھی پر نقش تھا'' القوۃ للہ جمیعاً'' (تمام تر قوت اللہ کی ہے)

۳۷۶۰-احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد قرشی، احمد بن محمد کہتے ہیں: مجھ سے محمد بن علی نے کہا:
میرا ایک بھائی تھا جو میری نگاہوں میں عظیم تھا اور اس کی عظمت کی وجہ اس کی آنکھوں میں دنیا کی بے وقعتی تھی۔

۳۷۶۱-عبداللہ اصفہانی، ابوحسن عبدی، ابوبکر بن عبید اموی، محمد بن ادریس، سوید بن سعید، موسیٰ بن عمیر، جعفر بن محمد اپنے والد محمد بن علی سے نقل کرتے ہیں کہ وہ آدھی رات کو کہا کرتے: اے اللہ! آپ نے حکم دیا اور میں نے نہ مانا اور آپ نے منع کیا میں نہ مانا، یہ بندہ آپ کے سامنے ہے اور کوئی عذر بھی نہیں''

۳۷۶۲-عبداللہ احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن ابی دنیا، سوار بن عبداللہ، محمد بن مسعر، محمد بن علی کے صاحبزادے جعفر نقل کرتے ہیں کہ
میرے والد کا ایک خچر کھو گیا انہوں نے کہا:
اگر اللہ تعالیٰ دوبارہ لوٹا دے تو میں اس کی ایسی تعریف کروں گا کہ وہ راضی ہو جائے گا تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اللہ تعالیٰ نے

وہ ملا دیا اس کی زین اور اس کی لگام کے ساتھ اس پر سوار ہوئے اور جب اس پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے سمیٹ لئے تو اپنا سر آسمان کو اٹھایا اور کہا: الحمد للہ! اس پر مزید کچھ نہیں کہا ان سے جب کہا گیا اس بارے میں تو انہوں نے کہا: کیا میں نے کچھ چھوڑ دیا اور کچھ باقی رکھا میں نے تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے کر دی ہیں''

۳۷۶۳-ابوعبداللہ مہدی بن ابراہیم بن مہدی، محمد زکریا غلابی، عبداللہ بن محمد بن مبارک محمد بن علی بن حسین سے منقول ہے کہ:

جس کو اخلاق اور نرمی دے دی گئی اسے تمام خیر اور راحت دی گئی اور دنیا اور آخرت میں اس کی حالت بہتر ہوگی اور جو اخلاق اور نرمی سے محروم کر دیا گیا تو اس کے لئے شر کا راستہ کھلا ہے اور مصیبت کا بھی ہاں یہ کہ اللہ ہی بچالیں''

۳۷۶۴-عبداللہ، ابوحسن عبدی، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، سعید بن سلیمان، اسحٰق بن کثیر اور عبیداللہ بن ولید کہتے ہیں:

مجھ سے ابوجعفر محمد بن علی نے کہا: کیا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی جیب میں ہاتھ ڈالتا ہے اور لے سکتا ہے جتنا اس کو ضرورت ہے؟ ہم نے کہا: نہیں فرمایا:

پھر تم بھائی نہیں ہو جیسے تم گمان کرتے ہو''

۳۷۶۵-عبداللہ، ابوحسن، ابوبکر بن عبید، عبدالرحمن بن صالح، حکم بن یعلی قاسم بن فضل حضرت ابوجعفر کا قول نقل کرتے ہیں:

اپنے بھائی کے دل میں محبت کو پہچان لو گے اس محبت سے جو تمہارے دل میں اس کے لئے ہے''

۳۷۶۶-عبداللہ بن محمد بن زکریا: سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، عبداللہ بن عمر واسطی، ابوربیع اعرج، شریک جابر کہتے ہیں:

مجھ سے محمد بن علی نے فرمایا: جابر دنیا کو ایک پڑاؤ جانو' جہاں تم اترے اور پھر کوچ کر جاؤ گے یا اس مال کی طرح جو تم نے نیند میں پایا اور جب بیدار ہوئے تو کچھ بھی نہ تھا۔ دنیا عقلمندوں اور اللہ تعالیٰ پر یقین کرنے والوں کے لئے ایک سایہ کی طرح ہے بس اس دین اور حکمت کی حفاظت کرو جو اللہ نے تمہارے کو عطا کیا ہے۔

۳۷۶۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسماعیل بن موسیٰ حاسب، عبدالملک بن عبدربہ طائی حسین بن قاسم، ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن علی نے کہا:

چڑیاں چہچہا رہی تھیں انہوں نے کہا: ابوحمزہ! جانتے ہو یہ کیا کہہ رہی ہیں؟ میں نے کہا نہیں' انہوں نے فرمایا:

اپنے رب کی تسبیح بیان کر رہی ہیں اور آج کے دن کی روزی طلب کر رہی ہیں۔

۳۷۶۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، ابن عیینۂ عمرو بن دینار' محمد بن علی کا قول نقل کرتے ہیں:

ہم اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں اپنی پسندیدہ چیزوں میں اور جب ایسی بات واقع ہو جس کو ہم پسند نہیں کرتے تو ہم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے اس چیز میں جس کو وہ پسند کرتا ہے''

۳۷۶۹-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، علی بن محمد بن حسن، علی بن محمد بن ابی خطیب' اسماعیل بن ابان، صباح مزنی، ابوحمزہ، ابوجعفر محمد بن علی فرماتے ہیں:

اللہ کے ہاں سب سے محبوب چیز یہ ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور قضاء کو دعا ہی رد کر سکتی ہے اور نیکی میں سب سے جلد ثواب والی نیکی صلہ رحمی ہے اور گناہ جو جلدی عقوبت اور سزا کو کھینچ لائے وہ بغاوت ہے اور انسان میں یہ عیب کافی ہے کہ وہ دوسرے میں ایسا عیب نکالے جو اس میں ہے اور وہ اس سے اندھا ہے اور لوگوں کو اس چیز کا امر کرے جس سے خود منہ نہیں پھیر سکتا اور اپنے ہم نشین کو تکلیف دے لایعنی باتوں سے''

۳۷۷۰-عبداللہ اصفہانی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد اموی، ابراہیم بن یعقوب یوسف بن مسلم، خالد بن یزید قسری، ابوحمزہ ثمالی

حضرت ابوجعفر سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمرؓ کے ساتھ ہوگیا مکہ تک کے لئے وہ راستے ہی میں مرگیا حضرت عمر راستے میں رک گئے اسکی نماز جنازہ پڑھی اور اسے دفن کردیا۔ کوئی دن نہیں گزرتا تھا کہ حضرت عمر نہ کہتے ہوں
وہ پہنچا ایسے امر تک کہ اس سے کم کی امید رکھتا تھا اور اس امید سے پہلے ہی اس کا انتقال ہوگیا''۔

۳۷۷۱- علی بن احمد بن علی مصیصی، احمد بن خلید حامی، ابونعیم، بسام صیرفی کہتے ہیں میں نے ابوجعفر محمد بن علی سے قرآن کے بارے میں سوال کیا: انہوں نے فرمایا: اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے''۔

۳۷۷۲- ابوالقاسم زید بن ابو بلال مقری، ابی حارث کلابی، عباس بن عبدالعظیم رویم بن یزید، عبداللہ بن عباس خزاز، یونس بن بکیر، جعفر بن محمد بن علی بن حسین، عبداللہ بن محمد بن علی سے منقول ہے کہ علی بن حسین سے قرآن کے متعلق پوچھا گیا انہوں نے فرمایا: نہ تو خالق ہے نہ مخلوق وہ تو بس خالق کا کلام ہے''۔

حضرت ابوجعفر محمد بن علی نے حضرت جابر بن عبداللہ سے مسنداً روایت کیا اور ابوجعفر نے ابن عباس اور ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے اور ابوسعید خدری، انس، حسین، حسن سے بھی اور سعید بن مسیب اور عبیداللہ بن ابی رافع سے مسنداً روایت کی ہے اور ابوجعفر سے تابعین نے روایت کیا ہے جیسے عمرو بن دینار، عطاء بن ابی رباح اور ائمہ اعلام نے بھی جیسے ابن جریج، لیث نے۔

۳۷۷۳- احمد بن قاسم بن ریان، محمد بن یونس بن موسیٰ قرشی، ابوحذیفہ بن مسعود، سفیان بن سعید ثوری، جعفر بن محمد بن علی اپنے والد اور حضرت جابرؓ سے نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے نفاس والی عورتوں کو حکم دیا احرام باندھنے کا اور یہ کہ وہ اپنے اوپر پانی بہالیں (غسل کرلیں)

فریابی نے ثوری سے روایت کیا اور امر اسماء کے الفاظ سے روایت کی یعنی اسماء بنت عمیس کو حکم دیا گیا۔

۳۷۷۴- **حضور ﷺ کا خطبہ دینے کا انداز**..... محمد بن احمد، حسن بن سفیان، عتبہ بن عبداللہ، عبداللہ بن مبارک سفیان، جعفر بن محمد اپنے والد اور حضرت جابرؓ سے نقل کرتے ہیں:

حضور ﷺ خطبہ دیتے تو اللہ کی حمد وثناء بیان کرتے پھر فرماتے:
جس کو اللہ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے اللہ گمراہ کردے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اچھی ترین بات کتاب اللہ کی ہے اور سب سے بہتر راستہ محمد کا ہے اور بدترین امر وہ ہے جو گھڑ لی جائے اور ہر گھڑی ہوئی بات بدعت ہے اور بدعت گمراہی ہے اور گمراہی آگ میں لیجانے والی ہے پھر فرمایا: میں اور قیامت بھیجے گئے ہیں اس طرح اور جب قیامت کا تذکرہ کیا جاتا تو آپ کے رخسار سرخ ہوجاتے اور آواز بلند ہوجاتی اور غصہ شدید ہوجاتا گویا کہ وہ ایسے لشکر سے ڈرانے والے ہیں جو صبح یا شام کو حملہ کرے۔

اور پھر فرمایا:
جس شخص نے کوئی مال چھوڑا تو وہ اس کے اہل کو ملے گا اور جو شخص لاوارث مرا یا قرض چھوڑ کر مرا تو وہ مجھ پر ہے اور میں مؤمنوں کے زیادہ قریب ہوں''۔[۱]

محمد بن علی کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے۔ وکیع وغیرہ نے ثوری سے اسے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ ۴۵، ۴۶. ومسند الامام أحمد ۱/ ۳۵۰، ۳۹۲، ۳/ ۳۷۱. والسنن الکبری للبیہقی ۳/ ۲۱۴، ودلائل النبوۃ لہ ۲/ ۲۲۳. وصحیح ابن خزیمۃ ۱۷۸۵.

۳۷۷۵-سلیمان بن احمد، مطر بن شعیب ازدی، محمد بن عبدالعزیز رملی، فریابی، سفیان، جعفر بن محمد، حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں کیسے خوش عیش رہوں! صور والا صور لئے ہوئے ٹھوڑی اٹھائے ہوئے کان لگائے ہوئے ہے انتظار میں ہے کہ کب حکم ہو اور وہ صور پھونکے صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم کہو! حسبنا اللہ ونعم الوکیل''۔[1]

حضرت ابو جعفر نے ثوری کی یہ حدیث غریب ہے اس میں رملی فریابی سے متفرد ہیں اور مشہور طریق یہ ہے کہ ابونعیم وغیرہ نے ثوری، اعمش ،عطیہ اور ابوسعید خدری سے روایت کی ہے۔

۳۷۷۶-محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، سوید بن سعید، مفضل بن عبداللہ، جابر، ابوجعفر محمد بن علی، حضرت جابرؓ سے مروی ہے: میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا: ابن آدم اس چیز سے غفلت میں رہتا ہے جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے اللہ وحدہ لاشریک جب اسکی تخلیق کا ارادہ کرتا ہے تو فرشتے سے فرماتے ہیں:

اسکا رزق اسکا اثر اسکی مدت عمر لکھ لو، لکھ دو کہ بد بخت ہوگا یا نیک بخت، پھر یہ فرشتہ اوپر کو چلا جاتا ہے اور اس کی طرف دوسرا فرشتہ مبعوث فرماتے ہیں وہ اس کی حفاظت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جاتا ہے پھر اس کی طرف دو فرشتے مبعوث فرماتے ہیں جو اس کی نیکیاں اور گناہ لکھتے ہیں جب اس کو موت آتی ہے تو یہ دو فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور ملک الموت آ جاتا ہے جو اس کی روح قبض کرتا ہے جب اسکو قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے پھر موت کے فرشتے اوپر کو چلے جاتے ہیں پھر قبر کے دو فرشتے آتے ہیں اور اسکا امتحان لیتے ہیں پھر وہ دو بھی اوپر کو چلے جاتے ہیں۔

پھر جب قیامت قائم ہوگی تو نیکیوں کا فرشتہ بھی اترے گا اور گناہوں والا فرشتہ بھی۔ اور دونوں کتاب کھول دیں گے جو اس کی گردن سے بندھی ہوگی پھر دونوں اس کے ساتھ چلیں گے ایک آگے ہوگا اور ایک پیچھے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے''لقد کنت فی غفلة من هذا فکشفنا عنک غطائک فبصرک الیوم حدید''(ق:۲۲) (یہ وہ دن ہے) اس سے تو غافل ہو رہا تھا اب ہم نے تجھ پر سے پردہ اٹھا دیا تو آج تیری نگاہ تیز ہوگی۔

''آج میں اس بات کی دل سے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں''

حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا قول ہے'' لترکبن طبقاً عن طبق''حال ہے ایک کے بعد دوسرا''

پھر آپ نے فرمایا: تمہارے سامنے ایک عظیم معاملہ ہے تو اللہ عظیم سے استعانت طلب کرو''۔[2]

حضرت جابر اور ابوجعفر کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے جابر بن یزید جعفی اور مفضل اس میں متفرد ہیں۔

۳۷۷۷-محمد بن علی بن عمر بن سلم، محمد بن احمد، ہیثم بن احمد بن مؤمل تمیمی، عبداللہ بن ابراہیم غفاری، نضیر بن سعید اسلمی، سوید، ابوجعفر، حضرت جابرؓ کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:

جو شخص عمدہ نسب والا ہو اور وہ اسے عیب دار نہ بنائے متواضع ہو تو قیامت کے دن اللہ عزوجل کے مخلصوں میں سے ہوگا''۔[3]

۱۔ سنن الترمذی ۲۴۳۱. ومسند الامام احمد ۱/۳۲۶. ۴/۳۷۴، ومجمع الزوائد ۷/۱۳۱. ۱۰/۳۳۱. ۳۳۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۵/۲۲۲. والمعجم الصغیر له ۱/۲۴. والکنی للدولابی ۲/۵۰. والمصنف لابن ابی شیبة ۱۰/۳۵۲. وشرح السنة ۱۵/۱۰۳.

۲۔ تفسیر ابن کثیر ۸/۳۸۲، وتفسیر القرطبی ۷/۱۳. ۱۹/۲۷۸. والحبائک للسیوطی ۷۱. والدر المنثور ۶/۱۰۲.

۳۔ اللآلی المصنوعة للسیوطی ۱/۵۸. والفوائد المجموعة ۲۷۴، وکنز العمال ۵۷۴۲.

حضرت شیخ نے فرمایا: میری کتاب میں اسی طرح نصیر بن سعید، سوید سے نقل کرتے ہیں اور اوروں نے اسے سفیان بن سعید اور ہمی سے نقل کیا ہے۔

۳۷۷۸- محمد بن علی بن حبیش، احمد بن حماد بن سفیان، قتیبہ بن مرزبان، عبداللہ بن ابراہیم غفاری، سفیان بن سعید اسلمی، بسام صیرفی، محمد بن علی اور حضرت جابر کے طریق سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اچھے حسب نسب کے باوجود تواضع اور مسکنت اختیار کرے وہ قیامت کے دن اللہ عزوجل کے مخلصوں میں سے ہوگا۔

ابوجعفر محمد بن علی کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے غفاری اسلمی سے روایت کرنے میں متفرد ہیں:

۳۷۷۹- محمد بن علی بن عمر بن سلم، محمد بن جعفر بن زکریا رملی، قسیم بن منصور، یحییٰ بن صالح حاظی، محمد بن عبداللہ کندی، بسام صرفی، ابوجعفر محمد بن علی اور حضرت جابر بن عبداللہؓ کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ

آپ ﷺ نے حضرت حسن اور حضرت حسین کی طرف سے ایک ایک مینڈھا عقیقہ کیا۔

یہ حدیث ابوجعفر کے طریق سے غریب ہے اور بسام کے طریق سے عزیز ہے اور یہ ان میں سے ہیں جو اہل کوفہ سے حدیثیں جمع کیا کرتے تھے۔

۳۷۸۰- محمد بن عمر بن سلم، قاسم بن محمد بن جعفر بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب، ابوعبداللہ جعفر بن محمد بن علی، علی بن حسین بن علی اور حضرت امیر المؤمنین حضرت علیؓ کے حوالہ سے آنحضور ﷺ کا قول منقول ہے آپ نے فرمایا:

جس شخص کو اللہ عزوجل گناہوں کی ذلت سے تقویٰ کی عزتوں کی طرف منتقل کردے اسے مالدار کردیتے ہیں بغیر مال کے اور اس کو عزت دیتے ہیں بغیر کنبہ قبیلہ کے اور اسے مانوس کردیتے ہیں بلاکسی انیس وغمخوار کے۔ اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اس سے ڈراتے ہیں اور جو اللہ سے نہ ڈرے اسے اللہ تعالیٰ ہر چیز سے ڈراتے ہیں اور جو شخص تھوڑے رزق پر راضی ہوجائے اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے تھوڑے سے عمل سے راضی ہوجاتے ہیں اور جو شخص گزربسر کی طلب میں حیاء نہ کرے اسکا بوجھ ہلکا ہوجاتا ہے اور اس کا دل آسودہ ہوجاتا ہے اور اسکا عیال خوش ہوجاتا ہے اور جو شخص دنیا سے بے پروائی برتے اللہ تعالیٰ حکمت کو اس کے دل پر ثابت کردیتے ہیں جس حکمت سے اللہ تعالیٰ اس کی زبان چلاتے ہیں اور اسے دنیا سے سالم نکال لیتے ہیں ہمیشگی کے گھر کی طرف"

یہ حدیث غریب ہے اسے مرفوع اور مسند صرف عترہ طیبہ نے نقل کیا ہے۔

۳۷۸۱- ابواسحٰق ابراہیم بن عبداللہ بن اسحٰق معدل، ابوعلی احمد بن علی انصاری نیشاپوری، ابوصلت عبدالسلام بن صالح ہروی، علی بن موسیٰ رضا، ابوموسیٰ بن جعفر، جعفر بن محمد، محمد بن علی، علی بن حسین بن علی، علی بن ابی طالبؓ اور وہ حضور ﷺ سے اور حضور حضرت جبرئیل سے اللہ عزوجل کا قول نقل فرماتے ہیں: میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میری عبادت کرو جو میرے پاس آیا اور وہ" لاالــہ الااللہ" کی گواہی دیتا ہوا اخلاص کے ساتھ تو وہ میری پناہ میں آگیا اور جو میری پناہ میں آگیا وہ میرے عذاب سے مامون ہوگیا!

یہ حدیث مشہور ہے اس سند سے اور طاہرین روایت کرتے ہیں اپنے قابل فخر آباؤاجداد سے اور ہمارے بعض اسلاف جب یہ اسناد بیان کرتے تو کہتے: اگر یہ سند مجنون پر پڑھی جائے تو اسے افاقہ ہوجائے انصاری کہتے ہیں مجھ سے احمد بن رزین نے کہا کہ میں نے رضا سے پوچھا کہ اخلاص سے مراد ہے؟ فرمایا: اللہ کی اطاعت۔

۳۷۸۲- یوسف بن ابراہیم بن موسیٰ سہمی جرجانی، علی بن محمد قزوینی، داؤد بن سلیمان قزاز، علی بن موسیٰ رضا، جعفر، محمد بن علی، حسین بن علی علی بن ابی طالبؓ سے آپ ﷺ کا فرمان منقول ہے: علم ایک خزینہ ہے سوال اس کی چابی ہے اللہ تم پر رحم کرے، سوال کیا کرو اس لئے کہ

ا۔ اتحاف السادة المتقين ۹/ ۶۷۹. والدر المنثور ۲۹۳/۶، ۳۱۶. وتذكرة الموضوعات ۱۸۹. والفوائد المجموعة ۲۵۲.

اس میں چار افراد کو ثواب دیا جاتا ہے: سوال کرنے والا، معلم، سننے والا اور جواب دینے والا۔[1]

یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

شیخ ابونعیم فرماتے ہیں کہ جعفر اپنے والد کا اتباع کرتے ہیں اگر چہ انکا طبقہ مؤخر ہے ان لوگوں سے یہ اس لئے کہ اصول کے ساتھ فروع کو بھی ملحق کر دیا جائے۔

(۲۳۶) جعفر بن محمد صادقؒ[2]

محدثین میں جعفر صادق کے نام سے مشہور ہیں، انکا سلسلۂ نسب بھی بہت پیارا ہے جعفر صادق جو بیٹے ہیں محمد باقر کے جو بیٹے ہیں علی زین العابدین کے جو بیٹے حسین شہید کے، اپنے وقت کے امام، عبادت کے دلدادہ، خشوع وخضوع اور تنہائی پسند۔ پورا نام ابو عبداللہ جعفر بن محمد صادق ہے۔

۳۷۸۳-علی بن محمد بن محمود بن مالک، احمد بن محمد بن سعید، جعفر بن ہشام، محمد بن حفص بن راشد عمرو بن مقدام کہتے ہیں۔

جب میں نے ابوجعفر بن محمد کو دیکھا تو جان کہ یہ نبیوں کی پشت سے ہیں"

۳۷۸۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس، محمد بن عبدالرحمٰن بن غزوان، مالک بن انس، جعفر بن محمد بن علی بن حسین سے منقول ہے کہ جب سفیان ثوری نے کہا: میں نہیں جاؤں گا جب تک آپ کوئی حدیث بیان کر دیں تو ان سے فرمایا: میں تم کو حدیثیں بیان کروں لیکن زیادہ حدیثیں تو اچھی نہیں ہیں اے سفیان! بس جب اللہ تم کو کسی نعمت سے نوازیں اور تم چاہو کہ وہ باقی اور ہمیشہ رہے تو شکر اور حمد زیادہ کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں "لئن شکرتم لا زیدنکم" اگر شکر کرو گے تو تمہیں اور زیادہ دوں گا (ابراہیم:۷) اور جب تم رزق میں تاخیر پاؤ تو استغفار زیادہ کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں "استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انھرا" اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ بڑا انصاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے مینہ برسائے گا۔ اور مال و بیٹوں میں تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں باغ عطا کرے گا۔ (نوح:۱۲-۱۰)

اے سفیان! جب بادشاہ یا کوئی اور پریشان کرے تو "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" زیادہ پڑھو اس لئے کہ یہ کشادگی کی کنجی ہے اور جنت کے خزانوں میں سے ایک ہے۔ سفیان نے اپنے ہاتھ کا حلقہ بنایا اور کہا: تین باتیں ہیں اور کیا ہی بہترین تین باتیں ہیں حضرت جعفر کہتے ہیں:

بخدا! ان باتوں کو ابوعبداللہ نے سمجھ لیا اور وہ یقیناً اس سے مستفید ہوں گے"۔

۳۷۸۵-ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن احمد بن مکرم ضبی، علی بن عبدالحمید، موسیٰ بن مسعود، سفیان ثوری کہتے ہیں:

"میں جعفر بن محمد کے پاس گیا انہوں نے اون اور ریشم کا سیاہی مائل جبہ اور ایرجانی ریشم کی چادر اوڑھ رکھی تھی میں ان کی طرف تعجب سے دیکھنے لگا تو مجھ سے کہا: اے ثوری! اس طرح کیا دیکھتے ہیں کہ آپ کو تعجب ہو رہا ہے میں نے کہا: اے اللہ کے رسول کی

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۱/۹۹۔ وتخریج الاحیاء ۱/۱۰۔ وکشف الخفا ۲/۸۵۔ والدر المنتثرۃ ۱۱۵۔ وکنز العمال ۲۸۷۶۲۔ والاحادیث الضعیفۃ ۲۷۸۔

۲۔ التاریخ الکبیر ۲/رت ۲۱۸۳۔ والجرح ۲/رت ۱۹۸۷۔ والجمع ۱/رت ۲۷۱۔ وسیر النبلاء ۶/۲۵۵۔ وتذکرۃ الحفاظ ۱/۱۶۶۔ والمیزان ۱/۴۱۴۔ والکاشف ۱/۱۸۶۔ وتہذیب الکمال ۹۵۰ (۵/۷۴)

لباده لا دانتہ تو آپ کا لباس ہے اور نہ آپکے اباء کا یہ لباس رہا ہے تو مجھ سے کہا: اے ثوری وہ زمانہ تنگی و ترشی کا تھا اور لوگ اپنی تنگی و ترشی کو دیکھ کر کام کیا کرتے تھے اور یہ زمانہ ایسا ہے کہ ہر چیز اپنے پورے حشر و سامان کے ساتھ دستیاب ہے اسکے بعد اپنی آستین سے کپڑا اٹھایا تو نیچے اون کا بنا ہوا سفید جبہ تھا جس کا دامن بھی بہت چھوٹا تھا اور آستین بھی تنگ تھی مجھ سے کہا:

ثوری! یہ ہم نے اللہ کے لئے پہنا ہوا ہے اور یہ تمہارے لئے جو اللہ کے لئے ہے اسے ہم نے پوشیدہ رکھا ہوا ہے اور جو تمہارے لئے ہے اسے ہم نے ظاہر کر رکھا ہے۔

۳۷۸۶-احمد بن اسحٰق، محمد بن عباس، حسین بن عبدالرحمٰن بن ابی عباد، محمد بن بشر، جعفر بن محمد سے منقول ہے کہ اللہ نے دنیا کی طرف وحی بھیجی کہ:

اس کی خدمت گزار رہنا جو میری خدمت کرے اور اس کو تھکا نا جو تمہاری خدمت کرے''

۳۷۸۷-محمد بن عمر بن سلم، محمد بن احمد بن ثابت، محمد بن اسحٰق بن ابی عمارۃ، حسین بن معاذ، عمران بن ابان، اور جعفر بن محمد سے اللہ عزوجل کے قول ان فی ذالک لاٰیات للمتوسمین " بے شک اس (قصے) میں اہل فراست کے لئے نشانی ہے (الحجر: ۷۵) کے بارے میں مروی ہے: متوسمین سے مراد متفرسین ہے''

۳۷۸۸-عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، محمد بن ادریس، محمد بن علی، محمد بن قاسم سے منقول ہے کہ حضرت جعفر بن محمد فرمایا کرتے ''میں کیسے عذر پیش کروں میں تو پہلے ہی عذر تراش چکا ہوں اور میں کیسے دلیل بیان کروں میں تو جانتا ہوں جو کچھ کہ میں نے کہا ہے''

۳۷۸۹-عبداللہ، ابو حسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین جرجانی، یحیٰی بن ابی بکیر، ہیاج بن بسطام سے مروی ہے کہ:
حضرت جعفر بن محمد کھلاتے یہاں تک کہ ان کے گھر والوں کے لئے کچھ باقی نہ رہتا''

۳۷۹۰-ابو حسن احمد بن محمد بن مقسم، ابوالحسن عاقولی، عیسیٰ بن صاحب الدیوان کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت جعفر کے بعض اصحاب نے بتلایا حضرت جعفر سے پوچھا گیا:

اللہ تعالیٰ نے ربا کیوں حرام کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ''تا کہ لوگ معروف و مشروع چیز سے نہ رک جائیں''

۳۷۹۱-محمد بن عمر بن سلم، محمد بن قاسم، عباد بن یعقوب، یونس بن ابی یعقوب عبداللہ بن ابی یعقوب حضرت جعفر بن محمد کا قول نقل کرتے ہیں:

انسان کی بنیاد چند خصلتوں پر ہے اور ان میں سے جس پر اس کی بناء ہے وہ یہ بھی ہے کہ وہ کبھی جھوٹ اور خیانت پر بنا نہیں کرے گا''

۳۷۹۲-عبداللہ بن محمد، محمد بن عباس، احمد بن بدیل، عمر یامی، ھشام بن عباد کہتے ہیں میں نے جعفر بن محمد سے یہ سنا کہ
فقہاء رسولوں کے امانت دار ہیں جب تم فقہاء کو سلاطین کے پاس جاتا دیکھو تو ان کو متہم سمجھو۔

۳۷۹۳-سلیمان بن احمد، احمد بن زید بن جریش، عباس بن فرج ریاشی، اصمعی حضرت جعفر کا قول نقل کرتے ہیں:
نماز ہر متقی کے لئے ذریعہ تقرب ہے حج ہر ضعیف کا جہاد ہے، بدن کی زکاۃ روزہ ہے اور داعی بغیر عمل کے ایسا ہے جیسا تیر مارنے والا بغیر کمان کے اور رزق میں زیادتی کرو صدقہ کر کے اور اموال کو محفوظ کرا و زکوۃ سے اور وہ کچھ بھی تنگ دست نہ ہوگا جو میانہ روی اختیار کرے اور تدبیر کرنا آدھا ہے معیشت کا اور محبت نصف عقل ہے اور عیال کا کم ہونا آدھی مالداری ہے اور جس نے اپنے والدین کو غمگین کیا تو بھی اس نے نافرمانی کی اور جس نے معصیت کے وقت اپنا ہاتھ اپنی ران پر مارا تو اس کے اجر میں کمی ہوئی اور احسان اس وقت احسان ہوگا جب ذی حسب اور دین والے کے ساتھ کیا جائے اور اللہ تعالیٰ مصیبت کے بقدر صبر عطا فرماتے ہیں اور

رزق مشقت کے بقدر دیتے ہیں اور جس نے اپنی معیشت کو جانچ پڑتال سے رکھا اسے اللہ تعالیٰ نوازتے ہیں اور جو فضول میں خرچ کرے اللہ اس کو محروم کرتے ہیں"

۳۷۹۴- حضرت جعفر کا حضرت موسیٰ کو وصیت فرمانا...... احمد بن محمد بن مقسم، ابوالحسین بن علی بن حسن، ہیثم کہتے ہیں کہ جعفر بن محمد صادق کے اصحاب میں سے کسی نے کہا:

میں حضرت جعفر کے پاس گیا انکے پاس موسیٰ بھی بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ان کو وصیت کر رہے تھے جو کچھ میں ان سے یاد کر سکا وہ یہ ہے۔ اے بیٹے! میری وصیت کو قبول کرو! اور میری بات رکھو اسلئے کہ اگر تم نے ان کو یاد رکھا تو تمہاری زندگی بہتر گزرے گی اور تمہاری موت قابل رشک ہوگی۔

بیٹے! جو شخص اس پر راضی ہو جائے جو اس کے لئے مقرر کر دیا گیا ہے تو وہ غنی ہے جس شخص نے اپنی آنکھیں اس پر لگا دیں جو دوسرے کے پاس ہے تو وہ فقیر ہو کر مرے گا جو شخص اس پر راضی نہ ہوا جو اللہ نے اس کے لئے مقرر کر دیا ہے تو وہ اللہ کو متہم ٹھہرائے گا قضاء میں اور جو شخص اپنی غلطی کو چھوٹا سمجھے وہ دوسروں کی غلطی کو بڑا سمجھے گا اور جو اپنی غلطی کو بڑا سمجھے گا وہ دوسرے کی غلطی کو چھوٹا سمجھے گا۔

بیٹے! جو شخص دوسرے کا پردہ اٹھائے گا اس کے اپنے گھر کے پردے اٹھیں گے جو شخص بغاوت کے لئے تلوار نکالے گا وہ اسی تلوار سے قتل ہوگا اور جو اپنے بھائی کے لئے گڑھا کھودے گا خود اس میں گرے گا، جو بیوقوفوں کے ساتھ میل جول رکھے وہ حقیر ہو جائیگا اور جو علماء کے ساتھ اٹھے بیٹھے گا وہ ذی وقار ہو جائے گا اور جو گناہوں کے اڈے میں جائے گا وہ متہم ضرور ہوگا۔

بیٹے! لوگوں پر عیب لگانے سے بچو ورنہ تم پر عیب لگے گا اور لایعنی کاموں میں داخل ہونے سے گریز کرنا ورنہ ذلت اٹھانا پڑے گی۔

بیٹے! حق بات کہو چاہے تمہارے فائدے میں ہو یا نقصان میں، تمہیں اپنے دوستوں سے ہی عیب لگے گا

بیٹے! کتاب اللہ کی پیروی کرو اور سلام کو پھیلاؤ اور معروف کا حکم کرو اور برائی سے روکو، قطع رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی کرو، اور جو تم سے بات نہ کرے اس کے ساتھ بات کرنے میں پہل کرو اور مانگنے والے کو دو، چغلی سے بچو اس لئے کہ یہ مردوں کے دلوں میں بغض پیدا کر دیتا ہے، لوگوں کے عیوب کے پیچھے پڑنے سے بچو اس لئے کہ لوگوں کے عیوب کے پیچھے پڑنا اپنے آپ کو ہدف بنانا ہے۔

بیٹے! جب بخشش کے طلب گار ہو تو اس کے لئے لازم ہے اس کی اصل جگہ اس لئے کہ بخشش کی بھی جگہ ہوتی ہے اور اس کی کوئی اصل اور جڑ ہوتی ہے اس کی شاخیں ہوتی ہیں ان شاخوں کے پھل ہوتے ہیں اور پھل اس وقت تک اچھا نہیں ہوگا جب تک کہ اسکی جڑ نہ ہو اور جڑ اس وقت مضبوط ہوگی جبکہ عمدہ اور مناسب ہو۔

بیٹے! اگر ملنے جاؤ بھی تو اچھے لوگوں سے ملو اور برے لوگوں سے میل ملاپ نہ رکھو اس لئے کہ وہ مثل چٹان کے ہیں جو کبھی نہیں پھوٹتی اور ایسا درخت ہیں جو کبھی ثمر دار نہیں بنتا اور ایسی زمین ہے جس پر گھاس تک نہیں اگتی۔

علی بن موسیٰ کہتے ہیں اتنی وصیت کی تھی کہ وفات ہوگئی۔

۳۷۹۵- محمد عمر بن سلم، احمد بن زیاد، حسن بن بزیغ، حسن بن علی کلبی، عائذ بن حبیب حضرت جعفر بن محمد کا قول نقل کرتے ہیں:

تقویٰ سے افضل توشہ نہیں ہے اور خاموشی سے زیادہ کوئی چیز اچھی نہیں اور جہالت سے زیادہ بڑا دشمن کوئی نہیں، اور جھوٹ سے بڑی کوئی بیماری نہیں"

۳۷۹۶- عبداللہ، ابوالحسن عبدی، ابوبکر قرشی فضل بن غسان، مدینہ کے شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت جعفر بن محمد دعا کرتے تھے

یا اللہ! مجھے عزت دیجئے آپ کی اطاعت سے اور مجھے رسوانہ کیجئے معصیت سے۔ ابو معاویہ کہتے ہیں یہ بات میں نے سعید بن سلم کو بتائی انہوں نے فرمایا ''یہ اشراف کی دعا ہے''

۳۷۹۷-ابواحمد محمد بن احمد جرجانی، اسحٰق بن ابراہیم نحوی، جعفر بن صائغ، عبید بن اسحٰق، نصر بن کثیر کہتے ہیں میں اور سفیان ثوری جعفر بن محمد بن محمد کے پاس گئے میں نے کہا: میں بیت اللہ کا قصد کرتا ہوں آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھلادیں جس کی میں دعا کیا کروں انہوں نے فرمایا:

''جب تم بیت الحرام پہنچو تو اپنا ہاتھ دیوار پر رکھو اور پھر کہو: ''یا سابق الفوت، یا سامع الصوت، ویا کاسی العظام لحما بعد الموت'' پھر جو دعا بھی کرلو'' پھر حضرت سفیان نے ان سے کچھ کہا جو میں نہ سمجھ سکا انہوں نے سفیان سے کہا:

سفیان! جب کوئی پسندیدہ امر پیش آئے تو الحمدللہ کہو اور جب کوئی ناپسندیدہ بات پیش آئے تو'' لاحول ولا قوۃ الا باللہ'' زیادہ پڑھو اور جب رزق میں تاخیر ہو تو کثرت سے استغفار پڑھو''

۳۷۹۸-عبیداللہ بن محمد، حسن بن محمد، سعید بن عنبسہ، عمرو بن جمیع کے طریق سے مروی ہے کہ میں اور ابن ابی لیلی اور ابو حنفیہ حضرت جعفر بن محمد کے ہاں داخل ہوئے اور پھر محمد بن حبیش، احمد بن زنجویہ، ہشام بن عمار، محمد بن عبداللہ قرشی، عبداللہ بن شبرمۃ کے طریق سے بھی مروی ہے کہ میں اور ابوحنیفہ جعفر بن محمد کے ہاں داخل ہوئے۔ ابن ابی لیلیٰ نے کہا: آپ کے ساتھ یہ کون ہے انہوں نے فرمایا: یہ ایسا شخص ہے جسکی گہری نظر اور نفاذ ہے دین کے امر میں۔ ابن ابی لیلی نے کہا شاید یہ وہ ہے جو دین کے امر کو اپنی رائے سے قیاس کرتا ہے انہوں نے فرمایا: ہاں'' حضرت جعفر نے ابوحنیفہ سے فرمایا: آپ کا کیا نام ہے؟ فرمایا: نعمان۔ انہوں نے کہا:

''کیا آپ نے اپنے سر کو ناپا ہے؟ کہا: میں کیسے اپنے سر کو ناپوں۔ انہوں نے کہا: میں نہیں سمجھتا کہ تم کچھ کرسکو۔ اچھا یہ بتاؤ کہ آنکھوں کی نمکینی، کانوں کی کڑواہٹ اور نتھنوں کی حرارت اور ہونٹوں کی مٹھاس کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟ حضرت ابوحنیفہ نے فرمایا:

''نہیں'' انہوں نے فرمایا: میں نہیں سمجھ سکتا کہ تم کچھ کرسکو پھر پوچھا: کیا ایسا کلمہ جانتے ہو جس کا شروع کفر ہے اور آخر ایمان ہے؟ تو حضرت ابن ابی لیلی نے کہا آپ ہی بتادیں وہ چیزیں جو آپ نے ان سے پوچھی ہیں فرمایا: میرے والد نے مجھے دادا سے حضور ﷺ کا یہ قول سنایا ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل واحسان سے ابن آدم کی آنکھوں میں نمکینی رکھی ہے اسلئے کہ یہ چربی کے ٹکڑے ہیں پگھل نہ جائیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل واحسان سے جو ابن ادم پر کیا ہے کانوں میں کڑواہٹ رکھی ہے جو کیڑے مکوڑوں کے لئے رکاوٹ ہے اس لئے کہ کوئی کیڑا اگر داخل ہوجائے کانوں میں تو وہ دماغ کو پہنچ جائیگا لیکن جب کڑواہٹ چکھتا ہے تو نکل بھاگتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل واحسان سے نتھنوں میں حرارت رکھی ہے جس سے آدمی ہوا حاصل کرتا ہے اگر یہ نہ ہو تو دماغ بدبودار ہوجائے اور اللہ تعالیٰ نے ابن ادم پر احسان کیا ہے کہ ہونٹوں میں مٹھاس رکھی ہے جس سے ہر چیز وہ چکھتا ہے اور لوگ اس کی گفتگو کی مٹھاس سے لطف اندوز ہوتے ہیں:

پھر فرمایا: مجھے اس کلمہ کے بارے میں بتایئے جس کا شروع کفر ہے اور آخر ایمان ہے انہوں نے فرمایا: اگر بندہ کہے کہ ''لا الٰہ'' تو یہ کفر ہے اور اگر ساتھ کہہ دے ''الا اللہ'' تو یہ ایمان ہے پھر حضرت جعفر نے ابوحنیفہ کی طرف رخ کیا اور فرمایا:

اے نعمان! مجھے میرے والد اور دادا سے حضور کا فرمان پہنچا ہے کہ: جس نے سب سے پہلے دین کے معاملے میں رائے سے کام لیا وہ ابلیس تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا:

آدم کو سجدہ کرو اس نے کہا انا خیر منه خلقتنی من نار و خلقته من طین

پس جو شخص دین کو اپنی رائے سے قیاس کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ابلیس کے ساتھ کھڑا کریں گے اس لئے کہ اس نے ابلیس کی پیروی کی۔

ابن شبرمہ کہتے ہیں پھر حضرت جعفر نے فرمایا: کونسا گناہ بڑا ہے قتل یا زنا؟ انہوں نے فرمایا: قتل حضرت جعفر نے کہا: اللہ تعالیٰ نے قتل کے سلسلے میں دو گواہوں کی گواہی کو قبول کیا ہے اور زنا کے بارے میں چار گواہوں کی گواہی کو! پھر پوچھا نماز اہم ہے یا روزہ؟ فرمایا نماز" انہوں نے فرمایا: حائضہ روزہ رکھتی ہے لیکن نماز اسے معاف ہے اللہ بھلا کرے آپ کیسا قیاس کرتے ہیں زیادہ قیاس میں نہ پڑیں اور تقویٰ کو لازم پکڑیں۔

۳۷۹۹-محمد بن عمر بن سلم، حسین بن عصمہ، احمد بن عمرو بن مقدام رازی سے منقول ہے کہ

ایک مکھی منصور پر بیٹھی اس نے اسے ہٹایا وہ دوبارہ آبیٹھی انہوں نے دوبارہ دفع کیا یہاں تک کہ اسے زچ کر کے رکھ دیا ادھر جعفر بن محمد دربار میں داخل ہوئے منصور نے ان سے کہا ابوعبداللہ! اللہ نے مکھی کو کس لئے پیدا کیا انہوں نے فرمایا:

تاکہ ذلیل کریں اس سے جابر حکمرانوں کو"

۳۸۰۰-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، منصور بن ابی مزاحم، عنبسہ خثعمی کہتے ہیں:

میں نے جعفر بن محمد سے سنا: دین کے معاملے میں جھگڑوں سے بچو اس لئے کہ یہ دل کو مشغول اور نفاق کو پیدا کرتا ہے"

۳۸۰۱-محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، عبدالرحیم بن مطرف، عمرو بن محمد، ابوعبداللہ، جعفر بن محمد سے نقل کرتے ہیں:

جب حضرت یوسف علیہ السلام اس کے ساتھ گھر میں داخل ہوئے تو گھر میں سونے سے بنا ایک بت تھا تو اس نے کہا: آپ یہیں رہو میں بت کو ڈھانپ دوں اس لئے کہ مجھے اس سے حیا آتی ہے تو حضرت یوسف نے کہا: یہ بت سے حیاء محسوس کرتی ہے تو تجھے اللہ سے زیادہ حیاء کرنا چاہیے سو اس سے رک گئے اور چھوڑ دیا اس کو"

۳۸۰۲-عبداللہ بن محمد، علی بن رستم، ابومسعود حضرت ابوجعفر کا قول نقل کرتے ہیں جب تم کو اپنے بھائی سے کوئی ایسی بات پہنچے جو تم کو بری لگے تو غمگین نہ ہونا اس لئے کہ اگر ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا تو وہ ایک سزا تھی جو جلدی مل گئی اور اگر ویسا نہ ہوا تو یہ ایک نیکی تھی جو اس نے انجام نہیں دی۔

ایک دفعہ موسیٰ نے کہا: پروردگار! میں آپ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ کوئی میرا تذکرہ نہ کرے مگر اچھے الفاظ کے ساتھ تو حضرت جعفر نے کہا: میں نے کبھی اپنے لئے یہ دعا نہیں کی

۳۸۰۳-عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبداللہ، ولید بن شجاع، ابراہیم بن اعین، یحیٰ بن فرات سے منقول ہے کہ حضرت جعفر نے سفیان ثوری سے فرمایا:

نیک کام تین امور سے انجام پاتا ہے جلدی انجام دینے سے، اسکو مختصر کرنے سے اور پھر اس کو مخفی کرنے سے"

جعفر بن محمد اپنے والد، عطاء بن ابی رباح، عکرمہ، عبیداللہ بن رافع، عبدالرحمن بن قاسم سے روایت کرتے ہیں اور خود ان سے تابعین نقل کرتے ہیں جیسے یحیٰ بن سعید انصاری، ایوب سختیانی، ابان بن تغلب، ابوعمرو بن علاء یزید بن عبیداللہ بن ہاد اور ان سے ائمہ اعلام نے نقل کیا ہے جیسے مالک بن انس شعبہ بن حجاج، سفیان ثوری، ابن جریج عبداللہ بن عمر، روح بن القاسم سفیان بن عیینہ، سلمان بن بلال اسماعیل بن جعفر، حاتم بن اسماعیل، عبدالعزیز بن مختار وغیرہ اور ان سے مسلم بن حجاج نے اپنی صحیح میں تخریج کی ہے اور ان کی حدیث سے استدلال کیا ہے

۳۸۰۴-عبداللہ، صہبان بن احمد، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، یحیٰ بن سعید، جعفر بن محمد اپنے والد سے حضرت جابر کی حدیث نقل کرتے ہیں جس میں حضرت اسماء بنت عمیس ذوالحلیفہ میں نفاس سے ہوگئی تھیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر کو فرمایا کہ انکو غسل کا حکم دیں اور پھر وہ تہلیل کریں''۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے مسلم نے اپنی صحیح میں ابوغسان محمد بن عمرو عن جریر کی سند سے اس کی تخریج کی ہے اور یحیٰ بن سعید انصاری تابعین اہل مدینہ سے ہیں۔

۳۸۰۵-ابوبکر طلحی، عبداللہ بن محمد بن صبیح، محمد بن عمر بن ولید، اسحٰق بن منصور، سلام بن ابومطیع، ایوب سختیانی، جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ: جب حضرت عمر کو نیزہ مارا گیا تو آپ نے اہل بدر کے پاس پیغام بھیجا جو کہ منبر اور قبر رسول کے پاس بیٹھے تھے فرمایا: عمر تم سے کہتے ہیں کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ یہ تمہاری رضامندی سے ہوا تو سب رونے لگے پھر حضرت علی بن طالب کھڑے ہوئے اور کہا: ہم نے تو یہ جانا کہ ہماری عمریں بھی انکو لگ جائیں''

یہ ایوب کے طریق سے حدیث غریب ہے جعفر اور ایوب بصرہ کے تابعین میں سے ہیں۔

۳۸۰۶-محمد بن ابراہیم وتمیم العزوی الریحی، محمد بن خلف قاضی وکیع، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر، ابوالحسین بن موسیٰ علی بن جعفر، ابان بن تغلب جعفر بن محمد اپنے والد و دادا سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ ستر کی عمر والے کو محبوب رکھتے ہیں اور اسی کی عمر والے سے حیاء کرتے ہیں''[1]

حدیث جعفر غریب ہے ابان سے بھی غریب ہے ابان بن تغلب کوفہ کے تابعین میں سے ہیں۔

۳۸۰۷-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری، جعفر بن محمد حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ کا تلبیہ یہ تھا'' **لبیک اللھم لبیک، لبیک لاشریک لک لبیک، ان الحمد والنعمة لک والملک لاشریک لک**''[2]

یہ حضرت جعفر اور ثوری کی حدیث صحیح ہے۔

۳۸۰۸-ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، روح بن عبادہ، شعبہ، جعفر بن محمد، حضرت جابر اسی طرح مخول، ابوجعفر اور حضرت جابر سے منقول ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کے غسل جنابت کا ذکر کیا اور پھر آپ نے فرمایا: ''میں تو اپنے سر پر تین دفعہ پانی بہاتا ہوں''۔

حضرت جعفر کی یہ حدیث اپنے والد سے غریب ہے ہم نے اسے شعبہ اور روح کے طریق سے ذکر کیا ہے''۔

۳۸۰۹-فاروق خطابی، ابومسلم کشی، عبداللہ بن مسلم قعنبی مالک بن انس، جعفر بن محمد اور حضرت جابر سے منقول ہے کہ:

میں نے حضور ﷺ سنا جب وہ مسجد سے نکلے اور ارادہ صفا کو جانے کا تھا: ہم وہاں سے ابتداء کریں گے جہاں سے اللہ عزوجل نے کی: پھر آپ نے صفا سے شروع کیا''[3]

حضرت جعفر کی یہ حدیث صحیح اور ثابت شدہ ہے ان سے جم غفیر نے روایت کیا ہے کسی نے مختصر اور کسی نے قدرے طوالت کے ساتھ''

---

[1] الجامع الکبیر ۵۱۹۳، ۱۸۹۱ وکنز العمال ۴۲۶۳۸، ۴۲۶۳۹، ۴۲۲۶۹ وتاریخ ابن عساکر ۲۲۷/۲ (التھذیب)

[2] صحیح البخاری ۱۷۰/۲، ۲۰۹/۷ وصحیح مسلم، کتاب الحج باب ۳ وفتح الباری ۳۶۰/۱

[3] سنن الترمذی ۸۶۲، ۲۹۶۷، وسنن النسائی، کتاب الحج باب ۱۵۷، ۱۶۲، ۱۶۶ وسنن ابن ماجة ۳۰۷۴ ومسند الامام احمد ۳۲۰/۳، ۳۸۸ وشرح السنة ۱۳۶/۷ والسنن الکبری للبیھقی ۸۵/۱، ۳۱۵/۳، ۹۳/۵

۳۸۱۰-سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، امیہ بن بسطار، یزید بن زریع، روح بن قاسم، جعفر بن محمد اپنے والد اور حضرت جابرؓ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ

''آپ ﷺ نے پڑھا واتخذو امن مقام ابراھیم مصلی'' اور جس مقام پر ابراہیم کھڑے ہوئے تھے اس کو نماز کی جگہ بنالو۔ (البقرۃ ۱۲۵)

یہ جعفر کی حدیث صحیح اور ثابت شدہ ہے حدیث حج ہے اور ان سے لوگوں نے روایت کیا ہے ہم نے اسے روح عن یزید بن زریع کے طریق سے روایت کیا ہے۔

۳۸۱۱-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، محمد بن ثابت، جعفر بن محمد اپنے والد اور حضرت جابر سے حضور ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں:

''میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہوں والوں کے لئے ہے۔[1]

راوی کہتے ہیں کہ حضرت جابر نے فرمایا: جو اہل کبائر میں سے نہیں انکو شفاعت کی ضرورت نہیں ہوتی''

جعفر اور محمد بن ثابت کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اسکو صرف ابوداؤد نے ذکر کیا ہے اور ابوداؤد، عمر بن علی اور متقدمین سے انکے طبقہ کے لوگوں نے ذکر کیا ہے۔

۳۸۱۲-ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی بن احمد بن مخلد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبادہ بن زیاد، یحیٰ بن علاء، جعفر بن محمد اپنے والد اور حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں ایک اعرابی حضور ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا: اے محمد! مجھ پر اسلام پیش کریں آپ نے فرمایا:

تم ''اشھدان لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمداعبدہ ورسولہ'' کی گواہی دو اس نے کہا: آپ مجھ سے اجرت لیں گے آپ ﷺ نے فرمایا نہیں البتہ رشتہ داروں سے محبت۔ اس نے کہا: اپنے رشتہ داروں سے یا آپ ﷺ کے رشتہ داروں سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے رشتہ داروں سے۔ اس نے کہا لائیں میں بیعت کرتا ہوں جو آپ سے محبت نہ رکھے اور نہ آپ کے اقرباء سے اس پر اللہ کی لعنت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: آمین''[2]

یہ حدیث حضرت جعفر بن محمد کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے یحیٰ بن علاء کوفی کے طریق سے لکھا ہے۔

۳۸۱۳-ابوبکر بن خلاد، ابوبکر محمد بن حسن، محمد بن یونس شامی، حماد بن عیسیٰ جہنی، جعفر بن محمد اپنے والد اور حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں کہ ''آپ ﷺ نے فرمایا حضرت علی بن ابی طالبؓ سے:

اے دو چھوٹے فرزندوں کے باپ! میں تمہیں اپنے پھولوں جیسے فرزندوں کے ساتھ خیر کی وصیت کرتا ہوں عنقریب ہی تمہارے بازو اٹھ جائیں گے اللہ تم پر خلیفہ ہیں میرے بعد''[3] جب حضور ﷺ کی وفات ہوئی تو علیؓ نے فرمایا: یہ ایک بازو ہے جس کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا جب حضرت فاطمہ کا انتقال ہوا تو حضرت علی نے فرمایا یہ دوسرا بازو ہے جس کے بارے میں آپ نے

۱۔ سنن أبی داؤد ۴۷۳۹. وسنن الترمذی ۲۴۳۶. ومسند الامام أحمد ۲۱۳/۳. والسنن الکبری للبیهقی ۱۷/۸. ۱۹۰/۱۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۳۲/۱. ۱۱۸۹. ومجمع الزوائد ۳۷۸/۱۰. ومشکاۃ المصابیح ۵۵۹۸. والترغیب والترهیب ۴۴۶/۴. وکشف الخفا ۱۴/۲. والدرر المنتثرة ۱۰۰.

۲۔ سنن الدارمی ۱۰/۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۹۳/۲. وصحیح ابن حبان ۲۱۱۰. ومجمع الزوائد ۲۹۲/۸. ومشکاۃ المصابیح ۵۹۲۵. وتاریخ بغداد ۱۹۵/۱.

۳۔ تاریخ ابن عساکر ۳۲۱/۴. وکنز العمال ۳۳۰۴۴. ۳۷۶۸۸.

فرمایا تھا۔

یہ حدیث جعفر غریب ہے حماد بن عیسی متفرد ہیں ہم نے اسے محمد بن یونس کے طریق سے لکھا ہے۔

۳۸۱۴- عبداللہ، احمد بن حسین انصاری، ابراہیم بن حبیب بن سلام مکی، ابن ابی فدیک، جعفر بن محمد اپنے والد اور حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

(محرم) حسین عورت کے چہرے اور سبزے کو دیکھنا بینائی میں اضافہ کرتا ہے"[1]

حدیث جعفر غریب ہے ابن ابی فدیک متفرد ہیں مرفوعاً اور متصل ہونے میں۔

۳۸۱۵- عمر بن احمد بن عمر قاضی قصبانی، علی بن سراج مصری، عبیداللہ بن محمد فریابی، عبداللہ بن میمون قداح، جعفر بن محمد اپنے والد حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے"[2]

یہ حدیث جعفر غریب ہے اسکو صرف قداح نے روایت کیا۔

۳۸۱۶- فاروق خطابی، عباس بن فضل اسفاطی، ابوبکر بن خلاد، ابراہیم بن اسحق حربی، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، سعید بن سلیمان، منصور بن ابی سلیمان اسود، صالح بن حسان، جعفر بن محمد اپنے دادا اور حضرت علی کے سلسلہ سند سے نقل کرتے ہیں:

آپ ﷺ نے فرمایا:

"علی! مظلوم کی بد دعا سے بچو اس لئے کہ وہ اللہ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ حق والے کو حق سے محروم نہیں کرتا"[3]

جعفر بن محمد کی یہ حدیث غریب ہے منصور صالح سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۸۱۷- قاضی ابوبکر محمد بن عمر بن سلم حافظ، محمد بن حسین بن حفص، علی بن ولید بن جابر، علی بن حفص بن عمر، حسن بن حسین، زید بن علی، جعفر بن محمد اپنے والد سے علی بن حسین، حسین بن علی، علی بن ابی طالبؓ کے سلسلہ سند سے منقول ہے:

آپ ﷺ نے فرمایا:

مجھ سے جبرئیل علیہ السلام نے کہا: محمد! آپ جس سے چاہتے ہیں محبت کرلیں اسلئے کہ آپ اس سے جدا ہونے والے ہیں اور عمل کرلیں جتنا چاہے اسلئے کہ آپ آگے جا کر اس سے ملنے والے ہیں اور خوش عیش رہئے جتنا چاہے اسلئے کہ آپ مرنے والے ہیں"

راوی کہتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا:

حضرت جبرائیل نے خطبہ میں اختصار سے سب کچھ جمع کر دیا"[4]

یہ حدیث جعفر غریب ہے یہ اپنے اسلاف سے متصلاً نقل کرتے ہیں۔

۳۸۱۸- قاضی ابوبکر محمد بن عمر بن سلم، قاسم بن محمد بن جعفر بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب سے اور حضرت جعفر بن محمد

---

[1] تنزیه الشریعة ۲۰۱/۱. وکشف الخفا ۳۸۷/۱. والاحادیث الضعیفة ۱۳۳.

[2] سنن أبی داؤد، کتاب الصیام باب ۴۳. وسنن النسائی ۱۷۶/۴. ۱۷۷. وسنن ابن ماجة ۱۶۶۴، ۱۶۶۵. وسنن الترمذی ۷۱۰. ومسند الامام احمد ۳۱۹/۳. ۴۳۴/۵. والمستدرک ۴۳۳/۱. والسنن الکبری للبیهقی ۲۴۲/۴. ۲۴۳. وفتح الباری ۱۸۴/۴.

[3] تاریخ أصبهان للمصنف ۲۸۹/۲.

[4] کنز العمال ۴۴۴۴.

سے علی بن حسین، حسین بن علی سے روایت ہے کہ

''میں نے رسول اللہ کو دیکھا آپ ﷺ صحابہ کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا:

''اے لوگو! ایسا لگتا ہے کہ موت ہمارے علاوہ کسی اور کے لئے لکھی ہے اور گویا کہ حق ہمارے علاوہ دوسرے لوگوں پر واجب ہوا ہے اور گویا کہ میتوں کو رخصت کرنا کچھ سفر ہے دوبارہ لوٹ آنا ہے ہم ان کی میراث کھاتے ہیں ایسا لگتا ہے کہ ہم ان کے بعد ہمیشہ رہنے والے ہیں'' ہم نے ہر نصیحت کو بھلا دیا اور ہم ہر زخم سے مامون ہو گئے خوشخبری ہے اس کے لئے جس کو اپنے عیوب لوگوں کے عیوب سے غافل کر دیں، خوشخبری ہے اس کے لئے جس کی کمائی طیب ہے اور اس کے پوشیدہ امور صحیح ہیں اور علانیہ امور اچھے ہیں اور اس کا طریقہ مستقیم ہے اور خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے کسی منقصت کے بغیر اللہ کے لئے تواضع اختیار کی اور جو کچھ اس نے جمع کیا اس سے اس نے خرچ کیا بغیر کسی گناہ کے اور اہل فقہ اور اہل حکمت کے ساتھ مجالست اختیار کی اور مسکینوں اور پست لوگوں پر اس نے رحم کیا اور خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے اپنے مال میں سے زائد کو خرچ کیا اور زائد قول سے وہ رک گیا اور اس نے سنت کی پیروی کی اور مڑ کر بدعت کی طرف نہیں گیا۔ پھر آپ ﷺ اتر آئے''۔[1]

حدیث غریب ہے ہم نے اسے قاضی حافظ سے سنا اور حضرت انس سے بھی منقول ہے

۳۸۱۹- محمد بن عمر بن سلم، محمد بن حسین بن حفص، علی بن حفص عبسی، حسن بن حسین، جعفر بن محمد، علی بن حسین، حسین بن علی بن ابی طالبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ پر ایمان لانے کے بعد انتہائی عقلمندی لوگوں سے محبت کرنا ہے''۔[2]

حضرت جعفر کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے۔

۳۸۲۰- حدیث اشہد باللہ واشہد للہ...... قاضی ابوالحسن بن علی بن محمد بن علی بن محمد قزوینی، محمد بن احمد بن عبداللہ بن قضاعہ، قاسم بن علاء ھمدانی، حسن بن محمد بن علی بن رضا، ابوجعفر بن محمد، ابن محمد، محمد بن علی، علی بن حسین، حسین بن علی، علی بن ابی طالب رضوان اللہ علیہم اجمعین تمام رواۃ اشہد باللہ واشہد للہ کا قول کرتے ہوئے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اشہد باللہ واشہد للہ'' مجھ سے جبرئیل علیہ السلام نے کہا: اے محمد! شراب پر دوام اختیار کرنے والا بتوں کی پوجا کرنے والے کی طرح ہے''۔[3]

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے عترۃ طیبہ نے اس کو روایت کیا اور یہ حضور کے روایتوں میں سے الگ طریقہ سے بھی مروی ہے۔

۳۸۲۱- ابوبکر حسن بن محمد بن کوثر، احمد بن یونس، ابراہیم بن حسن علاف بصری، عمر بن حفص مازنی، بشر بن عبداللہ، جعفر بن محمد اپنے والد اور دادا حضرت حسین بن علی رضوان اللہ علیہم کے سلسلہ سند سے نقل فرماتے ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: بنفشہ کی فضیلت تیل پر ایسی ہے جیسے اسلام کی فضیلت تمام ادیان پر اور کاسنی کے پتوں میں کوئی پتہ نہیں ہوتا جس پر جنت کے پانی کا قطرہ نہ ہو''۔[4]

۱۔ کنز العمال ۴۴۱۷۵. والجامع الکبیر ۹۵۶۳. ولسان المیزان ۴۱۸/۴. ۱۲۷/۵.

۲۔ المصنف لابن أبی شیبۃ ۳۶۱/۸. وتاریخ بغداد ۱۲۵/۱۴. واتحاف السادۃ المتقین ۲۵۷/۶. وتخریج الاحیاء ۱۹۳/۲. ۱۰۹/۱۰. والدرر المنتثرۃ ۸۸. وکنز العمال ۵۱۷۳. ۵۱۷۴. ۲۴۲۲۲. ۴۳۵۸۱. ومسند الشہاب للدیلمی ۲۰۰.

۳۔ کنز العمال ۱۳۱۶۰. ۱۳۶۹۸. ولسان المیزان ۴۴۲/۱.

۴۔ تاریخ بغداد ۲۷۲/۷. والاسرار المرفوعۃ ۴۸۲. وتنزیہ الشریعۃ ۲۴۲/۲. ۲۷۱. وتذکرۃ الموضوعات ۱۴۸. واللآلئ المصنوعۃ للسیوطی ۱۲۰/۲. ۱۴۹. والفوائد المجموعۃ ۱۲۵. ۱۹۶. والموضوعۃ لابن الجوزی ۶۴/۳. ۶۵. ۶۶.

حضرت شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث حضرت جعفر کے طریق سے غریب ہے۔

۳۸۲۱- ابو علی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، ابوبکر احمد بن محمد سعدی، موسیٰ بن ہارون حافظ، ابراہیم بن منذر حزامی، ابن ابی فدیک، سعید بن سفیان مولی اسلمین، جعفر بن محمد، عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ قرض دینے والے کے ساتھ ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کا قرضہ ادا کیا جائے جب تک ایسی چیز میں نہ پڑے جسے اللہ ناپسند کرتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن جعفر اپنے خازن سے کہا کرتے تھے جاؤ اور قرضہ ادار لاؤ اسلئے کہ میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں رات گزاروں اور اللہ میرے ساتھ نہ ہو بعد اس کے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن لیا۔

یہ حدیث حضرت جعفر کے طریق سے غریب ہے اور عبداللہ بن جعفر سے صرف سعید نے نقل کیا اور ان سے صرف ابن ابی فدیک نے نقل کیا ہے۔

۳۸۲۲- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عمر بن حفص بن غیاث، جعفر بن محمد اور حضرت ابوسعید خدری کے طریق سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے سینگوں والے کالے زمینڈھے کی قربانی کی جو کھاتا بھی کالے میں پیتا بھی کالے میں دیکھتا بھی کالے سے اور چلتا بھی کالے میں (یعنی یہ جگہیں کالی تھیں)

حضرت جعفر کی یہ حدیث اپنے والد سے غریب ہے، ہم نے اسے صرف حفص کے طریق سے لکھا ہے۔

۳۸۲۳- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، قعنبی جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین وادعی، یحییٰ بن عبدالحمید، سلیمان بن بلال، جعفر بن محمد، عطاء بن ابی رباح سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے سنا:

''حضور ﷺ جب ہوا چلتی یا بادل ہوتے تو انکے چہرے سے جان لیا جاتا آپ آگے جاتے پیچھے کو جاتے جب بارش ہو جاتی تو خوش ہو جاتے اور وہ کیفیت ختم ہو جاتی۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: میں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: میں ڈرتا ہوں کہ میری امت پر عذاب مسلط نہ ہو جائے''۔[۲]

یہ حدیث صحیح اور ثابت شدہ ہے عطاء اور حضرت عائشہ کے طریق سے امام بخاری نے ابن جریج عطاء، اور مسلم نے قعنبی سلیمان بن بلال کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے۔

۳۸۲۴- نجدہ کا ابن عباس سے پانچ چیزوں کے بارے میں دریافت کرنا...... سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز قعنبی، سلیمان بن بلال جعفر بن محمد، یزید بن ہرمز سے منقول ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس کو خط لکھا وہ ان سے پانچ باتیں پوچھ رہا تھا حضرت ابن عباس نے فرمایا: اگر یہ کتمان علم نہ ہوتا تو میں اسکو جواب نہ دیتا۔ نجدہ نے ان کو لکھا تھا: امابعد! آپ مجھے بتلایئے کہ کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو لے کر جنگ کو جاتے؟ اور کیا ان کا حصہ بھی مقرر کرتے؟ کیا آپ بچوں کو بھی قتل کرتے؟ اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور خمس کس کو ملے گا؟ حضرت ابن عباس نے لکھا:

حضور ﷺ غزوہ میں عورتوں کو بھی لے جاتے وہ زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں حضور ان کو مال غنیمت میں سے کچھ دیتے لیکن مقرر حصہ انکا نہیں تھا اور رسول اللہ ﷺ نے بچوں کو قتل نہیں کیا اور تم نے پوچھا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو بخدا! آدمی تو بوڑھا

---

[۱] سنن الدارمی ۲/ ۲۶۳. والمستدرک ۲/ ۲۳. وکنز العمال ۱۵۴۳۰. والجامع الکبیر ۵۰۶۲. والترغیب والترهیب ۲/ ۶۰۳. والتاریخ الکبیر ۳/ ۴۶۷. وتاریخ ابن عساکر ۷/ ۳۳۶. وفتح الباری ۵/ ۵۴.

[۲] صحیح مسلم ۶۱۶. والسنن الکبری للبیهقی ۳/ ۳۶۱.

ہو جاتا ہے تب بھی وہ اپنے لئے لینے کے معاملے میں کمزور ہوتا ہے اور دینے میں ضعیف ہوتا ہے بس جب وہ بہتر چیز لے لے جو لوگ لیتے تو یتیمی ختم ہوگئی اور تم نے لکھا ہے خمس کے بارے میں تو وہ ہمارے لئے ہے اور ہماری قوم سے کچھ لوگوں نے روک دیا ہے''

یہ حدیث صحیح ہے مسلم نے قعنبی سے اس کو نقل کیا ہے اور حاتم بن اسماعیل نے حضرت جعفر سے اور ان سے روایت کرنے والوں میں محمد زہری کے علاوہ یزید بن ہرمز، وقیس بن سعد وسعید المقری اور مختار بن صفین ہیں اور ابو اسحٰق نے ابو جعفر محمد بن علی اور یزید سے اسکو نقل کیا ہے۔

۳۸۲۶- محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب سختیانی، اسحٰق قروی، عبداللہ بن جعفر مخرمی، جعفر بن محمد، عبداللہ بن ابی رافع، مسور بن مخرمہ سے منقول ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے جو چیز مجھے تنگ کرتی ہے اسے بھی تنگ کرتی ہے اور جو مجھے خوش کرتی ہے وہ اسے بھی خوش کرتی ہے''[1]

یہ حدیث علی بن حسین اور ابن ابی ملیکہ کے طریق سے متفق علیہ ہے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے نقل کیا اور ان سے زہری نے نقل کی اور ابن ابی ملیکہ سے لیث بن سعد نے۔

۳۸۲۷- قاضی محمد بن عمر بن سلم، محمد بن احمد بن اسماعیل عسکری، احمد بن جارود عسکری، ابو عامر اسماعیل بن محمد انصاری، ابراہیم بن محمد اسلمی، جعفر بن محمد، عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد اور حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ

آپ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے ایک گائے ذبح کی''

یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے حضرت قاسم تک حضرت عائشہؓ سے اور یہ حدیث جعفرؒ کے طریق سے غریب ہے۔

۳۸۲۸- سلیمان بن احمد، احمد بن رشدین، ھانی بن متوکل، معاویہ بن ابی صالح، جعفر بن محمد، عکرمہ، ابن عباس سے منقول ہے کہ

آپ ﷺ نے فرمایا:

جس شخص نے کہا ''جزى الله محمداً بماهو اهلهٗ'' اس نے ستر لکھنے والوں کو ایک ہزار دن تک تھکائے رکھا۔[2]

یہ حدیث غریب ہے عکرمہ، جعفر، اور معاویہ کے طریق سے اور ہانی بن متوکل اسکندرانی اسمیں متفرد ہیں۔

۱۔ صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة ۹۳. وسنن الترمذی ۳۸۶۹. والمستدرک ۱۵۴/۳. والمصنف لابن أبی شيبة ۱۲۶/۱۲.

۲۔ الترغيب والترهيب ۵۰۴/۲. ومجمع الزوائد ۱۶۳/۱۰. وتاريخ أصبهان ۲۳۰/۲. والمعجم الكبير للطبرانی ۲۰۶/۱۱. وتاريخ بغداد ۳۸۸/۸.

(۲۳۷) علی بن عبداللہ بن عباس [1]

۳۸۲۹-احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی ابار، مؤمل، سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عبد الباقی، ابوعمیر نحاس، ضمرہ بن ربیعہ، علی بن ابی جملہ، اوزاعی سے منقول ہے کہ علی بن عباس ہر دن ایک ہزار سجدے کیا کرتے۔ مراد ان کی پانچ سو رکعتیں ہیں۔

۳۸۳۰-محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، صفوان بن نافع، ولید بن مسلم، محمد بن محمد بن کریب سے بھی منقول ہے کہ دن میں ایک ہزار سجدے کیا کرتے یعنی پانچ سو رکعتیں پڑھتے۔

۳۸۳۱-احمد بن محمد فضل، محمد بن اسحٰق ثقفی، محمد بن زکریا، محمد بن عبدالرحمٰن تیمی، ہشام بن سلیمان مخزومی کے سلسلۂ سند سے ثابت ہے کہ علی بن عبداللہ بن عباس جب مسجد حرام تشریف لاتے حج یا عمرہ کے لئے قریش مسجد حرام میں اپنی مجالس کو معطل کر دیتے اور اپنے حلقوں کی جگہ کو چھوڑ دیتے اور حضرت علی بن عبداللہ بن عباس کی مجلس کو لازم پکڑ لیتے ان کی عظمت وجلال اور فضیلت کی وجہ سے اگر وہ بیٹھتے تو یہ بھی بیٹھ جاتے اگر وہ کھڑے ہوتے تو یہ بھی کھڑے ہوتے اگر وہ چلتے تو یہ چلنے لگ جاتے اور کوئی بھی قریشی مسجد حرام میں ذکر کی مجلس نہ جماتا جب تک حضرت علی بن عبداللہ مسجد حرام سے تشریف نہ لے جاتے"

۳۸۳۲-ابواحمد بن جبلہ، ابوعباس سراج، عبیداللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر، جعفر بن سلیمان سے مروی ہے۔

حضرت علی بن عباس کی کنیت ابوالحسن تھی ایک مرتبہ جب وہ عبدالملک کے پاس آئے تو اس نے کہا اپنے نام اور کنیت کو تبدیل کرلیں اس لئے کہ یہ کنیت اور نام میں برداشت نہیں کرسکتا انہوں نے فرمایا:

نام تو نہیں تبدیل کروں گا ہاں میری کنیت ابومحمد ہے آج سے"

عامر نے یہ حدیث عبداللہ بن عباس سے نقل کی تابعین میں سے زہری، سعد، منصور معتمر وغیرہ نے نقل کی ہے۔

۳۸۳۳-ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، ہشام بن عروہ، زہری عن بن عبداللہ، ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ:

آپ ﷺ نے گوشت یا دستی کھایا پھر نماز پڑھی اور پانی کو ہاتھ تک نہ لگایا" ہشام کہتے کہ یہ حدیث محمد بن علی، ابن عباس، وہب بن کیسان، محمد بن عمرو، عطاء اور ابن عباس سے بھی مروی ہے۔

انہوں نے اکثر احادیث اپنے والد عبداللہ بن عباس سے نقل کی ہیں تابعین میں سے زہری، سعد بن ابراہیم منصور بن معتمر وغیرہ نے ان سے روایت کی ان کی اولاد نے بھی ان سے حدیث نقل کی ہے۔

۳۸۳۴-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، یونس بن ابی اسحٰق، منہال بن عمرو، علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ

مجھے حضرت عباس نے حکم دیا فرماتے ہیں: میں رات کو آپ ﷺ کے پاس گیا اور مسجد چلا گیا آپ ﷺ نے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی یہاں تک کہ مسجد میں کوئی باقی نہ رہا پھر میرے پاس آپ کا گزر ہوا پوچھا: کون ہو؟ میں نے کہا: عبداللہ آپ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے حضرت عباس نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کے ہاں رات گزاروں آپ نے فرمایا: چلو پھر' جب آپ لوٹے اور گھر میں داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا عبداللہ کے لئے بھی بستر بچھا دو میرے لئے ٹاٹ کا ایک تکیہ لایا گیا اور مجھے عباس کہہ چکے

---

[1] طبقات ابن سعد ۳۱۲/۵. والتاریخ الکبیر ۲/ت ۲۴۰۷. والجرح ۲/ت ۱۰۵۶. والجمع ۱/ ۳۵۹. وسیر النبلاء ۲۵۲/۵. والکاشف ۲/ت ۳۹۹۴. وتهذيب الكمال ۴۰۹۷ (۳۵/۲۱)

تھے کہ سونا نہیں حضور کی نماز دیکھنا آپ ﷺ آئے اور سو گئے یہاں تک کہ میں آپ کی نیند کی حالت میں تیز آواز سننے لگا پھر آپ بستر پر بیٹھ گئے اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا" سبحان الملک القدوس "تین مرتبہ کہا پھر سورۃ آل عمران کی یہ آیت پڑھی یہاں تک اس سورۃ کو ختم کر دیا"ان فی خلق السموٰت والارض" (بقرۃ:۱۶۴) پھر آپ کھڑے ہوئے اور مسواک فرمائی پھر اپنے جائے نماز کی طرف گئے اور دو رکعتیں پڑھیں جو نہ زیادہ لمبی تھیں اور نہ زیادہ چھوٹی پھر آپ اپنے بستر کو آئے اور سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کی آواز سنی پھر بستر پر بیٹھ گئے اور اسی طرح کیا جس طرح پہلے کر چکے تھے (پہلی دفعہ میں، پھر آپ نے مسواک کی اور اپنے جائے نماز کو گئے اور دو رکعتیں پڑھیں جو نہ زیادہ لمبی تھیں اور نہ زیادہ چھوٹی پھر اپنے بستر کو آئے اور سو گئے یہاں تک کہ میں آپ کی آواز سننے لگا پھر آپ بیٹھے اور اسی طرح کیا جس طرح پہلے کیا پھر آپ نے نماز پڑھی پھر آپ نے وتر ادا کئے جب آپ نے نماز ادا کر لی تو میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

اللھم اجعل فی بصری نوراً، واجعل فی سمعی نوراً، واجعل فی لسانی نورا، واجعل فی افھمی نورا، واجعل عن یمینی نورا. واجعل عن یساری نواً، واجعل من امامی نوراً، واجعل من خلفی نورا، واجعل من فوقی نوراًواجعل من تحتی نورا، واجعل لی یوم القیامۃنوراً واعظم لی نوراً"

یہ حدیث ابن عباس سے صحیح اور کئی طریقے سے مروی ہے یونس سے ابو احمد زبیری نے اسی طرح نقل کی اور داؤد بن عیسیٰ نخعی، منصور بن معتمر اور علی نے اس کو روایت کیا اور ان سے حبیب بن ابی ثابت محمد بن علی اپنے والد اور دادا سے نقل کرتے ہیں اسے احوص بن حکیم، علی بن عبداللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں اور ان تمام روایات میں ابو کریب حضرت ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کریب سے مخرمہ بن سلمان، عمرو بن دینار، شریک بن عبداللہ بن ابی نمر، سلمہ بن کہیل، بکیر طائی نے روایت کیا امام مسلم رحمہ اللہ حبیب بن ابی ثابت اور محمد بن علی کے طریق میں متفرد ہیں۔

۳۸۳۵-محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر صائغ، محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، حبیب بن حسن، عمرو بن حفص دوسی، عاصم بن علی، قیس بن ربیع، داؤد بن علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد اور دادا سے نقل کرتے ہیں کہ:

مجھے حضرت عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا میں ان کے پاس شام کو آیا وہ میری خالہ میمونہ کے گھر میں تھے فرماتے ہیں آپ ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے جب فجر سے پہلے دو رکعت پڑھ لیں تو یہ دعا فرمائی:

"اللھم انی اسالک رحمۃ من عندک تھدی بھادینی" وتحفظ بھاغائبی، وترفع بھاشاھدی، وتزکی بھاعملی، وتبیض بھاوجھی، وتلھمنی بھارشدی، وتعصمنی بھا من کل سوء، اللھم اعطنی ایمانا صادقا، ویقینا لیس بعدہ کفر، ورحمۃ انال بھا شرف کرامتک فی الدنیا والآخرۃ، اللھم انی اسالک الفوز عندالقضاء، ومنازل الشھداء، وعیش السعداء، والنصر علی الاعداء، اللھم انی انزل بک حاجتی وان قصر رأی، وضعف عملی، وافتقرت الی رحمتک، فاسألک یاقاضی الاموروباشافی الصدور، کماتجیر بین البحور ان تجیرنی من عذاب السعیر، ومن دعوۃ الثبور، وفتنۃ القبور.

اللھم وما عنہ رائی وضعف عنہ عملی، ولم تنلہ مسالتی. ولم تبلغہ امنیتی من خیر وعدتہ احداً من عبادک، اوخیرانت معطیہ احداً من خلقک، فانی ارغب الیک فیہ، واسالک یارب العالمین.

اللھم اجعلنا ھادین مھدیین غیر ضالین ولا مضلین حرباً لاعدائک سلما لأولیائک، نحب بحبک محبیک، ونعادی بعداوتک من خالفک من خلقک.

اللهم هذا الدعاء وعليك الاجابة، واللهم وهذا الجهد وعليك التكلان، ولا حول ولا قوة الا بالله، اللهم ذا الحبل الشديد، والأمر الرشيد، اسالك الامن يوم الوعيد، والجنة يوم الخلود، مع المقربين الشهود، الركع السجود، الموفين بالعهود انك رحيم ودود، تفعل ماتريد، سبحان الذى ليس العز وتكرم به، سبحان الذى تعطف بالمجد وقال به سبحان الذي لاينبغي التسبيح الا له، سبحان ذى العز والبهاء، سبحان ذى القدرة، والكرم، سبحان الذى، احصى كل شىء بعلمه.

اللهم اجعل لى نوراً في قلبي، ونوراً في قبرى، ونوراً في سمعي، ونوراً في بصرى ونوراً في شعرى، ونوراً في بشرى، ونوراً في لحمي، ونوراً في دمى، ونوراً في عظامى، ونوراً بين يدى، ونوراً من خلفى، ونوراً عن يميني، ونوراً عن شمالي، ونوراً من تحتي ونوراً من فوقي، اللهم زدني نوراً، واعطني نوراً. واجعل لي نوراً"

اس حدیث کو اس سیاق اور دعا کے ساتھ صرف انکے بیٹے داؤد نے نقل کیا ہے اور ان سے محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ متفرد ہیں۔

۳۸۳-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، ہشام بن یوسف عبداللہ بن سلیمان، محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد اور دادا ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ:

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو اس لئے کہ وہ تم کو اپنی نعمتوں میں سے کھلاتا ہے اور مجھ سے محبت کرو اللہ کا مجھ سے محبت کرنے کی وجہ سے اور میرے اہل بیت سے محبت کرو میری ان سے محبت کی بناء پر۔[1]

ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث غریب ہے حضور سے ماثور نہیں ہے سوائے علی بن عبداللہ بن عباس کے طریق سے اور ان سے ہشام بن یوسف، عبداللہ سے متفرد ہیں اور ہشام بن یوسف قاضی صنعاء تھے ان سے بھی علی بن بحر نے یحییٰ بن معین کی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۳۸۴-حبیب بن حسن، حسن بن محمد بن محمد بن سلمان شغوی، ہشام بن عمر، ولید بن مسلم، حکم بن مصعب، محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد اور دادا کے سلسلۂ سند سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو استغفار کو لازم پکڑے اللہ تعالیٰ اس کا ہر غم دور کردینگے اور تنگی سے اس کا راستہ نکالیں گے اور اسکو رزق ملے گا جہاں سے وہ گمان بھی نہ کرتا ہوگا۔[2]

یہ حدیث غریب ہے محمد بن علی کے طریق سے اور اس میں حکم بن مصعب متفرد ہیں۔

۳۸۵-عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب، ابوبکر احمد بن محمد بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ہاشم، عبداللہ بن نمیر، عتبہ بن یقظان، داؤد بن علی اپنے والد اور دادا ابن عباس سے نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کو ناپسند، توبہ کرنے والا، اور بھول جانے والا پیدا کیا گیا ہے جب نصیحت کی جاتی ہے تو نصیحت قبول کر لیتا ہے"[3]

---

[1] سنن الترمذى ۳۸۷۹. والمستدرک ۱۴۹/۳. والمعجم الكبير للطبرانى ۳۴۲/۱۰. ۳۹/۳. والتاريخ الكبير ۱۸۳/۱. وتاريخ بغداد ۱۶۰/۴. والعلل المتناهية ۲۶۶/۱.

[2] السنن الكبرى للبيهقى ۳۵۱/۳. والمعجم الكبير للطبرانى ۳۴۲/۱۰. وسنن أبى داؤد ۱۵۱۸. وسنن ابن ماجة ۳۸۱۹. والترغيب والترهيب ۴۶۸/۲. وشرح السنة ۷۹/۵. ومشكاة المصابيح ۲۳۳۹.

[3] المعجم الكبير للطبرانى ۳۴۲/۱۰. ۳۰۴/۱۱. والكامل لابن عدى ۹۵۸/۳ واتحاف السادة المتقين ۵۹۵/۸، كشف الخفا ۴۳۷/۱.

یہ حدیث داؤد بن علی کے الفاظ سے غریب ہے ان سے صرف ابن نمیر اور عتبہ نے نقل کیا۔

۳۸۳۹-ابوعمرو بن حمدان، حسین بن سفیان، نصر بن علی جہضمی، وہب بن جریر، محمد بن اسحق، عبداللہ بن ابی بکر، علی بن عبداللہ بن عباس، اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ

آپ ﷺ فتح والے دن داخل ہوئے کعبہ میں تین سو ساٹھ بت تھے ابلیس نے ان کے قدموں کو پیتل سے گاڑ دیا تھا آپ ﷺ آئے آپکے پاس ایک شاخ تھی آپ ان سب سے ہر بت کی طرف اشارہ کرتے تو وہ اوندھے منہ آگرتا اس دوران آپ فرما رہے تھے: (وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۔ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا) اور کہہ دو حق آگیا اور باطل نابود ہو گیا بے شک باطل نابود ہونے والا ہے۔ (اسرا،۸۱)

یہاں تک کہ آپ نے وہ شاخ تمام پر پھیر دی''[۱]

یہ حدیث علی بن عبداللہ کے طریق سے غریب ہے اور محمد بن اسحق، اس میں متفرد ہیں۔

۳۸۴۰-سلیمان بن احمد، بکر بن سہل، عمرو، ابن ہاشم بیروتی، اوزاعی، اسماعیل بن عبداللہ مخزمی، علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

آپ ﷺ پر پیش کیا گیا اس کو جو آپ کے بعد آپ کی امت کے لئے کھول دیا جائے گا ایک ایک کر کے تو آپ اس سے بہت خوش ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی'' ولسوف یعطیک ربک فترضی ''اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔ (الضحیٰ:۵) یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک ہزار محلات عطا فرمائے ہر محل میں بے شمار بیویاں اور حشم و خدم ہوں گے''۔

یہ حدیث علی بن عبداللہ بن عباس کے طریق سے غریب ہے ان سے صرف اسماعیل نے روایت کیا اور ان سے سفیان ثوری، اوزاعی، اسماعیل نے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۳۸۴۱-(سلیمان بن احمد، احمد بن داؤد مکی، حفص بن عمر مزنی، جعفر بن سلیمان، ابی سلیمان) بن علی بن عبداللہ بن عباس (علی بن عبیداللہ بن عباسؓ) سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے کہ

جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی رکاب پکڑی نہ اس کو اس سے کوئی امید تھی اور نہ کوئی ڈر تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے''[۲]

یہ علی کی احادیث میں سے ہے اور علی اس میں متفرد ہیں اور ان سے سلیمان اور سلیمان سے انکے بیٹے جعفر متفرد ہیں۔

(۲۳۸) محمد بن کعب قرظی[۳]

محدثین کی مبارک جماعت میں شامل ایک مبارک ترین ہستی قرظی، ابوحمزہ محمد بن کعب کی ہے' دنیا سے اکثر نفرت دلاتے رہتے اور برائیوں کے نقصانات اور ان کے عواقب پر اکثر گفتگو کرتے۔

۳۸۴۲-عبداللہ بن محمد بن علی بن اسحق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، یونس بن عبدۃ اور محمد بن کعب قرظی سے منقول ہے کہ

۱۔ صحیح البخاری ۳/۱۷۸، ۶/۱۰۸، وصحیح مسلم، کتاب الجھاد ۸۴، ۸۷. وفتح الباری ۵/۱۲۱، ۸/۱۶، ۲۰۰.

۲۔ انظر الحدیث فی: المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۳۴۷. ومجمع الزوائد ۸/۱۲. ولکن للدولابی ۲/۹۹.

۳۔ طبقات ابن سعد ۹/ق ۱۶۱. والتاریخ الکبیر ۱/ت ۶۷۹، والجرح ۸/۳۰۳. والاستیعاب ۳/۱۳۷۷. والجمع ۲/۴۴۸. وسیر النبلاء ۵/۶۵. الکاشف ۳/ت ۵۲۱۰. وتھذیب الکمال ۵۵۷۳. (۲۶/۳۴۰).

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس میں تین خصلتیں پیدا فرما دیتے ہیں' دین میں تفقہ' دنیا سے بے رغبتی و بیزاری، اور اپنے عیوب پر نظر"

۳۸۱۔ عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، حسن بن علی، عبایۃ بن کلیب، محمد بن نصر حارثی سے منقول ہے کہ حضرت محمد بن کعب قرظی فرمایا کرتے تھے:

دنیا فناء کا گھر ہے اور منزل ہے اس سے نیک بخت لوگوں نے اعراض کیا اور بدبختوں کے ہاتھوں سے یہ نکل بھاگی' بس بدبخت لوگ وہ ہیں جو اس کی رغبت رکھتے ہیں اور نیک بخت وہ ہیں جو اس سے زہد اختیار کرتے ہیں' یہ تکلیف میں ڈالنے والی ہے اس کو جو اس کی بات مانے اور ہلاک کرنے والی ہے اسکو جو اس کی پیروی کرے اور خیانت کرنے والی ہے اس سے جو اس کے سامنے جھک جائے اسکا علم جہل ہے اس کی مالداری فقر ہے اس کی زیادتی نقصان ہے اور اس کے ایام گردش میں ہیں"

۳۸۴۴۔ ابو محمد بن حیان، علی بن اسحٰق، حسین مروزی، ابن المبارک، داؤد بن قیس کہتے ہیں میں نے ابن کعب سے سنا:

زمین ایک شخص کے لئے روتی ہے اور ایک شخص کے خلاف روتی ہے روتی تو اس کے لئے ہے جو اس کی پشت پر اللہ کی اطاعت کے اعمال انجام دیتا ہے اور روتی اس کے خلاف ہے جو اس کی پشت پر اللہ کی معصیت کے کام کرتا تھا اور اس نے اسے مشقت میں ڈال رکھا تھا پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی:

"فمابكت عليهم السماء والارض وما كانوا منظرين" پھر نہ تو ان پر آسمان وزمین کو رونا آیا اور نہ ان کو مہلت ہی دی گئی (الدخان:۲۹)

۳۸۴۵۔ احمد بن جعفر بن مالک، یحییٰ بن محمد عزی، محمد بن خداش، محمد بن یزید واسطی، محمد بن سلم طائفی، عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے محمد بن کعب سے پوچھا اس آیت کے بارے میں "فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره . ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره" تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا (الزلزال:۷،۸)

انہوں نے فرمایا:

کافر جو بھی نیکی کا ایک ذرہ بھی کرے گا تو اس کا ثواب وہ اپنے آپ یا اپنے اہل اپنے مال میں دیکھ لے گا یہاں تک کہ وہ جب اس دنیا سے جائے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوگی ۔ اور جو مؤمن بھی ایک ذرہ بھی گناہ کا انجام دے گا وہ اس کی عقوبت اپنے آپ میں یا اپنے اہل میں یا اپنے مال میں ضرور پائے گا یہاں تک کہ جب وہ اس دنیا سے جائے گا تو ایک گناہ بھی اس کے ذمہ نہیں ہوگا"

۳۸۴۶۔ عبداللہ ابوالحسن بن ابان، ابوبکر اموی، ابوعبدالرحمٰن زہیر بن عباد، ابوبکر بصری سے منقول ہے کہ حضرت ابن کعب کی والدہ نے اپنے بیٹے سے کہا:

بیٹے! اگر میں تمہیں بچپنے اور پھر اب جوانی میں تجھے نہ جانتی کہ تو اچھا انسان ہے تو میں تو یہ سمجھی کہ تو نے کوئی گناہ ایجاد کرلیا ہے اس لئے کہ تم دن رات کیا کرتے ہو انہوں نے فرمایا:

امی جان! میں اس بات سے بے خوف نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر مطلع ہوں اس حال میں کہ میں گناہوں میں ہوں پھر وہ مجھ سے ناراض ہو جائے اور کہے: جاؤ! تمہاری مغفرت نہیں کرتا۔ مجھ پر قرآن کریم کے عجائب سے ایسے ایسے امور منکشف کرتا ہے کہ رات پوری گزر جاتی ہے اور میں اس سے فارغ تک نہیں ہو پاتا

۳۸۴۷۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن زیاد، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ غسانی، اپنے والد اور دادا سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے حضرت محمد بن کعب کو خط لکھا کہ اپنا غلام سالم مجھے فروخت کردیں وہ بڑا عبادت گزار تھا انہوں نے فرمایا: میں تو اسے مدبر بنا چکا ہوں

انہوں نے کہلا بھیجا کہ اچھا اسے صرف میرے پاس بھیج دیں حضرت سالم ان کے پاس آئے تو حضرت عمر نے کہا: آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں کس مصیبت میں گرفتار ہو چکا ہوں اور مجھے اندیشہ اس بات کا ہے کہ میری نجات نہ ہوگی تو حضرت سالم نے ان سے کہا: اگر بات ایسی ہی ہے جیسے آپ کہہ رہے ہیں ایک تو یہی نجات ہے آپ کے لئے ورنہ معاملہ وہی ہے جو آپ اندیشہ کررہے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا: سالم! ہمیں کوئی نصیحت کیجئے حضرت سالم نے کہا:

حضرت آدم نے ایک غلطی کی تو جنت سے نکال دیئے گئے اور تم غلطیوں پر غلطیاں کرتے ہو اور یہ امید کرتے ہو کہ جنت میں جاؤ گے بس اتنا کہہ کر خاموش ہو گئے۔

٣٨٤٨- محمد بن محمد بن عبداللہ بن زید، احمد بن اسحق قاضی، محمد بن قاسم، اصمعی، ابو مقدام ہشام بن زیاد سے منقول ہے کہ حضرت محمد بن کعب سے پوچھا گیا:

رسوائی کی جگہ کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا: کہ آدمی اس کو برا سمجھنے لگے جس کو وہ اچھا سمجھتا تھا اور اس کو اچھا سمجھنے لگے جس کو وہ برا سمجھتا تھا۔

٣٨٤٩- عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک عبیداللہ بن وہب حضرت ابن کعب کا قول نقل فرماتے ہیں:

میں پوری رات یہاں تک کہ صبح ہو جائے سورۃ زلزال اور سورۃ قارعہ پڑھوں اور اس سے زائد کچھ نہیں انکو پڑھتا ہوں اور ان میں غور کرتا ہوں یہ مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ میں پورا قرآن پڑھ لوں۔

٣٨٥٠- محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن فضل بن موسیٰ، محمد بن بکار، ابو معشر، محمد بن کعب قرظی سے منقول ہے کہ:

اگر ذکر کو چھوڑ بیٹھنے کی رخصت کسی کو ملتی تو حضرت زکریا کو ضرور دے دی جاتی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ا یتک الاتکلم الناس ثلثۃ ایام الارمزا واذکر ربک کثیرا" نشانی یہ کہ تم لوگوں سے تین دن اشارے کے سوا بات نہ کرسکو گے تو اپنے پروردگار کی کثرت سے یاد کرنا۔ (ال عمران: ٤١)

اور کسی کو چھوٹ دی جاتی تو ان کو دی جاتی جو اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "یاایھاالذین امنو اذالقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا" مؤمنو جب تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو۔ (الانفال: ٤٥)

٣٨٥١- ابوبکر محمد بن عبدالرحمٰن بن فضل، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب ابوصخر، محمد بن کعب قرظی سے اللہ کے قول "اصبروا وصابروا ورابطوا" کے بارے میں منقول ہے:

صبر کرو اللہ کے دین پر اور صبر شعار رہو اس وعدے کے لئے جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا ہے اور میرے دشمن کے مقابلے میں حفاظت کا فریضہ سرانجام دو اور اللہ سے ڈرو آپس کے معاملات میں "لعلکم تفلحون" اس وقت جب تم مجھ سے آملو گے"

٣٨٥٢- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ قطبہ ابن علاء، ابو معشر، محمد بن کعب سے اللہ عزوجل کے قول کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

"لولا ان رای برھان ربہ" کہ اللہ نے قرآن میں جو حلال کیا ہے اسے اس نے جان لیا اس سے جو حرام کیا ہے اس نے

٣٨٥٣- حبیب، حسن، ابو مسلم کشی، ابو عاصم نبیل، محمد بن رفاعہ، محمد بن کعب قرظی سے "اذیغشی السدرۃ مایغشی" جبکہ اس بیری پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا (النجم: ١٦) کی تفسیر منقول ہے کہ:

"وہ سونے کی تتلیاں تھیں جو بیری کو ڈھانپے ہوئی تھیں"

۳۸۵۴-ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، علی بن رستم، ہیثم بن خالد، یحیٰی بن صالح، ابو معشر، محمد بن کعب سے "منها قائم وحصيد" ان میں سے بعض تو باقی ہیں اور بعض تہس نہس ہو گیا۔ (ھود ۱۰۰) کے بارے میں ہے قائم سے مراد وہ نبات ہے جو کھڑی رہے اور حصید سے مراد وہ ہے جو کاٹ دی گئی ہو۔

۳۸۵۵-ابو محمد بن حیان، محمد بن یحیٰی، ابو کریب، وکیع، ابومودود کہتے ہیں میں نے کعب قرظی سے سنا:

حضرت یوسف نے اپنا سر چھت کی طرف بلند کیا تو گھر کی دیوار پر لکھا تھا: و لا تقربوا الزنا انه كان فاحشة وساء سبيلا" اور زنا کے بھی پاس نہ جانا کہ وہ بے حیائی اور برائی کی راہ ہے۔ (اسراء: ۳۲)

۳۸۵۶-ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، سعید بن سلیمان، ابو معشر، اور محمد بن کعب سے "ان عذابها كان غراما" بے شک اس کا عذاب بڑی تکلیف کی چیز ہے۔ (الفرقان: ۶۵) کے بارے میں مروی ہے کہ یہ سزا ہے اس کی کہ جو دنیا میں عیش میں رہے۔

۳۸۵۷-ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن سویہ، حسین بن علی بن اسود، عمر و عبقری، موسیٰ بن عبیدہ، محمد بن کعب سے "ان عذابها كان غراما" کے بارے میں منقول ہے کہ: اللہ نے ان سے اپنی نعمتوں کی قیمت مانگی وہ ادا نہ کر سکے تو اللہ نے ان کو اپنی نعمتوں کے قیمت کے قرض کے طور پر جہنم میں داخل کر دیا"

۳۸۵۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، قتیبہ بن سعید، عبدالرحمٰن بن ابی اموالی کہتے ہیں میں نے محمد بن کعب سے اس آیت کے متعلق پوچھا: "وما اتيتم من ربا ليربو في اموال الناس فلا يربوا عند الله" اور جو تم سود دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں افزائش ہو تو خدا کے نزدیک اس میں افزائش نہیں ہوتی۔ (الروم، ۳۹) انہوں نے فرمایا:

وہ شخص جو اپنا مال اس لئے دیتا ہے کہ اسکو اسکا بدلہ ملے اور زیادہ ملے تو یہ اللہ کے ہاں بڑھوتری نہیں پاتا اور وہ مال جو اللہ کی رضا کے لئے دیا جائے اور اس سے بدلہ مقصود نہ ہو تو ایسے مال کو اللہ دگنا کرتے ہیں"

۳۸۵۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس، محمد بن مثنیٰ، ابوبکر حنفی، عمیر بن ہانی مدنی، کہتے ہیں میں نے محمد بن کعب سے اللہ عزوجل کے قول" ادخلني مدخل صدق واخرجني مخرج صدق" مجھے اچھی طرح (مدینے میں) داخل کیجیو اور (مکہ سے) اچھی طرح نکالیو (الاسراء: ۸۰) کے متعلق استفسار کیا تو انہوں نے فرمایا:

بندہ کہتا ہے: میرے خفیہ اور اعلانیہ امور کو اچھا کر دیجئے"

۳۸۶۰-ابو محمد بن حیان، محمد بن یحیٰی مروزی، عاصم بن علی، ابو معشر محمد بن کعب، اللہ تعالیٰ کے اس قول" او القى السمع وهو شهيد" یا دل سے متوجہ ہو کر سنتا ہے (ق: ۳۷) کے بارے میں فرماتے ہیں:

"وہ قرآن پاک سنتا ہے اور اس کا دل اس کے ساتھ ہوتا ہے کہیں دوسری جگہ نہیں ہوتا۔

۳۸۶۱-ابو محمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، ابوایوب، نعمان، موسیٰ بن عبیدۃ اور محمد بن کعب سے منقول ہے "فاسعوا الى ذكر الله" تو اللہ کی یاد کے لئے جلدی کرو۔ (الجمعہ: ۹۷) سعی سے مراد یہ ہے کہ کوئی کام ہاتھ سے نہ کر رہا ہو۔

۳۸۶۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، عبدالرحمٰن بن ابی الموالی اور محمد بن کعب سے منقول ہے:

کبیرہ گناہ تین ہیں: تو اللہ کے عذاب سے مامون ہو جائے اور اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جائے اور تو اللہ کی رحمت و مہربانی سے ناامید ہو جائے پھر حضرت قرظی نے یہ آیات تلاوت فرمائیں" افامنوا مكر الله ولا يا من مكر الله الا القوم الخاسرون" کیا یہ لوگ خدا کے داؤں کا ڈر نہیں رکھتے (سن لو) خدا کے داؤں سے وہی لوگ نڈر ہوتے ہیں جو خسارہ پانے والے ہیں۔ (الاعراف: ۹۹) "ومن يقنط من رحمة ربه إلا الضالون" خدا کی رحمت سے مایوس ہونا گمراہوں کا کام ہے (الحجر: ۵۶) اور حضرت یعقوب علیہ

السلام نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: (" لاتیاسوا من روح اللہ، انہ لایاس من روح اللہ الا القوم الکفرون " اور خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو کہ خدا کی رحمت سے بے ایمان لوگ ناامید ہوا کرتے ہیں۔ (یوسف: ۸۷)

۳۸۶۳- محمد بن علی، احمد بن جعفر بن موسیٰ، ابو ہشام رفائی، یحیٰ بن یمان اسماعیل بن رافع اور حضرت ابن کعب قرظی سے منقول ہے:

صاحب قرآن کے یاقوتوں میں سے ایک یاقوت سے مشرق ومغرب روشن ہو جائیگی"

۳۸۶۴- عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ہشام بعلبکی، محمد بن شعیب اور عمر مولی عفرہ سے منقول ہے کہ میں نے محمد بن کعب قرظی کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

جھوٹ بولتے ہیں خدا کی قسم زمین والوں کا کوئی ستارہ آسمان پر نہیں بلکہ یہ لوگ کاہنوں کی پیروی کرتے اور ستاروں کو علت بناتے ہیں پھر یہ آیت پڑھی "ھل انبئکم علی من تنزل الشیاطین تنزل علی کل افاک اثیم "میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں۔ ہر جھوٹے گناہگار پر اترتے ہیں۔ (الشعراء: ۲۲۱-۲۲۲)

۳۸۶۵- ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، یونس بن عبد الاعلیٰ، ابن وہب، قاسم بن عبداللہ، موسیٰ بن عقبہ حضرت قرظی سے نقل کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی ابتداء تخلیق ہی کفر پر کی تھی اس نے ملائکہ کی طرح عمل کیا بس اللہ نے اس کو ابتدائے تخلیق کی طرف لوٹا دیا اور جادوگروں کی تخلیق ہی نیک بختی پر تھی انہوں نے جادوگروں کے جیسے اعمال کئے پھر اللہ نے ان کو اس ابتدائے تخلیق کی طرف لوٹا دیا یعنی نیک بختی کی طرف یہاں تک کہ انکی وفات بھی نیک بختی اور سعادت کی حالت میں ہوئی۔

۳۸۶۶- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبدالرحمن مقری، حیوۃ، ابو صخر، محمد بن کعب قرظی سے نقل کرتے ہیں:

"جب مؤمن کی جان نکالی جاتی ہے تو فرشتے موت کے اس کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ کے ولی! السلام علیکم، اللہ بھی تم کو سلام کہتے ہیں پھر اس کو یہ آیت سناتا ہے "الذین تتوفھم الملئکۃ طیبین یقولون سلم علیکم" جب فرشتے ان کی جانیں نکالنے لگتے ہیں اور یہ (کفر و شرک سے) پاک ہوتے ہیں تو سلام علیکم کہتے ہیں (النمل ۳۲)

محمد بن کعب نے صحابہ سے روایت کیا جیسے زید بن ارقم، عبداللہ بن عباس، مغیرہ بن شعبہ، ابو ہریرہ، انس بن مالک اور تابعین نے بھی ان سے روایت کی ہے جیسے حکم بن عیینہ، محمد بن منکدر۔

۳۸۶۷- ابو عمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، عبداللہ بن معاذ، شعبہ، حکم بن عیینہ اور محمد بن کعب قرظی حضرت زید بن ارقم سے نقل کرتے ہیں کہ

میں نے عبداللہ بن ابی کو یہ کہتے سنا: "لاتنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا" (المنافقون)

میں حضور ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی۔ عبداللہ بن ابی بھی آیا اور اس نے حلف اٹھایا کہ میں نے یہ نہیں کہا ہے میرے پاس صحابہ آئے اور مجھے ملامت کی میں گھر آیا اور سو گیا گویا کہ غمگین تھے فرماتے ہیں:

حضور نے میرے پاس پیغام بھیجا میں خود گیا تو آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے تم کو سچا کر دیا ہے اور تمہارے عذر کو اور پھر یہ دو آیتیں تلاوت فرمائیں

"ھم الذین یقولون لاتنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا" یہی ہیں جو کہتے ہیں جو لوگ رسول خدا کے پاس (رہتے) ہیں ان پر (کچھ) خرچ نہ کرو (المنافقون ۷)[1]

---

[1] فتح الباری ۸/۶۴۴، ۶۴۶۔

یہ حدیث معاذ صحیح اور متفق علیہ ہے اور دونوں اماموں نے اسے عبید اللہ بن معاذ سے روایت کیا ہے زید بن ارقم سے ایک جماعت نے روایت کی خلیفہ بن حصین، ابوحمزہ انصاری، ابواسحق سبیعی، ابوسعید ازدی وغیرہ حضرات''

۳۸۶۸-عبداللہ بن شعیب بن مہران، عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد عیسیٰ، ابوالمقدام، علی بن احمد مصیصی، ہیثم بن خالد، عبدالکبیر بن معافی موسیٰ بن خلف، ابومقدام، ابوبکر بن خلاد حارث بن ابی اسامۃ، شریح بن یونس، عبدالعزیز بن عبدالصمد، ہشام بن زیاد، ابوالقاسم سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید قاسم بن سلام عباد بن عباد، ہشام بن زیاد ابی المقدام کے طویل سلسلۂ سند سے محمد بن کعب قرظی اور ابن عباس کے حوالہ سے حضور ﷺ کا قول منقول ہے:

جو چاہے کہ سب سے طاقتور ہو جائے وہ اللہ پر توکل کرے اور جو شخص چاہے کہ سب سے زیادہ اکرام والا ہو وہ اللہ سے ڈرے اور جو چاہے کہ سب سے زیادہ مالدار ہو جائے وہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے اس کو زیادہ قابل بھروسہ سمجھے اس سے جو اس کے اپنے ہاتھ میں ہے سنو! میں تم کو تمہارے بدترین لوگوں پر متنبہ نہ کروں؟ صحابہ نے عرض کیا: ہاں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا

جو لوگوں سے بغض رکھے اور لوگ اس سے بغض رکھیں'' کیا میں تم کو اس سے زیادہ برا نہ بتلاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا:

جو شخص لغزش سے درگزر نہ کرے اور معذرت کو قبول نہ کرے اور گناہ کو بخشتا نہیں پھر آپ نے فرمایا:

میں تمہیں اس سے برا بتلاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا: ہاں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: جس سے خیر کی امید نہ ہو اور اس کے شر سے مامون نہ ہوا جائے۔

عیسیٰ ابن مریم بنی اسرائیل کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے بنی اسرائیل! حکمت کو جاہلوں کے سامنے بیان نہ کرو تم اس پر ظلم کرو گے اور اہل لوگوں کے سامنے بیان کرنے سے نہ رکو اس پر ظلم کرو گے اور طالب پر ظلم نہ کرو اور ظالم سے بدلہ نہ لو تمہارا فضل تمہارے پروردگار کے ہاں باطل چلا جائیگا اے بنی اسرائیل! امور تین طرح کے ہوتے ہیں: ایک وہ جس کا اچھا ہونا واضح ہو چکا ہو تو اس کی تو پیروی کرو اور ایک وہ جس کا برا ہونا واضح ہو چکا ہو اس سے بچو اور ایک وہ جس میں معاملہ مختلف ہو گیا ہو اس کو اللہ کی طرف لوٹاؤ۔

عیسیٰ کے الفاظ ہیں محمد بن کعب سے عیسیٰ بن میمون نے اسی طرح روایت کیا اور حدیث اس سیاق کے ساتھ محمد بن کعب اور ابن عباس کے واسطہ سے حضور سے اسی طرح مروی ہے۔

۳۸۶۹-ابوعمرو محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن شیبان بن فروخ، عیسیٰ بن میمون اور محمد بن کعب حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

تین چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں: بدترین بخل، خواہش نفسانی جس کی پیروی کی جائے اور ہر شخص کا اپنی رائے کو پسند کرنا۔[1]

۳۸۷۰-احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن مہدی، سعید بن سلیمان، عیسیٰ بن میمون، محمد بن کعب اور حضرت ابن عباسؓ کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ منبر پر چڑھے اور فرمایا: موسیٰ بن عمران نے جب بنی اسرائیل کو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں تو کہا: اے بنی اسرائیل!

۱- انظر الحدیث فی: الکنی للدولابی ۱/۱۵۱. ومجمع الزوائد ۱/۹۰، ۹۱. ومشکاۃ المصابیح ۵۱۲۲. وأمالی الشجری ۲/۲۱۸ واتحاف السادۃ المتقین ۸/۱۶۴، ۱۹۲، ۳۷۷، ۹/۱۷۸، ۲۷۸، وتخریج الاحیاء ۳/۲۳۵. وکشف الخفا ۱/۳۸۲. والاحادیث الصحیحۃ ۱۸۰۲. وکنز العمال ۴۳۵۹۴. ۴۳۶۰۸. ۴۳۸۶۶.

تم کتنا علم حاصل کرتے ہو اور عمل نہیں کرتے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی علم حاصل کرتے ہو اور عمل نہیں کرتے [۱]
(یہ حدیث محمد بن کعب کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے سعید اور عیسیٰ کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۸۷۱-سلیمان بن احمد، ابوزرعۃ دمشقی، آدم بن ابی ایاس، عیسیٰ بن میمون، محمد بن کعب اور حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: دو بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں گھس کر اتنا فساد نہیں مچاتے جتنا ابن آدم کا عزت اور مال کی محبت اس کے دین کو تباہ و برباد کرتے ہیں۔[۲]

یہ حدیث ابن عباس سے محمد بن کعب کے طریق سے غریب ہے

۳۸۷۲-ابوبکر محمد بن فتح حنبلی، علی بن حسن بن سلمان، یعقوب بن ماہان، سعید بن محمد، صالح بن حسان، محمد بن کعب حضرت ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ

آپ ﷺ نے فرمایا: ہر دین کا خلق ہوتا ہے اور اسلام کا اخلاق حیاء ہے۔[۳]

یہ حدیث محمد بن کعب کے طریق سے غریب ہے سعید صالح سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۸۷۳-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، فاروق خطابی، ابوقاسم کشی، ابوالمنہال، شعبہ، محمد بن جبار، محمد بن کعب اور حضرت ابوہریرہ سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے۔

رحم رحمٰن کا ہی ایک حصہ ہے کہتا ہے: پروردگار! مجھ پر ظلم کیا گیا، پروردگار! میرے ساتھ بری طرح پیش آیا گیا اللہ تعالیٰ اسے جواب دیتے ہیں کیا تو اس پر راضی نہیں کہ میں ملاؤں اس کو جو تجھے ملائے اور قطع کروں اسے جو تجھ کو قطع کرے''۔[۴]

محمد بن عبدالجبار مدنی ہیں اور انصار میں فقیہ تھے ان سے شعبہ متفرد ہیں۔

۳۸۷۴-علی بن احمد بن علی مصیصی، ایوب بن سلیمان مصیصی، علی بن زیاد مقری، عبدالعزیز بن ابی حازم، موسیٰ بن عبیدہ، قرظی اور حضرت ابوہریرہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا ایمان نہیں جو امانت دار نہیں اور اس کا دین نہیں جس کی عقل نہیں''[۵]

یہ حدیث قرظی کے طریق سے غریب ہے اور موسیٰ بن عبیدہ اس میں متفرد ہیں۔

۱۔ اتحاف السادة المتقين ۱/ ۳۷۵. وتنزية الشريعة ۱/ ۲۴۵.

۲۔ سنن الترمذی ۲۳۷۶. ومسند الامام أحمد ۳/ ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۶۰. وسنن الدارمی ۲/ ۵۰۴، ۳۰۴. والمستدرک ۳/ ۴۲۰. والمعجم الكبير للطبرانی ۱۹/ ۹۶. والصغير ۲/ ۱۱. واتحاف السادة المتقين ۸/ ۱۴۴، ۱۴۵، ۲۳۸، ۹/ ۹۲. والترغيب والترهيب ۲/ ۵۴۰. ۳/ ۵۴۸. ۴/ ۱۷۷.

۳۔ سنن ابن ماجة ۴۱۸۱، ۴۱۸۲. والمعجم الصغير للطبرانی ۱/ ۱۲. ومسند الشهاب للديلمی ۱۰۱۸، ۱۰۱۹. ومشكاة المصابيح ۵۰۹۰، ۵۰۹۱. والترغيب والترهيب ۳/ ۳۳۹. والعلل المتناهية ۲/ ۲۲۱. وأمالی الشجری ۲/ ۱۹۶. وكنز العمال ۵۷۵۷.

۴۔ سنن الترمذی ۱۹۲۴. والسنن الكبری ۷/ ۲۶. والمستدرک ۲/ ۳۰۲. ۴/ ۱۵۸، ۱۵۹. والأدب المفرد ۵۴، ۵۵، وصحيح ابن حبان ۲۰۳۵. وأمالی الشجری ۲/ ۱۲۶. والدر المنثور ۲/ ۶۵. واتحاف السادة المتقين ۶/ ۳۱۲.

۵۔ المعجم الكبير للطبرانی ۸/ ۲۳۰. ۱۰/ ۲۸۰. ومسند الامام أحمد ۳/ ۱۳۵، ۱۵۴، ۲۱۰، ۲۵۱. والمصنف لابن ابی شيبة ۱۱/ ۱۱. ومجمع الزوائد ۱/ ۹۶، ۲۹۲، ۳/ ۸۳. ومشكاة المصابيح ۳۵. والترغيب والترهيب ۳/ ۴۰۰. وأمالی الشجری ۲/ ۱۵۴. وصحيح ابن خزيمة ۲۳۳۵. وصحيح ابن حبان ۴۷.

۳۸۷۵-سلیمان بن احمد، جبیر بن عرفہ، ہانی بن متوکل، ابو ربیعہ سلیمان بن ربیعہ، موسیٰ بن عبیدہ، محمد بن کعب قرظی حضرت ابو ہریرہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں: جس نے دنیا میں صدقہ اچھی طرح کیا وہ پل صراط سے گزر جائیگا اور جس نے ضعیف محتاج کی حاجت پوری کی اللہ تعالیٰ اس کے ترکے میں اسکو بدلہ دیں گے"[1]

محمد بن کعب سے یہ حدیث غریب ہے سلیمان اور موسیٰ اس میں متفرد ہیں۔

۳۸۷۶-ابو احمد محمد بن احمد قاضی، ابراہیم بن زہیر، مکی بن ابراہیم، ھاشم بن ہاشم، عمر بن ابراہیم محمد بن کعب، مغیرہ بن شعبہ سے آپ ﷺ کا قول منقول ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے اس کے اور جنت میں داخلے میں مرنا حائل ہے جب مرے گا تو سیدھا جنت میں داخل ہوگا"[2]

یہ مغیرہ کے طریق سے غریب ہے ھاشم بن ہاشم عمر سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

(۲۳۹) زید بن اسلم[3]

حلیم و بردبار، سلیم الطبع، عدل کے قائل، جہالت سے کوسوں دور اور نوافل میں مشغول حضرت ابو اسامہ زید بن اسلم کا شمار بھی خدام حدیث نبوی میں ہوتا ہے۔

۳۸۷۷-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعید، ہشام بن سعد، زید بن اسلم سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے جہالت کو چھوڑا اور زائد کو بھی بجالایا اور عدل کے ساتھ عمل کیا۔[4]

۳۸۷۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم اور حضرت زید بن اسلم کے صاحبزادے زید ہی سے منقول ہے کہ حضرت زید بن اسلم نے فرمایا:

جو اللہ کا اکرام اس کی اطاعت کر کے کرتا ہے اللہ اس کا اکرام جنت سے کرتا ہے اور جو اللہ کا اکرام ترک گناہ سے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا اکرام اس سے کرتا ہے کہ اسکو جہنم سے بچالیتا ہے۔

اللہ سے مدد مانگو اللہ اپنے سوا ہر ایک سے مستغنی کردیگا اور تجھ سے زیادہ کوئی اللہ کو لیکر تجھ سے زیادہ مالدار نہ ہو جائے اور کوئی تجھ سے زیادہ اس کا محتاج نہ ہو جائے"۔

۳۸۷۹-عبداللہ بن محمد، علی بن اسحٰق، حسین مروزی، ابن مبارک، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں وہ ریاء کے بارے میں بتارہے تھے:

جو تیرے اپنے نفس سے ہو اور تیرا نفس اس سے خوش ہو تو وہ تیرے نفس کے لئے ہے اس سے رک جا اور جو تیری طرف سے ہو اور تیرے نفس کو اس سے کراہت ہو تو یہ شیطان کی طرف سے ہے اس سے پناہ مانگو اللہ کی"۔

---

[1] تفسیر القرطبی ۵/ ۵۱

[2] المعجم الکبیر للطبرانی ۸/ ۱۳۴. ومجمع الزوائد ۲/ ۱۴۸. وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۱۲۰، ۱۲۱. والکنی للدولابی ۱/ ۱۹۱، ۱۲۰.

[3] طبقات ابن سعد ۹/ق ۲۱۶. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۱۲۸۷. والجرح ۳/ت ۲۵۱۱. والجمع ۱/ ۱۴۴، واسد الغابۃ ۲/ ۲۲۰. وسیر النبلاء ۵/ ۳۱۶. والکاشف ۱/ ۳۳۶. وتہذیب الکمال ۲۰۸۸ (۱۰/ ۲)

[4] کنز العمال ۴۳۲۸۸.

۳۸۸۰-عبداللہ، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوربیع، ابن وہب، ہشام بن سعد، زید بن زید اسلم سے منقول ہے کہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ عزوجل سے پوچھا فرمایا: پروردگار! مجھے اپنے اہل کے بارے میں بتائیں جو تیرے اہل میں اور تو ان کو پناہ دیگا اس دن جس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا سوائے تیرے سائے کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وہ پاک دلوں والے، انکے ہاتھ تخی، محبت کریں میرے حلال کی وجہ سے آپس میں وہ لوگ ہیں کہ جب میرا تذکرہ ہوتا ہے تو مجھے یاد کرنے لگ جاتے ہیں اور جب ان کا تذکرہ ہوتا ہے تو ان کی وجہ سے میرا بھی تذکرہ ہو جاتا ہے اور جو میرے ذکر کو ایسے آتے ہیں جیسے پرندہ اپنے گھونسلے کی طرف جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کیے جانے پر غصہ ہو گئے ہیں ایسے جیسے چیتا جب چھپے وہ میری محبت کی وجہ سے عاشق زار ہوتے ہیں جیسے بچہ لوگوں کی محبت سے۔"

۳۸۸۱-محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، یزید بن بشر حضرمی، ابن وہب، عبدالرحمن بن زید بن اسلم نقل کرتے ہیں کہ میرے والد کہا کرتے تھے:

بیٹے! تم اپنے آپ کو کیسے اچھا سمجھتے ہو؟ اور تم نہیں چاہتے کہ اپنے سے بہتر کو دیکھو مگر یہ کہ اللہ کے بندوں میں ایسا کوئی دیکھ لیتے ہوائے بیٹے! یہ نہ سمجھو کہ تم ایسے آدمی سے بہتر ہو جو لا الٰہ الا اللہ کہتا ہو یہاں تک کہ تم جنت میں چلے جاؤ اور وہ جہنم میں جب تم جنت میں داخل ہو جاؤ اور وہ جہنم میں تب ظاہر ہوگا تم اس سے بہتر تھے۔

۳۸۸۲-محمد بن علی، ابوعباس بن قتیبہ، محمد بن ابان، ابن وہب، مالک بن انس، زید بن اسلم سے منقول ہے کہ

جو اللہ سے ڈرے اور تقویٰ اختیار کرے لوگ اس سے محبت کرتے ہیں اگرچہ اسے کوتاپسندیدہ خیال کرتے ہو"

۳۸۸۳-سلیمان بن احمد، اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر اور زید بن اسلم سے منقول ہے کہ

پچھلے وقتوں میں ایک عبادت گزار تھا جو عبادت میں بہت زور لگاتا اور اس نے اپنے اوپر سختی کر رکھی تھی لوگوں کو بھی اللہ کی رحمت سے مایوس کرتا جب اس کا انتقال ہوا تو اللہ سے پوچھا پروردگار میرے لئے کیا ہے اللہ عزوجل نے فرمایا: آگ کہنے لگا تو میری عبادت ومشقت کیا ہوئی؟ اللہ عزوجل نے فرمایا: تو لوگوں کو میری رحمت سے ناامید کیا کرتا تھا آج کے دن تجھے اپنی رحمت سے میں مایوس کرتا ہوں۔

۳۸۸۴-عمر بن احمد بن عثمان، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز محمد بن بکار، ابومسعر، اور زید بن اسلم سے منقول ہے کہ

نبیوں میں سے ایک نبی نے اپنی قوم کو حکم دیا کہ وہ اللہ عزوجل کو قرضہ دیں ان میں سے ایک نے کہا: یا اللہ میرے پاس میرے گدھے کے چادر کے علاوہ کچھ نہیں اگر آپ کا بھی گدھا ہے تو آپ میرے چارے سے اپنے گدھے کو کھلائیں یہ شخص نماز میں یہ دعا کیا کرتا تو ان نبی نے اس کو منع کیا تو اللہ عزوجل نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ کیوں منع کیا اسکو؟ وہ دن میں اتنی اتنی بار مجھے ہنسایا کرتا۔

حضرت شیخ فرماتے ہیں: حضور ﷺ سے دوسرے حضرات نے مسنداً نقل کیا ہے اس عبارت کو "چھوڑ دو اسے میں بندوں کو انکی عقلوں کے مطابق نوازتا ہوں"۔

۳۸۸۵-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، ہشام بن سعد اور حضرت زید بن اسلم سے منقول ہے کہ

اللہ کے ایسے بندے ہیں جو خیر کی کنجی اور شر کے لئے تالے ہیں اور اللہ کے بندے ایسے ہیں جو خیر کے لئے تالے اور شر کی کنجی ہیں۔

۳۸۸۶-ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید اور یعقوب بن عبدالرحمن قاری کہتے ہیں میں نے حضرت زید بن اسلم سے "المستغفرین بالاسحار" کی تفسیر پوچھی تو فرمایا:

جو لوگ صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں۔"

۳۸۸۷- محمد بن علی، احمد بن علی بن مثنی، سعید بن عبد الجبار، مالک بن انس اور حضرت زید بن اسلم سے اللہ تعالیٰ کے قول "سواء علینا اجزعنا ام صبرنا مالنا من محیص" کے بارے میں مروی ہے انہوں نے سو سال جزع کیا ہوگا اور سو سال صبر اس کے بعد یہ کہیں گے

۳۸۸۸- ابو محمد بن حیان، احمد بن سہل اشنانی، داؤد بن رشید، بقیہ، مبشر بن عبید، زید بن اسلم سے "وقالوا لجلودھم لم شھدتم علینا" اور وہ اپنے چمڑوں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف کیوں شہادت دی (فصلت:۲۱) کے بارے میں نقل ہے وہ اپنی شرمگاہوں سے کہیں گے کیوں تم نے ہمارے خلاف گواہی دی؟

۳۸۸۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد ابن عجلان زید بن اسلم سے نقل کرتے ہیں: حضرت لقمان سے پوچھا گیا: آپ کا کونسا عمل آپ کو زیادہ پسند ہے فرمایا: لایعنی کا ترک۔

۳۸۹۰- محمد بن علی، موسیٰ بن حسن بن موسیٰ، حارث بن مسکین، ابوالقاسم، مالک اور حضرت زید بن اسلم سے منقول ہے کہ

ایک شخص قبرستان میں رہنے لگا کسی نے کچھ کہا تو کہنے لگا یہ سچے دوست ہیں اور ان سے میں عبرت لیتا ہوں"

حضرت زید بن اسلم نے صحابہ سے روایت کیا اور عبداللہ بن عمر بن خطاب سے سنا اور مالک بن انس سے بھی اور ان سے روایت کرنے والوں میں تابعین اور ائمہ کبار ہیں جیسے زہری، ایوب سختیانی، عبیداللہ بن عمر، محمد بن عجلان روح بن قاسم، محمد بن اسحق ثوری مالک بن انس، ابن عیینہ، سلیمان بن بلال وغیرہ حضرات۔

۳۸۹۱- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، خارجہ بن مصعب، زید بن اسلم اور حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

جو شخص بغیر امام کے مرا تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جس شخص نے اپنا ہاتھ اطاعت سے چھڑا لیا قیامت کے دن وہ آئے گا اور اس کے لئے کوئی حجت نہیں ہوگی"[۱]

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے مسلم بن حجاج نے اپنی صحیح میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے عمرو بن علی، ابن مہدی، ہشام بن سعد، زید کے طریق سے اور زید سے تابعین اور ائمہ نے نقل کیا جیسے زہری، سعید بن ھلال، ابن عجلان، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار، داؤد بن قیس، حفص بن میسرۃ یحیٰی بن علاء

۳۸۹۲- ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب قعنبی، مالک بن انس، زید بن اسلم عبداللہ بن عمر بن خطابؓ سے نقل کرتے ہیں:

مشرق کی طرف سے دو شخص آئے اور خطبہ دیا لوگوں کو ان کے خطبہ نے تعجب میں ڈالا آپ ﷺ نے فرمایا:

"بے شک بعض بیان جادو ہوتے ہیں"[۲]

یہ حدیث ثابت ہے۔ امام بخاری نے صحیح میں عبداللہ بن یوسف عن مالک بن انس عن زید کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے اور زید سے

---

[۱] مسند الامام أحمد ۹۶/۴. والمعجم الكبير للطبرانی ۳۸۸/۱۹. وكنز العمال ۴۶۴، ۱۴۸۶۳.

[۲] سنن أبی داؤد ۵۰۰۷، ومسند الامام أحمد ۲۶۹/۱، ۳۰۳، ۳۰۹، ۳۱۳، ۳۲۷، ۳۳۲، ۳۴۵، ۱۶/۲، ۵۹، ۶۲، ۹۴، ۳۰۳، ۴۷۰/۳، ۲۶۳/۴. والمستدرک ۶۱۳/۳. والسنن الكبرى للبيهقی ۲۸۰/۳. وموطا مالک ۹۸۶. وشرح السنة ۳۶۳/۱۲. ومشكاة المصابيح ۴۷۸۳. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۲۰۹. وفتح البارى ۲۳۷/۱۰، ۵۴۰. ومجمع الزوائد ۱۱۶/۸، ۱۱۷، ۱۲۳.

ائمہ میں سے روح بن قاسم، سفیان ثوری، عبدالعزیز دراوردی، اسماعیل بن جعفر، ظہیر بن محمد، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم، عبداللہ بن عمر العمری نے روایت کی ہے۔

۳۸۹۳-ابوبکر خلاد، محمد بن غالب، قعنبی، مالک بن انس، نافع، عبداللہ بن دینار زید بن اسلم ابن عمر سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے جو اپنے کپڑے کو کھینچتا پھرے تکبر سے''۔[1]

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے مسلم نے اپنی صحیح میں اسے ذکر کیا ہے یحییٰ مالک بن انس کے طریق سے اور ائمہ اور مشاہیر نے زید بن اسلم، روح بن قاسم، معتمر، دراوردی، اسماعیل بن جعفر، ہشام بن سعد، داؤد بن قیس، زھیر بن محمد، حفص بن میسرہ وغیرہ۔

۳۸۹۴-حمید، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم اور حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جنت میں وہ داخل ہوگا جو جنت کی امید رکھتا ہو اور جہنم سے وہ بچے گا جو اس سے خوف رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں رحم کرنے والے پر رحم کرتا ہے۔[2]

یہ حدیث غریب ہے مرفوع متصل ہے حفص اسمیں متفرد ہیں ابن عجلان نے زید سے مرسلاً نقل کیا ہے۔

۳۸۹۵-سعید بن محمد بن ابراہیم ناقد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن طارق واشی، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اپنے والد اور حضرت ابن عمر کے سلسلہ سند سے نقل کرتے ہیں کہ

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی کچھ مخلوق ایسی ہے کہ اللہ نے ان کو لوگوں کی حاجات کے لئے پیدا کیا ہے لوگ ان کی پناہ لیتے ہیں اپنی حوائج کے سلسلے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ عزوجل کے عذاب سے مامون ہوں گے''۔[3]

ابن عمر کے طریق سے حضرت زید کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کیا ہم نے اسے احمد بن طارق سے ذکر کیا ہے۔

۳۸۹۶-سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، عبدالملک بن سلمہ اموی، سلیمان بن بلال زید بن اسلم اور حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے پاس دو اشخاص اپنا جھگڑا لے کر آئے آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو بشر ہوں بس اور میں وہی فیصلہ کروں گا جو تم سے سنوں گا اور ہوسکتا ہے کہ تم میں سے ایک دلیل کو زیادہ اچھے طریقے سے بیان کرے دوسرے سے بس جس شخص کو میں اپنے دوسرے بھائی کا حق دے دوں تو میں اسکو آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں۔[4]

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے عروہ بن زبیر، زینب بنت سلمہ کے طریق سے اور زید بن اسلم کے طریق سے بھی غریب ہے اور سلیمان بن بلال اسمیں متفرد ہیں۔

۳۸۹۷-ابوبکر محمد بن احمد، محمد بن عبید ازدی، حسین بن میمون، ھذیل بن حبیب، مقاتل بن سلیمان، زید بن اسلم حضرت عبداللہ بن عمر بن خطابؓ سے نقل کرتے ہیں کہ:

جب وہ آیات اتریں جن میں اللہ تعالیٰ نے آگ کو واجب کیا ہے جو اس کے اعمال کرے یعنی ''لاتاکلوا اموالکم

۱۔ صحیح البخاری ۷/۱۸۲۔ وصحیح مسلم، کتاب اللباس باب ۹، وفتح الباری ۱۰/۲۵۲، ۱۳/۲۷۳۔

۲۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ۱۳/۲۳۲۔ والدر المنثور ۶/۳۱۱۔ وکنز العمال ۵۸۶۶۔

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۳۵۸۔ ومجمع الزوائد ۸/۱۹۲۔ والترغیب والترھیب ۳/۳۹۰۔

۴۔ صحیح البخاری ۳/۱۷۲۔ ۹/۸۹۔ ۹۰۔ وصحیح مسلم، کتاب الأقضیۃ ۵

بینکم "ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ (النساء:۲۹) ومن یقتل مؤمنا متعمداً" اور جو شخص مسلمان کو قصداً مار ڈالے (النساء ۹۳)

"ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلماً" جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں (النساء:۱۰) اور اسی طرح کی آیتیں تو ہم اس کی گواہی دیا کرتے تھے کہ جس نے اس میں سے کچھ بھی کیا تو آگ اس کے لئے واجب ہوگئی یہاں تک کہ آیت "ان اللہ لایغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء" خدا اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے معاف کردے (النساء:۴۸) اتری تو ہم حلفاً شہادت دینے سے رک گئے تو ہم اس کی گواہی نہیں دیتے تھے کہ اس کے لئے آگ واجب ہوگئی اور ہم ان پر تخفیف کیا کرتے بوجہ اسکے کہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے واجب کیا تو حضرت مقاتل نے فرمایا: حضرت علی بن ابی طالب فرماتے تھے: فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ کرے اور اللہ عزوجل کی نافرمانی کے لئے بھی انکو کھلا چھوڑ نہ دے"

یہ حدیث مقاتل اور زید کے طریق سے غریب ہے اور نعمان بن عبداللہ نے حماد بن قراط عن مقاتل کی سند سے اس طرح روایت کی ہے

۳۸۹۸- سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، حبیب کاتب مالک، ہشام بن سعد، زید بن انس اور حضرت انس بن مالک سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے:" تین قسم کے لوگ جمع نہیں ہوئے دعا کے لئے مگر یہ کہ اللہ پر حق ہے کہ وہ ان کے ہاتھ نہ لوٹائے"۔[1]

زید سے یہ حدیث غریب ہے اسے صرف حبیب نے ہشام سے روایت کیا ہے۔

۳۸۹۹- حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، ابومعشر، یعقوب بن زید بن طلحان، زید بن اسلم اور حضرت انس کے سلسلۂ سند سے ثابت ہے کہ

ہم حضور ﷺ کے پاس تھے تو لوگوں نے ایک شخص کا تذکرہ کیا اور دشمن پر غالب آنے کا اور غزوہ میں جان مارنے کا آپ ﷺ نے فرمایا: میں اسے نہیں جانتا؟ صحابہ نے عرض کیا: ہاں یارسول اللہ! کیوں نہیں اس کی یہ صفت ہے آپ نے فرمایا میں اسے نہیں جانتا؟ وہ برابر اس کے بارے میں بیان کرتے رہے آپ فرماتے میں اسے نہیں جانتا؟ یہاں تک کہ وہ شخص آگیا تو صحابہ نے کہا: یہی ہے وہ یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: میں اسے نہیں جانتا؟ یہ پہلا قرن ہے جو میں اپنی امت میں دیکھ رہا ہوں اس شخص میں شیطان کی طرف سے مرض ہے وہ آیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے اس سے کہا:

میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ جب ہمارے پاس آئے تو تم نے نہ سوچا کہ مجلس میں کوئی ایسا موجود نہیں جو تم سے بہتر ہو؟ اس نے کہا: واقعی یہ بات ہے پھر وہ شخص مسجد میں داخل ہوگیا۔ آپ ﷺ نے ابوبکر سے فرمایا جاؤ اسے قتل کردو۔ حضرت ابوبکر گئے تو اسے نماز پڑھتے پایا تو اپنے جی میں کہا: نماز پڑھنے والے کا حق ہوتا ہے میں پہلے حضور سے مشورہ کرلوں؟ تو حضور ﷺ کے پاس آئے آپ نے پوچھا: کیا اس شخص کو قتل کردیا؟ حضرت ابوبکر نے عرض کیا: نہیں میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا اور نماز پڑھنے والے کا حق ہوتا ہے اور اسکی عزت وحرمت ہوتی ہے اگر اس وقت چاہتا تو قتل کرسکتا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: تم نہیں ہو قتل کرنے والے؟ آپ نے فرمایا: عمر! تم جاؤ اسے قتل کردو حضرت عمر مسجد میں داخل ہوئے تو اسے سجدہ میں پایا اسکا کافی انتظار کیا تاکہ سر اٹھائے تو قتل کریں تو اس نے سر نہ اٹھایا حضرت عمرؓ نے جی میں کہا:

سجدہ کرنے والے کا حق ہوتا ہے اگر میں حضور سے مشورہ کرلوں تو اچھا ہے کہ مشورہ ہوجائے گا ایسے شخص سے جو مجھ سے بہتر ہیں تو آپ کے پاس آئے۔ آپ نے استفسار فرمایا: قتل کردیا؟ انہوں نے عرض کیا نہیں میں نے اسے سجدہ میں پایا اور سجدہ کرنے والے کا حق ہوتا ہے اور اس کی عزت' یارسول اللہ! اگر آپ چاہیں تو میں اسے قتل کردوں؟ آپ نے فرمایا تم نہیں ہو وہ جو اسکو قتل کرنے والے علی! تم جاؤ تم اسے قتل

[1] الکامل لابن عدی ۲/ ۸۲۰.

کردو گے اگر تم نے اسے پالیا حضرت علیؓ داخل ہوئے تو اسے نہ پایا تو آپ ﷺ کے پاس واپس آئے اور آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا:
اگر آج قتل ہو جاتا تو میری امت کے دو شخصوں میں اختلاف واقع نہ ہوتا یہاں تک کہ دجال کا خروج ہو پھر آپ نے امتوں کے بارے میں گفتگو کی، فرمایا:
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت اکہتر فرقوں میں بٹ گئی'۔[۱]
"حضرت انس سے یہ حدیث غریب ہے ہم نے یعقوب سے ابو معشر کی یہ حدیث لکھی ہے اور حضرت انسؓ سے چند لوگوں نے روایت کیا۔"

۳۹۰۰-عبداللہ بن محمد، ابو حفص قفلائی، عبداللہ بن شبیب، یحیٰ بن محمد جاری، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اپنے والد اور حضرت انس کے سلسلہ سند سے نقل کرتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں''۔[۲]
حضرت زید کی یہ حدیث غریب ہے اس میں یحیٰ جاری متفرد ہیں۔

۳۹۰۱-سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم قطان مقری، سعید بن ابی مریم، ابو غسان محمد بن مطرف، زید بن اسلم اپنے والد اور حضرت عمر بن خطاب کے سلسلہ سند سے نقل کرتے ہیں:
آپ ﷺ کے سامنے قیدیوں کو پیش کیا گیا قیدیوں میں ایک عورت تلاش کرتی پھر رہی تھی اس نے قیدیوں میں اپنے چھوٹے بچہ کو پایا تو اسے فوراً لیا اپنے ساتھ چمٹایا اور اسے دودھ دینے لگی آپ نے فرمایا:
کیا تم سوچ سکتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟ ہم نے کہا نہیں خدا کی قسم نہیں جب تک کہ یہ قدرت رکھے نہ پھینکے گی آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس عورت کا بچہ پر رحم کرنے سے زیادہ رحم کرنے والا ہے''۔[۳]
یہ حدیث متفق علیہ ہے امام بخاری نے اسے سعید بن ابی مریم سے ذکر کیا ہے اور مسلم نے حلوانی سے اسے ذکر کیا ہے۔

۳۹۰۲-احمد بن عبدالرحمٰن بن عوف، محمد بن عبداللہ بن نمیر، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، اور حضرت عمر بن خطابؓ سے منقول ہے۔
ایک شخص تھا جسے حمار کے لقب سے بلایا جاتا وہ حضور ﷺ کے پاس گھی کا ڈبہ لاتا اور کبھی شہد کا ڈبہ جب مالک آتا اور اس سے طلب کرتا تو وہ اسکو حضور ﷺ کے پاس لے آتا اور کہتا: اس کے سامان کی قیمت ادا کر دیجئے تو آپ ﷺ فرماتے اور حکم دیتے تو اس کو قیمت دے دی جاتی ایک دفعہ اسے اس حال میں لایا گیا کہ اس نے شراب پی رکھی تھی۔ ایک شخص نے کہا: اے اللہ! اس پر لعنت فرمائیے کیا کیا چیزیں لے آتا تھا حضور ﷺ کے پاس آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے
حدیث صحیح اور ثابت ہے امام بخاری نے اپنی صحیح میں یحیٰ بن بکیر، لیث، خالد بن زید سعید بن ابی ہلال زید بن اسلم کے طریق سے اسے ذکر کیا ہے۔

۳۹۰۳-محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمٰن سقطی، یزید بن ہارون، محمد بن مطرف زید بن اسلم، عطاء بن یسار، اور حضرت ابو ہریرہ کے سلسلہ سند سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے
جو صبح کو مسجد جائے یا شام کو اللہ تعالیٰ اس کے لئے مہمان نوازی کرتے ہیں جنت سے جب بھی صبح جائے یا شام کو۔[۴]

۱۔ مجمع الزوائد ۲۵۸/۷. والدر المنثور ۲۹۸/۲ والشریعة للآجری ۲۲.
۲۔ صحیح البخاری ۲/۷. وصحیح مسلم کتاب النكاح ۵، وفتح الباری ۱۰۴/۹. صفحة ۲۲۸.
۳۔ صحیح البخاری ۹/۸. وصحیح مسلم، کتاب التوبة ۲۲. وفتح الباری ۴۲۶/۱۰.
۴۔ صحیح البخاری ۱۶۸/۱. وصحیح مسلم کتاب المساجد ۲۸۵.

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے امام بخاری نے علیؒ بن عبداللہ ؒ سے اسے نقل کیا ہے اور مسلم نے اسے ابوبکر، ابوخیثمہ اور یزید بن ھارون سے اسے ذکر کیا ہے۔

۳۹۰۴-ابوعبداللہ محمد بن عیسیٰ ادیب، عمر بن مرداس، محمد بن بکیر، قاسم بن عبداللہ عمری، یزید بن اسلم، عطاء بن یسار اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تکبر سے بری کر دیتا ہے: اون کا پہننا، مسلمان فقراء کے ساتھ بیٹھنا، دراز گوش پر سوار ہونا اور بکری کا دودھ دوہنا''۔[1]

یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسے مرفوعاً قاسم سے زید سے نقل کیا ہے اور وکیع نے خارجہ بن مصعب، زید بن اسلم سے مرسلاً ذکر کیا ہے''۔

(۲۴۰) سلمہ بن دینار[2]

محدثین کی جماعت میں شامل ایک مبارک ہستی سلمۃ بن دینار کی ہے حکمت کی باتیں اور تصوف کے نکات ان کے منہ سے ایسے جھڑتے جیسے پھول جھڑ رہے ہوں جسکی خوشبو چہار سو پھیل جاتی اور بلاتعریف یہ خوشبو ہر ایک کو متاثر کرتی۔ کنیت ان کی ابو حازم ہے۔

۳۹۰۵-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ احمد بن حنبل، ابوموسیٰ انصاری، سفیان بن عیینہ، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم سے منقول ہے کہ:
میں نے حکمت کو ابو حازم کے منہ سے زیادہ قریب کسی کے نہیں دیکھا''

۳۹۰۶-احمد بن محمد سنان، محمد بن اسحٰق، حاتم بن لیث، سعید بن منصور، یعقوب بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ:
میں نے عون بن عبداللہ سے سنا: میں نے دنیا سے اتنا تیز بھاگتے کس کو نہیں دیکھا جتنا اس اپاج کو یعنی ابو حازم کو۔

۳۹۰۷-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن حضرت ابو حازم سے منقول ہے کہ''
دنیا کا قلیل آخرت کے کثیر سے مشغول کر دیتا ہے اس لئے کہ اپنے آپ کو دوسرے کے غم میں مشغول کر دیتا ہے یہاں تک کہ صاحب غم سے زیادہ غمگین ہوتا ہے''

۳۹۰۸-عبداللہ بن ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن بشیر، عبدالرحمٰن بن جریر، اور ابو حازم سے منقول ہے کہ:
پوشیدہ گناہوں کی تصحیح سے بڑے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جب بندہ گناہوں کو چھوڑنے کا عزم کرتا ہے تو اس پر فتوحات ہونے لگتی ہیں''

۳۹۰۹-محمد بن احمد بن محمد بن کثیر بعض اہل حجاز سے حضرت ابو حازم کا قول نقل کرتے ہیں۔
ہر وہ نعمت جو اللہ عزوجل کے تقرب کا ذریعہ نہ ہو وہ مصیبت ہے''

۳۹۱۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن رستہ، ابومعمر قطیعی، سفیان حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:
مؤمن کو چاہیے کہ وہ اپنی زبان کی ٹھوکر سے زیادہ بچے بنسبت پاؤں کی ٹھوکر کے''

۳۹۱۱-عبداللہ بن محمد، اسحٰق بن احمد، ابوحاتم، ولید بن زبیر حضرمی، بقیہ، عبدالرحمٰن بن معن حضرت ابو حازم کا قول نقل کرتے ہیں:

---

[1] الترغیب والترھیب ۳/۱۱۰. واللآلی المصنوعة ۲/۱۴۲. وتنزیه الشریعة ۲/۲۵۴.

[2] طبقات ابن سعد ۹/ق. ۲۲۰. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۰۱۶. والجرح ۴/ت ۷۰۱. والجمع ۱/۱۹۱. وسیر النبلاء ۶/۹۶. وتاریخ الاسلام ۵/۲۵۷. والکاشف ۱/ت ۲/ز ۴۹، وتهذیب التهذیب ۴/۱۴۳. وتهذیب الکمال ۲۴۵۰. (۱م ۲۷۴)

بیٹے! ایسے شخص کی نہ ماننا جو تنہائی میں اللہ سے ڈرتا نہ ہو، عیب سے بچتا نہ ہو اور بڑھاپے میں بھی اصلاح نہ کر سکے"

۳۹۱۲-ابومحمد بن حیان، احمد بن روح، ابراہیم بن جنید، یعقوب بن عیسیٰ زہری، اسماعیل بن داؤد کہتے ہیں میں نے ابوحازم سے سنا کہ:

اگر آسمان سے کوئی پکارے کہ زمین والے دخول نار سے مامون ہو چکے تب بھی ان کو اس جگہ حاضر ہونے اور اس دن کے پیش آنے سے ڈرنا چاہیے"۔

۳۹۱۳-اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابی حواری، مروان بن محمد حضرت ابوحازم سے ان کا قول نقل کرتے ہیں وہ اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے تھے اے اپاہج! قیامت کے دن پکارا جائے گا کہ اے فلاں فلاں گناہ والو! تو ان کے ساتھ کھڑا ہو جائیگا پھر پکارا جائے گا اے فلاں گناہ والو تو ان کے ساتھ بھی کھڑا ہو جائے گا پس اے لولے لنگڑے! کیا تو چاہتا ہے کہ ہر گناہ والوں کے ساتھ کھڑا ہوتا رہے"۔

۳۹۱۴-ابوحامد محمد بن احمد بن غطریفی، ابوبکر بن خزیمہ، ابن عبدالحکم، ابن وہب، حفص بن عمر، سعید بن عبدالرحمٰن حضرت ابوحازم کا قول نقل کرتے ہیں:

جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو ابن آدم کے ساتھ اسکا ضمیر اور اس کی خواہشات بھی بیدار ہوتی ہیں پھر دونوں اس کے سینے میں لڑتے رہتے ہیں پس کسی دن اسکا ضمیر اسکی خواہشات پر غالب آجاتا ہے اور کسی دن اس کی خواہشات اسکے ضمیر پر غالب آجاتی ہیں اور یہ اسکے جرم کا دن ہوتا ہے پھر فرمایا: تم اللہ کے ایسے بندوں کو بھی پاؤ گے جن کے ضمیر نے انکی خواہشات کو فتح کرلیا ہے جیسا کہ دو لڑنے والوں میں ایک دوسرے پر غالب آجاتا ہے۔

۳۹۱۵-محمد بن علی، محمد بن محمد بن زید، عبدالرحمٰن بن یونس، سفیان بن عیینہ، حضرت ابوحازم کا قول نقل کرتے ہیں:

اپنی خواہشات سے لڑنا دشمن سے برسر پیکار ہونے سے زیادہ مشکل ہے"

۳۹۱۶-عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد اموی، محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم، محمد بن ہانی اپنے بعض احباب سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابوحازم سے کہا:

آپ بہت متشدد ہیں انہوں نے فرمایا:

میں کیسے متشدد نہ ہوں میرے پیچھے چودہ دشمن لگے ہوئے ہیں چار تو یہ ہیں شیطان جو مجھے فتنوں میں ڈالتا ہے مؤمن جو مجھ سے حسد کرتا ہے، کافر جو مجھے قتل کرنا چاہتا ہے، منافق جو مجھ سے بغض رکھتا ہے اور دس یہ ہیں بھوک پیاس، سردی، گرمی، بے لباسی، بڑھاپا، مرض، فقر، موت، آگ اور میں انکا سامنا نہیں کرسکوں گا سوائے اس کے کہ مکمل اسلحہ ساتھ ہو اور میں تقویٰ سے زیادہ بہترین اسلحہ نہیں پاتا"

۳۹۱۷-ابوبکر محمد بن حسین آجری، عبداللہ بن محمد بن عطشی، ابراہیم بن جنید، یحییٰ بن ایوب، سعید بن عبدالرحمٰن جمحی کہتے ہیں میں نے ابوحازم سے سنا:

جب شیطان اس کی عصمت پر قادر ہو جاتا ہے تو اسے نہیں معلوم ہوتا کہ وہ کیا کر رہا ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اس کے چہرے کا گوشت گر پڑتا ہے شیطان اس (نماز) سے زیادہ ناپسند کسی چیز کو نہیں کرتا۔

۳۹۱۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان ابوحازم سے نقل کرتے ہیں کہ

ابوحازم سے پوچھا گیا کہ آپ کا مال کیا ہے؟ فرمایا: اللہ پر بھروسہ اور مایوسی اس سے جو لوگوں کے پاس ہے"۔

۳۹۱۹-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوحازم سے نقل کرتے ہیں کہ:

"تم ایک شخص کو گناہ کرتا ہوا پاؤ گے اگر اس سے کہا جائے کہ تم موت کو پسند کرتے ہو وہ کہے گا نہیں اور کیسے۔ میرے پاس سب کچھ ہے اس سے کہا جائے کہ کیا تم گناہ چھوڑ نا نہیں چاہو گے؟ تو وہ کہے گا: میں اسے چھوڑنے کا ارادہ تک نہیں کر سکتا اور میں نہیں چاہتا کہ مر جاؤں اسلئے کہ اسے چھوڑنا پڑے گا"

۳۹۲۰-عبداللہ، ابوالحسن ابن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن یحییٰ بن ابی خاتم، ابوداؤد صدیر ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

ہم لوگ چاہتے ہیں کہ توبہ سے پہلے مر جائیں اور توبہ اس وقت تک نہیں کریں گے جب تک موت نہ آپہنچے اور جان لو تمہارے مرنے سے بازار بند نہیں ہو جائیں گے تمہاری شان تو بہت صغیر ہے اپنے نفس کو پہچانو

۳۹۲۱-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابراہیم بن اسحٰق، ضمرہ بن ربیعہ، بلال بن کعب نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو حازم کا گزر ہوا ابوجعفر مدنی پر وہ غمگین اور پریشان بیٹھے تھے ان سے کہا میں تمہیں کیوں غمگین اور پریشان دیکھ رہا ہوں اور میں تمہیں بتاؤں کہ تم غمگین کیوں ہو؟ اس نے کہا ہاں مجھے خبر دیجئے حضرت ابو حازم نے فرمایا:

اپنے بعد اپنی اولاد کو سوچ کر؟ انہوں نے کہا: ہاں فرمایا: غمگین نہ ہو اس لئے کہ اگر وہ اللہ کے دوست ہوئے تو ان پر ضیاع کا اندیشہ کرو ہی نہ اور اگر وہ اللہ کے دشمن ثابت ہوئے تو اس کی پروا نہ کرو کہ وہ تمہارے بعد کیا کریں گے"

۳۹۲۲-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق سراج، محمد بن یحییٰ ازدی، حسین بن محمد، عبداللہ بن عبدالملک فہری کہتے ہیں میں نے حضرت ابو حازم سے سنا جب کہ وہ سلیمان بن عبدالملک بن ہشام کو نصیحت کر رہے تھے کہ:

میں نے ایسا یقین نہیں دیکھا کہ جس میں کوئی شک نہ ہو اور یہ یقین مشابہ ہے ایسے شک کہ جس میں یقین کی کوئی آمیزش تک نہیں یعنی وہ جس میں ہم خود پڑے ہوتے ہیں"

۳۹۲۳-ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، یحییٰ بن محمد اور حضرت شعبہ بن عبدالرحمٰن حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

"دنیا کا قلیل آخرت کے کثیر سے غافل کر دیتا ہے اور اسکا کثیر آخرت کا قلیل تک مجھے بھلا دے گا اور اگر دنیا طلب کرنی بھی ہے تو اتنی کرو جو تمہارے لئے کافی ہو اور بقدر کفایت تجھے مستغنی نہ کرے تو یہاں کوئی ایسی چیز نہیں جو تجھے مستغنی کر سکے۔

۳۹۲۴-عبداللہ بن محمد، اسحٰق بن احمد، احمد بن عبدالرحمٰن بن سعد دشتکی حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

ہم بادشاہوں کی طرح زندگی گزارتے ہیں اور ہمارا دین فرشتوں کا سا دین ہے"

۳۹۲۵-محمد بن احمد بن عمر، ابوبکر بن عبداللہ، حسن بن عبدالعزیز جروی، حارث بن مسکین، ابو وہب، عبدالرحمٰن بن زید سے منقول ہے کہ حضرت ابن منکدر نے حضرت ابو حازم سے کہا:

ابو حازم! اکثر لوگ جو مجھ سے ملتے ہیں وہ میرے لئے دعائے خیر کرتے ہیں میں ان کو جانتا تک نہیں اور نہ کبھی ان کے ساتھ کوئی بھی بھلائی کرنے کی نوبت آتی ہے حضرت ابو حازم نے فرمایا:

"یہ گمان نہ کرنا کہ یہ آپ کے عمل کی بدولت ہے بلکہ دیکھو جس کی طرف سے ایسا ہوا اسکا شکر ادا کرو اور ابن زید نے پھر یہ آیت پڑھی "ان الذین اٰمنوا و عملوا الصٰلحٰت سیجعل لھم الرحمٰن ودا"

۳۹۲۶-عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد اموی، ابوبکر بن ابی نصر، سعید بن عامر اپنے بعض احباب سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابو حازم فرماتے تھے: اللہ کی نعمت ہے کہ اس نے دنیا کو مجھ سے پھیر دیا اور یہ اللہ کی نعمتوں میں عظیم نعمت ہے اس لئے کہ یہ نعمت جن قوموں کو دی گئی تو وہ نیست و نابود ہو گئے۔

۳۹۲۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن زیاد، ابراہیم بن جنید، عمرو بن ہاشم دمشقی، سہل بن ھاشم، ابراہیم بن ادہم، ابو حازم مدنی سے منقول ہے:

"مومن کی جو خصلت ہونی چاہیے وہ یہ کہ لوگوں میں سب سے زیادہ اپنے نفس سے ڈرتا ہو اور لوگون میں سب سے زیادہ مسلمان کے لئے خیر خواہ ہو"

۳۹۲۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابن عیینہ حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں کہ دنیا ان کے سامنے آشکارا ہوئی تو وہ اس پر ٹوٹ پڑتے"

۳۹۲۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق ابن زیاد بن ایوب، یعقوب، یحیی بن عبدالملک بن عتبہ، زمعہ بن صالح سے منقول ہے کہ زہری نے سلیمان بن ہشام سے کہا: آپ ابو حازم سے نہیں پوچھتے؟ انہوں نے علماء کے بارے میں کیا کچھ فرمایا ہے؟ سلیمان بن ہشام نے کہا:

میں تو علماء کے بارے میں اچھے کلمات ہی کہتا ہوں۔ میں نے ایسے علماء کو پایا ہے جو اپنے علم کی وجہ سے دنیا والوں سے مستغنی تھے جبکہ دنیا والے اپنی مال ومتاع کے باوجود علماء کے علم کے محتاج تھے جب انہوں نے یہ دیکھا تو اپنے علم کی پونجی لے کر دنیا والوں کے پاس آگئے لیکن ان اہل دنیا نے ان کو پھر بھی کچھ نہ دیا یہ اور اس طرح کے لوگ حقیقتاً علماء نہیں بلکہ بس روایتیں بیان کرنے والے ہیں زہری نے کہا:

"میرے پڑوسی ہیں اور مجھے علم تک نہیں کہ آپ کے پاس یہ کچھ ہے تو سلیمان بن ہشام نے کہا: سچ کہا اگر میں مالدار ہوتا تو آپ کو علم ہوتا سلیمان نے ان سے پوچھا: اس سے نکلنے کا راستہ کیا ہے؟ فرمایا:

کہ تم کر تے جاؤ جس کا تمہیں امر کیا گیا ہے اور رک جاؤ اس سے جس سے تم کو منع کیا گیا ہے انہوں نے کہا: سبحان اللہ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ فرمایا: وہ شخص جو جنت کی طلب رکھے اور جہنم سے بھاگے اور یہی تو ہے جو آپ طلب کرتے ہیں اور جس سے آپ بھاگتے ہیں۔

۳۹۳۰-**سلیمان بن عبدالملک کا ابو حازم سے مختلف امور دریافت کرنا**...... ابراہیم بن عبداللہ بن اسحق، محمد بن اسحق ثقفی، یونس محمد بن احمد بن مدینی، ابو حارث عثمان بن ابراہیم بن غسان، عبداللہ بن یحیی بن ابی کثیر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ

ایک دفعہ سلیمان بن عبد الملک حج کرنے گیا تو مدینہ بھی گیا اس نے کہا: کسی ایسے شخص کو بلاؤ جو صحابہ کی زیارت کر چکا ہو۔ لوگوں نے کہا: ہاں ابو حازم ہے کہا اسے میرے پاس بھیج دو آئے تو کہا: ابو حازم یہ کیا ظلم ہے انہوں نے فرمایا:

امیر المومنین! کیا ظلم اور بے وفائی آپ نے مجھ میں دیکھی؟ اس نے کہا: سب معززین شہر آئے لیکن آپ نہیں آئے۔ فرمایا:

بخدا اس سے پہلے آپ مجھے نہ جانتے تھے اور نہ میں نے کبھی آپ کو دیکھا تو بے وفائی کیسی؟ تو سلیمان نے حضرت زہری کی طرف دیکھ کر کہا: بزرگوار نے ٹھیک کہا میں غلطی پر تھا پھر اس نے کہا: ابو حازم کیا بات ہے کہ موت ہمیں ناپسند ہے؟

انہوں نے فرمایا: تم نے دنیا کو آباد کر رکھا ہے اور آخرت کو ویران اسلئے آبادی سے ویرانے کو جانے میں وحشت ہو رہی ہے اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا پھر کہا: ابو حازم! کاش کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ کل کو ہمارے لئے ہمارے پروردگار کے ہاں کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اپنے اعمال کو کتاب اللہ سے پرکھو اس نے کہا: میں کتاب اللہ میں اس کو کہاں پاؤں گا؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم" "بے شک نیکوکار بہشتوں میں ہوں گے اور بدکردار دوزخ میں پھر سلیمان

نے پوچھا: اللہ کی رحمت کہاں ہے؟ فرمایا: نیک کام کرنے والوں کے قریب ہے پھر اس نے کہا: کاش کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ اللہ کے ہاں کل کو کس طرح پیشی ہوگی فرمایا: نیکو کار تو اس غائب شخص کی طرح ہوگا جو کہ گھر آجائے اور بدکار ایسے ہوگا جیسے بھاگے ہوئے غلام کو دوبارہ آقا کو لوٹا دیا جائے سلیمان یہ سن کر رونے لگا اتنا کہ اس کی آواز بلند ہوگئی اور داڑھی تر ہوگئی پھر پوچھا: ابو حازم! ہماری اصلاح کیسے ہو؟ فرمایا: ڈینگیں مارنا چھوڑ دو مروت کو لازم پکڑو تقسیم میں برابری کرو اور فیصلے میں عدل سے کام لو پوچھنے لگا: اس کا طریقہ کیا ہو فرمایا: حق سے کام لو اور اہل حق کو حق دو" پھر اس نے پوچھا: مخلوق میں کون افضل ترین ہے فرمایا: مروت اور عقل والے کہا: سب سے بہتر بات کیا ہے؟ فرمایا: سچی بات ہر ایک کے سامنے جس سے کوئی امید یا اندیشہ ہو تو بھی پھر پوچھا: سب سے جلد قبول ہونے والی دعا؟ فرمایا نیکو کاروں کی نیکوکاروں کے لئے سلیمان نے کہا: سب سے افضل صدقہ کیا ہے؟ فرمایا: پریشان اور فقیر کے ہاتھ پر کچھ رکھنا اور اس پر نہ احسان جتلایا جائے اور نہ تکلف سلیمان نے پوچھا: ابو حازم! سب سے زیادہ ہوشیار کون ہے؟ فرمایا: وہ شخص جس نے اللہ کی اطاعت کو معلوم کیا پھر اس پر عمل کیا اور پھر لوگوں کو اس کی طرف رہنمائی کی اس نے پوچھا: اچھا تو سب سے احمق کون؟ فرمایا وہ شخص جو اپنے بھائی کی خواہش میں لگا رہا حالانکہ وہ ظالم ہے سو اس نے اپنی آخرت اس کی دنیا کے بدلے دے دی۔ پھر اس نے کہا: ابو حازم! کیا یہ ہوسکتا ہے کہ آپ ہمارے ساتھ رہیں آپ ہم سے اور ہم آپ سے استفادہ کریں؟ انہوں نے فرمایا: ہرگز نہیں اس نے پوچھا کیوں؟ فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ تمہاری طرف تھوڑا سا بھی جھک جاؤں تو اللہ تعالیٰ مجھے لمبی زندگی اور دگنی موت کا مزا چکھائیں اور پھر اس سے بچانے والا مجھے کوئی نہ ہو اس نے کہا ابو حازم! کسی چیز کی حاجت ہو انہوں نے فرمایا: ہاں ہے وہ یہ کہ مجھے جہنم سے بچا لو اور جنت میں داخل کروا دو اس نے کہا: یہ تو میرے اختیار میں نہیں فرمایا: میری اس کے علاوہ کوئی حاجت ہی نہیں اس نے کہا: ابو حازم! میرے لئے اللہ سے دعا فرما دیں آپ نے فرمایا: ہاں کیوں نہیں اے اللہ! اگر سلیمان تیرے دوستوں میں سے ہے تو اس کے لئے دنیا اور آخرت کی خیر کے کام آسان فرما دیجئے اور اگر یہ تیرے دشمنوں میں سے ہے تو اس کو اس کی پیشانی سے پکڑ کر اپنی مرضیات پر چلایئے سلیمان نے کہا: کافی ہے حضرت ابو حازم نے فرمایا جو کچھ میں نے کہا وہ کافی اور کثیر ہے اگر آپ اس کے اہل ہوئے اگر آپ اس کے اہل نہیں تو آپ کو کیا ضرورت تھی کہ ایسی کمان سے تیر پھینکیں جس کی تانت ہی نہ ہو۔

سلیمان نے کہا: ابو حازم! ہماری موجودہ حالت کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں حضرت ابو حازم نے فرمایا: امیر المؤمنین آپ مجھے معاف فرمائیں اس نے کہا: کوئی نصیحت ہی ہم کو کردیں انہوں نے فرمایا:

تمہارے آباؤ اجداد نے لوگوں سے امارت کو غصب کیا ہے اور اسے چھینا ہے تلوار کی زور پر نہ کوئی مشورۃ اور نہ لوگوں کو جمع کیا گیا اور انہوں نے بہت خون خرابہ کیا اور پھر اس دار فانی سے کوچ کر چکے ہیں کاش کہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ ان سے کیا سوال جواب ہوا ہے اس کے درباریوں میں سے کسی نے کہا: برا کیا تم نے ابو حازم نے فرمایا: جھوٹ بولتے ہو اللہ تعالیٰ نے علماء سے عہد لیا ہے "لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ" کہ اسے صاف صاف بیان کرتے رہنا اور اس کو نہ چھپانا (آل عمران: ۱۸۷) اس نے کہا ابو حازم مجھے کوئی وصیت کردیں آپ نے فرمایا: ہاں کیوں نہیں میں آپ کو مختصر وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تنزیہہ اور عظمت کے خلاف ہے کہ وہ تجھ کو ایسی جگہ دیکھے جس جگہ سے تجھ کو منع کیا ہے اور ایسی جگہ نہ پائے جہاں موجود ہونے کا اس نے حکم دیا پھر حضرت ابو حازم کھڑے ہوئے اور جانے لگے تو سلیمان نے کہا: ابو حازم! یہ سو دینار ہیں اور آپ چاہیں تو اور دیدیں انہوں نے وہ تھیلی دور پھینک دی اور فرمایا: جو چیزیں تیرے لئے پسند نہیں کرتا ہوں اس اپنے لئے کیسے پسند کرسکتا ہوں؟ میں آپ کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اس بات سے کہ آپ کا مجھ سے یہ کہنا ایک مزاق ہو اور میرا آپ کو لوٹانا بخشش ہو حقیقت یہ ہے کہ جب موسیٰ بن عمران علیہ السلام مدین کے کنویں پر پہنچے تو کہا "رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر" پروردگار میں اس کا محتاج ہوں کہ تو مجھ پر اپنی نعمت نازل فرمائے

(القصص: ۲۴) تو انہوں نے رب العزت سے مانگا اور لوگوں سے سوال نہیں کیا دو لڑکیوں نے جان لیا اس بات کو جس کو دوسرے چرواہے نہ جان سکے وہ دونوں اپنے باپ کے پاس آئیں یعنی حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس اور ان کو خبر دی حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا:

"میرے خیال میں وہ بھوکے ہوں گے پھر ان میں سے ایک سے کہا جاؤ! اسے بلا لاؤ جب وہ ان کے پاس آئی تو ان سے ہچکچاہٹ محسوس ہوئی اور اپنے چہرہ کو ڈھانپ لیا پھر کہا: ان ابی یدعوک لیجزیک اجر ماسبقت لنا" تم کو میرے والد بلاتے ہیں کہ تم نے جو ہمارے لئے پانی پلایا تھا اس کی تم کو اجرت دیں تو حضرت موسیٰ کو یہ بات ناگوار گزری اور ارادہ کیا کہ اسکے ساتھ نہ جائیں لیکن اور چارۂ کار بھی نہ پایا، اس لئے کہ وہ اجنبی اور خوف کی جگہ میں تھے تو اس کے ساتھ چل پڑے وہ بڑے سرین والی تھیں تو ہوا چلتی تو کپڑے اوھر ادھر ہوتے تو موسیٰ علیہ السلام اپنی آنکھیں بند کر لیتے اور اعراض کرتے آخر فرمایا: اے اللہ کی بندی! میرے پیچھے چلو یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کے ہاں داخل ہوئے تو رات کا کھانا تیار تھا انہوں نے فرمایا: کھایئے! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں حضرت شعیب نے فرمایا: کیا بھوکے نہیں ہیں انہوں نے کہا: کیوں نہیں لیکن میں ایسے خاندان سے ہوں کہ جو آخرت کے تھوڑے سے تھوڑے عمل کو بھی زمین بھر سونے کے عوض نہیں بیچا کرتے اور مجھے اندیشہ ہے کہ یہ اجر ہو اس کا کہ میں نے ان دونوں کو پانی بھر کر دیا تھا حضرت شعیب نے فرمایا: نہیں نوجوان۔۔ ہمارے آباؤ اجداد کی عادت یہی رہی ہے کہ مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں اسکے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیٹھے اور کھانا کھایا

پس یہ سو دینار اگر عوض ہیں انکا جن کو میں نے بیان کیا ہے تو مردار اور خنزیر کا گوشت اضطرار کی حالت میں اس سے زیادہ حلال چیز ہے اور اگر یہ مسلمانوں کے بیت المال سے ہو تو میری طرح اور بھی لوگ ہیں آپ ان میں تقسیم کر دیں مجھے اسکی کوئی ضرورت نہیں۔ بنی اسرائیل ہمیشہ رشد وفلاح پر گامزن رہے اس لئے کہ انکے بادشاہ اور امراء علماء کے پاس آتے علم میں رغبت کی وجہ سے جب وہ سرنگوں ہوئے اور اللہ کے ہاں انکا مرتبہ گھٹ گیا اور انہوں نے شیطان اور بتوں کی پوجا کی ان کے علماء انکے امراء کے پاس آتے اور انکی دنیا میں انکے ساتھ شریک ہوتے لہذا وہ انکی تباہی و بربادی میں بھی ان کے شریک رہے۔

ابن شہاب بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے پوچھا: ابو حازم کیا آپکا اشارہ میری طرف ہے کہ آپ مجھ پر اعتراض کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں نے آپ کا ارادہ تک نہیں کیا لیکن حقیقت وہی ہے جو آپ سن رہے ہیں سلیمان نے ابن شہاب سے پوچھا کیا تم انہیں جانتے ہو اس نے کہا ہاں، یہ میرا پڑوسی ہے لیکن میں نے اس سے تیس سالوں میں ایک دفعہ بھی بات نہیں کی تو حضرت ابو حازم نے فرمایا: تم اللہ کو بھول گئے تو مجھے بھی بھول گئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے تو مجھ سے بھی محبت کرتے ابن شہاب نے کہا: اے ابو حازم! تم نے مجھے برا بھلا کیوں کہا: سلیمان نے کہا: بلکہ تمہارا ضمیر تم کو برا بھلا کہہ رہا ہے کیا تجھ کو نہیں معلوم تھا کہ پڑوسی کا حق ہوتا ہے جیسے رشتہ دار کا ہوتا ہے۔

جب ابو حازم تشریف لے گئے تو ایک درباری نے کہا: امیر المؤمنین! کیا آپ چاہیں گے کہ تمام لوگ ابو حازم کی طرح ہو جائیں اس نے کہا: نہیں"

۳۹۳۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن عبدالرحمن، زمعہ بن صالح سے منقول ہے کہ بنو امیہ میں سے کسی نے ابو حازم کو خط لکھا اور ان کو قسم دی کہ آپ اپنی حوائج بتلائیں انہوں نے جواب میں لکھا:

"امابعد! آپ کا خط آیا جس میں آپ نے حاجات بتلانے کا کہا ہے میں نے تو دنیا سے بہت ہی کم قبول کیا ہے اور جو میرے پاس موجود نہ ہو اس سے میں نے صبر کر لیا ہے"۔

۳۹۳۲- عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، سفیان بن وکیع، ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن سعید، احمد بن عبیدۃ اور سفیان بن عیینہ سے

ثابت ہے کہ

امیر المؤمنین سلیمان نے امیر حازم سے خط میں کہا اپنی حاجت بتلایئے انہوں نے کہا: میں نے اپنی حاجت اس ذات کو پیش کردی ہے جو حاجات پوری کرتا ہے بس اس نے جو دے دیا اس پر قناعت کرلی اور جو اس نے عطا نہیں کیا اس پر میں نے صبر کرلیا ہے"

۳۹۳۳-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، سفیان سے منقول ہے کہ حضرت ابو حازم نے فرمایا:

میں نے دنیا کو دو چیزیں پایا کہ کوئی بھی چیز میری ہوگی یا دوسرے کی اگر دوسرے کی ہو تو میں زمین آسمان کے حیلوں سے نہیں لے سکتا اور جس طرح میرا رزق دوسرے کو نہیں مل سکتا اسی طرح دوسرے کا رزق بھی مجھے نہیں مل سکتا

۳۹۳۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہاشم بن قاسم اشجعی، داؤد بن ابی وازع مدنی، حضرت ابو حازم کا قول نقل کرتے ہیں:

میں نے روزی روزگار میں غور کیا تو میں نے دو چیزیں دیکھیں وہ چیز جو میرے حصے میں ہے اور اس کی مدت مقرر ہے میرے تک پہنچنے کے لئے تو اس میں تو میں ہرگز جلدی نہیں مچاؤں گا اور ایک چیز وہ ہے جو میری ہے ہی نہیں جو مجھے پہلے بھی نہیں مل سکتی تھی اور بعد میں بھی نہیں ملے گی جو میری ہے وہ کسی اور کے پاس نہیں جائے گی اور جو دوسرے کی ہے وہ مجھ تک نہیں آسکتی تو کیوں میں اپنی عمر عزیز اس میں لگادوں!

۳۹۳۵-عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ کہتے ہیں میں نے ابو حازم سے سنا:

اگر جو چیز تجھے کفایت کرے تو ایسی زندگی اچھی ہے جس میں کفایت ہو اور اگر کوئی ایسی چیز نہیں جو تیرے کو کفایت کرے تو پھر دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جو تیرا پیٹ بھر دے۔

۳۹۳۶-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن صباح، سفیان ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

دنیا اور آخرت کا بوجھ بھاری ہو چکا لوگوں نے کہا: دین کی حد تو ٹھیک ہے کہ بوجھ اور مشقت ہے لیکن دنیا کا بوجھ کیسے ہے؟ فرمایا:

اس لئے کہ جب بھی تم کسی چیز کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہو تو تم سے پہلے کوئی سبقت کر چکا ہوتا ہے"

۳۹۳۷-ابو محمد احمد جرجانی، محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، ابن عبدالحکم نے ابن وہب، حفص بن عمر، زید بن اسلم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ

میں ابو حازم کے ساتھ ایک دعوت میں شریک تھا۔ عبدالرحمٰن بن خالد نے ابو حازم کو پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے ہاں بھی تشریف لائیں تاکہ آپ سے سوال و جواب کریں اور آپ سے ایک مجلس ہو جائے تو حضرت ابو حازم نے فرمایا:

معاذ اللہ! میں نے اہل علم کو دین دنیاداروں کے ہاں لے جاتے نہیں دیکھا تو میں بھی اس کا آغاز کرنے والا نہیں بننا چاہتا اگر آپ کو کوئی حاجت ہے تو ہمیں بتلائیں تو عبدالرحمٰن ان کے ہاں گیا اور ان سے سوال جواب کیا اور آخر میں کہا:

ہمارے اوپر اس سے آپ کی کرامت و شرافت بڑھ گئی"

۳۹۳۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن ابو حازم فرماتے ہیں: اس چیز کی فکر کرو جسے آپ چاہتے ہیں کہ آخرت میں ہمارے ساتھ ہو (یعنی کام آئے) اور اسے آج کرلو۔ اور اس چیز کی فکر کرو جسے آخرت میں اپنے ساتھ ناپسند کرتے ہو اور اسے آج چھوڑ دو۔

۳۹۳۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف ضمرہ، ثوابہ بن رافع حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

جو زندگی گزر چکی وہ ایک خواب تھا اور جو باقی ہے وہ آرزوئیں اور تمنائیں ہیں۔

۳۹۴۰-ابو محمد بن حیان، بہلول بن اسحٰق، سعید بن منصور، یعقوب بن عبدالرحمٰن سے نقل کرتے ہیں کہ

حضرت ابو حازم نے ایک دفعہ فرمایا: ہر وہ عمل جس کی وجہ سے تم موت سے ڈرنے لگو اسے چھوڑ دو پھر تمہیں موت کوئی نقصان نہیں دے گی۔''

۳۹۴۱-ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن عیاش، محمد بن مطرف، حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں کہ

''جو شخص اللہ کے ساتھ معاملہ درست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور بندوں کے درمیان معاملہ درست رکھتا ہے اور ایک کو دوست بنالینا تمام انسانوں کو دوست بنانے سے آسان ہے اگر تم اللہ سے دوستی لگاؤ گے تو تمام لوگوں کا رخ تمہاری طرف ہو جائے گا اور اگر اس سے بگاڑ بیٹھو گے تو تمام لوگ تم سے بگاڑنے کی ٹھان لیں گے''

۳۹۴۲-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمود، عبید اللہ بن محمد بن یزید بن خنیش، اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ لوگ ابو حازم کے پاس آئے اور شکایت کی کہ زیت بڑھ گئے ہیں انہوں نے فرمایا: تمہیں اس کے غم کی کیا ضرورت؟ جو ذات ہمیں سستائی کے زمانے کھلاتی ہے وہی ہمیں مہنگائی میں بھی کھلائیگی۔

۳۹۴۳-محمد بن احمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، حارث بن محمد، ابو حسن مدائنی سے منقول ہے کہ حضرت ابو حازم نے فرمایا:

جو دنیا کی حقیقت جان لے وہ اس میں خوش نہیں رہ سکتا اور نہ کسی مصیبت پر وہ پریشان و مضطرب ہوگا۔''

۳۹۴۴-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن زکریا سلمۃ بن شبیب، سہل بن عاصم، داؤد بن مہران، شہاب بن حراش، محمد بن مطرف اور حضرت ابو حازم سے منقول ہے کہ

دنیا میں جو بھی چیز خوش کرنے والی ہے ضرور بالضرور اس کے ساتھ ایسی چیز جڑی ہوئی ہے جو غم زدہ کردینے والی ہے۔

۳۹۴۵-ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، سفیان بن عیینہ سے منقول ہے کہ حضرت ابو حازم نے ایک دفعہ فرمایا:

''میں تم سے اس بات پر بھی خوش ہوں کہ تم اپنے دین کی حفاظت اتنی کرلو جتنی تم اپنے جوتوں کی حفاظت کرتے ہو۔''

۳۹۴۶-عبداللہ، ابراہیم بن سویہ، سفیان بن وکیع، سفیان بن عیینہ سے منقول ہے کہ حضرت ابو حازم نے فرمایا:

''تمہارا نیکیوں کو چھپانا تم کو زیادہ شاق گزرتا ہے گناہوں کو چھپانے سے''

۳۹۴۷-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن عثمان حربی، بقیۃ بن ولید رشید بن سعد، یحییٰ بن سلیم سے منقول ہے کہ

حضرت ابو حازم فرمایا کرتے: ابن آدم! موت کے بعد تمہیں معلوم ہوگا۔''

۳۹۴۸-ابو بکر بن مالک عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ، سے منقول ہے ''بادشاہ تو بازار ہیں جو چیز خرچ کردیں گے وہی ان کے پاس لائی جائیگی۔''

۳۹۴۹-محمد بن احمد، محمد بن عبداللہ بن زستہ، ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض حضرت ابو حازم کا قول نقل کرتے ہیں:

''حاکم تو بازاروں میں سے ایک بازار ہے اگر حق آئے گا تو اسے خرچ کرے گا اگر باطل چیز آئیگی تو اسے خرچ کرے گا ایک دفعہ فرمایا: اگر باطل کو خرچ کریگا تو باطل ہی اسکے پاس آئے گا اگر حق کو خرچ کرے گا تو حق اس کے پاس آئے گا''

۳۹۵۰-عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ، سے منقول ہے کہ ایک دفعہ ابو حازم! امیر مدینہ کے پاس گئے اس نے کہا کچھ ارشاد فرمائیں انہوں نے کہا: اپنے دروازے پر رکنے والوں کو دیکھو اس لئے کہ اگر اہل خیر کو قریب کرو گے تو اہل شر خود دور ہو جائیں گے تم سے اور اگر اہل شر کو قریب کرو گے تو اہل خیر تم سے دور ہو جائیں گے''

۳۹۵۱-احمد بن محمد بن سنان، ابو عباس ثقفی، ابراہیم بن سعید، حجاج، سفیان ثوری ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

لوگ باتوں کے شیر ہیں اور عمل کچھ نہیں کرتے

۳۹۵۲-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابراہیم بن خالد، محمد بن یحیٰ مازنی، حضرت ابوحازم کا قول نقل کرتے ہیں:

لوگ عمل کے بجائے معلومات کے پیچھے پڑ گئے اور کام کرنے کے بجائے باتوں میں لگ گئے"۔

۳۹۵۳-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوحازم نے فرمایا:

میں نصیحت کرتا ہوں اور میں اپنے آپ کو خطاب کر رہا ہوتا ہوں"۔

۳۹۵۴-عبداللہ، ابراہیم بن محمد، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ حضرت ابوحازم سے نقل کرتے ہیں:

مجھے دعا سے زیادہ اس کے قبول ہونے کی فکر کھائے رہتی ہے"۔

۳۹۵۵-عبداللہ، ابوحسن بن ابان ابوبکر بن عبید، عصمۃ، ابن فضیل، یحیٰ، داؤد بن مغیرہ حضرت ابوحازم کا قول نقل کرتے ہیں:

"پوشیدہ راز کو ظاہر کرنا آسان ہے کسی بات کو راز رکھنے سے اور کرنے سے زیادہ کہنا آسان ہے"۔

۳۹۵۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سعید بن منصور، یعقوب بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ حضرت ابوحازم نے ایک دفعہ فرمایا:

دو چیزیں ایسی ہیں کہ اگر جان لو تو دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کو سمیٹ لوگے ہیں بھی بہت مختصر۔ کسی نے پوچھا وہ دونسی ہیں فرمایا: برداشت کرو اس کو جسے تم ناپسند کرتے ہو اگر اللہ اسے محبوب رکھتے ہوں اور جس کو تم محبوب رکھتے ہو اس سے محبت کرو اگر اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتے ہیں۔

۳۹۵۷-محمد بن احمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، زید بن بشر، ابن وہب، ابن زید عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم حضرت ابوحازم سے نقل کرتے ہیں: "لوگوں نے حلال کو بہت زیادہ چھوڑ رکھا ہے اس میں مشقت زیادہ ہونے کی وجہ سے تو ایسے لوگوں کے بارے میں تم کیا گمان رکھتے ہو جو حلال کو چھوڑ بیٹھے ہیں تاکہ حرام کو سمیٹیں؟

۳۹۵۸-محمد بن احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، یونس بن یحیٰ اموی، محمد بن مطرف سے منقول ہے ابوحازم کی موت کا وقت آیا تو ہم ان کے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے ہم نے پوچھا: کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ فرمایا: سب ٹھیک ہے امید لگائے ہوئے ہوں حسن ظن بھی ہے فرمایا:

خوش قسمت وہ ہے جو صبح شام گزارتا ہے اس حالت میں کہ اپنی آخرت کو آباد کرتا ہے اور اسے آگے بھیج دیتا ہے موت سے پہلے یہاں تک کہ جب وہ بھی پہنچتا ہے تو یہ آخرت کے لئے بالکل تیار ہوتا ہے اور آخرت اس کے لئے اور جو شخص دنیا کو گزارتا ہے اسطرح کہ اس کو دوسرے کے لئے آباد کرتا ہے جب وہ آخرت کو لوٹتا ہے تو اس کے دامن میں کچھ نہیں ہوتا اور وہ محروم رہتا ہے۔

۳۹۵۹-عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسین، احمد بن سعید، ابن وہب، حفص بن عمر سعید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں نے ابوحازم کو دنیا کی مذمت کرتے ہوئے سنا:

دنیا کا کچھ حصہ جو ہمیں پہنچا اگر ہم اس کے شر سے نجات پالیں جو حصہ ہمیں نہ ملا ہو وہ ہمیں کوئی نقصان نہیں دے گا اس کے باوجود ہم اس کے کیچڑ میں پھنس گئے ہیں تو جو شخص باقی کو بھی طلب کریگا وہ احمق ترین ہے"۔

۳۹۶۰-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری، محمد بن اسحٰق، جعفر موصلی حضرت ابوحازم سے نقل کرتے ہیں:

آخرت کا ساز وسامان بہت سستا ہے تو جتنا چاہو سمیٹ لو اس لئے کہ جس دن اس کے خرچ کا دن آئیگا تو کچھ بھی نہیں دستیاب ہوگا نہ تھوڑا نہ زیادہ

۳۹۶۱-عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، سفیان بن وکیع سفیان بن عیینہ، سے منقول ہے حضرت ابوحازم فرماتے ہیں:

ایک آدمی گناہ کرتا ہے اس نے کوئی نیکی نہیں کی ہوتی یہ اس کے لئے بہتر اور سودمند رہتا ہے اور کوئی نیکیوں پر نیکی کرتا ہے اس نے کوئی گناہ نہیں کیا ہوتا لیکن آخر کار اسکا انجام صحیح نہیں ہوتا''۔

۳۹۶۲-عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد، احمد بن سعید ابن وہب، جعفر بن عمر، سعید بن عبدالرحمن، ابوحازم سے نقل کرتے ہیں کہ:

بعض اوقات بندہ نیکی کرتا ہے تو یہ اس کے لئے مضر ہوتا ہے اور بعض اوقات کوئی گناہ کرتا ہے تو یہ اس کے لئے سودمند ہوتا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب بندہ کوئی نیکی کرتا ہے تو خوشی سے اتراتا ہے اور تکبر کرتا ہے اور اس نیکی کی وجہ سے وہ اپنے کو دوسروں پر فوقیت دینے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے اس کی نیکی کو اور بعض دفعہ سارے اعمال کو ضائع کر دیتا ہے اور جب بندہ گناہ کرتا ہے تو بعض اوقات اس گناہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسکے دل میں خوف پیدا فرما دیتے ہیں اور یہ خوف پھر اس میں موجود رہتا ہے''۔

۳۹۶۳-ابوبکر محمد بن حسین آجری، عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، احمد بن ابراہیم بن کثیر، ہیثم بن جمیل، سفیان بن عیینہ سے منقول ہے کہ حضرت ابوحازم نے فرمایا:

مجھے اپنے اللہ سے کوئی چیز مانگتے ہوئے حیاء آتی ہے ایسا نہ ہو کہ میں اس مزدور کی طرح ہوں جو فوراً اپنی اجرت مانگتا ہے میں تو اللہ کی تعظیم کی وجہ سے اسکی عبادت کرتا ہوں''۔

۳۹۶۴-محمد بن احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم ازدی، محمد بن حانی، نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابوحازم سے پوچھا: آنکھوں کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اگر خیر کی بات دیکھو تو اس کو ظاہر کرو اور اس کا اعلان کرو اور اگر عیب دیکھو تو چھپاؤ اس نے پوچھا: کانوں کا شکر کیا ہے؟ فرمایا اگر خیر ہو تو محفوظ کرلو اگر شر ہو تو اس کو سنا ان سنا کر دو اس نے پوچھا: ہاتھوں کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: ان سے کوئی ایسی چیز نہ چھینو جو تمہاری نہ ہو اور ایسے حق سے منع نہ کرو ان دونوں کو جو واجب ہیں تم پر۔ اس نے پوچھا پیٹ کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اسکا نچلا حصہ کھانے سے اور اوپری حصہ علم سے بھرا ہوا ہو اس نے پوچھا: شرمگاہ کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اس کا شکر وہی ہے جو اللہ نے فرمایا ہے

والذین هم لفروجهم حفظون الاعلی ازواجهم او ماملکت ایمانهم' الی قوله ''اولئک هم العادون'' اس نے پوچھا: پاؤں کا شکر کیا ہے فرمایا: اگر تم ایسی میت دیکھو جس پر تم کو رشک ہو تو ان دونوں سے اسکے عمل کے موافق اعمال کرو اور اگر ایسی میت دیکھو جس سے تم کو عبرت ہو تو ان دونوں کو روک لو اس کے جیسے اعمال سے اور اللہ کا شکر ادا کرو پس جو زبان سے شکر کرتا ہے اور باقی اعضاء سے شکر نہیں کرتا اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس کے پاس چادر ہے لیکن وہ صرف اسکا کنارا اوڑھتا ہے پس یہ اسکو سردی، گرمی، بارش اور برفباری سے نہیں بچاتی''۔

۳۹۶۵-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن احمد بن اسحق، حسن بن صباح براز، یزید بن حباب، مبارک بن فضالہ، عبیداللہ بن عمر، حضرت ابوحازم سے نقل کرتے ہیں:

تم اس وقت عالم نہیں جب تک تین خصلتیں تم میں نہ ہوں اپنے سے بڑے کی نافرمانی نہ کرو، اپنے سے چھوٹے کی تحقیر نہ کرو اور اپنے علم سے دنیا نہ کماؤ۔

۳۹۶۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب اور ابوحازم کے صاحبزادے اپنے والد سے نقل کرتے ہیں: علماء پہلے زمانے کے تھے جب کسی عالم سے ملاقات ہوتی اور وہ اس سے علم میں آگے ہوتے تو وہ ان کی خوش قسمتی کا دن ہوتا اور اگر اپنے برابر کے سے ملاقات ہوتی تو اس سے مذاکرہ کرتے اور اگر اپنے سے کم علم سے ملاقات ہوئی تو اس کا استہزاء نہ اڑاتے اور یہ زمانہ انہیں تو لوگ ہلاکت میں پڑے ہوئے ہیں''۔

۳۹۶۷-عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، فرج بن سعید صوفی، یوسف بن اسباط نقل کرتے ہیں کہ ایک بتلانے

والے نے بتلایا کہ

کسی امیر نے ابو حازم کو بلاوا بھیجا آپ تشریف لائے تو وہاں افریقی اور زہری بھی بیٹھے ہوئے تھے اس نے کہا: آپ کچھ فرمایئے! حضرت ابو حازم نے فرمایا: سب سے بہترین امیر ہیں وہ جو علماء سے محبت رکھتے ہیں اور بدترین علماء ہیں وہ جو امراء سے محبت رکھتے ہیں اور پہلے زمانے میں امراء جب بلاوا بھیجتے تو وہ نہ آتے اگر کوئی چیز دیتے تو قبول نہ کرتے، اگر وہ کوئی بات پوچھتے تو ان کو کوئی رخصت نہ دیتے اور امراء علماء کے گھروں پر حاضری دیتے اور ان سے مسائل دریافت کرتے اسی میں امراء اور علماء کی خیر خواہی تھی بس جب یہ دیکھا لوگوں نے تو انھوں نے کہا کہ ہمیں بھی علم حاصل کرنا چاہیے تاکہ ہم کو یہ بھی شان حاصل ہو اور انہوں نے علم حاصل کیا تو خود چل کر امراء کے پاس آئے اور ان کے ساتھ مجلس جماتے اور انہیں رخصتوں پر چلاتے اگر وہ کچھ دیتے تو قبول کر لیتے تو امراء علماء پر جری ہو گئے اور علماء امراء پر"

۳۹۶۸-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمۃ، سہل، یحیٰی بن محمد مدنی، عبدالرحمٰن بن یزید بن اسلم کہتے ہیں کہ میں نے ایک دن ابو حازم سے کہا: ایک چیز مجھے پریشان کیے رکھتی ہے انہوں نے پوچھا کیا؟ میں نے کہا: دنیا سے میری محبت: انہوں نے مجھ سے فرمایا:

بھتیجے! یہ ایسی چیز ہے کہ میں اپنے نفس کو اس چیز پر عتاب نہیں کرتا جو اللہ نے میرے لئے محبوب کر دی ہے اسلئے کہ اللہ نے اس دنیا کی محبت ہمارے دل میں ڈالی ہے عتاب تو اس کے بجائے اس پر ہونا چاہیے کہ اس کی محبت ایسی چیز کے لینے کی دعوت نہ دے جو اللہ کو ناپسند ہو اور یہ کہ ہم ایسی چیز سے نہ رکیں کہ جس کو اللہ نے محبوب کر رکھا ہے اگر ہم نے اتنا بھی کر لیا تو اسکی محبت ہمیں نقصان نہیں دے گی۔

۳۹۶۹-عبداللہ بن محمد، عبداللہ، سلمۃ، سہل، محمد بن ابی معشر، ابو معشر، حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

جب تم کسی سے اللہ کے لئے محبت کرو تو دنیا کے سلسلے میں اس سے میل جول کم رکھو"

۳۹۷۰-ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد، سلمۃ بن شبیب، سہل بن عاصم، عبداللہ بن ضریس حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

جب تم دیکھو کہ تمہارا پروردگار تم پر نعمتوں کی بارش برسا رہا ہے اور تم اس کی نافرمانیوں میں لگے ہوئے ہو تو اس سے ڈرتے رہا کرو"

۳۹۷۱-عبداللہ 'ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، حسین بن عبدالرحمٰن نقل کرتے ہیں کہ

ابو حازم سے پوچھا گیا کہ قرابت کیا ہے؟ فرمایا محبت' ان سے کہا گیا لذت کسے کہتے ہیں؟ فرمایا: اتفاق کو، ان سے پوچھا گیا راحت کسے کہتے ہیں؟ فرمایا سنجیدگی کو۔

۳۹۷۲-ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، احمد بن سعید، ابن وہب، عبداللہ بن عباس، عمرو بن عبداللہ قیسی حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں کہ "عالم اور جاہل کی مثال مستری اور مزدور کی ہے تم مستری کو بلندی پر بیٹھا دیکھو گے اور ساز وسامان اسکے ساتھ ہی ہوتا ہے اور مزدور اپنے کندھے پر اینٹیں اور ریت اٹھائے لکڑی کے تختے پر چڑھتا ہے جس کے نیچے خالی فضاء ہوتی ہے اگر تھوڑا سا پھسلے تو مر جائے پھر ڈرتے ڈرتے اوپر کو چڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ مزدور مستری کے پاس پہنچ جاتا ہے تو مستری اس سے زیادہ کچھ نہیں کرتا کہ اپنے اوزار اور اپنے اندازے سے ان کو نصب کر دیتا ہے جب فارغ ہو چکتے ہیں تو مستری کو اجرت پھر بھی دوگنی ملتی ہے مزدور سے بس اسی طرح ہے عالم اپنے علم کی وجہ سے ڈبل ثواب حاصل کرتا ہے"۔

۳۹۷۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابراہیم بن اسحٰق طالقانی، کہتے ہیں میں نے ایک شیخ کو حارث بن عمر کی مسجد میں کہتے ہوئے سنا:

میں نے ابو حازم سے سنا جو شخص اللہ کی بنسبت لوگوں سے زیادہ ڈرے اسکو جو کچھ پہنچے گا وہ اس سے زیادہ نہیں ہے جو اس شخص

کو پہنچے گا جو صرف اللہ عزوجل سے ڈرتا ہے''۔

۳۹۷۴- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ھارون بن معروف، ولید بن شجاع، ضمرۃ، ثعلبۃ بن رافع، حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں: ابلیس کیا ہے؟ اگر بخدا اس کی نافرمانی کی جائے تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اگر اس کی اطاعت کی جائے تو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا''

۳۹۷۵- ابو حامد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق، سعدان بن زید، سہل بن ابی حلیم، سفیان کہتے ہیں کہ حضرت ابو حازم نے فرمایا:

تمہیں تمہارا مسلمان دشمن نفرت کرے یہ بہتر ہے کہ فاجر و فاسق دوست تجھ سے محبت رکھے''۔

۳۹۷۶- ابو زرعۃ محمد بن ابراہیم استرا باذی، ابو نعیم بن عدی، ابو یعلی اصمعی، ابن ابی حازم نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو حازم سے پوچھا گیا۔

لذت کیا ہے؟ فرمایا: اتفاق۔

۳۹۷۷- محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، حسین بن فرج، زکریا بن منصور قرظی کہتے ہیں میں نے ابو حازم سے سنا:

''تو حاملِ قرآن کو پچاس آدمیوں میں بھی دیکھے گا تو پہچان لے گا قرآن نے اسے تھکا ڈالا ہے اور میں نے جن قراء کو پایا وہ واقعی قراء تھے آج تو قراء نہیں رہے یہ تو خراء ہیں (یعنی گرے پڑے لوگ)

۳۹۷۸- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، حاتم بن لیث، ابن حمید، جریر سے منقول ہے کہ حضرت ابو حازم جب بازار جاتے اور پھل کی لذت ہوتی تو اپنے آپ سے کہتے تجھے جنت میں ملیں گے''۔

۳۹۸۰- ابو حازم کا زہری کو نصیحت کرنا......ابو حسین احمد بن محمد بن مقسم، ابو بکر بن محمد بن احمد بن ھارون وراق اصبہانی احمد بن عبداللہ صاحب ابی ضمرۃ، ھارون بن حمید دیکی، فضل بن عیینہ، عبدالحمید بن سلیمان، فریال بن عباد نقل کرتے ہیں کہ ابو حازم نے حضرت زہری کو لکھا: ابو بکر اللہ آپ کی اور ہماری فتنوں سے حفاظت فرمائے اور آگ سے حفاظت فرمائے اب تم عمر کے اس حصے میں ہو کہ جو تم کو دیکھے گا تم پر رحم کرے گا بڑھاپے کو پہنچ چکے ہو اور اللہ کی نعمتوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے، اس نے تمہارے بدن کو صحیح و سالم رکھا اور تمہیں لمبی لمبی عمر دی، تو نے اللہ کی ان دلیلوں کو جانا جو تم نے قرآن میں دیکھیں اور اللہ نے تمہیں دین میں فقاہت دی اور پیارے نبی کی سنتوں کی فہم دی پس اللہ تعالیٰ نے تم پر انتہائی حد تک اپنی نعمتیں اور دلیلیں ظاہر کر دی ہیں وہ اس میں تمہارے شکر کو آزمائے گا اور اپنے فضل کو زیادہ کرے گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں'' لئن شکرتم لأزیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید'

دیکھو تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم اللہ کے روبرو پیش ہوگے تو وہ تم سے اپنی نعمتوں اور دلیلوں کے بارے میں پوچھے گا کہ کیسے برتا اس کی نعمتوں اور دلیلوں کو اور غفلت میں پڑے رہنے سے ہرگز نہ سمجھنا کہ اللہ تم سے راضی ہے اور تمہاری توقیر کو قبول کرے گا ہرگز ایسا نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں علماء سے ''لتبیننه للناس ولا تکتمونه فنبذوه وراء ظهورهم''

تم کہتے ہو کہ میں بڑے ماہر اور کٹ حجتی میں آگے آگے ہو تم نے لوگوں کو اپنی باتوں سے مغلوب کیا اُن سے تم نے جھگڑا کیا اور تم غالب رہے اپنی فہم اور عقل و رائے پر اعتماد کی وجہ سے بتائیں کہ اللہ کے اس قول سے کیسے چھٹکارا پاؤ گے؟

ھانتم ھؤلاء جادلتم عنھم فی الحیوۃ الدنیا فمن یجادل اللہ عنھم یوم القیمۃ' اور کان کھول کر سن لو کہ سب سے بڑا گناہ اور جرم یہ ہے کہ تم ظالم کے لئے مددگار بنو اس کے لئے راستے آسان کرو اپنی قرب سے یا قبول کر کے اگر وہ بلاوا بھیجے، میں نہیں چاہتا کہ کل کو تم اپنے گناہ کیساتھ اسکا جرم بھی لاد کر آرہے ہو یا کل تجھ سے چشم پوشی کی وجہ پوچھی جائے کہ ظالم کے ظلم سے چشم پوشی کیوں کی کہ جو کچھ تم نے بٹورا وہ اس کا ہے ہی نہیں جس نے تم کو دلا دیا اور یہ کہ کیوں قریب ہوئے ایسے لوگوں کے جو دوسروں کا حق نہیں لوٹاتے اور نہ کوئی گناہ چھوڑتے ہیں اور تو نے شریک کار ہو کر دھوکہ دینے والے کو پسند کیا اور مجھے انہوں نے چکی کی کیل بنا دیا ہے انکے گناہوں کی چکی تیرے ارد گرد گھومتی ہے اور پل بنا دیا ہے جس سے گزر کر اپنے گناہوں کو جاتے ہیں اور سیڑھی بنا رکھا ہے جسے پھلانگ کر اپنی راہ گم کردہ کو جاتے ہیں انہوں نے تجھے اپنے گمراہیوں اور راستے کے لئے راہبر اور داعی بنالیا ہے۔ تیرے ذریعہ وہ علماء کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں اور تیرے ذریعہ وہ جاہلوں کو ان علماء کے پیچھے لگاتے ہیں۔ تم اب تک انکے خاص وزراء تک نہیں بنے اور نہ انکے قریب ترین ہمنشین، بس تم نے تو ان کی دنیا کو سنوارا ہے اور عوام وخواص کو ان کے گرد جمع کیا ہے سو انہوں نے تمہارے پچھلے کے بہانے تمہارا کیا کچھ بگاڑ دیا ہے اور تجھ سے کتنا زیادہ چھین کر کتنا قلیل دیا ہے۔

اپنی فکر کرو اسلئے کہ تمہارے سوا کون تمہاری فکر کرے گا اور اپنے نفس کا محاسبہ کرو اور دیکھو کہ کیا شکر کرتے ہو اس رات کا جس نے تم کو چھوٹی بڑی نعمتوں سے نوازا ہے اور دیکھ تجھے اس نے کتنا رتبہ دیا دین کی وجہ سے کہ تیرے جیسے کم ہیں لوگوں میں اور تم اس کا کتنا لحاظ رکھتے ہو جس نے تم کو چھپانے والا لباس دیا ہے اور دیکھو کہ تم اس کے کتنے قریب ہو اور کتنے دور"

تمہیں کیا ہو گیا کہ خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے؟ اور اپنے گناہ کی معافی نہیں مانگتے خدا کی قسم مجھے تو جب بھی موقع ملا میں اس کے دین کا سب سے زیادہ احیاء کرنے والا اور باطل کا تعاقب کرنے والا ہوں گا

تمہیں تو شکر کرنا چاہیے اس ذات کا جس نے تمہیں اپنی کتاب کا حامل بنالیا اور تمہیں علم سے نوازا ورنہ ان لوگوں میں ہوئے جن کے بارے میں ارشاد باری ہے فخلف من بعدھم خلف ورثوا الکتاب یأخذون عرض ھذا الادنی" پھر ان کے بعد ناخلف ان کے قائم مقام ہوئے جو کتاب کے وارث بنے یہ (بے تامل) اس دنیائے دنی کا مال ومتاع لے لیتے ہیں۔ (الاعراف: ۱۶۹)

کیا تم ایسی جگہ نہیں ہو جہاں کوچ کا نقارہ بجا دیا گیا ہے؟
آدمی اپنے ہم عمروں کے بعد نہیں رہتا"

خوشخبری ہے اس کے لئے جو دنیا میں خوف کی حالت میں رہا اور بدنصیب ہے وہ جو برا اور اپنے پیچھے گناہ چھوڑ گیا تمہیں اس بات کا حکم نہیں دیا گیا کہ تم وارثوں کی فکر کرو اپنے آپ کو چھوڑ کر کوئی بھی ایسا نہیں جو تیری پیٹھ پر سوار ہو لذت ختم ہو گئی صرف تھکاوٹ باقی ہے بدبخت ہے وہ کہ جس کی کمائی سے دوسرے لوگ خوش بخت ہیں اب ڈرنا! اس لئے کہ تم ارتکاب کر چکے ہو اور نکلنے کی فکر کرو اس لئے کہ تم پھنس چکے ہو یہ امور اس کے ساتھ کر رہے ہو جو جاہل نہیں ہے اور جو تمہارے اعمال کو محفوظ کر رہا ہے وہ غافل نہیں ہے۔ تیاری کرو اس لئے کہ سفر درپیش ہے اور اپنے دین کی فکر کرو اس لئے کہ بہت پر مردہ ہو چکا ہے اور یہ نہ سمجھنا کہ ڈانٹ ڈپٹ یا تحقیر و تذلیل کر رہا ہوں بلکہ بھولا ہوا سبق یاد کر رہا ہوں اور یہ کہ تمہیں بتلا دی جائے وہ بات جو تمہارے حلم کی وجہ سے تم پر مخفی ہو گئی اور میں نے اللہ کا یہ قول یاد کیا "وذکر فان الذکر تنفع المؤمنین" اور نصیحت کرتے رہو کہ نصیحت مؤمنوں کو نفع دیتی ہے (الذاریات: ۵۵)

تم نے زبردستی کو بھلا رکھا ہے اپنے ساتھ والوں کے لئے جو گزر چکے اور تم رہ گئے ہو ان کے بعد جیسے دو سینگوں میں ایک رہ جائے پس غور کرو کیا وہ بھی اس میں مبتلا کئے گئے جس میں تم کو مبتلا کیا گیا یا وہ بھی گزرے ایسے حالات سے جس سے تم گزر رہے ہو اور کیا

تم سمجھتے ہو کہ تمہیں کوئی ایسی نعمت ملی ہے جس سے وہ محروم رہ گئے؟ یا یہ کہ تم نے ایسی چیز کا علم حاصل کر لیا جس سے وہ بے خبر ہے بلکہ تو ہی ناواقف رہا بوجہ اس کے جس میں تو مبتلا رہا لوگوں کے دلوں میں تمہاری وقعت اور ان کا تم سے انسیت اس درجہ ہوگئی کہ وہ تمہاری رائے کو وقعت دینے لگے اور تمہارے امر کے پیچھے چلنے لگے اگر تم حلال کہتے تو وہ حلال سمجھتے اور تم نے حرام کہا تو انہوں نے حرام سمجھا اور خود ان کو اس کی صلاحیت نہیں تھی لیکن ان کا سارا رجوع تمہاری طرف تھا اور یہ سارا رجوع کی وجہ تھی ان کا عمل کو خیر باد کہنا، اور تم پر اور ان پر جہالت کا غلبہ اور حکومت اور حاکمیت کی محبت، کیا تم غور نہیں کرتے کہ جہالت اور غفلت میں پڑے ہو؟ اور لوگ کس فتنے اور مصیبت میں مبتلا ہیں تم نے اپنے رویے سے ان کو فکر معاش سے آزاد کر دیا ہے وہ فتنہ میں مبتلا ہوئے ہیں اس وجہ سے کہ انہوں نے تجھ پر علم کے آثار ملاحظہ کئے ہیں وہ بھی اس کے مشتاق ہوئے کہ وہ بھی علم حاصل کریں جس طرح اور جتنا تو نے علم حاصل کیا پس تیری وجہ سے وہ ایسے سمندر میں غوطہ لگا بیٹھے جس کی گہرائی کا ادراک نہ کر سکے اور اس مصیبت میں گرفتار ہوئے جس کو دفع کرنے پر قادر نہیں پس اللہ ہمارا تمہارا اور سب کا حامی و ناصر ہے۔

جان لو کہ مرتبہ کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ مرتبہ ہے جو اپنے اولیاء کے ذریعہ اپنے دوستوں کو عنایت فرماتا ہے وہ جو غیر مشہور اور مخفی لوگ ہوتے ہیں انکی توصیف رسول اللہ ﷺ کی زبانی یوں آئی ہے کہ:

اللہ تعالیٰ ایسے مخفی لوگوں، متقی، اور پاک لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو غائب ہوں تو کوئی نہ پوچھے، اگر حاضر ہوں تو پہچانے نہ جائیں انکے دل ہدایت کے چراغ ہوتے ہیں جو نکل آتے ہیں ہر سیاہ اور اندھیرے فتنہ سے۔[1]

یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ هم المفلحون" اور دوسرا مرتبہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کے ذریعہ اپنے دوستوں کو عنایت فرماتا ہے اور وہ ناراضگی کا باعث ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں ان دوستوں کے لئے ڈال دیتا ہے لوگ ان کی تعظیم کرتے ہیں حکمرانوں کا انکو تعظیم کرنے کی وجہ سے اور لوگ بھی اس میں رغبت کرتے ہیں جو ان کے پاس ہوتی ہے حکمرانوں کی ان میں رغبت کی وجہ سے" اولئک حزب الشیطن الا ان حزب الشیطن هم الخاسرون"

مجھے خوف ہے اس کا کہ تو بھی اس طرح کہ تیرا دین مستور، تیرے رزق میں تنگی ہو، عنفوان شباب، کمال قوت اور تمام شہوت میں تو مصیبتیں اور فتنے اس کے قریب نہ پھٹکیں جب زیادہ عمر کو پہنچے، ہڈیاں چٹخنے لگیں قویٰ ضعیف ہو جائیں اور شہوت ولذت اپنے اختتام کو پہنچ جائے تو کیا اس کو زیر کر لیتی ہے اسکو اپنے پیچھے دوڑتی ہے اور اسے مبتلائے فتن رکھتی ہے اور اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن کر رہتی ہے اور اپنی منفعت باور کراتی ہے۔

سبحان اللہ!!! کیا عظیم دھوکہ ہے کتنا بڑا خسارہ ہے اور جب دنیا نے تجھے مبتلائے فتن کیا تو کیوں حضرت عمرؓ کا قول یاد نہ کیا جو انہوں نے حضرت سعد کو لکھا تھا اسی خوف کی وجہ سے جس میں تو پڑا ہوا ہے انہوں نے لکھا تھا:

اما بعد! دنیا کی رنگینی سے اعراض کرو یہاں تک کہ تمہاری ملاقات ہو جائے ان گزرے ہوئے لوگوں سے جو اپنے ناموں کے ساتھ پیوند خاک ہوئے، ان کے پیٹ ان کی پشتوں سے مل گئے اللہ اور ان کے درمیان اب کوئی حجاب نہیں ہے دنیا نے ان کو فتنے میں نہ

---

[1] سنن ابن ماجة ۳۹۸۹. والمستدرک ۴/۱، ۳۲۸/۳، والمعجم الصغیر للطبرانی ۴۵/۲. والترغیب والترھیب ۶۸/۱. والأولیاء لابن ابی الدنیا ۲. والدر المنثور ۲۵۷/۳. واتحاف السادة المتقین ۲۳۶/۸. ۲۶۴. وتخریج الاحیاء ۲۷۱/۳. وتاریخ ابن عساکر ۲۲۵/۲

ڈالا اور نہ وہ دنیا کے فتنوں میں پڑے انہوں نے رغبت ظاہر کی تو انہیں طلب کر لیا گیا پس کچھ ہی عرصے میں وہ اللہ سے مل گئے''

پس دنیا تجھ جیسی عمر، تجھ جیسے ذی علم، ذی رائے اور عقل والے کو متأثر کر سکتی ہے؟ انا للہ و انا الیہ راجعون ، کس پر اعتماد کیا جائے؟ کس کو کہا جائے؟

اللہ ہی سے اپنی مصیبت کا بدلہ چاہتے ہیں اور اپنے غم کا شکوہ کرتے ہیں اور اللہ کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں بچائے رکھا اس سے کہ جس میں تم کو مبتلا کیا والسلام علیک ورحمۃ اللہ و برکاتہ

ابو حازم کی مسند روایات...... ابو حازم نے سہل بن سعد ساعدی، ابن عمر، انس بن مالک سے مسند نقل کیا ہے اور یہ بھی کہا کہ انہوں نے ابو ہریرہؓ کی زیارت کی اور سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد، محمد بن کعب قرظی، اعرج، ابو صالح سمان نعمان بن عیاش، عبید اللہ بن مقسم، سعید مقبری، طلحہ بن عبید اللہ بن کریز بعجہ بن عبد اللہ وغیرہ سے سنا ہے

اور ان سے تابعین نے نقل کیا ہے ان میں عبید اللہ بن عمر عمری، عمارۃ بن غزیہ۔ محمد بن عجلان، سعید بن ابی ھلال ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں ائمہ اور امام ہیں جیسے مالک، ثوری، حمادان، بن عیینہ، معمر، سلیمان بن بلال مسعودی، زائدہ، خارجہ بن مصعب وغیرہ۔

۳۹۷۹- محمد بن احمد بن جرجانی، قاسم بن زکریا مطرز، محمد بن عبداللہ بن زریع، عبدالاعلیٰ، عبید اللہ بن عمر، ابو حازم، سہل بن سعد، احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یونس بن محمد، حماد بن زید، عبید اللہ بن عمر، ابو حازم، سہل بن سعد کہتے ہیں کہ حضرت حماد نے فرمایا کہ میں ابو حازم سے ملا انہوں نے مجھے حدیث سنائی کہ حضور ﷺ بنو عمرو بن عوف کے پاس تشریف لائے تاکہ ان سے صلح صفائی کرائیں۔ آپ ﷺ نے حضرت بلال سے فرمایا

اگر نماز کا وقت ہو جائے اور میں نہ آؤں تو ابو بکر کو کہنا کہ وہ نماز پڑھا دیں جب نماز کا وقت ہوا اور اقامت کہہ دی گئی تو ابو بکر کو کہا تو وہ آگے ہو گئے جب آگے بڑھ چکے تو حضور بھی تشریف لے آئے تو لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کیں حضرت ابو بکرؓ جب نماز شروع کر لیتے تو ادھر ادھر توجہ نہیں دیتے تھے لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ وہ خاموش نہیں ہو رہے تو توجہ کی تو آپ پر نظر پڑی آپ نے ہاتھ کے اشارہ سے ان کو نماز جاری رکھنے کا حکم فرمایا تو حضرت ابو بکر الٹے پاؤں لوٹے اور نماز پڑھائی نماز کے بعد آپ نے حضرت ابو بکر سے فرمایا:

ابو بکر! کس چیز نے روکے رکھا نماز جاری رکھنے سے جبکہ میں اشارہ کر رہا تھا فرمایا قحافہ کے بیٹے کی مجال نہیں کہ وہ رسول اللہ کی امامت کرائے پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب نماز میں کچھ امر پیش آجائے تو مرد تسبیح پڑھیں اور عورتیں تالیاں پیٹیں'' حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے ابو حازم کی احادیث میں سے مسلم نے ابن بزیع عبدالاعلیٰ سے اسے ذکر کیا ہے اور مسلم اور بخاری مالک، یعقوب قاری، اور ابو حازم سے نقل کرنے میں متفق ہیں امام بخاری ثوری کی روایت میں ابو حازم حماد بن زید، محمد بن جعفر ابن کثیر سے منفرد ہیں اور ابو حازم سے روایت کرنے میں معمر، ابو غسان بن مطرف، عبدالعزیز بن الماجشون، محمد بن عجلان، ہشام بن سعد، عبدالرحمٰن بن اسحٰق، سفیان بن عیینہ، حمادان وغیرہ حضرات ہیں۔

۳۹۸۰- ابو بکر احمد بن سندی، محمد بن عباس مؤذب، شریح بن نعمان، اسماعیل بن عیاش عمارہ بن غزایہ انصاری، ابو حازم، سہل بن سعد، حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

تلبیہ پڑھنے والوں کے دائیں بائیں جو بھی چیز ہے وہ تلبیہ پڑھتی ہے پتھر ہوں، مٹی کے ڈھیلے یا درخت یہاں تک زمین یہاں سے بھی

ختم ہو جاتی ہے اور وہاں سے بھی اوراوپر کے درجات والے نیچے والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان پر تارے دیکھتے ہو"۔[۱]

یہ حدیث غریب ہے ابو حازم سے عمارۃ بن غزیہ متفرد ہیں اور یہ اہل مدینہ کے تابعین میں سے ہیں اور عمارۃ سے معاویہ بن صالح اور عبید بن حمید روایت کرتے ہیں:

۳۹۸۲- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، خالد بن قاسم، سعید بن عبدالرحمن ابو حازم، سہل بن سعد حضرت نبی کریم ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں: روزہ داروں کے لئے جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہا جاتا ہے جب آخری شخص ان کا داخل ہو جائے گا تو وہ بند کر دیا جائیگا اور جو اس سے داخل ہوگا وہ پیئے گا اور جو پی لے گا کبھی پیاسا نہیں ہوگا"۔[۲]

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے بخاری اور مسلم اس میں سلیمان بن بلال عن ابو حازم میں متفق ہیں اور ابو حازم سے روایت کرتے ہیں: سفیان ثوری، حماد بن زید، ہشام بن سعید، عبدالرحمن بن اسحق وغیرہ۔

۳۹۸۳- جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین محمد بن حسین، یحییٰ بن عبدالحمید، سلیمان بن بلال، ابو حازم، سہل بن سعد سے نقل کرتے ہیں:

جب حضور ﷺ کے سامنے نحوست کا تذکرہ آتا تو فرماتے" اگر یہ کسی شئے میں ہوتی تو گھوڑے، عورت، اور گھر میں ہوتی"۔[۳]

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے مالک ابو حازم سے نقل کرتے ہیں، مسلم اس میں ابو حازم عن ہشام بن سعید کی سند سے متفرد ہیں ابو حازم سے امام بخاری و مسلم کے علاوہ حضرات محمد بن جعفر، عبدالحمید بن سلیمان، عمرو بن محمد بن صہبان کے طریق سے نقل کرتے ہیں:

۳۹۸۴- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، عدی بن فضل، ابو حازم حضرت سہل بن سعد سے نقل کرتے ہیں:

حضور ﷺ کے پیچھے عام طور پر گرہ والے نماز پڑھتے تھے میں نے کہا: گرہ والے کون؟ فرمایا ان میں سے کسی کے پاس ایک سے زائد کپڑا نہ ہوتا وہ اس کی گرہ لگا دیتے تھے گردن سے"۔

یہ حدیث صحیح ہے بخاری نے ابو حازم، ثوری اور سہل بن سعد کے طریق سے اسکو ذکر کیا ہے اور عبدالرحمن بن اسحق مدنی ابو حازم سے یہی نقل کرتے ہیں۔

۳۹۸۵- ابو احمد بن محمد بن احمد جرجانی، حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر مقدمی، عمر بن علی، ابو حازم حضرت سہل بن سعد سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے آپ نے فرمایا:

جو شخص اپنے دو جبڑوں کے درمیان اور دونوں ٹانگوں کے درمیان کی حفاظت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

یہ حدیث صحیح ہے بخاری نے مقدمی اور عمر سے اسکو روایت کیا ہے اور اس حدیث کو احمد بن حنبل نے عفان اور عمر سے روایت کیا ہے۔

۳۹۸۶- ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، منجاب بن حارث، علی بن مسعر قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن احمد بن ولید، متوکل بن ابی سورۃ، خالد بن زید، سفیان ثوری، ابو حازم، اور سہل بن سعد نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضور ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ کوئی ایسا عمل بتلائیں کہ اللہ مجھ سے محبت کرنے لگیں اور لوگ بھی آپ نے فرمایا: دنیا سے زہد اختیار کرو اللہ محبت کرنے لگیں گے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے زہد اختیار کر تو لوگ محبت کرنے لگیں گے"۔[۴]

---

[۱] سنن ابن ماجة ۲۹۴۱. والسنن الكبرى للبيهقى ۴۳/۵. والمعجم الكبير للطبرانى ۱۶۰/۶. وصحيح ابن خزيمة ۲۶۳۴. والترغيب والترهيب ۱۸۸/۲. والدر المنثور ۲۱۹/۱. [۲] صحيح البخارى ۳۲/۳. وصحيح مسلم، كتاب الصيام ۱۶۶. وفتح البارى ۱۱۱/۴. [۳] صحيح مسلم، كتاب السلام ۱۲۰. وصحيح البخارى ۱۱/۱۳. وفتح البارى ۱۳۷/۹. ص: ۲۸۹. [۴] سنن ابن ماجة ۴۱۰۲. والمستدرك ۳۱۳/۴. والمعجم الكبير للطبرانى ۲۳۷/۶. ومشكاة المصابيح ۵۱۸۷. والاحاديث الصحيحة ۹۴۴، ۹۲۳، وكشف الخفا ۱۲۷/۱. والترغيب والترهيب ۱۵۶/۴. وتخريج الاحياء ۲۱۳/۳، ۲۱۵/۳. والعلل المتناهية ۳۲۳/۲. والدرر المنتثرة ۳۶. واتحاف السادة المتقين ۳۰۹/۸، ۳۲۶/۹، ۳۳۳. وتاريخ أصبهان للمصنف ۲۴۵/۲.

یہ حدیث غریب ہے اسے مرفوعاً صرف سفیان ثوری نے نقل کیا ہے اور سفیان سے ابن قتادہ اور محمد بن کثیر نے نقل کیا ہے۔

۳۹۸۷-علی بن ھارون، موسیٰ بن ھارون، قتیبہ بن سعد، علی بن عبدالحمید بن سلیمان ابو حازم حضرت سہل بن سعد سے آپ ﷺ کا قول منقول ہے:

اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ ہرگز اس سے کافر کو ایک گھونٹ تک نہ پلاتے"۔[۱]

ابو حازم سے عبدالحمید بن سلیمان کی یہ حدیث غریب ہے

۳۹۸۸-ابو عبداللہ محمد بن عیسیٰ ادیب، محمد بن ابراہیم بن زیاد، محمد بن حمید، زافر بن سلیمان، محمد بن عیینہ، ابو حازم اور حضرت سہل بن سعد ہی کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد! جی لیں جتنا چاہیں اس لئے کہ آپ وفات پانے والے ہیں اور کرلیں محبت جس کو چاہیں اس لئے کہ آپ اس سے جدا ہونے والے ہیں اور کرلیں عمل جتنا چاہیں اسلئے کہ اس کا بدلہ آپ کو دیا جانے والا ہے پھر کہا: اے محمد! مؤمن کا شرف اس کا رات کو قیام کرنا ہے اور اس کی عزت لوگوں سے مستغنی ہونا ہے"۔[۲]

محمد بن عیینہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے زافر بن سلیمان اور محمد بن حمید اس میں متفرد ہیں

۳۹۸۹-محمد بن احمد بن ابراہیم، جعفر بن محمد بن بشار، یحییٰ بن محمد بن سکن اسحٰق بن ادریس، عبدالرحمٰن بن زید، ابو حازم اور حضرت سہل بن سعد کے اسنادی حوالہ سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے:

جو پسند کرے کہ اپنے بیٹے کو آگ کے کنگن پہنائے وہ اسے سونے کے کنگن پہنائے، لیکن چاندی سے تو جو چاہے کرو[۳]

ابو حازم سے یہ حدیث غریب ہے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اسمیں متفرد ہیں۔

۳۹۹۰-محمد بن مظفر احمد بن حسن بن جعد، یعقوب بن کاسب، عبدالعزیز بن ابی حازم سہل بن سعد سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے:

"جو میری اس مسجد میں داخل ہوا اور وہ کوئی حرف سیکھتا ہے یا سکھاتا ہے تو وہ ایسا ہے جیسا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا اور جو اس کے علاوہ کے لئے داخل ہوا تو وہ بمنزلہ اس شخص کے ہے جو کوئی چیز دیکھتا ہے اسے اچھی لگتی ہے اور ہوتی وہ دوسرے کی ہے"۔[۴]

یہ حدیث ابو حازم کے طریق سے غریب ہے اور عبدالعزیز اس میں متفرد ہیں۔

۳۹۹۱-ابو عبداللہ محمد بن احمد بن مخلد، ابراہیم بن ہیثم بلدی، مروان بن محمد بخاری، ابوداؤد نخعی، ابو حازم، سہل بن سعد سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کی غیبت کی پھر اس کے لئے استغفار کیا تو یہ اس کا کفارہ ہو جائے گا"۔[۵]

حضرت سہل سے ابو حازم اس میں غریب ہیں ابوداؤد سلیمان بن عمر نخعی اس میں متفرد ہیں۔

---

[۱] الاحادیث الصحیحۃ ۶۸۶، ۹۴۳. ومجمع الزوائد ۲۸۸/۱۰. وسنن ابن ماجۃ ۴۱۱۰. وتاریخ بغداد ۹۲/۴. والمطالب العالیۃ ۳۱۷۲. والدر المنثور ۱۷/۶. وتفسیر القرطبی ۸۸/۱۶، ۲۱۵/۶.

[۲] المستدرک ۳۲۴/۴. وکشف الخفاء ۷۷/۲.

[۳] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸۵/۶. ومجمع الزوائد ۱۴۷/۵. ومسند الامام أحمد ۳۳۴/۲، ۳۷۸. والترغیب والترھیب ۵۵۷/۱. وکنز العمال ۱۷۳۶۵.

[۴] مسند الامام أحمد ۳۵۰/۲. والمستدرک ۹۱/۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۱۵/۶. ومجمع الزوائد ۱۲۳/۱. وکنز العمال ۲۸۸۵۲. وصحیح ابن حبان ۸۱.

[۵] کشف الخفا ۱۶۳/۲. واتحاف السادۃ المتقین ۵۵۸/۷، ۵۵۹. واللآلئ المصنوعۃ ۱۶۳/۲. والموضوعات لابن الجوزی ۱۱۹/۳. وکشف الخفا ۱۶۳/۲.

۳۹۹۲- ابوعمرو بن حمدان حسن بن سفیان، حسن بن علی واسطی، ہیثم، ابو یحیٰ، اور ابو حازم کے صاحبزادے عبدالجبار اپنے والد سے اور حضرت سہل بن سعد سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اے اللہ! صحابہ کی مغفرت فرما اور اس کی جس نے دیکھا اور جس نے دیکھا حضرت سہل بن سعد کہتے ہیں میں نے کہا: جس نے دیکھا اور جس نے دیکھا کہ کیا معنی ہیں آپ نے فرمایا: جس نے صحابہ کو دیکھا اور جس نے ان کو دیکھا جنہوں نے صحابہ کو دیکھا۔[۱]

حضرت سہل بن ابو حازم کی یہ حدیث غریب ہے اور عبدالجبار اس میں متفرد ہیں

۳۹۹۳- ابو احمد جرجانی، علی بن اسحٰق بغدادی، صالح بن سابق، سلیمان بن عمرو، ابو حازم اور سہل بن سعد کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تین شخص ہیں جن کی طرف سے اللہ تعالیٰ ادا کریں گے (ایک) وہ جسے مسلمانوں کے ملک پر کسی دشمن کے حملہ آور ہونے کا اندیشہ ہوا اور اس کے پاس کچھ قوت نہیں تھی تو اس نے قرض لیا اور اس سے اسلحہ خریدا اور اس کے ذریعہ اللہ کے راستے میں تقویت حاصل کی پھر مر گیا اس دین کو ادا کرنے سے پہلے اور نہ ہی وہ ادا کرنے پر قادر ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا فرمائیں گے اور (دوسرا) وہ شخص جس کے سامنے دوسرا مسلمان بھائی مرا اور اس نے اتنا کچھ نہ پایا جس سے اسکا کفن دفن کر سکے تو اس نے قرض لیا اور اس سے کفن خریدا پھر یہ مر گیا اور اس کو ادا کرنے پر قادر نہ ہوا تو اس کی طرف سے بھی اللہ تعالیٰ ادا کریں گے اور (تیسرا) وہ شخص جسے اپنے اوپر زنا کا اندیشہ ہوا اور اس پر مجردیت شدید ہوگئی تو اس نے قرض لیا اور شادی کی اور اس کو ادا کرنے پر قادر نہ ہوا اور مر گیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے بھی ادا کر دیں گے"۔

ابو حازم اور سہل سے اس حدیث میں غرابت ہے

۳۹۹۴- سلیمان بن احمد، حسین بن اسحٰق، ابراہیم بن معمر، حاتم بن عباد، یحیٰ بن قیس کندی، ابو حازم، سہل بن سعد نقل کرتے ہیں کہ:

آپ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے اور منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہے اور ہر ایک اپنی نیت پر عمل کرتا ہے جب مؤمن کوئی عمل کرتا ہے تو اس کے دل میں اسکا نور پیدا ہوتا ہے"۔[۲]

سہل اور ابو حازم سے یہ حدیث غریب ہے معمر اور احمد بن یونس اسمیں متفرد ہیں۔

۳۹۹۵- مخلد بن جعفر، محمد بن حمید، ابراہیم بن شریک، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، محمد بن ثور صنعانی، ابو حازم اور سہل بن سعد کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ:

آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کریم ہیں کرم کو پسند فرماتے ہیں اور بلند اخلاق کو اور افعال ردیہ کو ناپسند کرتا ہے"۔[۳]

حضرت سہل اور ابو حازم سے یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف زکریا نے روایت کیا ہے۔

۳۹۹۶- محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد صائغ، ابراہیم بن منذر حزامی، زکریا بن منظور، ابو حازم، سہل بن سعد آنحضرت ﷺ کا قول نقل

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲۰۵/۶۔ والکنی للدولابی ۱۶۷/۲۔ ومجمع الزوائد ۲۰/۱۰۔ والجامع الکبیر ۹۹۵۴۔ وکنز العمال ۳۲۴۸۹۔

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲۲۸/۶۔ وتاریخ بغداد ۲۳۷/۹۔ واتحاف السادۃ المتقین ۱۵/۱۰۔ وتخریج لاحیاء ۳۵۵/۴۔ والفوائد المجموعۃ ۲۵۰۔ والاسرار المرفوعۃ ۵۷۵۔ وکشف الخفا ۴۳۸/۲۔ والدرر المنتثرۃ ۱۶۶۔

۳۔ السنن الکبری للبیہقی ۱۹۱/۱۰۔ والمستدرک ۴۸/۱۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۲۳/۶۔ والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۱۵۰۔ وشرح السنۃ ۸۳/۱۳۔ والتاریخ الکبیر ۳۴۷/۴۔ والاحادیث الصحیحۃ ۱۳۷۸۔ والجامع الکبیر ۴۹۴۲۔

کرتے ہیں:

جو شخص ایک جان کو آزاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ آزاد فرماتے ہیں اس کے ہر عضو کے بدلے میں اسکا عضو جہنم سے''۔[۱]

۳۹۹۷-حبیب بن حسن، خلف بن عمرو عکبری، سعید بن منصور، عبدالحمید بن سلیمان، ابو حازم اور حضرت ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں:

حضور نے کبھی سیر ہو کر نہیں کھائے خشک ٹکڑے تک اور تم ہو کہ دنیا اڑائے جا رہے ہو۔

اسی طرح عبدالحمید نے ابو حازم سے نقل کیا ہے اور ابو حازم سے دوسرے روایت کرنے والے اس میں انکے مخالف ہیں اور ابو حازم کا سماع ابو ہریرہ سے نہیں ہے صرف دیکھا ہے۔

۳۹۹۸-احمد بن یعقوب بن مہر جان، ابو شعیب حراجانی، یحییٰ بن عبداللہ باہلی، ایوب بن نہیک، ابو حازم حضرت ابن عمر سے نقل کرتے ہیں

میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

مجھ پر آج ایک ایسا فرشتہ نازل ہوا ہے جو مجھ سے پہلے کسی نبی پر نہیں نازل ہوا اور نہ میرے بعد کسی پر اترے گا وہ اسرافیل علیہ السلام ہیں انہوں نے کہا: اے محمد! السلام علیکم! میں آپ کے پروردگار کی طرف سے پیغمبر ہوں' انہوں نے مجھے امر فرمایا ہے کہ آپ کو خبر دوں کہ آپ اگر چاہیں تو نبی اور عام بندہ بنیں اور اگر چاہیں تو نبی اور بادشاہ بنیں، تو میں نے جبرئیل علیہ السلام کی طرف دیکھا انہوں نے مجھے اشارہ کیا کہ تواضع اختیار کریں تو آپ نے اس وقت فرمایا نبی اور بندہ۔ پھر آپ نے فرمایا:

اگر میں کہتا نبی اور بادشاہ پھر چاہتا تو پہاڑ سونا بن کر میرے ساتھ چلتے''۔[۲]

ابن عمر سے ابو حازم کی یہ حدیث غریب ہے ایوب بن نہیک اسمیں متفرد ہیں' ابو حازم اس میں مختلف ہیں۔

۳۹۹۹-ابو بحر محمد بن حسن، محمد بن یونس بن موسیٰ، محمد بن خالد بن عثمہ، سلیمان بن احمد، عمرو بن ابو طاہر، سعید بن ابی مریم، موسیٰ بن یعقوب، ابو حازم، قاسم بن محمد اور حضرت عائشہؓ کے سلسلہ سے ثابت ہے کہ:

آپ نے کبھی ایک دن میں دو وقت شکم سیر ہو کر نہیں تناول فرمایا یہاں تک کہ وفات ہو گئی۔

عروہ سے ابو حازم کی یہ حدیث غریب ہے۔

۴۰۰۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن مکرم، علی بن جعد، محمد بن مطرف' ابو حازم، عروہ بن حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ:

''دو دو مہینے گزر جاتے اور رسول اللہ ﷺ کے گھر میں آگ نہ جلتی' میں نے کہا: خالہ! پھر کس چیز سے گزارا کرتے تھے فرمانے لگیں: اسودین یعنی کھجور اور پانی سے''

ابو غسان محمد بن مطرف ابو حازم سے اور عروہ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں اور اس میں بخاری اور مسلم متفق ہیں اور وہی صحیح ہیں لیکن ابو حازم یزید بن ھارون عروہ سے نقل کرتے ہیں۔

۴۰۰۱-ابو احمد بن جرجانی، حسن بن سفیان، محمد بن صباح، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابو حازم، یزید بن رومان، عروہ، اور حضرت عائشہ سے یہی مروی ہے۔

۴۰۰۲-ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن صباح، عبدالعزیز بن ابی حازم ابو سلمہ، عائشہؓ سے منقول ہے کہ:

وعدہ کیا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک وقت آنے کا اور پھر نہیں آئے اس وقت میں جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو چارپائی

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۶۸/۱. وطبقات ابن سعد ۳۴۱/۸. والکامل لابن عدی ۱۰۶۹/۳. وتلخیص الحبیر ۲۱۱/۴.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳۴۸/۲. ومجمع الزوائد ۱۹/۹.

کے نیچے کتے کا پلا تھا آپ نے فرمایا:

"مجھے اس کتے نے منع کر رکھا جو آپ کے گھر میں تھا، ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا اور تصویر ہو"۔[1]

یہ حدیث صحیح ہے مسلم نے اسکو ذکر کیا ہے سوید بن سعید، عبدالعزیز بن ابی حازم اسحق بن راہویہ، مخزومی، وہیب کے طریق سے

۴۰۰۳- عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید بن یعقوب کندی، عثمان بن سعید بن کثیر، ابوغسان، ابوحازم، ابوسلمہ حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے امر فرمایا کہ سات یا نو دینار صدقہ کردوں لیکن آپ کے مرض نے مجھے ان سے غافل کردیا جب افاقہ ہوا تو استفسار فرمایا:

کیا کرلیا؟ میں نے کہا: آپ کی حالت نے مجھے ان سے غافل کردیا آپ نے فرمایا: انہیں صدقہ کردو محمد یہ نہیں چاہتا کہ اللہ سے ملاقات ہو اور یہ اس کے پاس ہوں"

ابوسلمہ سے ابوحازم کی یہ حدیث غریب ہے

۴۰۰۴- ابراہیم بن عبداللہ بن اسحق، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمن، ابوحازم، سعید مقبری، اور حضرت ابوہریرہؓ کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: "جس کو اللہ تعالیٰ ساٹھ سال کی عمر دیں تو عمر کے متعلق اسکا عذر ختم کردیا"۔[2]

حضرت ابوہریرہؓ سے مقبری کی یہ حدیث صحیح اور ثابت شدہ ہے امام بخاری نے اپنی صحیح میں محمد بن معن غفاری اور مقبری کے طریق سے اسکو ذکر کیا گیا ہے۔

۴۰۰۵- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمن، ابوحازم، ابوصالح سمان اور حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

تجھ پر اطاعت لازم ہے خوشحالی میں بھی اور ناگواری میں بھی، تنگی میں بھی آسانی میں بھی اور اسکا اثر تجھ پر ہونا چاہیے"۔[3]

یہ حدیث صحیح ہے مسلم نے اسکو ذکر کیا ہے قتیبہ سعید بن منصور یعقوب ابوحازم کے طریق سے۔

۴۰۰۶- محمد بن احمد بن جعفر مقبری، موسیٰ بن ہارون حافظ، محمد بن صباح عبدالعزیز بن ابی حازم، ابوصالح اور حضرت ابوہریرہ ہی کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو محبوب رکھتے ہیں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرماتے ہیں:

میں اپنے فلاں سے بندے سے محبت کرتا ہوں تو حضرت جبرائیل بلند آواز سے عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کو بتلاتے ہیں تو عرش والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں تو عرش کے نیچے آسمان والے فرشتے جب یہ سنتے ہیں تو ساتویں آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر آسمان در آسمان یہاں تک کہ یہ آسمان دنیا کی طرف نازل ہوتی ہے پھر زمین پر اترتی ہے تو زمین والے بھی اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں اور بغض وناپسندیدگی کا یہی حال ہے"۔[4]

حضرت ابوہریرہؓ سے ابوصالح کی یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے امام بخاری نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار، ابوصالح کے طریق

۱۔ فتح الباری ۱۰/۳۹۲، وصحیح مسلم ۱۶۶۴۔

۲۔ مسند الامام احمد ۲/۴۱۷. والسنن الکبری للبیهقی ۳/۳۷۰. والمستدرک ۲/۴۲۸. والترغیب والترهیب ۴/۲۵۴. والاحادیث الصحیحة ۳/۸۰.

۳۔ سنن النسائی ۷/۱۴۰. والسنن الکبری للبیهقی ۸/۱۵۵. وتخریج الاحیاء ۲/۱۳۹.

۴۔ صحیح البخاری ۹/۱۷۳. وصحیح مسلم، کتاب البر والصلة ۱۵۷.

سے اس کو ذکر کیا ہے مسلم نے سہل بن ابی صالح کے طریق سے ابو حازم کی یہ حدیث نقل کی ہے اور ان سے صرف ان کے بیٹے عبدالعزیز نے نقل کیا ہے۔

۴۰۰۷-ابو عبداللہ بن مخلد، ابو اسماعیل ترمذی، قعنبی، ہشام بن سعید ابن حازم، ابو حازم، زید بن اسلم اور ام درداء سے منقول ہے کہ:

ایک دفعہ وہ عبدالملک بن مروان کے ہاں رات کو ٹھہری ہوئی تھیں اس نے اپنے ایک خادم کو بلایا اس نے تاخیر کی تو اس نے اس کو لعنت دی تو حضرت ام درداء نے فرمایا میں نے ابو درداء سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ گواہی دینے والے ہوں گے اور نہ شفاعت کرنے والوں میں سے"[1]

ابو حازم کی یہ حدیث مشہور ہے ہم نے اسے صرف ہشام بن سعید کے طریق سے ذکر کیا ہے۔

(۲۴۱) ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن[2]

محدثین میں انتہائی عابد و زاہد اور صاحب معارف ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن ابو عثمان تھے۔

۴۰۰۸-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان سے منقول ہے کہ:

ایک دن ربیعہ بن عبدالرحمٰن بیٹھے ہوئے تھے اس دوران اپنا سر ڈھانپ لیا اور لیٹ گئے اور زار و قطار رونے لگے پوچھا گیا: کیوں روتے ہیں؟ فرمایا: ریاء ظاہر اور شہوت خفیہ ہونے کی وجہ سے، لوگ تو علماء کے سامنے ایسے ہوتے ہیں جیسے بچے ماؤں کی گود میں علماء جو امر کریں ان کو مان لیتے ہیں اور جس سے روک دیں اس سے رک جاتے ہیں۔

۴۰۰۹-عبداللہ، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید ابن وہب، بکر بن مضر، عمارہ بن غزیہ سے منقول ہے کہ

ایک شخص نے ربیعہ سے سوال کیا کہ اے ابو عثمان! زہد کی چوٹی کیا ہے فرمایا: چیزوں کو اپنی جائز جگھوں سے حاصل کرنا اور ان کو انکے جائز حق میں لگانا"

۴۰۱۰-سلیمان بن احمد، احمد بن نافع طحان، حارث بن مسکین، ابن وہب کہتے ہیں میں نے مالک بن انس کو حضرت ربیعہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے سنا: ایک دفعہ ربیعہ امیر المومنین ابو العباس کے پاس تشریف لائے اس نے آپ کے لئے انعام و اکرام کا اعلان کیا انہوں نے انکار کر دیا پھر اس نے پانچ ہزار درہم دینے کا حکم دیا تا کہ اس سے باندی خریدیں انہوں نے اس وقت بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا"

۴۰۱۱-ابو عبداللہ محمد بن سہل، احمد بن ابراہیم معافری، یونس بن عبدالاعلیٰ ابن وہب، سلیمان بن بلال، ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے منقول ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا: ابو بکر و عمرؓ کے بارے میں کچھ بتلایئے فرمایا: مجھے نہیں سوجھ رہا کہ کیسے ان کے بارے میں کچھ بیان کروں یہ وہی دو ہیں جو اپنے ساتھ والوں سے سبقت کر گئے اور اپنے بعد والوں کو تعب میں ڈال گئے

۴۰۱۲-ابو احمد جرجانی، موسیٰ بن سہل خربی، یونس بن عبدالاعلیٰ، انس بن عیاض سے منقول ہے کہ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة باب ۲۴. وسنن أبی داؤد ۴۹۰۷. والمستدرک ۴۸/۱. والترغیب والترهیب ۴۶۹/۳. والدر المنثور ۱۴۲/۱. وتخریج الاحیاء ۱۲۰/۳.

[2] طبقات ابن سعد ۹/ق ۷/۶۱. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۹۷۶. والجرح ۳/ت ۲۱۳۱. وتاریخ بغداد ۴۲۰/۸. والجمع ۱۳۵/۱. وتاریخ الاسلام ۲۴۵/۵. وسیر النبلاء ۸۹/۶. والکاشف ۳۰۷/۱. والمیزان ۲/ت ۲۷۵۳. وتهذیب الکمال ۱۸۸۱ (۱۲۳/۹).

ایک دفعہ ربیعہ بن عبدالرحمن کچھ لوگوں کے پاس گئے وہ تقدیر کے بارے میں بحث ومباحثہ میں مصروف تھے انہوں نے فرمایا:
اگر تم سچے ہو اور اللہ کی پناہ سے کہ تم سچے ہو اگر خیر وشر تمہارے ہاتھ میں ہو تو جو کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے، اس سے بڑھ کر ہوگا جو تمہارے پروردگار کے قبضہ میں ہے''۔

۴۰۱۳- ابواحمد محمد بن احمد، موسیٰ بن سہل، یونس بن عبدالاعلیٰ، (انس بن عیاض) کہتے ہیں کہ غیلان حضرت ربیعہ کے پاس آئے اور کہا کہ:
آپ ہی ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ معاصی پر رضامند ہیں؟ انہوں نے فرمایا غیلان! ابراہو تیرا کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ اللہ کی نافرمانی اسکے عاجز ہونے کی وجہ سے کی جاتی ہے؟

۴۰۱۴- محمد بن مخلد، ابوجعفر بن کمونۃ، یونس بن عبدالاعلیٰ، عبدالرحمن بن سعید بن نقلاص فرماتے ہیں حضرت ربیعہ نے کہا:
"ایک قدم آگے بڑھا علم کے ایک ہاتھ سے بہتر ہے"

۴۰۱۵- اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یونس، احمد بن ابی حواری، ابومسہر، مالک سے منقول ہے کہ
حضرت ربیعہ نے مجھ سے کہا جب وہ عراق جانے کا ارادہ کر رہے تھے کہ ابوعبداللہ! مجھے اپنی دیکھی بھالی ہوئی احادیث میں سے سو احادیث لکھ دو میں نے کہا کیا آپ عراق جا کر بیان کریں گے انہوں نے فرمایا:
اگر آپ کو یہ خبر پہنچے کہ میں عراق میں احادیث بیان کرنے لگا ہوں تو جان لینا کہ میں مجنون ہوں۔

۴۰۱۶- محمد بن رحمن، احمد بن محمد بن سلمہ، ابراہیم بن ابی داؤد، ابومسہر، مالک حضرت ربیعہ سے نقل کرتے ہیں:
مجھے ابن خلدہ زرقی نے کہا کہ میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ انہوں نے آپ کو اپنے امور سپرد کردیئے ہیں لہذا جب آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے تو اپنے لئے بھی اس سے نکلنے کا راستہ تلاش کرو اور پوچھنے والے کے لئے بھی''

۴۰۱۷- محمد بن سہل، احمد بن محمد بن حارث، ابراہیم بن داؤد، یحییٰ بن بکیر لیث بن سعد کہتے ہیں کہ میں حضرت ربیعہ بن عبدالرحمن کے ہاں تھا اور میں نے نارنگی رنگ کا جبہ پہن رکھا تھا میں نے ان سے کہا:
ابوعثمان! اگر آپ اپنی زبان کی اصلاح کرلیں فرمایا:
ابوالحارث اگر میں فلاں فلاں غلطی کر جاؤں یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں آپ کی طرح کے جبے پہنوں۔

۴۰۱۸- محمد بن سہل، محمد بن موسیٰ بن نعمان، زید بن عبدالرحمن بن ابی عمر، ضمام، ثعلبہ بن کثیر نقل کرتے ہیں کہ:
حضرت ربیعہ بن ابی عبدالرحمن کا گزر ہوا مالک بن انس کے پاس سے تو ان سے فرمایا:
اے مالک میں جو آپ سے کہہ رہا ہوں وہ بہت عمدہ بات ہے۔ مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ امامت میں ایسے ائمہ ہوں گے جو خود گمراہ ہوں گے اور وہ دوسروں کو گمراہ کریں گے اللہ سے پناہ مانگو کہ تم ان میں سے ہو''

۴۰۱۹- ابوحامد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق، محمد بن حسان ازرق، ابن مہدی سے منقول ہے کہ حضرت ربیعہ نے فرمایا:
ایک ہزار ایک ہزار سے نقل کریں یہ بہتر ہے کہ فرد واحد فرد واحد سے نقل کرے''

۴۰۲۰- محمد بن عبدالرحمن بن مخلد، احمد بن ابراہیم، یونس بن عبدالاعلیٰ، اشہب، مالک اور ربیعہ کہتے ہیں میں نے سعید بن جبیر سے سنا کہ:
"وہ شخص جو اچھی بات کہے اور عمل کرے وہ زیادہ بہتر نہیں ہے اس سے جو اچھی بات کو سنے اور سنتے ہی قبول کرلے"۔

۴۰۲۱- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن یحییٰ، احمد بن ابی حواری، ولید بن مسلم، مروان بن محمد، ابن خلدۃ، سے منقول ہے کہ حضرت مالک بن انس نے حضرت ربیعہ سے فرمایا: ربیعہ! لوگ آپ کے اردگرد ہوتے ہیں تو آپ کو فکر یہ ہونی چاہیے کہ جب آپ کے پاس کوئی سائل آئے تو آپ کوئی راستہ نکالیں اپنے لئے بھی اور اس کے لئے بھی۔

۴۰۲۲-سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ھارون، عبید اللہ بن عمر قواریری، عبداللہ بن رجاء مکی یونس بن زید سے منقول ہے کہ:

میں نے ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا: صبر کا منتہیٰ کیا ہے؟ فرمایا: "جس دن کوئی مصیبت پہنچے اس دن تمہاری وہی حالت ہو جو اس سے پہلے والے دن تھی"

۴۰۲۳-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انس بن عیاض، ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے نقل کرتے ہیں:

میں نے مدینہ میں مخصوص طبیعت کے بوڑھوں کو دیکھا جو گیرو سے رنگے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے تھے ان کے ہاتھوں میں مخصوص قسم کی لاٹھیاں تھیں اور انکے ہاتھوں پر مہندی کے اثرات تھے نوجوانوں کے روپ میں تھے لیکن جب دین کا پتہ کیا جائے تو انکا دین ثریا سے بھی دور ہے۔

ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے درج ذیل صحابہ سے مسند روایات کی ہے: انس بن مالک، اسے حدیث کی سماعت بھی کی، سایٔب بن یزید اور سعید بن مسیب، سلیمان بن یسار، سعید بن یسار، ابی الحباب، عطاء بن یسار، قاسم بن محمد بن ابی بکر، سالم بن عبداللہ بن عمر، حنظلہ بن قیس الزرقی، عبداللہ بن دینار، عبدالملک بن سعید بن سوید، یزید مولیٰ منبعث، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے حدیث بیان کی اور تابعین میں سے درج ذیل حضرات نے ربیع بن ابی عبدالرحمٰن سے روایت کی یحیٰ بن سعید انصاری، عبدربہ بن سعید اور ائمہ اعلام میں سے: نافع بن ابی نعیم مالک بن انس ثوری، مسعر، اوزاعی، قاسم بن معن، فلیح بن سلیمان، سلیمان بن بلال وغیرہ نے حضرت ربیع سے روایت کی ہے۔

۴۰۲۴-جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین وادعی، یحیٰ بن عبدالحمید، سلیمان بن بلال، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک کو حضور پرنور نبی کریم ﷺ کی توصیف کرتے ہوئے سنا:

درمیانے قد کے تھے نہ بہت زیادہ لمبے اور نہ بہت ہی چھوٹے، چھوٹتا ہوا رنگ مبارک تھا نہ تو گندمی تھا اور نہ بالکل چٹ سفید، سیدھے بالوں والے تھے نہ تو بالکل سیدھے، اور نہ بہت زیادہ گھونگھریالے، چالیس سال کی عمر میں بعثت ہوئی دس سال مکہ میں رہے اور دس سال مدینہ میں اور ساٹھ سال کی عمر میں وفات ہوئی آپ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں بیس سے زیادہ سفید بال نہیں تھے۔

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے ربیعہ سے اسے روایت کیا ہے یحیٰ بن سعید انصاری، عمرو بن یحیٰ مازنی، عمارہ بن غزیہ، سعید بن ابی ھلال، اسامہ بن زید وغیرہ نے اور نافع بن نعیم، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن عمرو، فلیح، ابو یونس، عبدالعزیز بن ماجشون، دراوردی، مالک، اوزاعی، مسعر، ابوبکر بن عیاش، قرہ بن جبیر یل منصور بن ابی ابو مسعود وغیرہ نے۔

۴۰۲۵-سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، حبیب کاتب مالکؒ ہشام بن سعید، ربیعہ بن عبدالرحمٰن اور حضرت انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ سخی اور کریم ہیں اور وہ اس بات سے حیا فرماتے ہیں کہ مسلمان بندہ جب دعا کرے تو اس کے ہاتھ خالی لوٹائے اور ان میں کوئی شئ نہ ہو جب بندہ دعا کرتا ہے اور پھر انگلی سے اشارہ کرتا ہے تو پروردگار فرماتے ہیں:

میرے بندے نے خلوص سے نام لیا اور جب وہ ہاتھ اٹھا دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"مجھے حیاء آتی ہے اپنے بندے سے کہ میں اسے رد کردوں"[1]

ربیعہ کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسے حبیب اور ہشام کے طریق سے لکھا ہے۔

۴۰۲۶-محمد بن مظفر، احمد بن یحیٰ بن زکریا، عبدالرحمٰن، اور حضرت انس بن مالک سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] کنز العمال ۳۱۴۳.

اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دعا کی توفیق اسلئے دیتے ہیں کہ اسکی دعا قبول کرتے ہیں'۔[1]

۴۰۲۷- محمد بن عبدالرحمٰن، احمد بن ابراہیم بن عبداللہ، نصر بن مروان، ابو حازم عبدالغفار بن حسن، محمد بن منصور، ابوالفرج، ربیعہ بن عبدالرحمٰن، انس بن مالک سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

تین قسم کے لوگ ہیں جو قیامت کے دن اللہ عزوجل سے ہمکلام ہوں گے ایک وہ جو دو شخصوں میں جھگڑے کے لئے دخیل نہ ہوا، دوسرا وہ جس نے اپنے آپ سے بھی زنا کے متعلق بات نہیں کی اور تیسرا وہ شخص جس نے کبھی اپنی کمائی کو سود کے ساتھ خلط نہیں کیا۔[2]

حدیث ربیعہ غریب ہے ہم نے اسے ابو حازم اور ابوالفرج کے طریق سے ذکر کیا ہے۔

۴۰۲۸- **مرض الوفات میں حضور کا خطبہ**...... قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، عباس بن احمد بن ابی شحمہ، ولید بن شجاع، عمر بن حفص بن عمرو بن ثابت انصاری، عبدالرحمٰن بن ابی الرجال، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن اور حضرت انس بن مالکؓ سے منقول ہے کہ:

آپ ﷺ اپنے مرض وفات میں باہر تشریف لائے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر آپ نے فرمایا: آپ نے لوگوں کو آواز دی جس نے جمع ہونا تھا وہ جمع ہو گئے تو فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب اپنے نبی کی زبان پر نازل فرمائی تو اس نے اس کے حلال کو حلال کہا اور حرام کو حرام، بس جو نبی کی زبانی اس کی کتاب میں حلال ہے وہ قیامت تک کے لئے حلال ہے اور جو نبی کی زبانی اس کی کتاب میں حرام ہے وہ قیامت تک حرام ہے۔

اے لوگو! مجھے کچھ بھی برا بھلا نہ کہنا اور خوب اچھی طرح سن لو کہ ہر نبی کا ترکہ اور جائیداد ہوتا ہے اور میرا ترکہ اور جائیداد انصار ہیں تم میری وجہ سے انکا خیال رکھنا۔

یہ حدیث غریب ہے اور عمر بن حفص، ابوالرجال سے اسمیں متفرد ہیں"

۴۰۲۹- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ابن مخلد، محمد بن یونس کدیمی، محمد بن سلیمان قرشی، مالک بن انس،، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، سعید بن المسیب، ابن عمر اپنے والد حضرت عمر سے آپ ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں:

میرے گھر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔[3]

ربیعہ کی یہ حدیث غریب ہے محمد بن سلیمان اسمیں متفرد ہیں مالک سے۔

۴۰۳۰- محمد بن علی بن مسلم عقیلی، محمد بن بکر ھذانی، مسدد، حماد بن زید، مطر وراق، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، سلیمان بن یسار اور حضرت ابو رافع سے منقول ہے کہ:

آپ ﷺ نے حضرت میمونہ سے نکاح فرمایا آپ غیر احرام میں تھے اور آپ نے بناء فرمائی آپ غیر احرام میں تھے اور میں آپکے اور انکے درمیان قاصد تھا۔ ربیعہ کی یہ حدیث مشہور ہے مطر وراق اس سے منفرد ہیں اور نصر بن مرزوق عبدالرحمٰن خراسانی سے نقل کرتے ہیں۔ اور نسائی اسے قتیبہ، حماد، مطر، یحیٰی بن سعید، ربیعہ بن سلیمان سے نقل کرتے ہیں۔

۴۰۳۱- ابو محمد بن حیان، محمد بن عبدالرحمٰن، یحیٰی بن منصور، عبداللہ بن جعفر برکی، معن، مالک بن انس، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، ابو حباب سعید بن یسار اور حضرت ابو ہریرہ کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ:

۱۔ کنز العمال. ۳۱۴۴

۲۔ تاریخ أصبهان للمصنف ۲/۲۹۴.

۳۔ صحیح البخاری ۲/۲۷. ۳/۲۹. ۸/۱۵۱. ۹/۱۲۹. وصحیح مسلم، کتاب الحج باب ۹۲. وفتح الباری ۴/۹۹. ۱۰۰، ۱۱/۴۶۵. ۱۴/۳۰۹.

آپ ﷺ نے فرمایا: "مومن بندے کو برابر اس کے مال اور اس کی بقیہ روح میں تکلیف پہنچتی رہتی ہے یہاں تک کہ جب اللہ سے ملاقات کرتا ہے تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوتا۔"[۱]

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے ابو ہریرہؓ سے اور موطا مالک میں ہے لیکن ربیعہ کا نام ذکر نہیں کیا ہے اور معن انکے نام لینے میں متفرد ہیں۔

۴۰۳۲- قاضی ابو احمد، محمد بن موسیٰ حلوانی، نصر بن علی، عیسیٰ بن یونس خالد بن ایاس، ربیعہ، قاسم بن محمد حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

اس نکاح کا اعلان کرو اور دف بجاؤ۔[۲]

یہ حدیث مشہور ہے قاسم حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں اور خالد ربیعہ سے منفرد ہیں۔

۴۰۳۳- جعفر بن محمد احمسی، ابو حصین بن یحییٰ حمانی، سلیمان بن بلال، ربیعہ، عبد الملک بن سعید، ابی حمید ساعدی سے منقول ہے کہ:

آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا کی طلب میں عمدگی سے کام لو، اس لئے کہ ہر ایک کے لئے آسان کر دیا گیا ہے وہ جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا۔"[۳]

ربیعہ کے طریق سے یہ حدیث مشہور ہے اسے عمارہ غزیہ اور دراوردی نے بھی ان سے نقل کیا ہے۔

۴۰۳۴- الواح موسیٰ علیہ السلام...... محمد بن عبد الرحمٰن بن مخلد، احمد بن ہلال تستری، محمد بن احمد بن ابی عوام یحییٰ بن سابق مدنی، خیثمہ بن عبد الرحمٰن جعفی، ربیعہ بن عبد الرحمٰن، ابو جعفر محمد بن علی بن حسین، جابر بن عبد اللہ سے منقول ہے کہ

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو پہلے پہل کی جو الواح عطا فرمائیں تھیں اس میں سے پہلی میں دس ابواب لکھے گئے تھے اس میں تھا: اے موسیٰ! میرے ساتھ کسی کو شریک نہ اسلئے کہ میری طرف سے یہ قول مہر بلب کر دیا گیا ہے کہ مشرکین کے چہروں کو آگ سے جھلسا دیا جائیگا ضرور بالضرور، اور میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو تمہیں ہلاکت سے بچاؤں گا اور تمہاری عمر زیادہ کروں گا اور حیات طیبہ سے نوازوں گا اور اس سے بہتر کی طرف تجھے پلٹاؤں گا اور نہ کسی نفس کو قتل کرنا جس کو حرام کر دیا گیا ہے سوائے حق کے ساتھ ورنہ زمین اپنی کشادگی کے باوجود تجھ پر تنگ ہو جائے گی اور آسمان اپنی وسعتوں کے باوجود تجھ پر تنگ ہو جائیگی

اور تم میری ناراضگی لیکر آگ میں جاؤ گے اور میرے نام سے جھوٹی قسم نہ کھانا اور نہ گنہگار ہو کر اس لئے کہ میں اسے پاک نہیں کرتا اور نہ تزکیہ کرتا ہوں اس کا جو میری تنزیہہ نہیں کرتا اور نہ میرے ناموں کی تعظیم کرتا ہے اور جو کچھ میں نے لوگوں کو دیا ہے اپنے فضل سے اس پر تو حسد نہ کر ان سے اور نہ میری نعمت ان پر مکدر کر اس لئے کہ حاسد شخص میری نعمت کا دشمن ہے میری قضا کو رد کرنے والا ہے اور میری تقسیم سے ناراض ہے اور جو اس طرح ہوا نہ میں اس کا ہوا اور نہ وہ میرا اور گواہی نہ دینا ایسی بات کی جس کو تمہارے کانوں نے اچھی طرح سنا نہ ہو اور تمہاری عقل نے محفوظ نہ کیا ہو اور تمہارا دل اس پر پختہ نہ ہو اس لئے کہ میں گواہی دینے والوں کی گواہی پر کھڑا ہوں گا قیامت کے دن پھر میں ان سے تیز سوالات کروں گا۔

اور زنا نہ کرنا اور نہ چوری کرنا اور نہ اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا ورنہ تجھ سے اپنا چہرہ چھپالوں گا اور تجھ پر آسمان کے

[۱] موطا مالک ۲۳۶. والدر المنثور ۱۵۸/۱. تجريد التمهيد ۷۸۷.

[۲] السنن الكبرى ۲۸۸/۷. والمستدرک ۱۸۳/۲. وصحيح ابن حبان ۱۲۸۵. ومجمع الزوائد ۲۸۹/۴، ومشكاة المصابيح ۳۱۵۲. وكشف الخفا ۱۶۲/۱. وتاريخ أصبهان للمصنف ۱۷۴/۱.

[۳] سنن ابن ماجة ۲۱۴۲. والمستدرک ۳/۲. والسنن الكبرى للبيهقي ۲۶۴/۵. واتحاف السادة المتقين ۱۵۹/۸.

[۴] الترغيب والترهيب ۵۳۴/۲.

دروازے بند ہو جائیں گے اور لوگوں کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے کرتے ہو اور میرے غیر کے لئے ذبح نہ کرنا اس لئے کہ میں وہی قربانی قبول کرتا ہوں جس پر میرا نام لیا گیا ہو اور صرف میری رضا کے لئے ہو اور تو اور تیرے گھر والے سب ہفتہ کے دن اپنے آپ کو میرے لئے فارغ کردو اور اپنے برتنوں کو فارغ کردو پھر آپ ﷺ نے فرمایا

اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ہفتہ کا دن عید کا بنایا اور ہمارے لئے جمعہ کے دن کا انتخاب کیا اور اسے ہمارے لئے عید کا دن بنایا۔

جعفر اور ربیعہ سے یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسے اسی سند سے لکھا ہے۔

(۲۴۲) عُبید بن عمیر[۱]

حضرت ابو عاصم عبید بن عمیر تابعی ہیں اور مکہ کے رہنے والے ہیں عابد، واعظ تھے اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتے اور ذکر بھی بلند آواز سے فرماتے

۴۰۳۵-محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابن عیینہ، داؤد بن سابور حضرت مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ:

ہم اپنے فقیہ پر فخر کرتے تھے اور اپنے قاری پر فخر کیا کرتے تھے فقیہ تو حضرت ابن عباسؓ اور قاری عبید بن عمر تھے“

۴۰۳۶-احمد بن محمد بن فضل نیشاپوری، محمد بن اسحق سراج، یوسف بن موسیٰ، ابو معاویہ، اعمش، مجاہد اور حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے تو عبید بن عمیر وعظ فرمارہے تھے تو اپنے خادم سے کہا کہ مجھے اس کے پاس لے چلو وہ ان کے پاس لے گیا جب ان کے سر پر پہنچے تو فرمایا: ابو عاصم! اللہ بھی یاد دلائیں اور اللہ نے جن کا تذکرہ کیا ہے انہیں بھی ”واذکر فی الکتاب ابراھیم انہ کان صدیقا نبیا“ اور کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو بےشک وہ نہایت سچے پیغمبر تھے۔ (مریم: ۴۱) اور اسی طرح حضرت موسیٰ وحضرت اسماعیل علیہما السلام۔

۴۰۳۷-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق ثقفی، یوسف بن موسیٰ، جریر، اعمش، ابو سفیان سے منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر کی ملاقات ہوئی حضرت عبید بن عمیر سے تو پوچھا: ابو عاصم! کیا بات ہے کیوں پیلے ہو رہے ہیں۔

۴۰۳۸-عبداللہ بن محمد بن عمر، محمد بن یحییٰ بن سلیمان، عاصم بن علی، سلیمان بن کثیر حضرت عبید بن عمیر سے نقل کرتے ہیں کہ

اگر تم کو گراں گزرے کہ تم رات کو جاگو اور مشقت ہو کر مال خرچ کرو اور دشمن سے تم اپنے آپ کو عاجز پاؤ تو سبحان اللہ وبحمدہ کا التزام کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ دونوں اللہ کو سونے اور چاندی کے پہاڑوں سے زیادہ محبوب ہیں۔

۴۰۳۹-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، اخلف بن ہشام، خالدؒ حصینؒ مجاہد، عبید بن عمر سے منقول ہے کہ:

جب سردیاں آتیں تو قرآن والوں سے کہا جاتا تھا

راتیں لمبی ہو گئیں تمہاری نمازوں کے لئے اور دن چھوٹے ہو گئے تمہارے روزوں کے لئے اگر رات کو گراں گزرے کہ تم نماز پڑھو اور مال کو خرچ کرنے سے بخل کرنے لگو اور دشمن کے مقابلے میں اپنے آپ کو بزدل پاؤ تو اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔

۴۰۴۰-ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن محمد احمد بن حنبل، داؤد بن عمرو، عمیر، ابو حصین مجاہد، عبید بن عمر سے منقول ہے کہ:

جب سردیاں آتیں تو کہا جاتا اے قرآن والو! رات تمہاری لمبی ہو گئی نماز کے لئے اور دن چھوٹا ہو گیا تمہارے روزوں کے

---

[۱] طبقات ابن سعد ۵/۴۴۵. والتاریخ الکبیر ۵/ت ۱۴۷۹. والجرح ۵/ت ۱۸۹۶. والاستیعاب ۳/۱۰۱۸. والجمع ۱/۳۳۰. وأسد الغابة ۳/۳۵۳. وسیر النبلاء ۴/۱۵۶. والاصابة ۳/ت ۶۲۴۲. وتهذیب التهذیب ۷/۷۱. وتهذیب الکمال ۳۷۳۰. (۱۹/۲۲۳).

لئے اور جان لو کہ اگر تم کو رات تھکائے اور تمہیں دشمنوں سے خوف محسوس ہو اور مال خرچ کرنے میں بخل روکتا ہو تو اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔

۴۰۴۱-ابو علی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ھارون بن ابی ابراہیم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ میرے والد عبید بن عمیر نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کوئی چیز نہیں بھولے وہ کچھ بھولے نہیں بھولے، جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ وہی ہے جو اللہ نے فرمایا: اور جو اللہ کے رسول نے فرمایا وہ اللہ کے رسول ہی نے فرمایا ہے تو جو اللہ نے چھوڑ دیا اور اس کے بارے میں کچھ نہیں فرمایا اور اسی طرح جو اللہ کے رسول نے چھوڑ دیا اور کچھ نہیں فرمایا تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور عفو ہے تم بھی اسے چھوڑ دو اور زیادہ کھوج کرید نہ کرو۔

۴۰۴۲-ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

بیشک اللہ نے حلال بھی فرمادیا ہے اور حرام بھی، پس جو اس نے حلال کردیا ہے اس کو حلال سمجھو اور جو اس نے حرام کردیا ہے اسے حرام سمجھو اور ان کے درمیان کچھ ایسی اشیاء کو چھوڑ دیا ہے جو اس نے نہ حلال فرمائی ہیں اور نہ حرام تو یہ اللہ کی طرف سے عفو ہے اسے اللہ نے معاف کردیا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "یاایھا الذین اٰمنو الاتسالوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم" مؤمنو! ایسی چیزوں کے بارے میں مت سوال کرو کہ اگر (ان کی حقیقتیں) تم پر ظاہر کردی جائیں تو تمہیں بری لگیں (المائدہ:۱۰۱)

۴۰۴۳-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن، اسرائیل زیاد بن فیاض فرماتے ہیں کہ میں نے عبید بن عمیر سے سنا:

"اللہ سے حیاء کو مقدم رکھو لوگوں سے حیاء پر"

۴۰۴۴-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن عیینہ، عمرو بن دینار اور عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

"اس شخص نے اپنا ایمان سچا کر دکھایا جس نے مشقت کی حالت میں اچھی طرح وضو کیا اور اس شخص نے اپنا ایمان سچا کر دکھایا جس کو خوبصورت عورت کے ساتھ تنہائی میسر آئی اور اس نے اسے اللہ کی رضا کے لئے چھوڑ دیا"

۴۰۴۵-عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عیسیٰ، ابی سہل، عبداللہ بن محمد عیسی، ابو معاویہ، اعمش، ابی راشد سے منقول ہے کہ عبید بن عمیر سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مطلب پوچھا گیا: "انہ کان للاوابین غفورا" تو فرمایا: اوّاب وہ شخص ہے جو تنہائی میں اپنے گناہوں کو یاد کرے اور پھر اس کی اللہ سے معافی چاہے۔

۴۰۴۶-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، اسماعیل بن عبدالملک سے منقول ہے کہ

جب سورج غروب ہوتا اور حضرت عبید بن عمیر مسجد میں داخل ہوتے اور اذان کی آواز سنتے تو یہ دعا مانگتے "اللھم انی اسالک عند حضور اقبال لیلک و ادبار نہارک، وقیام دعاتک، و حضور صلاتک، ان تغفرلی و ترحمنی و ان تجیرنی من النار" اور جب صبح ہوتی تو یہی دعا پڑھتے نماز فجر پڑھنے سے پہلے۔

۴۰۴۷-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، فضیل، عاصم، ایک آدمی کے توسط سے حضرت عبید بن عمیر سے نقل کرتے ہیں:

ایک آدمی کے تین دوست تھے ایک سے بڑھ کر ایک خاص تھا ایک دفعہ اس پر مصیبت آن پڑی وہ سب سے خاص دوست کے پاس گیا اور کہا فلاں! مجھ پر یہ مصیبت آن پڑی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ میری مدد کریں تو اس نے صاف کہہ دیا: میں کچھ نہیں کرسکتا تو وہ دوسرے عزیز ترین دوست کے پاس گیا اور کہا مجھ پر فلاں فلاں مصیبت آن پڑی ہے آپ میری مدد کریں اس نے کہا میں آپ کے ساتھ جاؤں گا اور جہاں آپ نے جانا ہے وہاں تک آپ کو پہنچادوں گا پھر میں لوٹ آؤں گا وہ تیسرے دوست کے پاس گیا اور کہا مجھ

پر مصیبت آن پڑی ہے آپ میری مدد کریں اس نے کہا آپ جہاں جائیں گے میں وہاں جانے کے لئے تیار ہوں اور جہاں آپ مجھے لے جانا چاہیں میں آپ کے ساتھ ہوں پھر فرمایا: پہلا اس شخص کا مال ہے جو گھر میں ہی رہ گیا اور وہ کچھ بھی ساتھ نہیں لے گیا اور دوسرا اس کے گھر اور خاندان والے ہیں جو اس کے ساتھ قبر تک گئے اور دفنا کر لوٹ آئے اور تیسرا اس کا عمل ہے جو اس کے ساتھ ہوگا جہاں وہ جائے گا اور اس کے ساتھ داخل ہوگا جہاں وہ داخل ہوگا

۴۰۴۸ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، وکیع، اعمش، سلیمان، سفیان اور عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

اللہ تعالیٰ جس کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسکو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں اور سیدھا راستہ اسکو الہام کرتے ہیں

وکیع نے، اعمش، ابووائل، عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۴۰۴۹ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعاویہ، اعمش مجاہد حضرت عبید بن عمیر سے نقل کرتے ہیں:

تمہارے مجتہد تو گزرے ہوئے لوگوں کے ساتھ کھیل کرتے ہیں''۔

۴۰۵۰ - ابراہیم بن عبداللہ بن اسحق، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، جریر، منصور، مجاہد حضرت عبید بن عمیر سے نقل کرتے ہیں کہ:

دنیا اللہ کے نزدیک حقیر چیز ہے اسے بھی عطا فرماتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں اور اسے بھی جس سے محبت نہیں کرتے لیکن ایمان صرف اسی کو عطا فرماتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں''۔

۴۰۵۱ - احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، محمد بن ہشام ابوعبداللہ، معمر، سلیمان عبداللہ بن بشر، اعمش، مجاہد اور حضرت عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

اللہ تعالیٰ دنیا اس کو عطا فرماتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں اور اسکو بھی جس سے محبت نہیں کرتے اور ایمان صرف اسی کو دیتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی کو محبوب رکھتے ہیں تو اسے ایمان سے نوازتے ہیں''

یہ حدیث بھی حضور ﷺ سے عبداللہ بن مسعود کے واسطہ سے مرفوعاً ثابت ہے

۴۰۵۲ - عبداللہ بن محمد بن احمد، جعفر بن محمد فریابی، عثمان بن ابی شیبہ، جریر منصور، مجاہد اور حضرت عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ

حشر کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں ننگے جسم اور بغیر ختنے کے اٹھایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں اپنے خلیل کو عریاں نہیں دیکھنا چاہتا۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سفید کپڑے پہنائے جائیں گے۔ وہ سب سے پہلے شخص ہونگے جن کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔

۴۰۵۳ - عبداللہ بن محمد، جعفر بن محمد، ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار حضرت عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

ایک لحیم شحیم اور لمبے آدمی کو لایا جائے گا اور اسے میزان میں رکھا جائے گا لیکن وہ اللہ کے نزدیک مچھر کے ایک پر کے برابر بھی نہیں ہوگا پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ''فلا نقیم لھم یوم القیمۃ وزنا'' اور ہم قیامت کے دن ان کے لئے کچھ وزن بھی قائم نہ کریں گے (الکہف: ۱۰۵)

عمرو بن دینار نے عبید بن عمیر سے اسی طرح نقل کیا ہے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے مغیرہ نے عبدالرحمن ابوالزناد، اعرج اور ابوہریرۃ کے طریق سے:

۴۰۵۴ - عبداللہ بن محمد جعفر فریابی، ابوکریب، عبداللہ بن مبارک، لیث بن سعد، ابوزبیر حضرت عبید بن عمیر سے "عتل" کے بارے میں منقول ہے کہ: وہ زبردست اور قوی جو بہت زیادہ کھانے والا اور بہت پینے والا ہو، اس کو میزان میں رکھا جائیگا تو وہ ایک جو کے دانے کے برابر بھی نہیں ہوگا ایک فرشتہ ایک ہی دفعہ میں ان میں سے ستر ہزار کو جہنم میں پھینکے گا''۔

۴۰۵۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نہر بن اسد، سلیمان بن مغیرہ اور حضرت ثابت سے منقول ہے کہ حضرت عبید بن عمیر اپنے وعظ میں پل صراط کے بارے میں فرما رہے تھے:

وہ ایک پل ہے جو بچھا ہوا ہے اسکے اوپر پھسلن اور لڑھکنے کی جگہ ہے کوئی گزرے گا اور نجات پائے گا اور کوئی تیز دوڑے گا تو گر پڑے گا ملائکہ علیہم السلام اسکے اوپر کھڑے ہوں گے کہہ رہے ہوں گے ''اللھم سلم سلم''

۴۰۵۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، وکیع، سفیان، حبیب بن ابی ثابت اور حضرت عبیدۃ بن عمیر سے منقول ہے کہ:

اللہ تعالیٰ بندے کی حاجتوں میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اس کی طرف احتیاج کرتا رہتا ہے۔

۴۰۵۷-حبیب بن حسن، عبداللہ بن ایوب فریابی، عبدالرحمٰن بن صالح، حسین جعفی مالک بن مغول، عبداللہ بن عبید بن عمیر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

قبر کو ایک زبان دی جاتی ہے تو وہ کہتی ہے اے آدم کی اولاد! تو کیسے مجھے بھول گیا کیا تجھے پتہ نہیں تھا کہ میں نوچنے والوں کا گھر ہوں کیڑوں کا گھر ہوں، تنہائی کا گھر ہوں، وحشت کا گھر ہوں۔

۴۰۵۸-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالملک بن عمیر، اسود نوفل سے منقول ہے کہ:

حضرت عبید بن عمیر نے فرمایا: اگر میں مایوس ہو جاتا کہ اپنے خاندان کے گزرے ہوئے لوگوں سے ملاقات نہیں ہو سکے گی تو میں غمگین ہوتا

۴۰۵۹-عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، اعمش، مجاہد اور حضرت عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

قیامت کے دن اللہ کے ہاں تمہیں لکھا جائے گا تمہارے ناموں کے ساتھ تمہاری نشانیوں کے ساتھ، تمہارے حلیوں اور تمہاری مجلسوں کے ساتھ۔

۴۰۶۰-عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن شیبہ، وکیع، سفیان، عبدالعزیز بن رفیع، قیس بن سعد حضرت عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

''قبروں والے میت سے ایسے ملتے ہیں جیسے کسی سوار سے ملا جاتا ہے اس سے حال احوال پوچھتے ہیں جب اس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں کیسا تھ کیا ہوا؟ وہ کہتا ہے کیا تمہارے پاس نہیں پہنچا؟ وہ کہتے نہیں ''انا للہ وانا الیہ راجعون''

۴۰۶۱-ابومحمد عبداللہ بن محمد، جعفر فریابی، قتیبہ بن سعید، سفیان بن عمرو، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

''قبروں والے خبروں کا تبادلہ کرتے ہیں جب ان کے پاس کوئی میت آتی ہے تو وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں کیسا ہے وہ کہتا ہے ٹھیک ہے پھر اس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں کا کیا ہوا وہ کہتا ہے کیا تمہارے پاس نہیں آیا وہ کہتے ہیں ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' دوسرے راستہ کو چل پڑا۔

۴۰۶۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش حکیم بن حزام، مجاہد اور حضرت عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

فقراء مہاجرین آئیں گے انکی تلواریں اور نیزوں سے خون ٹپک رہا ہو گا ان سے کہا جائے گا، انتظار کرو تمہارا حساب ہو گا وہ کہیں گے: کیا ہم دنیا سے کچھ لائے ہیں کہ تم ہمارا حساب کرتے ہو؟ تو دیکھا جائے گا تو ان کے پاس سوائے ان تھیلوں کے کچھ نہیں ہو گا جن کے ساتھ انہوں نے ہجرت کی تھی جس میں ان کا زادراہ اور سامان تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔

میں ان سے کیا ہوا وعدہ ضرور وفا کروں گا ان کو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل کر دو تو وہ لوگوں سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔

۴۰۶۳-عبداللہ، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء سفیان، عمرو بن دینار، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:
قیامت کے دن مؤمن کے اعمال نامے میں ایک سبحان اللہ کا ہونا یہ کہیں بہتر ہے اس سے کہ سونے کے پہاڑ اس کے ساتھ ساتھ چلیں۔
۴۰۶۴-محمد بن احمد بن ابراہیم، عبدالرحمن بن حسن، اسحق بن وہب، محاضر، شعبہ بن حجاج، ثابت بنانی، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:
فرشتے مسلسل اس بندہ کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اس کے چہرے پر سجدوں کا نشان باقی رہے۔
۴۰۶۵-عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن عمران، محمد بن ابی عمیر، سفیان، اعمش، ابی راشد، عبید بن عمیر، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، اعمش مجاہد، عبید بن عمیر سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں مروی ہے'' کل یوم ھو فی شان '' وہ ہر روز کام میں مشغول رہتا ہے (الرحمن:۲۹) کہ اس کی شان یہ ہے کہ وہ مسافر کے ساتھ ہوتا ہے مریض کو شفاء دیتا ہے اور مصیبت میں مبتلا کو چھٹکارا دیتا ہے''۔
۴۰۶۶-ابوحامد بن جبلۃ، محمد بن اسحق، محمد بن صباح، عبدالجبار بن علاء سفیان، عمرو بن دینار، اور عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:
''ایمان تو ہوا ہے''
۴۰۶۷-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، عبداللہ بن سعید یشکری، ابوحسن عکلی، ابن لھیعہ، عبیداللہ بن ھبیرہ، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:''ایمان تمناؤں کا نام نہیں ہے بلکہ ایمان لانے اور اعمال کرنے کا نام ہے''
۴۰۶۸-ابومحمد بن حیان، عبدالرحمن بن محمد بن سلم، ہناد بن سری، محمد بن فضیل، حصین مجاہد، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ
''عیسیٰ علیہ السلام اون پہنتے تھے درختوں سے کھاتے تھے اور جہاں رات پڑتی وہاں گزار دیتے، نہ تو ان کا کوئی بیٹا تھا کہ مرتا نہ گھر بار تھا کہ خراب ہوتا اور نہ وہ کل کے لئے کچھ رکھ چھوڑ دیتے''۔
۴۰۶۹-حسین بن محمد بن علی، یحییٰ بن محمد بن صاعد، محمد بن زنبور، فضیل بن عیاض، منصور، مجاہد، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:
''عیسیٰ علیہ السلام اون پہنتے اور درخت سے کھاتے اور جہاں رات آپڑتی وہیں رہ لیتے اور صبح کا کھانا رات کے لئے اور رات کا کھانا صبح کے لئے نہ رکھتے اور فرماتے: ہر دن کا رزق اس کے ساتھ مقرر ہے''
۴۰۷۰-محمد بن احمد بن حسن، اسحق حربی، عباد بن موسیٰ، ازرق، محمد بن سلم طائفی عمرو بن دینار، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:
دنیا کی ایک مدت ہے اور آخرت تو رہنے والی چیز ہے''۔
۴۰۷۱-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، عبدالعزیز بن رفیع اور عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:
حضرت آدم علیہ السلام نے فریاد کی: پروردگار! جس میں مبتلا کیا گیا وہ میں نے اپنی طرف سے کی یا ایسی چیز تھی جو میری تخلیق سے پہلے میرے لئے مقرر کردی گئی تھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
نہیں بلکہ وہ تمہاری تخلیق سے پہلے تمہارے لئے مقرر کردی گئی تھی اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا:'' فتلقی ادم من ربہ کلمات'' پھر آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھے (البقرۃ:۳۷)
۴۰۷۲-عبداللہ بن محمد بن احمد، جعفر بن محمد بن حسن، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور مجاہد، عبید بن عمیر سے انکا قول منقول ہے کہ:
تم لوگوں کو قیامت کے دن ایک زمین پر جمع کیا جائے گا تو نگاہیں پھٹی رہ جائیں گی اور بلانے والے کی پکار تم کو سنائی دے گی اور جہنم کے بھڑکنے کی آواز ایسی ہوگی کہ نہ مقرب فرشتہ کوئی رہے گا اور نہ کوئی نبی سب کے سب گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے ہر ایک کہے گا: رب نفسی نفسی'، جہنم پر پل صراط کو بچھا جائے گا جو تلوار کی طرح تیز اور پھلنے، لڑھکنے کی جگہ ہے اس کے دونوں جانب فرشتے کھڑے ہوں

گے ان کے پاس سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے ۔لوگ کوئی بجلی کی مانند گزریں گے کوئی ہوا کی مانند اور کوئی تیز رفتار گھوڑوں کی طرح، ملائکہ بھی کہہ رہے ہوں گے رب سلم رب سلم کوئی تو اس طرح پار ہوگا کہ زخمی ہوگا اور کوئی اس طرح پار ہوگا کہ سالم ہوگا اور کوئی بیڑی پہنا کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا''

۴۰۷۳- عبداللہ بن محمد، جعفر فریابی، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، مجاہد، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

جہنم میں سب سے کم عذاب والا شخص وہ ہوگا جو جوتے پہنے ہوئے ہوگا آگ کے اور وہ آگ اس کے دونوں پاؤں کی رگوں سے نکل رہی ہوگی اور اس کے ہونٹ اور داڑھیں آگ کا شعلہ ہوں گی اور دماغ اسکا کھول رہا ہوگا اور جنت میں سب سے ادنیٰ وہ ہوگا جسکا گھر ایک ہی موتی سے بنا ہوگا اس کے دروازے اور کمرے سب ایک موتی سے بنے ہوں گے''

۴۰۷۴- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، صالح بن عبداللہ ترمذی، عمر بن ہارون، سفیان بن عامر، عبدالکریم بن امیہ، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

اللہ تعالیٰ ایسے قاری کو ناپسند فرماتے ہیں جو بہت زیادہ رکھار کھاؤ اور زیادہ سوار ہونے والا اور بہت زیادہ داخل ہونے والا اور بہت زیادہ نکلنے والا ہو''

۴۰۷۵- عبداللہ ابو محمد بن حیان، ابراہیم محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، حسین بن محمد، احمد بن محمد بن بکیر، احمد بن روح، سفیان، حمید بن قیس اعرج، مجاہد، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

حضرت داؤد علیہ السلام مامون نہیں ہوں گے قیامت کے دن کہیں گے: پروردگار! میرا گناہ، میرا گناہ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے قریب ہو جا تین دفعہ فرمائیں گے تو ایسی جگہ پہنچ جائیں گے کہ سوائے اللہ کے کوئی نہ جانتا ہوگا پھر گویا کہ وہ اپنے آپ کو مامون خیال کریں گے اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا''وان لہ عندنا لزلفی وحسن مآب''اور بے شک ان کے لئے ہمارے ہاں قرب اور عمدہ مقام ہے۔ (ص:۲۵)

۴۰۷۶- حسین بن محمد، ابراہیم بن عبداللہ عسکری، محمد بن عبدالاعلی، عبدالرزاق، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ

''حضرت داؤد علیہ السلام خوف وخشیت کی وجہ سے چیل کی طرح روتے''

۴۰۷۷- ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، ھناد بن سری، ابو معاویہ، لیث حسن بن مسلم، عبید بن عمر سے منقول ہے کہ:

آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بادشاہ کے جتنا قریب ہوتا ہے اتنا ہی وہ اللہ سے دور ہوتا ہے اور اس کے اتباع اسکے شیاطین سے زیادہ ہو جاتے ہیں اور اسکا مال جتنا بڑھتا ہے اتنا ہی حساب شدید تر ہو جاتا ہے۔[1]

۴۰۷۸- محمد بن احمد بن محمد، احمد بن موسیٰ بن اسحٰق، موسیٰ بن سفیان، عبداللہ بن جہم عمرو بن ابی قیس، عاصم، ابو راشد، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام لوگوں کی مہمان نوازی کیا کرتے ایک دن وہ نکلے کسی انسان کو تلاش کر رہے تھے تو کسی کو نہ پایا جب گھر واپس لوٹے تو اپنے گھر میں ایک شخص کو پایا اس سے کہا: اللہ کے بندے! میرے گھر میں میری اجازت کے بغیر کیسے داخل ہوئے؟ اس نے کہا: میں اسکے مالک کی اجازت سے داخل ہوا ہوں انہوں نے کہا: تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں موت کا فرشتہ ہوں اللہ نے اپنے بندوں میں سے ایک بندے کی طرف مجھ کو بھیجا ہے کہ اسے خوشخبری دوں کہ اللہ نے اسے اپنا خلیل بنالیا ہے انہوں نے کہا وہ کون ہے؟ بخدا! اگر تم مجھے بتادو اس کے بارے میں اور وہ دور دراز کے کسی شہر میں رہتا ہو تب بھی اس کے پاس حاضر ہوں گا اور اس کا خادم ہو جاؤں

[1] کنزالعمال ۱۴۸۸۶

گا یہاں تک کہ موت ہمارے درمیان تفریق ڈال دے اس نے کہا: وہ بندے آپ ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: میں؟ اس نے کہا: ہاں آپ انہوں نے پوچھا: اللہ نے مجھے اپنا خلیل کیوں بنایا: اس نے کہا اس لئے کہ آپ لوگوں کو دیتے ہیں اور ان سے مانگتے نہیں۔

۴۰۷۹-محمد بن جعفر بن ہیثم، ابراہیم بن اسحٰق حربی، عفان مہدی بن میمون، غیلان، عبید بن عمیر کے بارے میں منقول ہے کہ جب وہ کسی کے ساتھ بھائی چارہ اختیار کرتے تو اس کے ہاتھ سے پکڑتے اور کعبہ کا استقبال کرتے اور فرماتے:

"اے اللہ! ہمیں گواہ بنادیجئے اس پر جس کو محمد ﷺ لے کر آئے اور محمد ﷺ کو گواہ بنائیے ہمارے ایمان پر اور ہمارے لئے اچھائی اور حسنیٰ کا فیصلہ آپ کی طرف سے ہو چکا اس طرح کہ ہم آرزوؤں کو لمبا نہ کرتے ہوں دلوں کو سخت نہ کرتے ہوں اور نہ ایسی بات کہنے والے ہوں جو حق نہ ہو اور نہ ہم مانگنے والے ہوں ایسی چیز جس کا ہمیں علم نہ ہو"۔

عبید بن عمیر نے جن صحابہ سے روایت کیا ان میں ابی بن کعب، ابوذر، ابو ہریرہ، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عمرو بن قتادہ، حضرت عائشہ وغیرہ شامل ہیں رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

ان سے بھی چند تابعین نے مسنداً نقل کیا ان میں مجاہد، عطاء، ابوالزبیر، وہب بن کیسان، ابو حازم، ابوسفیان وغیرہ حضرات شامل ہیں۔

۴۰۸۰-بادل کا مساکین پر خرچ کرنے والے کے کھیت کا سیراب کرنا...... عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، عبدالعزیز بن ابی سلمۃ، وہب بن کیسان، عبید بن عمر، ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ۔ نے فرمایا:

ایک شخص ایک بے آب و گیاہ جگہ میں تھا اس نے بادل میں سے کڑک کی آواز سنی اس میں ایک بات سنی کہ میں فلاں کے باغ کو سیراب کروں گا' اس کا نام لے کر۔ پھر وہ بادل آیا اور غلہ بونے کے لئے رکھے ہوئے برتن پر برسا پھر وہ وادی کے دو کناروں کو آیا اور اس کے کنارے کو گیا اور سارا پانی برسادیا آدمی بادل کے ساتھ ساتھ چلا یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس پہنچ گیا جو اپنے باغ میں کھڑا سیراب کر رہا تھا اس نے پوچھا:

اللہ کے بندے! تیرا کیا نام ہے اس نے کہا آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟ میں فلاں ہوں۔ اس نے کہا کہ میں نے اس پانی والے بادل کو سنا کہ میں فلاں کے باغ کو سیراب کروں گا تمہارا نام لیکر، تم کیا کرتے ہو اس میں جب تم سب کاٹ چکتے ہو؟ اس نے کہا: جب تم نے یہ کہہ دیا تو میں بتاتا ہوں کہ میں اس کے تین حصہ کر دیتا ہوں ایک ثلث میرے اور میرے گھر والوں کے لئے ایک ثلث میں دوبارہ لوٹا دیتا ہوں اسی میں اور ایک ثلث مساکین، مانگنے والے اور مسافروں میں خرچ کرتا ہوں"[1]

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے مسلم نے اسے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے احمد بن عبدہ ابوداؤد، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوخیثمہ، یزید بن ھارون، عبدالعزیز کے طریق سے۔

۴۰۸۱-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن احمد، ابوخلیفہ، علی بن مدینی، یحیٰی بن سعید، ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا: حضور ﷺ نوافل میں فجر کی دوسنتوں سے زیادہ کسی کا اتنا اہتمام نہیں کرتے تھے"

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے بخاری نے بنان بن عمرو یحیٰی بن سعید کے طریق سے ذکر کیا ہے اور مسلم نے ابوخیثمہ، یحیٰی، ابوبکیر حفص کے طریق سے ذکر کیا ہے۔

---

[1] تاريخ أصبهان ۲/۱۹۲. والدر المنثور ۴/۵۲.

۴۰۸۲-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، ابو معمر، حجاج، ابن جریج، عطاء اور حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ حضور ﷺ حضرت زینب بنت جحش کے ہاں ٹھہرتے اور انکے ہاں شہد نوش فرماتے تو میں نے اور حفصہ نے اتفاق کیا کہ جب حضور ہمارے پاس آئیں تو ہم کہیں گے کہ ہم آپ سے معافیر کی بو پاتے ہیں تو آپ ہم میں سے ایک کے پاس آئے تو اس نے کہا تو آپ نے فرمایا:

بلکہ میں نے تو شہد پی ہے اور ہرگز دوبارہ نہیں پیوں گا'' تو آپ نے چھوڑ دی تو یہ آیت نازل ہوئی ''یا ایها النبی لم تحرم ما احل الله لک تبتغی مرضات ازواجک (التحریم:۱)[1]

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے امام بخاری نے اسکو ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف کے طریق سے ذکر کیا ہے اور امام مسلم نے محمد بن حاتم، حجاج اور ابن جریج کے طریق سے ذکر کیا ہے۔

۴۰۸۳-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابو حازم، عبید بن عمیر حضرت عبداللہ بن عمر سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو منبر پر بیٹھے یہ کہتے سنا کہ جبار عزوجل آسمانوں اور زمینوں کو اپنے ہاتھ میں لے لیں گے اور اپنا ہاتھ کو بند کرلیں گے پھر اپنے ہاتھ کو بند کریں گے اور کھولیں گے پھر فرمائیں گے:

میں ہوں جبار میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں جابر لوگ کہاں ہیں متکبر لوگ۔ آپ ﷺ دائیں بائیں ہو رہے تھے بہت زیادہ یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا کہ وہ نیچے سے حرکت کر رہا تھا میں نے اپنے آپ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ گر نہ جائیں منبر کے ساتھ[2]

یہ حدیث صحیح ہے امام مسلم نے اس کی تخریج کی ہے عبدالعزیز میں اختلاف ہو گیا تین قول ہیں قعنبی نے کہا عبید بن عمیر، ابن عمر سے نقل کرتے ہیں یحییٰ بن بکیر نے کہا عبید بن عمیر عبداللہ بن عمرو بن العاص سے نقل کرتے ہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ عبدالعزیز اپنے والد اور عبیداللہ بن مقسم، عبداللہ بن عمر سے نقل کرتے ہیں جیسا کہ مسلم نے فرمایا اور عبدالعزیز کی متابعت کی یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری نے اور مسلم نے دونوں کی حدیثیں اپنی صحیح میں ذکر کی ہیں سعید بن منصور، عبدالعزیز بن ابی حازم یعقوب کے طریق سے۔

۴۰۸۴-محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، مجاہد، عبید بن عمیر حضرت ابو ذرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ

ایک رات میں نے حضور ﷺ کو تلاش کیا تو آپ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا آپ نے طویل نماز پڑھی پھر فرمایا:

''آج رات پانچ چیزیں دی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں: مجھے سرخ اور کالے (سب کی) طرف بھیجا گیا میری مدد کی گئی رعب سے دشمن مجھ سے رعب کھاتا ہے ایک مہینے کی مسافت سے، اور میرے لئے پوری زمین کو سجدے اور طہارت کی چیز بنایا اور غنیمت کو میرے لئے حلال کیا گیا اور مجھ سے قبل کسی کے لئے حلال نہ کیا گیا اور مجھ سے کہا کہ مانگو! تم کو دیا جائیگا تو میں نے اپنی امت کے لئے شفاعت کو مضمر کر دیا اور یہ اس کو ملے گی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرے گا''[3]

اس حدیث کا متن خصوصیات نبوی میں سے ہے اور حدیث ثابت اور مشہور ہے۔

۴۰۸۵-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، اسماعیل بن مسلمہ، عبداللہ بن عرادہ، زید بن ابی حواری، معاویہ بن قرہ، عبید بن عمیر اور ابی بن کعب سے مروی ہے کہ

''آپ ﷺ نے وضو فرمایا تین تین دفعہ، دو دو دفعہ، ایک ایک دفعہ''

۱۔ صحیح البخاری ۷/۵۹. ۸/۱۷۶ وصحیح مسلم، کتاب الطلاق ۲۰. وفتح الباری ۱۱/۵۷۴.

۲۔ صحیح مسلم، ۲۱۴۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۳۵۵.

۳۔ المستدرک ۲/۴۲۴. والمصنف لابن أبی شیبة ۱۱/۴۳۵. وفتح الباری ۱/۴۳۶.

معاویہ بن قرہ پر یہ حدیث مختلف ہے عبید بن عمیر سے روایت کرتے ہیں اور عبداللہ بن عرادہ اس میں متفرد ہیں۔

۴۰۸۶- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابوکامل، عبیداللہ بن عمر، عبدالواحد بن زیاد، اعمش، ابوسفیان، عبید بن عمیر، عائشہؓ سے منقول ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے کہا کہ ابن جدعان جاہلیت کے زمانے میں مہمان نوازی کیا کرتا اور مصیبت زدہ کو چھڑواتا، پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا، اور صلہ رحمی کرتا تو کیا اسے نفع دے گا آپ نے فرمایا: نہیں اسلیئے کہ اس نے ایک دن بھی نہ کہا کہ اے اللہ! جزاء کے دن میری غلطیوں کو معاف فرما''

حضرت عبید کی حضرت عائشہ سے یہ حدیث غریب ہے اور عروۃ کہتے حضرت عائشہ سے یہ حدیث صحیح وثابت ہے اور متفق علیہ ہے۔

۴۰۸۷- ابلیس کا پروردگار سے اپنی اور بنی آدم کی کتاب اور پیغمبروں کے بارے میں سوال...... سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عثمان بن صالح، یحییٰ بن بکیر، یحییٰ بن صالح ایلی، اسماعیل بن امیہ، عبید بن عمیر اور حضرت ابن عباس کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: ابلیس نے پروردگار سے کہا، پروردگار، آدم کو اتارا گیا ہے اور مجھے علم ہوا ہے کہ عنقریب اس کی کتاب بھی ہوگی اور پیغمبر بھی تو ان کی کتاب کیا ہوگی اور انکے پیغمبر؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انکو پیغام پہنچانے والے فرشتے ہوں گے اور نبی ان میں سے ہوں گے اور ان کی کتب توراۃ، زبور، انجیل اور فرقان ہوں گی اس نے کہا: تو میری کتاب کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تمہاری کتاب دشنام طرازی ہوگی تمہارا قرآن شعر ہوگا تمہارے پیغمبر کاہن ہوں گے اور تمہارا کھانا وہ ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور تمہارے پینے کی چیز ہر نشہ آور چیز ہوگی اور تمہاری بات جھوٹ ہوگی تمہارا گھر حمام ہوگا اور تمہارے شکار کرنے کی چیز عورتیں ہوں گی اور تمہارے مؤذن بانسریاں ہوں گی اور تمہاری مسجدیں، بازار ہوں گی''[1]

عبید بن عمیر اور اسماعیل بن امیہ سے یہ حدیث غریب ہے یحییٰ بن صالح ایلی اس میں متفرد ہیں۔

۴۰۸۸- سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، محمد بن عبداللہ بن بزیع، ابوبحر بکراوی، مرزوق ابوبکر، عمرو بن دینار، عبید بن عمیر، عبداللہ بن عمرو بن عاص سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے پسندیدہ نماز اللہ کے ہاں داؤد علیہ السلام کی نماز ہے رات کا ایک حصہ نماز پڑھتے اور باقی میں سوتے اور اس کے دوثلث نماز پڑھتے اور ایک ثلث سوتے''[2]

یہ حدیث عبید بن عمیر کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے مرزوق، عمرو بن دینار کے طریق سے لکھا ہے۔

(۲۴۳) مجاہد بن جبر رحمہ اللہ[3]

اور اس دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کردینے والوں میں سے ایک شخصیت، ابوالحجاج مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کی بھی ہے۔ آپ قرآن کریم کی تفسیر اور تاویل کے ماہر، فقہی مسائل میں مہارت رکھنے والے اور ایک دلنشین واعظ تھے۔

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۱۰۳۔ ومجمع الزوائد ۱/۱۱۴۔ والدر المنثور ۱/۶۳، وکنز العمال ۴۴۰۵۲۔ واتحاف السادۃ المتقین ۷/۲۸۰۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام ۱۸۹۔ وصحیح البخاری ۲/۶۳، ۴/۱۹۶۔

۳۔ طبقات ابن سعد ۵/۴۶۶۔ والتاریخ الکبیر ۷/ت۱۸۰۵۔ والجرح ۸/ت۱۴۶۹۔ والجمع ۲/۵۱۰۔ وسیر النبلاء ۴/۴۴۹۔ والکاشف ۳/ت۵۳۸۳۔ وتہذیب التہذیب ۱۰/۵۲۔ والتقریب ۲/۲۲۹۔ وتہذیب الکمال ۵۷۸۳(۲۷/۲۲۸)

۴۰۸۹- مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ احمد بن جعفر بن حمدان اور عبداللہ بن احمد بن حنبل کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ بن نمیر رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں:

میں نے جب بھی مجاہد بن جبر کو دیکھا تو خیال کیا: یہ شخص پیاسا ہے اور اپنا گدھا (سواری) گم ہونے کی وجہ سے پریشان ہے۔

۴۰۹۰- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوالربیع، مسلم ابوعبداللہ اور لیث کے سلسلۂ سند سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

جس شخص نے اپنے آپ کو باعزت رکھا تو اس نے اپنے دین کو ذلیل کیا اور جس شخص نے اپنے آپ کو ذلیل کیا تو اس نے اپنے دین کو عزت دی۔

۴۰۹۱- ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحٰق بن راہویہ، محمد بن سلمہ حرانی اور عبدالرحمٰن بن محمد محاربی، محمد بن اسحٰق اور ابان بن صالح کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے سامنے تین مرتبہ پورے قرآن کریم کی اس طرح تلاوت کی، کہ میں ہر آیت پر ٹھہر کر ان سے اس آیت کے بارے میں دریافت کرتا کہ یہ آیت کس واقعے کے بارے میں نازل ہوئی اور کس طرح نازل ہوئی؟

۴۰۹۲- محمد بن محمد بن یزید، محمد بن اسحٰق ثقفی، محمد بن ادریس حنظلی، محمد بن عبداللہ انصاری اور فضل بن میمون ابواللیث کے اسنادی واسطے سے مجاہد بن جبر کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے سامنے تین مرتبہ پورے قرآن کریم کی تلاوت کی۔

۴۰۹۳- محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، شعبہ اور حکم کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد کا بیان ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک مرتبہ مجھ سے ارشاد فرمایا اے ابوقاری! حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں کتنے عرصے تک رہے تھے؟ میں نے جواب دیا، نوسو پچاس برس، یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ارشاد فرمایا: لوگ اپنے جسموں، اپنی عمروں اور اپنی عقلوں میں نقصان ہی بڑھا رہے ہیں۔

۴۰۹۴- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن شیبہ، ابن علیہ، اور لیث کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

علماء ختم ہو گئے ہیں اور صرف سیکھنے والے باقی ہیں اور تم میں سے اجتہاد کا دعویٰ کرنے والا آدمی بھی تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں میں سے کھیل کود کرنے والے آدمی کی مانند ہے۔

۴۰۹۵- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن محمد بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس اور لیث کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد نے فرمایا:

"اگر مسلمان اپنے بھائی کو کچھ بھی نہ کہے، تو بھی اس کا اپنے بھائی سے حیاء کرنا اسے گناہوں سے روک دے گا۔"

۴۰۹۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، حسین بن علی، اور لیث بن ابی سلیم کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے، مجاہد بن جبر رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

فقیہ وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔

۴۰۹۷- ابوبکر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، قاسم بن مالک اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد نے ارشاد فرمایا:

جب بندہ اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف متوجہ کر دیتے ہیں۔

۴۰۹۸-مجاہد سے مروی تفسیری روایات...... ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، جریر اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ۔

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد

وتبتل الیہ تبتیلاً (المزمل: ۸)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: آپ اللہ تعالیٰ کے لئے خوب اخلاص اختیار کیجئے"

۴۰۹۹-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، سعید بن منصور، فضیل بن عیاض اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد بن جبر نے باری تعالیٰ کے ارشاد

"وثیابک فطہر" (المدثر: نمبر۴)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "اور اپنے عمل کی اصلاح کیجئے"

۴۱۰۰-عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، جریر اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد

"واسئلوا اللہ مِنْ فَضْلِہ" (النساء: ۳۲) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: دنیاوی ساز وسامان مت طلب کرو بلکہ توشۂ آخرت طلب کرو"

۴۱۰۱-محمد بن بدر، حماد بن مدرک، عمرو بن مرزوق، زائدہ اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد:

"والذی جاءَ بالصِدْقِ وَصَدَّقَ بہ" (الزمر: ۳۳) کا یہ معنیٰ بیان فرمایا، وہ لوگ جو قرآن کریم لیکر آئیں اور یہ کہیں یہ وہ کتاب ہے جو ہمیں دی گئی اور جو کچھ اس میں ہے ہم نے اس کی پیروی کی"

۴۱۰۲-ابومحمد بن حیان، علی بن اسحق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، مسعر اور منصور کے اسنادی واسطے سے منقول ہے مجاہد بن جبر رحمہ اللہ ارشاد باری،

"والذی جاءَ بالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بہ" (الزمر آیت نمبر ۳۳)

کا یہ معنیٰ بیان فرمایا کرتے تھے: وہ لوگ جو قرآن کریم لیکر آئیں اور انہوں نے اسکا اتباع کیا ہو، یا جو کچھ اس میں ہے انکا اتباع کیا ہو (راوی کو شک ہے)

۴۱۰۳-ابومحمد بن حیان، علی بن اسحق، حسین بن حسن، ابن المبارک، عبداللہ بن میسرہ، ابراہیم بن ابی حرۃ، انکے والد یزید کے اسنادی حوالے سے مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے :

قرآن کریم حامل قرآن سے کہتا ہے: جب تک میری اتباع کرو گے میں تمہارے ساتھ رہوں گا اور جب میری اتباع نہیں کرو گے تو میں تمہاری اتباع کروں گا۔

۴۱۰۴-احمد بن جعفر بن احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، روح، شبل اور ابن ابی نجیح کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد

"ولا تنس نصیبک من الدنیا" (القصص:۷۷)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: دنیا سے آخرت کے لئے زاد لو، یعنی دنیا میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو"

۴۱۰۵-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، انکے والد امام احمد بن حنبل، روح، شبل اور ابو نجیح رحمہ اللہ کے اسنادی واسطے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد،

"لَتُسألُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ" (التکاثر:۸)

کے بارے میں ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر دنیاوی لذت کے بارے میں سوال کیا جائے گا"

۴۱۰۶-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ، جریر اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے قول

"وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ" (الرحمٰن:۴۶)

کے بارے میں ارشاد فرمایا ڈرنے والے شخص سے مراد ایسا شخص ہے جو گناہوں کے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرے"

۴۱۰۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ھارون، مجاہد بن موسیٰ، عبدالحمید حمانی، اعمش، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن جندل، فضیل بن عیاض، اور منصور کے حوالے سے منقول ہے کہ:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد مبارک۔

"سیماھم فی وجوھھم" (الفتح:۲۹)۔

کی تفسیر کرتے ہوئے: کہا اس کا مطلب نماز میں خشوع اختیار کرنا ہے"

۴۱۰۸-عبداللہ بن محمد، علی بن اسحٰق، حسین مروزی، عبداللہ بن مبارک، ابو جعفر اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ باری تعالیٰ کے ارشا

"وقوموا للہ قانتین" (البقرہ:۲۳۸)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: قنوت کے معنی رکوع کرنا، نماز میں خشوع اختیار کرنا، نگاہ کو پست کرنا اور اللہ کے خوف سے تواضع اور پستی اختیار کرنا ہے" اور آپ نے مزید بیان فرمایا علماء میں سے جب کوئی نماز پڑھنا شروع کرتا، تو وہ اپنی نظر کے بھٹکنے اور ادھر ادھر متوجہ ہونے سے ڈرتا، اور جب تک وہ نماز میں ہوتا تو جان بوجھ کر نہ کنکریوں کو ادھر ادھر کرتا، نہ کسی چیز سے کھیلتا اور نہ ہی دل میں دنیاوی کاموں سے کسی کے بارے میں سوچتا۔

۴۱۰۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، ابن ادریس، عقبہ بن اسحٰق اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد نے ارشا فرمایا:

جب آپ اہل عرب کو دیکھیں گے تو بظاہر انہیں سخت دل پائیں گے اور جب انہیں کریدیں گے، تو انہیں دیندار پائیں گے اور جب یہ لوگ نماز میں کھڑے ہوتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ یہ بے روح جسم ہیں۔

۴۱۱۰-یوسف بن یعقوب نجیرمی، حسن بن مثنیٰ، موسیٰ بن مسعود، شبل اور ابن ابی نجیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

"فَخَلَفَ مِن بعدھم خلف اضاعوا الصلاۃ" (مریم:۵۹)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اسکا مصداق وہ لوگ ہوں گے جو قیامت کے قریب امت محمدیہ ﷺ کے اس دنیا سے اٹھانے جانے کے بعد آئیں گے، اور آپ نے "وَاتَّبَعُوا الشهوات (مریم:۵۹)
کا مطلب بیان فرمایا "قیامت کے قریب آنے والے یہ لوگ گلیوں میں کھلم کھلا لوگوں کے سامنے زنا کا ارتکاب کریں گے"۔

۴۱۱۱-عبداللہ بن محمد، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، وکیع اور اعمش، کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کا بیان ہے، انسان کا دل بمنزلہ ہتھیلی کے ہے، اور جب آدمی کوئی گناہ کرتا ہے تو اس ہتھیلی سے ایک انگلی سکڑ جاتی ہے، یہاں تک کہ اس کی تمام کی تمام انگلیاں ایک ایک کر کے سکڑ جاتی ہیں، پھر اس پر مہر لگادی جاتی ہے اور علماء اسے ہی ران یعنی زنگ سمجھتے ہیں اور باری تعالیٰ کے ارشاد۔

کَلَّا بل رانَ علیٰ قُلُوبِهِم ما کانوا یکسبون "(المطففین، آیت ۱۴) ترجمہ "ہرگز نہیں! اللہ تعالیٰ نے انکے ان اعمال کی وجہ سے جنہیں وہ کیا کرتے تھے، انکے دلوں پر زنگ لگادیا ہے"۔

۴۱۱۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر، انکے والد، ابراہیم بن محمد بن حسن، یوسف بن موسیٰ، قبیصہ، سفیان ثوری اور منصور کے سلسلۂ سند سے منقول ہے:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد "بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـئَتُهٗ" (البقرہ:۸۱) کی تفسیر کرتے ہوئے بیان کیا ہے، گناہ دلوں کا احاطہ کرلیتے ہیں، اور جب بھی آدمی کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے، تو ان کی مقدار میں اضافہ ہوتا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ آدمی کے دل کو ڈھانپ دیتے ہیں اور یہی ران (زنگ) ہے"۔

۴۱۱۳-عبداللہ بن محمد بن احمد، جعفر بن فریابی، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد۔

"یُنبأ الانسان یومئذٍ بما قدَّمَ وَاَخَّر" (القیامہ:۱۳)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا انسان کے پہلے اور آخری عمل کے بارے میں قیامت کے دن اسے بتلادیا جائے گا"۔

۴۱۱۴-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ
مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

"فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ" (الم نشرح:۶)

کا معنی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "جب آپ دنیاوی کاموں سے فارغ ہو جائیں تو نماز میں مشغول ہو جائیں اور اپنی نیت کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کرتے ہوئے اسی کی طرف رغبت کا اظہار کریں"۔

۴۱۱۵-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر اور منصور کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے:
مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

"یاایتها النفسُ المطمئنۃُ ارْجِعِی اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً" (الفجر:۲۷-۲۸)

کا معنی یوں بیان فرمایا ہے وہ نفس جسے یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ اس کا رب ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی اطاعت میں مضطرب اور بے چین ہو۔

۴۱۱۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک اور لیث کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ مجاہد نے بیان فرمایا:

جس میت کا بھی انتقال ہوتا ہے تو اس کی مجلس والوں کو اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اگر وہ ذاکرین میں سے ہو تو ذاکرین کو پیش کیا جاتا ہے اور اگر لھو لعب کرنے والوں میں سے ہو تو انہیں پیش کیا جاتا ہے۔

۴۱۱۷- عبداللہ بن محمد، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک سفیان اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

آدمی کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں سے اس وقت نہیں ہوسکتا، جب تک کہ وہ کھڑے ہونے کی حالت میں، بیٹھنے کی حالت میں اور لیٹنے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے۔

۴۱۱۸- ابو حامد بن محمد بن حسین، حسن بن یحییٰ بن عیاش، حسن بن محمد بن الصباح، یحییٰ بن سلیم اور اسماعیل بن کثیر کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

انسان کے ہم نشین فرشتے بھی ہوتے ہیں اور جب آدمی اپنے مسلمان بھائی کا اچھے الفاظ میں تذکرہ کرتا ہے، تو وہ کہتے ہیں، تمہیں بھی اس جیسا عطا ہو۔ اور جب آدمی اپنے کسی مسلمان بھائی کا تذکرہ برائی سے کرتا ہے تو فرشتے اسے کہتے ہیں: اے آدم کے وہ بیٹے جسکے عیبوں پر پردہ ڈالا ہوا ہے، اپنے آپ پر رحم کرو اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرو کہ اس نے تمھارے گناہوں پر پردہ ڈالا ہوا ہے۔

۴۱۱۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، ھاشم بن قاسم، محمد بن طلحہ اور زبید کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ: مجاہد کا بیان ہے:

شیطان کہتا ہے کہ اگر بنی آدم مجھے ناکام و نامراد کردے تب بھی وہ تین باتوں میں مجھ پر غلبہ نہیں پاسکتا، دوسرے کا مال ناجائز طور پر لینا، مال کو ناحق ضائع کرنا اور حق دار کو نہ دینا۔

۴۱۲۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، ھاشم بن قاسم، محمد بن طلحہ اور زبید کے سلسلہ سند سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ ارشاد منقول ہے:

ابلیس نے جب بھی حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرتے ہوئے پایا تو اس نے سینہ کوبی کی اور ہلاکت کی دعا کی۔ اور پھر کہا، اسکو سجدے کا حکم دیا گیا اور اس حکم کو بجالایا، تو جنت کا حقدار قرار پایا۔ اور مجھے سجدے کا حکم دیا گیا مگر میں نے اس حکم کی بجا آوری نہیں کی تو جہنم کا مستحق قرار پایا۔

۴۱۲۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، انکے والد امام احمد بن حنبل، عمرو بن سلیمان، مسلم ابو عبداللہ اور لیث کے حوالے سے مجاہد کا قول نقل کیا گیا ہے:

جو شخص حلال کاموں سے حیا نہیں کرتا ہے تو انکا بوجھ ہلکا ہوجاتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو آرام پہنچاتا ہے۔

۴۱۲۲- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن ادم قطبہ بن عبدالعزیز اور اعمش کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ جب بھی کوئی دن گزر جاتا تو مجاہد بن جبر رحمہ اللہ یوں کہا کرتے تھے، تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے دنیا سے نکالا اور اب میں اس کی طرف کبھی لوٹ کر نہیں آؤں گا۔

۴۱۲۳- محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، حبیب بن حسن قاضی یوسف، عمرو بن مرزوق، شعبہ اور حکم کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

"فظنّ ان لن نقدرَ علیہ" (الانبیاء:۸۷)

کا معنی یوں بیان فرمایا حضرت یونس علیہ السلام کا خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس لغزش پر سزا نہیں دیں گے۔

۴۱۲۴-حبیب بن حسن، یوسف قاضی، عمرو بن مرزوق، شعبۃ، اور حکم کے سلسلۂ سند سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

میں زخرف کے معنی اچھی طرح نہیں جانتا تھا، یہاں تک کہ میں نے عبداللہ کی قرأت میں "بیتاً من ذهب" بیتاً من زخرفٍ کی جگہ سنا، تو مجھے معلوم ہوا، کہ آیت میں زخرف کے معنی سونا ہے۔

۴۱۲۵-محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، حبیب بن حسن، قاضی یوسف، عمرو بن مرزوق، شعبہ اور حکم کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔

مجاہد نے بیان کیا ہے کہ رعد جس کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے ایک فرشتہ ہے جو بادلوں کو اپنی آواز سے ہنکاتا ہے۔

۴۱۲۶-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، خالد بن عطیۃ اور لیث کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

اللہ تعالیٰ آدمی کی نیکی کے باعث اسکی اولاد اور اس کی اولاد کی اولاد کو نیکوکار بناتے ہیں۔

مجاہد نے مزید فرمایا: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرمایا کرتے تھے:

مؤمن کے لئے خوشخبری ہے پھر مؤمن کے لئے خوشخبری ہے، اللہ تعالیٰ اسے کس طرح ایسے آدمی کا خلیفہ بناتے ہیں جو نیکی چھوڑ کر اس دنیا سے گیا ہے۔

۴۱۲۷-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ اپنے والد کے حوالے سے ابراہیم بن محمد، یوسف قطان، جریر، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محرز بن عون، عبداللہ بن صندل، فضیل بن عیاض، عبید المکتب کے سلسلۂ سند سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

وَتَقَطَّعت بهم الاسباب" (البقرہ:۱۶۶)

کا معنی بیان فرمایا: وہ تعلقات جو دنیا میں لوگوں کے مابین تھے وہ منقطع ہو جائیں گے"۔

۴۱۲۸-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن زکریا، لوین، سفیان بن عیینہ، سفیان ثوری اور ابن نجیح کے اسنادی واسطے سے مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

"لایرقُبون فی مؤمن الا و لاذمة" (التوبہ:۱۰)

میں "الا" کا معنی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اس سے مراد اللہ تبارک وتعالیٰ کا عہد ہے"۔

۴۱۲۹-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن قحطبہ، محمد بن ولید فحام، حکم، بھنسہ اور لیث کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

باری تعالیٰ کے ارشاد پاک۔

"بقية الله خير لكم" (ہود:۸۶)

کا معنی ہے "اللہ تعالیٰ کی اطاعت تمہارے لئے بہتر ہے"۔

۴۱۳۰-ابوحامد محمد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق، ابن منصور، ابوعاصم، عثمان بن قرہ اور حمید اعرج کے اسنادی حوالے سے مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کا ارشاد منقول ہے:

میں ایک مرتبہ سفر میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھا۔

دوران سفر جب میں سواری پر سوار ہونے کا ارادہ کرتا، تو آپ میرے پاس تشریف لا کر میری رکاب کو تھام لیتے اور جب میں

سوار ہو جاتا تو میرے کپڑوں وغیرہ کو درست کرتے، ایک مرتبہ آپ میرے پاس اس غرض سے تشریف لائے تو میں نے سے ناگوار سمجھا اور یہ ناگواری میرے چہرے پر بھی ظاہر ہوگئی یہ دیکھ کر آپؓ نے ارشاد فرمایا اے مجاہد! تم بداخلاق آدمی ہو۔

۴۱۳۱- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، یعقوب بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان اور ابراہیم بن مہاجر کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ بعض اوقات حضرت عبداللہ بن عمرؓ میری سواری کی رکاب تھام لیتے تھے اور بعض وقت حضرت عبداللہ بن عباسؓ مزاق اور دل لگی کی خاطر اپنی انگلیاں میری بغل میں داخل کر دیتے تھے۔

۴۱۳۲- ابو حامد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق، عباس الدوری، یحییٰ بن ابی کثیر، شعبہ اور عبیداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے: میں ایک سفر میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھا اور میں انکی خدمت کرنا چاہتا تھا، لیکن آپ میری خدمت کیا کرتے تھے۔

۴۱۳۳- عبداللہ بن محمد، علی بن اسحٰق، حسن مروزی، عبداللہ بن مبارک مالک بن مغول اور ابو حصین کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ ایک ویران مکان کے پاس سے گزرا، تو آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا، اے مجاہد! اس کھنڈر کو مخاطب کر کے پکارو، اے کھنڈر! تمھارے مالکوں کے ساتھ کیا ہوا، وہ کہاں چلے گئے، مجاہد کا بیان ہے کہ میں نے پکارا، تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جواب دیا۔ وہ لوگ فنا ہو گئے اور انکے اعمال باقی رہ گئے۔

۴۱۳۴- حبیب بن حسن، یوسف قاضی، عمرو بن مرزوق، شعبہ اور حکم کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

آپ نے باری تعالیٰ کے فرمان۔

و من الناس من يشترى لهو الحديث" (لقمان۔٦)

میں لهو الحديث کی تفسیر غناء یعنی گانے سے کی ہے۔

۴۱۳۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، سفیان اور منصور کے حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے

حقیقی صبر (جس صبر پر ثواب کا وعدہ ہے وہ صبر ہے) جو کسی صدمے کی ابتداء میں ہو۔

۴۱۳۶- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید اور خلف بن خلیفہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ھلال بن حباب کا بیان ہے، میں نے مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کی مکہ تک ہمرکابی کی، دوران سفر جب بھی قبروں کے پاس سے آپکا گزر ہوتا، تو آپ یہ دعا پڑھتے "اے گھروں والو! تم میں سے جو مؤمن اور مسلمان ہیں اس پر سلامتی ہو، تم میں سے جو لوگ آگے بڑھ گئے ہیں اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے اور انشاء اللہ ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے ہی والے ہیں۔

۴۱۳۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، عبدالرزاق، سفیان ثوری اور ایک مجہول شخص کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

ملک الموت کے لئے زمین کو ایک پلیٹ کی مانند بنا دیا گیا ہے۔

وہ اس میں سے جہاں سے چاہتے ہیں جسے چاہتے ہیں لے لیتے ہیں۔ اور انکے کچھ مددگار مقرر کر دیتے ہیں۔ جو روحوں کو قبض کرتے ہیں اور پھر ملک الموت ان روحوں کو ان سے لیکر اپنے قبضے میں کر لیتے ہیں۔

۴۱۳۸- عبداللہ بن محمد، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، ابراہیم بن نافع اور ابو نجیح کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ

قول نقل کیا گیا ہے کہ
جب حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا میں اتارا گیا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یہ ویرانی اور برد باری کا بیٹا اور ختم ہونے کا لڑکا ہے۔

۴۱۳۹-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر اور منصور کے اسنادی واسطے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک۔

"ویلعنهم اللاعنون" (البقرۃ:۱۵۹)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کافروں پر زمین کے چوپائے اور سانپ، بچھو لعنت کرتے ہیں اور کہتے ہیں، ہم ان کے گناہوں کی وجہ سے پانی کے قطرات سے محروم ہو جاتے ہیں۔

۴۱۴۰-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔

"ان الانسان لربه لکنود" (العادیات۔۶)

میں کنود کی تفسیر کفور (ناشکرے) سے کی ہے۔

۴۱۴۱-محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن صالح بخاری، حسن بن بزاز، علی بن عبداللہ، سفیان اور مسعر کے اسنادی حوالے سے اور ابو احمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ بن عباس بن عباس غدوی، اسماعیل بن سعید کسائی، سفیان، اور ابو نجیح کے اسنادی حوالے سے مجاہد بن جبیر رحمہ اللہ کا یہ قول منقول ہے کہ:

"اس علم یعنی علم دین کو آرام پسند اور متکبر آدمی نہیں حاصل کر سکتا ہے۔"

۴۱۴۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس بن ایوب، یعقوب بن ابراہیم ابو الاسباط، عبدالرحمٰن بن ابو حماد المقری الاسدی، قیس اور منصور کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

آپ نے باری تعالیٰ کے فرمان

"عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ" (ق:۱۷)

میں قعید کے بارے میں ارشاد فرمایا "یہ گناہوں کو لکھنے والے فرشتے کا نام ہے"۔

۴۱۴۳-عبداللہ بن محمد، حفص بن ابو عمر الضریر، عبید اللہ بن معاذ، انکے والد معاذ، ورقاء اور ابو نجیح کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے فرمان

"مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ (ق:۲۹)

کی تفسیر یوں بیان کی ہے: "مجھے جو کچھ فیصلہ کرنا تھا وہ میں نے کر لیا"

۴۱۴۴-عبداللہ بن محمد، ابو یحییٰ الرازی، سہل بن عثمان، حفص اور لیث کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے ارشاد باری تعالیٰ

"وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا" (یوسف:۲۶)

میں شاهد کے بارے میں فرمایا: وہ کوئی انسان یا جن نہیں تھا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق تھی"

۴۱۴۵-محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر اور منصور کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

"یُرْسَلُ علیکما شواظ من نار" (الرحمٰن:۳۵)

میں "شواظ من نار" کا معنی بیان کیا ہے "آگ کا ایسا شعلہ جو آگ سے جدا ہو گیا"۔

۴۱۴۶- یوسف بن یعقوب نجیرمی، حسن بن مثنیٰ، ابو حذیفہ موسیٰ بن مسعود، شبل بن عباد اور نجیح کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:۔

"زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْراً" (الانعام:۱۱۲)

کا معنی بیان فرمایا ہے "وہ لوگوں کے لئے باطل کو اپنی زبانوں سے مزین کرتے ہیں"۔

۴۱۴۷- قیامت کے دن مالدار، بیمار اور غلام کی پروردگار کے ہاں پیشی...... احمد بن اسحٰق، علی بن عباس، علی بن منذر، محمد بن فضیل اور لیث کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد کا بیان ہے:

قیامت کے دن تین آدمیوں مالدار، بیمار اور غلام کو باری تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا، پھر باری تعالیٰ مالدار سے پوچھیں گے، تمہیں میری عبادت سے کس چیز نے روکا، تو وہ جواباً عرض کرے گا' یا اللہ! آپ نے مجھے کثرت سے مال و دولت عطا کی، جسکی وجہ سے میں سرکش ہو گیا۔ یہ سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام کو آپ کی بادشاہت سمیت لایا جائے گا اور اس مالدار سے کہا جائے گا، تم زیادہ مشغول تھے یا یہ؟ وہ کہے گا یہ زیادہ مشغول تھے۔ یہ سن کر ارشاد ہوگا، اسے تو اس کی مشغولیت نے میری عبادت سے نہیں روکا، پھر مریض کو لایا جائے گا اور باری تعالیٰ اس سے پوچھیں گے، تمہیں میری عبادت سے کس چیز نے روکا، وہ کہے گا، یا اللہ! آپ نے مجھے میرے جسم ہی میں مشغول رکھا اور میں بیماری کے باعث آپ کی عبادت نہیں کر سکا، یہ سن کر حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری کی حالت میں لایا جائے گا اور باری تعالیٰ اس سے فرمائیں گے، تم زیادہ تکلیف میں تھے یا یہ، وہ شخص کہے گا یہ زیادہ تکلیف میں تھے یہ سن کر ارشاد باری ہوگا، اسے تو اس کی تکلیف نے میری عبادت سے نہیں روکا پھر غلام کو لایا جائے گا اور باری تعالیٰ اس سے فرمائیں گے تمہیں میری عبادت سے کس چیز نے روکا؟ وہ عرض کرے گا، یا اللہ! آپ نے میرے مالک بنا دیئے تھے اور میں ان کی خدمت میں مشغول رہتا تھا یہ سن کر حضرت یوسف علیہ السلام کو غلامی کی حالت میں لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا تمہاری غلامی زیادہ سخت تھی یا انکی، وہ کہے گا ان کی یہ سن کر باری تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے انہیں تو غلامی نے میری عبادت کے لئے نہیں روکا۔

۴۱۴۸- مجاہد کا ہاروت و ماروت کو دیکھنا...... احمد بن اسحٰق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، محمد بن حمید، عبداللہ بن عبدالقدوس اور اعمش کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

مجاہد رحمہ اللہ جب بھی کسی عجیب چیز کے بارے میں سنتے تو اسکے دیکھنے کے لئے جاتے تھے، چنانچہ آپ حضر موت شہر میں موجود ایک عجیب و غریب کنویں برھوت کو دیکھنے گئے تھے، اور آپ بابل شہر بھی گئے تھے، اور اس زمانے میں بابل شہر کا والی مجاہد کا دوست تھا، آپ نے اس سے کہا مجھے ہاروت، ماروت دو فرشتوں کے نام ہیں) کو دکھلاؤ، اس نے جادوگروں میں سے ایک شخص کو بلایا، اور اسے کہا انہیں لے جا کر ہاروت و ماروت کو دکھلاؤ، وہ جادوگر جو یہودی تھا اس نے کہا، میں تمہیں اس شرط کے ساتھ انہیں دکھاؤں گا کہ تم ان کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرو گے، مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ وہ یہودی مجھے لیکر ایک قلعے میں گیا اور اس نے اس قلعے کا ایک پتھر اکھاڑا اور مجھ سے کہنے لگا، میرا پاؤں پکڑو، پھر وہ مجھے لیکر چلا یہاں تک کہ انکے پاس پہنچ گیا، تو میں نے دیکھا کہ وہ دونوں بڑے بڑے پہاڑوں کی طرح الٹے لٹکے ہوئے ہیں۔ انہیں دیکھ کر بے ساختہ میرے منہ سے نکلا، پاک ہے وہ ذات جو انہیں پیدا کرنے والی ہے۔

میرے منہ سے ان الفاظ کے نکلتے ہی انہوں نے حرکت شروع کردی اور مجھے ایسا محسوس ہوا کہ دنیا کے پہاڑ گر کر ریزہ ریزہ ہو رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر مجھ پر اور اس یہودی جادوگر پر بے ہوشی طاری ہوگئی، پھر یہودی کو مجھ سے پہلے ہوش آیا تو وہ مجھے ہوش میں لانے کی کوشش کرتے ہوئے کہنے لگا: اٹھ جاؤ، تم اپنے آپ کو بھی ہلاکت کے گڑھے میں ڈالنے والے تھے اور مجھے بھی۔

۴۱۴۹- محمد بن جعفر، محمد بن جریر بن یزید، علی بن سھل، مؤمل بن اسماعیل، ابو حازم اور کثیر اور ابوالفضل کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد مبارک اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدہ (النساء. ۷۸) کے تحت ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ پہلی امتوں میں ایک عورت تھی اس کو جب وضع حمل کا وقت شروع ہوا اور تھوڑی دیر کے بعد اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا

تو اس نے اپنے نوکر کو آگ لینے کے لئے بھیجا، وہ دروازے سے نکل ہی رہا تھا کہ اچانک اس نے ایک آدمی دیکھا اور اس نے پوچھا، یہ عورت کیا جنی ہے؟ ملازم نے جواب دیا ایک لڑکی ہے۔ تو اس آدمی نے کہا آپ یاد رکھئے! یہ لڑکی سو مردوں سے زنا کرے گی، اس سے اس کا ملازم شادی کرے گا اور اس کی موت ایک مکڑی سے واقع ہوگی اس کے بعد اس ملازم نے اور چھری لے کر اس لڑکی کا پیٹ چاک کر دیا اور سوچا مرگئی ہے تو سزا کے ڈر سے بھاگ گیا، مگر پیچھے لڑکی کی ماں نے ٹانکے لگا کر اس لڑکی کا پیٹ جوڑ دیا، یہاں تک کہ وہ لڑکی جواں ہوگئی، اور وہ خوبصورت اتنی تھی کہ اس شہر میں وہ بے مثال تھی اور اس کے ملازم نے بھاگ کر سمندر کی راہ لی اور کافی عرصے تک ساحل سمندر پر مال و دولت کماتا رہا۔ پھر وہ شادی کرنے کے لئے شہر آ گیا۔ شہر میں اس کی ملاقات ایک بڑھیا سے ہوئی، تو اس نے اس سے تذکرہ کیا کہ میں ایسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں، جس سے زیادہ خوبصورت اس شہر میں کوئی نہ ہو، اس عورت نے کہا فلاں لڑکی سے زیادہ خوبصورت لڑکی اس شہر میں کوئی نہیں ہے آپ اسی سے شادی کرلیں، آخر کار اس آدمی نے کوشش کر کے اس لڑکی سے شادی کرلی، شادی کے بعد اس لڑکی نے اس مرد سے آہستہ آہستہ اسکے متعلق دریافت کرنا شروع کیا تو ایک دن اس نے پورا واقعہ سنا دیا کہ میں اسی شہر کا رہنے والا تھا لیکن ایک لڑکی کا پیٹ چاک کر کے بھاگ گیا تھا پھر اس نے پورا واقعہ سنا دیا۔ یہ سنکر وہ لڑکی بولی وہ لڑکی میں ہی ہوں، یہ کہہ کر اس نے اپنا پیٹ دکھایا جس پر نشان موجود تھا، یہ دیکھ کر اس مرد نے کہا اگر تو وہی عورت ہے تو تجھے تیرے متعلق دو باتیں بتلاتا ہوں: ایک یہ کہ تو ۱۰۰ مردوں سے زنا کرے گی۔

اس پر اس عورت نے کہا، مجھ سے ایسا ہوا ہے لیکن تعداد یاد نہیں۔ مرد نے کہا تعداد ۱۰۰ ہی ہے۔ دوسری بات یہ ھے کہ ایک مکڑی سے مرے گی۔

پھر اس مرد نے اس کے لئے ایک عالی شان محل تیار کروایا۔ جس میں مکڑی کے جالے کا نام و نشان تک نہ تھا۔ ایک دن وہ دونوں اپنے محل میں لیٹے ہوئے تھے کہ دیوار پر ایک مکڑی نظر آئی۔ عورت نے کہا کیا مکڑی یہی ہے جس سے تو مجھے ڈراتا ہے۔ مرد نے کہا ہاں! اس پر وہ فوراً اٹھی اور کہا کہ اس کو تو میں فوراً مار دوں گی، یہ کہہ کر اس کو نیچے گرایا اور پاؤں سے مسل کر ہلاک کر دیا۔ مکڑی تو ہلاک ہوگئی لیکن اس کے زہر کی چھینٹے اسکے پاؤں اور ناخنوں پر پڑ گئیں جس کے نتیجے میں اس کی موت واقع ہوگئی۔

۴۱۵۰- ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، عبداللہ بن داؤد حربی اور اعمش کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

ایک دفعہ حضرت نوح علیہ السلام کا گزر ایک شیر کے پاس سے ہوا آپ نے اسے اپنے پاؤں سے مارا، اس نے جواباً آپ کو ایک پنجہ مارا جس کے نتیجے میں آپ کے جسم مبارک پر خراش پڑ گئی اور آپ نے ساری رات جاگ کر گزاری اور اللہ تعالیٰ سے شکایت کی، اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی کہ میں ظلم کو پسند نہیں کرتا ہوں۔

۴۱۵۱-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحیٰ، سفیان، اور ابونجیح کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:
روح حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر پیدا کی گئی۔

۴۱۵۲-محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحیٰ، سفیان اور ابونجیح کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:
آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد مبارک:
"وفی اموالھم حق" (الذاریات:۱۹)
کے بارے میں ارشاد فرمایا: اس سے مراد زکوٰۃ کے علاوہ دوسرے مالی حقوق ہیں"

۴۱۵۳-محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ اور خلاد کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
قطن بن خلیفہ نے مجاہد رحمہ اللہ سے باری تعالیٰ کے اس ارشاد پاک "ومن ورائھم برزخ الی یوم یبعثون (المؤمنون:۱۰۰) میں "برزخ" کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے کہا "اس سے مراد موت اور دوبارہ زندہ کئے جانے کا درمیانی وقت ہے" اور باری تعالیٰ کے ارشاد "بینھما برزخٌ لا یبغیان" (الرحمٰن:۲۰)
میں برزخ کا معنی بیان فرمایا۔ دونوں سمندروں کے درمیان اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی نہ دکھائی دینے والی آڑ پیدا کی ہے جس کے نتیجے میں نہ تو نمکین پانی میٹھے پانی میں داخل ہوتا ہے اور نہ ہی میٹھا پانی نمکین پانی میں۔

۴۱۵۴-مؤلف حلیہ علامۃ ابونعیم رحمہ اللہ اپنے والد سے ابراہیم بن محمد بن حسن، یوسف قطان، سفیان بن عیینۃ، ابن ابونجیح کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ۔
آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد مبارک
فَمَا اصبرَھُم علی النَّار" (البقرہ:۱۷۵)
کا معنی بیان فرمایا وہ اہل جہنم کے اعمال کیا ہی مداومت کے ساتھ کر رہے ہیں"۔

۴۱۵۵-مولف اپنے والد سے ابراہیم بن محمد بن حسن، حسن بن صباح، ابن عیینہ، اور حمید کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ:
اہل جہنم کے لئے بستر لگائے جائیں گے جن پر وہ آرام کریں گے اور جب وہ ان پر آئیں گے تو سیاہ خچروں جیسے بچھو انہیں ڈسیں گے، اسی طرح مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کی گئی ہے اور جریر منصور کے حوالے سے یزید بن قرہ سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۱۵۶-محمد بن علی بن حبیش، ہیثم بن خلف، ولید بن شجاع، ابن وہب اور مالک بن انس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے
حضرت یحیٰ علیہ السلام کا کھانا گھاس ہوتا تھا اور آپ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اس قدر روتے تھے کہ اگر آپ کی آنکھ پر کوئی شیشے کا ٹکڑا بھی رکھا ہوتا تو وہ جل جاتا۔

۴۱۵۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن عبدالجبار، علی بن عیسیٰ، عبداللہ بن ادریس اور لیث کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول منقول ہے:
آپ نے باری تعالیٰ کے فرمان "وللهِ یَسْجُدُ مَن فی السموات والارض طوعا وکرھا" (الرعد:۱۵) کے بارے میں ارشاد فرمایا: طوعا کا مصداق مؤمنین ہیں کہ وہ اپنی مرضی اور خوشی سے باری تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں اور کرھا کا مصداق کفار ہیں کہ وہ زبردستی

باری تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں۔

۴۱۵۸-عبداللہ بن محمد، جعفر بن محمد بن فارس، ابوبکر بن ابی النضر، انکے والد ابوالنضر، ابواسماعیل المؤدب اور حصین کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ "وھُوَ شدید المحال" (الرعد:۱۳) میں محال کا معنیٰ عداوت سے کیا ہے۔

۴۱۵۹-عبداللہ بن محمد، جعفر بن محمد نہاوندی، جنادۃ، محمد بن طلحۃ اور انکے والد طلحۃ کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک "بماصنعوا قارعۃ" (الرعد۔۳۱) میں قارعۃ کا معنیٰ بیان فرمایا ہے دیت"

۴۱۶۰-ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن داود، یحیٰ ابن محمد بن حبیش، محمد بن موسیٰ مقدسی، جریر اور منصور کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے قول

"ویخلق مَالاتَعْلَمُوْنَ" (النحل:۸)

میں "مالا تعلمون" کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اس سے مراد وہ کیڑا ہے جو لکڑی کے اندر ہوتا ہے۔

۴۱۶۱-ابومحمد بن حیان، ولید بن ابان، ابراہیم بن عبدالسلام عنبری، محمد بن خلیل بصری، جریر اور منصور کے حوالے سے منقول ہے:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے فرمان مبارک "وَھَنَ العظم منی" (مریم:۴) کا معنیٰ بیان فرمایا ہے کہ "اس آیت میں حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنی ڈاڑھوں کے نکل جانے کی شکایت کی ہے"۔

۴۱۶۲-ابومحمد بن حیان، اسماعیل بن عبداللہ، محمد بن یحیٰ بن فیاض، ابوبکر حنفی، اور عبدالوھاب بن مجاہد کے اسنادی حوالے سے انکے والد مجاہد رحمہ اللہ سے نقل کیا گیا ہے کہ:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک "سَاَستغفر لَکَ رَبّی انہُ کا ن بی حفیًا (مریم ۴۷) میں حفیًا کا معنیٰ بیان فرمایا ہے: مہربان۔

۴۱۶۳-عبداللہ بن محمد، محمد بن یوسف بن ولید، ابوبشر یحیٰ بن محمد بصری، خالد بن عبدالرحمٰن اور عمر بن ذر کے اسنادی سلسلے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

جب آدمی کسی بھی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کے پاس ملک الموت کا پیامبر آتا ہے اور جب وہ اپنی زندگی کی آخری بیماری یعنی مرض الموت میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کے پاس ملک الموت خود آتا ہے اور اسے کہتا ہے: تمھارے پاس یکے بعد دیگرے پیامبر آتے رہے لیکن تم نے انکی کوئی پرواہ نہیں کی، اب تمھارے پاس ایک ایسا پیامبر آیا ہے جو اس دنیا سے تمہارے نشان کو ہی مٹا دے گا۔

۴۱۶۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یوسف صفار، ابوبکر بن عیاش اور ابو یحیٰ القتات کے حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

قیامت کے دن ایک آدمی کو جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائیگا تو وہ یہ سن کر کہے گا میرا یہ گمان نہیں تھا، یہ سن کر باری تعالیٰ فرمائیں گے تمہارا کیا گمان تھا؟ تو وہ جواب دیگا میرا گمان تھا کہ آپ مجھے بخش دینگے، یہ سن کر باری تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے اسکو چھوڑ دو۔

۴۱۶۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یوسف صفار، ابوبکر بن عیاش اور ابو یحیٰ القتات کے سلسلۂ سند سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

قیامت کے دن ایک آدمی کے بارے میں حکم دیا جائے گا کہ اسے جہنم میں ڈالا جائے، لیکن جب اسے جہنم میں ڈالنے کے لئے لایا جائے گا تو جہنم سکڑنا شروع کر دیگی، یہ حال دیکھ کر جہنم سے پوچھا جائے گا تجھے کیا ہوگیا؟ تجھے کیا ہوگیا؟ جہنم جواب دیگی یہ شخص

دنیا میں مجھ سے پناہ مانگا کرتا تھا، یہ سنکر باری تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے، اسے چھوڑ دو۔

۴۱۶۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن حاتم، بشر بن حارث، یحییٰ بن یمان اور عثمان ابوالاسود کے حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

اگر کوئی شخص احد پہاڑ جتنا مال بھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے کام میں خرچ کر لے، تب بھی وہ اسراف کرنے والوں میں سے نہیں ہوگا۔

۴۱۶۷-سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، انکے والد عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن عبید اور طلحہ بن عمرو کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

جب بھی کوئی دن اس دنیا سے ختم ہوتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے دنیا سے اور دنیا والوں سے راحت بخشی، پھر اس دن کو لپیٹ کر اس پر مہر لگا دی جاتی ہے اور یہ قیامت کے دن تک برقرار رہتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی قیامت کے دن اس مہر کو توڑتے ہیں۔

معافی نے اس روایت کو طلحہ بن عمرو اور قیس بن سعد کے حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور یہ سند ہی درست ہے۔

۴۱۶۸-ابوبکر بن محمد بن حسین آجری، ابوشعیب حرانی، مروان بن عبید، فضیل بن عیاض اور لیث کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

"یؤتی الحکمة من یشاء" (البقرة: ۲۶۹)

میں حکمت کا معنی بیان فرمایا ہے، علم اور فقہ۔

۴۱۶۹-ابومحمد بن حسن آجری، احمد بن سہل اشنانی، حسین بن علی بن اسود، یحییٰ بن آدم، شریک اور لیث کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے،

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد: "واولوا الامر منکم" (النساء: ۵۹) میں اُولوالامر کا مصداق علماء وفقہاء کو قرار دیا۔

۴۱۷۰- محمد بن احمد، اسماعیل، عبیداللہ بن موسیٰ اور عصمان بن اسود کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے۔

آپکے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی، میرے دل میں ایسے ایسے خیالات آتے ہیں کہ میں انہیں زبان پر بھی نہیں لاسکتی ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہی تو ایمان کی علامت ہے۔ عصمان بن اسود کا بیان ہے کہ میں نے مجاہد رحمہ اللہ سے عرض کی، اے ابو الحجاج! یہ کیا معاملہ ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ جب آدمی شیطان کے داؤ سے بچتا ہے اور گناہ نہیں کرتا ہو تو شیطان اسکے پاس آکر اس کے ذہن میں طرح طرح کے خیالات ڈالتا ہے مثلاً اسے یہ کہتا ہے کہ مجھے ذرا یہ تو بتاؤ اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟

۴۱۷۱-ابو محمد بن احمد غطریفی، احمد بن عباس استرآبادی، اسماعیل بن سعید شالنجی فقیہ، یحییٰ بن یمان اور عثمان بن اسود کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے باری تعالیٰ سے سوال کیا، آپکے بندوں میں سب سے زیادہ مالدار کون ہے؟ باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ مالدار وہ شخص ہے، جو اس پر قناعت کرے جو اسے دیدیا جائے اور مزید کی ہوس نہ کرے۔ پھر سوال کیا، آپکے بندوں میں سب سے زیادہ درست فیصلہ کرنے والا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں کے لئے بھی وہی فیصلہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہو پھر سوال کیا آپکے بندوں سے زیادہ علم رکھنے والا کون ہے؟ ارشاد باری ہوا، میرے بندوں میں سے مجھ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا۔

۴۱۷۲-ابوبکر بن خلاد اور محمد بن احمد بن مخلد، محمد بن یونس کدیمی، روح بن عبادہ، یونس بن یعقوب نجیرمی، حسن بن مثنیٰ، ابوحذیفہ، شبل بن عباد اور ابونجیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے فرمان

و لاتتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ" (الانعام ۱۵۳)

میں السبل کی تفسیر بدعات اور خواہشات نفسانی سے کی:

۴۱۷۳-ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، ابومعاویہ اور اعمش کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ بہترین عبادت آنحضرت ﷺ کی سنتوں کی پیروی کرنا ہے۔

۴۱۷۴-محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید علی بن عبید اور اعمش کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

مجھے معلوم نہیں کونسی نعمت افضل ہے اسلام کی ھدایت یا خواہشات نفسانی کی پیروی سے عافیت۔

۴۱۷۵-محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، ابن علیہ اور ابن ابی نجیح کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد "و اولی الامر منکم" (النساء: ۵۹) کا مصداق صحابہ کرام کو قرار دیا اور کبھی آپ نے اسکا مصداق دین کی سمجھ رکھنے والوں اور دین کے اعتبار سے فضیلت رکھنے والوں کو قرار دیا۔

۴۱۷۶-محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، وکیع، سفیان اور لیث کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد۔

"فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ و الرسول" (النساء: ۵۹) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ کی طرف لوٹانے کا مطلب کتاب اللہ کی طرف لوٹانا اور رسول کی طرف لوٹانے کا مطلب آپکی حیات میں آپکی طرف لوٹانا اور آپکے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد، آپکی سنت کی طرف لوٹانا ہے۔

۴۱۷۷-یوسف بن یعقوب، حسن بن مثنیٰ، ابوحذیفہ موسیٰ بن مسعود، شبل اور ابن ابی نجیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت مریم علیہا السلام فرمایا کرتی تھیں، جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام میرے بطن میں تھے، اس دوران اگر مجھ سے کوئی بات کرتا تو وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کیا کرتے تھے اور جب میں اکیلی ہوتی اور مجھ سے کوئی بات کرنے والا نہ ہوتا، تو آپ مجھ سے باتیں کیا کرتے تھے۔

۴۱۷۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، بشر بن ابی السری، احمد بن حفص، انکے والد حفص اور عبدالقدوس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے قول: "واسبغ علیکم نعمہ ظاھرۃً وباطنۃً" (لقمان: ۲۰) کے بارے میں ارشاد فرمایا: ظاہری نعمتوں سے مراد اسلام اور رزق ہے جبکہ باطنی نعمتوں سے مراد گناہوں اور عیوب کی پردہ پوشی ہے۔

۴۱۷۹-عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد زہری، احمد بن خلیل، سعید بن سلیمان، عباد بن عوام، سفیان بن حسین اور حکم کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے:

جب ملکہ سبا حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئی اور اس نے بڑی بڑی لکڑیاں دیکھیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام کے غلام سے کہنے لگی، کیا آپ کے آقا کو ان لکڑیوں کے دھوئیں کا وزن معلوم ہے؟ غلام نے جواب دیا مجھے معلوم ہے تو میرے آقا کو کیسے معلوم نہیں ہوگا، یہ سن کر ملکۂ سبا نے کہا، ان کا وزن کیا ہے؟ غلام نے جواب دیا لکڑیوں کو وزن کیا جائے پھر ان کو جلایا جائے اور جلانے کے

بعد انکی راکھ کو وزن کیا جائے، راکھ کا وزن لکڑیوں کے وزن سے جتنا کم ہوگا وہی دھویں کا وزن ہوگا۔

۴۱۸۰-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، علی بن جعد، ابوحفص رازی اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

"تَوْبَةً نَصُوحاً" (التحریم:۸)

میں نصوح کا معنی بیان فرمایا ہے آدمی گناہ سے توبہ کرنے کے بعد اس کا اعادہ نہ کرے

۴۱۸۱-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ اپنے والد کے حوالے سے ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، صالح بن عبداللہ ترمذی، سفیان بن عامر اور ابن ابی نجیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد کا بیان ہے:

جو شخص صبح شام توبہ نہ کرے وہ ظالموں میں سے ہے۔

۴۱۸۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبۃ بن سعید، عبدالواحد بن زیاد اور عبید بن مہران مکتب کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ سے اس آیت "قُلْ للذین آمنوا یغفروا للذین لایرجون ایام اللہ" (الجاثیہ:۱۴) کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر انعام کیا ہے یا نہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

"وَلقد ارسلنا موسیٰ بآیاتنا ان اخرج قومک من الظلمات الی النور وذکرھم بایام اللہ (ابراہیم:۵)

اور پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "فقال موسیٰ یقوم اذکرو نعمۃ اللہ" (المائدۃ ۲۰)

ان دونوں آیتوں کے مجموعے سے معلوم ہوا ایام اللہ کا معنی اللہ تعالیٰ نعمتیں کی ہیں۔ لہذا پہلی آیت میں بھی لایرجون ایام اللہ سے مراد ایسے لوگ ہوں گے جنہیں یہ معلوم نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر نعمتیں نازل کیں یا نہیں۔

۴۱۸۳-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبۃ بن سعید، عبدالواحد بن زیاد، اور حسن بن عبداللہ کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ: جب آدمی اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو شیطان اسکے پاس آتا ہے، اور جب وہ بسم اللہ کہتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے تجھے ہدایت دی گئی، اور جب وہ توکلتُ علی اللہ کہتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے تمھاری کفایت کی گئی۔ اور جب وہ لاحولَ ولاقُوۃَ الا باللہ کہتا ہے تو کہا جاتا ہے تمھاری حفاظت کی گئی۔ پھر کہا جاتا ہے اس شخص کا کیا حال ہوگا جسکو ہدایت دی گئی، جسکی کفایت کی گئی اور جسکی حفاظت کی گئی؟

۴۱۸۴-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبۃ بن سعید، ابوالاحوص اور مسلم ملائی کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو اپنے لئے قرآن کریم کا ایک نسخہ لکھنے کے بدلے میں پانچ سو درھم عنایت فرمائے۔

۴۱۸۵-ابواحمد محمد بن احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید، سفیان، اور ابونجیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک۔

"واجعلنا للمُتّقین اماما" (الفرقان:۷۴)

میں اماما کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا متقین کی پیروی اور انکے نقش قدم پر چلنے والے لوگ ہوں گے اور یہ لوگ ان کے امام اور پیشوا ہوں گے۔ یہاں تک کہ ہمارے پیچھے والے بھی ہماری اقتداء کریں گے"

۴۱۸۶-سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ابوبکر بن عیاش اور ابویحییٰ کے حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ان سے ارشاد فرمایا ہر حال میں باوضو سویا کرو کیونکہ ارواح کو جس حال میں قبض کیا جائے گا اسی حال

میں ہی دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

۴۱۸۷-سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر اور عبدالکریم کے اسنادی سلسلے سے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک۔

''ادفع بالتی ھی احسن ''(المومنون:۹۶)

کے بارے میں مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ اس سے مراد ملاقات کے وقت سلام کرنا ہے۔

۴۱۸۸-مؤلف حلیہ علامۃ ابونعیم رحمہ اللہ، عبداللہ اصفہانی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید ابوکریب، محاربی، علاء بن مسیب، عمر بن بزیغ کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی تقویٰ اختیار کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ آپ کو کسی گناہ کی پاداش میں پکڑ لیں اور پھر آپکی رعایت نہ کریں۔ اور آپ اللہ سے اس حال میں ملاقات کریں کہ آپ کے پاس کوئی دلیل نہ ہو۔

۴۱۸۹-مولف حلیہ علامۃ ابونعیم رحمہ اللہ، عبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، سلمہ بن شبیب، سھل بن عاصم، عبدالکبیر بن معافی بن عمران، طلحۃ بن عمرو اور قیس بن سعد کے اسنادی حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

ہر دن جب طلوع ہوتا ہے تو یہ کہتا ہے، اے ابن آدم، تجھ پر آج کا دن داخل ہوا اور آج کے بعد یہ دن کبھی تیرے پاس لوٹے گا نہیں۔ لہٰذا جو کچھ کرنا ہے اس پر غور کرلو، اور ہر رات بھی اسی طرح کہتی ہے۔

۴۱۹۰-مولف حلیہ اپنے والد اور محمد بن حیان کے اسنادی حوالے سے محمد بن یحییٰ، احمد بن اسحٰق، ابواحمد الدینوری ہشیم اور اعمش کے طریق سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ آپ نے باریٔ تعالیٰ کے فرمان۔ ''سال سائلٌ ''(المعارج:۱)

کا معنی بتلاتے ہوئے ارشاد فرمایا، ایک دعا کرنے والے دعا کی''

۴۱۹۱-عبداللہ بن محمد، ولید بن ابان، محمد بن عمار، ابوالولید الجارود، ابوسنان، اور لیث کے حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک ''ماءً غدقاً لنفتنھم فیہ''(الجن:۱۶-۱۷) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:
یہاں تک کہ وہ جن باری تعالیٰ کی ذات کے بارے میں علم حاصل کر کے لوٹے

۴۱۹۲-ابومحمد بن حیان، الفضل المغازلی، احمد بن اصرم، فرات بن محبوب، اشجعی سفیان اور لیث کے اسنادیٔ حوالے سے منقول ہے کہ:
مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:
''یعبدوننی لایشرکون بی شیئاً ''(النور:۵۵) کے بارے میں ارشاد فرمایا ''وہ میرے علاوہ کسی کو پسند نہیں کرتے ہیں اور کسی سے محبت نہیں کرتے ہیں

۴۱۹۳-ابومحمد بن حیان بن محمد، اسحٰق بن احمد، عبداللہ بن عمران، وکیع، اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر اور انکے والد ابراہیم بن مہاجر کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

''وجعلت لہ مالاً ممدوداً وبنین شھوداً ''(المدثر:۱۲-۱۳) کے بارے میں ارشاد فرمایا ''اس آیت کا مصداق ولید بن مغیرہ ہے'' اور اس کے مال کی مقدار ایک لاکھ درھم جبکہ اسکے بیٹوں کی تعداد دس ہے''

۴۱۹۴-ابواحمد محمد بن موسیٰ عدوی، اسماعیل بن سعید کسائی، اسحٰق اور ابوسنان کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد:

''والذین یمکرون السیئات لھم عذابٌ شدید''(فاطر:۱۰) کا مصداق ریاکاری کرنے والوں کو قرار دیا ہے۔

۴۱۹۵-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ اور اعمش کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا ارشاد منقول ہے:

مدینہ میں کچھ حاجت مند لوگ تھے جنہیں ایک مرتبہ بکری کا ایک سر ملا، انہوں نے پہلے تو اس میں سے کچھ کھایا اور پھر انہیں خیال آیا کہ اگر وہ اس سر کو اپنے سے زیادہ حاجت مند لوگوں میں سے کسی کو دیدیں تو زیادہ بہتر ہوگا، اس خیال کے آتے ہی انہوں نے وہ سر کسی گھرانے میں بھیج دیا جو ان سے زیادہ حاجت مند تھا، چنانچہ ان لوگوں کو جب یہ سر ملا تو انہوں نے بھی سوچ کر ایک گھرانے میں بھیج دیا اور یہ سر اسی طرح چکر لگاتا رہا یہاں تک سب سے پہلے جن لوگوں کے پاس تھا انہی کے پاس واپس آ گیا۔

۴۱۹۶-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، مالک بن مغول، طلحہ اور مجاہد رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

جب کبھی مؤمن کسی دوسرے مسلمان سے ہنس کر ملتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح معاف ہو جاتے ہیں جس طرح ہوا خشک پتوں کو درخت سے بکھیر کر درخت کو بالکل خالی چھوڑ دیتی ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا تمہارا اس ہو یہ تو ایک معمولی سا عمل ہے، کیا آپ نے باری تعالیٰ کا فرمان نہیں سنا

"لو انفقت مافی الارض جمیعاً ماالفت بین قلوبھم ولکنّ اللہ الف بینھم" (الانفال:۶۳)

ترجمہ: اگر آپ جو کچھ بھی زمین میں ہے سارا کا سارا خرچ کرتے، تب بھی آپ انکے دلوں کو نہیں جوڑ سکتے تھے، مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو جوڑا"

۴۱۹۷-محمد بن علی، محمد بن حسین بن قتیبہ، نوح بن حبیب، یحیٰ بن سلیم اور ابن نجیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: "فلا نفسھم یمھدون" (الروم:۴۴) میں یمھدون کی تفسیر قبر سے کی ہے۔

۴۱۹۸-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن شیبہ، ابوالاحوص اور منصور کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

جب بھی کسی مؤمن کا انتقال ہوتا ہے تو زمین اس کے فراق میں چالیس دنوں تک روتی ہے۔

۴۱۹۹-محمد بن علی، محمد بن حسین، صفوان بن صالح، ولید بن مسلم، ابراہیم بن محمد فزاری، اور عبدالملک بن سلیمان فروی کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ اور سعید بن المسیب رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

قیامت کے دن جب حضرت داؤد علیہ السلام کو اٹھایا جائے گا، تو آپ اپنی غلطی کو یاد کریں گے اور اس کی وجہ سے اپنے دل میں خوف محسوس کریں گے۔ اور جب آپ قیامت کے دن کی ہولناکیوں کو دیکھیں گے تو آپ ان سے پناہ دینے والا اور ان سے بچانے والا کسی کو نہیں پائیں گے۔

سوائے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور قرب کے، پھر انکی طرف اشارہ کیا جائے گا کہ وہاں چلے جایئے (اور انہوں نے داہنے ہاتھ سے اپنی داہنی طرف اشارہ کیا اور باری تعالیٰ کے ارشاد مبارک: "وان له عند نا لزلفیٰ وحسن مآب" (ص:۲۵)

ترجمہ: اور ان کے لئے ہمارے پاس اونچا درجہ اور بہترین ٹھکانا ہے" کا بھی یہی مطلب ہے۔

۴۲۰۰-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، محمود بن خالد، عمرو بن عبدالواحد اوزاعی اور عبدہ ابن ابی لبابہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے:

جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور آپس میں مصافحہ کرتے ہیں تو انکے جدا ہونے سے پہلے انکے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اور ان دونوں کے گناہوں کو بالکل ہی مٹا دیا جاتا ہے"

عبدۃ کا بیان ہے کہ میں نے یہ سن کر کہا یہ تو بہت ہی آسان کام ہے۔ یہ سن کر مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا یہ نہ کہو، کیونکہ باری تعالیٰ کا

فرمان ہے۔

"لو انفقت مافی الارض جمیعاًماالفت بین قلوبھم" (الانفال:٦٣)

ترجمہ: اگر آپ جو کچھ بھی زمین میں ہے سارا کا سارا خرچ کر دیں تب بھی آپ انکے دلوں کونہیں جوڑ سکتے"

(مطلب یہ ہے لوگوں کے دلوں کو جوڑنا اور باہمی محبت پیدا کرنا کسی انسان کے لئے ممکن نہیں، اور مصافحہ کرنا اور آپس میں میل جول رکھنا باہمی محبت کے بغیر ممکن نہیں)

عبدۃ کا بیان ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ مجھ سے زیادہ دین کی سمجھ رکھنے والے تھے۔

۴۲۰۱- احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، عمرو بن عبدالواحد، اوزاعی، اور عبدۃ بن ابولبابۃ کے اسنادی سلسلے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

بنی اسرائیل میں سے ہر سال ایک لاکھ آدمی حج کرتے تھے۔ اور جب وہ حرم کے قریب پہنچتے تو اپنے جوتے اتار دیتے اور حرم میں ننگے پاؤں داخل ہوتے۔

۴۲۰۲- احمد بن اسحٰق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، ابوحفص عمر بن علی، عبیداللہ بن عمر قواریری کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ:

وہ ایک مرتبہ یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ کے پاس آئے، اور ان سے کہا مجھے باری تعالیٰ کے ارشاد: "یا مریمُ اقنتی لربک" (آل عمران:۴۳) کے بارے میں مجاہد کا قول سنا تو انہوں نے عرض کیا، مجھ سے سفیان ثوری رحمہ اللہ نے دو آدمیوں سے روایت کرتے ہوئے بتلایا۔ مجھے معلوم نہیں کہ ان میں سے کس نے کہا، لیکن جب ان پر اصرار کیا گیا، تو انہوں نے کہا، مجھ سے سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے:

"یامریمُ اقنتی لربک" کا معنی بیان فرمایا ہے "اے مریم رکوع کو لمبا کرو"

۴۲۰۳- احمد بن اسحٰق، احمد بن یحییٰ بن نصر، ابوعبدالرحمٰن، ابراہیم بن محمد بن یوسف، ایوب بن سوید، سفیان ثوری اور منصور کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک "واستفزز من استطعت منھم بصوتک" (الاسراء:۶۴) کا مصداق موسیقی کے آلات کو قرار دیا ہے۔

۴۲۰۴- احمد بن اسحٰق، محمد بن عباس، عبدالرحمٰن بن واقد، شریک اور منصور کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ: آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک "ان لدینا انکالاً وجحیماً" (المزمل:۱۲) کی تفسیر بیڑیوں سے کی ہے۔

۴۲۰۵- ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، احوص بن ہشام عمری، ابراہیم بن ابوحصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن ھذیل عیاد ابواسامۃ اور ابن ابی نجیح کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے قول: لا حجۃ بیننا وبینکم" (الشوریٰ:۱۵) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں۔

۴۲۰۶- احمد بن جعفر بن سعید، ابومسلم محمد بن حمید، ابوسعید الاشج، ابن یمان اور ابن جریج کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک "لتسئلن یومئذ عن النعیم" (التکاثر:۸) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: نعیم سے مراد "دنیا کی ہر لذت ہے"۔

۴۲۰۷-احمد بن سندی، محمد بن عباس، منصور بن ابومزاحم، ابوسعید مؤدب اور علی بن جذیمہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے۔
مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: "یوم یسحبون فی النار علیٰ وجوههم ذوقوا مسّ سقر" (القمر:۴۸) کا مصداق تقدیر کا انکار کرنے والوں کو قرار دیا ہے۔

۴۲۰۸-احمد بن جعفر بن حمدان، محمد بن یونس کدیمی، ابوداؤد الطیالسی، ورقاء بن عمر اور ابن ابی نجیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے:
مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: "یا جبالُ اوبیُ معَه" (سبا:۱۰) میں اوبی کی تفسیر تسبیح سے کی ہے۔

۴۲۰۹-ابوبکر بن خلاد، احمد بن علی خزاز، محمد بن بشیر مولی الانصار، جریر بن عبدالحمید اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے قول: "ادفع بالتی ھی احسن" (المؤمنون:۹۶) کی تفسیر مصافحہ سے کی ہے۔

۴۲۱۰-محمد بن معمر، قاضی ابو یوسف، ابوالربیع، جریر بن عبدالحمید اور منصور کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:
جب شیطان پر لعنت کی گئی اور اسے زمین پر اتارا گیا تو اس نے چالیس سال تک فریاد کی اور دھاڑیں مار مار کر روتا رہا، اور اسی طرح جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا گیا اور آپ کو رسولوں کے انقطاع پر مبعوث کیا گیا تھا اور جب "الحمدُ للہ رب العالمین" نازل ہوئی اس وقت بھی شیطان نے فریادیں کیں اور دھاڑیں مار مار کر رویا۔ چنانچہ کہا جاتا تھا کہ فریاد کرنا اور خراٹے لینا یہ شیطانی عمل ہے اور جو شخص دھاڑیں مار مار کر روئے اور خراٹے لے اس پر لعنت کی گئی ہے۔

۴۲۱۱-ابومحمد بن حیان، ابن رستہ، ابراہیم بن محمد الشافعی، مسلم بن خالد، محمد بن عبدالرحمٰن اور ابن جریج کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:
باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: اتبنون بکل ریع ایۃ (الشعراء:۱۲۸) کا معنی حمام کی درمیانی دیوار ہے

۴۲۱۲-ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن ولید، ربیع بن سلیمان، یحییٰ بن سلام، عاصم بن حکیم، اور ابن نجیح کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد نے باری تعالیٰ کے ارشاد نقل: "ولتبتغوا من فضله" (الروم:۴۶) کا معنی بیان فرمایا ہے "سمندری راستوں سے تجارت کرنا"

۴۲۱۳-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ اور حکم کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: "انفقوا من طیبات ما کسبتم" (البقرہ ۲۶۷) میں ما کسبتم کی تفسیر تجارت سے کی ہے۔

۴۲۱۴-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، عبدالواحد بن زیاد اور خصیف کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے: جو عورت بھی اپنے بالوں کو ڈھانپے بغیر نماز پڑھے گی، اسکی نماز قبول نہیں کی جائیگی"

۴۲۱۵-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، خالد بن عبداللہ اور خصیف کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: "ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا" (فصلت:۳۰) میں استقامت کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ایمان لانے کے بعد مرتے دم تک ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا"

۴۲۱۶-ابواحمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، یحییٰ بن سعید، سفیان بن ابجر اور طلحہ بن مصرف کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: "ولم یکن له کفواً احد" (الاخلاص:۴) کی تفسیر بیوی سے کی ہے۔

۴۲۱۷-عبداللہ بن محمد، اسحٰق بن ابراہیم، اسماعیل بن یزیدی، محمد بن عبدالملک، حسن بصری اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد کا بیان ہے۔
وہ چیونٹی جس نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے بات کی تھی ایک بڑے بھیڑیئے جیسی تھی۔

۴۲۱۸-سلیمان بن احمد، محمد بن ہشام، علی بن المدینی، ابو عاصم، عثمان بن اسود، ابن ابی نجیح کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے: قوم عاد میں سے کوئی لڑکا اس وقت تک بالغ نہیں ہوتا تھا جب تک وہ سو سال کی عمر کو نہ پہنچ جاتا۔

۴۲۱۹-محمد بن احمد بن موسیٰ عدوی، اسماعیل بن سعید کسائی، سفیان، عبدالکریم کے سلسلۂ سند سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:
نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ ہر شخص کے اقوال کو لیا بھی جا سکتا ہے اور ترک بھی کیا جا سکتا ہے لیکن نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول کو ترک نہیں کیا جا سکتا۔

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کی مسانید...... مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے کئی صحابۂ کرامؓ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں۔
ان میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، جابر بن عبداللہؓ، ابوسعید خدریؓ، ابوہریرہؓ اور رافع بن خدیجؓ نمایاں ہیں۔
اور آپ سے بہت سے تابعین نے مسنداً احادیث روایت کی ہیں۔
جن میں طاؤس، عطاء، عکرمہ، ابوسعید، عمرو بن دینار، ابوالزبیر، حکم، ابواسحٰق سبیعی، منصور، حماد بن ابی سلیمان، زید، طلحہ، ابو حصین، اعمش، مغیرہ، حصین، سلمہ بن کہیل، حبیب بن ثابت، جابر جعفی، یزید بن ابی زیاد، عمرو بن مرہ، عبدہ بن ابی لبابہ، ابویحیٰی القتات، عبید المکتب، ابراہیم بن مہاجر، حسین بن عبداللہ، عبداللہ، عبدالکریم جزری، خصیف جزری، سالم افطس، مطعم بن مقدام، ابوعمرو بن علاء اور مطر وراق شامل ہیں۔

(آپ کی مسانید میں سے کچھ یہ ہیں)

۴۲۲۰-مولف حلیہ علامہ ابونعیم رحمہ اللہ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، ابوالنضر، سعید، حکم، مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ
رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ "مشرقی ہوا سے میری مدد کی گئی اور قوم عاد کو مغربی ہوا سے ہلاک کیا گیا"۔[1]
یہ حدیث صحیح، ثابت اور متفق علیہ ہے اور امام شعبہ رحمہ اللہ کے اس حدیث میں تین قول ہیں۔ حکم عن مجاہد عن ابن عباسؓ۔ حکم، عن سعید بن جبیر عن ابن عباسؓ اور اس حدیث کی روایت میں بدل بن محبر متفرد ہیں۔

۴۲۲۱-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن ابی بکر مقدمی، محمد بن عبدالرحمٰن طفاری، اعمش، مجاہد اور ابن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

"رسول اللہ ﷺ نے انکے کندھے کو پکڑا اور ارشاد فرمایا، دنیا میں اس طرح رہو گویا کہ تم اجنبی ہو یا مسافر"۔[2]
اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ جب تم صبح کرو تو شام کی طرف مت دیکھو اور جب تم شام کرو تو صبح کی طرف مت دیکھو اور اپنی صحت سے اپنی بیماری کے لئے اور اپنی زندگی سے اپنی موت کے لئے کچھ توشہ حاصل کرو۔
اعمش کی احادیث میں سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور لیث بن سلیم نے اس حدیث کو مجاہد سے روایت کیا ہے اور لیث بن سلیم سے روایت کرنے والوں میں حسن بن حر، سفیان ثوری، حماد بن زید، زائدہ، زھیر، یزید، فضیل بن عیاض، ابومعاویہ اور خالد واسطی شامل ہیں۔

۱۔ صحیح مسلم، ۶۱۷. وصحیح البخاری ۲/ ۴۱. ۴/ ۱۳۲. ۱۶۶. ۵/ ۱۴۰. وفتح الباری ۲/ ۵۲۰. ۷/ ۳۹۹.

۲۔ صحیح البخاری ۸/ ۱۱۰. وسنن الترمذی ۲۳۳۳. وسنن ابن ماجة ۴۱۱۴. وفتح الباری ۱۱/ ۲۳۳. واتحاف السادة المتقین ۱۰/ ۲۳۶، ۲۲۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/ ۳۹۹، ۳۱۸. والصغیر ۱/ ۳۰.

۴۲۲۲-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، فطر بن خلیفۃ، مجاہد ابوالحجاج اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

رحم عرش کے ساتھ لٹکا ہوا ہے اور صلہ رحمی کرنے والا شخص وہ نہیں جو بدلہ دے، بلکہ صلہ رحمی کرنے والا شخص وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ قطع رحمی کیجائے تب بھی وہ صلہ رحمی کرے۔[1]

اس حدیث کو سفیان نے اعمش سے روایت کیا ہے۔

۴۲۲۳- فاروق خطابی، محمد بن محمد بن حیان، محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، حسن بن عمرو، فطر بن خلیفہ، اور مجاہد کے اسنادی حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

"صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص نہیں جو بدلہ دے، بلکہ صلہ رحمی کرنے والا شخص وہ ہے کہ جب اس سے قطع رحمی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے"[2]

اس حدیث کو حسن بن عمرو اور فطر بن خلیفہ نے مجاہد سے مرفوعاً نقل کیا ہے جبکہ اعمش نے اسے مرفوعاً نقل نہیں کیا۔

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے، اور اسکی سند محمد بن کثیر، عن ثوری کے طریق سے نقل کی ہے۔

جبکہ سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اسے زبید اور مجاہد کے طریق سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے اور فضیل بن عیاض نے فطر، حماد، مجاہد اور عبداللہ بن عمرؓ کے طریق سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۴۲۲۴-ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن حمزۃ و ابواحمد محمد بن احمد جرجانی، محمد بن سری بن سعید، جعفر بن محمد بن جعفر مدائنی، انکے والد محمد بن جعفر مدائنی، ھارون اعور، ابان بن تغلب، حکم اور مجاہد رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

"نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرؓ کا ہاتھ پکڑا، اور آپ مقام ابراہیم کے پاس سے گزرے تو حضرت عمرؓ نے پوچھا، اے اللہ کے نبی! مقام ابراہیم یہ ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں، انہوں نے پھر ارشاد فرمایا، کیا آپ اسے نماز کی جگہ نہیں بنائیں گے اس پر اللہ تعالیٰ نے "واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی" (البقرۃ:۱۲۵) نازل فرمائی۔

یہ حدیث جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابرؓ کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے جبکہ مجاہد عن ابن عمرؓ کے طریق سے غریب ہے، اور اس کو روایت کرنے میں محمد بن جعفر مدائنی متفرد ہیں۔ اس حدیث کی سند میں تین تابعین کا واسطہ ہے کیونکہ ابان ابن تغلب کی ملاقات انس بن مالکؓ سے، حکم کی ملاقات کئی صحابہ کرامؓ سے اور مجاہد کی ملاقات کئی اکابر صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے۔

۴۲۲۵-ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، ابواسحٰق بن حمزہ، ابراہیم بن موسیٰ حرزی، عبدالرحیم بن یحییٰ، عبدالرحمٰن بن مغراء، جابر بن یحییٰ، لیث، مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

تمہاری موت اس حالت میں ہرگز نہیں ہونی چاہیے کہ تم کسی کے مقروض ہو، کیونکہ آخرت میں تو نیکیاں اور گناہ ہی ہوں گے، اور وہاں دراھم اور دینار نہیں ہوں گے، اور اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کریں گے"[3]

---

[1] مسند الامام أحمد ۲/۱۶۳، ۱۹۳. والسنن الكبرى للبيهقي ۷/۲۷. ومجمع الزوائد ۸/۱۵۰. وفتح البارى ۱۰/۴۲۳. والدر المنثور ۲/۲۴. وأمالي الشجرى ۲/۱۳۰. وشرح السنة ۱۳/۳۰. وتفسير ابن كثير ۷/۳۰۱.

[2] صحيح البخارى ۸/۷. وسنن أبي داؤد ۱۶۹۷. وسنن الترمذى ۱۹۰۸. ومسند الامام أحمد ۲/۱۶۳. والسنن الكبرى للبيهقي ۷/۲۷. والترغيب والترهيب ۳/۳۴۰. وفتح البارى ۱۰/۴۲۳. وأمالي الشجرى ۲/۱۲۶، ۱۳۰. وتاريخ أصبهان للمصنف ۱/۲۷۳..... [3] المعجم الكبير للطبرانى ۱۲/۴۰۸. ومجمع الزوائد ۲/۲۱۷. وكنز العمال ۱۵۴۹۲.

یہ حدیث مقبری کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے۔ اور انہوں نے اسے حضرت ابو ہریرۃؓ سے نقل کیا ہے۔ اور ابن عمرؓ کی حدیث سے زیادہ مشہور ہے، اور اس حدیث کو لیث سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے، ان میں فضیل بن عیاض، موسیٰ بن امین حضرت جابرؓ والی حدیث میں ہیں، اور یہ حدیث غریب ہے اور اسکو روایت کرنے میں عبدالرحمٰن بن مغراء متفرد ہیں، اور ابن عمرؓ سے اس حدیث کو ایک جماعت نے نقل کیا ہے، جن میں عطاء نافع یحییٰ بن راشد بھی ہیں، اور عطاء کی حدیث کو ان سے ابن جریج نے روایت کیا ہے اور نافع کی حدیث کو ان سے مطر وراق نے روایت کیا ہے، اور یحییٰ بن راشد کی حدیث کو ان سے عمارۃ بن غزیہ نے روایت کیا ہے۔

۴۲۲۶- ابوبکر خلاد، محمد بن غالب، بن حرب، بکار بن محمد، عبدالوھاب بن مجاہد اور انکے والد مجاہد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے:

جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ ایک دوسرے کے آمنے سامنے آتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔[1]

احنف بن قیس عن ابی بکرۃؓ کے طریق سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے جبکہ مجاہد عن ابن عمرؓ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے، اور مؤلف نے اسے بکار بن محمد عن عبدالوھاب بن مجاہد عن مجاہد کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۲۲۷- ابوجعفر بن محمد بن جعفر بن معبد، احمد بن عمرو بزار، محمد بن ابی مسور، عبدالوھاب بن عبدالحمید، عبدالوھاب بن مجاہد کے اسنادی حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ اسطرح باہر تشریف لائے گویا کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے کوئی چیز پکڑی ہوئی ہو اور آپ نے اپنی ہتھیلی بند کی ہوئی تھی، یہاں تک کہ آپ صحابہ کرامؓ تک پہنچے اور اپنے داہنے ہاتھ کو کھولا، اور ارشاد فرمایا! "بسم اللہ الرحمن الرحیم" یہ باری تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی ایک کتاب ہے اس میں اھل جنت کے نام انکے والدین کے نام اور انکے قبیلوں کے نام درج ہیں، اور انکے آخر میں مہر لگادی گئی ہے، چنانچہ نہ تو ان میں کچھ زیادتی ہوگی اور نہ کمی۔

پھر آپ نے اپنا بایاں ہاتھ کھولا اور ارشاد فرمایا "بسم اللہ الرحمن الرحیم " یہ باری تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی ایک کتاب ہے، اس میں اھل جہنم کے نام، انکے آباؤ اجداد کے نام اور انکے قبیلوں کے نام ہیں، اور انکے آخر میں مہر لگادی گئی ہے، چنانچہ ان میں نہ تو کچھ زیادتی ہوگی اور نہ کمی۔"

یہ حدیث شفی عن عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے طریق سے مشہور ہے۔

جبکہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے طریق سے غریب ہے، اور اسے حماد بن زید نے ابن مجاہد عن ابیہ کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۲۲۸- سلیمان بن احمد، محمد بن احمد بن ابی خیثمۃ، مجاہد بن موسیٰ، یونس بن محمد، حماد بن زید، ابن مجاہد اور مجاہد رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ارشاد فرمایا نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ باہر تشریف لائے، اور پھر انہوں نے سابقہ حدیث کے مثل حدیث روایت کی۔

حماد کی یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف ابوخیثمہ کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۲۲۹- حج بیت اللہ کرنے والوں میں باعتبار اجر افضل شخص...... ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامۃ، داؤد بن المحبر، عباد

[1] صحیح البخاری ۱/۱۵، ۹/۵. صحیح مسلم، کتاب الفتن ۱۵، ۱۱۵. وفتح الباری ۱/۸۵.

بن کثیر، عبدالوھاب بن مجاہد اور انکے والد مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے دریافت کیا، بیت اللہ کا حج کرنے والوں میں سے کونسا شخص اجر کے اعتبار سے افضل اور اعظم ہے انہوں نے جواب دیا، جو شخص اپنے حج میں تین خوبیوں، سچی نیت، وافر عقل اور حلال خروچ کو جمع کرے، پھر مجاہد رحمہ اللہ نے یہ بات حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے کہی تو انہوں نے ارشاد فرمایا ابن عمرؓ نے سچ کہا ہے

یہ سن کر مجاہد رحمہ اللہ نے سوال کیا کہ جب آدمی کی نیت بھی درست ہے اور اس کا نفقہ بھی حلال ہے تو عقل کی کمی سے کیا نقصان ہوگا؟ یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا، اے ابوالحجاج آپ نے مجھ سے وہی سوال کیا جو میں نے حضرت محمد ﷺ سے کیا تھا اور آپ نے میرے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا:

اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کوئی بندہ اپنے رب کی اطاعت اچھی عقل سے زیادہ کسی چیز سے نہیں کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے روزے، اسکی نماز، اسکے حج وعمرے اور کسی بھی قسم کی نیکی کو اس وقت تک قبول نہیں کرتے ہیں جب تک کہ وہ عقل کو استعمال نہ کرے۔ اور اگر کوئی جاہل آدمی اہل علم سے عبادت میں بڑھ جاتے تو وہ اصلاح سے زیادہ فساد برپا کرے گا ۔[1]

مجاہد کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور مولف نے اس حدیث کو صرف عباد عن عبدالوھاب کے طریق سے ہی نقل کیا ہے۔

۴۲۳۰-علی بن احمد بن علی مصیصی، ہیثم بن خالد مصیصی، عبدالکبیر بن معافی، انکے والد معافی، حسن عمارۃ، حکم، مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی، تو اللہ کسی کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلائے۔[2]

یہ حدیث حکم عن مجاہد کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے عبدالکبیر عن ابیہ کے طریق سے ہی نقل کیا ہے۔

۴۲۳۱-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن حسین بن عبدالملک، علی بن جمیل، جریر، لیث اور مجاہد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ:

جنت میں ایک ایسا درخت ہے جسکے ہر ہر پتے پر لکھا ہوا ہے "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان ذوالنورین ۔[3]

لیث کی احادیث میں سے یہ حدیث بھی غریب ہے اور جریر سے اس حدیث کی روایت میں علی بن جمیل رقی متفرد ہیں۔

۴۲۳۲-محمد بن مظفر الحافظ، محمد بن محمد بن سلیمان، محمد بن حمید الرازی، جریر، ابوداؤد الطیالسی، شعبۃ، منصور، مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے:

رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کو کوئی چیز تحفے کے طور پر دینا چاہتے تو آپ اسے زمزم کا پانی پلاتے"[4]

منصور، مجاہد اور شعبہ کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف باغندی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

---

[1] المطالب العالیۃ ۲۷۶۹. وتنزیہ الشریعۃ ۲۱۷/۱. وکشف الخفا ۴۷۹/۲.

[2] کشف الخفا ۲۲۹/۲. وکنز العمال ۶۲۱۰.

[3] مجمع الزوائد ۵۸/۹. والبدایۃ والنہایۃ ۲۰۶/۷، ۲۰۷.

[4] الدر المنثور ۲۲۳/۳. وکنز العمال ۱۸۴۵۳.

۴۲۳۳-محمد بن مظفر، احمد بن عمیر، علی بن معبد بن نوح، صالح بن بنان، شعبۃ، حکم، مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے:

آدمی دنیا کی ضروریات میں سے کسی ضرورت کو حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ساتوں آسمانوں سے اوپر اس کا تذکرہ کرتے ہیں اور فرشتوں سے فرماتے ہیں، اے میرے فرشتو! میرا یہ بندہ دنیا کی ضروریات میں سے فلاں ضرورت کو حاصل کرنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا، اگر میں اس کے لئے اس ضرورت کے پورا ہونے کا دروازہ کھول دوں، تو میں اس کے لئے جہنم کا ایک دروازہ کھول دوں گا، لیکن میں اس نعمت کو بندے سے دور کر دیتا ہوں اور میرا بندہ غصے میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کس نے مجھے دھوکہ دیا؟ کس نے میرے خلاف کوشش کی؟ حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے اور حق تعالیٰ اس بندے پر نازل فرماتے ہیں۔[۱]

یہ حدیث شعبۃ اور حکم عن مجاہد رحمہ اللہ کی سند سے غریب ہے اور مؤلف نے اسے علی بن معبد عن صالح کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۲۳۴-ابراہیم بن یحیٰ نیشاپوری، اسماعیل بن ابراہیم بن حارث قطان، عثمان بن عبداللہ بن عمرو اموی، یحیٰ بن ایوب الثقۃ، ہشام بن حسان، لیث بن ابوسلیم، اور مجاہد کے اسنادی حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے منقول ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

قیامت کسی بھی ایسے شخص پر قائم نہیں ہوگی جو لا الہ الا اللہ کہتا ہوگا''۔[۲]

یہ حدیث حضرت انسؓ کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے جبکہ مجاہد عن ابن عباسؓ، ابن عمرؓ اور ابن عمروؓ کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں مجاہد رحمہ اللہ سے غریب ہے اور یحیٰ بن ایوب تینوں حضرات سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۴۲۳۵-احمد بن جعفر بن سعید، یحیٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم، حسن بن علی بن زیاد، سعید بن سلیم، یمان بن مغیرہ، عبدالکریم مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی سلسلے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

جس شخص نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں، اللہ تعالیٰ اسکو آگ پر حرام کر دیں گے''۔[۳]

مجاہد کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور اسکو روایت کرنے میں یمان عبدالکریم سے متفرد ہیں۔

۴۲۳۶-ابوبکر محمد بن حسن بن کوثر، محمد بن سلیمان بن حارث، ابونعیم، سلیمان بن احمد، مقداد بن داؤد، عبداللہ بن محمد بن مغیرہ، یونس ابن ابو اسحٰق، مجاہد اور حضرت ابوہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے۔

''اللہ تعالیٰ اہل عرفات پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں، میرے بندوں کو دیکھو، وہ میرے پاس پراگندہ بال اور غبار آلود حالت میں ہر دور دراز گھاٹی سے آئے ہیں میں تمہیں اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انکی مغفرت فرما دی۔[۴]

یہ حدیث سعید بن مسیب عن عائشہؓ کے طریق سے صحیح ہے جبکہ مجاہد رحمہ اللہ عن ابی ہریرہؓ کے طریق سے غریب ہے اور مصنف کا بیان ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کرنے والوں میں یونس ابن ابو اسحٰق کے علاوہ کوئی اور راوی مجھے معلوم نہیں۔

۱۔ تخریج الاحیاء ۲۶۳/۴.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۶۶. ومسند الامام احمد ۱۲۲/۳. والمستدرک ۴۹۵/۱، وفتح الباری ۱۹/۱۳.

۳۔ سنن النسائی ۲۶۵/۳. ومسند الامام احمد ۳۲۶/۶.

۴۔ المستدرک ۴۶۵/۱. وصحیح ابن حبان ۱۰۰۷. ومسند الامام احمد ۲۲۴/۲، ۲۲۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۱۱/۱۹، ۳۴۱. وصحیح ابن خزیمۃ ۲۸۳۹. والترغیب والترھیب ۱۸۸/۲، ۲۰۴. واتحاف السادۃ المتقین ۳۶۲/۴.

۴۲۲۷-ابوبکر الطلحی، حسین بن جعفر قتات، جندل بن والق، عبیداللہ بن عمرو الرقی، لیث اور مجاہد رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے حضرت ابوہریرہؓ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں، یہاں تک کہ وہ "لاالـہ الااللہ" کہہ دیں اور جب وہ یہ کہہ دیں گے تو انکے خون اور انکے اموال مجھ سے محفوظ ہو جائیں گے، مگر کسی اسلامی حق کی وجہ سے (انکی حفاظت اٹھادی جائے) اور انکا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیا جائے گا"۔[۱]

یہ حدیث صحیح ہے اور غریب بھی ہے بعض طرق کے اعتبار سے اور مجاہد کی حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے غریب ہے اور اسے صرف لیث بن سلیم نے ہی روایت کیا ہے اور مؤلف نے اسے اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۲۲۸-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن ابی سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، سفیان، زبید، مجاہد اور عبداللہ بن عمروؓ کے سلسلۂ سند سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ:

"حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھے ہمیشہ پڑوسی کے بارے میں تاکید کے ساتھ نصیحت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ وہ اسے عنقریب وارث قرار دیدیں گے۔[۲]

اسی حدیث کی سند میں مجاہد کے بارے میں اختلاف ہے چنانچہ زبید سے روایت کرنے میں فریابی متفرد نہیں جبکہ داؤد بن سابور اور بشیر بن سلمان کے طریق کے متابع موجود ہیں۔

۴۲۲۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ، داؤد بن سابور، بشیر بن سلمان، مجاہد اور عبداللہ بن عمروؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "جبرئیل مسلسل مجھے پڑوسی کے بارے میں تاکید کے ساتھ نصیحت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ وہ عنقریب اسے وراث بنادیں گے"۔[۳]

۴۲۳۰-محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد بن محمد الصائغ، محمد، ابونعیم، یونس ابن ابی اسحٰق، مجاہد اور حضرت ابوہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ: میرے پاس جبرئیل تشریف لائے اور آپ مجھے مسلسل پڑوسی کے حقوق کے بارے میں تاکید کے ساتھ نصیحت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ وہ عنقریب اسے وارث بھی قرار دیں گے"۔

اس حدیث کو سفیان ثوری کے شاگردوں نے زبید عن مجاہد کے طریق سے نقل کیا اور انہوں نے فریابی کی مخالفت کی۔ چنانچہ انہوں نے عن عبداللہ بن عمروؓ کے بجائے عن عائشہؓ روایت کیا۔

۴۲۳۱-محمد بن جعفر، جعفر الصائغ، قبیصہ بن عقبہ، حبیب بن حسن، قاضی یوسف، محمد بن ابی بکر، یحیٰ بن سعید قطان، سفیان، زبید، مجاہد اور حضرت عائشہؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جبرئیل مسلسل مجھے پڑوسی کے بارے میں تاکید کے ساتھ نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ وہ عنقریب اسے وارث قرار دیں گے"

اس حدیث کو محمد بن طلحہ نے زبید سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۴۲۳۲-فاروق خطابی، احمد بن عمر قطوانی، محمد بن عمر، محمد بن احمد مودب، عبدالوھاب بن غیاث، ربیع بن بدر، ھارون بن رئاث اسیدی،

۱- صحیح البخاری ۱/۱۳، ۹/۱۳۸، وصحیح مسلم کتاب الایمان ۳۴، ۳۶. وفتح الباری ۱/۴۹۷، ۸/۲۰۱، ۱۲/۲۰۳. ۲۷۵. ۲۷۷. ۲۷۹. ۱۳/۳۳۹.

۳- صحیح البخاری ۸/۱۲. وصحیح مسلم کتاب البر والصلة باب ۴۲. وفتح الباری ۱۰/۴۴۱.

مجاہد اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے محسوس کی جاسکے گی لیکن اس کی خوشبو کو احسان جتلانے والا، والدین کا نافرمان، اور شراب نوشی کا عادی نہیں محسوس کر سکے گا"[۱]

یہ حدیث ہارون عن مجاہد کے طریق سے غریب ہے جبکہ موسیٰ جھنی نے اس حدیث کو منصور عن مجاہد کے طریق سے حضرت ابو ہریرہؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

۴۲۴۳- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق الثقفی، ابو یحییٰ محمد بن عبدالرحیم، یعلی بن عبید، موسیٰ جہنی، منصور اور مجاہد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کا ارشاد گرامی ہے۔

"چار آدمی ایسے ہیں جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے، اپنے والدین کا نافرمان، شراب نوشی کا عادی، احسان جتلانے والا، ولد الزنا"[۲]

اس حدیث کی سند میں مجاہد سے روایت کرنے والے کے بارے میں اختلاف ہے اور اس بارے میں دس قول ہیں چنانچہ محمد بن فضیل نے اسے حسن بن عمرو فقیمی عن مجاہد کے طریق سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً مختصراً نقل کیا ہے۔

۴۲۴۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بزار مدائنی، عبداللہ بن عمر بن ابان، محمد بن فضل، حسن بن عمرو، مجاہد اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ ولد الزنا جنت میں داخل نہیں ہوگا"

اس حدیث کو مروان بن معاویہ فزاری نے حسن عن مجاہد کے طریق سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے۔

۴۲۴۵- ابو حامد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق، حسن بن محمد، مروان بن معاویہ اور حسن بن عمرو فقیمی کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے:

میں مدینہ میں علی بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سعید بن ابی ذباب کے پاس ٹھہرا ہوا تھا تو انہوں نے مجھے حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد گرامی سنایا:

ولد الزنا جنت میں داخل نہیں ہوگا"

اس حدیث کو اعمش نے مجاہد سے اسی طرح روایت کیا ہے اور مجاہد سے اس حدیث کو حفص بن غیاث اور عبدالواحد وغیرہ نے نقل کیا ہے جبکہ فضیل بن عمرو فقیمی نے مجاہد سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور انہوں نے اس روایت میں اپنے بھائی حسن بن عمرو کی مخالفت کی ہے، چنانچہ انہوں نے مجاہد عن ابن عمر عن ابی ہریرۃؓ کے طریق سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

۴۲۴۶- سھل بن عبداللہ بن حفص وراق تستری، زکریا بن یحییٰ بن درست، عبداللہ بن حنیف، یوسف بن اسباط، ابو اسرائیل ملائی، فضیل بن عمرو مجاہد، ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

ولد الزنا اور نہ اس کی اولاد اور نہ اس کی اولاد کی اولاد جنت میں داخل ہوگی"

۱۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۱/۱۴۵. وکنز العمال ۴۳۹۰۳. ومسند الامام أحمد ۲/۲۰۳، ۶/۴۴۱. ومجمع الزوائد ۶/۲۵۷.

۲۔ مسند الامام أحمد ۲/۲۰۳، ۶/۴۴۱. والمصنف لابن ابی شیبة ۸/۸. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۱۲۹. وتاریخ بغداد ۱۲/۲۴۹. والاحادیث الصحیحة ۶۷۳. ومجمع الزوائد ۶/۲۵۷، ۷/۲۰۲. والدر المنثور ۲/۲۲۳، ۴/۱۷۶. والسنة لابن أبی عاصم ۱/۱۴۱. وتاریخ أصبهان ۲/۲۷. وکشف الخفا ۲/۵۲۹.

یوسف بن اسباط کی اسحٰق بن منصور نے اس حدیث کی روایت میں متابعت کی ہے۔

۴۲۴۷-ابو حامد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق، سعید بن بحر قراطیسی، اسحٰق بن منصور، ابو اسرائیل اور فضیل کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ میں ابن عمر کے ہاں مہمان ہوا، اس دوران وہ ایک مرتبہ رات کے وقت میرے پاس آئے اور کہا، مجھ سے حضرت ابو ہریرہؓ نے یہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ قول نقل کیا ہے: ''ولد الزنا جنت میں داخل نہیں ہوگا''

اس حدیث کو احمد بن یونس نے ابو اسرائیل سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اسحٰق اور یوسف کی مخالفت کی ہے۔

۴۲۴۸-عبداللہ بن یحییٰ طلحی، حسین بن جعفر قتات، احمد بن یونس، ابو اسرائیل، فضیل بن عمرو، ابو الحجاج مجاہد اور مولیٰ ابی قتادہ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔''والدین کا نافرمان، ولد الزنا اور شراب نوشی کا عادی جنت میں داخل نہیں ہوں گے''

اس حدیث کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ابو اسرائیل سے نقل کیا ہے اور انہوں نے فرمایا، عن منصور عن مجاہد مثلہ۔

۴۲۴۹-احمد بن محمد بن حسین صائغ، محمد بن اسحٰق السراج، سلیمان بن عبدالجبار، عبداللہ بن موسیٰ، ابو اسرائیل، منصور، مجاہد، ابو قتادہ کے مولی اور ابو قتادہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ: رسول اکرم ﷺ نے گزشتہ حدیث کے مثل ارشاد فرمایا اور انہوں نے گزشتہ حدیث کی طرح مدمن خمر کی زیادتی بھی نقل کی۔

اور مجاہد رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حضرت ابو سعید خدریؓ سے بھی نقل کیا ہے۔

۴۲۵۰-محمد بن جعفر بن صائغ، مالک بن اسماعیل، مسعود بن سعد جعفی، محمد بن احمد بن علی، احمد بن اسحٰق وراق، اسحٰق بن عمر سلیط، عبدالعزیز بن مسلم، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، اسحٰق بن ابراہیم، جریر، یزید بن ابو زیاد، مجاہد اور حضرت ابو سعید خدریؓ کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''احسان جتلانے، والدین کی نافرمانی کرنے والا، شراب نوشی کا عادی اور ولد الزنا جنت میں داخل نہیں ہوں گے''

یہ لفظ اسحٰق عن جریر کے طریق کا ہے اور اسے شعبہ نے یزید سے روایت کیا ہے۔

۴۲۵۱-محمد بن احمد بن علی، احمد بن اسحٰق وزان، عبدالوہاب بن ضحاک، بقیۃ، شعبۃ، یزید بن ابی زیاد، مجاہد اور حضرت ابو سعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

شراب کا عادی اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہونگے''

اس حدیث کو موسیٰ بن اعین اور عبدالرحیم بن سلیمان نے دوسرے راویوں کے ہمراہ یزید عن مجاہد و سالم بن ابی الجعد عن ابی سعید خدریؓ عن النبی ﷺ کے طریق سے نقل کیا ہے اور عبدالکریم جزری نے مجاہد عن عبداللہ بن عمرو کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۲۵۲-والدین کا نافرمان، شراب کا عادی اور ولد الزنا جنت میں داخل نہ ہوں گے...... ابوبکر احمد بن محمد بن مہران حاجب بن ابی بکر، سعید بن حفص بخاری، مؤمل، سفیان، عبدالکریم جزری، مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

والدین کی نافرمانی کرنے والا، شراب نوشی کا عادی اور ولد الزنا جنت میں داخل نہیں ہوں گے''

اس حدیث کو عبداللہ بن عبدالولید نے ثوری عن مجاہد بن عبدالکریم کے اسنادی حوالے سے نبی کریم ﷺ سے مرسلاً نقل کیا ہے اور اس میں یہ زیادتی بھی کی ہے اور نہ ہی ایسا دیہاتی شخص جو ہجرت کے بعد مرتد ہو جائے اور نہ ہی ایسا شخص جو اپنی

محرمات کے ساتھ بدکاری کا مرتکب ہو۔

اس حدیث کو اسرائیل نے عبدالکریم عن مجاہد کے طریق سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے موقوفا روایت کیا ہے اور حصین اور یزید بن ابی زیاد نے عبدالکریم کے واسطے کے بغیر مجاہد عن عبداللہ بن عمرؓ کے طریق سے موقوفا نقل کیا ہے اور خصیف جزری نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے لیکن انہوں نے عبدالکریم کی مخالفت کی اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی جگہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے موقوفا روایت کیا ہے۔

۴۲۵۳- سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن حبان رقی، زہیر بن عباد، عتاب بن بسیر، خصیف، مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''شراب نوشی کا عادی، والدین کا نافرمان اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا''

اس حدیث کو مسکین بن دینار نے مجاہد سے روایت کیا ہے اور انہوں نے مخالفت کی اور ابو یزید حرمی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۴۲۵۴- سلیمان بن احمد، محمد بن عباس مؤدب، بعید بن اسحٰق عطار، مسکین بن دینار، مجاہد اور ابو یزید حرمی کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''والدین کا نافرمان، شراب نوشی کا عادی اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا''

اس حدیث کی روایت میں عبید بن اسحٰق عطار متفرد ہیں اور اسے عبیداللہ بن موسیٰ قطان اور رحما ن جارود نے بھی نقل کیا ہے۔

۴۲۵۵- احمد بن ابراہیم بن یوسف، ابراہیم بن فہد، عثمان بن ہیثم، عبدالوھاب بن مجاہد، انکے والد مجاہد بن جبر کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اپنے مردوں کو "لا الٰہ الا اللہ" کی تلقین کیا کرو''[۱]

مجاہد عن جابر کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف عثمان عن ابیہ عن عبدالوہاب عن مجاہد کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۲۵۶- محمد بن حسن یقطینی، یحییٰ بن محمد ابو الصغیر، عیسیٰ بن عبداللہ عسقلانی، داؤد بن جراح، عبدالوہاب بن مجاہد، انکے والد مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت جابر بن عبداللہؓ کے سلسلۂ سند سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ

دنیا ساری کی ساری برتنے کی چیز ہے'' اور بہترین برتنے کی چیز نیک عورت ہے''[۲]

مجاہد عن جابرؓ کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الجنائز ۱. وسنن ابن ماجة ۱۴۴۶. والسنن الكبرى للبيهقي ۳/ ۳۸۳. وسنن النسائی ۴/ ۵. وصحيح ابن حبان ۷۱۹. والمعجم الكبير للطبرانی ۱۰/ ۲۳۳. والصغير ۲/ ۱۲۵. ومجمع الزوائد ۲/ ۳۲۳.

۲۔ صحيح مسلم، كتاب الرضاع باب ۱۷ ومشكاة المصابيح ۳۰۸۳. وشرح السنة ۹/ ۱۱. وتلخيص الحبير ۳/ ۱۱۶. والترغيب والترهيب ۳/ ۱۱۶. والدرر المنتثرة ۸۴. واتحاف السادة المتقين ۹/ ۸۷.

(۲۴۴) عطاء بن ابی رباح[1]

ان عظیم لوگوں میں سے حرم اور وادی بطحاء کے فقیہ اپنی پیشانی کو بچھانے والے انتہائی متواضع ابو محمد عطاء بن ابی رباح بھی ہیں۔

۴۲۵۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن مدینی اور یحییٰ بن سعید کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن جریج کا بیان ہے عطاء بن ابی رباح کا بستر ۲۰ سال تک مسجد رہی۔

۴۲۵۸- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید اور ابن جریج کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ ضعیف اور معمر ہو جانے کے بعد جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے، تو سورۃ بقرۃ کی دو سو آیتیں پڑھتے اور وہ کھڑے رہتے اور ذر برابر بھی حرکت نہ کرتے۔

۴۲۵۹- ابو حامد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق، احمد بن منصور، عبدالوہاب بن ھمام عبدالرزاق کے بھائی کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ: ابن عیینہ نے ابن جریج سے کہا میں نے آپکی طرح نماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا، انہوں نے کہا اگر آپ عطاء کو دیکھ لیتے تو یہ نہ کہتے۔

۴۲۶۰- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سعد، جویریہ کے بھتیجے، مہدی بن میمون اور معاذ بن سعد اعور کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

وہ عطاء بن ابی رباح کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، کہ انہوں نے کوئی بات شروع کی، اور آپکی گفتگو کے دوران ہی ایک آدمی نے بات کرنی شروع کر دی، تو آپ کو غصہ آ گیا، اور آپ نے ارشاد فرمایا: یہ کیسے اخلاق ہیں؟ یہ کیسی طبیعت ہے؟ میں اگر کسی شخص سے ایسی ایسی بات سنوں جس کے بارے مجھے علم ہو تو بھی میں یہ ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔

۴۲۶۱- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ھناد، قتیبہ، سفیان، عمرو بن سعید اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ مکہ مکرمہ تشریف لائے، تو لوگوں نے ان سے مختلف سوالات کئے، آپ نے ان سوالات کا جواب دینے کے بعد ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے لئے سوال جمع کر کے رکھتے ہو حالانکہ عطاء بن رباح تمھارے پاس موجود ہیں۔

۴۲۶۲- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبۃ، انکے والد، محمد بن فضیل اور اسلم منقری کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

وہ ابو جعفر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے عطاء گزرے، تو ابو جعفر نے ارشاد فرمایا: زمین پر مناسک حج کے بارے میں عطاء سے زیادہ علم رکھنے والا کوئی شخص موجود نہیں۔

مؤلف کا قول ہے کہ میں نے سلیمان بن احمد کو احمد بن محمد الشافعی کا یہ قول نقل کرتے ہوئے سنا: مکہ میں مسجد حرام میں فتویٰ دینے کا حلقہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا تھا اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے بعد یہ حلقہ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا تھا۔

۴۲۶۳- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، انکے والد فضل بن دکین اور سفیان کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ سلمہ بن کہیل کا بیان ہے:

میں نے سوائے تین شخصوں، عطاء طاؤس اور مجاہد کے علاوہ اپنے علم کے ذریعے اللہ کی رضا کو طلب کرنے والا کوئی نہیں

---

[1] طبقات ابن سعد ۳۸۶/۲. ۴۶۷/۵. والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۹۹۹. والجرح ۶/ت ۱۸۳۹. والجمع ۳۸۵/۱. وسیر النبلاء ۷۸/۵. والمیزان ۳/ت ۵۶۴۰. وتاریخ الاسلام ۲۷۸/۴. وتھذیب التھذیب ۱۹۹/۷. وتھذیب الکمال ۳۹۳۳. (۲۹/۲۰).

دیکھا۔

۴۲۶۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز جروی، ایوب بن سوید کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ اوزاعی کا بیان ہے:

عطاء کا انتقال اس حال میں ہوا کہ وہ زمین پر رہنے والوں میں سے اپنے پروردگار سے سب سے زیادہ راضی تھے اور امام اوزاعی رحمہ اللہ سات یا آٹھ حدیثیں مسنداً روایت کیا کرتے تھے۔

۴۲۶۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل اور ابن نمیر کے حوالے سے عمر بن ذر کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

میں نے عطاء بن ابی رباح جیسا شخص کبھی نہیں دیکھا اور میں نے انہیں قمیض پہنے ہوئے کبھی نہیں دیکھا اور میں نے انہیں کبھی ایسا کپڑا پہنے ہوئے نہیں دیکھا جس کی قیمت پانچ درھم کے مساوی ہو۔

۴۲۶۶-احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن محمد بن حارث اور محمد بن ولید زحاف کے اسنادی حوالے سے ابن جریج کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

میں نے عطاء بن ابی رباح کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا، اس دوران آپ نے اپنی سواری کو لیکر جانے والوں سے کہا، رک جاؤ اور مجھ سے پانچ باتیں سن کر انہیں اچھی طرح یاد کرلو، تقدیر کی اچھائی اور برائی، اسکی حلاوت اور کڑواہٹ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ بندے کو اس میں نہ تو کوئی تفویض حاصل ہے اور نہ ہی اسکا کوئی ارادہ اس میں کارفرما ہے اور ہمارے اھل قبلہ مؤمن ہیں اور انکی جان اور ان کا مال حرام ہے مگر کسی شرعی حق کے باعث اس کی حرمت اٹھالیجاتی ہے۔ اور باغی گروہ سے قتال ہاتھوں اور جوتوں سے ہوگا نہ کہ اسلحہ اور ہتھیاروں سے، اور میں فرقہ خارجیہ سے تعلق رکھنے والوں کی گمراہی پر گواہی دیتا ہوں۔

۴۲۶۷-عطاء بن ابی رباح کی تفسیری روایات......عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سعید بن یحیٰی، زافر بن سلیمان عبدالعزیز بن خالد ترمذی اور طلحہ کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

"لاتلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكرِ الله" (النور: ۳۷) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ان لوگوں کو جن کا اس آیت میں ذکر ہے خرید وفروخت اللہ تعالیٰ کے ان حقوق جو اللہ تعالیٰ نے ان پر فرض کئے ہیں کو انکے اوقات مقررہ میں ادا کرنے سے نہیں روکتی ہے۔

۴۲۶۸-عبداللہ بن محمد، محمد بن یحیٰی مروزی، ابو بلال اشعری، قیس اور عبدالملک بن جریج کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے:

یعلی بن امیہ کو آنحضرت ﷺ کی صحبت حاصل تھی اور وہ اگر مسجد میں ایک گھڑی بھی بیٹھتے تو اس دوران اعتکاف کی نیت کیا کرتے تھے۔

۴۲۶۹-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابی داؤد، ابن ابی شعیب، مسکین بن بکیر اور اوزاعی کے سلسلہ سند سے عطاء کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے باری تعالیٰ کے فرمان پاک:

"ولاتاخذكم بهما رأفة في دين الله" (النور:۲) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "اس آیت کا مصداق حد شرعی قائم کرنے کا موقع ہے"

۴۲۷۰-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابی داؤد، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس اور امام اوزاعی کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ عطاء کا بیان ہے

رسول اکرم ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ آٹا گوندتی تھیں اور قریب ہوتا تھا کہ آپ کا چھوٹا سا پیالہ ایک بڑے تسلے سے بڑھ جائے۔

۴۲۷۱- احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابی داؤد، عباس بن ولید اور انکے والد ولید کے سلسلہ سے نقل کیا گیا ہے کہ امام اوزاعی رحمہ اللہ کا بیان ہے۔

میں یمامہ میں مقیم تھا اور اس زمانے میں وہاں پر ایک گورنر تھا، جو رسول اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صحابی کے بارے میں لوگوں سے امتحان لیا کرتا تھا کہ وہ صحابی (معاذ اللہ) منافق ہیں مؤمن نہیں اور وہ لوگوں سے طلاق، غلاموں کو آزاد کرنے اور بیت اللہ کا پیدل حج کرنے کی قسمیں لیتا تھا کہ وہ ان صحابی کو منافق ہی کہیں گے، مؤمن نہیں کہیں گے، اگر مؤمن کہا تو ان پر قسمیں لازم ہو جائیں گے۔

امام اوزاعی کا بیان ہے کہ میں اس پریشانی سے نکلا اور عطاء بن ابی رباح سے ملاقات کی اور ان سے اس معاملے کے بارے میں پوچھا: میری بات سن کر انہوں نے جواب دیا، میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں اور اگر کوئی اپنی جان بچانے کے لئے ایسا کرلے تو اس پر یہ قسم لازم نہیں ہوگی، کیونکہ باری تعالیٰ کا فرمان ہے:

"الاان تتقوامنهم تقاة" (ال عمران: ۲۸)

۴۲۷۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ اور اسماعیل بن امیہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ طویل طویل خاموشی اختیار کیا کرتے تھے اور جب وہ بات کرتے تو ہم میں سے ہر ایک یہ گمان کرتا کہ وہ اس کی تائید کر رہے ہیں۔

۴۲۷۳- عبداللہ بن محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، محمد بن حفص بن عمر مقرئی، ابوعبدالملک الفارسی اور ابوہزان کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا بیان ہے:

جو شخص کسی ذکر کی مجلس میں بیٹھے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی دس باطل مجلسوں کا کفارہ بنائیں گے جن میں اس آدمی نے شرکت کی ہوگی اور اگر کوئی شخص اللہ کے راستے میں نکلے اور وہاں کسی خیر کی مجلس میں شرکت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی سات سو باطل مجلسوں کا کفارہ بنائیں گے جن میں اس آدمی نے شرکت کی ہوگی، ابوہزان کا بیان ہے کہ میں نے عطاء سے پوچھا مجلس ذکر کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ حلال حرام کی مجلس اور یہ کہ آپ کس طرح نماز پڑھیں؟ کس طرح روزہ رکھیں؟ کیسے نکاح کریں؟ کیسے طلاق دیں اور کیسے خرید و فروخت کریں؟

۴۲۷۴- احمد بن اسحٰق اور عبداللہ بن محمد، حسن بن ہارون، محمد بن بکار، زافر بن سلیمان اور ابوبکر ہذلی کے اسنادی حوالے سے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

جب بھی کوئی بندہ تین مرتبہ یارب یارب کہتا ہے تو باری تعالیٰ اسکی طرف دیکھتے ہیں، ابوبکر ہذلی کا بیان ہے کہ میں نے عطاء کے اس قول کا تذکرہ حسن بصری رحمہ اللہ سے کیا تو انہوں نے جواب دیا، کیا آپ نے قرآن کریم میں باری تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں پڑھا؟

"ربنا اننا سمعنا منادياينادى للايمان ان امنوا بربكم فامنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا و كفر عنا سيئاتنا و توفنا مع الابرار ربنا واتنا ما وعدتنا على رسلك ولا تخزنا يوم القيامة انك لا تخلف الميعاد فاستجاب لهم ربهم" (آل عمران: ۱۹۳-۱۹۵)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ہم نے ایک پکاروالے کی پکار سن لی جو ایمان کے لئے یعنی اپنے رب پر ایمان لانے کے لئے پکاررہا تھا تو ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے پروردگار ہماری مغفرت فرمادیجئے اور ہمارے گناہوں کو مٹادیجئے اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں موت دیجئے، اے ہمارے پروردگار ہمیں وہ نعمتیں دیجئے جن کا وعدہ آپ نے اپنے رسولوں سے کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوانہ کیجئے گا، بے شک آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے ہیں انکے رب نے انکی دعا قبول کی۔

۴۲۷۵-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ، ابراہیم بن جنید، مسلم بن ابراہیم، حسن بن ابوجعفر، ابن جریج کے اسنادی حوالے سے عطاء کا یہ قول نقل کیا گیا ہے۔

عبادت گزار کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے:

۴۲۷۶-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعبداللہ سلمی، ضمرہ اور عمر بن ورد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عطاء نے ان سے فرمایا:

اگر تم یوم عرفہ کی شام کو لوگوں سے الگ تھلگ ہوکر تنہا رہ سکتے ہو تو ضرور ایسا کرو۔

۴۲۷۷-احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق، سلیمان بن توبہ، ہارون بن معروف، ضمرہ اور ابواسماعیل کوفی کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

انہوں نے عطاء سے ایک مسئلے کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے جواب دیا اس پر ابواسماعیل نے پوچھا یہ جواب کس سے منقول ہے؟ تو عطاء نے ارشاد فرمایا: "ہمارے نزدیک جس چیز پر امت کا اجماع ہو وہ اسناد سے زیادہ قوی ہے"۔

۴۲۷۸-احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق، یحیٰی بن ابی طالب، عمرو بن عبدالغفار اور معقل بن عبیداللہ جزری کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

انہوں نے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے کہا، ہمارے یہاں کچھ لوگ ہیں، جن کا خیال ہے کہ ایمان میں کمی زیادتی نہیں ہوتی ہے، اس پر عطاء نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی،

والذین اھتدو ازادھم ھُدًی وّ آتاھُمْ تقواھُمْ" (محمد۔۱۷)

اور ارشاد فرمایا، ہدایت جسکی زیادتی کا باری تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر کیا ہے وہ ایمان نہیں تو اور کیا ہے؟

معقل کا بیان ہے کہ میں نے پھر ان سے کہا، وہ لوگ نماز اور زکوٰۃ کو اللہ تعالیٰ کے دین میں سے نہیں سمجھتے ہیں، اس پر عطاء رحمہ اللہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "

"وما امروا الا لیعبدو االلہ مخلصین لہ الدین حنفاء ویقیموا الصلاۃ ویؤتوا الزکوٰۃ وذالک دینُ القیمۃ" (البینۃ:۵)

ترجمہ: حالانکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا عبادت کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے یکسو ہوکر، اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا گیا تھا اور یہی ان صحیفوں کا دین ہے۔

۴۲۷۹-ابوبکر الطلحی، عثمان بن عبداللہ الطلحی، سعید بن سلام بصری اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انکی ملاقات مکہ مکرمہ میں عطاء بن ابی رباح سے ہوئی، تو انہوں نے عطاء سے کسی مسئلے کے بارے میں دریافت کیا، اس دوران عطاء نے آپ سے دریافت کیا، آپ کا تعلق کہاں سے ہے؟ آپ نے جواب دیا کوفہ سے، یہ سن کر عطاء نے کہا آپ کا تعلق اس بستی سے ہے جس بستی والوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے اور مختلف گروہوں میں بٹ گئے، پھر آپ نے امام ابوحنیفہ رحمہ

اللہ سے دریافت فرمایا، آپ کا تعلق کس گروہ سے ہے؟ آپ نے جواب دیا، میرا تعلق اس گروہ سے ہے جو نہ تو سلف کو برا بھلا کہتا ہے، اور تقدیر پر ایمان رکھتا ہے اور نہ ہی محض گناہ کے سبب کسی کو کافر کہتا ہے یہ سن کر عطاء نے ان سے فرمایا، آپ نے حق کو پہچان لیا ہے لہٰذا اسے مضبوطی سے تھامے رکھو۔

۴۲۸۰-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم رحمہ اللہ اپنے والد، احمد بن محمد بن حسن اور احمد بن بدیل کے اسنادی حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ ابوعبید رحمہ اللہ کا بیان ہے:

ہم محمد بن سوقہ کے پاس گئے تو انہوں نے کہا، کیا میں تم سے ایک ایسی بات نہ بیان کروں؟ شاید کہ وہ آپ لوگوں کو نفع دے، کیونکہ اس بات نے مجھے بہت نفع دیا ہے۔ پھر انہوں نے ارشاد فرمایا:

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے ہم سے بیان کیا تھا، اے میرے بھتیجے! تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگ فضول باتوں کو ناپسند کیا کرتے تھے، اور وہ لوگ فضول باتوں کی جگہ قرآن کریم کی تلاوت یا اچھے کاموں کا حکم یا بری باتوں سے باز رہنے کی تاکید یا اپنے گزراوقات کے لئے ایسی بات کرنا کہ جس کے بغیر چارہ نہ ہو کیا کرتے تھے، پھر انہوں نے ہم سے خطاب کر کے ارشاد فرمایا، کیا آپ لوگ باری تعالیٰ کے ارشاد پاک؟ ''ان علیکم لحافظین .کراما کاتبین (الانفطار،۱۰،۱۱)

ترجمہ: بے شک تم پر دو نگران یعنی کراماً کاتبین ہیں۔

اور'' عن الیمین وعن الشمال قعید مایلفظ من قولٍ الا لدیہ رقیبٌ عتیدٌ (ق ۱۷۔۱۸)

ترجمہ: دائیں اور بائیں جانب ایک بیٹھا ہوا ہے جو بات بھی کی جائی گی وہ ایک ترش رو نگران کے سامنے ہوتی ہے۔

کا انکار کرتے ہیں؟ پھر انہوں نے ارشاد فرمایا:

کیا تم میں سے کسی کو اس بات سے شرم نہیں آئے گی کہ اگر اس کے سامنے ایک صحائف اعمال کو پھیلایا جائے جنہیں اس نے اپنے ایام زندگی میں بھرا ہے اور ان میں زیادہ تر باتیں ایسی ہوں کہ جن کا تعلق نہ تو اس کے کسی دنیوی فائدے سے ہو اور نہ کسی دینی فائدے سے۔

۴۲۸۱-سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق اور ابن جریج کے اسنادی حوالے سے عطاء کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

جب رات کے وقت بہت سے گدھے مل کر آوازیں نکالنا شروع کر دیں تو اس وقت تسمیہ اور تعوذ پڑھنی چاہیے۔

۴۲۸۲-سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق اور یحییٰ بن ربیعہ صنعانی کے اسنادی حوالے سے عطاء کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

''وکان فی المدینۃ تسعۃُ رھط یفسدون فی الارض ولایصلحُون''(النمل ۴۸)

میں فساد کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: وہ لوگوں کو دراھم قرض دیا کرتے تھے تاکہ وہ لوگ برے کاموں میں انہیں خرچ کر سکیں

۴۲۸۳-عبداللہ بن محمد، احمد بن علی جارود، محمد بن عصام بن یزید، انکے والد، سفیان بن سعید اور عبداللہ بن ولید رصافی کے اسنادی حوالے سے عطاء کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

جس آدمی کے پاس قلم ہو اگر وہ اس قلم سے لکھے گا تو اسکے اھل وعیال فراخی کی زندگی گزاریں گے اور اگر وہ لکھنا ترک کرے گا تو اسکے اھل وعیال تنگدستی میں مبتلا ہو جائیں گے، پھر انہوں نے پوچھا، سردار کون ہے؟ رصافی نے جواب دیا، خالد قسری، اس پر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے ایک نیک بندے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تھا:

"رَبِّ بما انعمتَ علی فلن اکون ظھیراًللمُجرمین" (القصص ۱۷).

ترجمہ اے میرے رب آپ نے مجھ پر جو انعام فرمایا ہے بس اب میں مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔

۴۲۸۴- مؤلف حلیہ اپنے والد، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عمران بن موسیٰ بن ایوب، ولید بن مسلم اور عبداللہ بن حسان کے اسنادی حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ:

عطاء سے کسی نے پوچھا، بندوں کو جو کچھ عطاء کیا گیا ہے ان میں سے سب سے افضل چیز کونسی ہے آپ نے جواب دیا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کی سمجھ اور یہی دین کی معرفت ہے۔

عطاء بن ابی رباح کی مسانید...... ابومحمد عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے کئی صحابہ کرامؓ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں۔ ان میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ، عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن زبیرؓ، عبداللہ بن عمروؓ، ابوہریرہؓ ابوسعید خدریؓ اور زید بن خالد جہنیؓ کے نام قابل ذکر ہیں اور آپ سے روایت کرنے والوں میں کئی تابعین مثلاً عمرو بن دینار، امام زہری، ابوالزبیر، مالک بن دینار، یحییٰ بن ابی کثیر، جابر جعفی، ایوب سختیانی، اسماعیل السری، حبیب بن ابی ثابت، اعمش اور بے شمار بڑے بڑے علماء اور ائمہ شامل ہیں۔

۴۲۸۵- ابواحمد محمد بن احمد، حبیب بن حسن، فاروق خطابی، محمد بن احمد بن حسن، ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ، ابوعاصم، ابن جریج، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ:

"اگر ابن آدم کے پاس سونے کی دو وادیاں ہوں تو وہ یقیناً تیسری بھی طلب کرے گا اور ابن آدم کے پیٹ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی، اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی توبہ قبول کرتے ہیں جو توبہ کرتا ہے"۔[۱]

ابن جریج عن عطاء کے حوالے سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے۔

۴۲۸۶- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، محمد بن احمد، ابوخلیفہ، ابوالولید الطیالسی، محمد بن کثیر، شعبۃ، ایوب، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

"وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ آپ اور آپ کے ساتھ حضرت بلالؓ بھی عید کے دن باہر تشریف لے گئے، آپ نے نماز پڑھی اور خطبہ دیا اور پھر آپ عورتوں والے حصے میں تشریف لائے اور انہیں وعظ کیا اور صدقے کی نصیحت کی (آپ کی نصیحت سننے کے بعد) عورتیں اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں (کپڑے میں ڈالنے لگیں. اور جب آپ واپس تشریف لائے تو وہ آپ کے کپڑے کے ایک کونے میں (بندھے) ہوئے تھے۔

(یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور اسے ایوب سے حماد بن زید، ابن عیینہ، ابن علیہ اور بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے اور عبدالملک بن ابی سلیمان، ابن جریج اور حجاج بن ارطاۃ نے عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے حضرت جابرؓ کی حدیث بھی صحیح اور متفق علیہ ہے۔

۴۲۸۷- محمد بن احمد بن علی و محمد بن حسن بن کوثر، احمد بن علی خزاز، فیض بن موسیٰ، سفیان بن موسیٰ حرمی، حبیب معلم، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

"رسول اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ عشاء کی نماز کو مؤخر کیا اور آپ نماز ادا کرنے سے رکے رہے، یہاں تک لوگ سو گئے، پھر

۱- صحیح البخاری ۱۱۵/۸. وصحیح البخاری ۱۱۵/۸. وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ ۳۹. وفتح الباری ۲۳۵/۱۱. وسنن ابن ماجۃ ۴۲۳۵. ومسند الامام احمد ۷۶/۳، ۱۹۲، ۲۳۸، ۱۳۲/۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸۰/۱۱. ومجمع الزوائد ۲۴۲/۱۰. واتحاف السادۃ المتقین ۱۵۸/۸، والدر المنثور ۳۷۸/۲. وتخریج الاحیاء ۵۰۶/۳.

بیدار ہوئے، پھر سو گئے اور پھر بیدار ہوئے تو حضرت عمرؓ اٹھے اور پکارے، یارسول اللہ! نماز، پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپکے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ نے ارشاد فرمایا: ''اگر مجھے میری امت پہ مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس نماز کو اس وقت تک مؤخر کر دیتا''۔[۱]

یہ حدیث عمرو بن دینار، ابن جریج اور عطاء کی سند سے صحیح اور متفق علیہ ہے جبکہ حبیب عن عطاء کے طریق سے غریب ہے اور ابراہیم صائغ نے بھی اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے۔

۴۲۸۸-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، سفیان، عمرو، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ:

''جب کوئی آدمی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ اپنی انگلیوں کو چاٹ لے یا کسی سے چٹوا لے''۔[۲]

یہ حدیث سفیان عن عمرو کے طریق سے صحیح اور متفق علیہ ہے۔

۴۲۸۹) محمد بن احمد بن حسن، عباس بن احمد بن حسن وشاء، احمد بن عمرو کیعی، قبیصہ، سفیان، ابن جریج، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا۔

''کس قاری کی قرأت سب سے اچھی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا ''جب وہ پڑھے تو آپکو ایسا لگے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈر رہا ہے''

یہ حدیث ثوری کی احادیث میں سے غریب ہے اور اس کی سند میں احمد بن عمر قبیصۃ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۴۲۹۰-احمد بن محمد بن جعفر بن ہیثم، محمد بن احمد بن ابی العوام، منصور بن صقیر ابوالنضر، عبداللہ بن مومل بن وہب اللہ مخزومی، عطاء بن ابی رباح اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

''جب رسول اکرم ﷺ حدیبیہ میں اترے تو آپ کے پاس سہیل بن عمرو آیا تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا'' یہ سہیل بن عمرو آپ لوگوں کے پاس آئے ہیں اور انہوں نے آپ لوگوں کے لئے معاملہ آسان کر دیا ہے''۔[۳]

عطاء بن رباح کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں منصور، عبداللہ بن مؤمل سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۴۲۹۱-محمد بن احمد بن علی، ابراہیم بن ہیثم بلدی، محمد بن کثیر مصیصی، اوزاعی، عطاء بن ابی رباح اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایک آدمی کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں زخم لگ گیا، تو لوگوں نے انہیں غسل کرنے کا حکم دیا اور اسی غسل کے نتیجے میں ان کا انتقال ہو گیا تو اس بات کی آنحضرت ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا، اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہلاک کرے، عاجز آدمی کی شفا تو صرف سوال ہے''۔[۴]

۱۔ فتح الباری ۴۸/۲ .... ۲۔ صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ ۱۲۹، ۱۳۰. وصحیح البخاری ۱۰۶/۷ ....

۳۔ المستدرک ۶۱۱/۳، ۶۱۲. طبقات ابن سعد ۴۰/۱/۱، ۲۳/۷. ومجمع الزوائد ۱۰۷/۳، ۴۰۴/۹، ۲۴۲/۱۰. والسنۃ لابن أبی عاصم ۶۱۷/۲. واتحاف السادۃ المتقین ۱۸۲/۳. ومسند الشھاب ۶۹۶۷ ...۴۔ سنن أبی داؤد ۳۳۷. وسنن ابن ماجۃ ۵۷۲. ومسند الامام احمد ۳۳۰/۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹۴/۱۱. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۱۰۱/۱. والتاریخ الکبیر ۲۸۸/۸.

یہ حدیث غریب ہے[1] اور یہ الفاظ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے سوا کسی سے بھی محفوظ نہیں اور آپ سے روایت کرنے والوں میں سے بھی صرف عطاء سے محفوظ ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں ولید بن مسلم اور بہت سے علماء ہیں جنہوں نے اسے امام اوزاعی سے نقل کیا ہے۔

۴۲۹۲- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ عریش مصری، وھب بن رزق ابو ہبیرہ، بشر بن بکر، اوزاعی، عطاء عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے:

اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے اگر اسے کہا جائے کہ وہ ساتوں زمینوں اور آسمانوں کو ایک لقمے میں نگل لے تو وہ ہڑپ کر جائے گا، اسکی تسبیح "سبحانک حیث کنت" ہے، تو پاک ہے جہاں کہیں ہو۔[1]

اوزاعی عن عطاء کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف بشر بن بکر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۴۲۹۳- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، قاسم بن زکریا بن دینار، مصعب بن مقدام مسعر، حبیب بن ابی ثابت، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

"رسول اکرم ﷺ نے اس وقت تلبیہ کہنا شروع کیا، جب آپ اپنی سواری پر بیٹھے ہوئے تھے"

مسعر کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند میں مصعب متفرد ہیں۔

۴۲۹۴- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، مکی بن عبدان، عبداللہ بن محمد فراء، حارث بن مسلم مقری، بحر السقا، حجاج بن فرافصہ، اعمش، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا، اگر میں نے یہ حدیث رسول اکرم ﷺ سے ایک ایک مرتبہ کر کے سات مرتبہ نہ سنی ہوتی، تو میں اسے نہ بیان کرتا، میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا:

"قیامت کے دن تین آدمی مشک کے ٹیلوں پر ہونگے، نہ تو انہیں غم ڈرائے گا اور نہ ہی وہ لوگ پریشان ہوں گے جب اور لوگ پریشان ہوں گے، ایک وہ شخص جس نے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی، پھر اس نے لوگوں کی امامت کی اور اس کا مقصد اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب کی طلب کے سوا کچھ نہیں تھا، دوسرا شخص وہ ہے جو ہر دن رات میں پانچ مرتبہ لوگوں کو نماز کے لئے بلائے، اور اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب کو طلب کرے، تیسرا وہ غلام آدمی ہے کہ جسے دنیاوی غلامی اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نہیں روکتی ہے۔[2]

امام اعمش کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں حارث بن مسلم رازی متفرد ہیں۔

۴۲۹۵- قاضی ابو احمد محمد بن احمد املاء، علی بن محمد بن عبدالوہاب بن جبلہ، ابو بلال اشعری، یحییٰ بن مہلب ابو کدینہ، لیث، ابن ابی سلیم اور عطاء کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا ارشاد گرامی ہے، لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ جس میں کوئی آدمی بھی اپنے درھم اور اپنے دینار کا اپنے مسلمان بھائی سے زیادہ مستحق نہیں ہوگا اور میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ:

"جب لوگ درھم اور دینار کے معاملے میں بخل کرنا شروع کر دیں اور بیع کرتے لگیں اور گائے کی دموں کے پیچھے چلنے لگیں اور اللہ کے راستے میں جہاد کو ترک کر دیں، تو اللہ تعالیٰ ان پر ذلت نازل فرمادیں گے اور یہ ذلت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک کہ وہ اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آئیں۔[3]

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۱۹۵۔ ومجمع الزوائد ۱/۸۰۔ وتفسیر ابن کثیر ۵/۱۱۳۔ ۸/۳۳۳۔

۲۔ سنن الترمذی ۲۵۶۶۔ ومسند الامام احمد ۲/۲۶۔ واتحاف السادۃ المتقین ۳/۵۔ والدر المنثور ۳/۳۴۔ والترغیب والترہیب ۱/۱۷۹۔ ۳/۲۶۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۶۹۵۔ وانظر ایضاً صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ ۱۹۸۶۔

۳۔ مسند الامام احمد ۲/۲۸۔ ونصیب ۴/۱۷۔ وتلخیص الحبیر ۳/۱۹۔ والدر المنثور ۱/۲۴۹۔ وکنز العمال ۱۰۵۰۴۔ ۱۰۷۵۱۔

عطاء عن ابن عمرؓ کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور اس حدیث کو عطاء سے اعمش نے بھی روایت کیا ہے جبکہ فضالہ بن حصین نے اس حدیث کو ایوب سختیانی عن نافع عن ابن عمرؓ کی سند سے نقل کیا ہے۔

۴۲۲- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، محمد بن عمار موصلی، عفیف بن سالم، ایوب بن عتبۃ اور عطاء کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے، ایک مرتبہ حبشہ سے ایک آدمی رسول اکرم ﷺ سے سوال کرنے آیا'

'آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، سوال کرو اور پوچھو' اس شخص نے جواب دیا، یا رسول اللہ! آپ لوگوں کو ہم پر شکل وصورت رنگت اور نبوۃ کے اعتبار سے فضیلت دی گئی ہے اگر میں آپ کی طرح ایمان لاؤں اور آپ جیسے اعمال کروں تو آپکا کیا خیال ہے کہ میں جنت میں آپکے ساتھ رہوں گا؟ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جی ہاں، پھر آپ نے ارشاد فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضے میں میری جان ہے، بے شک سیاہ آدمی کی سفیدی جنت میں ایک ہزار سال کی مسافت سے دکھائی دیگی؛ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس شخص نے "لاالہ الااللہ" کہا اسکے لئے اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک عہد ہے اور جس شخص نے "سبحان اللہ وبحمدہ" کہا اس کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھی جائیں گے۔ یہ سن کر صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اسکے بعد ہم کیسے ہلاک ہونگے ؛ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک ایک آدمی قیامت کے دن اتنا عمل لیکر آئے گا اگر اسے پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو وہ اسے نہیں اٹھا سکے گا اور اس وقت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت کو پیش کیا جائے اور وہ اس کے تمام اعمال کو ختم ہی کرنے والی ہوگی مگر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کے اعمال کو بڑھا دیں گے اور یہ آیت نازل ہوئی:[۱]

"ھل اتیٰ علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئامذکوراً" سے لیکر "رایت نعیماً و ملکا کبیرا" (الانسان : ۲۰)

یہ سن کر اس حبشی نے کہا اور میری آنکھیں بھی وہ کچھ دیکھ رہی ہیں جو کچھ آپ کی آنکھیں جنت میں دیکھ رہی ہیں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جی ہاں، اور آپ رو دیئے، یہاں تک کہ آپ کی آنکھیں بہہ پڑیں

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ارشاد فرمایا، میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھوں سے گڑھے میں اس کو لٹا رہے ہیں۔

عطاء کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے، اور اس کی روایت میں عفیف متفرد ہیں، اور انکے علاوہ ایوب بن عتبہ یمامی اس حدیث کو کسی نے روایت نہیں کیا ہے۔

عفیف اہل موصل کے عابدوں اور زاہدوں میں سے تھے اور سفیان ثوری ان کا نام یاقوتہ بیان کیا کرتے تھے۔

۴۲۳- ابوبکر بن احمد بن یعقوب بن مہرجان، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، ایوب بن نھیک، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

"جب بھی کوئی بندہ مؤمن اللہ تعالیٰ سے اپنی موت سے ایک مہینہ قبل توبہ کر لے، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو ضرور قبول کریں گے اور اس سے قریب مدت میں بھی اور موت سے ایک دن اور ایک گھڑی قبل بھی، حالانکہ اللہ تعالیٰ اسکی توبہ اور اخلاص کو جانتے ہیں، پھر بھی قبول ہی فرماتے ہیں"[۲]

یہ حدیث عطاء کی احادیث میں سے غریب ہے اور اسکی روایت میں ایوب بن نھیک متفرد ہیں۔

۴۲۴- محمد بن علی بن حبیش، جعفر بن محمد فریابی، سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی، خالد بن یزید بن ابی مالک، انکے والد یزید بن ابو مالک اور

[۱] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۴۳۷، ومجمع الزوائد ۱۰/۴۲۰، والترغیب والترھیب ۲/۴۲۱. وتفسیر ابن کثیر ۸/۳۱۲، واللآلی المصنوعة ۱/۲۴۳. والمجروحین ۱/۱۷۰.

[۲] تفسیر ابن کثیر ۲/۲۰۶. وکنز العمال ۱۰۲۶۷.

عطاء کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا ارشاد ہے۔
رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ''جب بھی کوئی قوم زکوۃ ادا کرنے میں کوتاہی کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں بارش سے محروم کر دیتے ہیں اور آپ نے ارشاد فرمایا، اگر چوپائے نہ ہوں، تو بارش نہ ہو[1]
عطاء عن ابن عمر کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف سلیمان عن خالد عن ابیہ کی سند سے ہی نقل کیا ہے۔
۴۲۹۹-محمد بن احمد بن علی، محمد بن یوسف بن الطباع، محمد بن کثیر، اوزاعی، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے:
جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا اسکا کوئی روزہ نہیں''[2]
یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور اسے حجاج بن ارطاۃ وغیرہ نے بھی عطاء سے روایت کیا ہے۔
۴۳۰۰-محمد بن احمد غطریفی، عبداللہ بن شیرویہ، اسحٰق بن راہویہ، ابو معاویہ حجاج، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ
آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، اے عبداللہ بن عمرو کیا آپ دن کو روزہ رکھتے ہیں اور رات کو جاگ کر قیام کرتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا، جی ہاں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اگر آپ نے ایسا کیا تو آپ کی آنکھیں دھنس جائیں گی اور آپ کا نفس بیمار پڑ جائے گا بے شک آپکی آنکھ کا بھی آپ پر حق ہے، آپ کے جسم کا بھی آپ پر حق ہے، آپکے گھر والوں کا بھی آپ پر حق ہے لہذا رات کو عبادت بھی کیجئے اور سوئیے بھی، روزہ بھی رکھئے اور روزہ افطار بھی کیجئے ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھئے، یہ عمر بھر روزے رکھنے کے برابر ہے''
حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، اس پر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہو، اسکا کوئی روزہ نہیں اور اگر تم روزے رکھنا ہی چاہتے ہو تو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو، جو ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کیا کرتے تھے، اور جب دشمن سے انکی ملاقات ہو جاتی تو بھاگتے نہیں تھے''[3]
حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی احادیث میں سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور آپ کے کئی شاگردوں نے آپ سے یہ حدیث روایت کی ہے، اور حجاج کی حدیث جو عطاء سے ہے ان الفاظ کے ساتھ غریب ہے اور ابو معاویۃ اسکی روایت میں متفرد ہیں۔
۴۳۰۱-محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحٰق بن راھویۃ، عبداللہ بن عصمۃ خثعمی، حمزہ بن ابی حمزۃ، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے اسنادی حوالے سے آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:
''جو عورت بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے اور اگر اس کا شوہر اسکے ساتھ دخول کرے، اسے مہر ملے گا، اس کے رحم کو حلال کرنے کی وجہ سے اور اگر اس نے دخول نہیں کیا تو اس کے درمیان جدائی کروادی جائے گی اور سلطان اس آدمی کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہیں ہے[4]

۱ـ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۴۴۶. وکنز العمال ۱۵۸۰۶.
۲ـ ۳ـ صحیح البخاری ۳/۵۲، ۵۳. وصحیح مسلم ۸۱۵. وفتح الباری ۴/۲۲۱، ۲۲۲.
۴ـ مسند الامام احمد ۶/۶۶، ۱۶۶. وسنن الدامی ۲/۱۳۷. ومسند الحمیدی ۲۲۸. وسنن سعید بن منصور ۵۲۸، ۵۲۹، وفتح الباری ۹/۱۹۱.

اسحٰق کا بیان ہے کہ حمزہ نے عطاء اور مکحول کا زمانہ پایا ہے۔

یہ حدیث عطاء عن عبداللہ کے طریق سے غریب ہے اور انہوں نے لفظ تفریق کو متفرد اً روایت کیا ہے اور عروہ عن عائشہؓ سے بھی نکاح کے بطلان کے سلسلے میں ایسی روایت نقل کی گئی ہے اور انہوں نے لفظ تفریق روایت نہیں کیا ہے۔

۴۳۰۲- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، عبدالرزاق، عمر بن حوشب، عمرو بن دینار، عطاء، عبداللہ بن عمروؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ

''جو عورت مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرے وہ ہم میں سے نہیں اور جو مرد عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرے وہ بھی ہم میں سے نہیں''۔[1]

عبداللہ بن عمروؓ عن عطاء کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف اسی سند سے نقل کیا ہے۔

۴۳۰۳- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن نصر صائغ، سعید بن سلیمان، عبداللہ بن مومل، ابن جریج، اور حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

انہوں نے رسول اکرمؐ سے دریافت فرمایا کیا میں علم کو مقید کروں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں، پھر انہوں نے دریافت کیا علم کو کیسے مقید رکھا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''کتابت سے''۔[2]

یہ حدیث ابن جریج عن عطاء کے حوالے سے غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف عبداللہ بن مؤمل کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۳۰۴- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ربیع بن صبیح اور عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

اس دوران جبکہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ خطبہ دے رہے تھے، انہوں نے ارشاد فرمایا، رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

''میری اس مسجد میں نماز ادا کرنا اسکے علاوہ دوسری مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے، سوائے مسجد حرام کے''۔[3]

اس روایت کو حماد بن زید نے حبیب معلم عن عطاء کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۴۳۰۵- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابو عاصم اور ابو نعیم، طلحہ بن عمرو، عطا اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے:

''کبھی کبھار'' (دوسروں کی) زیارت کیا کرو، اس سے محبت بڑھے گی''۔[4]

۴۳۰۶- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، معلی بن اسد، عبدالواحد بن زیاد، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، عطا اور حضرت ابو ہریرہؓ کے

---

[1] مسند الامام أحمد ۲/۲۰۰. ومجمع الزوائد ۸/۱۰۳. والترغیب والترھیب ۳/۱۰۴ وکنز العمال ۴۱۲۳۷.

[2] مجمع الزوائد ۱/۱۵۲. والعلل المتناھیة ۱/۷۸.

[3] مسند الامام أحمد ۲/۲۹، ۱۰۲، ۲۵۱، ۳۸۶، ۳۸۶، ۴۶۸، ۴۷۳، ۳/۳۴۳، ۳۹۷، ۴/۵، ۸۰، ۶/۳۳۴. والسنن الکبری للبیھقی ۵/۲۴۶. والمستدرک ۴/۵۰۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/۱۳۷، ۱۳۸. ومجمع الزوائد ۴/۲، ۸، ۲۰۰، ۵/۶، ۸/۷. واتحاف السادة المتقین ۴/۴۱۵. والترغیب والترھیب ۲/۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۷.

[4] المستدرک ۳/۳۴۷، ۴/۳۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۴/۲۶. ومجمع الزوائد ۸/۷۵. والترغیب والترھیب ۳/۳۶۶. ومسند الشھاب ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲. وفتح الباری ۱۰/۴۹۸. واتحاف السادة المتقین ۱۰/۱۶۲، ۱۶۳. والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/۱۰۷. والمطالب العالیة ۲۵۹۶. وتاریخ أصبهان للمصنف ۲/۱۲۵، ۱۸۵، ۲۱۷. وکشف الخفا ۱/۵۲۸. والفوائد المجموعة ۲۶۰ والدر المنتثرة ۹۱.

اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے:

''سحری کیا کرو، کیونکہ سحری میں برکت ہے''۔[1]

عطاء عن ابی ہریرہؓ کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف کا قول ہے کہ محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی کے سوا کوئی اور راوی مجھے معلوم نہیں ہے۔

۴۳۰۷-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، موسیٰ بن اسماعیل، شبیب بن عجلان، عبدالعزیز ابو مقاتل، عطاء بن ابی رباح اور حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ: ''جب بھی کوئی زنا کرتا ہے تو زنا کرتے وقت وہ مؤمن نہیں رہتا اور جب بھی کوئی چوری کرتا ہے تو چوری کرتے وقت وہ مؤمن نہیں ہوتا ہے اور جب بھی کوئی آدمی شراب پیتا ہے تو شراب پیتے وقت وہ مؤمن نہیں ہوتا ہے، ایمان تو شلوار کی طرح ہے اور جب آدمی سے ان گناہوں میں سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو وہ اتر جاتا ہے جیسا کہ شلوار اتار دی جاتی ہے، اور جب آدمی توبہ کرتا ہے تو ایمان واپس آجاتا ہے جیسا کہ آدمی شلوار کو پہن لیتا ہے''۔[2]

عطاء عن ابی ہریرہؓ کے حوالے سے یہ غریب ہے اور اس زیادتی کو صرف قتادہ اور عبدالعزیز نے نقل کیا ہے۔

۴۳۰۸-محمد بن احمد بن علی، ابراہیم بن ہیثم بلدی، آدم بن ابی ایاس، عقبہ الاصم، عطاء بن ابی رباح اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اللہ تعالیٰ نے تمہارے مالوں کا ایک تہائی تمہارے اعمال میں زیادتی کے لئے عطا کیا ہے۔[3]

یہ حدیث عطاء کی سند سے غریب ہے اور مؤلف کا بیان ہے کہ عقبہ کے علاوہ عطاء سے روایت کرنے والے کسی راوی کے بارے میں انہیں علم نہیں۔

۴۳۰۹-اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، عیسیٰ بن ہلال، محمد بن حمیر، جعفر بن برقان، عطاء بن ابی رباح اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ

''رسول اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے۔ اور آپکے ساتھ حضرت اسامہ بن زید بھی تھے اور وہ دو رکعتیں نماز پڑھ کر حبوۃ بنا کر بیٹھ گئے، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز طویل فرمادی، اور جب آپ نے نماز مکمل کی تو حضرت اسامہ بن زید سے فرمایا، اے اسامہ آپ نے نماز مختصر کردی جبکہ حبوہ لمبا کردیا اور اس وقت آپ کا کیا حال ہوگا جب میرے بعد ایسے لوگوں میں رہیں گے جو نماز کو مختصر کریں گے اور حبوہ طویل طویل کردیں گے اور قسم قسم کے کھانے کھائیں گے، انکی ہنسی قہقہہ ہوگی، جبکہ مؤمنین کی ہنسی مسکراہٹ ہے، اور یہ لوگ میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے اور آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی''۔

عطاء اور جعفر کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور محمد بن حمید کے علاوہ کسی راوی نے اس حدیث کو موصولاً ذکر نہیں کیا ہے۔

۴۳۱۰-محمد بن عمر بن سالم، احمد بن سندی، جعفر بن محمد فریابی، سلیمان بن عبدالرحمن دمشقی، ایوب بن حسان، وضین بن عطاء اور عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت ابو سعید خدریؓ کو ایک ولیمے میں بلایا گیا اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، جب انہوں نے رنگارنگی دیکھی تو ارشاد فرمایا کیا

---

[1] صحیح البخاری ۳/۳۸، ۷۸، وصحیح مسلم کتاب الصیام ۴۵. وفتح الباری ۴/۱۳۹.

[2] صحیح البخاری ۳/۱۷۸، ۷/۱۳۶، ۸/۱۹۵، ۱۹۷. وصحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۲۴. وفتح الباری ۵/۱۱۹، ۱۲/۸۱، ۱۱۴.

[3] شرح معانی الآثار ۴/۳۸۰.

آپ لوگوں کو علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کو کھانا تناول فرمایا کرتے تھے تو شام کو فاقہ کرتے تھے اور جب شام کو تناول فرمایا کرتے تھے تو صبح کو فاقہ کیا کرتے تھے۔[1]

یہ حدیث عطا کی سند سے غریب ہے اور مؤلف کا قول ہے کہ وضین بن عطاء کے علاوہ کسی راوی کے بارے میں مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے اس حدیث کو عطاء سے روایت کیا ہو۔

۴۳۱۱-علی بن احمد بن علی المصیصی، ابوبکر بن ایوب بن سلیمان عطار، علی بن زیاد، متوفی، عبدالعزیز بن رجاء اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

اللہ تعالیٰ نے عقل کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے جس شخص میں یہ تینوں حصے ہوں گے وہ عاقل ہے اور جس میں یہ نہیں ہوں گے اسکے پاس کچھ عقل نہیں اور وہ تین چیزیں اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح معرفت، اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح اطاعت اور اللہ تعالیٰ کے لئے اچھی طرح صبر کرنا ہے۔[2]

یہ حدیث بھی عطاء کی روایت سے غریب ہے اور ابن جریج کے علاوہ اس کا کوئی راوی مؤلف کے علم میں نہیں ہیں۔

۴۳۱۲-محمد بن احمد بن علی بن مخلد، ابراہیم بن ہیثم بلدی، ابوالیمان، عفیر بن معدان، عطاء بن ابی رباح اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

"کوئی شخص بھی اپنی داڑھی کو لمبائی سے نہ کاٹے، بلکہ کنپٹیوں سے بالوں کو لے لے"[3]

یہ حدیث بھی عطاء کی سند سے غریب ہے اور عطاء سے صرف عفیر بن معدان نے اسے روایت کیا ہے۔

۴۳۱۳-حضور کی نماز عید کی کیفیت...... ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، یزید بن ہارون، عبدالملک بن ابوسلیمان اور حضرت عطاء بن ابی رباح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابرؓ کا بیان ہے

آپ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ عید کی نماز میں حاضر ہوئے اور آپ نے خطبے سے پہلے نماز پڑھی، بغیر اذان اور قامت کے، پھر آپ حضرت بلالؓ کا سہارا لیکر کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دیا اور دوران خطبہ اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور لوگوں کو وعظ ونصیحت کی اور پھر حضرت بلالؓ کے سہارے ہی چلے یہاں تک کہ عورتوں کے پاس تشریف لائے اور انہیں وعظ ونصیحت فرمائی، اور ارشاد فرمایا:

(کثرت سے) صدقہ کیا کرو، کیونکہ تم میں سے زیادہ تر عورتیں جہنم کا ایندھن ہوں گی"

یہ سن کر ایک پچکے ہوئے گالوں والی نچلے درجے کی عورت اٹھ کر کھڑی ہوئی اور کہنے لگی، یارسول اللہ یہ کیوں ہوگا؟

آپ نے ارشاد فرمایا تم لوگ بہت زیادہ گلے شکوے کرتی ہو اور اپنے خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو" اسکے بعد وہ عورتیں اپنے ہار اور اپنی انگوٹھیاں صدقہ کرنے لگیں اور آگے بڑھ بڑھ کر حضرت بلالؓ کو دینے لگیں کہ وہ انہیں صدقہ کریں۔[4]

[1] اتحاف السادة المتقين ۷/ ۴۰۹، ۸/ ۳۸۴. والاحاديث الضعيفة ۲۵۰. وكنز العمال ۱۸۱۷۷.

[2] اتحاف السادة المتقين ۱/ ۴۷۳. والدر المنثور ۱/ ۱۵۹. والموضوعات لابن الجوزى ۱/ ۱۷۲. واللآلى المصنوعة ۱/ ۶۲.

[3] تاريخ بغداد ۵/ ۱۸۷. والكامل لابن عدى ۵/ ۲۰۱۸. واللآلى المصنوعة ۲/ ۱۴۴. والموضوعات لابن الجوزى ۳/ ۵۲. وتنزيه الشريعة ۲/ ۲۷۴. والفوائد المجموعة ۱۹۸. وتذكرة الموضوعات ۱۶۰.

[4] صحيح البخارى ۲/ ۲۷. ۱۴۹. ۶/ ۱۸۸. وصحيح مسلم، كتاب العيدين ۱/ ۹. وفتح البارى ۲/ ۵۴۲. ۱۱، ۲۸۰.

عطاء کی احادیث میں سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو عبدالملک اور عطاء دونوں طریقوں سے روایت کیا ہے اور یزید بن ہارون سے اس حدیث کو کئی ائمہ حدیث نے روایت کیا ہے، جن میں امام احمد بن حنبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، ابوخیثمہ اور ابن نمیر وغیر قابل ذکر ہیں۔

۴۳۱۴- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، ابن نوح، عطاء اور حضرت جابرؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

''جس شخص نے یہ سبزی کھائی وہ ہماری مسجدوں میں نہ آئے، کیونکہ فرشتوں کو بھی ان چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے جن چیزوں سے مسلمانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔[۱]

عطا کی احادیث میں سے یہ حدیث صحیح ہے اور اس حدیث کی اس سے زیادہ عالی سند ابن جریج کی ہے جسے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے روح بن عبادہ سے روایت کیا ہے۔

۴۳۱۵- محمد بن علی بن مخلد، محمد بن یونس کدیمی، سلیمان بن احمد، جبلہ بن سلیمان، ابن جریج، عطاء جابرؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ کے اسنادی سلسلے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ:

جس شخص نے کسی کو امان دی اور پھر دھوکہ کر کے اسے قتل کر دیا اس کے لئے جہنم واجب ہو جائیگی اگرچہ وہ مقتول شخص کافر ہی کیوں نہ ہو''۔[۲]

عطاء جابرؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور ابن جریج کے علاوہ اسکا کوئی راوی معلوم نہیں، جبکہ عمرو بن حمق عن النبی ﷺ کی سند سے یہ حدیث مشہور ہے۔

۴۳۱۶- محمد بن احمد بن علی بن سہل، قاسم بن احمد خطابی، ہوذہ بن خلیفہ، ابن جریج، عطاء اور حضرت ابوالدرداءؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے آگے چل رہے تھے کہ رسول اکرم ﷺ نے انہیں دیکھ لیا تو آپ نے ارشاد فرمایا،

کیا آپ ابوبکر سے آگے آگے چل رہے ہیں؟ حالانکہ نبیوں اور رسولوں کے بعد ابوبکر سے زیادہ افضل آدمی پر سورج طلوع نہیں ہوا۔[۳]

عطاء عن ابی الدرداء کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں ابن جریج متفرد ہیں، جبکہ ابن جریج سے بہت سے لوگوں نے اسے روایت کیا ہے جن میں بقیہ بن ولید وغیرہ بہت سے لوگ شامل ہیں۔

۴۳۱۷- محمد بن جعفر بن ہیثم، حامد بن سہل ثغری، ہوذہ بن خلیفہ، عمرو بن قیس، عطا اور زید جہنیؓ کے سلسلۂ سند سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

جس شخص نے کسی مجاہد کے جہاد میں جانے کا انتظام کیا، یا اسکے پیچھے اسکے گھر والوں کی خیریت میں لگا رہا اسے بھی اس شخص

۱ـ صحیح مسلم کتاب المساجد ۶۹، ۷۴. ومسند الامام أحمد ۲۵۲/۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۸/۲. ۱۰۶/۴. وصحیح ابن حبان ۳۱۹.

۲ـ سنن ابن ماجة ۲۶۸۸. ومسند الامام أحمد ۲۲۳/۵. ۲۲۴. ۴۳۶. ودلائل النبوة ۴۸۳/۶. ومجمع الزوائد ۲۸۵/۶. ومشکاة المصابیح ۳۹۷۹. والاحادیث الصحیحة ۴۴۱. وکنز العمال ۱۰۹۴۰، ۱۰۹۴۲، ۱۰۹۴۳.

۳ـ کنز العمال ۳۲۲۶۴. ۳۲۶۲۱.

کے ثواب کے مثل ثواب ملے گا اور جس شخص نے کسی حاجی کے حج میں جانے کا انتظام کیا یا اس کے پیچھے اسکے گھر والوں کی خیریت میں لگا رہا، اسے بھی اس حاجی کے ثواب کے مثل ثواب ملے گا، اور اس حاجی کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی، اور جس شخص نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کروایا اسے بھی اس روزے دار کے ثواب کے مثل ثواب ملے گا''۔[۱]

عطاء عن زید کے حوالے سے یہ حدیث مشہور ہے اور اس حدیث کی اس سے زیادہ عالی سند ہوزہ بن خلیفہ عن عمرو بن قیس ہے، اور عمرو بن قیس ابن قیس مکی کے بھائی ہیں۔

۴۳۱۸- محمد بن حسن بن کوثر، محمد بن سلیمان بن حارث، ابونعیم، سفیان بن سعید، یزید بن ابی زیاد اور عطاء کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

کچھ عورتیں جن کا تعلق حمص سے تھا حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائیں، آپ نے ان سے ارشاد فرمایا، شاید تم ان عورتوں میں سے ہو جو حمام میں داخل ہوتی ہیں؟ انہوں نے کہا بلاشبہ ہم ایسا کرتی ہیں یہ سن کر حضرت عائشہؓ نے ارشاد فرمایا، بے شک میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ ''جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ کسی اور جگہ میں اپنے کپڑے اتارتی ہے، تو اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان جو پردہ ہے وہ ختم ہو جاتا ہے''۔[۲]

عطا کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف کا بیان ہے کہ یزید بن ابی زیاد کے علاوہ عطا سے روایت کرنے والے کسی راوی کے بارے میں انہیں علم نہیں۔

(۲۴۵) عکرمہ مولیٰ ابن عباسؓ[۳]

اور ان عظیم الشان ہستیوں میں سے قرآن کریم کی آیت محکمہ کی تفسیر کرنے والے، مبہم روایات کو روشن کرنے والے ابوعبداللہ مولیٰ ابن عباس عکرمہ بھی ہیں، آپ شہروں میں گھومنے والے اور اپنے علم کو بندوں کے لئے خوب خرچ کرنے والے تھے۔

۴۳۱۹- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان، ابن ابی شیبہ، سعید بن عمرو حماد بن زید اور زبیر بن حارث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ میرے پاؤں میں بیڑی ڈال کر رکھا کرتے تھے اور مجھے قرآن کریم اور سنتوں کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

۴۳۲۰- محمد بن عثمان، مؤلف کے والد، یحییٰ بن ضریس اور ابوسنان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حبیب بن ابی ثابت کا بیان ہے:

میرے پاس پانچ ایسی شخصیتیں جمع ہوئیں ان جیسی میرے پاس کبھی نہیں جمع ہوئی تھیں اور وہ شخصیتیں عطاء، طاؤس، مجاہد سعید بن جبیر اور عکرمہ ہیں، چنانچہ مجاہد اور سعید بن جبیر عکرمہ کے سامنے تفسیر کے سوالات پیش کرنے لگے اور انہوں نے جس آیت کے بارے میں بھی دریافت کیا،

عکرمہ نے ان کے سامنے اس کی تفسیر کی جب ان دونوں کے سوالات ختم ہو گئے تو کہنے لگے، فلاں آیت فلاں مسئلے کے متعلق

---

[۱] صحیح البکاری ۳۲/۴. وصحیح مسلم ۳۲/۴. وصحیح مسلم، کتاب الامارة ۱۳۵، ۱۳۶. والمستدرک ۸۲/۲.

[۲] مسند الامام أحمد ۴۱/۶. والمستدرک ۲۸۹/۴، والعلل المتناهیة ۳۴۳/۱.

[۳] طبقات ابن سعد ۳۸۵/۲، ۲۸۷/۵، والتاریخ الکبیر ۷/رت ۲۱۸. والجرح ۷/رت ۳۲. والجمع ۳۹۴/۱. والکاشف ۳۹۲۱/۲. والمیزان ۳/رت ۵۷۱۶، وتاریخ الاسلام ۱۵۶/۴، وسیر النبلاء ۱۲/۵. وتهذیب التهذیب ۲۶۳/۷. والتقریب ۳۰/۲. والخلاصة ۲/رت ۴۹۲۸. وتهذیب الکمال ۴۰۰۹. (۲۶۴/۲۰)

نازل ہوئی ہے اور فلاں آیت فلاں واقعے کے متعلق نازل ہوئی ہے، حبیب بن ابی ثابت کا بیان ہے کہ پھر وہ رات کے وقت حمام میں داخل ہوئے۔

۴۳۲۱-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، عبدالجبار بن علاء، سفیان اور عمرو کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے جابر بن زید کو فرماتے ہوئے سنا:

یہ عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور سب سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔

۴۳۲۲-ابو علی الصواف، محمد بن عثمان عبسی، منجاب بن حارث، علی بن مسہر اور اسماعیل بن ابی خالد کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ شعبی کا بیان ہے:

دنیا میں کتاب اللہ کے بارے میں عکرمہ سے بڑھ کر علم رکھنے والا کوئی باقی نہیں بچا۔

۴۳۲۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، عبدالصمد اور سلام بن مسکین کے اسنادی سلسلے سے منقول ہے کہ قتادہ کا بیان ہے:

ان میں سے تفسیر کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والے عکرمہ ہیں۔

۴۳۲۴-محمد بن احمد بن حسن، ابو جعفر بن ابی شیبہ، انکے والد اور جریر کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ مغیرہ کا بیان ہے:

سعید بن جبیر سے کہا گیا: کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ جاننے والا ہو؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں وہ شخص عکرمہ ہے جب سعید بن جبیر رحمہ اللہ کو شہید کر دیا گیا، تو ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: انہوں نے اپنے بعد عکرمہ جیسا کوئی آدمی نہیں چھوڑا۔

۴۳۲۵-محمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، انکے والد، سوید بن طلحہ بن ابی سماک بن حرب، اور سماک بن حرب کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے:

دو تختیوں کے درمیان جو کچھ بھی ہے، میں نے اس کی تفسیر کر دی۔

۴۳۲۶-محمد، انکے والد عثمان بن ابی شیبہ، ابن علیہ اور ایوب کے سلسلۂ سند سے نقل کیا ہے کہ

ایک آدمی نے عکرمہ سے قرآن کریم کی ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ آیت اس پہاڑ کے دامن میں نازل ہوئی ہے، یہ کہہ کر آپ نے ایک دراڑ کی جانب اشارہ کیا۔

۴۳۲۷-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، انکے والد، ابراہیم بن خالد، امیہ بن شبل، معمر اور ایوب کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایک مرتبہ عکرمہ رحمہ اللہ انکے پاس تشریف لائے تو لوگوں کا اس قدر ہجوم ہوا کہ کچھ لوگ محض آپکی زیارت کے لئے مکانوں کی چھتوں پر چڑھ گئے۔

۴۳۲۸-ابوبکر، عبداللہ بن احمد، انکے والد امام احمد بن حنبل، اور عبدالرزاق کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انکے والد کا بیان ہے:

جب عکرمہ رحمہ اللہ حیرہ تشریف لائے، تو طاؤس نے انہیں ساٹھ ۶۰ دینار کا ایک عمدہ نسل کا گھوڑا بطور ہدیہ کے دیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا، میں نے اس شخص کا علم خرید لیا ہے۔

۴۳۲۹-ابوبکر، عبداللہ، انکے والد امام احمد رحمہ اللہ ابراہیم مؤذن صنعانی، امیہ بن شبل اور عمرو بن مسلم کے اسنادی حوالے سے نقل

کیا گیا ہے کہ:

عکرمہ رحمہ اللہ ایک مرتبہ طاؤس کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو ایک عمدہ نسل کا گھوڑا عطا کیا، جس کی قیمت ساٹھ دینار تھی اور پھر ارشاد فرمایا، کیا ہم اس شخص کے علم کو ساٹھ دینار کے بدلے میں خرید نہ لیں۔

۴۳۳۰-ابوبکر، عبداللہ بن احمد، امام احمد رحمہ اللہ، ابراہیم اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

عکرمہ اور کثیر عزہ کا ایک دن انتقال ہوا اور جب ان دونوں کے جنازے قبرستان لائے گئے تو لوگ عکرمہ کے بارے میں کہنے لگے یہ کتنے عظیم فقیہ تھے اور کثیر عزۃ کے بارے میں کہنے لگے یہ کیا ہی زبردست شاعر تھے۔

۴۳۳۱-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، اسماعیل بن ابی الحارث، یعقوب الدورقی علی بن حسن بن شقیق، ابوحمزہ، یزید نحوی اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے مجھ سے ارشاد فرمایا، جاؤ اور لوگوں کو فتویٰ دو لیکن جو شخص تم سے کوئی کام کا سوال کرے اسکے سوال کا جواب دینا، اور شخص ویسے ہی فضول بات پوچھنے بیٹھ جائے اسے جواب نہیں دینا اور آپ مجھ سے لوگوں کی دو تہائی مشقت کو دور کر دیتے ہیں۔

۴۳۳۲-ابوحامد، محمد بن اسحٰق، عبدالجبار بن علاء اور ابوسفیان کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ، عمرو کا بیان ہے:

جب میں عکرمہ کو آپ ﷺ اور صحابہ کرام کی جنگوں کے واقعات کا بیان کرتے ہوئے سنا تو انکے کمال حفظ کا مظاہرہ دیکھ کر حیران ہو جاتا اور یہ خیال کرنے لگتا کہ آپ اس وقت صحابہ کرام کو دیکھ رہے تھے، کہ وہ کس طرح جنگی تدبیریں کر رہے ہیں اور کس طرح جہاد کر رہے ہیں۔

۴۳۳۳-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، عبدالرزاق اور معمر کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ایوب کا بیان ہے۔

میں عکرمہ کو دیکھنے کے لئے کسی جانب سفر کرنا چاہتا تھا، اسی سلسلے میں میں نے بصرہ کا سفر کیا، اور بصرہ کے بازار میں ایک آدمی کو گدھے پر سوار دیکھا اور مجھ سے کہا گیا یہ عکرمہ ہیں اور لوگ بھی آپ کے پاس جمع تھے، میں بھی آپ کے پاس گیا، لیکن میں آپ سے کوئی سوال نہیں کر سکا، اور میرے تمام سوالات ختم ہو گئے، چنانچہ میں آپکے گدھے کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اور لوگ آپ سے سوال کر رہے تھے جبکہ میں انہیں یاد کر رہا تھا۔

۴۳۳۴-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حجاج اور شعبہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ خالد حذاء کا بیان ہے:

عکرمہ نے اپنے سوال کرنے والے ایک شخص سے کہا آپ کو کیا ہوا کہ آپ بخل کا مظاہرہ کر رہے ہیں شعبہ کا بیان ہے پھر ایوب نے مجھ سے بیان کیا، خالد حذاء عکرمہ سے سوال کر رہے تھے اور سوال کرتے کرتے وہ خاموش ہو گئے، تو عکرمہ نے کہا، آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ آپ بخل کا مظاہرہ کر رہے ہیں، یہ سن کر خالد حذاء نے کہا میں تھک گیا ہوں۔

۴۳۳۵-ابوحامد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق، زیاد بن ایوب، ابونمیلہ، ضحاک بن عامر بن عوف اور فرزدق بن جواس کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

عکرمہ رحمہ اللہ انکے پاس تشریف لائے اور یہ لوگ شہر بن حوشب کے پاس جرجان میں تھے، ہم نے شہر بن حوشب سے کہا، کیا ہم انکے (عکرمہ) کے پاس نہ چلیں؟ یہ سن کر شہر نے جواب ضرور چلو، کیونکہ جو بھی امت اس سے قبل گزر چکی ہے اس کا ایک (بڑا عالم) ہوتا تھا اور اس امت کے حبر یہ غلام (آزاد کردہ) ہیں۔

۴۳۳۶- ابو حامد، محمد، زیاد بن ایوب اور ابن نمیلہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد کا بیان ہے کہ:

انہوں نے عکرمہ سے پوچھا: آدمی بیت الخلاء میں داخل ہو اور اس کی ہتھیلی میں انگوٹھی ہو جس میں اللہ تعالیٰ کا نام ہو تو وہ کیا کرے، آپ نے فرمایا، انگوٹھی کے نگینے کو اندرونی جانب کر کے مٹھی بند کر دے۔

۴۳۳۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، انکے والد امام احمد بن حنبل اور امیہ بن خالد، شعبہ، خالد الحذاء، محمد بن سیرین، عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے آپ کے شاگرد عکرمہ کی ملاقات مختار کے زمانے میں کوفہ میں ہوئی۔

۴۳۳۸- ابو حامد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق، محمد بن اسماعیل بن سمرۃ اور زید بن حباب کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ سفیان ثوری کا ارشاد ہے: تفسیر چار آدمیوں سے سیکھو، سعید بن جبیر، مجاہد، عکرمۃ اور عطاء بن ابی رباح۔

۴۳۳۹- ابو حامد، محمد بن رافع اور زید بن حباب کے اسنادی حوالے سے سفیان ثوری رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

تفسیر چار آدمیوں سعید بن جبیر، مجاہد، عکرمہ اور ضحاک سے حاصل کرو۔

۴۳۴۰- محمد بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، انکے والد عثمان بن ابی شیبہ، علی بن حسن بن شقیق، ضمرہ، مطرف اور خالد سختیانی کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عکرمہ کا بیان ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے کئی سو کو اس مسجد میں دیکھا۔

۴۳۴۱- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، اسرائیل اور سعید بن مسروق کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے:

وہ گھوڑے جن میں مشغول ہو کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی نماز رہ گئی تھی، انکی تعداد بیس ہزار تھی اور آپ نے انہیں ذبح کر دیا تھا۔

۴۳۴۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، زکریا، سعید بن ابی عروبۃ اور ابو یزید مدنی کے اسنادی حوالے سے عکرمۃ کا بیان نقل کیا ہے کہ:

جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت فاطمہؓ کا نکاح کروایا۔ آپ نے انہیں جو جہیز دیا تھا وہ ایک چارپائی، اور چمڑے کا ایک تکیہ جس میں پتے بھرے ہوئے تھے اور پنیر کے ٹکڑے تھے عکرمۃ کا بیان ہے کہ وہ لوگ بطحاء تشریف لائے اور اس سامان کو گھر میں رکھ دیا۔

۴۳۴۳- عکرمۃ کی تفسیری روایات ...... (عبداللہ بن محمد، محمد بن شیراز، ابوبکر بن ابی شیبۃ، معتمر بن سلیمان اور حکم بن ابان کے اسناد حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمۃ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: "الذین یعملون السوء بجھالۃ ثم یتوبون من قریب" (النساء۔ ۱۷)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا" دنیا کی ساری زندگی ہی قریب کے مفہوم میں داخل ہے اور ہر گناہ جو آدمی سے سرزد ہوتا ہے جہالت کے باعث ہی ہوتا ہے"۔

۴۳۴۴- محمد بن احمد، حسن بن محمد، ابو زرعۃ، محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا اور محمد بن عون خراسانی کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

عکرمۃ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: "تلک الدار الآخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض و لا فسادا" (القصص: ۸۳)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے آخرت کی نعمتوں والی زندگی ان لوگوں کے لئے بنائی ہے جو زمین میں بادشاہوں اور سلطانوں کے سامنے کوئی بلند مرتبہ نہیں چاہتے ہیں اور نہ ہی فساد چاہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ کے کام نہیں کرتے ہیں اور اچھا انجام جنت میں متقیوں کا ہے۔

۴۳۴۵-احمد بن سندی، حسن بن علویہ، اسماعیل بن عیسیٰ عطار، اسحٰق بن بشر اور ابن جریج کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمۃ کا بیان ہے:

میں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپکے سامنے قرآن کریم کھلا ہوا ہے، اور اس میں کچھ غور فرما رہے ہیں، اور ساتھ ساتھ رو بھی رہے ہیں، میں نے عرض کیا، اے ابوالعباس! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا قرآن کریم کی ایک آیت کی وجہ سے، میں نے کہا وہ آیت کونسی ہے؟ اس پر انہوں نے جواب دیا، کچھ لوگوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا تو وہ نجات پا گئے اور کچھ لوگوں نے نہ تو امر بالمعروف کیا اور نہ ہی نہی عن المنکر کیا تو وہ گناہ گار لوگوں کے ساتھ ہلاک ہو گئے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "واسالھم عن القریۃ التی کانت حاضرۃ البحر" (الاعراف:۱۶۳)

ترجمہ: اور آپ ان لوگوں سے اس بستی کے بارے میں پوچھئے جو سمندر کے کنارے تھی اور اس آیت کا مصداق یہ ہے کہ ایلہ جو کہ ساحل سمندر کے کنارے واقع ہے وہاں کے باشندے جن کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا اور بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا تھا کہ وہ جمعے کے دن کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے خاص کریں اور اس دن کوئی اور کام بالکل نہ کریں۔

لیکن انھوں نے کہا کہ ہم ہفتے کے دن اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ مخلوق کی پیدائش سے ہفتے کے دن فارغ ہوئے تھے، اور تمام کی تمام اشیاء بالکل سیدھی کھڑی ہوگئی تھیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہفتے کے دن عبادت کرنے کی اجازت دیدی، لیکن ان پر ہفتے کے دن کے معاملے میں سختی کی اور انہیں اس دن شکار کرنے سے بھی منع کر دیا، چنانچہ جب ہفتے کا دن ہوتا تو انکی نہروں میں موٹی موٹی مچھلیاں پانی کو چیرتی ہوئی آتیں اور ان میں بلا خوف و خطر الٹی سیدھی پڑی رہتی اور باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

"اذ تاتیھم حیتانھم یوم سبتھم شرعا" (الاعراف:۱۶۳)

ترجمہ: جب ہفتے کے دن انکے پاس مچھلیاں ظاہر ہو کر آتیں تھیں"

لیکن جب ہفتے کی شام ہوتی یعنی اتوار کی رات تو وہ مچھلیاں ان نہروں سے اگلے ہفتے تک کے لئے غائب ہو جاتیں، یہ صورتحال دیکھ کر قوم سخت پریشان ہوئی کیونکہ وہ عام طور مچھلیوں ہی کی تجارت اور کاروبار کرتے تھے، ایک مرتبہ قوم کی ایک باندی ہفتے کی دن نہر گئی اور اس نے ایک مچھلی پکڑی اور اسے لا کر اپنے مٹکے میں ڈال دیا، اور ہفتے کا دن گزرنے کے بعد اتوار کو اس نے اس مچھلی کو کھایا اور اسے کچھ نقصان نہیں ہوا، اور اس نے ہفتے کے دن وہ مچھلی اس لئے نہیں کھائی کیونکہ داؤد علیہ السلام انکے پاس ہفتے کے دن تشریف لایا کرتے تھے اور آپ نے ہی ہفتے کے دن کے بارے حد سے تجاوز کرنے والوں پر لعنت کی تھی، یہ کام کرنے کے بعد اس باندی نے اپنے آقا سے کہا میں نے ہفتے کے دن مچھلی پکڑی اور اتوار کو کھائی تو مجھے کوئی نقصان نہیں ہوا، چنانچہ اسکے آقا اور اس کے گھر والوں نے بھی ہفتے کے دن مچھلیاں پکڑیں، اور اتوار کو ان سے نفع اٹھایا اور انہیں فروخت کیا، اور یہ لوگ اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ انکے ہاں مال و دولت کی کثرت ہوگئی اور ان کی مالداری کا چرچا ہو گیا۔ اور لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ ہفتے کے دن شکار کرتے ہیں، چنانچہ سب لوگوں نے ہفتے کے دن مچھلیوں کے شکار کا فیصلہ کر لیا، لیکن کچھ لوگوں نے کہا ہم تمہیں ہفتے کے دن شکار کرنے نہیں دیں گے جبکہ کچھ لوگوں نے مداہنت اور چشم پوشی سے کام لیا اور کہا: لم تعظون قوما اللہ مھلکھم او معذبھم عذابا شدیدا۔ (الاعراف:۱۶۴)

ترجمہ: آپ کیوں ان لوگوں کو نصیحت کر رہے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ہلاک کریں گے یا سخت عذاب دیں گے۔

جن لوگوں نے نیک کام کا حکم دیا تھا اور برائی سے روکا تھا انہوں نے کہا،

''معذرۃ الی ربکم ولعلھم یتقون'' الاعراف:۱۶۴)

(ترجمہ) تمہارے رب سے معافی چاہتے ہوئے اور شاید کہ یہ لوگ باز آجائیں اور جب ان لوگوں نے شکار کرنے والوں کو روکا تو انہوں نے جواب دیا۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے ہفتے کے دن ان کے کھانے سے منع کیا تھا، ان کے شکار سے منع نہیں کیا تھا چنانچہ وہ لوگ ہفتے کے دن شکار کرنے کی لت میں پڑ گئے اور جن لوگوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا تھا۔ وہ انکے شہر سے نکل گئے اور جب شام ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا اور انہوں نے ایک زوردار چیخ ماری اور یہ سب کے سب ذلیل بندر بن گئے۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ جب انہیں منع کرنے والے لوگوں نے صبح کی تو شہر میں سے کوئی بھی انکے پاس نہیں آیا تو انہوں نے ایک آدمی کو بھیجا کہ ان لوگوں کو دیکھ کر آئے مگر اس نے شہر میں کسی کو بھی نہیں دیکھا، پھر وہ گھروں میں داخل ہوا تو وہاں بھی اسے کوئی نظر نہیں آیا لیکن جب وہ کمروں کے اندر داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ کمروں کے کونوں میں بندر بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ ماجرا دیکھ کر اس نے باہر نکل کہ زور سے آواز لگائی ہائے تعجب! یہاں تو دموں والے بندر ہیں جو آوازیں نکال رہے ہیں۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ پھر وہ لوگ انکے پاس آئے اور بندر انسانوں میں سے اپنے اہل نسب کو جانتے تھے لیکن انسان انہیں نہیں جانتے تھے اور باری تعالیٰ کے ارشاد مبارک

''فلمانسوا ماذکروابہ'' (۱۶۵)

ترجمہ: جب انہوں نے بھلا دیں وہ باتیں جنکی انہیں نصیحت کی گئی تھی۔

کا یہی مطلب ہے کہ جب انہیں جو نصیحت کی گئی تھی اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا تھا انہوں نے اسے بھلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت برے عذاب میں پکڑ لیا اور باری تعالیٰ کے قول ''فلما عتوا عما نھوا عنہ قلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین'' (الاعراف:۱۶۶)

کا معنی عکرمہ نے یہ بیان کیا ہے کہ جب انہوں نے ہٹ دھرمی کی اور جس کام سے انہیں روکا گیا تھا اس پر جرأت دکھائی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: دھتکارے ہوئے بندر بن جاؤ۔

اور باری تعالیٰ کے ارشاد پاک ''فجعلناھا نکالا لما بین یدیھا وما خلفھا وموعظۃ للمتقین'' (البقرہ۔۶۶)

میں وما خلفھا کا مصداق امت محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام اور ان لوگوں کے بعد آنے والے لوگ ہیں اور متقین سے مراد وہ لوگ ہیں جو شرک سے بچتے ہیں یعنی امت محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے ان بندروں کو ہلاک کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو انسانوں کی صورت میں زندہ کریں گے اور جن لوگوں نے ہفتے کے دن کے احکام کے بارے میں حدود سے تجاوز کیا تھا انہیں جہنم میں داخل کریں گے اور جن لوگوں نے نیک کام کا حکم نہیں کیا تھا اور برائی سے نہیں روکا تھا ان کا محاسبہ کریں گے اور انہیں دنیا میں مسخ کا عذاب ایک دنیاوی سزا کے طور پر دیا گیا تھا اس لئے کہ انہوں نے ایک حکم یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کر دیا تھا۔

اسحٰق نے عثمان بن اسود کے اسنادی حوالے سے نقل کیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا، ہائے افسوس، مداہنوں کے ساتھ کیا ہوا؟ تو میں نے جواب میں یہ آیت پڑھی:

''فلما نسوا ما ذکروا بہ انجینا الذین ینھون عن السوء واخذنا الذین ظلموا بعذاب بئیس بما کانوا یفسقون'' (الاعراف:۱۶۵)

ترجمہ :اور جب انہوں نے بھلا دیں وہ باتیں جنکی انہیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے نجات دی ان لوگوں کو جو گناہ سے باز رہتے تھے اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا انہیں ہم نے انکے گناھوں کی وجہ سے برے عذاب میں پکڑ لیا۔

یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی قسم یہ لوگ ہلاک ہو گئے تھے، عکرمۃ کا بیان ہے کہ یہ جواب سن کر حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے مجھے دو جوڑے کپڑے عنایت فرمائے۔

۴۳۴۶-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبۃ، انکے والد عثمان بن ابی شیبۃ جریر اور مغیرہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمۃ کا بیان ہے۔

بنی اسرائیل میں تین قاضی تھے، جب ان میں سے ایک کا انتقال ہو گیا تو اس کی جگہ دوسرے کو مقرر کر دیا گیا پھر انہوں نے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا فیصلے کیے پھر اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو ایک گھوڑے پر بھیجا۔ اس فرشتے کا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا جو اپنی گائے کو پانی پلا رہا تھا اور اس کے ساتھ ایک بچھڑا بھی تھا۔ اس فرشتے نے بچھڑے کو بلایا تو وہ اس کے پیچھے لگ گیا۔ یہ ماجرا دیکھ کر اس بچھڑے کا مالک بھی اس کے پیچھے گیا اور کہنے لگا۔ اے اللہ کے بندے! میرا بچھڑا، یہ سن کر فرشتے نے کہا وہ تو میرے گھوڑے کا بچہ ہے اور اس نے بچھڑے کے مالک کے ساتھ اس قدر جھگڑا کیا کہ اسے عاجز کر دیا چنانچہ اس نے کہا قاضی ہی میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور اس فرشتے نے بھی اس پر رضامندی ظاہر کر دی۔ پھر وہ دونوں ایک قاضی کے پاس اپنا مقدمہ لیکر گئے اور بچھڑے کے مالک نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ آدمی میرے پاس سے گذرا اور اس نے میرے بچھڑے کو بلایا تو وہ اس کے پیچھے لگ گیا اور اس شخص نے بچھڑے کو واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ اس فرشتے کے پاس تین موتی تھے اور وہ اتنے خوبصورت اور نادر تھے لوگوں نے ان جیسے موتی اس سے قبل نہیں دیکھے۔ چنانچہ اس نے ایک موتی قاضی کو دیا اور کہا میرے حق میں فیصلہ کر دیجئے۔ یہ دیکھ کر قاضی نے کہا میرے لئے اس طرح فیصلہ کرنا کیسے درست ہو سکتا ہے؟ پھر اس نے کہا گھوڑا اور گائے باہر چھوڑ دیئے جائیں اگر بچھڑا گھوڑے کے پیچھے لگ جائے تو میں فیصلہ کرنے سے معذور ہوں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر دوسرے قاضی کے پاس گئے اس کے ساتھ بھی یہ معاملہ ہوا۔ پھر تیسرے قاضی کے پاس گئے اور ان دونوں آدمیوں نے اپنا اپنا موقف اس کے سامنے بیان کیا اور فرشتے نے اسکے سامنے موتی بھی پیش کیا مگر اس نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا میں آج تم دونوں کے درمیان فیصلہ نہیں کروں گا کیونکہ مجھے حیض آ رہا ہے۔ یہ سنکر فرشتے نے کہا۔ سبحان اللہ کیا مردوں کو حیض آ سکتا ہے؟ یہ سن کر قاضی نے کہا، سبحان اللہ! کیا گھوڑا کسی بچھڑے کو جن سکتا ہے؟ اور اس نے بچھڑے والے کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

۴۳۴۷-سلیمان بن احمد، روح بن حاتم بغدادی، محمد بن زنبور، ابو بکر بن عیاش اور ابو حمزۃ الثمالی کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمۃ کا بیان ہے:

ایک بادشاہ نے اپنی رعایا سے کہا، اگر میں نے کسی کو صدقہ کرتے ہوئے پایا تو میں اس کے دونوں ہاتھ کاٹ دوں گا، اس اعلان کے بعد ایک فقیر ایک عورت کے پاس آیا اور اس سے کچھ مانگا، تو عورت نے کہا میں کیسے تم پر صدقہ کروں؟ جبکہ بادشاہ صدقہ کرنے والے کے دونوں ہاتھوں کو کاٹنے کا اعلان کر چکا ہے۔ اسکے بعد اس نے پھر عورت سے اصرار کرتے ہوئے کہا، اللہ تعالیٰ کے نام پر مجھے کچھ دیدو۔ اس کا اصرار دیکھ کر عورت کا دل پسیج گیا اور اس نے فقیر کو دو چپاتیاں دیدیں اور کچھ عرصے کے بعد اس کی خبر بادشاہ تک پہنچ گئی۔ اور اس نے اس کے ہاتھ کاٹ دیئے۔ پھر کچھ عرصے کے بعد بادشاہ نے اپنی والدہ سے کہا مجھے کوئی ایسی خوبصورت عورت بتلایئے جس سے میں شادی کروں اسکی والدہ نے کہا میں نے ایک عورت دیکھی ہے اور اس جیسی حسن میں کوئی عورت نہیں دیکھی، مگر اس میں ایک عیب ہے بادشاہ نے کہا کیا عیب ہے تو اس نے بتایا اس کے دونوں ہاتھ کاٹے ہوئے ہیں بادشاہ نے اپنی والدہ سے کہا

اسے میرے پاس بھیجو جب بادشاہ نے اس عورت کو دیکھا تو اسے اس عورت کا حسن بہت پسند آیا اور اس عورت کی والدہ نے اس سے کہا بادشاہ تم سے شادی کرنا چاہتا ہے یہ سن کر اس عورت نے کہا میں بھی اس سے انشاء اللہ شادی کروں گی، چنانچہ بادشاہ نے اس سے شادی کر لی اور اس کا بڑا اعزاز واکرام کیا۔ کچھ عرصے کے بعد دشمن نے اس ملک پر حملہ کر دیا تو بادشاہ دشمن کے مقابلے کے لئے چلایا گیا اور اس نے وہاں سے اپنی والدہ کو خط لکھا اس کی فلاں بیوی کا خیال رکھنا اور اس کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کرنا اور اس کے بارے میں خوب نصیحتیں کیں جب وہ پیغام رساں بادشاہ کے گھر پہنچا تو اتفاق سے وہ کچھ دیر کے لئے اس عورت کی سوکنوں کے پاس ٹھہر گیا۔ انہوں نے جب خط دیکھا تو وہ اس بیوی سے حسد کرنے لگیں اور انہوں نے اس پیغام رساں سے خط لیکر اس میں تبدیلی کر دی اور انہوں نے لکھا، میری فلاں بیوی کا خیال رکھنا کیونکہ مجھے یہ اطلاع پہنچی ہے کچھ مرد اس کے پاس آتے ہیں۔ اگر یہ بات درست ہے تو اسے گھر سے نکال دینا اور اس کے ساتھ انتہائی برا سلوک کرنا۔ ماں نے جب پڑھا تو اس نے اپنے بیٹے کو جواب لکھا۔ تجھ سے کسی نے جھوٹ بولا ہے اور تمہاری یہ بیوی تو ایک نیک اور پارسا عورت ہے اور ماں نے بادشاہ کے پاس ایک آدمی کو خط دیکر بھیج دیا۔ وہ آدمی جب خط لیکر جانے لگا تو اس نے بھی کچھ دیر کے لئے اس کی دوسری بیویوں کے پاس قیام کیا۔ تو انہوں نے اس سے خط لے لیا اور انہوں نے اسکی والدہ کے مضمون کو تبدیل کر کے اس میں لکھا۔ ہاں واقعی تمہاری یہ بیوی ایک فاجر عورت ہے اور اس نے تمہارے جانے کے بعد ایک ناجائز بچے کو بھی جنم دیا ہے۔ جب یہ خط بادشاہ کو پہنچا تو اس نے لکھا اسکے بچے کو اس کی گردن پر باندھ کر اسکو مار مار کر گھر سے نکال دو جب بادشاہ کا یہ خط اس کی والدہ کے پاس پہنچا تو اس نے اس کے سامنے پڑھا اور اسے کہا، گھر سے نکل جاؤ اور اس کا بچہ جو در حقیقت بادشاہ کا بچہ تھا اسکے کندھے پر باندھ دیا اور وہ عورت گھر سے چلی گئی، راستے میں اس کا گزر ایک نہر پر سے ہوا۔ اور اس عورت کو پیاس لگی ہوئی تھی چنانچہ وہ پانی پینے کے ارادے سے گھٹنوں کے بل بیٹھی ہی تھی کہ بچہ گر کر پانی میں ڈوب گیا اور وہ عورت رونے لگی، اسی اثناء میں وہاں سے دو آدمیوں کا گزر ہوا تو انہوں نے اس سے رونے کی وجہ دریافت کی، تو اس عورت نے کہا میرا بیٹا جو میری گردن پر تھا اور میرے ہاتھ بھی نہیں ہیں پانی میں گر کر ڈوب گیا ہے یہ سن کر انہوں نے کہا، کیا تم یہ چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں کو ویسا ہی بنا دے جیسے وہ تھے۔ اس نے کہا جی ہاں، چنانچہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اس کے ہاتھ بالکل ٹھیک ٹھاک ہو گئے، پھر انہوں نے اس سے کہا تم جانتی ہو ہم کون ہیں؟ اس نے کہا نہیں، اس پر انہوں نے کہا ہم وہی دو چپاتیاں ہیں جو تو نے صدقہ کی تھیں۔

۴۳۶۸- محمد بن احمد بن حسن، اسحٰق بن حسن حربی، محمد بن صلت، ابوکدینہ اور حصین کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

"طیراً ابابیل" (الفیل۔۳)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، وہ ایسے پرندے تھے جو سمندر سے نکلے اور انکے سانپوں جیسے سر تھے اور وہ اس وقت تک ابرھہ اور اس کے لشکر کو پتھر مارتے رہے یہاں تک کہ انکی کھالیں چیچک زدہ آدمی کی کھالوں کی طرح ہو گئیں۔ اس دن سے قبل کوئی چیچک زدہ آدمی لوگوں نے نہیں دیکھا تھا اور وہ پرندے نہ اس دن سے پہلے دیکھے گئے تھے اور نہ اس دن کے بعد، ان پرندوں کے حملوں کی تاب نہ لاکر ابرھہ کے لشکر کے ہاتھی بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ ایک وادی میں پہنچ گئے۔

حصین کا بیان ہے کہ عمرو بن میمون نے ارشاد فرمایا، وہ وادی اس سے قبل پانچسو سال تک نہیں بہی تھی لیکن اس وقت اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر اس وادی میں پانی جاری کر دیا اور ان ہاتھیوں کو غرق کر دیا۔

۴۳۶۹- محمد بن احمد بن حسن، اسحٰق بن حسن حربی، محمد بن صلت، ابوکدینہ اور حصین کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

''وقدر فیھا اقواتھافی اربعۃ ایام'' (فصلت:۱۰)
کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر زمین میں ایسی غذا رکھی ہے جو اس کے رہنے والوں کے لئے مفید ہے۔کیا آپ نے نہیں دیکھا سابری کھجور سابرہ کے رہنے والوں کے لئے ہی مفید ہے؟ اور یمانی یمن کے رہنے والوں کے لئے ہی مفید ہے۔

۴۳۵۰-سلیمان بن احمد، احمد بن زید حریش، اسحٰق بن صیف، ابراہیم بن حسن بن ابان ۔اور انکے والد حسن بن ابان کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:''وویل للمشرکین الذین لایؤتون الزکاہ (فصلت:۶-۷)
کے بارے میں ارشاد فرمایا، وہ مشرکین لوگ کلمۂ توحید یعنی''لاالٰہ الا اللہ ''نہیں کہتے ہیں اور''قد افلح من تزکی''(الاعلیٰ:۱۴)
کے بارے میں ارشاد فرمایا اس کا مصداق وہ شخص ہے جس نے''لاالٰہ الا اللہ'' کہا۔
اور''ھل لک الی ان تزکی'' (النازعات:۱۸)
کے بارے میں ارشاد فرمایا، تزکیہ اور پاکیزگی اس وقت حاصل ہوگی، جب''لاالٰہ الا اللہ'' کہہ دے۔
اور''ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا'' (فصلت:۳۰)
کا مصداق آپ نے''لاالٰہ الا اللہ'' کی شہادت کو قرار دیا ہے۔
اور''الیس منکم رجل رشید'' (ھود:۷۸)
کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو''لاالٰہ الا اللہ'' کہے۔
اور'' الامن اذن لہ الرحمٰن وقال صوابا'' (النبأ:۳۸)
میں سے صواب کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا صواباً سے مراد''لاالٰہ الا اللہ'' ہے
اور''انک لاتخلف المیعاد'' (آل عمران:۱۹۴)
کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ یہ وعدہ اس شخص کے لئے ہوگا جس نے''لاالٰہ الا اللہ'' کہا ہوگا۔

۴۳۵۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن شریح، محمد بن عیسٰی اور روح بن عثمان بن غیاث کے اسنادی حوالے سے عکرمہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ باری تعالیٰ کے ارشاد پاک۔''فلاعدوان الا علی الظالمین'' (البقرۃ:۱۹۳)
میں ظالمین سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے''لاالٰہ الا اللہ'' نہیں کہا ہوگا۔

۴۳۵۲-احمد بن بندار، احمد بن علی بن جارود، محمد بن اسحٰق، حکام رازی، ابوسنان اور ثابت کے اسنادی حوالے سے عکرمہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:''واذکر ربک اذانسیت'' (الکھف:۲۴)
میں''نسیت'' کی تفسیر غصے سے کی ہے۔

۴۳۵۳-عبداللہ بن محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، معتمر بن سلیمان اور حکم بن ابان کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:
''سیماھم فی وجوھھم'' (الفتح:۲۹)
میں سیما کی تفسیر جاگنے سے کی ہے۔

۴۳۵۴-ابومحمد بن حیان، ولید بن ابان، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمۃ بن شبیب بلخی، ابراہیم بن حسن اور انکے والد کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے
اس دوران جبکہ ایک آدمی جنت میں لیٹا ہوا ہوگا۔ اور وہ اپنے ہونٹوں کو ہلائے بغیر دل ہی دل میں کہے گا۔ کاش کہ اللہ تعالیٰ

مجھے اجازت دیدیں اور میں جنت میں کھیتی باڑی کروں، ابھی اس کے دل میں یہ خیال ہی آئے گا کہ فرشتے اسکی جنت کے دروازے پر ہاتھ باندھے کھڑے ہوں گے اور اسے سلام کریں گے انہیں دیکھ کر یہ شخص بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے گا، تو وہ فرشتے اسے کہیں گے، آپکے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے آپ نے دل میں ایک تمنا کی اور اللہ تعالیٰ کو اس کے بارے میں علم ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں بیج دیکر بھیجا ہے۔ اور آپکے پروردگار نے آپکو اس بات کی اجازت دیدی ہے کہ آپ یہ بیج بودیں چنانچہ وہ ان بیجوں کو زمین کھودے بغیر ہی ادھر ادھر پھینک دے گا، تو اس کی آرزو اور ارادے کے مطابق پہاڑوں جتنی اونچی اونچی فصل اگ جائے گی، اور اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش پر سے خطاب کر کے ارشاد فرمائیں گے۔ اے ابن آدم، اب اسے کھاؤ، اور آدم کا بیٹا کبھی سیر نہیں ہوگا۔

۴۳۵۵- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمۃ بن شبیب، ابراہیم بن حسن اور انکے والد کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمۃ کا بیان ہے:

شیطان آدمی کے لئے گناہ کو مزین کرتا ہے اور جب آدمی گناہ کر بیٹھتا ہے تو وہ اس سے بری ہو جاتا ہے اور بندہ اس گناہ کی وجہ سے ہمیشہ روتا رہتا ہے اور اپنے رب کے حضور عاجزی اور مسکنت کا اظہار کرتا ہے۔

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔ تو شیطان اپنی اس حرکت پر نادم ہوتا ہے کہ اس نے کیوں اس آدمی کو گناہ پر ابھارا اور اس کے نتیجے میں اسکے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔

۴۳۵۶- ابومحمد بن حیان، ولید بن ابان، ابراہیم بن یوسف، ابراہیم بن حکم اور انکے والد حکم کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمۃ کا بیان ہے:

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جب بھی میرے پروردگار مجھے کسی کام کے کرنے کے لئے بھیجتے ہیں اور میں وہاں پہنچتا ہوں تو باری تعالیٰ کا حکم "کون" مجھ سے پہلے ہی وہاں پہنچ جاتا ہے۔

۴۳۵۷- محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار اور بسام بن عبداللہ مولی بنی اسد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ: انہوں نے عکرمۃ سے الماعون کی تفسیر کے بارے میں دریافت کیا تو عکرمۃ نے جواب دیا، اس کے معنیٰ ادھار کوئی چیز دینے کے ہیں بسام بن عبداللہ کا بیان ہے کہ انہوں نے پھر سوال کیا۔ اگر کوئی شخص آٹا چھاننے کی چھلنی، ہنڈیا، پیالہ یا گھر کے استعمال کا کوئی اور سامان مانگنے کے باوجود نہ دے۔ تو کیا وہ شخص ہلاکت کی وعید میں داخل ہوگا، جو قرآن کریم میں باری تعالیٰ نے سورۃ ماعون میں عاریۃ معمولی سی چیز نہ دینے والے کے لئے بیان کی ہے اس پر عکرمۃ نے جواب دیا اس صورت میں تو وہ ہلاکت کی وعید میں داخل نہیں ہوگا، لیکن اگر وہ نماز سے غفلت بھی کرے اور یہ معمولی اشیاء عاریۃ دینے سے گریز بھی کرے تب وہ اس ہلاکت کی وعید میں داخل ہوگا۔

۴۳۵۸- محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، اسرائیل اور ابوحصین کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عکرمۃ نے باری تعالیٰ کے قول "وجئنا ببضاعۃ مزجاۃ" (یوسف: ۸۸) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، حضرت یوسف علیہ السلام کی شریعت میں کھوٹے سکے دینا بھی جائز تھے۔

۴۳۵۹- ابواحمد بن محمد بن احمد، حسن بن سفیان، عبداللہ بن عمر جعفی، ولید بن بکیر، عمر بن نافع کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمۃ نے: باری تعالیٰ کے ارشاد پاک (السائحون) (التوبۃ: ۱۱۲)

کا مصداق طالبعلموں کو قرار دیا ہے۔

۴۳۶۰- عبداللہ بن عمر، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبۃ، یحیٰی بن بکیر، شعبۃ، اور سماک کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

عکرمۃ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک "کما یئس الکفار من اصحاب القبور" (الممتحنۃ: ۱۳)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، کافر لوگ جب قبر میں داخل ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے لئے وہاں جو ذلت اور عذاب تیار کر کے رکھا ہے اسکا مشاہدہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جائیں گے۔

۴۳۶۱-سلیمان بن احمد، حفص بن عمر الرقی، قبیصۃ، سفیان اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمۃ کا بیان ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ''ابوالضیفان'' (مہمان نوازوں کے والد) کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔

۴۳۶۲-حسن بن محمد، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، ابو سعید اشج، ابو اسامۃ، سفیان ثوری اور انکے والد کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ عکرمۃ کا بیان ہے: حضرت ابراہیم علیہ السلام ابوالضیفان کے لقب سے پکارے جاتے تھے اور آپکے محل کے چار دروازے تھے تاکہ آپ کسی آدمی کی ضیافت سے محروم نہ ہوں۔ چنانچہ محل کے ہر طرف سے گزرنے والے شخص کی ضیافت کا اعزاز آپ حاصل کرتے تھے۔

۴۳۶۳-عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبۃ، ابو معاویۃ اور ابو عمرو بیاع ملائی کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عکرمۃ نے باری تعالیٰ کے ارشاد''

''ان لدینا انکالا و جحیما'' (المزمل:۱۲)

میں انکالا کی تفسیر بیڑیوں سے کی ہے۔

۴۳۶۴-عبداللہ بن عمر بن جعفر، حاجب بن ابی بکر، احمد بن ابراہیم الدورقی، ابراہیم بن حبیب الشہید اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا ہے کہ عکرمۃ کا بیان ہے۔

اہل سبا کو اللہ تعالیٰ نے وہ نعمتیں عطا فرمائی تھیں، جن کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تذکرہ کیا ہے اور ان میں سے کچھ لوگ کہانت کا کام بھی کرتے تھے چنانچہ شیاطین چھپ چھپ کر آسمان سے باتیں سنتے اور ان کاہنوں کو بتلایا کرتے تھے، ان کاہنوں میں ایک ایسا کاہن بھی تھا جو اپنی قوم کا سردار اور ایک شریف آدمی تھا اس کے ساتھ ساتھ اسے اللہ تعالیٰ نے اولاد اور مال و دولت بھی کثرت سے عطا کیا تھا، اور وہ کاہن اپنی قوم کو بتلایا کرتا تھا کہ انکی بربادی اور انکی حکومت کے زوال کا وقت قریب آ گیا ہے اور عذاب انہیں گھیرنے ہی والا ہے۔ لیکن اس کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ وہ اس عذاب سے بچنے کے لئے کیا تدبیر کرے۔

ایک دن اس نے اسے اپنے بیٹوں میں سے ایک بیٹے جس کا ننھیال بہت عزت و شرافت والا تھا سے کہا، کل جب سب لوگ جمع ہو جائیں تو میں تمھیں ایک کام کا حکم دوں گا، لیکن تم اس پر عمل نہیں کرنا، اور جب میں تمھیں ڈانٹوں تو تم بھی جواباً مجھے ڈانٹنا، اور جب تمھیں مارنے کے لئے آگے بڑھوں تو تم مجھے ایک تھپڑ لگا دینا۔ یہ سنکر اس بیٹے نے کہا، اے ابا جان! یہ معاملہ بڑا خطرناک ہے، اور آپ مجھے اس کا حکم نہ دیں لیکن وہ کاہن نہیں مانا، اور اس نے کہا، اے میرے بیٹے! دراصل ایک عظیم واقعہ رونما ہونے والا ہے اس لئے ہمارے لئے ایسا کرنا ضروری ہے چنانچہ اگلی صبح جب سب لوگ جمع ہوئے تو اس کاہن نے اپنے بیٹے کو کسی کام کا حکم دیا، لیکن وہ نہیں مانا، اس پر بیٹے نے اسے ڈانٹا تو جواباً بیٹے نے بھی اسے ڈانٹا، اسکے بعد جب وہ بیٹے کو مارنے کے لئے آگے بڑھا ہی تھا کہ بیٹے نے ہدایت کے مطابق اسے ایک تھپڑ لگا دیا۔ اس واقعے کے بعد والد نے کہا، اب تو مجھے ضرور چھری لینی پڑے گی، یہ سن کر لوگوں نے کہا، چھری سے کیا کرو گے، اس پر اس نے کہا میں اس بیٹے کو ذبح کرنا چاہتا ہوں، اس پر لوگوں نے اسے کہا اسے ذبح مت کرو البتہ تادیب کے لئے اس کی کچھ پٹائی کر لو، لیکن وہ اسے ذبح کرنے پر ہی اصرار کرتا رہا، ابھی یہ بحث و تکرار ہو ہی رہی تھی کہ اس لڑکے کے ماموں آ گئے اور انہوں نے کہا ہم تمھیں بیٹے کو ذبح کرنے نہیں دیں گے کیونکہ اگر تم اسے ذبح کر و گئے تو یہ عمر بھر کے لئے شرمندگی اور عار کا باعث بن جائے گا، اس کے بعد اس نے ان لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا میرا اس شہر میں زندگی گزارنے کا کیا فائدہ جس میں لوگ میرے اور میرے بیٹے کے درمیان حائل ہو جائیں۔ اور مجھے آزادی کے ساتھ زندگی نہ گزارنے دیں، میں یہ شہر چھوڑ کر جا رہا ہوں لہٰذا مجھ سے میری تمام جائیداد

اور مکان وغیرہ خرید لو اور یہ کہہ کر اس نے اپنی ساری جائیداد اور سامان لوگوں کو بیچ دیا۔

پھر اس نے ساری قوم سے مخاطب ہو کر کہا، اے میری قوم تمہارے زوال کا معاملہ قریب آ گیا ہے اور ایک عذاب تمہیں گھیرنے ہی والا ہے۔

لہٰذا تم میں سے جو شخص دور دراز کا سفر کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ عمان کو لازم پکڑے۔ اور جو شخص شراب اور خچر چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ بصریٰ کو لازم پکڑے، اور جو شخص کیچڑ میں ثابت قدم رہنے والی سواریوں اور محلوں میں قیام کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ کھجوروں والی زمین یثرب کو لازم پکڑے۔ چنانچہ وہ اور کچھ لوگ عمان کی طرف گئے، اور کچھ لوگ بصریٰ گئے اور یہ قوم غسان تھے اور اوس وخزرج بن کعب بن عمرو اور خزاعہ یثرب جانے کے لئے نکلے جب یہ بطن مر کے مقام پر پہنچے تو خزاعہ نے کہا یہ رہنے کے لئے ایک عمدہ جگہ ہے اور اس کا کوئی بدلہ نہیں، ہم تو یہاں ہی قیام کریں گے لہٰذا وہ الگ ہو گئے اور اسی بناء پر انہیں خزاعہ کہا گیا کیونکہ وہ اپنے ساتھیوں سے الگ ہو گئے تھے اور اوس اور خزرج آگے چلے گئے یہاں تک کہ وہ یثرب میں مقیم ہوئے۔

۴۳۶۵- حسین بن محمد بن علی، یحییٰ بن محمد، یوسف بن موسیٰ، جریر اور حصین بن عبدالرحمٰن کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے۔

جب حضرت آدم علیہ السلام کے جسم میں روح پھونکی گئی، تو جب وہ آپ کے سر میں گزرنے لگی، آپ کو چھینک آئی جس پر آپ نے الحمدللہ کہا اور فرشتوں نے یرحمک اللہ کہا اور آپ روح کے پاؤں تک پہنچنے سے پہلے ہی اٹھ کر کھڑے ہونے لگے، اس پر کہا گیا۔

''خلق الانسان من عجل'' (ترجمہ:) انسان کو جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔

۴۳۶۶- حسین بن محمد، یزید بن اسماعیل بن خلال، عباس بن عبداللہ الثقفی، حفص بن عمر قرنی اور حکم بن ابان کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے:

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام سے فرمایا اے یوسف میں نے تمہارے اپنے بھائیوں کو معاف کرنے کی وجہ سے ذکر کرنے والوں کے درمیان تمہارا ذکر بلند کیا۔

۴۳۶۷- حسن، عبدالرحمٰن بن سعید بن ہارون، مسلم بن جنادۃ، وکیع بن جراح سفیان اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے۔

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا: میں نے کڑواہٹ کو چکھا ہے لیکن میں نے فقر وفاقے سے زیادہ کڑوی چیز نہیں پائی اور میں نے بھاری بوجھ اٹھایا لیکن برے پڑوسی سے زیادہ بھاری بوجھ میں نے نہیں پایا اور اگر بات چیت چاندی کی ہوتی تو خاموشی یقیناً سونا ہوتی۔

۴۳۶۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، عبدالرزاق اور معمر کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایوب نے عکرمہ سے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: ''وما رميت اذ رميت'' (الانفال:۱۷)

کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا آپ ﷺ کے ہاتھ سے جو چیز بھی گری تو وہ کسی نہ کسی کی آنکھ میں جا کر پڑی''

۴۳۶۹- ابومحمد بن حیان، ابوالعباس برائی، خلف بن ہشام، ابوالاحوص اور خصیف کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: ''زنیم'' (القلم:۱۳) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ اس سے مراد ایسا کمینہ آدمی ہے، جو اپنے کمینہ پن کی وجہ سے مشہور ہو اور اسی کی وجہ سے وہ جانا جاتا ہو، جیسا کہ بکری اپنے کمینے پن کی وجہ سے مشہور ہے۔

۴۳۷۰-ابومحمد بن حیان، علی بن سعید عسکری، عمرو بن علی، یحیی بن سعید اور سلمہ بن حجاج ابوبشر کے سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:
''الذین یؤذون اللہ ورسولہ'' (الاحزاب:۵۷)
کا مصداق تصاویر بنانے والے لوگوں کو قرار دیا ہے۔

۴۳۷۱-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد اور حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:
عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک۔
''وبلغت القلوب الحناجر'' (الاحزاب:۱۰)
کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرمایا، اگر دل حرکت کرتے یا اپنی جگہ سے ہٹ جاتے تو آدمی کی جان ہی چلی جائے اور اس آیت کا معنی خوف کی وجہ سے انسان کے دل کا دھڑکنا ہے۔

۴۳۷۲-ابومحمد بن حیان، ابویحیی الرازی، سہل بن عثمان، یحیی بن یمان اور ایک شیخ کے اسنادی سلسلے سے منقول ہے کہ عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:
''ولکنکم فتنتم انفسکم وتربصتم وغرتکم الامانی'' حتی جاءَ امر اللہ وغرکم باللہ الغرور'' (الحدید:۱۴)
کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے خواہشات نفسانی کے ذریعے اپنے آپ کو آزمائش میں ڈالا۔ اور توبہ کا انتظار کرتے رہے، اور آج کا کام کل پر ڈالنے کی عادت نے تمہیں دھوکے میں ڈالے رکھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آگیا اور شیطان نے تمہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ دھوکے میں ڈالے رکھا۔

۴۳۷۳-ابومحمد بن حیان، اسحٰق بن ابراہیم، فہر بن عبداللہ ابوشامہ، یزید بن حبان، ہارون نحوی اور سعید کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ: عکرمہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورہ یسین کی تلاوت کرے گا وہ اس دن شام ہونے تک خوش وخرم رہے گا۔

۴۳۷۴-مؤلف حلیہ اپنے والد، محمد بن احمد بن یزید زہری، سہل بن عبداللہ، سلمہ بن شبیب، ابراہیم بن حکم بن ابان اپنے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ عکرمہ کا بیان ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے آسمان میری بات غور سے سن اور اے زمین میری بات پر کان لگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں کے احوال بیان کرنا چاہتے ہیں میں نے اپنے بندوں میں سے کچھ بندوں کے بارے میں ارادہ کیا اور میں نے انہیں اپنی نعمت میں پالا اور انہیں اپنے لئے خاص کیا لیکن انہوں نے میری عزت کو لوٹا دیا اور میرے غیر کی اطاعت کی اور میری وعدہ خلافی کی، حالانکہ گائے اپنے وطن کو اور گدھا اپنے مالکوں کو پہچانتا ہے اور ان کے لئے خوف زدہ ہوتا ہے، لہذا ہلاکت ہے ایسے لوگوں کے لئے جنکے گناہ بڑھ گئے ہیں اور انکے دل سخت ہو گئے ہیں اور انہوں نے اس کام کو ترک کر دیا ہے جس پر وہ تھے، انہوں نے میری وجہ سے عزت حاصل کی اور میری وجہ سے وہ بلند ہوئے لیکن انہوں نے میری بات کو چھوڑ دیا اور اس کام کو چھوڑ دیا جسے وہ کیا کرتے تھے: اور میری نافرمانی کا کام کیا، حالانکہ وہ میری کتاب پڑھتے ہیں لیکن میری مرضی کے خلاف میرے دین کو سمجھتے ہیں اور میرے غیر کی قربانی کے قریب ہوتے ہیں اور میں نے انہیں اپنے آپ سے دور کر دیا ہے اور وہ ایسے جانور ذبح کرتے ہیں جو انہوں نے میری مخلوق سے غصب کیئے ہیں، وہ لوگ نماز پڑھتے ہیں لیکن انکی نماز اوپر نہیں جاتی ہے اور وہ مجھے پکارتے ہیں لیکن انکی دعا میری طرف نہیں چڑھتی ہے مسجدوں کو جاتے ہیں تو ان کے کپڑے مال غنیمت میں سے خیانت کردہ ہوتے ہیں مجھ سے میری رحمت کا سوال کرتے ہیں جبکہ ان لوگوں سے قتال کرتے ہیں جو مجھ سے مانگتے ہیں، چنانچہ یہ لوگ اگر مظلوم سے انصاف کرتے اور یتیم سے عدل کرتے اور انکے حق میں

فیصلے کرتے، گناہوں سے پاک صاف ہوتے اور میری نافرمانی کو بالکل چھوڑ دیتے پھر مجھ سے اگر یہ لوگ مانگتے تو جو کچھ مجھ سے مانگتے میں انہیں ضرور دیتا اور اپنی جنت کو ان کے لئے بطور مہمانی کے تیار کرنا اور وہاں پر میرے اور انکے درمیان کوئی پیغام رساں نہیں ہوتا لیکن انہوں نے میرے معاملے میں جرأت کا مظاہرہ کیا اور میرے بندوں پر ظلم کیا، چنانچہ یتیم کے ولی نے اس کا مال ہضم کر لیا اور جس کے پاس امانت رکھی گئی تھی وہ اس امانت کو ہضم کر گیا۔

اور انہوں نے حق کا انکار کیا اور سردار اور اس کے ماتحت اس انکار حق میں برابر کے شریک ہیں اور یہ پیغام رساں نے رشوت دی اور جس نے اسے بھیجا تھا وہ بھی اس کام میں شریک ہے، سردار اور قوم کا مقتدا رشوت دیتا ہے اور اس کے ماتحت لوگ بھی اس کے ساتھ شریک ہوتے ہیں، ان لوگوں کے لئے ہلاکت اور بربادی ہے، اگر میرا وعدہ آ گیا تو یہ پتھر میں بھی ہوئے تو وہ پتھر میرے ایک حکم سے پھٹ جائے گا اور اگر یہ لوگ مٹی میں دفن ہو جائیں تو وہ میری اطاعت میں آ کر ان سے اڑ جائے گی، شہروں اور ان کو آباد کرنے والوں کے لئے تباہی اور بربادی ہے، میں ان پر درندوں کو مسلط کروں گا، میں ان شہروں میں شادی بیاہ کی مبارکبادوں کے بعد الوکی آوازوں اور گھوڑوں کے ہنہنانے کے بعد بھیڑیوں کی چیخ و پکار، محلات کے بلند ہونے کے بعد جنگلی جانوروں کے غولوں اور چراغ کی روشنیوں کے بعد غبار کو لوٹاؤں گا اور میں انکے تلاوت قرآن کے حلقوں کو خرگوشوں کو دوڑانے، مسجدوں کی تعمیر کو جانور باندھنے کی جگہ کی صفائی ستھرائی، بادشاہ کے تاج کو پرندوں کی پھڑ پھڑاہٹ، عزت کو ذلت، نعمت کو بھوک، بادشاہت کو غلامی، میں تبدیل کر دوں گا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں سے کسی نے سوال کیا، اے میرے پروردگار میں آپکی رحمت کو مدنظر رکھتے ہوئے آپکے سامنے بات کرتا ہوں اور کیا یہ بات کرنا مجھے کچھ نفع دے گا؟ حالانکہ میں مٹی سے زیادہ حقیر ہوں، ۔۔۔ آپ ان دلوں کو ڈرانے والے، اس قوم کو ہلاک کرنے والے ہیں حالانکہ یہ آپکے خلیل ابراہیم کی اولاد ہیں اور آپ کے منتخب کردہ موسیٰ کی امت ہیں اور آپ کے نبی داؤد کی قوم ہیں تو کون سی امت اس امت کے بعد نافرمانی کرے گی اور کون سی بستی اس بستی کے بعد آپ کی نافرمانی کرے گی، یہ سن کر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، مجھے ان کی کثرت پر کوئی فخر نہیں اور نہ ہی مجھے ان کو ہلاک کر دینے کے بعد کوئی تنگی محسوس ہوگی اور میں نے ابراہیم، موسیٰ اور داؤد کی عزت تو اپنی اطاعت کی بناء پر کی اور اگر یہ لوگ بھی میری نافرمانی کرتے تو میں انہیں گناہ گاروں کے مرتبے سے بھی نیچے پہنچا دیتا۔

۴۳۷۵- عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، سلمہ بن شبیب اور ابراہیم بن حکم بن ابان کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے انکے والد کا بیان ہے:

وہ ایک مرتبہ ابن داؤد کے گھر میں عکرمہ کے پاس تشریف فرما تھے اور عکرمہ ابن داؤد کے ہاں ساحل کے قریب ٹھہرے ہوئے تھے کہ اسی اثناء میں ان لوگوں کا تذکرہ ہونے لگا جو سمندر میں غرق ہو جاتے ہیں، اس پر عکرمہ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جو لوگ سمندر میں ڈوبتے ہیں انکے گوشت کو مچھلیاں کھا جاتی ہیں اور ان میں سے سوائے چمکتی ہوئی ہڈیوں کے کچھ باقی نہیں بچتا ہے۔ پھر انہیں سمندر کی موجیں ادھر ادھر الٹ پلٹ کرتے کرتے ساحل پر لے آتی ہیں، کچھ عرصے تک یہ خشکی میں پڑی رہتی ہیں یہاں تک کہ بوسیدہ ہو جاتی ہیں اور ان پر اونٹوں کا گزر ہوتا ہے تو وہ انہیں کھا جاتے ہیں پھر یہ ان کا گوبر بن کر نکلتی ہیں اسی اثناء میں کچھ لوگوں کا گزر وہاں سے ہوتا ہے تو وہ وہاں پر قیام کرتے ہیں اور اونٹوں کی ان مینگنیوں کو لیکر جلاتے ہیں پھر وہ آگ بجھ جاتی ہے اور ہوا آ کر اس راکھ کو زمین پر ڈال دیتی ہے، پھر جب صور پھونکا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

"فاذاھم قیام ینظرون" (الزمر: ۶۸)

ترجمہ: یکایک وہ لوگ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے۔

اور یہ غرق ہونے والے لوگ اور قبروں میں مدفون لوگ بالکل ایک ہی طرح کھڑے ہو جائیں گے۔

۴۳۷۶-عبداللہ بن محمد، محمد بن سل، سلمہ بن شبیب، ابراہیم بن حکم بن ابان اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے۔

اللہ تعالیٰ ایک آدمی کو جنت سے اور ایک آدمی کو جہنم سے نکالیں گے اور انہیں اپنے سامنے کھڑا کریں گے پھر جنتی سے پوچھیں گے، اے میرے بندے تو نے جنت میں اپنے آرام کی جگہ کو کیسا پایا ہے؟ اس پر وہ کہے گا، بہترین جگہ جس کا لوگ تذکرہ کرتے تھے پھر اپنی بیویوں اور جنت کی دوسری نعمتوں کا تذکرہ کرے گا، اسکے بعد اللہ جہنمی آدمی سے پوچھیں گے، تو نے جہنم میں اپنے آرام کی جگہ کو کیسا پایا ہے؟ اس پر وہ کہے گا، بدترین جگہ جس کا لوگ تذکرہ کیا کرتے تھے۔

پھر وہ جہنم کے سانپوں، بچھوؤں، بھڑوں اور اس کے مختلف اقسام کے عذاب کا تذکرہ کرے گا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ اسے کہیں گے، اے میرے بندے اگر میں تمھیں آگ سے نکال دوں تو تم مجھے کیا دو گے؟ اس پر وہ کہے گا، اے میرے پروردگار میرے پاس کیا ہے جو میں تمھیں دے سکوں تب اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے، اگر تمہارے پاس سونے کا پہاڑ ہوتا تو کیا تم اسے مجھے دیتے کہ میں اسکے بدلے میں تمھیں جہنم سے نجات دے دوں؟

وہ آدمی کہے گا جی ہاں، اس پر باری تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے تو نے جھوٹ بولا ہے میں دنیا میں تم سے سونے کے پہاڑ سے آسان چیز تم سے مانگی تھی لیکن تو نے وہ نہیں دی۔ میں نے تم سے کہا تھا مجھے پکارو تاکہ میں تمہاری دعا کو قبول کروں، مجھ سے مغفرت طلب کرو تاکہ میں تمھیں معاف کر دوں اور مجھ سے سوال کرو تاکہ میں تمھیں عطا کروں، لیکن تم تو پیٹھ پھیر پھیر کے بھاگتے رہے۔

۴۳۷۷-عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، سلمۃ بن شبیب، ابراہیم بن حکم، اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمۃ کا بیان ہے:

جس آدمی کو بھی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حساب کے لئے اپنے قریب کریں گے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے اس حال میں لوٹے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف فرما دیا ہوگا۔

۴۳۷۸-عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، سلمۃ بن شبیب، ابراہیم بن حکم بن ابان، اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمۃ کا بیان ہے:

ہر چیز کے لئے ایک بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد اچھے اخلاق ہیں''

۴۳۷۹-عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، سلمہ، ابراہیم بن حکم بن ابان اور انکے والد کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے:

اللہ تعالیٰ کے ایک نبی نے اللہ تعالیٰ کے سامنے بھوکے اور ننگے ہونے کی شکایت کی اس پر باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ میں نے تمہاری طرف سے شرک کے دروازے کو مکمل طور پر بند کر دیا۔

۴۳۸۰-عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، سلمہ، ابراہیم بن حکم اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے۔

آسمانوں میں ایک فرشتہ ہے جس کا نام ہے اسماعیل، اگر اسے اجازت دیدی جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرے اور آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیا جائے تو زمین میں جتنے بھی لوگ ہیں سب کے سب مر جائیں گے۔

۴۳۸۱-ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شبیب، ابراہیم بن حکم اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے:

سورج کی وسعت زمین کی وسعت سے تین گنا زیادہ ہے اور چاند کی وسعت زمین کی وسعت کے برابر ہے اور عکرمہ نے

مزید بیان فرمایا، جب سورج غروب ہو جاتا ہے تو عرش کے نیچے ایک سمندر میں داخل ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہے اور جب صبح کرتا ہے تو وہ اپنے رب سے دوبارہ نکلنے پر معافی طلب کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے دریافت فرماتے ہیں کس لئے یہ معافی طلب کر رہے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ کو بخوبی علم ہے، اس پر وہ کہتا ہے جب میں نکلتا ہوں تو کچھ لوگ آپ کو چھوڑ کر میری عبادت کرتے ہیں یہ سن کر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے چلے جاؤ اور تم پر اس عبادت کرنے کا کوئی گناہ نہیں، ان لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے، اور میں انکی طرف دس ہزار فرشتے بھیجوں گا جو انہیں جہنم کی طرف ہنکا کر لیجائیں گے یہاں تک کہ انہیں جہنم میں داخل کر دیں گے۔

عکرمہ کی مسندات..... عکرمہ نے کئی صحابہ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں جن میں حبر الامہ اور جن کے مولیٰ حضرت عبداللہ بن عباسؓ، عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ، ابوسعید خدریؓ، ابو ہریرةؓ اور حضرت عائشہؓ وغیرہ کے نام مشہور ہیں۔

اور آپ سے بڑے بڑے تابعین اور بھلائی کے سرداروں نے احادیث روایت کی ہیں جن میں طاؤس، عطاء بن ابی رباح، مجاہد، ابوالشعثاء، الشعبی ابواسحٰق، محمد بن سیرین، سعید بن جبیر، عمرو بن دینار، ابراہیم نخعی، ابو جعفر محمد بن علی بن حسین، زہری، ابوالزبیر، یحییٰ بن سعید انصاری، قتادہ، ثابت، ھلال بن خباب، سماک بن حرب، سلمہ بن کہیل، سعید بن مسروق، منصور بن معتمر، اعمش، ابوسعید بقال، ایوب سختیانی محمد بن کثیر، خالد حذاء، عطاء خراسانی، عبدالکریم جزری، خصیف بن عبدالرحمٰن وغیرہ قابل ذکر ہیں، انکے علاوہ بھی بے شمار تابعین اور ائمہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

۴۳۸۲- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، موسیٰ بن اسحٰق، ابوسہل معاذ بن شعبہ، عباد بن ؟ ؟م، ھلال بن خباب اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا:

"نبی اکرم ﷺ نے جبل احد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا آپ کو یہ بات پسند نہیں ہے کہ محمد کی اولاد کے پاس اس پہاڑ جتنا سونا ہو اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے اور جس وقت اس دنیا سے رخصت ہو تو اس کے پاس اس میں سے ایک درھم یا ایک دینار بھی نہ ہو"

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے مزید ارشاد فرمایا، آپکی وہ ذرہ جسے آپ پہن کر قتال کیا کرتے تھے آپکی وفات کے وقت تیس صاع جو کے عوض رہن رکھوائی ہوئی تھی اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دنیا سے اس حال میں رخصت ہوئے کہ نہ تو آپکے پاس کچھ دینار تھے اور نہ کچھ درھم بلکہ بعض اوقات آپ ﷺ اور آپکی اولاد کئی راتیں اس طرح گزارتے تھے کہ آپ کو رات کا کھانا میسر نہ ہوتا تھا اور آپ بھوکے سوتے تھے۔

یہ حدیث اس طریق کے علاوہ دوسرے طریق سے بھی ثابت ہے اور صحیح ہے۔

اور عکرمہ سے روایت کرنے والے صرف ھلال بن خباب ہی ہیں۔

۴۳۸۳- حسن بن محمد بن کیسان، موسیٰ بن ہارون حمال، عبداللہ بن معاویہ جمحی، ثابت بن زید ابو زید، ھلال بن خباب اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ارشاد ہے۔

نبی کریم ﷺ اور آپ کے گھر والے پے در پے کئی کئی راتیں اسی طرح گزارتے تھے کہ آپ کی روٹی اکثر و بیشتر جو کی ہوتی تھی

یہ حدیث عروہ بن زبیرؓ وغیرہ سے حضرت عائشہؓ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے اور سند سے یہ حدیث ثابت ہے، جبکہ عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور عکرمہ سے اس حدیث کو صرف ھلال نے ہی روایت کیا ہے۔

۴۳۸۴- حسن بن محمد، موسیٰ بن ہارون، عبداللہ بن معاویہ جمحی، ثابت بن زید ابو زید، ہلال بن خباب اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے

نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے:

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تشریف لائے اور آپ ایک چٹائی پر سوئے ہوئے تھے جس کے نشانات آپ ﷺ کے پہلو مبارک پر پڑ گئے تھے، یہ صورتحال دیکھ کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ! اگر آپ اس سے اچھا بستر بنالیتے تو؟ اس پر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

نہیں مجھے دنیا سے کیا واسطہ، مجھے دنیا سے کیا واسطہ؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میری اور دنیا کی مثال تو اس مسافر کی سی ہے جو ایک گرم دن میں سفر کرتا ہے پھر دن کا کچھ حصہ کسی درخت کے نیچے سائے میں آرام کرتا ہے پھر اس درخت کو چھوڑ کر چلا جاتا ہے[1]

یہ حدیث کئی طرق سے ثابت ہے اور اسے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور کئی دوسرے صحابہ نے بھی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا ہے لیکن عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور اسے روایت کرنے میں ہلال بن خباب متفرد ہیں۔

۴۳۸۵- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، مسلم بن ابراہیم، وہیب، ایوب عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر کو دوست بناتا"[2]

یہ حدیث صحیح ہے اور اسے امام بخاری نے اپنی جامع میں مسلم عن عکرمہ کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۳۸۶- علی بن احمد بن علی مصیصی، ہیثم بن خالد، مصیصی، داؤد بن منصور، جریر بن حازم، یعلی بن حکم اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے۔

رسول اکرم ﷺ اپنے مرض وفات میں اپنا سر ایک کپڑے سے باندھے ہوئے تشریف لائے پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اپنی عادت مبارکہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان فرمائی اور پھر ارشاد فرمایا:

ابوبکر بن ابی قحافہ سے زیادہ کسی کا مجھ پر جانی مالی احسان نہیں ہے اور اگر میں کسی کو اپنا دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا، لیکن اسلام کی دوستی افضل ہے (مسجد نبوی میں کھلنے والی) ہر کھڑکی بند کرو، سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے"[3]

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور امام بخاری اور مسلم دونوں نے اس حدیث کو عبید بن جبیر اور بشر بن سعید، عن ابی سعید خدریؓ کے طریق سے روایت کیا ہے جبکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے تنہا اسے عکرمہ کے طریق سے بھی نقل کیا ہے اور اسے عبداللہ بن محمد جعفی نے وھب عن جریر بن حازم عن ابیہ عن یعلی کے طریق سے اسے نقل کیا ہے۔

۴۳۸۷- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالوہاب بن عطاء، عباد بن منصور، عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شخص کے بارے میں جو کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرے حکم دیا کہ فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر ڈالو[4]

---

[1] صحیح البخاری ۲۱۳/۳، ومسند الامام أحمد ۳۰۱/۱/۱. والمستدرک ۳۱۰/۴. وطبقات ابن سعد ۱۵۹/۲/۱. والترغیب والترهیب ۱۹۹/۴. وفتح الباری ۲۲۸/۵. وکشف الخفا ۲۱۸/۲.

[2] [3] صحیح البخاری ۴/۵. وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة باب. فتح الباری ۱۷/۷، ۸، ۱۴۲.

[4] مسند الامام أحمد ۳۰۰/۱. والسنن الکبری للبیهقی ۲۳۲/۸. والمستدرک ۳۵۵/۴. والترغیب والترهیب ۲۸۸/۳. ونصب الرایة ۳۳۹/۳. ۳۴۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۲/۱۱. وکشف الخفا ۱۸۰/۱.

عکرمہ عن ابن عباسؓ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے عباد بن منصور کے حوالے سے سب سے عالی سند کے ساتھ یہی طریق نقل کیا ہے۔

۴۳۸۸- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد الطیالسی، عباد بن منصور، عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''اثمد'' کو لازم پکڑو، کیونکہ یہ بینائی کو روشن کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے''۔[1]

عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اس طریق کے علاوہ کسی دوسرے طریق سے عباد کے حوالے سے اسے عالی سند کے ساتھ نقل نہیں کیا ہے۔

۴۳۸۹- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامۃ، عبدالعزیز بن ابان، مسعر، سماک، عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

''رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اللہ کی قسم میں قریش سے جہاد کروں گا اور آپ نے یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا، اور کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد آپ نے ان شاء اللہ کہا''۔[2]

مسعر عن ہشام کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اس حدیث کو صرف عبدالعزیز بن ابان کے حوالے سے عالی سند سے نقل کیا ہے۔

۴۳۹۰- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن عمر واقدی، عبدالحمید بن جعفر، یزید بن ابی حبیب اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ارشاد ہے میں نے رسول اکرم ﷺ کے پیچھے سورج گرہن کی نماز پڑھی مگر میں نے آپ سے ایک حرف بھی نہیں سنا یعنی آپ نے سراً تلاوت فرمائی، جہراً تلاوت نہیں فرمائی۔

۴۳۹۱- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی، محمد بن یونس کدیمی، سعید بن سفیان جحدری، سعید بن عبداللہ، جبیر بن حیہ اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے۔

رسول اکرم ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو لایا گیا، جنہوں نے زنا کا ارتکاب کیا تھا اور کچھ یہودی لوگ بھی آپ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا، اے ابوالقاسم، ہماری عورتیں خوبصورت چہروں والی ہیں اور ہم اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ انکے چہروں پر کوئلہ ملا جائے، یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے منہ کالا کرنے کا حکم نہیں دیا اور انکے حسن کا انجام جہنم کی آگ ہے۔ چنانچہ آپ نے انہیں رجم کرنے کا حکم دیا۔

۴۳۹۲- ابواسحٰق بن ابراہیم بن محمد، محمد بن احمد مؤمل، زیاد بن ایوب، محاربی، لیث، عبدالملک عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

اپنے بھائی سے نہ تو جھگڑا کرو اور نہ ہی اس سے مزاح کرو اور نہ ہی اس سے وعدہ کر کے اسکی خلاف ورزی کرو''۔[3]

۱۔ المستدرک ۲۰۷/۴. وسنن ابن ماجۃ ۳۴۹۵، ۳۴۹۶. وسنن الترمذی ۱۷۵۷. والسنن الکبری للبیہقی ۲۶۱/۴، ۳۴۶/۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۶۷/۱. وفتح الباری ۱۵۷/۱۰. والترغیب والترہیب ۱۲۳/۳.

۲۔ سنن ابی داؤد ۳۲۸۵. والسنن الکبری للبیہقی ۴۷/۱۰، ۴۸. والمصنف لعبد الرزاق ۱۱۳۰۶، ۱۶۱۲۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۸۲/۱۱. ومجمع الزوائد ۱۸۲/۴.

۳۔ ومشکاۃ المصابیح ۴۸۹۲. وکشف الخفا ۲۰۱/۲. واتحاف السادۃ المتقین ۴۶۹/۷. وتخریج الاحیاء ۱۷۸/۲.

عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور ان سے روایت کرنے والے صرف عبدالملک ہی ہیں جبکہ عبدالملک سے روایت کرنے میں بھی لیث متفرد ہیں

۴۳۹۳- قاضی محمد بن احمد، سالم بن عاصم، قاضی ابواسحق بن حمزہ، محمد بن احمد بن یزید زہری، عبداللہ بن محمد بن یزید، محمد بن بکر برسانی، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، عکرمہ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عمرؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

نبی اکرم ﷺ نے ایام التشریق میں ایک منادی بھیجا، تا کہ وہ یہ اعلان کرے، یہ کھانے پینے کے دن ہیں اور منادی کرنے والے حضرت بلالؓ تھے۔

یہ حدیث قتادہ اور عکرمہ کے طریق سے غریب ہے اور اسے صرف محمد بن بکر نے سعید سے نقل کیا ہے۔

۴۳۹۴- وفد عبدالقیس کی آمد...... احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، ابان، قتادہ، سعید اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا:

قبیلہ عبدالقیس کا وفد نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور انہوں نے کہا ہم ربیعہ کا ایک قبیلہ ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں اور ہم آپکے پاس صرف اشہر حرم میں ہی آسکتے ہیں لہذا ہمیں ایسے کام کا حکم دیجئے کہ ہم اس پر عمل کر کے جنت میں داخل ہوں اور ہمارے پیچھے جو لوگ ہیں انہیں بھی ہم اسکی طرف بلائیں، چنانچہ آپ نے انہیں چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع کیا، آپ نے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے، رمضان کے روزے رکھنے بیت اللہ کا حج کرنے اور مال غنیمت میں سے خمس دینے کا حکم دیا، اور انہیں چار چیزوں سبز رنگ کیے ہوئے گھڑے، کدو کے تونبے، کھجور کے کھوکھلے تنے اور روغن زفت (تارکول) لگائے ہوئے مٹکوں میں نبیذ سے بنانے منع کیا۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے ابو حمزہ عن ابن عباسؓ کے طریق سے، جبکہ قتادہ عن سعید اور عکرمہ کے طریق سے غریب ہے۔

۴۳۹۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، اسماعیل بن عمرو، مندل، اسد بن عطاء، عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کوئی شخص بھی وہاں کھڑا نہ ہو جہاں کسی پر ظلم ہو رہا ہو۔ کیونکہ جو شخص ظالم کے پاس کھڑا ہو اور اسے ظلم سے نہ روکے اس پر بھی آسمان سے لعنت نازل ہوتی ہے۔ اور کوئی شخص بھی وہاں کھڑا نہ ہو جہاں کسی کو ناجائز قتل کیا جارہا ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت اس شخص پر بھی نازل ہوتی ہے جو قتل کے وقت موجود ہو اور اسے روکنے کی کوشش نہ کرے۔[1]

یہ حدیث اسد اور عکرمہ کے طریق سے غریب ہے اور اسے مندل بن علی عنبری کے سوا کسی نے بھی روایت نہیں کیا ہے۔

۴۳۹۶- سلیمان بن احمد، جبیر بن عیسیٰ مقری مصری، یحییٰ بن سلیمان قرشی، فضیل بن عیاض، منصور عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک شخص پر ہوا جو بے چین تھا، تو آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے لگے کہ اسے معاف فرمادیں (اور اس اضطرب کی کیفیت کو اس سے دور فرمادیں) تو آپ سے کہا گیا اس کو جو تکلیف پہنچی ہے وہ ابلیس کا اس پر غلبہ نہیں بلکہ اس نے اپنے آپ کو میرے لئے بھوکا رکھا ہے۔ اس وجہ سے اسے یہ تکلیف ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں، اور میں ہر روز اسے کئی مرتبہ

۱- البدایة والنهایة لابن کثیر ۹/ ۲۴۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/ ۲۶۰ ومجمع الزوائد ۷/ ۲۸۴. والترغیب والترهیب ۳/ ۲۰۴. وکنز العمال ۱۳۳۱۱.

شفقت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور اسے کہیے کہ وہ آپ کے لئے دعا کرے کیونکہ ہر دن میرے یہاں اس کی دعا قبول کیجاتی ہے۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دنیا میں سیر ہونے والے کل بھوکے ہوں گے''۔[1]

فضیل، منصور، اور عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور فضیل سے روایت کرنے والے صرف یحییٰ بن سلیمان ہیں جنکے بارے میں محدثین نے کلام کیا ہے۔

۴۳۹۷- احمد بن یعقوب، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ نابلی، ایوب بن نھیک اور عکرمۃ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

''قد جعل ربک تحتک سریا'' (مریم:۲۴)

میں سریا کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ایک نہر تھی جسے اللہ تعالیٰ نے جاری فرمایا تھا، تاکہ حضرت مریم علیہا السلام اس سے پانی پیئیں۔[2]

عکرمۃ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور ان سے صرف ایوب بن نھیک نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور ایوب بن نھیک سے صرف یحییٰ بن عبداللہ نے روایت کیا ہے۔

۴۳۹۸- ابواسحق بن حمزۃ، مخلد بن جعفر، ابراہیم بن شریک، شہاب بن عباد، سعید بن حسن، عبداللہ بن حسن، عکرمۃ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

آدمی کا اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جانا شہادت ہے''۔[3]

عبداللہ بن حسن عن عکرمۃ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے سعید بن حسین کے علاوہ اس حدیث کو کسی نے روایت نہیں کیا ہے، اور سعید بن حسین کوفی ہیں۔

۴۳۹۹- محمد بن احمد بن علی، محمد بن یونس کدیمی حمید بن زیاد، شعبۃ، عمارۃ بن ابی حفصۃ اور عکرمۃ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ حضرت ابوہریرۃؓ کا ارشاد ہے:

نبی اکرم ﷺ کو جب چھینک آتی تو آپ اپنے چہرے کو کپڑے سے ڈھانپ دیتے تھے اور اپنا ہاتھ مبارک اپنی پلکوں پر رکھ دیتے تھے''

عمارۃ اور عکرمۃ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور شعبۃ کے طریق سے یہ اس کی سب سے عالی سند ہے۔

۴۴۰۰- محمد بن احمد بن علی، حارث بن ابی اسامۃ، یزید بن ہارون، بقیۃ، اسحٰق بن مالک حضرمی، عکرمۃ اور حضرت ابوہریرۃؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''جس شخص نے کسی کو قسم دلائی اور وہ سمجھتا ہے کہ وہ اس قسم کو پوری کروا دے گا مگر اس نے ایسا نہیں کیا تو اس کا گناہ اسی شخص پر ہوگا جس نے باوجود قدرت کے قسم پوری نہیں کروائی''۔[4]

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۲۶۷/۱۱. ومجمع الزوائد ۲۵۰/۱۰. واتحاف السادۃ المتقین ۳۹۱/۷. والاحادیث الضعیفۃ ۳۱۶. والترغیب والترھیب ۱۳۷/۳. وکنز العمال ۶۱۵۶.

[2] المعجم الکبیر للطبرانی ۳۴۶/۱۲، ومجمع الزوائد ۵۵/۷. وتفسیر ابن کثیر ۲۱۸/۵، ۲۱۹، والدر المنثور ۲۶۸/۴. والاحادیث الصحیحۃ ۱۸۹/۳.

[3] صحیح البخاری ۱۷۹/۳. وصحیح مسلم کتاب الایمان ۲۴۶. وفتح الباری ۱۲۳/۵. ۲۶۱/۹.

[4] سنن الدارقطنی ۱۴۲/۴. والسنن الکبری للبیھقی ۴۱/۱۰، وکنز العمال ۴۶۳۶۱.

عکرمۃ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے، اوران سے روایت کرنے میں اسحٰق، جبکہ اسحٰق سے روایت کرنے میں بقیہ متفرد ہیں۔

۴۴۰۱- احمد بن جعفر بن معبد، عبید بن حسن بن سلیمان بن حرب، حوشب بن عقیل، مہدی عنبری، عکرمۃ اور حضرت ابو ہریرۃؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

''رسول اکرم ﷺ نے عرفۃ کے دن عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمادیا ہے۔[1]

عکرمۃ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے، اوراسکی روایت میں مہدی اورحوشب متفرد ہیں۔

۴۴۰۲- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، یزید بن ابی حکیم اور عکرمۃ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت عائشہؓ کا ارشاد ہے ہم نے کھجور اور پانی بھی کبھی سیر ہوکر نہیں تناول فرمایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بنی نضیر کو جلاوطن کیا اور بنوقریظۃ کو ہلاک کیا''

۴۴۰۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبیداللہ بن عمر قواریری، یزید بن زریع، عمارۃ بن ابی حفصۃ، عکرمۃ اور حضرت عائشہؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

''رسول اکرم ﷺ پر دو اونی موٹی موٹی اور کھردری قسم کی چادریں ہوتی تھیں تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپکے یہ دونوں کپڑے موٹے اور کھردرے ہیں اور آپ کو ان میں پسینہ آتا ہے تو یہ بھاری ہوجاتے ہیں، اور فلاں آدمی کے پاس شام سے کپڑے آئے ہیں آپ ان کے پاس کسی کو بھیجئے کہ وہ آپکو دو کپڑے بیچ دے خوشحالی تک ادھار کرتے ہوئے، چنانچہ آپ نے اسکے پاس ایک آدمی بھیجا، جب اس کپڑے والے کے پاس وہ آدمی پہنچا تو اس نے کہا، اللہ کی قسم مجھے معلوم ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارادہ میرے کپڑوں کو لے لینا اور اسکی قیمت میں ٹال مٹول کرنا ہے، چنانچہ وہ آدمی واپس آپ ﷺ کے پاس آیا، اور آپ کو اس بات کی خبر دی، اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس شخص نے جھوٹ بولا ہے، اللہ کی قسم سب لوگوں کو معلوم ہے کہ میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور سب سے زیادہ امانت کی ادائیگی کرنے والا ہوں''[2]

عمار اور عکرمۃ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن زریع کے علاوہ اسے کسی نے روایت نہیں کیا ہے۔

مؤلف کا قول ہے کہ اسی دن رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا،

تم میں سے کسی کا کئی پیوند لگے ہوئے کپڑے پہننا اس بات سے بہتر ہے کہ وہ دوسرے شخص سے ایسی چیز قرض لے جو اس کے پاس نہ ہو''[3]

[1] المستدرک ۱/۴۳۴. ومسند الامام أحمد ۲/۳۰۴. والسنن الکبری للبیهقی ۴/۲۸۴. ۵/۱۱۷.

[2] سنن النسائی ۷/۲۹۴. وسنن الترمذی ۱۲۱۳. ومشکاة المصابیح ۲۶۴۱. والبدایة والنهایة ۹/۲۵۰.

[3] مسند الامام أحمد ۳/۲۴۳. والبدایة والنهایة ۹/۲۵۰.

(۲۴۶) عمرو بن دینار[1]

اوران حضرات میں سے جنہوں نے عبادت اور فقہ دونوں کی مشغولیت میں اپنی زندگی گزاری، عمرو بن دینار بھی ہیں، آپ ایک احتیاط پسند فقیہ اور راتوں کو جاگ کر عبادت کرنے والے بزرگ تھے۔

۴۴۰۴- احمد بن محمد بن حسین، محمد بن اسحق ثقفی، عبدالجبار بن علاء اور سفیان بن عیینۃ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

جب عطاء کا انتقال ہوگیا تو ہشام نے عمرو بن دینار سے کہا، آپ لوگوں کو فتویٰ دینے کی مشغولیت اختیار کیجئے اور آپکی معاشی کفالت میرے ذمے ہے، یہ سن کر عمرو بن دینار نے جواب دیا، میں نہ تو لوگوں کو فتویٰ دینا چاہتا ہوں اور نہ ہی آپکی معاشی معاونت کو قبول کرتا ہوں۔

سفیان کا بیان ہے، جب عطاء کی وفات کا وقت قریب آیا تو لوگوں نے آپ سے کہا آپ اپنے بعد ہمیں کس کا دامن پکڑنے کی وصیت کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا عمرو بن دینار۔

۴۴۰۵- ابوحامد بن جبلۃ، ابوالعباس سراج، محمد بن سلام، ابراہیم بن بشار اور ابن عیینۃ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایاس بن معاویۃ سے کسی نے پوچھا، آپ کے خیال میں اہل مکۃ میں سے فقہ میں سب سے زیادہ مہارت کسے حاصل ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اہل مکۃ میں سے سب سے زیادہ برے اخلاق والا شخص عمرو بن دینار ہے، کہ جب ان سے آپ کی حدیث کے بارے میں پوچھیں تو ایسا لگتا ہے کہ ان کی آنکھیں نکل گئی ہیں۔ سفیان نے مزید ارشاد فرمایا، عمرو بن دینار جب خود سے حدیث بیان کرتے تو بالکل ٹھیک ہوتے اور جب ان سے کسی حدیث کے متعلق دریافت کیا جاتا تو وہ اپنا پیٹ پکڑ کر بیٹھ جاتے۔

۴۴۰۶- ابوحامد بن جبلۃ، ابوالعباس سراج، محمد بن عبدالملک، سلیمان بن حرب اور حماد بن زید کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

عمرو بن دینار سے ایک شخص نے کسی مسئلے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اس کا جواب نہیں دیا جب ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا، میں نے اس مسئلے کو ایک ایسے شخص کے لئے چھوڑ دیا ہے جس کا جواب دینا مجھے زیادہ پسند ہے۔

۴۴۰۷- احمد بن محمد بن عبدالوہاب، محمد بن اسحق سراج، محمد بن صباح، سفیان زمعۃ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ طاؤس کا بیان ہے: میرے والد نے مجھ سے کہا، آپ مکۃ جائیں تو عمرو بن دینار کی مجلس میں ضرور شرکت کرنا کیونکہ وہ علماء کے سامنے ہمیشہ خاموش رہے اور انکی باتیں سنتے رہے۔

۴۴۰۸- ابوحامد بن جبلۃ، ابوالعباس ثقفی اور علی بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن مہدی کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ شعبۃ کا بیان ہے۔

میں نے عمرو بن دینار سے زیادہ حدیث کے معاملے میں کسی کو محتاط نہیں پایا، نہ ہی حکم کو اور نہ ہی قتادہ کو۔

۴۴۰۹- احمد بن محمد بن حسین، محمد بن اسحق ثقفی، محمد بن ابان، سفیان اور صدقۃ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا، ایک حصہ آپ سوتے، ایک حصہ عبادت کرتے اور ایک حصے

---

[1] طبقات ابن سعد ۴۷۹/۵. والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۵۴۴. والجرح ۶/ت ۱۲۸۰. واللمع ۳۱۴/۱. وسیر النبلاء ۳۰۰/۵. والکاشف ۲/ت ۴۲۱۵. والمیزان ۳/ت ۶۳۶۷. وتھذیب التھذیب ۲۸/۸. وتھذیب الکمال ۴۳۶۰. (۵/۲۲). والتقریب ۶۹/۲. والخلاصۃ ۲/ت ۵۳۸۸.

میں لوگوں کو حدیث پاک کی تعلیم دیتے تھے۔

۴۴۱۰-عبداللہ بن محمد اور عبید اللہ بن اسحق، اسحق بن ابراہیم اور محمد بن عمرو بن عباس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ سفیان کا بیان ہے: میں مسلسل کئی سالوں تک عمرو بن دینار کی مجلس میں شرکت کرتا رہا لیکن اس عرصے میں انہوں نے مجھ سے کبھی ایک مرتبہ بھی ایسی بات نہیں کی جس سے میری دل شکنی ہوئی ہو۔

۴۴۱۱-حسن بن محمد، احمد مادرانی، عباس بن محمد، عثمان بن عبدالوہاب، انکے والد اور محمد بن مسلم کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عمرو بن دینار کا بیان ہے۔ کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چالیس دن روزے رکھے جب ان کو الواح ملیں تو وہ ٹوٹ گئیں جس پر انہوں نے اتنے ہی دن مزید روزے رکھے تو وہ صحیح سالم حالت میں آپ کو ملیں۔

۴۴۱۲-عبداللہ بن محمد، جعفر بن محمد فریابی، قتیبہ بن سعید اور داؤد بن عبدالرحمٰن عطار کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عمرو بن دینار کا بیان ہے:

جب بھی کسی آدمی کا انتقال ہوتا ہے تو اس کی روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور وہ اپنے جسم کی طرف دیکھ رہی ہوتی ہے کہ کیسے اسے غسل دیا جا رہا ہے اور کیسے کفن دیا جا رہا ہے اور کس طرح لوگ اسے لیکر قبر کی طرف جا رہے ہیں اور پھر اسے قبر میں بٹھایا جاتا ہے اور داؤد بن عبدالرحمٰن نے اس حدیث میں اس بات کی زیادتی کی ہے کہ جب میت چارپائی پر ہوتی ہے تو اسے کہا جاتا ہے سن لوگ تیرے بارے میں باتیں کر رہے ہیں۔

۴۴۱۳-عبداللہ بن محمد، اسحق بن ابراہیم، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث اور ابن عیینہ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عمرو بن دینار کا قول ہے:

اواب اور حفیظ کا مصداق وہ شخص جو مجلس سے استغفار کے بغیر نہ اٹھے اور کہے اے اللہ اس مجلس میں ہم سے جو گناہ ہوا اسے معاف فرما دیجئے اور تسبیح و تحمید بھی کرے۔

عمرو بن دینار کی مسانید:......عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر سے احادیث روایت کی ہیں۔

۴۴۱۴-ابوبکر محمد بن جعفر بن الشیخ، محمد بن احمد بن العوان، روح بن عبادہ، زکریا بن اسحق اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ کا بیان ہے۔

"رسول اکرم ﷺ مشرکین مکہ کے ساتھ خانہ کعبہ کی تعمیر کے لئے پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے اور آپ نے ایک چادر کی لنگی باندھی ہوئی تھی، آپ کے چچا حضرت عباس نے ارشاد فرمایا، اے بھتیجے! اگر آپ اپنی چادر کو کھول کر پتھر کے نیچے اپنے کندھے پر رکھ دیں تو یہ آپ کے لئے زیادہ آرام دہ ہوگا، یہ سن کر آپ نے لنگی کھول کر چادر اپنے کندھے پر پتھر کے نیچے رکھ دی، تو آپ بے ہوش ہو کر گر گئے اور اسکے بعد آپ کو کبھی برہنہ نہیں دیکھا گیا۔

یہ حدیث عمرو بن دینار عن جابر کی سند سے صحیح اور متفق علیہ ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے مطر عن روح بن خدیج کے اسنادی حوالے سے نقل کیا ہے۔

۴۴۱۵-محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ کا بیان ہے:

غزوۂ احد میں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا، یا رسول اللہ! اگر میں اللہ کے راستے میں مارا گیا تو میں کہاں جاؤں گا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جنت میں حضرت جابرؓ کا بیان ہے اس شخص کے ہاتھ میں کچھ کھجوریں تھیں، جو اس نے پھینک دیں، اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور امام بخاری نے اسے سفیان عن عمرو بن دینار کی سند سے روایت کیا ہے۔

۴۴۱۶-محمد بن احمد بن مخلد، محمد بن یونس الکدیمی، ابو عامر مقبری، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، سالم بن ابراہیم، قرۃ بن خالد اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہؓ کا ارشاد ہے:

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مقام جعرانۃ میں مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے آپ کے پاس ایک دیہاتی آیا ہے اور آپ سے کہنے لگا عدل کرو، یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اگر میں عدل نہ کروں تو میں یقیناً بد بخت ہو جاؤں گا''۔[1]

قرۃ بن عمرو کے حوالے سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے مسلم عن قرۃ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۴۴۱۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن معاویۃ جمحی، ابوالربیع سمان عمرو بن دینار اور حضرت جابرؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''میں دیکھ رہا ہوں کہ عام لوگ تو زیادہ ہو رہے ہیں جب کہ میرے صحابہ کم ہو رہے ہیں، انہیں برا بھلا مت کہو، جو شخص میرے صحابہ کو برا بھلا کہے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو گی''

اس حدیث کو ہشام نے عمار، بقیہ، محمد بن فضل، اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا ہے۔

۴۴۱۸-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، بقیۃ، محمد بن فضل ازدی، اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابرؓ کا بیان ہے:

کچھ لوگوں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حملہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''قریب ہے کہ عام لوگ زیادہ ہو جائیں اور میرے صحابہ کم ہو جائیں، میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو، جس شخص نے میرے صحابہ کو برا بھلا کہا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے''

۴۴۱۹-ابواسحٰق، ابراہیم بن محمد بن حمزۃ، محمد بن حماد بن فضالۃ، محمد بن معمر، ابوزمعۃ، عمرو بن دینار اور حضرت جابرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

مؤمن کے لئے بہترین سحری کھجور ہے''۔[2]

عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں زمعۃ متفرد ہیں۔

۴۴۲۰-ابراہیم بن محمد بن حمزۃ، ابراہیم بن علی عمری، معلی بن مہدی، جعفر بن سلیمان ضبعی ابو عامر خراز اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ حضرت جابرؓ کا بیان ہے:

۱۔ مسند الامام احمد ۳/۳۳۲. والبدایۃ والنهایۃ ۴/۳۶۳.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۷/۱۸۹. ومجمع الزوائد ۳/۱۵۱. وتاریخ بغداد ۲/۲۸۶، ۱۲/۴۳۸. والکامل لابن عدی ۱۰۸۴. والترغیب والترهیب ۲/۱۳۹.

ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ سے کہا، میں اپنے یتیم کو کس چیز سے ماروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس چیز سے تم اپنے بیٹے کو مارتے ہو اس سے یتیم کو بھی مارو، اور اپنے مال کو اس کے مال سے پورا نہ کرو، اور نہ ہی اس کے مال کے ذریعے اپنے مال کو بڑھاؤ۔[1]

عمرو بن دینار عن جابرؓ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں خراز متفرد ہیں، اور ان کا نام صالح بن رستم ہے اور آپ بصرہ کے ثقہ راویوں میں سے ہیں۔

۴۴۲۱-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابو نعیم، محمد بن مسلم اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابرؓ کا بیان ہے:

لوگوں نے ایک قبرستان میں کچھ آگ دیکھی، جب وہ لوگ وہاں پہنچے تو انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو بھی وہاں موجود پایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اپنے ساتھی کو مجھے دیدو، پھر اچانک لوگوں نے دیکھا کہ یہ وہ شخص ہے جو بلند آواز سے ذکر کیا کرتا تھا''[2]

یہ حدیث محمد بن مسلم کے تفردات میں سے ہے۔

۴۴۲۲-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامۃ، روح بن عبادۃ، زکریا بن اسحٰق، اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا:

رسول اکرم ﷺ نے مکۃ مکرمۃ میں تیرہ سال تک قیام فرمایا۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے مطر عن روح کی سند سے جبکہ امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے عن اسحٰق بن راھویہ عن روح کے حوالے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی اسے روح ہی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۴۴۲۳-محمد بن احمد بن علی بن محمد، محمد بن یونس کدیمی، روح بن عبادۃ، زمعۃ بن صالح اور عمرو بن دینار رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ارشاد گرامی ہے: ''رسول اکرم ﷺ نے ایک چٹائی پر نماز ادا فرمائی''

عمرو کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں زمعۃ متفرد ہیں۔

۴۴۲۴-فاروقی خطابی، حبیب بن حسن، ابومسلم کشی، مالک بن زیاد، ہذیل بن علی، ابن جریج، عمرو بن دینار، اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی منقول ہے کہ: جس شخص کو کوئی ہدیہ دیا گیا، اور اس کے پاس کچھ لوگ بھی موجود ہوں تو وہ اس ہدیے میں شریک ہوں گے''[3]

عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند میں ہذیل متفرد ہیں۔

۴۴۲۵-ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عبداللہ النجار الرقی، فیاض بن محمد رقی، مروان غفاری، ابن جریج، اور عمرو بن دینار کے

---

[1] السنن الکبری للبیھقی ۶/۴. والمعجم الصغیر للطبرانی ۸۹/۱. ومجمع الزوائد ۱۶۳/۸. والدر المنثور ۲۲۲/۲. وکنز العمال ۲۰۴۴، ۴۰۴۹۸.

[2] سنن أبی داؤد ۳۱۶۴. ومسند الامام أحمد ۲۴۸/۱. والسنن الکبری للبیھقی ۳۱/۴، ۵۳، والمستدرک ۳۶۸/۱. ۳۴۵/۲. ومجمع الزوائد ۳۶۹/۹. وشرح السنۃ ۳۶۳/۵.

[3] السنن الکبری للبیھقی ۱۸۳/۶. ومجمع الزوائد ۱۴۸/۴. والفوائد المجموعۃ ۸۴. واللآلی المصنوعۃ ۱۶۰/۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰۴/۱۱.

اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا:

رسول اکرم ﷺ کا گزر جب معراج کی رات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے ہوا تو آپ نے انہیں اپنی قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

عمرو کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں مروان غفاری متفرد ہیں۔

۴۴۲۶-ابوعمرو، حسن بن سفیان، سعد بن یزید فراء، محمد مسلم، اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا، اے اللہ میری اور فلاں آدمی کی مغفرت فرما دیجئے، آپ نے اس سے پوچھا یہ فلاں شخص کون ہے؟ اس نے کہا میرا ایک پڑوسی ہے جس نے مجھ سے یہ درخواست کی کہ میں اس کے لئے مغفرت کی دعا کروں، یہ سن کر حضرت عباسؓ نے ارشاد فرمایا، تمہاری اور اس کی مغفرت فرما دی گئی، رسول اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو اس طرح دعا کرتے ہوئے سنا، تو آپ نے اس سے پوچھا، یہ فلاں شخص کون ہے؟ اس نے جواب دیا میرا پڑوسی ہے جس نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اس کے لئے مغفرت کی دعا کروں، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تمہاری اور اس کی مغفرت کر دی گئی۔

عمرو کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور محمد بن مسلم طائفی اسکی روایت میں متفرد ہیں۔

اور ایک روایت میں اس بات کی زیادتی بھی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو ملتزم کے پاس کھڑا ہوا یہ دعا کر رہا تھا، اللھم اغفرلی ...... اور اس طرح حدیث ذکر کی۔

۴۴۲۷-ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن عباس طیالسی، عبداللہ بن معاویہ جمحی، حماد بن سلمۃ، عمرو بن دینار، اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو، اور چاند کو دیکھ کر افطار کرو، اگر چاند بادلوں کی وجہ سے پوشیدہ ہو جائے تو تیس دن شمار کرو''

اس پر رسول اکرم ﷺ سے لوگوں نے استفسار کیا، اگر ہم ایک یا دو دن پہلے ہی روزے رکھنا شروع کر دیں تو؟ یہ سن کر رسول اللہ کو غصہ آ گیا اور آپ نے فرمایا ''نہیں''[۱]

اس حدیث کو حماد بن سلمۃ کے علاوہ کسی راوی نے عمرو بن دینار سے روایت نہیں کیا۔

۴۴۲۸-سلیمان بن احمد، حسن بن غلیب، سلیمان بن بشیر کوفی، جامع بن عمر بن عمر، محمد بن مسلم طائفی عمرو بن دینار اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے۔

''جب بھی کسی شخص کو کسی جگہ کا والی بنا دیا گیا تو اس کے لئے عافیت کو وسیع کر دیا گیا، اگر اس نے اس عافیت کو قبول کیا تو اس کے لئے یہ وسیع ہو جاتی ہے، اور اگر اس نے اسے کوئی بیوفائی کی، تو اس کے لئے ان مصائب کا دروازہ کھل جاتا ہے، جنکو برداشت کرنے کی اسکے اندر سکت نہیں''[۲]

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا، بیوفائی سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا اس سے مراد لوگوں کے عیوب اور لغزشوں کی ٹوہ میں لگ جانا ہے۔

۱۔ صحیح البخاری ۳/۳۵. وصحیح مسلم، کتاب الصیام ۲/، وسنن الترمذی ۶۸۴. ۶۸۸. وسنن النسائی ۴/۱۳۳. ۱۳۵. ۱۳۶. ۱۵۴. وفتح الباری ۱۰/۳۶۹.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۱۱۵. ومجمع الزوائد ۵/۲۱۵. وأمالی الشجری ۲/۲۲۸. وکنز العمال ۱۴۷۳۴.

عمرو کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں محمد بن مسلم متفرد ہیں،

۴۴۲۹-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی سفیان بن عیینہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عمرو بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا، اگر کوئی شخص عمرہ کرے اور صفا اور مروہ کے درمیان وقوف نہ کرے تو کیا وہ اپنی بیوی سے ہمبستری کر سکتا ہے؟ یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جواب دیا۔

''رسول اکرم ﷺ تشریف لائے اور آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا، سات چکر اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی'' پھر انہوں نے مزید ارشاد فرمایا، بے شک تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے''

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور عمرو سے روایت کرنے والوں میں شعبۃ، ثوری، حماد بن سلمۃ، حماد بن زید، ابن جریج، حجاج بن ارطاۃ، وغیرہ شامل ہیں۔

۴۴۳۰-محمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن محمد بن ایوب، ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، عمرو بن دینار اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

''رسول اکرم ﷺ نے شراب پینے والے اور پلانے والے پر لعنت فرمائی ہے''

عمرو بن دینار کی یہ حدیث بھی غریب ہے اور اسکی روایت میں ابوبکر بن عیاش متفرد ہیں، اور عبدالعزیز جو اہل مکۃ کے تابعین میں سے ہیں حدیث کی روایت کے معاملے میں زیادہ محتاط نہیں۔

۴۴۳۱-سلیمان بن احمد، عمرو بن ابوالطاہر، یحییٰ بن ایوب علاف، سعید بن ابی مریم، نافع بن عمر جمحی اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے:

''رسول اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لئے مغمس تک جایا کرتے تھے، جو مکۃ سے دو میل کے فاصلے پر ہے''

عمرو کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں نافع متفرد ہیں اور آپ اہل مکہ کے ثقہ راویوں میں سے ہیں۔

۴۴۳۲-محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمٰن سقطی، یزید بن ہارون، ورقاء عمرو بن دینار اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد عالی ہے۔

''جس شخص کو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا گیا تو وہ شہید ہے''

اسی طرح مؤلف کی کتاب میں ہے، لیکن درست سند عبدالعزیز بن عمرو کی ہے اور ابن جریج، حمادان اور حاتم بن ابی صغیرۃ نے اس حدیث کو عمرو عن عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔

۴۴۳۳-حسن بن محمد بن کیسان، موسیٰ بن ہارون، داؤد بن عمرو الضبی، محمد بن مسلم عمرو بن دینار، جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

''کھیتی میں، انگوروں میں اور کھجوروں میں اس وقت تک عشر واجب نہیں جب تک کہ وہ پانچ وسق کی مقدار تک نہ پہنچ جائیں، اور پانچ وسق کی مقدار پانچ فرق ہے''[1]

عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور اسے صرف محمد بن مسلم نے روایت کیا ہے۔

۴۴۳۴-محمد بن عبداللہ الکاتب، محمد بن عبداللہ حضرمی، جعفر بن محمد بزوری، یحییٰ بن موسیٰ الطائفی، محمد بن رزیق مخزومی اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن زبیرؓ کا بیان ہے۔

[1] السنن الکبری للبیہقی ۱۲۸/۴، وسنن الدارقطنی ۹۴/۲، وکنز العمال ۱۵۸۷۵۔

''رسول اکرم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس ؓ کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کو قضب بونے کا حکم دیں، کیونکہ یہ فقر کو دور کرتی ہے اور قضب رطبۃ یعنی تر کھجور کو کہا جاتا ہے''

(۲۴۷) عبداللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ[1]

اور ان عظیم ہستیوں میں سے ایک عبداللہ بن عبید بن عمیر بھی ہیں۔

۴۴۳۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی بن جارود، ابوسعید اشج، عبداللہ بن ادریس اور ہارون بن ابوابراہیم کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عبداللہ بن عبید بن عمیر کا بیان ہے:

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے کاموں میں سے اپنے لئے تھوڑے پر قناعت نہ کرو، جیسا کہ ذلیل اور حقیر کاموں کو بقدر ضرورت ہی اختیار کیا جاتا ہے، بلکہ کوشش کرو، حریص اور واقف آدمی کی سی کوشش کرو، اور کسی کمزوری اور لاچاری کے بغیر اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسی تواضع اختیار کرو، جیسا کہ کوئی اجنبی قیدی اپنے قید کروانے والے کے سامنے تواضع اختیار کرتا ہے۔

۴۴۳۶- عبداللہ، احمد، ابوسعید، ابوادریس اور ہارون کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن عبید رحمہ اللہ کا قول ہے:

خواہشات نفس آدمی کو کھینچنے والی جبکہ اسکے، مطابق عمل آدمی کو ہنکانے والا اور آدمی کا نفس آڑ جانے والا ہے، چنانچہ اگر اس کو آگے سے کھینچنے والا قریب آتا ہے تو وہ اپنے ہنکانے والے کے لئے درست نہیں ہوتا ہے اور آدمی کا نفس اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا ہے جب تک کہ خواہش نفس اور عمل کو ایک ساتھ ہی لوٹایا نہ جائے۔

۴۴۳۷- محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحیٰی اور عبدالعزیز بن ابورواد کے حوالے سے منقول ہے کہ عبداللہ بن عبید رحمہ اللہ کا قول ہے:

علم مؤمن کی گم شدہ متاع ہے، وہ اس کی طلب میں صبح سویرے گھر سے نکلتا ہے اور جب بھی اسے کچھ علم حاصل ہوتا ہے تو وہ اسے اپنے پاس محفوظ کر لیتا ہے اور مزید کی طلب شروع کر دیتا ہے۔

۴۴۳۸- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحیٰی، ہارون بن ابی ابراہیم کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عبداللہ بن عبید کا بیان ہے

جب حضرت عمرؓ کو نیزہ مارا گیا جسکے زخم سے آپ جانبر نہ ہو سکے اور آپ انتقال کر گئے، اس وقت آپ سے کسی نے کہا، اے امیر المؤمنین! اگر آپ کچھ دودھ پی لیتے تو آپ کے لئے مفید ہوتا، جب آپ نے دودھ پیا تو وہ آپ کے زخم سے نکل گیا اور لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ یہ وہی دودھ ہے جو ابھی آپ نے پیا تھا، پھر آپ روئے اور آپ کے اردگرد بیٹھے ہوئے لوگ بھی روئے، اور آپ نے ارشاد فرمایا، دنیا میں جو کچھ بھی ہے اگر وہ میری ملکیت ہوتا تو میں اسے بطور فدیے کے دیکر قیامت کی ہولناکیوں سے چھٹکارا پانے کی کوشش کرتا، لوگوں نے کہا کیا آپکو اسی چیز نے رلایا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں مجھے اسکے علاوہ کسی چیز نے نہیں رلایا۔

۴۴۳۹- محمد بن احمد، بشر، خلاد اور ہارون کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن عبید کا بیان ہے:

ایک مرتبہ لوگ حضرت عمرؓ کے سامنے اپنے اپنے عطیات وصول کر رہے تھے تو اچانک آپ نے اپنا سر اٹھایا تو آپکی نگاہ ایسے آدمی پر پڑی جسکے چہرے پر تلوار کے زخم کا ایک نشان تھا، آپ نے اس سے اس کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا، اسے یہ زخم فلاں غزوے میں لگا ہے جس میں وہ شریک تھا، یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا، اسے ایک ہزار درہم اور دو، چنانچہ اسے ایک ہزار درہم اور دیئے گئے پھر

---

[1] طبقات ابن سعد ۴۷۳/۵. والتاریخ الکبیر ۵/ت ۴۳۰. والجمع ۲۷۶/۱. وسیر النبلاء ۱۵۷/۴. وتاریخ الاسلام ۲۶۸/۴. وتهذیب التهذیب ۳۰۸/۵. والتقریب ۴۳۱/۱. وتهذیب الکمال ۳۴۰۶. (۲۵۹/۱۵) والخلاصة ۳۶۴۰/۲.

آپ نے مال کو کچھ دیر تک الٹ پلٹ کیا اور فرمایا، اسے ایک ہزار درہم مزید دو، چنانچہ اسے ایک ہزار درہم مزید دیئے گئے اور آپ نے چار مرتبہ اس طرح حکم دیا اور ہر مرتبہ اسے ایک ہزار درھم دیئے گئے، اور وہ آدمی اتنا زیادہ مال اسے دیئے جانے کی وجہ سے کچھ شرمانے لگا اور وہاں سے چل دیا اس کے جانے کے بعد حضرت عمرؓ نے اس کے بارے میں پوچھا، تو آپ سے کہا گیا، آپ نے اسے اتنا زیادہ دیا جس کی وجہ سے وہ کچھ شرمانے لگا تھا اور چلا گیا یہ سن کر حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا، اللہ کی قسم اگر وہ یہاں ٹھہرا رہتا تو جب تک وہ یہاں رہتا میں اسے باقی مال میں سے اسی طرح دیتا رہتا، کیونکہ وہ ایک عظیم انسان ہے کہ اللہ کی راہ میں جسکے چہرے پر تلوار لگی اور اس میں گڑھا پڑ گیا۔

۴۴۴۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد یزید بن ہارون کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ جریر بن حازم کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن عبید کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

حضرت ایوب علیہ السلام کے دو بھائی تھے، ایک مرتبہ آپکی بیماری کے زمانے میں وہ آپکے ہاں تشریف لائے اور انہوں آپ سے کچھ بو محسوس کی، اس پر وہ کہنے لگے، اگر اللہ تعالیٰ کو (حضرت) ایوب علیہ السلام کے بارے میں ذرا بھی بھلائی کا علم ہوتا تو اسے یہ تکلیف نہ پہنچتی، حضرت ایوب علیہ السلام نے اس سے زیادہ سخت بات نہیں سنی، چنانچہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی۔

''اے اللہ اگر آپ کو یہ معلوم ہے کہ میں نے کبھی بھی شکم سیر ہو کر رات نہیں گزاری جبکہ مجھے کسی بھوکے آدمی کی جگہ کے بارے میں علم ہو اور میں نے اسے کھانا کھلایا ہو تو میری تصدیق کر دیجئے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تصدیق کی اور آپ کے بھائی بھی سن رہے تھے

پھر آپ نے فرمایا، اے اللہ اگر آپ کو علم ہے کہ میں نے کبھی بھی کسی ننگے آدمی کا علم ہونے کی حالت میں قمیض نہیں پہنی تو آپ میری تصدیق کر دیجئے، چنانچہ آپکی تصدیق کر دی گئی اور آپکے بھائی بھی یہ سن کر رہے تھے، پھر آپ سجدے میں گر گئے اور فرمایا، اے اللہ میں اس وقت تک سجدے سے اپنا سر اٹھاؤں گا جب تک کہ آ میری اس تکلیف کو دور نہیں فرمائیں گے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپکی تکلیف دور فرما دی۔

۴۴۴۱- حسن بن محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن ادریس: احمد بن سنان، وہب بن جریر اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن عمیر کا بیان ہے:

حضرت سلیمان نے سرکش جنات میں سے ایک جن کے پاس پیغام بھیجا اور اسے آپکے پاس لایا گیا، جب وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے دروازے پر پہنچا تو اس نے ایک لکڑی لی اور اسے اپنے ہاتھ سے ناپا، اور پھر اسے دیوار کے پیچھے پھینک دیا اور وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے جا کر گری، یہ دیکھ کر آپ نے پوچھا یہ کیا ہے، اس پر آپ کو اس سرکش جن کے عمل کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ اس نے یہ عمل کیوں کیا؟ لوگوں نے کہا نہیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا، جو کچھ کرتے ہو کرو، کیونکہ تمھیں دنیا میں اس جیسے کاموں سے سابقہ پڑے گا''

۴۴۴۲- عبداللہ بن محمد، حسن بن محمد، محمد بن عبدالعزیز، علی بن حسن بن شقیق اور حسین بن واقد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن عبید اللہ بن عمیر نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

''ولم یصرّوا علیٰ مافعلوا وھم یعلمون (ال عمران-۱۳۵)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، وہ جانتے ہیں کہ اگر انہوں نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ انکی توبہ کو قبول فرمائیں گے''

۴۴۴۳- سلیمان بن احمد، یوسف القاضی، محمد بن ابی بکر مقدمی، ابوبکر حنفی اور طلحہ بن عمرو کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عبداللہ بن عبیداللہ بن عمیر نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

''والبحر المسجور'' (الطور:۶)

میں المسجور کی تفسیر بھڑ کتے ہوئے سے کی۔

۴۴۴۴- احمد بن جعفر النسائی، محمد بن جریر، محمد بن عمیر، زافر بن سلیمان اور رصافی کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن عبیداللہ بن عمیر کا بیان ہے:

جو شخص تقویٰ کو اپنا شعار بنالے اور پرہیز گاری کو اپنا شیوہ بنالے تو اس کے لئے کسی دنیادار آدمی کے سامنے ذلیل ہونا مناسب نہیں۔

عبداللہ بن عبیداللہ بن عمیر کی مسانید...... عبداللہ بن عبیداللہ بن عمیر نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں، اس کے علاوہ آپ نے حضرت ابوالدرداءؓ اور حذیفہؓ وغیرہ سے مرسلاً احادیث روایت کی ہیں۔

۴۴۴۵- حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مناظرہ...... محمد بن احمد عمیر اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے

''حضرت آدم (علیہ السلام) اور حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے درمیان مناظرہ ہوا، تو آدم علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا، آپکو اللہ تعالیٰ نے اپنی پیغمبری کے لئے منتخب کیا اور آپ کے ہم کلام بھی ہوئے، پھر انہوں نے اس بات کا بھی تذکرہ کیا کہ آپ نے ایک آدمی کو قتل کیا، اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا، اے آدم آپ لوگوں کے والد ہیں، اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی پیغمبری کے لئے منتخب کیا اور آپکے ہم کلام بھی ہوئے پھر انہوں نے اس بات کا بھی تذکرہ کیا کہ آپ نے ایک آدمی کو قتل کیا، اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا، اے آدم آپ لوگوں کے والد ہیں، اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنے فرشتوں کو آپکے سامنے سجدہ کروایا اور آپ کو اپنی جنت میں ٹھہرایا، پھر آپ نے اس کی نافرمانی کی، اگر آپ یہ نہ کرتے تو آپ اور آپکی اولاد جنت میں داخل ہوتی، یہ سن کر حضرت آدم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تم مجھے ایک ایسی بات پر ملامت کرتے ہو جس کا ہونا میری پیدائش سے پہلے ہی لکھ دیا گیا تھا، پھر رسول اکرم ﷺ نے دو مرتبہ یہ ارشاد فرمایا، پھر آدم (علیہ السلام) موسیٰ (علیہ السلام) پر حجت میں غالب آگئے۔[1]

حضرت ابوہریرہؓ کے حوالے سے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے، جبکہ عبداللہ بن عبید بن عمیر کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف عکرمہ عن عبداللہ عن عبداللہ بن عبید بن عمیر کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۴۴۶- ابوبکر بن خلاد، ابوبکر الطلحی، موسیٰ بن ہارون، محمد بن احمد بن حسن، ابراہیم بن ہاشم، حوثرہ بن اشرس، سوید ابوحاتم، عبداللہ بن عبیداللہ بن عمیر، انکے والد، اور انکے دادا کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ نے دریافت کیا، یا رسول اللہ کونسی نماز سب سے افضل ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، لمبے قیام والی۔ پھر اس شخص نے دریافت کیا، کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، تنگدست کا کوشش کر کے دیا ہوا صدقہ پھر اس نے دریافت کیا، کون سے مؤمن کا ایمان سب سے زیادہ کامل ہے؟ آپ نے جواب دیا جسکے اخلاق سب سے بہترین ہوں۔[2]

۱۔ صحیح مسلم کتاب القدر ۱۴ ...... ۲۔ سنن ابی داؤد ۳۶۸۲۔ ومسند الامام أحمد ۲/۲۵. ۴۲. ۴۲۷. ۵۲۷، والمستدرک ۱/۳. والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/۲۱۸. وفتح الباری ۱۰/۲۵۸.

یہ حدیث غریب ہے اور اس کو موصولاً روایت کرنے میں سوید متفرد ہیں اور صالح بن کیسان نے اسے زہری عن عبداللہ عن ابیہ کی سند سے جد کے واسطے کے بغیر نقل کیا ہے۔

۴۴۴۷- ایمان اور افضل جہاد کے متعلق حضور ﷺ سے سوال...... سلیمان بن احمد، یحیٰ بن عثمان بن صالح، عمرو بن خالد حرانی، بکر بن خنیس، عبداللہ بن ابی بدر، عبداللہ بن عبید بن عمیر اور انکے والد عبید کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ انکے دادا عمیر کا بیان ہے:

میرے دل میں ایک سوال تھا جس نے مجھے غمگین کیا ہوا تھا اور اسکے متعلق میں نے رسول اکرم ﷺ سے نہیں پوچھا تھا اور نہ ہی میں نے کسی اور کو آپ سے پوچھتے ہوئے سنا تھا، چنانچہ اس سوال کے لئے موقع کا انتظار کر رہا تھا۔ ایک مرتبہ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو وضو کرتے ہوئے پایا اور میں نے آپکو ان دو حالتوں میں سے ایک حالت میں پایا جن حالتوں میں آپ سے ملاقات کی میری چاہت ہوئی تھی، میں نے اس وقت آپکو فارغ اور خوش پایا تو عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھے کچھ سوال کرنے کی اجازت دیجئے، آپ نے فرمایا۔

''جی ہاں جو تمھارا دل چاہے پوچھو؟

تو میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، ساحت اور صبر پھر میں نے پوچھا کون سا مؤمن افضل ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، ''جسکے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ ہوں''

اسکے بعد میں نے پوچھا، کون سا جہاد افضل ہے؟ یہ سن کر آپ نے دیر تک سر جھکایا اور خاموش رہے اور میں ڈرنے لگا کہ کہیں آپ مجھ پر غصہ تو نہیں ہو گئے اور میں تمنا کرنے لگا کہ کاش میں آپ سے یہ سوال نہ کرتا، کیونکہ میں نے ایک روز قبل ہی آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا:

مسلمانوں میں سے سب سے بڑا جرم اس شخص کا ہے، جس نے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جو حرام نہیں کی گئی تھی لیکن اسکے سوال کی وجہ سے حرام کر دی گئی۔

چنانچہ میں نے کہا، میں اللہ اور اس کے رسول کے غصے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، اسکے بعد آپ نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا اور مجھ سے ارشاد فرمایا، آپ نے کیا سوال کیا تھا؟ میں نے کہا، کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ نے جواب دیا،

ظالم بادشاہ کے سامنے عدل وانصاف کی بات کرنا''

یہ حدیث عبداللہ بن عبید بن عمیر کے طریق سے غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف اسی سند سے مکمل طور پر نقل کیا ہے اور سلیمان کا قول ہے ابو بدر ثابت بنانی کے شاگرد بشار بن حکم مصری کی کنیت ہے۔

۴۴۴۸- احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی الابار، مخلد بن جعفر، جعفر فریابی، ہشام بن عمارہ، رفدہ بن قضاعہ غسانی، عبداللہ بن عبید بن عمیر اور انکے والد کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ ان کے دادا عمیر کا بیان ہے:

''رسول اکرم ﷺ فرض نمازوں میں ہر تکبیر کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھایا کرتے تھے''

یہ حدیث عبداللہ اور اوزاعی کے طریق سے غریب ہے اور رفدہ بن قضاعہ کے علاوہ کسی نے اسے روایت نہیں کیا ہے۔

۴۴۴۹- قرب قیامت کی نشانیاں...... ابو اسحٰق بن حمزۃ، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عون، سوید بن سعید، فرج بن فضالہ، عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی، اور حضرت حذیفہ بن الیمانؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''بہتر چیزیں قیامت کے قرب کی نشانیاں ہیں، جب آپ لوگوں کو دیکھیں کہ وہ نمازوں کو قضاء کریں، امانت کو ضائع کریں، سود کھائیں، جھوٹ کو حلال سمجھیں، انسانوں کے خون کو ہلکا سمجھیں، عمارتوں کو خوب بلند کریں، دین کو دنیا کے عوض فروخت کریں، قطع رحمی کریں، حاکم ضعیف ہو جائے، جھوٹ، سچ ہو جائے، ریشم مردوں کا لباس بن جائے، ظلم علی الاعلان ہو، طلاقوں کی کثرت ہو، موتیں اچانک ہونے لگیں، خیانت دار شخص کو امانت سپرد کی جائے اور امانت دار شخص خائن بتلایا جائے جھوٹے کی تصدیق کیجائے، سچے کو جھٹلایا جائے، تہمتوں کی کثرت ہونے لگے، بارش رک جائے، اولاد غصے کا باعث بنے، کمینے لوگوں کی کثرت ہو، شرفاء کی قلت ہو، فاسق فاجر سردار بن جائیں، جھوٹے وزیر بن جائیں، قبیلے کے سردار ظالم ہوں۔ قاری فاسق ہوں اور جب بھیڑ کی کھال پہننے لگیں، انکے دل مردار سے بھی زیادہ بدبودار ہوں، صبر کے بغیر چارہ نہ ہو، اللہ تعالیٰ انہیں ایک ایسے فتنے میں مبتلا کریں گے جس میں وہ یہودیوں کے تاریکی میں ٹامک ٹول مارنے کی طرح ٹامک ٹوئیاں ماریں گے، دینار ظاہر ہو جائیں اور دراھم طلب کئے جائیں۔

گناہوں کی کثرت ہو، امراء خیانت کرنے لگیں، قرآن کریم کو مزین کیا جائے، مسجدوں میں تصویریں بنائی جائیں، مینارے طویل ہو جائیں، دل برباد اور ویران ہو جائیں، شراب نوشی کی کثرت ہونے لگے، حدود کا نظام معطل ہو جائے، باندی اپنے آقا کو جنم دے، اور آپ ننگے پاؤں اور ننگے بدن لوگوں کو دیکھیں کہ وہ بادشاہ بن جائیں، بیوی شوہر کے ساتھ تجارت میں شرکت کرنے لگے، مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے لگیں اور عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کرنے لگیں، قسم طلب کے بغیر ہی اللہ کے نام کی قسم کھائی جانے لگے، آدمی گواہی طلب کے بغیر ہی اللہ کے نام کی قسم کھائی جانے لگے۔ آدمی گواہی طلب کیے بغیر ہی گواہی دینے لگے، اور جان پہچان والوں کو سلام کیا جائے، دنیا کے لئے دین کا علم سیکھا جانے لگے اور دنیا آخرت کے کاموں سے طلب کی جانے لگے، مال غنیمت کو ذاتی مال سمجھا جانے لگے، امانت کو مال غنیمت سمجھا جانے لگے، زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے، قوم کا سرداران میں سب سے زیادہ کمینہ شخص ہو، آدمی اپنے والد کی نافرمانی کرے والدہ پر ظلم کرے، دوست کے ساتھ نیکی کرے، بیوی کی اطاعت کرے، فاسق لوگوں کی آوازیں مسجد میں بلند ہوں، گانے والیوں اور گانے کے آلات کا رواج ہو، راستے میں شراب نوشی کی جانے لگے، ظلم کو فخر سمجھا جانے لگے، زبردستی کی خرید و فروخت ہو، شرائط کی کثرت ہو، قرآن کریم کو بانسری بنا دیا جائے، درندوں کی کھال استعمال کی جانے لگے، مساجد کو راستہ بنا دیا جائے، اس امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کرنے لگیں، جب یہ تمام نشانیاں پائی جانے لگیں تو اس وقت ایک سرخ آندھی، زمین میں دھنسنے، چہروں کے مسخ کئے جانے اور عذاب کی نشانیوں سے ڈرو،

عبداللہ بن عبید بن عمیر کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور اسے صرف فرج بن فضالہ نے روایت کیا ہے۔

۴۴۵۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، ابو معاویہ، عبید اللہ بن عمر بن ولید رصافی، عبداللہ بن عبید بن عمیر اور حضرت ابوالدرداءؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

''جس شخص نے کسی سے ایسی بات سنی جسے وہ بیان کرنا نہیں چاہتا ہے تو وہ اس کے پاس امانت ہوگی اگر چہ وہ اسے اس بات کو چھپانے کا حکم نہ دے''[۱]

عبداللہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور ان سے صرف عبید اللہ بن عمر بن ولید نے ہی اسے روایت کیا ہے:

۴۴۵۱- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، سفیان، عبید اللہ اور عبداللہ بن عبید بن عمیر کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

۱۔ مسند الامام أحمد ۶/۴۴۵. ومجمع الزوائد ۱۰/۹۷. وكنز العمال ۲۵۴۳۰.

ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے ارشاد فرمایا: یا رسول اللہ! کیا بات ہے کہ مجھے موت ناپسند ہے؟ آپ نے فرمایا، کیا تمہارے پاس کچھ مال ہے اس نے کہا جی ہاں، آپ نے فرمایا اسے صدقہ کرو، یہ سن کر اس نے کہا میں اسے صدقہ نہیں کر سکتا، اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آدمی کا دل اس کے مال کے ساتھ اٹکا ہوا ہوتا ہے، جب وہ اسے آگے بھیج دیتا ہے، تو اسکے ساتھ ملنا پسند کرتا ہے اور جب وہ اسے پیچھے ہی رکھتا ہے تو خود بھی پیچھے رہنا پسند کرتا ہے''۔[1]

اس حدیث کو عبدۃ نے بھی ثوری سے اسی طرح مرسلاً روایت کیا ہے، جبکہ یحیٰ بن یمان نے بھی اسی طرح رصافی سے روایت کیا ہے اور طلحہ بن عمرو نے اسے مسنداً اور متصلاً روایت کیا ہے۔

۴۴۵۲- قاضی ابو احمد محمد بن احمد مضرس، احمد بن یزید، سالم بن سالم، طلحہ بن عمرو اور عطاء کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے:

''ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ سے کہا، یا رسول اللہ کیا بات ہے مجھے موت ناپسند ہے؟ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا تیرے پاس کچھ مال ہے؟ اس نے کہا جی ہاں، تو آپ نے ارشاد فرمایا اسے صدقہ کرو، اس کے بعد حضرت ابو ہریرہؓ نے سابقہ حدیث جیسی روایت کی۔

(۲۴۸) الزہری[2]

ان عظیم لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے آپ کو علم اور دین کی خدمت کے لئے وقف کیا ایک ہستی ابو بکر محمد بن مسلم بن شہاب الزہری بھی ہیں ایک ماہر علم اور کثیر الحدیث راوی ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب جاہ وعزت اور ذی سخاوت انسان تھے۔

۴۴۵۳- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، احمد بن محمد بن حسین، محمد بن اسحٰق، ابو معمر اور سفیان بن عیینہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عمرو بن دینار کا قول ہے:

میں نے ابن شہاب سے زیادہ علم حدیث میں بصیرۃ رکھنے والا شخص نہیں دیکھا۔

۴۴۵۴- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، عبدالرحمن بن مہدی اور وہیب کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ ایوب کا قول ہے:

میں نے زہری رحمہ اللہ سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔

۴۴۵۵- ابو حامد بن جبلۃ، ابو العباس سراج، محمد بن مسعود طرسوی، محمد بن عبدالملک عبدالرزاق اور معمر کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ہم نشینوں سے ارشاد فرمایا، کیا تم ابن شہاب کی مجلس میں حاضر ہوتے ہو، انہوں نے کہا جی ہاں، ہم انکی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں، یہ سنکر آپ نے ارشاد فرمایا انکے پاس جایا کرو، کیونکہ گزری ہوئی سنتوں کے بارے میں ان سے

---

[1] اتحاف السادۃ المتقین ۱۴۶/۸، ۱۰/ ۲۳۰۔

[2] طبقات ابن سعد ۱۶۵/۹۔ والتاریخ الکبیر ۲۹۳/۱۔ والجرح ۳۱۸/۸۔ والجمع ۴۴۹/۲۔ وسیر النبلاء ۳۲۶/۵۔ والکاشف ۵۲۳۴/۳۔ وتاریخ الاسلام ۳۲۶/۵۔ والکاشف ۵۲۳۴/۳۔ وتاریخ الاسلام ۱۳۶/۵۔ ومیزان الاعتدال ۱۸۷/۴۔ وتہذیب التہذیب ۴۴۵/۹۔ والتقریب ۲۰۷/۲۔ وتہذیب الکمال ۵۶۰۶۔ (۴۱۹/۲۶)

بڑا کوئی عالم باقی نہیں رہا۔

محمد بن عبدالملک نے ایک دوسرے طریق میں اس بات کا اضافہ کیا ہے کہ یہ بات جب حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہی تو اس وقت حسن بصری رحمہ اللہ اور انکے ساتھی علماء زندہ تھے۔

۴۴۵۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، عبدالرحمن بن مہدی، حماد بن زید ابن برد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مکحول نے ارشاد فرمایا:

گزری ہوئی سنتوں کے بارے میں زہری سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں۔

۴۴۵۷-احمد بن محمد بن عبداللہ صائغ، محمد بن اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن یحییٰ اور محمد بن معروف کے حوالے سے منقول ہے کہ سفیان کا بیان ہے:

جس دن زہری کا انتقال ہوا، اس دن زمین پر حدیث کے بارے میں ان سے زیادہ جاننے والا کوئی شخص نہیں تھا۔

۴۴۵۸-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، عبدالرزاق، سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق اور معمر کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ صالح بن کیسان کا بیان ہے۔

میں اور زہری جمع ہو کر علم میں مشغول ہو گئے، پھر ہم نے احادیث کو لکھنے کا فیصلہ کیا، چنانچہ ہم نے آپ ﷺ سے مروی تمام احادیث لکھیں پھر زہری نے کہا، صحابۂ کرام سے منقول ارشادات کو بھی لکھیں، کیونکہ وہ بھی سنت ہیں، لیکن میں نے کہا وہ سنت نہیں چنانچہ میں نے وہ نہیں لکھے جبکہ زہری نے وہ بھی لکھے اور وہ کامیاب رہا، جبکہ میں نے اپنا علم ... رہا یہ ضائع کر دیا۔

۴۴۵۹-احمد بن جعفر، عبدالرحمن، عبداللہ بن احمد، انکے والد امام احمد بن حنبل اور عبدالرزاق نے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ معمر کا قول ہے:

میں نے زہری جیسا شخص حدیث میں اور حماد بن سلمہ جیسا شخص قیاس کے معاملے میں کبھی نہیں دیکھا۔

۴۴۶۰-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد عبدالرزاق کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ معمر کا بیان ہے:

ولید کے قتل تک ہم یہ سمجھتے تھے کہ ہم نے زہری سے بہت زیادہ احادیث روایت کی ہیں، لیکن ایک مرتبہ انکے رجسٹر جانوروں پر لاد کر لائے گئے اور کہا گیا کہ یہ زہری کا علم ہے، جو ولید کی الماری میں تھا۔

۴۴۶۱-احمد بن محمد بن عبدالوہاب، ابوالعباس سراج، محمد بن عبدالملک بن زنجویہ اور ابوصالح کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ لیث کا قول ہے:

میں نے زہری سے زیادہ جامع اور زیادہ علم رکھنے والا کوئی عالم نہیں دیکھا، اگر آپ ابن شہاب کو ترغیب کی احادیث بیان کرتے ہوئے سنتے تو آپ یہ سمجھتے کہ یہ اس میں ہی ماہر ہوں گے اور اگر انہیں انبیاء اور اہل کتاب کے بارے میں احادیث بیان کرتے ہوئے سنتے، تو آپ یہ خیال کرتے کہ اس فن میں ہی ماہر ہوں گے اور اگر آپ انہیں عرب اور انساب کے بارے میں بات کرتے دیکھتے تو یقیناً یہ خیال کرتے کہ یہ اسی فن کے امام ہوں گے اور جب وہ قرآن کریم اور حدیث کے بارے میں بات کرتے تو ان کی بات ایک جامع فکر ہوتی۔

۴۴۶۲-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، نوح بن زید اور ابراہیم بن سعد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے ابن شہاب کو بیان کرتے ہوئے سنا:

ہشام کے کاتب سالم کی مجھ سے ملاقات ہوئی، تو انہوں نے مجھ سے کہا، امیر المؤمنین نے آپ کے بارے میں یہ حکم دیا ہے

کہ آپ ان کے بیٹے کے لئے اپنی احادیث لکھوائیں، یہ سنکر آپ نے اسے کہا اگر آپ مجھ سے دو حدیثوں کے بارے میں پے درپے استفسار کریں گے تو آپ نہیں لکھ سکیں گے، لہذا آپ میرے پاس ایک یا دو کاتب بھیجیں، کیونکہ بہت کم ہی ایسا ہوا ہے کہ کچھ لوگوں نے مجھ سے اس چیز کے بارے میں نہ پوچھا جسکے بارے میں گزشتہ دن مجھ سے پوچھا گیا تھا۔

چنانچہ اس نے دو کاتب بھیجے جو میرے پاس ایک سال تک آتے جاتے رہے۔

پھر ہشام کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو اس نے مجھ سے کہا، اے ابوبکر میرا خیال ہے کہ ہم نے آپکا علم کم کر دیا ہے میں نے کہا ہرگز نہیں، کیونکہ آپ لوگ تو بلند زمین پر تھے اور اب وادی کی گہرائی میں اترے ہو۔

۴۴۶۳- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق سراج، ابن عسکر اور ابن ابی مریم کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ لیث بن سعد کا بیان ہے۔

ابن شہاب کے سامنے طشتری رکھی گئی اور اپنا ہاتھ اس میں رکھ کر ایک حدیث کو یاد کرنے لگے، تو اسی حالت میں صبح ہوگئی اور ان کا ہاتھ اس طشت میں ہی تھا اور صبح کے وقت انہیں وہ حدیث یاد آئی تو انہوں نے اس کی تصحیح کی۔

۴۴۶۴- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، محمد بن سہل، اصبغ بن الفرج، ابن وہب اور یونس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا بیان ہے۔

علم ایک وادی کے مانند ہے لہذا جب آپ وادی میں اتریں تو اس سے نکلنے تک آپ اطمینان اور وقار کو لازم پکڑیں اور جب تک آپ کے ذریعے کاٹا نہیں جائے اس وقت تک آپ کاٹ نہیں سکتے ہیں۔

۴۴۶۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، عبدالرزاق اور معمر کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا بیان ہے۔

میں عروہ بن زبیر کے دروازے پر آتا اور وہاں بیٹھتا، پھر واپس چلا جاتا اور اندر داخل نہ ہوتا اور اگر میں اندر داخل ہونا چاہتا تو داخل ہو جاتا اور یہ کام میں انکی عظمت کی وجہ سے کرتا۔

۴۴۶۶- احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، انکے والد عبدالرزاق اور معمر کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا قول ہے

میرے گھٹنے آٹھ سال تک سعید بن مسیب کے گھٹنوں کو چھوتے رہے۔

۴۴۶۷- سلیمان بن احمد، احمد بن یحیٰ، زبیر بن بکار، محمد بن حسن بن زبالہ اور مالک بن انس کے حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا بیان ہے۔

میں نے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ کی خدمت کی، یہاں تک کہ اگر میں دروازے پر جاتا اور آپکی باندی دروازہ کھولتی اور آپ اس سے پوچھتے دروازے پر کون ہے تو وہ کہتی آپکا غلام اور وہ مجھے انکا غلام سمجھتی اور میں انکی خدمت میں لگا رہتا تھا یہاں تک کہ ان کے لئے وضو کا پانی بھی بھر کر لاتا تھا۔

۴۴۶۸- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن ابار، موسیٰ بن سہل، محمد بن حسن یقطینی، محمد بن محمد بن سلیمان، عبدالوہاب بن ضحاک، حیوہ اور شعیب بن ابی حمزہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری رحمہ اللہ کا بیان ہے۔

میں پینتالیس سال تک شام اور حجاز آتا جاتا رہا اور میں نے جب بھی کوئی حدیث سنی اسے نیا سمجھا اور عبدالوہاب نے اپنی روایت میں پچیس سال کہا ہے، پینتالیس کے بجائے۔

۴۴۶۹- احمد بن جعفر بن سلم، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عباد، سفیان اور مالک بن انس کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا

بیان ہے۔

میں علم کی طلب میں تین دن تک سعید بن میتب کے پیچھے پیچھے لگا رہا۔

۴۴۷۰-محمد بن علی، احمد بن محمد بن حسن ضراب، علی بن محمد حلوانی، احمد بن بشر بن بکر، انکے والد اور اوزاعی کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری رحمۃ اللہ کا قول ہے:

ہم جب کسی عالم کے پاس جاتے تو اس سے جو ادب سیکھتے وہ ہمیں اس سے سیکھے جانے والے علم سے زیادہ محبوب ہوتا۔

۴۴۷۱-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعید اور سفیان کے حوالے سے منقول ہے کہ زہری کہا کرتے تھے۔

مجھے فلاں شخص نے حدیث بیان کی جو علم کا ایک برتن ہے اور وہ عالم نہیں کہا کرتے تھے بلکہ عالم کو علم کا برتن کہا کرتے تھے۔

۴۴۷۲-سلیمان بن احمد، احمد بن یحیٰی ثعلب، زبیر بن بکار، محمد بن حسن زبالہ اور مالک بن انس کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ علم کی سب سے پہلے تدوین کرنے والا شخص زہری ہیں۔

۴۴۷۳-ابو حامد بن جبلہ، ابوالعباس سراج، داؤد بن رشید اور ابوالملیح کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

ہمیں اس بات کی امید نہیں تھی کی ہم بھی امام زہری کے پاس احادیث لکھا کریں گے، یہاں تک کہ ہشام نے انہیں مجبور کیا اور انہوں نے انکے بیٹوں کے لئے احادیث لکھیں اور لوگوں نے بھی احادیث لکھیں۔

۴۴۷۴-ابو حامد بن جبلۃ، ابوالعباس، ابراہیم بن سعید اور سفیان کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا قول ہے۔

ہم لکھنے کو ناپسند کرتے تھے یہاں تک کہ بادشاہ نے ہمیں اس پر مجبور کیا تو ہم نے نا... ہما لوگوں کو اس سے منع کردیں۔

۴۴۷۵-ابو حامد، ابوالعباس، ابوہمام، ابن وہب اور یونس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن شہاب کا قول ہے:

علم خزانہ ہے اور سوالات اسے کھولتے ہیں۔

۴۴۷۶-ابراہیم احمد المقری، عمرو بن احمد بن سنان منبجی، احمد بن یحیٰی، ابو عطاء مغیرہ بن سقلاب اور محمد بن احمد بن اسحٰق کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے:

علم کو سوال کے ذریعے شکار کیا جاتا ہے جیسا کہ وحشی جانوروں کو شکار کیا جاتا ہے۔

۴۴۷۷-احمد بن محمد بن حسین، ابوالعباس سراج، ابوہمام، ابن وہب، ضمام، اسماعیل اور عقیل کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ابن شہاب دیہاتی لوگوں کو تعلیم کی غرض سے انکے پاس ٹھہرا کرتے تھے۔

۴۴۷۸-سند گزشتہ سے ہی معمر کا قول ہے میں مقام رصافہ میں زہری کے پاس آیا، تو ان سے جب بھی کوئی کسی حدیث کے بارے میں سوال کرتا تو اسے میرے حوالے کردیتے۔

۴۴۷۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، عفان، بشر بن مفضل اور عبدالرحمٰن بن اسحٰق کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا بیان ہے۔

میں نے سوائے ایک حدیث کے نہ کسی حدیث کو دہروایا اور نہ ہی مجھے کسی حدیث میں شک ہوا اور جب میں نے اپنے ساتھی سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ ویسی ہی تھی جیسی میں نے یاد کی ہوئی تھی۔

۴۴۸۰-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ابن عسکر، عبداللہ بن صالح اور لیث بن سعد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے:

میں نے کبھی کوئی چیز یاد کرنے کے بعد نہیں بھلائی۔

۴۴۸۱- احمد بن محمد بن عبدالوہاب ابوالعباس سراج، محمد بن صباح، ولید بن مسلم اور اوزاعی کے اسنادی حوالے سے زہری کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

علم نسیان اور مذاکرہ علم کو چھوڑ دینے سے ختم ہو جاتا ہے:

۴۴۸۲- ابواحمد محمد بن احمد عطریفی، عمرو بن ایوب، ابوسعید اشج، یونس بن بکیر اور محمد بن اسحٰق کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے:

علم کو بھٹکانے والی کئی چیزیں ہیں، عالم کا اپنے علم کو چھوڑ دینا یہاں تک کہ وہ رخصت ہو جائے نسیان اور جھوٹ علم کے غوائل اور اسکو بھٹکانے والی چیزیں ہیں اور ان میں سے سب سے زیادہ سخت جھوٹ ہے۔

۴۴۸۳- ابراہیم بن محمد مقری، عمرو بن سنان، احمد بن عطاء، مغیرہ بن سقلاب اور محمد بن اسحٰق کے حوالے سے زہری نے گزشتہ قول جیسا قول نقل کیا گیا ہے۔

۴۴۸۵- حبیب بن حسن، علی بن حسن قافلائی، سلیمان بن ایوب صیرفی اور یونس بن یزید کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے:

اگر آپ اس علم کو ایک ساتھ بہت زیادہ لینے کی کوشش کریں گے، تو یہ تم پر غالب آ جائے گا اور تم کچھ بھی لینے میں کامیاب نہیں ہو سکو گے، اس علم کو آہستہ آہستہ دن رات ایک کر کے حاصل کرو گے تو اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

۴۴۸۶- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، علی بن مدنی یوسف بن ماجشون کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ہمارے لڑکپن کے زمانے میں ابن شہاب نے مجھ سے اور میرے بھائی اور چچازاد بھائی سے کہا کہ ہم ان سے حدیث کے متعلق سوال کریں، پھر انہوں نے ارشاد فرمایا، اپنے لڑکپن کی بناء پر اپنے آپ کو حقیر مت جانو، کیونکہ حضرت عمرؓ جب بھی کوئی مشکل مسئلہ درپیش آتا تو نوجوانوں کو بلا کر ان سے اسکے متعلق مشورہ کرتے تھے اور آپ اس سے ان کی عقلوں کی تیزی کو جانچا کرتے تھے۔

۴۴۸۶- حسن بن علا، ہیثم بن خلف، ابراہیم بن سعد، معن اور زہری کے بھتیجے کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے۔

لوگوں کی ایجاد کردہ مروت میں سے فصاحت مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔

۴۴۸۷- احمد بن جعفر بن سلام، احمد بن علی ابار، محمد بن یزید آدمی، معن اور زہری کے بھتیجے کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایک مرتبہ زہری ایک ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے جو غلطیاں کر رہا تھا، تو انہوں نے ارشاد فرمایا، اگر جماعت کی نماز کو تنہا نماز پر فضیلت نہ ہوتی تو میں اس شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھتا۔

۴۴۸۸- احمد بن اسحٰق، ابوالطیب احمد بن روح، سری بن عاصم اور سفیان کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا قول ہے۔

علم مذکر ہے اور اسے مردوں میں سے مذکر ہی پسند کرتے ہیں۔

۴۴۸۹- محمد بن حمید، عبداللہ بن ابی داؤد، سلیمان بن معبد، سعید بن عامر اور ابوبکر ھذلی، کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

زہری نے مجھ سے کہا، اے ہذلی کیا تمہیں حدیث پسند ہے، انہوں نے جی ہاں، اس پر زہری نے کہا، حدیث کو مذکر مرد ہی پسند کرتے ہیں اور مؤنث مرد اسے ناپسند کرتے ہیں۔

۴۴۹۰- ابوبکر بن محمد بن احمد بن عبدالوہاب، حسن بن ہارون، داؤد بن رشید، بقیہ اور عتبہ بن ابی حکیم کے اسنادی حوالے سے نقل

کیا گیا ہے کہ:

اسحٰق بن عبداللہ نے مدینہ منورۃ میں امام زہری کی مجلس میں شرکت کی اور وہاں وہ کہنے لگے، قال رسول اللہ ﷺ، اس پر زہری نے کہا، تم کو کیا ہو گیا ہے؟ اللہ تعالیٰ تمہارا ناس کرے، اے ابوفروۃ تمہیں ایسا کہنے کی جرأت کیسے ہوگئی، اپنی حدیث کو فوراً مسنداً بیان کیجئے کیا آپ ہم سے ایسی احادیث بیان کرتے ہیں کہ جن کی نہ نکیل ہے اور نہ مہار

۴۴۹۱-احمد بن محمد بن حسین، محمد بن اسحٰق الثقفی، عباس بن محمد، سلیمان بن داؤد ہاشمی اور ولید بن محمد کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

جب زہری رحمہ اللہ کا گزر ابوحازم پر سے ہوا اور وہ کہہ رہے تھے، قال رسول اللہ ﷺ تو زہری نے کہا مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں ایسی احادیث سنتا ہوں جنکی نہ نکیل ہے اور نہ مہار۔

۴۴۹۲-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سعید، ہارون بن معروف، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ اور ابورزین کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے:

رسول اکرم ﷺ کی احادیث میں سے ناسخ منسوخ کی پہچان نے فقہاء کو تھکا کر رکھ دیا ہے اور انہیں عاجز اور درماندہ کر دیا ہے۔

۴۴۹۳-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، علی بن یحییٰ، ہشام بن یوسف، اور معمر کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا قول ہے:

اللہ تعالیٰ کی عبادت میں سے علم سے افضل کوئی چیز نہیں

۴۴۹۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلیمان شاذ کونی، ابن یمان اور محمد بن عجلان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری نے ارشاد فرمایا:

عالم کی فضیلت عابد کی ایک سو درجہ ہے اور ہر درجے کے درمیان چھریرے بدن والے تیز رفتار گھوڑے کے پانچسو قدموں کے بقدر فاصلہ ہے۔

۴۴۹۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر بن ابی عاصم، رحیم، ولید بن مسلم اور قاسم بن ہزان کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے:

لوگ اس عالم کی بات پر بھروسہ نہیں کرتے جو عمل نہیں کرتا اور اس عالم کی بات پر راضی نہیں ہوتے ہیں جو خود راضی نہیں ہوتا ہے۔

۴۴۹۶-حبیب، ابوشبیب حرانی، ابوزید، ہارون بن معروف، ضمرہ اور یونس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے کہ: کتابوں کی خیانت سے بچو، جب ان سے پوچھا گیا کتابوں کی خیانت کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، انہیں علم سے روک کر رکھنا۔

۴۴۹۷-احمد بن محمد بن مقسم، ابوبکر خلال، ربیع بن سلیمان، شافعی اور مالک بن انس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے:

مجلس میں بغیر نسخے کے حاضر ہو جانا ذلت ہے۔

۴۴۹۸-محمد بن علی بن حبیش، عمر بن ایوب، ابومعمر، عبداللہ بن معاذ اور معمر کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا بیان ہے:

جب مجلس طویل ہو جاتی ہے تو اس میں شیطان کا بھی حصہ ہوتا ہے۔

۴۴۹۹-ابوبکر بن یونس بن حسن، محمد بن یونس کدیمی، عبدالملک بن قریب اصمعی اور مالک بن انس کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ ابن شہاب کا قول ہے:

میں ثعلبہ بن ابی صغیر کے پاس بیٹھا، تو انہوں نے مجھ سے کہا، میں دیکھتا ہوں کہ تم علم حاصل کرنے کا شغف رکھتے ہو، میں

نے کہا: جی ہاں، تو انہوں نے کہا اس شیخ یعنی سعید بن میسب کو لازم پکڑو، اسکے بعد میں نے سعید بن میسب کو لازم پکڑا اور سات سال تک میں ان کے ساتھ رہا، پھر میں عروہ بن زبیر کے پاس منتقل ہوا اور میں نے سمندر کے ایک بڑے حصے کو چیر ڈالا۔

۴۵۰۰-عبدالرحمٰن بن احمد بن جعفر، مکی بن عبدان، محمد بن یحیٰ، یحیٰ ابن بکیر، لیث بن سعد سے منقول ہے کہ ابن شہاب نے فرمایا:

علم کے لئے جتنا صبر میں نے کیا اتنا کسی نے نہیں کیا اور میری طرح کسی نے علم کو نہ پھیلایا ہوگا عروۃ بن زبیر ایک کنواں ہیں جن کو ڈول گدلا نہیں کر پاتے اور ابن میسب لوگوں کے لئے جب بیٹھے تو انکا نام چار دانگ عالم میں پھیلا

۴۵۰۱-محمد بن احمد بن حسن، ابو اسماعیل ترمذی، عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی، مالک بن انس سے منقول ہے کہ:

ابن شہاب سے بنو امیہ میں سے کسی نے پوچھا ابن میسب کے بارے میں تو انہوں نے بتلا دیا اور ان کے حال کے بارے میں خبر دی، یہ بات سعید ابن المسیب کو معلوم ہوئی پھر اس کے بعد ابن شہاب سعید بن میسب کے پاس تشریف لائے اور ان کو سلام کیا تو انہوں نے اس کا جواب نہیں دیا، جب سعید بن میسب جانے لگے تو ابن شہاب ان کے ساتھ ہو لیئے اور پوچھا کیا بات ہے میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا؟ میری طرف سے کوئی بری بات تو پیش نہیں آئی؟ حضرت نے فرمایا آپ نے میرا ذکر بنو مروان کے سامنے کیوں کیا۔

۴۵۰۲-عبدالرحمٰن بن احمد، مکی بن عبدان، محمد بن یحیٰ، نعیم بن حماد، سفیان، زہری سے منقول ہے کہ

ابن میسب سے صرف غصہ کے وقت حدیث بیان کروائی جا سکتی تھی میرے ان کی خدمت میں چھ سال اسطرح گزرے کہ میرے زانوں ان کے زانوؤں سے ملے ہوتے تھے، جب مجھے حدیث نکلوانی ہوتی تو میں کہتا کہ فلاں نے اس طرح کہا ہے اور فلاں نے اس طرح۔

۴۵۰۳-عبدالملک کے زمانہ میں مدینہ میں قحط..... عبدالرحمٰن بن احمد، ابو حاتم مکی بن عبدان، محمد بن یحیٰ عطاف بن خالد مخزومی عبدالاعلیٰ، عبداللہ بن ابی فروہ اور ابن شہاب سے منقول ہے کہ:

اہل مدینہ کو عبدالملک کے زمانے میں ایک قحط کا سامنا کرنا پڑا اور تمام لوگ اس کی زد میں آ گئے تھے، مجھے خیال ہوا کہ قحط نے ہمیں جتنا پریشان کیا ہے اتنا پورے شہر میں کسی کو نہ کیا ہوگا اسلئے کہ مجھے اپنے اہل کا حال خوب معلوم تھا تو میں نے غور کیا کہ کون ہو سکتا ہے جو رشتہ داری یا محبت کی وجہ سے اس سے امید لگاؤں کہ وہ کچھ مجھے دے دے گا تو مجھے ایسا کوئی نظر نہ آیا تو میں نے جی میں کہا کہ رزق تو اللہ کے ہاتھ میں ہے لہذا میں نکل پڑا یہاں تک کہ دمشق آ پہنچا تو میں نے اپنا سامان سفر کھولا اور مسجد چلا گیا وہاں سب سے بڑی مجلس میں بیٹھ گیا یہاں سب سے زیادہ لوگ جمع تھے اس دوران ایک شخص عبدالملک کی طرف سے آیا خوب موٹا تازہ اور گوری چٹی چمڑی والا تو وہ اس مجلس کی طرف آیا جس میں میں بھی موجود تھا تو لوگوں نے اسے راستہ دیا وہ جا کر منبر پر بیٹھ گیا اور کہنے لگا امیر المؤمنین کے پاس آج ایک ایسا خط آیا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں آیا لوگوں نے پوچھا وہ کیا؟ اس نے کہا عامل مدینہ ابن اسماعیل نے لکھا ہے کہ ابن زبیر کی ام ولد کا لڑکا انتقال کر گیا تو اس کی ماں نے اس کی میراث لینی چاہی تو عروہ بن زبیر نے اسے منع کر دیا ہے اور کہتے ہیں کہ اسے میراث نہیں ملتی ہے۔ اب امیر المؤمنین کو وہم سا ہو رہا ہے کہ انہوں نے سعید بن میسب سے حدیث سنی ہے جو وہ عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہیں لیکن امیر المؤمنین کو یہ حدیث یاد نہیں آ رہی ہے تو ابن شہاب کہتے ہیں میں نے کہا: میں وہ حدیث تم کو بتلاتا ہوں تو قبیصہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے چلا یہاں تک کہ ہم امیر المؤمنین کے گھر پہنچے پھر ہم اس کمرے میں گئے جہاں عبدالملک بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا، السلام علیکم عبدالملک نے کہا: آ جائیں تو قبیصہ اندر گئے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اس نے کہا، امیر المؤمنین! یہ وہ حدیث بیان

کرتا ہے جو آپ نے سعید بن مسیب سے سنی تھی امہات اولاد کے سلسلے میں تو عبدالملک نے کہا: کیا ہے وہ حدیث؟ تو میں نے کہا: میں نے سعید بن المسیب کو سنا کہ عمر بن خطابؓ نے امہات اولاد کے بارے میں حکم فرمایا کہ ان کی اولاد (بیٹوں) کے مال میں سے انکی قیمت لگائی جائیگی ایک عادل شخص سے پھر اتنے مال میں سے ان کو آزاد کر دیا جائیگا اور یہی حکم رہا ان کی خلافت کے شروع میں پھر قریش میں سے ایک شخص کا انتقال ہوا اس کا ایک بیٹا تھا اسکی ام ولد سے حضرت عمر اس لڑکے کو پسند فرماتے تھے ایک دفعہ یہ لڑکا اپنی والدہ کی وفات کے بعد حضرت عمر کے سامنے سے گزرا مسجد میں تو حضرت عمر نے پوچھا اے بھتیجے! تمہاری ماں کے سلسلے میں کیا برتاؤ برتا گیا اس نے کہا اچھا برتاؤ کیا گیا ان لوگوں نے مجھے اختیار دیا اس کا کہ یا تو میری ماں غلام رہے ان کی یا پھر وہ مجھے اپنی والدہ کی میراث نہ دیں تو دوسری صورت مجھے زیادہ آسان لگی اس سے کہ میری ماں انکی غلام رہے تو حضرت عمر نے فرمایا: کیا میں نے اس میں ایک عادل شخص کی قیمت کا اعتبار نہیں کیا تھا؟ میں جو بھی رائے دوں یا امر کروں تم لوگ اس میں کیڑے نکالتے ہو پھر آپ منبر کو گئے اور تشریف فرمائی جب ایک معتد بہ حصہ لوگوں کا حاضر ہو گیا تو فرمایا: لوگو! میں نے امہات اولاد کیلئے جو حکم دیا تھا اس کو تم خوب جانتے ہو اس کے باوجود لوگ اسکے خلاف کر رہے ہیں پس جس شخص کے پاس ام ولد ہو تو جب تک وہ زندہ ہے وہ اس کی ملکیت ہے جب وہ مرجائے تو ام ولد آزاد ہے اسکا کوئی مالک نہیں'

عبدالملک نے پوچھا، کون ہو تم؟ انہوں نے کہا: میں محمد بن مسلم بن عبداللہ بن شہاب ہوں تو عبدالملک نے کہا: تم وہی جسکے باپ کا نام فتنوں میں بہت رہا اس نے ہمیں اس زمانے میں بہت تکلیف دی فرماتے ہیں میں نے کہا: امیر المؤمنین: آپ اسی طرح کہہ دیجئے جس طرح ایک نیک بندے نے کہا تھا" اجل لاتثریب علیکم الیوم" فرماتے ہیں پھر میں نے کہا: امیر المؤمنین! میرے لئے کچھ مقرر کر دیجئے اس لئے کہ مجھے دیوان سے کچھ نہیں ملا اس نے کہا: آپ کے شہر میں جب سے یہ قحط ہوا ہے سب نے کسی کے لئے کچھ بھی مقرر نہیں کیا ہے پھر انہوں نے دیکھا قبیصہ کو میں اور قبیصہ ان کے سامنے کھڑے ہوئے تھے پھر اشارہ کر دیا کہ میرے لئے کچھ مقرر کر دیا جائے تو قبیصہ نے مجھ سے کہا کہ امیر المؤمنین نے تمہارے لئے مقرر کر دیا ہے میں نے کہا۔

امیر المؤمنین! کچھ صلہ بھی عنایت فرمائیں اس لئے کہ میں جب گھر سے نکلا تو وہ بہت زیادہ حاجت مند تھے جسکو سوائے اللہ کے کوئی اور نہیں جانتا اور قحط نے پورے شہر کو لپیٹ میں لیا ہے تو اس نے کہا: امیر المؤمنین نے تم کو صلہ بھی عنایت کیا پھر میں نے کہا: امیر المؤمنین ایک خادم بھی عنایت کر دیں اس لئے کہ میرے گھر والوں کا کوئی خادم نہیں ہے صرف ایک بہن ہے جو ان کے لئے روٹیاں پکاتی ہے آٹا گوندتی ہے۔ اس نے کہا: امیر المؤمنین! نے تم کو خادم بھی دیا بس۔

ابن شہاب فرماتے ہیں پھر ہشام بن اسماعیل کو خط میں لکھ دیا کہ سعید بن مسیب کو میرے پاس بھیجدے کہ ان سے وہ حدیث پوچھے جو وہ عمر بن خطاب سے نقل کرتے ہیں امہات اولاد کے بارے میں ہشام بن اسماعیل نے ان کو وہ حدیث لکھ بھیجی جو میں نے انکو بتائی تھی اس میں ایک حرف کی بھی کمی بیشی نہیں تھی۔

۴۵۰۴- احمد بن محمد بن حسن، محمد بن اسحٰق ثقفی، اسماعیل بن موسیٰ سعدی، ابن عیینہ زہری سے نقل کرتے ہیں۔

میں عبدالملک کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس نے یہ آیت تلاوت کی" والذی تولی کبرہ منهم له عذاب عظیم" اس نے کہا کہ یہ حضرت علی کے بارے میں نازل ہوئی ہے زہری کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ امیر کی اصلاح کریں یہ بات نہیں مجھے عروہ نے حضرت عائشہ سے یہ نقل کیا ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن ابی بن سلول کے بارے میں نازل ہوئی۔

۴۵۰۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابو اسحٰق فزاری، اوزاعی، زہری سے منقول ہے کہ:

گزرے وقتوں کے علماء کہا کرتے تھے سنت کو لازم پکڑ لینا ہی نجات ہے علم تو جلدی اٹھا لیا جائے گا سو علم کے پھیلنے میں دنیا کا

وجود ہے علم کے جانے کی صورت میں کارخانہ عالم لپیٹ دیا جائے گا۔

۴۵۰۶- ابواحمد محمد بن احمد، محمود بن محمد واسطی، محمد بن صباح، ولید بن مسلم، اوزاعی، زہری سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مؤمن جب زنا کررہا ہوتا ہے وہ مؤمن نہیں رہتا'' تو میں نے زہری سے پوچھا: یہ کیسی حدیث ہے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی طرف سے علم ہے رسول پر پہنچا تھا اور ہم کو لازم ہے کہ اسکو تسلیم کریں رسول اللہ ﷺ کی احادیث جس طرح اسی طرح انہوں نے ذکر کردی ہیں۔

۴۵۰۷- سلیمان بن احمد، مسعدہ بن سعد عطار، ابراہیم بن منذر، عبداللہ بن محمد بن قنفذ، ابن اخی ہشام اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ:

حضرت عمر لبید بن ربیعہ کے اس قصیدہ کو پڑھنے کا حکم کرتے جس میں اس نے کہا تھا اپنے پروردگار سے تقویٰ اختیار کرنا ہی بہترین عبادت ہے اللہ کے ارادے سے میری تاخیر اور میرا جلدی کرنا ہے میں اللہ کی حمد کرتا ہوں اسکا کوئی شریک نہیں اس کے ہاتھ میں خیر ہے جو چاہے کرلیتا ہے جس کو وہ خیر کے راستے کی ھدایت کرے وہ ہدایت پالیتا ہے خوش عیش ہو کر اور جسکو چاہے وہ گمراہ کردے۔

۴۵۰۸- سلیمان بن احمد، سعدہ بن سعد، ابراہیم بن منذر، ابراہیم بن محمد بن عبدالعزیز زہری: ابن شہاب سے منقول ہے کہ:

میں عبیداللہ بن عتبہ کے ہاں گیا وہ غصے میں لال پیلے ہورہے تھے میں نے پوچھا کیوں غصے میں ہیں کہنے لگے: میں تمہارے امیر عمر بن عبدالعزیز کے پاس ابھی گیا تھا ان کے ساتھ عبداللہ بن عمرو بن عثمان بیٹھے ہوئے تھے میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے میرے سلام کا کوئی جواب نہیں دیا تو میں نے کہا:

''تم دونوں اس پر گھمنڈ نہ کرو کہ تم کو دیا گیا تو تم آپس میں لگے ہوتے ہو۔ کچھ لوگ نہیں ڈرتے تکبر کے شر سے بھی اور تم کو تو زمین کی اسی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اس میں دوبارہ لوٹ جانا ہے اور اسی سے محشر کو جاؤ گے۔

زہری کہتے ہیں میں نے ان سے کہا کہ آپ جیسے فقیہ، افضل اور اس عمر میں شعر کہتے ہیں؟ فرمانے لگے: غصہ والا شخص جب پھر اس نکال لیتا ہے تو مطمئن ہو بیٹھا ہے۔

۴۵۰۹- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن محمد اموی، عیسیٰ بن عبداللہ تمیمی کہتے ہیں کہ مجھے اہل علم میں سے ایک شیخ نے بتلایا کہ ایک شخص زہری کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھے کوئی حدیث بیان کرو انہوں نے فرمایا: تم لغت نہیں جانتے اس نے کہا ہو سکتا ہے کہ میں جاؤں انہوں نے پھر ایک سوال کیا پوچھا کہ شاعر کے اس قول کے بارے میں تم کیا کہتے ہو۔

''صریع ندامی یرفع الشراب راسہ'' وقد مات منہ کل عضو مفصل''

کہ اس میں مفصل سے کیا مراد ہے اس نے کہا ''زبان'' انہوں نے فرمایا کل آجاؤ! میں تمہیں حدیث بیان کردوں گا۔

۴۵۱۰- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن محمد اموی، ابراہیم بن منذر حزامی ابراہیم بن محمد بن عبدالعزیز زہری اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ:

زہری اس شعر سے تمثیل لیا کرتے۔

''ذهب الشباب فمايعوجمانا وكان ماقدكان لم يك كانا
وطويت كفاياحمان على الغضا وكفى جمان بطيهاحدثانا

۴۵۱۱- احمد بن جعفر بن سلام احمد بن علی، ابوغسان محمد بن عمرو، جریر ابومہدی سے منقول ہے کہ زہری کے پیچھے ایک مہینے تک نماز پڑھی فجر کی نماز میں وہ پڑھا کرتے تھے ''سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک'' اور ''قل هو الله احد''

۴۵۱۲- ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، مفضل بن فضالہ، عقیل بن خالد سے منقول ہے کہ

میں نے ابن شہاب کی انگوٹھی دیکھی جس پر نقش تھا ''محمد یسأل الله العافیة'' (محمد اللہ سے عافیت مانگتا ہے)

۴۵۱۳-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسن بن عبدالجبار، محمد بن قدامہ سے منقول ہے کہ ہمارے ساتھ قزاز تھے انہوں نے زہری کے بھتیجے سے پوچھا کیا زہری خوشبو لگاتے تھے؟ انہوں نے کہا میں مشک کی بو سونگھتا تھا ان کے کوڑے سے جس سے جانور ہانکتے تھے۔

۴۵۱۴-مخلد بن جعفر، ابراہیم بن ہاشم، محمد بن عباد، ابو حامد بن جبلہ، ابوالعباس سراج، ابومعمر عبدالجبار، سفیان، عمرو بن دینار کے طریق سے منقول ہے کہ:

میں نے ابن شہاب سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا جس پر درھم و دنانیر بے وقعت ہوں خود ان کے پاس نہیں تھی کوئی چیز سوائے ان چند کے جو مینگنیوں کے مثل تھیں۔

۴۵۱۵-حسن بن علان، ہیثم بن حلف، ابراہیم بن سعید جوہری، اسحٰق بن عیسیٰ طباع، مالک بن انس اور زہری سے منقول ہے کہ:

ہم نے دیکھا کہ سخی کو تجارت زیادہ نفع نہیں دیتی''

۴۵۱۶-احمد بن محمد، احمد بن موسیٰ، سہل بن یحیٰ، عبداللہ بن رشید، ابوعبیدہ، ابویحیٰ، زہری سے نقل کرتے ہیں:

اس چیز کو زیادہ انجام دو جسے آگ نہیں چھوئے گی پوچھا گیا وہ کیا ہے؟ فرمایا: نیک کام۔

۴۵۱۷-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن زکریا، محمد بن عبدالرحمٰن تیمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے زہری کی تعریف کی انہوں نے اپنی قمیص اسے دے دی ان سے کہا گیا آپ نے شیطان کی بات پر عنایت کردی؟ انہوں نے فرمایا: جو خیر چاہتا ہے وہ شر سے بچنا چاہتا ہے۔

۴۵۱۸-ابراہیم بن عبداللہ! محمد بن اسحٰق، قتیبہ، سفیان سے منقول ہے کہ:

زہری سے زھد کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: زھد یہ ہے کہ آدمی کو اس کی حلال کمائی شکر سے نہ روکے اور حرام اسکے صبر پر غالب نہ آوے۔

۴۵۱۹-ابو حامد بن جبلہ، ابوالعباس سراج، محمد بن صباح، سفیان نے منقول ہے کہ حضرت زہری سے کچھ لوگوں نے کہا: آپ اگر اپنی اس آخری عمر میں مدینہ میں قیام کریں اور مسجد رسول اللہ ﷺ آئیں جائیں اور اس کے ستونوں کے پاس بیٹھیں اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کریں اور انکو علم سکھلائیں انہوں نے فرمایا: اگر میں یہ کرنے لگوں تو میری آخرت تو تباہ ہوگئی اور یہ اس وقت تک مناسب نہیں ہے جب تک دنیا سے بے رغبتی پیدا نہ ہو جائے اور آخرت کی رغبت پیدا نہ ہو جائے۔

۴۴۲۰-محمد بن جعفر بن سلام، احمد بن علی بن جعفر بن ابار، ابوایوب وزان، عبید بن جناد سے منقول ہے کہ میں نے دونوں عمرو یعنی عبداللہ، عبداللہ سے سنا کہ:

ابن شہاب بتایا کرتے تھے کہ بیت المقدس کے پہاڑوں میں بیس سے زائد انبیاء بھوک اور چچڑوں کی وجہ سے وفات پاگئے جو سامنے آتا کھالیتے جو سامنے آتا پی لیتے۔

زہری کی مسندات......ابوبکر محمد بن مسلم بن شہاب زہری نے صحابہ کی ایک جماعت کو پایا اور ان سے احادیث بیان کیں جن سے انہوں نے روایت بیان کی ہے اور انکی زیارت کی، عبداللہ بن عمر، انس بن مالک، سہل بن سعد، سائب بن یزید، عبداللہ بن ثعلبہ بن صغیر، ابوامامہ بن سہل بن حنیف، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ عبدالرحمٰن از ہر محمود بن ربیع محمود بن ولید، مسعود بن حکم کثیر بن عباس، سفیان ابوجمیلہ ابوموبھہ، ابوالفضل، ابن ابی سندر، ربیعہ بن عباد الدولی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن زبیر، حسن، حسین کی بھی زیارت

ہی اور ان سے احادیث سنیں۔

اور زہری سے تابعین کی ایک جماعت نے روایت نقل کی ہے اہل حرمین اور اہل حجاز، عمرو بن دینار، یحییٰ بن سعید انصاری، سعد، عراک بن مالک، ہشام بن عروہ، موسیٰ بن عقبہ صالح بن کیسان، ابوجعفر محمد بن علی بن حسین، ابوسہل نافع بن مالک، عبیداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عقیل، صفوان بن سلیم، زید بن اسلم، ربیعہ بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن حزم، سعید بن ابراہیم، ابوزبیر، عبداللہ بن مسلم عمارہ بن غزیہ، عمر بن عبدالعزیز، محمد بن منذر، ابوالزناد، عبداللہ بن ذکوان، زید بن رومان، عمرو بن ابی عمرو، عکرمہ بن ابی خالد، اور دوسرے اہل حرمین ہیں۔

عراقیوں میں سے ان سے روایت کرنے والے حضرات یہ ہیں: عبداللہ بن عمر، اسماعیل بن ابی خالد، حکم بن عیینہ، منصور بن معتمر، عطاء بن سائب، عمرو بن مرہ، ابوبکر بن حفص، قتادہ، یونس بن عبید داؤد بن ابی ہند ایوب سختیانی، سلیمان تیمی، یحییٰ بن ابی کثیر۔

اور واسط، جزیرہ، شام، اور مصر والوں میں سے منصور بن زاذان، عبدالکریم جزری، مکحول شامی، ابراہیم بن ابی عیلۃ عطاء خراسانی، ثور بن یزید، صفوان بن عمرو، یزید بن ابی حبیب مصری۔

۴۵۲۱- محمد بن بدر، بکر بن سہل، عبداللہ بن یوسف، مالک بن انس، احمد بن جعفر بن حمدان بن معبد، احمد بن مہدی ابوالیمان، شعیب بن ابی حمزہ، ابن شہاب زہری، انس بن مالک سے منقول ہے کہ:

آپ ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس سے گر پڑے اور آپ کا دایاں پہلو زخمی ہوگیا آپ نے کچھ نمازیں بیٹھ کر پڑھیں ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی جب آپ پھرے تو فرمایا: امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ اسکی اقتداء کیجائے پس جب وہ کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھو وہ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو جب وہ "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "اللھم ربنالک الحمد" اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔[1]

یہ مالک کے الفاظ ہیں اور حدیث صحیح ثابت اور متفق علیہ ہے زہری سے ایوب سختیانی، ابراہیم بن ابی علیہ، یحییٰ بن سعید، عبداللہ بن عمر، ابن جریج، لیث بن سعد، اوزاعی، معمر، ابن عیینہ، عقیل، یونس، وقرہ، یزید بن ہاد، زبیری، نعمان بن راشد، اسحٰق بن راشد ابن ابی ذئب، عبیداللہ بن ابی زیاد، ابن اخی الزہری، ابواویس، زمعہ بن صالح، یحییٰ بن ابی انیسہ، ابوالعطر یف سفیان بن حسین۔

۴۵۲۲- ابوبکر بن خلاد، عمر بن غالب قعنبی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ یزید بن ہارون، اشعث بن سوار، زہری اور انس بن مالک سے منقول ہے کہ

آپ ﷺ کے پاس دودھ لایا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا آپ کی دائیں جانب ایک بدو اور آپکی بائیں جانب حضرت ابوبکر تھے تو آپ ﷺ نے پیا پھر بدو کو دیا اور فرمایا: دایاں پھر دایاں"۔[2]

الفاظ مالک کے ہیں حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے زھری سے صالح بن کیسان عبیداللہ بن عمر، ابن جریج، معمر، اوزاعی، یزید بن ابی حبیب، زبیری، شعیب، عقیل، یونس، وقرۃ اسحٰق بن راشد، نعمان بن راشد، ابواویس، یوسف بن ماجشون، عبیداللہ بن ابی زیاد، سفیان بن حسین، زکریا بن اسحٰق، صالح بن ابی اخضر، زمعۃ بن صالح، بحر السقا، عبدالرحمٰن بن اسحٰق۔

۴۵۲۳- ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب قعنبی، مالک، ابوبحر محمد بن حسین، علی بن فضل، یزید بن ہارون، سفیان بن حسین، ابن شہاب، انس۔

---

[1] صحیح البخاری ۱/۱۰۶، ۱۸۷، ۲۰۳، ۲/۵۹. صحیح مسلم کتاب الصلاۃ ۷۷، ۷۹، ۸۰، ۸۸. وفتح الباری ۲/۲۰۹.

[2] صحیح البخاری ۳/۱۴۳، ۷/۱۵۲. وصحیح مسلم کتاب الاشربۃ ۱۲۴، ۱۲۵، وفتح الباری ۵/۳۰.

بن مالک کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو، ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، اللہ کے بندے اور بھائی بن کر رہو، اور کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن چھوڑے رکھے''[1]

الفاظ مالک کے ہیں حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اسے روایت کیا ہے، معمر، عقیل، یونس، زہری ابن عیینہ، ابن ابی ذئب ابن مسافر، ابن جریج ابراہیم بن سعد، عبدالرحمن بن اسحق زکریا بن اسحق، ابن اخی الزہری، عمر بن قیس بحرالسقاء، عبداللہ بن عمر، معاویہ بن یحییٰ، عبیداللہ بن ابی زیاد۔

۴۵۲۴۔ **حضرت ایوب علیہ السلام کی مصیبت کی مدت**...... عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، سلیمان بن احمد، یحییٰ بن ایوب علاف سعید بن ابی مریم، نافع بن یزید، عقیل، ابن شہاب، انس بن مالک سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ کے نبی ایوب علیہ السلام پر اٹھارہ سال مصیبت رہی ان کو دور قریب کے لوگوں نے چھوڑ دیا تھا سوائے دو آدمیوں کے یعنی انکے بھائی وہ آپ کے پاس صبح بھی آتے اور شام کو بھی تو ایک دن ایک نے دوسرے سے کہا: بخدا تم بتلاؤ کہ ایوب نے کوئی ایسا گناہ کیا ہو جو کائنات میں کسی نے نہ کیا ہو تو اس کے ساتھی نے کہا کیوں؟ اس نے کہا اٹھارہ سال ہو گئے؟ اللہ نے رحم نہیں فرمایا کہ ان کی تکلیف کو دور فرمادے جب شام کو ایوب علیہ السلام کے پاس آئے تو اس شخص سے رہا نہ گیا یہاں تک اسکا تذکرہ ان کے سامنے کیا تو حضرت ایوب نے فرمایا: میں نہیں جانتا تم کیا کہہ رہے ہو اتنا ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ اکثر جب میں دو آدمیوں کو لڑتے دیکھتا اور یہ کہ وہ اللہ کا بھی تذکرہ کر رہے ہیں تو گھر جاتا اور ان کی طرف سے کفارہ ادا کرتا تھا کہ اللہ کا تذکرہ حق کے ساتھ کریں'' آپ نے فرمایا:

''وہ (حضرت ایوب) (قضاء) حاجت کے لئے نکلتے جب قضاء حاجت کر لیتے تو ان کی بیوی انکا ہاتھ پکڑ لیتی یہاں تک کہ وہ پہنچ جاتے۔

ایک دن اس نے آنے میں تاخیر کی، ایوب علیہ السلام کی طرف وحی کی گئی ''ارکض برجلک ھذا مغتسل بارد وشراب'' (ص ۴۲) جب وہ تاخیر سے پہنچیں تو وہ اس طرح سامنے آئیں کہ وہ دیکھ رہی تھیں وہ ان کے پاس آئے اللہ تعالیٰ نے وہ مصیبت ان سے ختم کر دی تھی وہ پہلے سے زیادہ خوبصورت تھے جب اس نے ان کو دیکھا تو کہنے لگیں: اے اللہ تجھے بابرکت بنائیں کیا تم نے مبتلیٰ اللہ کے نبی کو دیکھا ہے اور بخدا جب وہ صحیح تھے تو تم ان کے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہو انہوں نے فرمایا: وہ میں ہی ہوں۔

ان کے دو کھلیان تھے ایک گیہوں کا کھلیان تھا اور ایک جو کا کھلیان تھا تو اللہ تعالیٰ نے دو بادل بھیجے ان سب سے ایک گیہوں کے کھلیان پر آیا تو اس نے سونا برسا دیا یہاں تک کہ اسکو بھر دیا اور دوسرے نے جو کے کھلیان چاندی برسائی اور یہاں تک کہ وہ بھر گیا''[2]

زہری کے طریق سے غریب ہے صرف عقیل نے روایت کیا ہے اسکے رواۃ کی عدالت پر اتفاق ہے اس میں نافع متفرد ہیں۔

۴۵۲۵۔ احمد بن اسحق، عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن عاصم، ایوب جبابری، سعید بن موسیٰ رباح بن زید، معمر، زہری، انس بن مالک سے منقول ہے کہ:

۱۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة باب ۹ وسنن الترمذی ۱۹۳۵. ومسند الامام احمد ۵/۱ والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/۱۰۱. والترغیب والترھیب ۳/۴۵۴. وأمالی الشجری ۲/۱۳۴.

۲۔ مجمع الزوائد ۸/۲۰۸. وتفسیر ابن کثیر ۷/۶۵. وکنز العمال ۳۲۳۲۰.

آپ ﷺ نے فرمایا: ایک دن موسیٰ بن عمران علیہ السلام راستے میں جا رہے تھے تو جبار جل جلالہ نے پکارا یا موسیٰ، وہ دائیں بائیں متوجہ ہوئے کسی کو نہ پایا پھر دوبارہ پکارا یا موسیٰ بن عمران پھر دائیں بائیں متوجہ پھر کسی کو نہ پایا پھران کے رونگٹے کھڑے ہو گئے پھر تیسری بار پکارا گیا یا موسیٰ بن عمران میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں انہوں نے عرض کیا: لبیک لبیک" پھر سجدہ کے لئے گر پڑے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ بن عمران اپنا سر اٹھایئے انہوں نے اپنا سر اٹھایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ کیا تم چاہتے ہو کہ میرے عرش کے سایہ کے نیچے رہو جس دن کہ کوئی سایہ نہ ہوگا میرے سائے کے سوا اے موسیٰ یتیم کے لئے رحیم باپ بن جایئے اور بیوہ کے لئے شوہر کی طرح بن جایئے اے موسیٰ بن عمران رحم کریں آپ پر رحم کیا جائے گا اے موسیٰ! جیسا برتاؤ کرو گے ویسا بدلہ مل جائے گا اے موسیٰ بن عمران بنی اسرائیل کو خبر دیدیں کہ جو شخص مجھ سے اس حال میں ملا کہ وہ محمد کا انکار کرتا ہے تو میں اسے جہنم میں داخل کردوں گا چاہے وہ ابراہیم خلیل ہو یا موسیٰ کلیم ہو انہوں نے پوچھا: محمد کون ہے؟ فرمایا: اے موسیٰ میری عزت وجلال کی قسم میں نے ان سے زیادہ مکرم ہستی پیدا نہیں کی میں نے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش میں لکھ دیا تھا آسمانوں، زمین، سورج، چاند کو تخلیق کرنے سے دو ہزار سال پہلے اور میری عزت وجلال کی قسم بلاشبہ جنت حرام ہوگی میری تمام مخلوق پر جب تک کہ محمد اور اس کی امت اس میں داخل نہ ہو جائے حضرت موسیٰ نے عرض کیا، محمد کی امت کون ہے؟ فرمایا ان کی امت حمد کرنے والی ہے وہ اللہ کی حمد کریں گے چڑھتے وقت بھی اترتے وقت بھی اور ہر حال میں وہ اپنی کمروں کو باندھتے ہوں گے اور اپنے اطراف کو پاک رکھتے ہوں گے دن کو روزہ رکھتے ہوں گے اور رات کے راہب ہوں گے میں ان سے تھوڑا سا بھی قبول کرلوں گا اور ان کو "لا الٰہ الا اللہ" کی شہادت دینے پر جنت میں داخل کروں گا تو حضرت موسیٰ نے فرمایا مجھے اس امت کا نبی بنا دیجئے فرمایا انکا نبی انہیں میں سے ہوگا پھر عرض کیا تو مجھے اس نبی کا امتی بنا دیجئے فرمایا تم مقدم ہوئے اور پیچھے آئیں گے اے موسیٰ! لیکن میں عنقریب تم کو اور اس کو دار جلال میں جمع کروں گا۔[1]

یہ حدیث غریب ہے زہری کے طریق سے ہم نے اسے رباح بن معمر اور رباح سے اوپر کے لوگ عدول ہیں اور جابری کی حدیث میں لین ونکارت ہے۔

۴۵۲۶-محمد بن علی بن مخلد محمد یونس شامی، ابوعامر عقدہ، زمعہ بن صالح، زہری اور انس بن مالک کے طریق سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

کسی عورت کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے سوائے شوہر کے"[2]

زہری کے طریق سے غریب ہے زمعہ اس میں متفرد ہیں۔

۴۵۲۷-محمد بن حسن، احمد بن جعفر بن مالک، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حماد بن خالد خواط، مالک بن انس، زیاد بن سعد، زہری، انس سے منقول ہے کہ

حضور ﷺ نے اپنی پیشانی مبارک کے بالوں کو چھوڑے رکھا پھر آپ نے مانگ نکال لی"

یہ حدیث غریب ہے اور متصل ہے مالک اور زیاد کے طریق سے حماد سے احمد متفرد ہیں، روح بن عبادہ نے حضرت انس سے اور ان سے زیاد نے نقل کی اور یہ حدیث مشہور اور ثابت ہے زہری کے طریق سے عبیداللہ بن عبداللہ اور حضرت ابن عباس کے واسطے سے۔

۴۵۲۸-احمد بن اسحق، احمد بن عمرو بن ضحاک، عبدالعظیم بن ابراہیم سالمی، عبدالملک بن یحیٰی، سفیان بن عیینہ، زیاد بن سعد، زہری، انس

---

[1] السنة لابن أبي عاصم ١/٣٠٥. وتنزيه الشريعة ١/٢٤٣.

[2] سنن ابن ماجة ٢٠٨٥.

بن مالک حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ:

آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے نطفوں کو درست جگہ رکھو اور مشتبہ جگہ سے بچو۔ او کما قال علیہ السلام۔[1]

زیاد اور زہری سے مروی یہ روایت ضعیف ہے۔

۴۵۲۹-سلیمان بن احمد، یحییٰ عبد الباقی، ربیع بن محمد ازرقی، محمد بن سکونی حمصی عنبسہ بن سلیم قرشی اوزاعی، زہری، انسؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

آگاہ ہو کہ میں تمہیں بتلاتا ہوں اللہ کی طرف جانے والے محبوب ترین قدموں کو۔ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا نبی اللہ آپ نے فرمایا

''اللہ کی طرف جانے والے سب سے محبوب قدم وہ ہیں جن سے بندہ صلہ رحمی کے لئے جاتا ہے یا وہ بندے کے قدم جن سے جماعت سے نماز پڑھنے کے لئے جاتا ہے اور دو قطروں میں محبوب ترین قطرہ اللہ عزوجل کے ہاں وہ ہے جو اللہ کے راستے میں بہا ہو یا وہ قطرہ جو آنکھ سے ٹپکا ہو اللہ کی خشیت کی وجہ سے اور دو محبوب ترین گھونٹوں میں سے ایک غصہ کا گھونٹ ہے اور دوسرا وہ جو مصیبت کے وقت صبر کرے۔

زہری اور اوزاعی کے طریق سے حدیث غریب ہے۔

۴۵۳۰-محمد بن مظفر، احمد بن محمد بن بشار، سری بن عاصم، احرم بن حوشب، محمد بن عبید اللہ بن مسلم، زہری، انس بن مالک سے منقول ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ سے سنا آپ فرمارہے تھے میں نے اپنے رب کی موافقت کی تین چیزوں میں، میں نے کہا: اللہ کے رسول! اگر آپ مقام ابراہیم کو مصلیٰ (نماز پڑھنے کی جگہ) بنالیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى'' (البقرۃ: ۱۲۵) اور میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کے پاس نیک و بدسب آتے ہیں تو اگر آپ اپنی بیویوں کو حجاب کا فرمادیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب اتاری اور میں نے کہا ان کی ازواج سے، تم رک جاؤ!! ورنہ اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ تم سے اچھی بیویاں ان کو عطا فرمادیں گے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ''عسىٰ ربه ان طلقكن ان يبدله ازواجا خيرا منكن''

زہری کے طریق سے حدیث غریب ہے۔ حدیث انس ابن عمر اور حضرت عمر کے طریق سے ثابت ہے۔

۴۵۳۱-محمد بن احمد بن ابراہیم، سلیمان بن احمد، ابوبکر بن سہل، شعیب یحییٰ، لیث بن سعد، زہری، اعرج، انس بن مالک اور حضور ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی اپنے پڑوسی کو اس سے نہ روکے کہ وہ اپنی لکڑی اس کی دیوار پر رکھے''

شعیب لیث سے حضرت انس سے نقل کرنے میں متفرد ہیں مالک اور دوسرے لوگوں نے زہری اعرج اور ابوہریرہ سے یہ حدیث غریب نقل کی ہے۔

۴۵۳۲-احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، ہشام، معمر، زہری، سعید بن مسیب، ابوہریرہ اور نبی کریم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی اپنے پڑوسی کو اس سے منع نہ کرے وہ لکڑی اس کی دیوار پر رکھے''۔[2]

۱۔ كنز العمال ۴۴۵۵۷. واللآلي المصنوعة ۲۳۱/۱.

۲۔ مسند الامام احمد ۲۷۴/۲، ۴۴۷. والسنن الكبرى ۶۸/۶، ۶۹. وسنن الدار قطني ۲۸۸/۴. واتحاف السادة المتقين ۳۱۰/۶.

ابو حفصہ نے بھی زہری سے اسکو روایت کیا حمید بن عبدالرحمٰن نے ابو ہریرہ سے بھی اس کو روایت کیا۔

۴۵۳۳-محمد بن احمد بن حسن، ابراہیم بن ہشام، محمد بن منہال، ابواسحق بن حمزہ، احمد بن عبدالرحمٰن بن حبیب، عمرو بن علی، یزید بن زریع، محمد بن ابی حفصہ، زہری کا حمید بن عبدالرحمٰن ابو ہریرۃ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

تم میں سے کوئی اپنے پڑوسی کو نہ روکے کہ وہ اپنی لکڑی اپنی دیوار پر رکھے۔[1]

۴۵۳۴-حبیب وفاروق، ابو مسلم کشی، ابوعاصم، مالک، زہری، عطاء بن یزید، ابو سعید خدری سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی پکار یا مؤذن کو سنے تو وہی کہے جو وہ کہہ رہا ہے"[2]

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے مالک، علی، زہری، عطاء اس میں مختلف ہیں اور عمرو بن مرزوق سے روایت ہے کہ مالک نے اس حدیث کو زہری، انس سے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا، جب تم نداء سنو تو وہی کہو جو وہ کہہ رہا ہے۔

اورزہری، سعید بن میتب اور ابو ہریرۃؓ سے اسکو روایت کیا گیا ہے۔

۴۵۳۵-عبدالملک بن حسن معدل، احمد، احمد بن یحیٰی حلوانی، محمد بن عبداللہ ازدی، بشر بن مفضل، محمد بن اسحٰق، زہری، سعید بن میتب، ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے یہی نقل کرتے ہیں۔

۴۵۳۶-محمد بن عمر بن سلام، محمد بن عبداللہ بن ابی ایوب، یوسف بن سعید بن مسلم علی بن ہارون زبیری، مسلم بن خالد، عبدالرحیم بن اسحاق، زہری، سعید، ابی سلمہ، ابو ہریرہ کی سند سے نبی کریم ﷺ سے اس طرح منقول ہے۔

اس کو انصاری نے روایت کیا ہے۔

۴۵۳۷-ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب، ابومحمد بن حیان، احمد بن علی خزاعی، قعنبی سے منقول ہے کہ حضرت مالک بن انس سے پوچھا گیا اس جامد گھی کے بارے میں جس میں چوہا گر جائے تو حضرت مالک نے زہری، عبید بن عبداللہ بن عتاب اور حضرت ابن عباس سے یہ حدیث نقل کی کہ آپ ﷺ سے یہ بات پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا: اسے اور اس کے ارد گرد کو لے لو اور اسے باہر پھینک دو۔[3]

یہ حدیث متفق علیہ ہے مالک اور زہری اس میں مختلف ہیں۔

۴۵۳۸-ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحٰق قاضی، اسماعیل بن ابی اویس، مالک، ابن شہاب عبیداللہ بن عبداللہ، ابن عباس اور حضرت میمونہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ سے چوہے کا پوچھا گیا جو گھی میں گر جائے اور مر جائے آپ نے فرمایا:

اسے اور اس کے ارد گرد کو لے لو اور اسے باہر پھینکدو۔[4]

ابراہیم بن طہمان نے متابعت کی عبیداللہ بن عبداللہ بن وہب اور ابن ابی اویس سے۔

۴۵۳۹-مالک، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابن عباس، ابن ماجشون، مالک، زہری، عبیداللہ، عبداللہ بن مسعود حضرت نبی کریم ﷺ سے یہی نقل کرتے ہیں۔

۴۵۴۰-محمد بن علی بن حبیش، ابن حسان ابن اسحٰق بلخی، محمد بن عبدالرحمٰن ترمذی، عبدالملک بن ماجشون مالک بن انس سے یہ حدیث حدثنا کے ساتھ منقول ہے۔ یزید بن زریع، معمر، زہری، سعید اور ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۲۷۴، ۲۷۴، ۴۴۷. والسنن الکبری ۶/ ۶۸، ۶۹. وسنن الدار قطنی ۴/ ۲۸۸. واتحاف السادۃ المتقین ۶/ ۳۱۰.

۲۔ صحیح البخاری ۱/ ۱۵۹. وصحیح مسلم، کتاب الصلاۃ ۱۰/ ۱۱. وفتح الباری ۲/ ۹۰.

۳،۴۔ صحیح البخاری ۱/ ۶۸. وفتح الباری ۱/ ۳۴۳.

۴۵۴۱-فاروق، ابومسلم کشی، ابوعمرو الضریر، یزید بن زریع، معمر، زہری، سعید بن مسیب ابوہریرہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ سے چوہے کے بارے میں پوچھا گیا جو مرجائے جامد گھی میں اس کو اور اس کے نیچے والے گھی کو لے لیا جائے گا اور اسے پھینک دیا جائے اور بقیہ کھالیا جائے۔[۱]

ابن جریج نے زہری سے اس کو نقل کیا۔

۴۵۴۲-ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، بکیر بن سہل، شعیب بن یحیٰ، یحیٰ بن ایوب، ابن جریج زہری، سالم، ابن عمر سے منقول ہے کہ آپ ﷺ سے چوہے کے بارے میں پوچھا گیا جو گھی میں گرجائے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اس کو اور اس کے ارد گرد کو پھینک دو اگر جامد ہو صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر مائع ہو تو؟ فرمایا: اس سے نفع تو حاصل کرو کھاؤ نہیں۔

زہری کے طریق سے غریب ہے جریج سے صرف یحیٰ بن ایوب نے روایت کیا۔

۴۵۴۳-محمد بن احمد بن علی، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، محمد بن اسحاق، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعودؓ، ابن عباسؓ، صعب بن جثامہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں ہے کوئی حمی سوائے اللہ اور اس کے رسول کے۔ (بغیر استحقاق کے کوئی جگہ اپنے لئے مختص کر لینا۔ اصغر)!

حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے زہری سے صفوان بن سلیم، عمرو بن دینار، محمد بن عمرو، وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

۴۵۴۴-محمد بن عمر بن سلم، خالد بن غسان بن مالک، مسلم بن ابراہیم، صالح بن ابی اخضر، زہری، ابوسلمہ، سعید بن مسیب، ابی ہریرہؓ سے منقول ہے کہ

آپ ﷺ نے عبداللہ بن رواحہ کو بھیجا کہ ایام منیٰ میں آواز لگائیں کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں

زہری سے حدیث غریب ہے، ابوسلمہ اور سعید سے منقول ہے۔

۴۵۴۵-محمد بن احمد بن حسن، فاروق خطابی، ابومسلم کشی، ابراہیم بن حمید، صالح بن ابی اخضر، زہری، عروہ عائشہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو نیک کام کی قسم کھائے تو وہ اس کام کو پورا کردے اور اگر اس کو پورا نہ کر سکے تو اس کا تذکرہ کرے، جس شخص نے اس کا تذکرہ کیا تو اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جو شخص بتکلف اپنی سیری ظاہری کرے تو وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔[۲]

زہری کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں صالح متفرد ہیں اور ابن مبارک نے بھی صالح سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

ختم شد حصہ سوم حلیۃ الاولیاء

☆☆☆☆

۱۔ صحیح البخاری ۳/۱۴۸، ۴/۲۲، ۷/۷. وفتح الباری ۵/۴۴.

۲۔ قضاء الحوائج لابن أبی الدنیا ۷۸. والدر المنثور ۶/۳۶۲. وتاریخ بغداد ۱۳/۳۰۵، وتاریخ دمشق ۶/۳۶۲.

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو

و

طبقات الاصفیاء

حصہ چہارم

طاؤس بن کیسان، وہب بن منبہ، ابراہیم نخعی، سعید بن جبیر، عامر شعبی

اور ابن ابی لیلیٰ جیسے بہت سے بزرگان دین کے احوال

امام حافظ علامہ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

مترجم

مولانا سلمان اکبر صاحب

دار الاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

حلیۃ الاولیاء

حصہ چہارم

(۲۴۹) طاؤس بن کیسانؒ[1]

رواتِ حدیث میں سے ایک لبیب، فقیہ، عظیم عبادت گزار ابو عبداللہ طاؤس بن کیسان بھی ہیں جو اہل یمن کے طبقۂ اول میں سے ہیں جن کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: الایمان یمان۔

۴۵۴۷- طاؤس کے حج ...... احمد بن جعفر بن مسلم ختلی، احمد بن علی الابار، محمد بن عمرو بن حیان، ضمرہ کی سند سے ابن شوذب کہتے ہیں کہ میں مکہ میں ۱۰۵ھ میں طاؤس کے جنازے میں شریک ہوا۔ لوگ کہہ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن پر رحم کرے، انہوں نے چالیس حج ادا کیے تھے۔

۴۵۴۸- طاؤس کے جنازے میں اژدہام ...... ابوبکر احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ کی سند سے عبدالرزاق نے بیان کیا ہے کہ میرے والد نے فرمایا کہ طاؤس کا مکہ میں انتقال ہوا لوگوں نے اس وقت تک جنازہ نہیں پڑھا جب تک ابن ہشام نے سپاہی نہ بھجوا دیئے۔ میں نے عبداللہ بن حسن کو دیکھا کہ انہوں نے چارپائی اپنے کاندھے پر اٹھا رکھی تھی۔ (اژدہام کی وجہ سے) ان کی ٹوپی گر گئی تھی اور پیچھے سے چادر بھی پھٹ چکی تھی۔

۴۵۴۹- حضرت علیؓ کے پڑپوتے طاؤس کے جنازے میں ...... ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق السراج، محمد بن مسعود کی سند سے عبدالرزاق نے بیان کیا کہ میرے والد نے بتایا طاؤس کا انتقال مزدلفہ یا منیٰ میں ہوا تھا۔ جب جنازہ اٹھایا گیا تو عبداللہؓ بن حسنؓ بن علیؓ بن جناب ابی طالب نے چارپائی کا پایہ پکڑ لیا اور مسلسل پکڑے چلتے رہے حتیٰ کہ قبر تک پہنچ گئے۔

---

[1] طبقات ابن سعد ۵/۵۳۷. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۳۱۲۵. والجرح ۴/ت ۳۰۲۲. والکاشف ۲/ت ۲۴۸۱. وسیر النبلاء ۳۸/۵. وتذکرۃ الحفاظ ۱/۹۰. وتاریخ الاسلام ۴/۱۲۶. وتهذیب الکمال ۲۹۸۵. (۱۳/۳۵۷)

۴۵۵۰- طاؤس اور امیرِ مکہ ...... ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ کی سند سے عبدالرزاق کہتے ہیں کہ جب طاؤس مکہ آئے تو امیرِ مکہ بھی آئے اسے لوگوں نے کہا طاؤس کی یہ یہ اچھائیاں ہیں، امیر مکہ نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ لوگوں نے کہا ہم تم پر خوف کھاتے ہیں۔ امیر نے کہا اب وہ بات نہیں جیسا کہ تم کہہ رہے ہو۔

۴۵۵۱- دنیا سے نفرت ...... احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ کی سند سے عبدالرزاق، کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے خبر دی کہ ایک ٹھنڈی بادل والی صبح طاؤس نماز پڑھ رہے تھے کہ وہاں سے محمد بن یوسف حجاج بن یوسف کے بھائی اور ایوب کا گزر ہوا اس وقت طاؤس سجدے میں تھے اس نے ایک عمدہ قسم کی چادر اور اونچے قسم کی (طیلسان) سبز چادر ان پر ڈالنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ان پر ڈال دی گئی اور یہ اپنے کام میں لگے رہے اور نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور جب سلام پھیر کر چادر کو دیکھا تو اتار پھینکی اور بغیر اس کی طرف دیکھے اپنے گھر کی طرف چلے گئے۔

۴۵۵۲- طاؤس کے بارے میں حضرت عباسؓ کا یقین ...... عبداللہ بن جعفر بن احمد، اسماعیل بن عبداللہ، نعیم بن حماد، عیینہ، ابن جریج کی سند سے عطاء نے حضرت عباس سے نقل کیا ہے، فرمایا کہ میرا یقین ہے کہ طاؤس اھل جنت میں سے ہے۔

۴۵۵۳- طاؤس کا ارشاد ...... عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمن بن یحییٰ بصری، ابن عثمان، معتمر، لیث کی سند سے طاؤس سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ بھی ابن آدم زبان سے ادا کرتا ہے (بولتا ہے) اسے شمار کیا جاتا ہے حتیٰ کہ بیماری کی اف ہائے (رونے) کو بھی۔

۴۵۵۴- طاؤس کی کسر نفسی ...... عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن احمد، ابوبکر ابن ابی شیبہ، فضل بن دکین، سفیان، امیہ، داؤد بن شابور کی سند سے مروی ہے کہ ایک شخص نے طاؤس سے کہا کہ ہمارے لئے دعا کرو، تو انھوں نے (متواضعاً) جواب دیا کہ میں اپنے دل میں خشیت نہیں پاتا جو تیرے لئے دعا کروں۔

۴۵۵۵- جانوروں کے بھنے ہوئے سر اُداس تھے ...... محمد بن بدر، حماد بن مدرک، عثمان بن طالوت، عبدالسلام بن ہاشم، حسن بن ابی حصین عنبری سے مروی ہے کہ طاؤس سروں کے پاس سے گذرے تو ان پر غشی طاری ہوگئی۔

۴۵۵۶- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل معمر بن سلیمان الرقی، عبداللہ بن بشر کی سند سے مروی ہے کہ طاؤس یمانی کے مسجد جانے کے دو راستے تھے ایک بازار میں سے دوسرا الگ تھا۔ ایک دن بازار سے اور ایک دن دوسرے راستے سے گزرتے تھے۔ اور جس دن بازار سے گزرتے تو دیکھتے کہ بھنی ہوئی سریاں اس رات سوئی نہیں"۔ (یعنی جانوروں کے بھنے ہوئے سر ان کے نہ آنے سے اداس رہتے تھے یہ سب وجدانی کیفیات ہیں جس سے یہ چیز نظر آئی۔ (مترجم)۔

۴۵۵۷- گھر میں زیادہ رہنے کی وجہ ...... عبداللہ الاصفہانی، ابوالحسن، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن ہارون، فریابی، سفیان ثوری کی سند سے مروی ہے کہ طاؤس اپنے گھر میں بیٹھے رہتے تھے تو لوگوں نے ان سے اس بارے میں بات چیت کی تو فرمایا کہ حکام کے ظلم وستم اور لوگوں کے فساد کے (گھر میں رہتا ہوں)۔

۴۵۵۸- بلاوجہ گفتگو سے پرہیز ...... سلیمان نے اسحٰق بن ابراہیم الدبری، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس وغیرہ کی سند سے ہمیں

بیان کیا ہے کہ ایک شخص طاؤس کے ساتھ چل رہا تھا کہ اس نے کوے کی آواز سنی تو اس نے کہا خیر ہے اس پر طاؤس بولے کہ اس کے پاس کونسی خیر یا شر ہے؟ آئندہ میرے ساتھ مت رہنا یا کہا۔ میرے ساتھ مت چل۔

۴۵۵۹-انسان اور شیطان ...... محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، طاؤس عن ابیہ کی سند سے ہمیں بیان کیا ہے جب انسان صبح کرتا ہے تو شیطان اس کے پیچھے جاتا ہے اور جب وہ گھر پہنچتا ہے اور سلام کرتا ہے تو شیطان ہٹ جاتا ہے اور کہتا ہے یہاں میری جگہ نہیں ہے۔ پھر جب انسان کھانے لگتا ہے اور اللہ کا نام لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے نہ غذا ہے اور نہ جگہ ہے لیکن اگر وہ گھر میں بغیر سلام کیے داخل ہو جائے تو شیطان کہتا ہے'' جگہ ہے'' اور جب وہ کھاتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے غذا بھی ہے جگہ بھی ہے۔ رات میں بھی یونہی ہوتا ہے اور فرمایا کہ بیشک فرشتے آدمی کی نمازوں کو لکھتے ہیں کہ فلاں نے اس میں اتنا زیادہ کیا اور فلاں نے اتنا کم کردیا اور یہ سب مقدار وہ خشوع رکوع اور سجدوں میں لکھتے ہیں۔

۴۵۶۰-طاؤس کی ایک دعا ...... محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ الحمیدی، سفیان کی سند سے بیان کیا ہے کہ میں (سفیان) نے طاؤس کے بیٹے سے پوچھا کہ تمہارے والد جب سوار ہوتے تو کیا پڑھتے تھے؟ اس نے بتایا کہ وہ یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللھم لک الحمدھذامن فضلک و نعمتک علینا فلک الحمدربنا.

ترجمہ: اے اللہ ہر تعریف تیرے ہی لئے ہے، یہ تیرے فضل اور ہم پر کی ہوئی نعمت ہے سو تیرے لئے اے ہمارے رب تمام تعریفیں ہیں۔

سبحان الذی سخرلنا ھذا وماکنا لہ مقرنین (الزخرف آیت ۱۳)

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کیا حالانکہ ہم نہ تھے کہ اس کو قابو میں کر لیتے۔

اور جب طاؤس بجلی کی کڑک سنتے تو سبحان من سبحت لہ پڑھتے۔

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس کی تسبیح کی گئی۔

۴۵۶۱-آدم کی پیدائش سے فرشتوں میں سکون ...... ہمیں احمد بن عبداللہ بن دارہ کوفی نے عبید بن ثابت، ابن زنجویہ عبدالرزاق، معمر عن ابن طاؤس عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ جب آگ کو پیدا کیا گیا تو فرشتوں کے دل اڑ گئے لیکن جب آدم کو پیدا کیا گیا تو ان کے دل پرسکون ہو گئے۔

۴۵۶۲-نبی کریم ﷺ کی کشف سے زیارت ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، حدثنی ابی، سفیان عن ابن ابی نجیح کی سند سے بیان کیا کہ مجاھد نے طاؤس سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن میں نے آپ کو کعبہ میں نماز پڑھتے دیکھا اور نبی کریم ﷺ کعبہ کے دروازے پر کھڑے آپ کو کہہ رہے تھے کہ اپنے پردے کو کھول اور اپنی قراءت کو واضح کر تو طاؤس نے انھیں کہا کہ چپ رہو یہ بات کوئی دوسرا تم سے نہ سنے حتی کہ ان کے بارے میں گمان کیا گیا کہ انھوں نے حدیث سے ہاتھ کھینچ لیا ہے۔

۴۵۶۳-کچھ کہے اور اللہ سے ڈرے ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان، ابن ابی نجیح، ابی نجیح کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس نے ابونجیح کو کہا کہ اے ابونجیح، جس شخص نے کہا اور اللہ سے ڈرا تو یہ اس شخص سے بہتر ہے جو چپ رہا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرا۔

۴۵۶۴-سحر کے وقت مسلمان کا سونا عجب ہے ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن یزید کوفی، ابن یمان،

مسعر عن رجل کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس سحری کے وقت ایک شخص کے پاس تشریف لے گئے تو لوگوں نے بتایا کہ وہ سویا ہوا ہے تو انھوں نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص سحری کے وقت سویا ہوا ہو۔ (کیونکہ یہ وقت تہجد کا ہوتا ہے اور اچھا مسلمان تہجد پڑھتا ہے۔ مترجم)

۴۵۶۵-عبادت وزہد شادی کے بغیر نامکمل ہے...... ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، سفیان بن عیینہ، ہشام بن حجیر کی سند سے بیان کیا ہے کہ طاؤس کہتے ہیں کہ نوجوان کا عابد وزاہد بننا اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ شادی نہ کرلے۔

۴۵۶۶-نکاح سے عجز اور بد معاشی ہی مانع ہیں...... ہمیں محمد بن علی نے محمد بن حسین بن زیادہ بن طفیل، محمد بن المتوکل، سفیان ابراہیم بن میسرہ کی سند سے بیان کیا کہ مجھے طاؤس نے کہا تو نکاح ضرور کرلے ورنہ میں تجھے حضرت عمرؓ کا وہ قول کہہ دوں گا جو انھوں نے ابوالزوائد کو ارشاد فرمایا تھا کہ تجھے نکاح سے دو چیزیں مانع ہوسکتی ہیں عاجز ہونا یا بد معاشی۔

۴۵۶۷-جس شخص کا دین آزاد ہو اسے گڑھے میں گراتا ہے...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے محمد بن حسن بن بحر عمرو بن علی، عبداللہ بن داؤد، سفیان کی سند سے بیان کیا کہ میں (سفیان) نے طاؤس کو یہ کہتے سنا کہ جس شخص کا دین آزاد ہوتا ہے اس کو گڑھے میں گرا دیتا ہے۔

۴۵۶۸-سواری پر حج کرنا...... ہمیں احمد بن اسحٰق نے عبداللہ بن احمد بن اسد، محمد بن نعمان بن شباح اور ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن صندل، فضیل بن عیاض، لیث کی سند سے طاؤس سے بیان کیا ہے کہ نیک لوگ سواریوں پر حج کرتے ہیں۔

۴۵۶۹-طاؤس کی کسر نفسی...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین مروزی، عبداللہ بن مبارک، وہیب بن وردیا عبدالجبار بن ورد، داؤد بن شاپور کی سند سے بیان کیا ہے کہ ہم نے طاؤس سے کہا یا کسی نے ان سے کہا کہ دعا فرمایئے، تو انھوں نے جواب دیا کہ میں دعا کرنے جیسی خشیت خود میں نہیں پاتا۔

۴۵۷۰-بخل اور شح کی وضاحت...... ہمیں محمد بن علی نے ابویعلیٰ، ابراہیم بن سعید، حجاج، ابن جریج، ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا ہے کہ طاؤس کہتے ہیں کہ اصل بخل وہ ہے کہ انسان اپنے ہاتھ میں موجود چیز میں بخل کرے اور شح وہ ہے کہ انسان دوسرے لوگوں کی ملکیت کی چیزوں کو اپنے لئے حرام ذریعے سے پسند کرے قناعت نہ کرے"۔

۴۵۷۱-رات کی دس نیکیاں صبح کو سو بن جاتی ہیں...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محاربی، لیث کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس کہتے ہیں سنو! ایک شخص رات کو دس آیات کے ساتھ نماز پڑھے تو صبح کو اس کے لئے سو یا اس سے بھی زائد نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

۴۵۷۲-ایک نفل نماز کا طریقہ...... ہمیں عمر بن احمد بن عمر القاضی نے، عبداللہ بن زیدان، احمد بن حازم، عون بن سلام، جابر بن منصور (جو اسحٰق بن منصور سلولی کے بھائی ہیں) عمران بن خالد خزاعی کی سند سے بیان کیا کہ میں عطاء کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک

شخص نے آ کر کہا کہ طاؤس یہ سمجھتا ہے کہ جو شخص عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد دو رکعت پڑھے اور پہلی رکعت میں سورۂ الم سجدہ اور دوسری میں سورۂ ملک پڑھے تو اسے شب قدر میں ساری رات نماز پڑھنے کے برابر اجر ملے گا۔ عطاء نے کہا ہاں اس نے سچ کہا: میں نے اس نماز کو نہیں چھوڑا۔

۴۵۷۳- گھر کی بوسیدگی مسئلہ نہیں...... ہمیں قاضی محمد بن احمد نے اپنی کتاب سے، محمد بن ایوب سے خبر دی اور ہمیں محمد بن احمد بن ابان نے اپنے والد، ابوبکر بن عبید، ابراہیم اصبہانی سے اور ان دونوں نے نصر بن علی، دیدر مرادی نجرانی کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس سے کہا گیا کہ آپ کا گھر بوسیدہ ہو گیا تو انھوں نے فرمایا کہ میں بھی پرانا ہو چکا ہوں۔

۴۵۷۴- بنی اسرائیل کا ایک شخص...... ہمیں محمد بن علی نے، ابوالعباس قتیبہ، ابن ابی السری، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص کبھی کبھی پاگلوں کا علاج کرتا تھا وہاں ایک خوبصورت عورت تھی جسے کبھی کبھار پاگل پن کا دورہ پڑتا تھا اس کے گھر والے اسے علاج کے لئے اس کے پاس چھوڑ گئے یہ اس کے پاس رہی تو اس کا اس عورت پر دل آ گیا اور اس نے اس سے بدکاری کر لی جس کے نتیجے میں وہ حاملہ ہو گئی۔ اسے شیطان نے آ کر بہکایا کہ اگر بچہ پیدا ہو گا تو لوگ تجھ پر اعتماد کرنا چھوڑ دیں گے اور تیری رسوائی ہو گی تو اس کو قتل کر دے، چنانچہ اس نے بدنامی کے خوف سے قتل کر دیا اور قتل کر کے اسے اپنے ہی گھر میں دفنا دیا۔ کچھ عرصے کے بعد اس کے گھر والے آئے اور اس سے عورت کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ وہ مر گئی۔ لوگوں نے اس کی نیک طبیعت اور پارسائی کی شہرت کے باعث مان لی اور چلے گئے۔ پھر شیطان ان کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اس نے اسے قتل کر دیا ہے اور بدکاری کی بنا، پر وہ حاملہ تھی، خود نہیں مری تھی لھذا گھر والے وہاں آئے اور اسے کہا کہ ہمیں آپ پر شک نہیں ہے لیکن کسی نے ہمیں یہ بات کہی اسلئے یہ بتا دو کہ وہ کہاں دفن ہے؟ اور کون لوگ اس کی تدفین میں آپ کے ساتھ تھے؟ اور پھر ان لوگوں نے گھر کی تلاشی لی تو وہاں سے اس کی لاش برآمد کر لی اسے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا، شیطان پھر اس کے پاس آیا اور کہا کہ تو اللہ سے کفر کر لے تو میں تجھے بچا لوں گا تو وہ کافر بن گیا اور پھر اسے قتل کر دیا گیا اور اس وقت شیطان نے اس سے براءت کا اظہار کیا۔

طاؤس کہتے ہیں کہ میں یہ نہیں جانتا کہ قرآن کی آیت "کمثل الشیطان اذقال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریء منک" مثل شیطان کے اس نے انسان کو کہا کہ کفر کر لے چنانچہ جب اس نے کفر کیا تو شیطان نے کہا میں تجھ سے بری ہوں۔ (الحشر آیت:۱۶)

۴۵۷۵- چار بیٹوں کے باپ کا واقعہ...... ہمیں سلیمان بن محمد نے اسحٰق بن ابراہیم دبری، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس کہتے ہیں کہ ایک شخص کے چار بیٹے تھے جب یہ شخص بیمار ہو گیا تو ایک بیٹے نے کہا کہ اگر تم اس کی تیمارداری کرو گے تو تمہیں اس کی میراث سے حصہ نہیں ملے گا (یہ شخص غریب تھا) اور اگر میں اس کی تیمارداری کروں تو مجھے اس کی میراث سے حصہ نہیں ملے گا۔

چنانچہ اس شخص کو خواب میں کسی نے کہا کہ فلاں جگہ جاؤ وہاں ایک سو دینار ہیں، وہ لے لو۔ اس نے پوچھا کہ ان میں برکت ہو گی؟ تو اس نے کہا کہ نہیں۔ صبح کو اس نے اپنی بیوی سے کہا تو اس نے مشورہ دیا کہ سو دینار لے آؤ تو ہم اس سے کچھ کپڑے اور کھانے پینے کا سامان کر لیں گے مگر اس نے منع کر دیا۔ دوبارہ اسے خواب نظر آیا اس نے یہی پوچھا کہ برکت ہو گی؟ اس نے کہا کہ نہیں ہو گی۔ اس نے بیوی سے تذکرہ کیا تو اس نے بھی سابقہ بات ہی کہی۔ تیسری مرتبہ پھر اسے خواب نظر آیا اس نے برکت کا سوال کیا تو اس نے کہا کہ ہاں برکت ہو گی، لہٰذا یہ اس جگہ گیا اور سو دینار اٹھا لئے اور وہاں سے بازار گیا تو ایک شخص دو مچھلیاں لایا اس نے وہ مچھلیاں خرید لیں، گھر لا کر کاٹا تو ہر

مچھلی میں سے ایک ایسا موتی نکلا جو دنیا والوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ بادشاہ کو خبر ملی تو اس نے وہ موتی اس سے خریدنے کے لئے آدمی بھیجے اور ایک موتی تیس خچروں پر لدے ہوئے سونے کے بدلے خرید لیا بادشاہ نے دوبارہ بھیجا اور کہلوایا کہ دوسرا موتی بھی خرید لوں گا ہے دوگنی قیمت پر وہ دے چنانچہ اس سے وہ موتی پہلے موتی سے دوگنی قیمت پر خرید لیا گیا۔

۴۵۷۶- ایک بوڑھے شخص کی دانا باتیں...... ہمیں سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس کہتے ہیں کہ ایک شخص کافی عقلمند اور دانا انسان تھا وہ بوڑھا ہو گیا گھر میں بیٹھ گیا اس نے ایک دن اپنے بیٹے کو کہا کہ میں گھر میں بیٹھے بیٹھے اکتا گیا ہوں اس لئے کسی شخص کو میرے پاس بات چیت کے لئے بھیجو چنانچہ اس نے کچھ لوگوں کو جمع کر کے کہا کہ میرے والد بوڑھے ہو گئے ہیں ان سے جا کر بات کرو اگر وہ غلط بات کہیں تو بڑھاپے کی وجہ سے معذور سمجھنا اور اگر بھلائی کی بات کہیں تو تم قبول کر لینا، چنانچہ وہ لوگ اس کے پاس آئے تو اس نے کہا کہ بہترین سمجھداری تقویٰ ہے اور بدترین بے وقوفی گناہ کرنا ہے اور جب تم میں سے کوئی شادی کرے تو نیک لوگوں کی اولاد سے شادی کرنا اور جب تم کسی شخص کو گناہ کرتے دیکھو تو اس سے بچو کیونکہ گناہ کی اور بھی اقسام ہوتی ہیں۔ (یعنی ایک گناہ کرنے والا دوسرا گناہ بھی کرے گا اور اس کے اثرات دوسروں پر بھی پڑ سکتے ہیں)۔

۴۵۷۷- قبر میں نظر آنا یا نہ آنا...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حسن بن علی برقعیدی، سلمہ بن شبیب، احمد بن نصر بن مالک، عبداللہ بن عمر بن مسلم الجیزی عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ جب مجھے دفنا چکو تو میری قبر میں دیکھنا اگر میں وہاں نظر نہ آؤں تو اللہ کا شکر ادا کرنا ورنہ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (یعنی افسوس ہے) عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ ان کے ایک دوسرے بیٹے نے بتایا کہ اس کے بھائی نے قبر میں دیکھا تھا تو وہ نظر نہیں آئے اور اس کے چہرے پر خوشی کے آثار تھے۔

۴۵۷۸- طاؤس کی ایک دعا...... ہمیں احمد بن محمد نے حسن بن محمد، ابوزرعہ، مہدی بن جعفر کی سند سے بیان کیا کہ میں نے یحییٰ کنانی کو طاؤس کی یہ بات کہتے سنا اے اللہ مجھے زیادہ مال اور زیادہ اولاد سے محروم فرما۔

۴۵۷۹- طاؤس کی ایک اور دعا...... ہمیں ابوحامد محمد بن اسحٰق نے، حاتم بن لیث، قبیصہ، سفیان عن سعید بن محمد کی سند سے بیان کیا ہے کہ طاؤس ایک دعا یہ کیا کرتے تھے۔

اے اللہ مجھے مال اور اولاد کی کثرت سے محروم فرما اور مجھے ایمان اور عمل (کی دولت) عطا فرما۔

۴۵۸۰- طاؤس کی سچائی کا اقرار...... ہمیں احمد بن جعفر بن اسلم نے، احمد بن علی الابار، عبدالرحمٰن بن بشیر، سفیان بن یعمر، زہری کی سند سے بیان کیا ہے کہ طاؤس کہتے تھے کہ اگر تم طاؤس کو دیکھو گے تو جان لو گے کہ وہ جھوٹ نہیں بولتا۔

۴۵۸۱- پانچ اہم انسان...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عن ابیہ، یحییٰ بن ضریس، ابوسنان، حبیب بن ثابت کی سند سے بیان کیا ہے کہ میرے (حبیب بن ثابت کے) پاس پانچ ایسے افراد جمع ہوئے کہ ان جیسے لوگ کبھی میرے پاس جمع نہیں ہوئے۔ عطا، طاؤس، مجاہد، سعید بن جبیر اور عکرمہ۔

۴۵۸۲- طاؤس اور خواص...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوسفیان کی سند سے بیان کہا کہ میں (ابوسفیان) نے عبداللہ بن ابی یزید سے کہا کہ تم ابن عباس کے پاس کس کے ہمراہ جاتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ عطا اور عام لوگوں کے ساتھ اور طاؤس

خواص کے ہمراہ جاتے ہیں۔

۴۵۸۳- طاؤس کا علم پر اعتماد...... ہمیں ابو احمد محمد بن جرجانی نے، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن معبد، قبیصہ، سفیان، حبیب کی سند سے بیان کیا کہ مجھ سے (حبیب سے) طاؤس نے فرمایا جب میں تمہیں کوئی (بات حدیث) سناؤں تو میں پکی بات کروں گا اس لئے میرے علاوہ کسی اور سے اس کے بارے میں مت پوچھنا۔

۴۵۸۴- طاؤس کا علم کچا نہیں تھا...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحاق، ابن ابی رزمہ، فضل بن موسیٰ، مطر، حبیب کی سند سے بیان کیا ہے کہ مجھے طاؤس نے یوں فرمایا کہ جب میں تمہیں یہ بتاؤں کہ میں پکی بات کر رہا ہوں تو میرے علاوہ کسی اور سے اس کے بارے میں مت پوچھنا۔

۴۵۸۵- طاؤس اور ان کے والد...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے، محمد بن اسحاق، حاتم، اسحاق بن اسماعیل، ابو اسامہ، اعمش، عبدالملک بن میسرہ، بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عن ابیہ، عبدالرزاق، معمر کی سند سے بیان کیا ہے مجھے ابن طاؤس نے بتایا کہ میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ میں فلاں عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں تو انھوں نے فرمایا جاؤ اس کو دیکھ آؤ۔ چنانچہ میں نے بہترین کپڑے پہنے سر دھویا مگر جب انھوں نے مجھے اس حلیہ میں دیکھا تو فرمایا کہ بیٹھو وہاں مت جاؤ۔

۴۵۸۶- طاؤس کا قریشی جوانوں سے خطاب...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، ہیثم، ابو بشر کی سند سے بیان کیا ہے کہ ہمیں طاؤس نے بتایا کہ انھوں نے چند قریشی نوجوانوں کو مٹک مٹک کر چلتے دیکھا تو فرمایا کہ تم ایسا لباس پہنتے ہو جو تمہارے آباؤ اجداد نہیں پہنتے تھے اور اس طرح چلتے ہو کہ رقاص بھی اس طرح نہیں چل سکتا۔

۴۵۸۷- تیمارداری کو حج پر ترجیح...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، عبدالرزاق، معمر کی سند سے بیان کیا ہے کہ طاؤس اپنے ایک بیمار ساتھی کی تیمارداری میں اس طرح لگے رہے کہ ان کا حج فوت ہو گیا۔

۴۵۸۸- ہمیں ابو حامد نے محمد بن اسحاق، حاتم، عارم، حماد بن زید، حمید بن طرخان، عبداللہ بن طاؤس کی سند سے بیان کیا ہے کہ ہم اپنے والد طاؤس کے ہمراہ مکہ جا رہے تھے ایک ماہ کا سفر تھا جب واپس آئے تو دو ماہ ہو گئے تو انھوں نے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آدمی جب تک واپس نہ آئے اللہ کے راستے میں رہتا ہے۔

۴۵۸۹- ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، مہدی بن جعفر، ضمرہ، بلال بن کعب کی سند سے بیان کیا کہ جب طاؤس یمن سے نکلے تو وہ صرف زمانہ جاہلیت کے بنے ہوئے پرانے پانی کے کنوؤں سے پانی پیا کرتے تھے۔

۴۵۹۰- ہمیں احمد بن جعفر بن اسلم نے احمد بن علی ابار، محمد بن سلام جمحی، عمر بن ابی حنیفہ عبدی، عبداللہ بن صالح مکی کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس میری عیادت کرنے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا اے عبدالرحمن یا اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دعا کیجئے تو انھوں نے فرمایا کہ تم خود ہی دعا کرو اللہ تعالیٰ پریشان حال کی دعا قبول فرماتا ہے۔

۴۵۹۱- قیامت میں مالک اور مال کی گفتگو...... ہمیں سلیمان بن احمد نے اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، عن ابن طاؤس عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس نے فرمایا مال اور اس کے مالک کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور وہ دونوں یوں لڑیں گے صاحب مال اپنے مال سے کہے گا کہ کیا میں نے تجھے فلاں دن فلاں وقت جمع نہیں کیا تھا؟ مال کہے گا کہ تو نے اپنی ضرورت مجھ سے یوں

پوری کی اور تو نے مجھے فلاں وقت خرچ کیا تھا۔ صاحب مال کہے گا کہ یہی مال تھا۔ جس نے مجھے بہت سی رسیوں سے باندھ دیا تھا مال کہے گا ہاں میں ہی وہ ہوں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا کرنے میں تیری رکاوٹ بنا تھا۔

۴۵۹۲- عالم کبھی نہیں سٹھیاتا...... ہمیں عبداللہ بن محمد، جعفر بن محمد بن فارس، حسن بن شاذان الواسطی، وکیع، ابوعبداللہ الہاشمی کی سند سے بیان کیا ہے کہ فرمایا: میں طاؤس کے ہاں گیا تو انکا بڑا بیٹا جو بہت بوڑھا تھا باہر نکلا میں نے پوچھا کہ آپ طاؤس ہیں؟ اس نے کہا میں ان کا بیٹا ہوں تو میں نے کہا کہ اگر تم اس کے بیٹے ہو تو وہ تو سٹھیا چکے ہوں گے؟ اس نے جواب دیا کہ عالم کبھی سٹھیاتا نہیں چنانچہ میں ان کے کمرے میں داخل ہوا (قصہ مختصر) انھوں نے فرمایا مختصر سوال کرو۔ میں نے عرض کیا کہ اگر آپ بھی مختصر جامع جواب دیں تو میں مختصر سوال کروں گا انھوں نے فرمایا کہ میں اپنی اس مجلس میں تورات، انجیل، زبور اور قرآن کریم کا مجموعہ بیان کردوں؟ میں نے کہا جی ہاں! انھوں نے فرمایا اللہ سے اس طرح ڈر کہ کوئی اور چیز تیرے نزدیک اس سے زیادہ خوف کرنے کی نہ ہو۔ اور اس سے ایسی امید لگا جس کی شدت خوف سے زیادہ ہو اور دوسرے لوگوں کے لیے بھی وہ پسند کر جو تو اپنے لیے پسند کرے۔

۴۵۹۳- کسی سے اپنی ضرورت بیان نہ کرو...... ہمیں حبیب بن حسن نے ابوشعیب خرانی، مروان بن عبید، محمد بن یزید بن حبیش عن ابن جریج کی سند سے بیان کیا ہے کہ مجھے عطاء نے فرمایا کہ میرے پاس طاؤس آئے اور مجھ سے گویا ہوئے کہ اے عطا! ایسے شخص کے پاس اپنی ضرورت کو بیان کرنے سے بچنا جس نے اپنا دروازہ تیرے لئے بند کرلیا ہو اور پردہ حائل کرلیا ہو بلکہ ایسی ذات سے اپنی ضرورت بیان کر جسکا دروازہ قیامت تک کے لئے ترے واسطے کھلا ہے۔ اس نے تجھ سے دعا کی طلب کی ہے اور قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

۴۵۹۴- ایک آیت کی تشریح...... ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے عمر بن ایوب، ابومعمر، ابوحجاج، ابن جریج، مجاہد کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس نے اس آیت "اولئک ینادون من مکان بعید" وہ لوگ دور جگہ سے آواز دیں گے (حم فصلت آیت ۴۴) کا مطلب یہ بیان کیا کہ ان کے دل سے دور جگہ سے۔

۴۵۹۵- مردوں کو قبر میں سات مرتبہ آزمایا جاتا ہے...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ھاشم بن قاسم، اشجعی، سفیان کی سند سے بیان کیا ہے کہ طاؤس نے فرمایا مردوں کو قبر میں سات مرتبہ آزمایا جاتا ہے چنانچہ مردے یہ پسند کرتے ہیں کہ یہ (آزمائش کے) دن ان سے ختم کردیے جائیں۔

۴۵۹۶- خواتین میں کفر کا ذکر...... ہمیں احمد بن اسحٰق نے ابویحییٰ رازی، عبداللہ بن عمران، ابن ادریس کی سند سے لیث سے نقل کیا ہے کہ طاؤس نے خواتین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان میں کفر ہے جو کچھ ختم ہو گیا اور کچھ باقی ہے۔

۴۵۹۷- سچائی اور امانت کا المیہ...... ہمیں ابوبکر محمد بن حسن آجری نے عبداللہ بن محمد بن عبدالحمید، زہیر بن محمد، علی بن قادم، سفیان کی سند سے بیان کیا کہ لیث بن سلیم نے کہا کہ مجھ (سلیم) سے طاؤس نے کہا: جو تو علم حاصل کرے وہ اپنے لئے علم حاصل کر کیونکہ سچائی اور امانت لوگوں میں سے ختم ہو چکیں۔

۴۵۹۸- بندروں کو سجدہ...... ہمیں احمد بن اسحٰق نے ابوبکر بن ابی عاصم، الحلوانی، ابوعاصم، زمعۃ سلمہ بن وہرام کی سند سے بیان کیا کہ

طاؤس نے فرمایا کہ پہلے کہا جاتا تھا کہ اس کے زمانے میں بندروں کو سجدہ کرو۔

۴۵۹۹-امیر کو ڈانٹ دینا...... ہمیں احمد بن اسحٰق نے ابو یحییٰ رازی، حفص بن عمر المہر قانی، عبداللہ بن مہدی، حماد بن زید، صلت بن راشد کی سند سے بیان کیا ہے، صلت کہتے ہیں: میں طاؤس کے پاس بیٹھا تھا کہ سلم بن قتیبہ نے ان سے کچھ پوچھا تو انھوں نے اسے جھڑک دیا چنانچہ میں (صلت) نے کہا یہ خراسان کے والی مسلم بن قتیبہ ہیں تو انھوں نے فرمایا یہ اس کے لئے اس پر آسان ہے۔

۴۶۰۰-گھر گرنے کی خبر پر ردعمل...... ہمیں قاضی محمد بن احمد نے اپنے خط میں محمد بن ایوب، نصر بن علی، دیار مرادی عن رجل کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس کو کہا گیا کہ آپ کا گھر گر گیا ہے تو انھوں نے فرمایا ہماری بھی شام ہو چکی ہے۔

۴۶۰۱-انسان عورتوں کے معاملات میں کمزور ہے...... ہمیں محمد بن علی نے حسن بن محمد، سلمہ بن شبیب، عبدالرزاق، معمر، عن ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس نے قرآن کی اس آیت خلق الانسان ضعیفا ترجمہ انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے۔(النساء آیت: ۲۸) کے ذیل میں بیان کیا کہ انسان کی کمزوری عورتوں کے معاملات میں ہے کیونکہ انسان عورتوں کے معاملے میں سب سے زیادہ کمزور ہے۔

۴۶۰۲-دنیا کی خوشی آخرت کی پریشانی ہے...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابی سہل، ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن بکیر، ابراہیم بن نافع کی سند سے بیان کیا ہے کہ طاؤس کے والد نے فرمایا: دنیا کی مسرت آخرت کی پریشانی ہے اور دنیا کی پریشانی آخرت کی مسرت ہے۔

۴۶۰۳-اپنے نفس پر مامون کون ہو سکتا ہے...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابی سہل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، نافع بن عمر، بشر بن عاصم کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس نے فرمایا:

کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے اور اس کی طرح کسی شخص کو اپنے نفس پر مامون نہیں دیکھا کیا تم اپنی معلومات کے اعتبار سے افضل شخص بتا سکتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ وہ فلاں آدمی ہے۔ چنانچہ طاؤس تھوڑی دیر اسی حالت پر رہے پھر ان کے پیٹ میں درد ہو گیا پھر کوئی چیز انہیں دی گئی جس سے ان کے پیٹ کو آرام ہوا پھر تھوڑی دیر بعد ہی ان کا انتقال ہو گیا۔

۴۶۰۴-حضرت عیسیٰ اور ابلیس کی ملاقات...... ہمیں سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس نے فرمایا کہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ابلیس سے ملاقات ہوئی تو اس نے حضرت عیسیٰ سے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری تقدیر میں جو لکھا ہے وہی تمہارے ساتھ ہوگا؟ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہاں! ابلیس نے کہا تم اس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر کود جاؤ اور دیکھو کہ تم زندہ رہتے ہو یا نہیں؟ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ کیا تمہیں نہیں پتہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا بندہ میرا امتحان نہ لے کیونکہ میں جو چاہتا ہوں وہی کرتا ہوں"۔

زہری نے اپنی روایت میں یہ الفاظ یوں بیان کئے ہیں کہ بندہ اپنے رب کا امتحان نہیں لیتا بلکہ رب ہی بندے کا امتحان لیتا ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس طرح حضرت عیسیٰ نے ابلیس کو لاجواب کر دیا۔

۴۶۰۵- طاؤس کا عصر کے بعد عمل...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابوسلمہ، ابن ابی رواد کی سند سے بیان کیا کہ میں نے طاؤس اور ان کے ساتھیوں کو دیکھا کہ وہ عصر کی نماز کے بعد کسی سے بات نہیں کرتے تھے اور خوب آہ وزاری سے دعا کیا کرتے تھے۔

۴۶۰۶- جو کسی کی وصیت میں داخل نہ ہو...... ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن یحییٰ بن منذر، موسیٰ بن اسماعیل، ابوداؤد طیالسیؒ زمعہ بن صالح، ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس نے فرمایا کہ جو شخص کسی وصیت میں داخل نہ ہو اس کو کوئی سخت پریشانی نہیں پہنچے گی۔

۴۶۰۷- ہم سے سلیمان بن احمد، محمد بن یحی بن المنذر، موسیٰ بن اسماعیل، داؤد الطیالسی، زمعہ، صالح، ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت طاؤسؒ نے فرمایا: جس شخص نے یتیموں کی سرپرستی نہیں کی اور لوگوں کا قاضی یا امیر نہیں بنا وہ مشقت سے بچ گیا۔

۴۶۰۸- ہم سے محمد بن احمد بن علی، حارث بن ابی اسامیہ، داؤد بن عمر، عباد بن کثیر کی سند سے بیان فرمایا: کہ عبداللہ بن طاؤس فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے فرمایا: اے بیٹے عقل مندوں کے ساتھ رہ، تیری نسبت ان کی طرف ہو جائے گی خواہ تم ان میں سے نہ ہو اور جہاں کے ساتھ ہم نشینی اختیار نہ کر دخواہ تمہارا ان سے تعلق نہ ہو لیکن پھر بھی تمہیں ان میں سے شمار کیا جائے گا نیز یاد رکھو ہر شئی کی غایت ہے، آدمی کی غایت یہ ہے کہ وہ حسن خلق کا مالک ہو۔

۴۶۰۹- بھیک مانگنے سے بیزاری...... ہمیں احمد بن جعفر نے حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، عفان، حماد بن زید ایوب کی سند سے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے طاؤس سے سوال کیا تو انھوں نے اسے ڈانٹ دیا۔ اس نے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن میں تمہارا بھائی ہوں تو انھوں نے جواب دیا کیا بھائی ہو، مسلمانوں کے علاوہ؟ (یعنی مسلمانوں کو ایسا سوال زیب نہیں دیتا) یعنی بھیک مانگنا۔

۴۶۱۰- خارجیوں سے بیزاری...... ہمیں سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ ایک خارجی شخص میرے والد طاؤس کے پاس آیا اور کہا کہ آپ میرے بھائی ہیں تو انھوں نے جواب دیا ہاں اللہ کے بندوں کے درمیان اور مسلمان آپس میں سب بھائی ہیں۔ (یعنی اسے اپنا مسلم بھائی قرار نہیں دیا)

۴۶۱۱- بے سروپا سوالوں کے جواب نہیں دیئے جاتے...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، حاتم بن لیث، عفان، حماد بن زید، ایوب کی سند سے بیان کیا کہ ایک شخص نے طاؤسؒ سے کسی بارے میں پوچھا تو انھوں نے اسے ڈانٹ کر فرمایا' کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میری گردن میں تم رسی باندھ دو اور پھر مجھے گھمایا جائے۔

۴۶۱۲- صاف ستھرا رہنا انسان کے ہاتھ میں ہے...... ہمیں محمد بن احمد بن الحسن نے، مکی بن عبدالرزاق، احمد بن یوسف، عبدالرزاق، ان کی بہن ام الحکم کی سند سے بیان کیا کہ ان کے شوہر داؤد بن ابراہیم نے کہا کہ طاؤس نے ایک مسکین (غریب) شخص کو یکھا کہ اس کی آنکھوں میں چندھیا پن اور بالوں میں میل کچیل تھا تو انھوں نے اس سے فرمایا کہ چلو غریبی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی سمجھو مگر تم پانی سے دور کیوں ہو؟

۴۶۱۳- ظلم کا اقرار کرلیا جائے...... ہمیں سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، داؤد بن ابراہیم، معمر، ابن طاؤس کی سند

سے بیان کیا کہ طاؤس نے فرمایا اپنے تھوڑے سے ظلم کا اقرار کر لینا ظلم پر قائم رہنے سے بہتر ہے۔

۴۶۱۴- طاؤس کی تہجد پر پابندی...... ہمیں سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، داؤد بن ابراہیم کی سند سے بیان کیا کہ ایک شیر نے حج کے دوران ایک رات لوگوں کو پریشان کئے رکھا کہ لوگ ایک دوسرے سے ڈرتے رہے جب صبح ہوئی تو لوگ دائیں بائیں ہوئے اور ادھر ادھر پڑ کر سو گئے اور طاؤس نماز کے لئے کھڑے ہو گئے ایک شخص نے کہا کہ تم سو کیوں نہیں رہے تم تو رات کو تھک چکے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کیا صبح کو بھی کوئی سوتا ہے۔

۴۶۱۵ ہم سے سلیمان بن احمد نے اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن عیینہ کی سند سے بیان فرمایا کہ طاؤس فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے کہا کہ میت کیلئے بہترین عمل کیا ہے جو اس پر کہا جائے، فرمایا: استغفار

۴۶۱۶- امراء کے مال سے بے نیازی...... ہمیں سلیمان بن احمد نے اسحٰق کے حوالے سے عبدالرزاق سے بیان کیا کہ میں نے نعمان بن زبیر صنعانی کو یہ بتاتے سنا کہ حجاج کے بھائی محمد بن یوسف یا ایوب بن یحیٰی نے طاؤس کے پاس سات سو یا پانچ سو دینار بھجوائے اور قاصد کو کہہ دیا کہ اگر طاؤس نے تم سے یہ لے لئے تو امیر محترم تمہیں بہترین کپڑے اور انعام دیں گے چنانچہ وہ طاؤس کے پاس جند (یمن کا ایک شہر) پہنچا اور کہا کہ امیر نے آپ کے لئے خرچہ بھیجا ہے طاؤس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ اس نے اصرار کیا تو انہوں نے لینے سے انکار کر دیا چنانچہ وہ رقم کی تھیلی گھر کے کونے میں پھینک کر بھاگ گیا اور جا کر کہا کہ انہوں نے لے لئے۔ کچھ عرصے کے بعد امیر اور اسکے چیلوں نے طاؤس کی زبانی کوئی ناگوار بات اپنے لئے سنی تو کسی شخص کو بھیجا کہ ہم نے تمہیں جو رقم دی تھی وہ واپس کرو۔ طاؤس نے فرمایا کہ میں نے کوئی رقم نہیں لی۔ چنانچہ قاصد نے جا کر بتایا تو ان کو یقین آ گیا چنانچہ پہلے والے قاصد کو بلوا بھیجا اور پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں نے وہ گھر کے کونے میں پھینک دی تھی اس کو کہا گیا کہ وہیں جا کر دیکھو چنانچہ اس نے وہاں ہاتھ بڑھایا تو تھیلی وہیں پڑی تھی اور اس کے گرد مکڑی نے جالا تان رکھا تھا۔ (یعنی اس تھیلی کو کسی نے ہاتھ تک نہ لگایا تھا) چنانچہ وہ شخص وہ تھیلی واپس لے گیا۔

۴۶۱۷- خلیفہ سلیمان اور طاؤس کی ملاقات...... ہمیں محمد بن احمد القاضی نے اپنی کتاب میں محمد بن عباس، محمد بن مثنی، مطہر بن ہیثم بن حجاج طائی عن ابیہ، کی سند سے خبر دی کہ خلیفہ سلیمان بن عبدالملک حج کے لئے آیا تو ایک دن اس کے نمائندے نے آ کر کہا کہ کسی فقیہ کو بھجواؤ امیر حج کے مسائل دریافت کریں گے وہاں سے طاؤس گزرے تو اسے بتایا گیا کہ یہ طاؤس یمانی ہیں نمائندے نے انہیں روک لیا اور کہا کہ امیر کے سوالوں کا جواب دیجئے انہوں نے کہا بھائی مجھے معاف رکھو اس نے کہا اچھا امیر کے پاس تشریف تو لے کے چلو چنانچہ یہ خلیفہ کے سامنے جا کھڑے ہوئے اور فرمایا اے امیر! ایک چٹان جو جہنم کے ایک کنوئیں پر ڈھکی ہوئی ہے اور اس پر ستر سال گزر گئے تو وہ اپنی جگہ مضبوط ہو گئی آپ جانتے ہیں اس کو کس شخص کے لئے تیار کیا گیا ہے؟ خلیفہ نے کہا کہ نہیں فرمایا کہ اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے حکم میں شرک کرے (اپنا حکم چلائے) اور ظلم کرے یہ سن کر خلیفہ بہت رویا۔

۴۶۱۸- طاؤس اور سلیمان کی کعبہ میں ملاقات...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے ابوبکر بن معدان، محمد بن سلام بن وارہ، ابوالحارث کنانی، محمد بن عبداللہ اموی، (جو کہ ثقہ اور قابل قبول راوی ہیں) کی سند سے بیان کیا کہ مجھے (اموی کو) ابن ابی رواد نے (اسی سال عمر ہو چکی تھی ان کی) زھری کے حوالے سے بیان کیا کہ سلیمان بن عبدالملک نے ایک شخص کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا جو بڑا خوبصورت اور وجیہ شخص تھا تو زھری سے پوچھا کہ ابن شہاب یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ طاؤس یمانی ہیں جنھوں نے کئی صحابہ کو

پایا ہے چنانچہ سلیمان نے اپنے بیٹے کے ذریعے انھیں بلوا بھیجا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی حدیث سنایئے چنانچہ طاؤس نے سنائی کہ مجھے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بیکار (غیر اہم) شخص وہ ہے جو مسلمانوں کا حاکم بنا ہو اور انصاف نہ کرے یہ سن کر سلیمان کا چہرہ متغیر ہو گیا اس نے کافی دیر سر جھکائے رکھا اور پھر سر اٹھا کر عرض کیا کہ ہمیں اور حدیث سنایئے تو طاؤس نے کہا مجھے ایک صحابی نے بیان کیا ابن شہاب کہتے ہیں غالباً انھوں نے حضرت علیؓ کا نام لیا تھا کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے قریش کی ایک مجلس میں کھانے پر بلوایا اور وہاں فرمایا کہ تمہارا قریش پر حق ہے اور ان کا لوگوں پر یہ حق ہے کہ جب رحم چاہیں تو ان پر رحم کیا جائے فیصلہ مانگیں تو انصاف کیا جائے اور امانت رکھوائیں تو ادائیگی کی جائے'' یہ سن کر سلیمان نے سر جھکا لیا اور کچھ دیر بعد بولا کہ ہمیں اور حدیث سنایئے طاؤس نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں آخری آیت نازل ہوئی اور ڈرو اس دن سے جب تم اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاؤ گے''۔ (البقرۃ آیت ۲۸۱)

۴۶۱۹-عمر بن عبد العزیز اور طاؤس...... ہمیں احمد بن جعفر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل ابو معمر، ابن عیینہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے طاؤس سے کہا کہ امیر المؤمنین کو اپنی ضروریات سے آگاہ کرو تو انھوں نے کہا کہ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں (امیر المؤمنین سلیمان بن عبد الملک اور ابراہیم بن میسرہ نے کعبۃ اللہ کے سامنے حلف اٹھا کر کہا کہ اس کے بعد سے عمر بن عبد العزیز کی نظر میں طاؤس جتنا کوئی شخص معزز اور قابل قدر نہ تھا۔

۴۶۲۰-امراء کی جاہ و دولت میں عدم رغبت ...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، معمر بن شبیہ، ابو عاصم، سفیان کی سند سے بتایا کہ سلیمان بن عبد الملک کا بیٹا طاؤس کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک طرف بیٹھ گیا مگر طاؤس نے اس کی طرف توجہ نہ کی انھیں کہا گیا کہ آپ کے پہلو میں خلیفہ کا بیٹا بیٹھا ہوا ہے آپ اس کی طرف توجہ کیوں نہیں کر رہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں کہ وہ جان لیں کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو ان کی جاہ و دولت سے کوئی رغبت نہیں رکھتے۔

۴۶۲۱-ایک عامل کی طاؤس سے ملاقات کی کوشش...... ہمیں ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، عبدالرزاق، معمر، عن ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ میں اپنے والد سے ہمیشہ یہ بات کہتا تھا کہ آپ اس بادشاہ کے پاس جا کر بیٹھا کریں۔ ایک مرتبہ ہم حج کے لئے نکلے اور ایک قصبے میں پڑاؤ کیا وہاں کا عامل محمد بن یوسف یا ایوب بن یحییٰ مقرر کردہ تھا جس کا نام ابن نجیح تھا وہ انتہائی گندا عامل تھا، ہم نے صبح کی نماز پڑھی تو کسی نے اس کو طاؤس کے بارے میں بتا دیا چنانچہ وہ آیا اور سلام کر کے بیٹھ گیا انھوں نے اس سے کوئی بات نہ کی اس نے بات کی کوشش کی تو انھوں نے منہ پھیر لیا وہ دوسری طرف آیا تو انھوں نے رخ دوسری طرف کر لیا۔ جب میں نے یہ معاملہ دیکھا تو میں اٹھ کر آیا اور ہاتھ بڑھا کر ابن نجیح کو کہا کہ یہ بزرگ آپ کو نہیں جانتے۔ تو ابن نجیح بولا کہ اس کی پہچان ہی نے تو میرے ساتھ یہ کچھ کیا ہے جو تو نے دیکھا۔ چنانچہ وہ چپ چاپ وہاں سے چلا گیا پھر جب میں اپنے پڑاؤ کی رہائش میں داخل ہوا تو میرے والد طاؤس نے مجھے کہا کہ جب تجھے یہ گمان ہو کہ تو ان کے خلاف اپنی تلوار لیکر نکل نہ پڑے گا تو اپنی زبان کو ان کے خلاف بولنے سے باز نہیں رکھ سکتا۔

نوٹ: طاؤس نے پچاس صحابہ کرام کو جو بڑے اور علماء تھے پایا۔ زیادہ تر روایت ابن عباس سے کی اور طاؤس سے مجاھد، عطاء عمرو بن دینار، ابراہیم بن میسرہ، ابوزبیر، محمد بن منکدر، زہری، حبیب ابن ابی ثابت، عبد الملک بن میسرہ، الحکم، لیث بن ابی سلیم ضحاک

۱- البدایۃ والنہایۃ ۹/۲۳۷، والجامع الکبیر ۶۳۳۰، و کنز العمال ۲۹۰۲۸۔

بن مزاحم، عبدالکریم بن ابی المخارق، وہب بن منبہ، مغیرہ بن حکیم صنعانی اور عبداللہ بن طاؤس وغیرہ نے روایت کی ہے ان کی غریب روایت وہ جو انھوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے وہ یہ ہے کہ

۴۶۲۲-ہمیں ابوبکر بن خلاد نے اسماعیل بن اسحٰق قاضی، علی بن المدینی سے اور ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ حمیدی سے، اور ہمیں مخلد بن جعفر نے جعفر فریابی، عثمان بن ابی شیبہ سے اور ان سب نے سفیان بن عیینہ، سلیمان بن احول (جو ابن ابی نجیح کے ماموں ہیں) کی سند سے بیان کیا کہ میں نے طاؤس کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کو یہ فرماتے سنا کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو تہجد پڑھتے تو یہ دعا فرماتے۔

اللھم لک الحمد انت الحق وقولک الحق ووعدک الحق ولقاؤک حق والجنة حق والنار حق والساعة حق ومحمد حق والنبیون حق، اللھم لک اسلمت وبک آمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفرلی ماقدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت انت المقدم وانت المؤخر لاالٰہ الاانت، یا فرمایا لاالہ غیرک (عبدالکریم کی روایت میں) ولاحول ولا قوۃ الابک (بھی ہے مگر سلیمان کی روایت میں نہیں)۔[1]

ترجمہ: اے اللہ سب تعریفیں تیرے لئے تو سچا ہے تیرا ارشاد سچا ہے تیرا وعدہ سچ ہے تیری ملاقات سچ ہے، جنت حق ہے نار حق ہے قیامت حق اور محمد حق ہیں تمام انبیاء سچے ہیں اے اللہ میں نے تیرے لئے سب کچھ چھوڑا میں تجھ پر ایمان لایا' تجھ پر توکل کیا' تیری طرف رجوع ہوا تیرے لئے لڑا اور تیرے لئے فیصلہ دیا' تو تو مجھے معاف کردے وہ گناہ جو میں نے آگے بھیجے اور جو چھوڑے جو چھپ کر کئے اور جو علانیہ کئے تو ہی مقدم ہے تو ہی آخر ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔(لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ) ایک روایت میں ہے ایک میں نہیں۔

۴۶۲۳-ہمیں عبداللہ بن جعفر نے اسماعیل بن عبداللہ مسلم بن ابراہیم، وہیب، ابن طاؤس عن ابیہ کی سند سے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نظر حق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے پہنچ سکتی ہوتو وہ نظر ہی ہے اور جب تمہیں نظر لگ جائے تو غسل کرلیا کرو۔[2]

یہ حدیث صحیح ہے مسلم شریف میں حجاج الشاعر عن مسلم بن ابراہیم کی سند سے مروی ہے۔

۴۶۲۴-محمد بن احمد حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد ابن یحیٰ، قیس بن ربیع، اسماعیل بن مسلم، عمر بن دینار طاؤس کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسجد میں حدود (سزائیں) قائم نہ کی جائیں اور بیٹے کے بدلے باپ کو نہیں پکڑا جائے گا۔[3] یہ حدیث غریب ہے طاؤس کی سند سے اسماعیل اس میں عمرو سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ اسے عیسیٰ ابن یونس، عمرو بن شقیق اور ابن افضل نے اسماعیل وغیرہ سے نقل کیا ہے۔

۴۶۲۵-**گواہی کا معیار**......ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، یحیٰ بن موسیٰ بن زکریا، محمد بن سلیمان بن مسمول، عبیداللہ بن سلمہ بن هرم عن ابیہ، طاؤس، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ایک شخص نے شہادت (گواہی) کے بارے

---

[1] صحیح البخاری ۸۶/۸. وصحیح مسلم، کتاب المسافرین ۱۹۹. وفتح الباری ۱۱۶/۱۱.

[2] صحیح البخاری ۱۷۱/۷، ۲۱۴. وصحیح مسلم، کتاب السلام، ۴۱، ۴۲. وفتح الباری ۲۰۳/۱۰، ۲۳۳، ۳۷۹.

[3] سنن الترمذی ۱۴۰۱. وسنن ابن ماجة ۲۵۹۹. ومسند الامام أحمد ۲۳۴/۳. وسنن الدارمی ۱۹۰/۲. والسنن الکبری للبیهقی ۳۲۸/۸. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۴۷/۲، ۲۲۸/۳، ۱۱/۶. والمصنف لابن أبی شیبة ۴۲/۱۰، ۴۳. ومجمع الزوائد ۲۵/۲، ۲۸۲/۶. والمستدرک ۳۶۹/۴. وکشف الخفا ۵۰۲/۲.

میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے سورج کو دیکھا ہے (اس نے کہا جی ہاں) آپ ﷺ نے فرمایا اس جیسی بات کی گواہی دے ورنہ چھوڑ دے۔[1]

۴۶۲۶- ایک حدیث...... ہمیں ابوبکر بن عبید اللہ بن یحیٰی طلحی نے احمد بن قیس کلدی محمد بن خلف، آدم بن ابی ایاس، ابونمیر، ابوکثیر، عبداللہ بن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

کہ میں اس شخص کی نماز قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کی وجہ سے تواضع اختیار کرے اور میری مخلوق پر اپنی بڑائی نہ جتائے۔ میری رضا کے لئے اپنی خواہشات سے خود کو روک لے، بھوکوں کو کھلائے، ننگوں کو کپڑے دے، کمزور پر رحم کرے اور اجنبی کو ٹھکانہ دے، چنانچہ اس وجہ سے اسکا چہرہ روشن ہوتا ہے جیسا کہ سورج کی روشنی چمکتی ہے وہ مجھے پکارتا ہے تو میں جواب دیتا ہوں مجھ سے مانگتا ہے تو میں عطا کرتا ہوں اور جب میری قسم کھاتا ہے تو میں اسے پوری کرتا ہوں جہالت میں میں اس کو علم اور اندھیرے میں روشنی دیتا ہوں۔ اپنی قوت سے اسے پناہ دیتا ہوں اور میرے فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں، اس کی مثال میرے نزدیک ایسی ہے جیسے جنتیوں میں جنت فردوس کی مثال کہ جسکے پھل نہ سوکھتے ہیں اور نہ ان کا حال بدلتا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے اور میں نے طاؤس کی سند کے سوا اسے مرفوع نہیں پایا۔

۴۶۲۷- مال جمع کرنے پر وعید...... ہمیں سلیمان بن احمد بن زکریا ایادی نے جبلہ شہر میں، یزید بن قیس، عبدالحمید بن عبداللہ بن ابی رواد، ابراہیم بن طہمان، حکم بن عیینہ، طاؤس، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا (ہم اس وقت منیٰ میں تھے) کہ اگر جمع کرنے والوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ کس چیز میں پڑ گئے ہیں تو انھیں مغفرت کے بعد فضیلت کی بشارت مل جائے۔[2]

۴۶۲۸- اچھی تلاوت والا وہ ہے جو اللہ سے ڈرے...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن زکریا نے اسماعیل بن عمرو، مسعر بن کدام، عبدالکریم المعلم، طاؤس، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اچھی تلاوت کرنے والا کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص جسے تم جب پڑھتے ہوئے سنو تو دیکھو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔[3]

۴۶۲۹- اچھی تلاوت کرنے والے کی نشانی...... ہمیں سلیمان بن احمد نے یحیٰی بن عثمان بن صالح عن ابیہ، ابن لھیعہ، عمرو بن دینار، طاؤس، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اچھی تلاوت کرنے والا وہ شخص ہے جو قرآن پڑھے تو اس سے غمگین ہو جائے۔ (یعنی آخرت کی فکر میں لگ جائے)[4]

۴۶۳۰- مکہ کی حرمت...... ہمیں سلیمان نے علی بن سعید رازی، ابوحسان زیادی شعیب بن صفوان، عطاء بن سائب، طاؤس،

۱۔ کشف الخفاء ۲/۹۳.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۵۳. والترغیب والترہیب ۲/۲۰۴. والدر المنثور ۱/۲۳۵. وأمالی الشجری ۲/۵۶. ومجمع الزوائد ۳/۲۷۷. وکنز العمال ۱۲۱۰۷. ۱۲۳۹۵.

۳۔ مجمع الزوائد ۷/۱۷۰. ومشکاۃ المصابیح ۲۲۰۹. وکنز العمال ۲۱۲۷. والبدایۃ والنہایۃ ۹/۲۴۳.

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۷. وتاریخ اصبہان ۲/۶۸. ومجمع الزوائد ۶/۱۷۰. وکنز العمال ۲۴۸۷. والجامع الکبیر للسیوطی ۶۱۲۶. والاحادیث الصحیحۃ ۱۵۸۳. والبدایۃ والنہایۃ ۹/۲۴۳.

حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس شہر کو اس دن محترم بنا دیا جب اس آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور جب سورج اور چاند میں رنگ بھرا تو اس میں بھی حرمت کا رنگ بھر دیا اور مجھ سے پہلے یہ کسی شخص کے لئے حلال نہیں ہوا اور یہ دن میں کچھ وقت کے لئے حلال ہوتا ہے اور پھر دوبارہ ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ یہ خالد بن ولید شہر میں قتل کر رہے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے فلاں اٹھو جاؤ خالد کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ لوگوں کے قتل سے ہاتھ اٹھا لے۔ چنانچہ وہ شخص حضرت خالد کے پاس گیا اور کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جتنے قتل کر سکتے ہو کرو چنانچہ انھوں نے ستر کافر مار ڈالے چنانچہ اس شخص نے آ کر خدمت نبوی میں عرض کر دیا کہ خالد نے ستر آدمی مار دیئے۔ آپ ﷺ نے خالد کو کہلوایا کہ کیا میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا؟ (جو تم نے ایسا کیا) انھوں نے جواب دیا کہ فلاں شخص نے مجھے آ کر کہا کہ جتنے کر سکتے ہو قتل کرلو۔ آپ ﷺ نے اس شخص کو کہلوایا کہ میں نے تمہیں کیا کہا تھا تو اس نے جواب دیا کہ آپ ﷺ نے ایک کام چاہا اور اللہ نے دوسرے کام کا ارادہ کیا اور اللہ کا حکم آپ ﷺ کے حکم پر فوقیت رکھتا ہے۔ جو ہوا ہے اسی کی مجھ میں استطاعت تھی۔ چنانچہ یہ سن کر آپ ﷺ خاموش ہو گئے اور اس کو کوئی جواب نہیں دیا۔[1]

یہ حدیث طاؤس کی سند سے غریب ہے۔ ان سے نقل کرنے میں شعیب بن صفوان منفرد ہیں۔

۴۶۳۱۔ **مسلمان کو بچانے پر جنت کا وعدہ**...... ہمیں محمد بن احمد بن ابراہیم نے محمد بن حسین بن مکرم، عبداللہ بن عمر بن ابان، محمد بن حارث، محمد بن سلم، ابراہیم بن میسرہ، ابن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ جب رسول اکرم ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا تو ایک شخص قلعے سے نکل آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے جو وہاں سے بچا کر لائے گا اس کے لئے جنت واجب ہے۔ چنانچہ حضرت عباس اٹھ کر چل دیئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ تمہارے ساتھ جبرئیل اور میکائیل ہیں چنانچہ یہ دونوں فرشتے ان دونوں کو اٹھا لائے اور نبی کریم ﷺ کے سامنے لا کر رکھ دیا۔[2]

۴۶۳۲۔ **قرآن پر اجرت لینے والے کی مثال**...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے حسن بن علی بن ولید، عبدالرحمٰن بن نافع درخت، موسیٰ بن رشید، ابو عبید شامی، طاؤس، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن پر اجرت لی اس نے اپنی نیکی وقت سے پہلے ہی دنیا میں حاصل کر لی قیامت میں قرآن اس سے جھگڑا کرے گا۔[3]

یہ حدیث طاؤس کی سند سے غریب ہے اسے صرف ابو عبداللہ شامی نے روایت کیا ہے اور یہ شخص مجہول ہے اور حدیث میں نکارت ہے۔

۴۶۳۳۔ **رات کی نماز دو رکعت ہے**...... ہمیں محمد بن جعفر بن ہیثم نے محمد بن جعفر بن شاکر محمد بن سابق، مسعر، حبیب بن ابی ثابت، طاؤس، عن ابن عمرؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور جب صبح ہونے کا ڈر ہو تو ایک رکعت۔[4]

۱۔ صحیح البخاری ۱۹۴/۵. وسنن ابن ماجة ۳۰۰۹. ومسند الامام احمد ۳۲/۴. والسنن الکبری للبیهقی ۷۱/۸. معجم الکبیر للطبرانی ۳۳۵/۱۱. وفتح الباری ۲۶/۸.

۲۔ تاریخ ابن عساکر ۲۴۳/۷. وکنز العمال ۳۷۳۱۳.

۳۔ کنز العمال ۲۸۴۲. والسنن الکبری للبیهقی ۱۲۶/۶. ۱۵۲. وتاریخ ابن عساکر، ونصب الرایة ۱۳۸/۴. والاحادیث الصحیحة ۲۵۶.

۴۔ صحیح البخاری ۳۰/۲. وصحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین ۲۰. وفتح الباری ۴۷۷/۲، ۴۷۸، ۲۳۸/۸.

یہ حدیث صحیح اور ثابت من غیر وجہ ہے۔ طاؤس سے عمرو بن دینار اور سلیمان تیمی نے روایت کیا ہے۔

۴۶۳۴- کیل اور وزن کے معیار...... ہمیں ابو بکر طلحی نے احمد بن محمد بن ابی موسیٰ کندی، ابونعیم، سفیان، حنظلہ، طاؤس حضرت ابن عمرؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ناپ (مکیال) اہل مدینہ کا اور وزن اہل مکہ کے ہیں۔[۱]

یہ حدیث غریب ہے طاؤس اور حنظلہ سے ثوری کے سوا کسی نے روایت کیا ہے یا نہیں؟ مجھے معلوم نہیں۔

۴۶۳۵- حضرت عمارؓ کی فضیلت...... ہمیں سفیان بن احمد بن عمرو البزار نے خالد بن یوسف السمتی، عبدالنور بن عبداللہ، عبدالملک بن ابی سلیمان، لیث، طاؤس، ابن عمرؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''اے اللہ بے شک تو نے ان لوگوں کو عمار کے ذریعے ان کو جوش دلا دیا ہے کہ وہ ان کو جنت کی طرف بلاتا ہے اور وہ اسے دوزخ کی طرف بلاتے ہیں (اس حدیث کو سوائے لیث اور عبدالنور کوفی شیعوں کے کسی اور نے طاؤس سے روایت نہیں کیا اور عبدالملک لیث سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۶۳۶- رنگین کپڑے پہننے پر ناراضگی رسول...... ہمیں ابو احمد بن محمد جرجانی نے علی بن حسین بن حیان، داؤد بن رشید عمرو بن ایوب موصلی، ابراہیم بن نافع، سلیمان احوال، طاؤس، عبداللہ، بن عمرو بن العاصؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میں دو زرد رنگے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے تھا آپ ﷺ نے فرمایا کیا تیری والدہ نے یہ پہننے کا حکم دیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں اسے دھو دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا بلکہ انھیں جلا دے'' (صحیح مسلم)

۴۶۳۷- پولیس حکام کے ایجنٹ اور معاونین جہنم کے کتے ہیں...... ہمیں ابو اسحٰق بن حمزہ، محمد بن علوس بن حسین جرجانی، علی بن المثنی، یعقوب بن خلیفہ بن یوسف العشی، محمد بن مسلم، ابراہیم بن میسرہ، طاؤس، حضرت عبداللہ بن عمرو کی سند سے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے پولیس والے حکام کے کارندے اور ظالموں کے مددگار (ان کے خادم اور دوست وغیرہ) جہنم کے کتے ہیں۔[۲]

محمد بن مسلم طائفی عن ابراہیم عن طاؤس، منفرد ہیں اور حدیث غریب ہے۔

۴۶۳۸- تلوار نکال کر وار کرنے والے کا خون معاف ہے...... ہمیں محمد بن عمر بن غالب نے موسیٰ بن ہارون، اسحٰق بن راھویہ، فضل بن موسیٰ، معمر، ابن طاؤس عن ابیہ عن عبداللہ بن زبیرؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے تلوار نکال کر وار کیا اس کا خون معاف ہے۔[۳]

فضل معمر سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۴۶۳۹- ساتویں دن غسل کرنا اسلامی حق ہے...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابو داؤد طیالسی، زمعہ بن صالح ابن

۱- السنن الکبری للبیھقی ۴/۱۷۰. وسنن ابی داود باب ۸ البیوع وسنن النسائی ۵/۵۴. ۷/۲۸۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۳۹۳. ومجمع الزوائد ۴/۷۸. ومشکاۃ المصابیح ۲۸۸۹. وکنز العمال ۹۸۴۹. وشرح السنة ۸/۶۹. وصحیح ابن حبان ۱۱۰۲.

۲- مجمع الزوائد ۸/۱۲۴. واللآلی المصنوعة ۲/۱۰۱. وتنزیه الشریعة ۲/۲۲۵. والبدایة والنهایة ۹/۲۴۳.

۳- سنن النسائی ۷/۱۱۷. والمستدرک ۲/۱۵۹. ونصب الرایة ۴/۳۴۷. وکنز العمال ۳۹۸۶۴.

طاؤس عن ابیہ عن ابی ھریرۃؓ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مسلمان پر یہ حق ہے کہ وہ سات دن میں جنابت سے غسل کی طرح غسل ضرور کرلے، اپنا سر اور جسم دھوئے اور ایسا جمعہ کے دن کرے۔[1]

۴۶۴۰-یاجوج ماجوج کی دیوار میں سوراخ...... ہمیں احمد بن جعفر بن معبد نے یحییٰ بن مطرف، مسلم ابن ابراہیم، وھیب، ابن طاؤس عن ابیہ عن ابی ہریرہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ آج کے دن یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا یہ فرما کر آپ نے ہاتھ سے نوے کا اشارہ فرمایا (متفق علیہ)۔[2]

۴۶۴۱-دجال کے بارے میں ایک سوال...... ہمیں محمد بن عمر نے عبداللہ بن محمد بن ناجیہ سوید بن سعید، عثمان بن عبدالرحمٰن الجمحی، عبداللہ بن طاؤس عن ابیہ عن ابی ہریرہؓ کی سند سے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے دجال کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی ماں اسے مردار جنے گی اور پھر عورتیں گناہگاروں کو پیدا کریں گی۔

۴۶۴۲-نبی کو قتال کا حکم...... ہمیں محمد بن علی بن سہل ابن الامام نے فضل بن صالح الہاشمی، صالح بن عبداللہ، محمد بن علی بن اسماعیل بن سہل بن ولاء ترمذی، سفیان بن عامر، عبداللہ ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ میں اپنے والد طاؤس پر گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے کہا کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ پر گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ پر گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں حتیٰ کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ دیں۔ چنانچہ وہ کہہ دیں گے تو وہ مجھ سے اپنے خون اپنے اموال محفوظ کرلیں گے سوائے کسی کے حق کے مسئلے کے اور ان کا حساب (سچ کا جھوٹ کا) اللہ تعالیٰ پر ہے۔[3]

۴۶۴۳-حائضہ اور جنبی قرآن نہ پڑھیں...... ہمیں محمد بن عمر بن سلم نے محمود بن محمد، عمر بن صالح، محمد بن فضل بن عطیہ عن ابیہ، حائضہ عورت اور جنبی تھوڑا سا بھی قرآن نہ پڑھیں۔[4]

۴۶۴۴-مؤمنوں کی معرفت کا حکم...... ہمیں سلیمان بن احمد نے عمر بن حسین انماطی، البغدادی، عبدالمنعم بن ادریس عن ابیہ، عن وہب بن منبہ، عن طاؤس عن انس بن مالکؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو حضرت علی سے یہ فرماتے سنا کہ اے علی! مؤمنوں کی پہچان حاصل کر بہت سی معرفتیں آخرت میں برکت کا باعث ہوں گی، چنانچہ حضرت علی گئے اور بہت عرصے تک جن لوگوں سے ملتے انھیں آخرت کے لئے بنا لیتے، پھر کچھ عرصے بعد آئے تو آنحضرت ﷺ نے ان سے پوچھا کہ میں نے جو کہا تھا اس بارے میں کیا کہا؟ انھوں نے کہا میں نے ویسا ہی کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان کی باتوں کا سامنا کرو چنانچہ پھر علی سر جھکائے خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے مسکراتے ہوئے پوچھا کہ میں نہیں سمجھتا کہ اے علی تیرے ساتھ صرف آخرت والے لوگ ثابت قدم ہیں انھوں نے کہا کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے نہیں، تو آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی آج کے دن دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے تقوے والوں کے' (الزخرف آیت: ۶۷) فرمایا اے علی! اپنی حالت کی طرف متوجہ ہو جاؤ، اپنی زبان

---

[1] السنن الکبری للبیهقی ۳/۱۸۹. والمصنف لعبد الرزاق ۵۲۹۲. وصحیح ابن خزیمة ۱۷۶۱. وشرح السنة ۲/۱۶۶. والمطالب العالیة ۱۱۱. ومشکاة المصابیح ۵۳۹.

[2] صحیح البخاری ۴/۱۶۸، ۲۴۱. وصحیح مسلم، کتاب الفتن ۱، ۲، ۳، وفتح الباری ۹/۴۳۶.

[3] مجمع الزوائد ۸/۲. وتاریخ ابن عساکر ۱/۴۰۷. (والتهذیب)

[4] سنن الدارقطنی ۱/۱۲۱، ۱۱۷. وسنن الترمذی ۱۳۱، وسنن النسائی ۵۹۶، وتلخیص الحبیر ۱/۱۳۸.

کے مالک بن جاؤ اور اپنے زمانے کے جن لوگوں سے تم ملتے جلتے ہو ان کو سمجھو۔ تم سلامت اور غنیمت حاصل کرنے والے رہو گے۔[1]

۴۶۴۵-احمد بن جعفر بن سلم، عباس بن علی نسائی، محمد بن علی بن خلف، حسین اشقر، ابن عیینہ، عمر بن دینار، طاؤس، بلیدہ کی سند سے مروی ہے نبی ﷺ نے فرمایا جس کا میں آقا علی بھی اس کا آقا۔[2]

طاؤس کی یہ حدیث ضعیف ہے ہمیں صرف اسی طریق سے ملی ہے۔

۴۶۴۶-عذاب کا خوف...... ہمیں سلیمان نے اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جب کالے بادل دیکھے تو چہرہ انور کا رنگ بدل گیا۔[3]

گھر میں داخل ہونے اور باہر نکل جاتے اسی طرح آتے جاتے رہے اور جب بارش ہوگئی تو پرسکون ہوگئے یہ دیکھ کر میں نے اس کیفیت کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ بے چینی اس لئے تھی کہ کہیں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرح نہ ہو جائے۔[1]

جب انھوں نے بادل دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ بادل ہم پر بارش برسائے گا، بلکہ یہ تو وہ عذاب ہے جس کو تم نے جلدی مانگا ہے۔ آندھی، جس میں دردناک عذاب ہے۔ (الاحقاف:۲۴)

(۲۵۰) وہب بن منبہ[4]

انہی بزرگوں میں سے زبردست دانا، دانشور، ایک بردبار مصلح ابوعبداللہ وہب بن منبہ بھی ہیں۔

۴۶۴۷-وہب بن منبہ کا ایک وعظ...... ہمیں سلیمان بن احمد نے عبید بن محمد یشکری، ابوقدامہ ہمام بن مسلمہ بن عقبہ بن ہمام بن منبہ، غوث بن جابر، عقیل بن معقل بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ میں نے اپنے چچا وہب بن منبہ کو یہ فرماتے سنا کہ

کیا ابن آدم غور و فکر نہیں کرتا کہ پھر سمجھے، اعتبار کرے بصیرت سے جانے عقل پر پرکھے اور تفقہ حاصل کرے حتیٰ کہ جان لے اور اس کے لئے واضح ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس حلم ہے جس سے وہ بردبار لوگ پیدا کرتا ہے اور اس کے پاس علم ہے جس سے وہ علماء کو سکھاتا ہے، حکمت ہے جس سے مخلوق کو بچاتا ہے اور دنیاوی امور کی تدبیر کرتا ہے۔ بیشک انسان اپنے محدود علم کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے لامحدود علم کا اندازہ نہیں کر سکتا اور اللہ کے بنائے ہوئے حلم کے ذریعے جو اسے دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے ذاتی حلم تک نہیں پہنچ سکتا

۱- البداية والنهاية ۹/۲۴۳.

۲- سنن الترمذی ۳۷۱۳. ومسند الامام أحمد ۱/۸۴، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۵۲. وصحيح ابن حبان ۲۲ز۲. والمعجم الكبير للطبرانی ۳/۱۹۹، ۴/۲۰۷، ۲۰۸، ۵/۱۸۶، ۱۹۱، ۱۹۲، ۲۱۷، ۲۲۱، ۲۳۱، ۱۲/۹۹، ۱۹/۲۹۱. والسنة لابن عاصم ۲/۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷. والمستدرک ۳/۱۱۰، ۱۳۴، ۳۷۱. وطبقات ابن سعد ۵/۲۳۵. والمصنف لابن أبی شيبة ۱۲/۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۸. وسنن ابن ماجه ۱۲۱. ومجمع الزوائد ۷/۷، ۹/۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۸، ۱۲۰، وفتح البارى ۷/۷۴. ومشكاة المصابيح ۶۰۸۲. الأمالى للشجرى ۱/۴۲، ۱۳۵، ۱۴۶، ۱۵۹. ۲۵/۲۵۹، ۷۳. وتاريخ أصبهان للمصنف ۱/۱۰۷، ۱۲۶، ۱۲۹، ۲۳۵، ۱۲۹، ۲۲۸. والعلل المتناهية ۱/۲۲۳. وكشف الخفا ۲/۳۷۹. والاحاديث الصحيحة ۱۷۵۰.

۳- صحيح البخارى ۴/۱۳۲. ومسند الامام أحمد ۶/۱۶۷. وشرح السنة ۴/۳۹۰. وسنن ابن ماجة ۳۸۹۱.

۴- طبقات ابن سعد ۵/۵۴۳. والتاريخ الكبير ۸/ت ۲۵۶۵. والجرح ۹/ت ۱۱۰ والجمع ۲/۵۴۱. وسير النبلاء ۴/۵۴۴. والكاشف ۳/ت ۶۲۱۹. وميزان الاعتدال ۴/ت ۹۴۳۳. وتهذيب الكمال ۶۷۶۷. (۳۱/۱۴۰).

جس سے اس نے ساری مخلوق کو پیدا فرمایا ہے اپنی دانائی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی اس حکمت تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا جس سے اللہ اپنی مخلوق کو بچاتا اور قدرت کے فیصلے کرتا ہے۔ ابن آدم کس طرح ابن آدم کے رب کے مشابہہ ہو سکتا ہے اور مخلوق اپنے خالق کی طرح کیسے ہو سکتی ہے؟۔

۴۶۴۸-خالق سے بڑھ کر کوئی طاقتور نہیں...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، اسماعیل بن عبدالکریم بن معقل، عبدالصمد بن معقل کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت وہب بن منبہ کو ایک وعظ کرتے ہوئے سنا وہ فرمارہے تھے۔

اے ابن آدم خالق سے بڑھ کر کوئی طاقتور نہیں اور مخلوق سے بڑھ کر کوئی کمزور نہیں اور اس سے زیادہ کوئی قادر نہیں جس کا مانگنے والا اس کے ہاتھ میں ہو اور اس سے زیادہ کوئی کمزور نہیں جو اپنے طالب کے ہاتھ میں ہو۔

۴۶۴۹-اللہ تعالیٰ مسکین مؤمن کے دل میں ہیں...... ہمیں اسحٰق بن ابراہیم بن حمید نے محمد بن سہل بن عسکر، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل کی سند سے بیان کیا ہے کہ انھوں نے حضرت وہب بن منبہ کو یہ فرماتے سنا کہ

بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں نے اپنے نبی سے پوچھا کہ رب تعالیٰ کہاں ہوتے ہیں اور کن گھروں میں ہوتے ہیں؟ کیا ہم اس کے لئے کوئی گھر بنالیں کہ اس میں عبادت کیا کریں؟ تو اللہ تعالیٰ نے انھیں وحی فرمائی کہ تمھاری قوم پوچھ رہی ہے کہ میں کہاں ہوتا ہوں تا کہ وہ میری عبادت کریں۔ کونسا گھر ہے جو میرے لئے کافی ہو سکتا ہے حالانکہ میرے لئے تو (ساتوں) آسمان اور زمین بھی ناکافی ہیں اور اگر ان کا مطلب میرے مسکن سے ہے تو میں اس کمزور متقی شخص کے دل میں ہوتا ہوں جو میرے لئے سب کچھ چھوڑ چکا ہے۔

۴۶۵۰-تقدیر میں سے کچھ اپنے ذمہ لیا تو کفر کیا...... ہمیں ابومحمد بن حیان نے محمد بن عبداللہ بن شیبہ، بشر بن ہلال، جعفر بن سلیمان، ابی سنان کی سند سے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت وہب بن منبہ اور عطاء خراسانی ایک جگہ جمع ہوئے تو عطاء خراسانی نے ان سے کہا کہ وہ کیا بات ہے جو تمہارے حوالے سے تقدیر کے بارے میں مجھ تک پہنچی ہے؟ وہب نے کہا کہ میں نے تقدیر میں کوئی کلام نہیں کیا اور نہ ہی اسے جانتا ہوں وہب بن منبہ بتانے لگے کہ میں نے نوے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی کتابیں پڑھی ہیں جن میں سے ستر (یا اس سے کچھ زائد فرمایا) تو دو کتابوں میں ظاہر ہیں اور باقی بیس کتابوں کو بہت کم لوگ جانتے ہیں ان سب میں میں نے یہ لکھا دیکھا کہ

جس شخص نے مشیئت (تقدیر) میں سے کچھ بھی اپنی ذمہ داری کی طرف لیا اس نے کفر کیا۔

۴۶۵۱-انسان کا شکر ادا کرنا...... ہمیں سلیمان نے عبید بن محمد صنعانی، ہمام بن مسلمہ بن عقبہ، غوث بن جابر، عقیل بن معقل کی سند سے بیان کیا کہ میں نے اپنے چچا وہب بن منبہ کو یہ فرماتے سنا کہ

انسان جب کسی رزق (عطا ہونے والی چیز) پر شکر ادا کرتا ہے تو اس سے اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت بڑھ جاتی ہے اور لوگ یہ نہیں کہتے کہ کاش اللہ تعالیٰ اس پر مطلع ہو جاتے حالانکہ وہ چیز لوگ محسوس کر لیتے ہیں چنانچہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ خود اپنی بنائی اور مقدر کی ہوئی چیز پر مطلع نہ ہو یا یوں ہوتا ہے کہ انسان ان چیزوں میں جس میں بعض لوگوں کی ملکیت زیادہ اور بعض کی کم ہے؟ اعتبار ہی نہ کرے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے سب کے جسموں، رنگوں، عقول اور سمجھ میں فرق رکھا ہے تو انسان کسی کے مال و دولت رزق کی کمی یا زیادہ سے دکھی نہیں ہوتا اور نہ کسی کے علم وعقل کے بڑھنے سے یا انسان یہ نہیں جانتا کہ جس ذات نے اس کو عمر کے تین ایسے حصوں میں رزق دیا جس میں اس کا کوئی عمل دخل نہیں تھا، وہ ذات اس عمر کے چوتھے زمانے میں بھی رزق عطا کرے گی۔ ان تین زمانوں میں سے پہلا زمانہ اس کا ماں کے رحم میں رہنے کا زمانہ تھا اللہ نے اسے رحم میں بنایا اور بغیر اس کی محنت کے اس کو رزق دیا اور اسے گرمی سردی کی تکلیف

محسوس نہ ہونے دی۔ پھر دوسرا زمانہ وہ تھا جب یہ شیر خوار تھا اور اس کی ماں کے ذریعے اس کو رزق ملتا رہا اور پھر زمانہ طفولیت میں اسے بغیر کچھ کمائے ماں باپ کی کمائی سے رزق دیا جاتا رہا اور ماں باپ کے دلوں میں اس کے رحم پیدا کیا گیا تاکہ اس کے ماں باپ اپنے اوپر اسے ترجیح دیں اور اسے کھلائیں پلائیں اور اس کی پرورش میں اعانت کریں۔ اس کی بلوغت اور سمجھ دار ہونے تک بغیر اس کے کمائے اسے رزق ملتا رہا۔

تو ان تین زمانوں میں کھلانے والی ذات ہی اس کو چوتھے زمانے میں رزق عطا کرے گی چنانچہ انسان کو اس کے خالق (اللہ) کی رحمت کے سوا کوئی بات یا عذر پیش کرنے کا جواز نہیں بنتا لیکن انسان شکی بہت ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کے علم کے بارے میں اس کی عقل اور بردباری کم ہو جاتی اور وہ اس کے حکم (اپنے معاملے) پر غور نہیں کرتا اگر غور وفکر کرے تاکہ سمجھ جائے اور اتنا سمجھے کہ اسے علم ہو جائے کہ یہی اس کا طریقہ کار و علامت ہے جس کے ذریعے مخلوق اپنے خالق اور رازق کو پہچانتی ہے۔

۴۶۵۲-اللہ تعالیٰ کی حضرت داؤد کو ایک وحی...... ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے احمد بن یحیٰ حلوانی، سعید بن سلیمان، جعفر بن فضالہ، عطاء خراسانی کی سند سے بیان کیا ہے کہ

میں راستے میں وہب بن منبہ سے ملا تو میں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی مختصر حدیث سنایئے جو میں کھڑے کھڑے یاد کرلوں تو انھوں نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اے داؤد! قسم میری عزت اور عظمت کی کہ جب کوئی بندہ مجھے خالق مان لیتا ہے جو میں اس کی نیت سے پہچانتا ہوں تو سب آسمان اور ان میں رہنے والے اور ساتوں زمینیں اور ان کے باسی اس کے خلاف فیصلہ سازی کرتے ہیں مگر ان سب سے میں بچا کر نکال دیتا ہوں۔ میری عزت کی قسم جب میرا کوئی بندہ میرے علاوہ میری مخلوق میں سے کسی کو پکڑ لیتا ہے۔ یعنی اپنی آرزوئیں اور عبادات اس سے متعلق کر لیتا ہے جو کہ میں اس کی نیت سے جان لیتا ہوں تو آسمانوں کے اسباب قطع ہو جاتے ہیں اور زمین اس کے نیچے سے کھینچ لی جاتی ہے اور میں کوئی پرواہ نہیں کرتا کہ کس وادی میں وہ ہلاک ہو جائے۔

۴۶۵۳-اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار کا انعام...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے محمد بن یحیٰ مروزی، ابو بلال اشعری، ابو ہشام صنعانی عبدالصمد بن معقل کی سند سے بیان کیا کہ:

میں نے وہب بن منبہ کو یہ فرماتے سنا تے کہ میں نے کسی کتاب میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ جب میری فرمانبراری میں ہوتا ہے تو میں مال کے معاملے میں کفایت کرتا ہوں اس سے پہلے کہ وہ مجھ سے مانگے اور میں قبول کروں اور یہ کہ وہ دعا کرے کیونکہ میں اس کے دل میں موجود اس کی (ضرورت) خواہش کو جانتا ہوں۔

۴۶۵۴-اکہتر آسمانی کتابوں کا خلاصہ...... ہمیں محمد بن احمد بن علی نے حارث بن ابی اسامہ، داؤد بن محبر، عباد بن کثیر، ابو ادریس وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ

میں نے اکہتر کتابیں پڑھیں اور ان سب میں یہ پایا کہ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو دنیا کی ابتداء سے اس کے آخر تک محمد ﷺ جیسی کسی کو عقل عطا نہیں فرمائے گا سوائے ساری دنیا کی ریت کے ایک ذرے کے برابر (ساری دنیا کی ریت ایک طرف اور وہ ذرا ایک طرف۔ یہ مثال ہے عام انسانوں اور سید البشر سیدنا محمد ﷺ کے علم کی۔ مترجم) اور محمد ﷺ عقل کے اعتبار سے سب انسانوں سے زیادہ عقل والے اور ان سب سے افضل رائے سمجھ رکھنے والے تھے۔

وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی آسمانی کتاب میں دیکھا تھا کہ شیطان عقلمند مؤمن سے زیادہ کسی پر خار نہیں کھاتا۔

اور وہ ایک لاکھ جاہلوں پر محنت کرتا ہے اور ان پر ہنستا ہے اور ان کی گردنوں پر سوار ہو کر جہاں چاہے انھیں لے جاتا ہے اور عقل مند مؤمن پر خوب محنت کرتا ہے اور خوب تکلیف اٹھاتا ہے مگر اسے وہاں کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ چٹانوں کو ایک ایک کر کے اور پتھروں کو ایک ایک کر کے ہٹانا آسان ہوتا ہے لیکن عقلمند مؤمن کو بہکانا آسان نہیں، کیونکہ جب مؤمن عقلمند ہو تو وہ شیطان پر پہاڑ سے زیادہ بھاری اور لوہے سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ شیطان اس پر قابو پانے میں جب ناکام ہوتا ہے تو کہتا ہے اس کے لئے ہلاکت ہو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں اس پر میرا بس نہیں چلتا، یہ کہہ کر وہ اسے چھوڑ کر جاہل کی طرف چل دیتا ہے، اسے قید کر کے اس پر قابو پا کر اسے رسوائی کی طرف لے جاتا ہے اسے دنیا میں مختلف سزاؤں کا مستوجب بنا دیتا ہے۔

اور دو آدمی نیک اعمال میں برابر ہوتے ہیں لیکن ان دونوں میں اتنا فرق ہوتا ہے جیسا کہ مشرق و مغرب میں ہے یہ اس وقت ہوتا ہے جب ان میں سے ایک دوسرے سے زیادہ عقلمند ہو۔

۴۶۵۵- **چلغوزے کے اندر کلمہ**...... ہمیں محمد بن حبیش نے اسحٰق بن ابراہیم بن سلمہ، محمد بن یزید الایلی، اسماعیل بن حبیب، ابو عاصم الوراق، عبداللہ بن الدئلی، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے:

انھوں نے کہا کہ جب تمہارے نبی ﷺ اس مسجد میں سو رہے تھے یا سوئے ہوئے شخص کی طرح تھے کہ اتنے میں ایک شخص چلغوزہ یا اس سے مشابہہ کوئی چیز لایا تو آپ ﷺ نے اسے لے کر توڑا تو اس میں سے ایک ہرا پتہ برآمد ہوا جس پر لا الٰــــہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ" لکھا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص اللہ تعالیٰ پر اس کے فیصلے کے بارے میں تہمت لگائے یا رزق کی عطا میں دیر سمجھے، اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔

۴۶۵۶- ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، محمد بن حسن بن انس، عمران ابو الہذیل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

"حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے رب! کہ یہ لوگ مجھ سے پوچھیں گے کہ تیری (اللہ تعالیٰ) ابتداء کیسے ہوئی؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کو بتا دو کہ "میں ہر چیز سے پہلے اور ہر چیز کے بعد ہوں۔"

۴۶۵۷- **ابن آدم خدا کے ساتھ انصاف نہیں کرتا**...... ہمیں میرے والد نے احمد بن حسن بغدادی، احمد بن محمد بن حسن مخزومی، عبدالرزاق، بکر بن عبداللہ، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا۔

میں نے بعض کتب میں لکھا دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم تو نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ تو مجھے یاد کرتا ہے اور بھولتا ہے مجھے پکارتا ہے اور بے وفائی کرتا ہے۔ میری بھلائی تیری طرف اترتی ہے اور تیری برائی میری طرف اوپر آتی ہے اور ایک نیک فرشتہ تیری وجہ سے مسلسل اترتا ہے اور واپس تیرے برے عمل کی وجہ سے تیرے پاس سے میری طرف اوپر آتا ہے۔

اے ابن آدم! مجھے سب سے زیادہ پسند اور تجھے مجھ سے قریب کر دینے والی بات یہ ہے کہ میں نے جو کچھ تیرے لئے مقدر کیا ہے تو اس پر راضی ہو، تجھے سب سے زیادہ ناپسند اور تجھے مجھ سے دور کر دینے والی بات یہ ہے کہ میں نے جو تیرے لئے مقدر کر دیا ہے تو اس پر راضی نہ ہو۔ اے ابن آدم! جو میں نے تجھے حکم دیا ہے اس میں میری فرمانبرداری کر اور تیرے لئے کیا مناسب ہے وہ مجھے سکھانے کی کوششیں نہ کر کیونکہ میں اپنی مخلوق کو جانتا ہوں اور جو میرا اکرام کرتا ہے اس کا اکرام کرتا ہوں اور جو میری توہین کرتا ہے اس

سے توھین سے پیش آتا ہوں اور میں کسی بندے کے حق میں غور نہیں کرتا جب تک کہ بندہ میرے حق میں غور نہ کرے۔

۴۶۵۸-ایک راہب کے انمول اقوال...... ہمیں ابوبکر الآجری نے عبداللہ بن محمد عطشی ابراہیم بن خبیر، عبداللہ بن ابی بکر مقدمی جعفر بن سلیمان، عمر بن عبدالرحمن صنعانی کی سند سے بیان کیا کہ میں نے حضرت وہب بن منبہ کو یہ فرماتے سنا کہ ایک شخص کی ایک راہب سے ملاقات ہوئی تو اس نے راہب سے پوچھا کہ تمھاری نماز کیسی ہے؟ اس نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ اگر کسی شخص نے موت کا تذکرہ سنا ہو اور اس پر کوئی ایسا وقت نہ آئے کہ جس میں وہ نماز پڑھ لے اس شخص نے پوچھا کہ تم موت کو کس طرح یاد کرتے ہو؟ اس نے کہا میں ایک قدم اٹھا کر دوسرا ابھی نہیں رکھ پاتا کہ میں سمجھتا ہوں کہ میں اب مرا۔ پھر راہب نے پوچھا کہ تمھاری نماز کیسی ہے اس نے کہا کہ میں نماز میں اتنا روتا ہوں کہ میرے آنسوؤں سے گھاس اگ آتی ہے۔ یہ سن کر راہب نے کہا کہ اگر تو پوری رات سوتا رہے اور اپنے گناہوں کا معترف ہو تو یہ بات تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے عمل سے ریاکاری کرے کیونکہ ریاکار کا عمل قبول نہیں ہوتا۔

پھر اس شخص نے راہب سے کہا کہ میں تمہیں دانا انسان سمجھتا ہوں تم مجھے کوئی نصیحت کرو۔ اس نے کہا کہ "دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو اور دنیا والوں سے اس کے لئے مت جھگڑو دنیا میں کھجور کے درخت کی طرح بن کر رہو کہ اگر تمہیں کھایا جائے تو تم بیٹھے ہو رکھا جائے تو بیٹھے ہو اور کسی ٹہنی پر رکھا جائے تو اسے نہ توڑ سکو اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے خیرخواہی کرو کیونکہ کتا بھی اپنے گھر والوں سے (مالکان سے) خیرخواہی کرتا ہے وہ اسے بھوکا رکھتے ہیں بھگا دیتے ہیں مارتے ہیں لیکن وہ انکا خیرخواہی رہتا ہے۔ صنعانی کہتے ہیں کہ وہب بن منبہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو کہتے ہائے بے حیا ایک کتا بھی تجھ سے زیادہ اللہ کی رضا کے لئے خیرخواہی کرتا ہے۔

۴۶۵۹-راہب کی ایک شخص سے گفتگو...... ہمیں ابوبکر آجری نے عمرو بن ایوب سقطی، ابوہمام، قبیصہ، سفیان، رجل من اہل صنعاء، کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ ایک شخص راہب کے پاس سے گزرا اور اس نے راہب سے پوچھا کہ تمھاری نشاط کا انداز کیا ہے پھر گزشتہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

۴۶۶۰-وحشت کو دور کرنے کی دعا...... ہمیں ابوعلی محمد بن حسن بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ، صلت بن عاصم مرادی عن ابیہ عن وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتار لیا تو وہ وحشت زدہ ہو گئے کیونکہ یہاں فرشتوں کی آوازیں نہ تھیں چنانچہ ان کے پاس جبریل تشریف لائے اور فرمایا کہ اے آدم میں تمہیں کچھ کلمات نہ سکھادوں جو تمہیں دنیا وآخرت میں فائدہ مند ہوں حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا "کیوں نہیں"۔ حضرت جبریل نے فرمایا کہیے،

اللھم تمم لی النعمة حتی تھنئنی المعیشة. اللھم اختم لی بخیر حتی لاتضرنی ذنوبی. اللھم اکفنی مؤونة الدنیا و کل ھول فی القیامة حتی تدخلنی الجنةفی عافیة"

اے اللہ میرے لئے اپنی نعمت پوری کردے حتی کہ میرے لئے معیشت مبارک ہو جائے اے اللہ میرے لئے خیر (بھلائی) کی مہر کردے حتی کہ مجھے میرے گناہ نقصان نہ دے سکیں۔ اے اللہ تو دنیا کی تکالیف اور آخرت کی ہولناکی سے میرے لئے کافی ہو جا حتی کہ تو عافیت میں جنت میں داخل کردے۔

۴۶۶۱-اللہ تعالیٰ کی حکمتیں...... ہمیں سلیمان بن احمد نے، عبید بن محمد صنعانی، ہمام ابن مسلمہ بن قعنب بن ہمام، غوث بن جابر، عقیل بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس نے مخلوق کو مختلف بناوٹوں اور پیمانوں سے بنایا۔ ان میں بعض مخلوق وہ ہیں جو دنیا کے قائم رہنے تک موجود ہوں گی اور انھیں وقت کا گزرنا بوڑھا اور ناقص نہیں کرے گا۔ بعض مخلوق وہ ہیں جنھیں وقت ناقص کر دیتا ہے کھوکھلا کر کے ختم کر دیتا ہے۔ بعض مخلوق وہ ہیں جو نہ کھاتی ہیں اور نہ انھیں رزق دیا جاتا ہے۔ بعض مخلوق وہ ہیں جنھیں رزق دیا جاتا ہے اور وہ کھاتی ہیں اللہ تعالیٰ نے انھیں پیدا کیا اور ان کے ساتھ ان کا رزق بھی پیدا کیا، اسی قسم کی مخلوق (جو کھاتی اور رزق دی جاتی ہے) کو خشکی اور سمندر میں پیدا فرمایا۔ خشکی کی مخلوق سمندر کے لئے اور سمندر کی مخلوق خشکی کے لئے مناسب نہیں۔ خشکی کے جانوروں کا رزق بحری جانوروں کے لئے اور بحری جانوروں کا رزق خشکی کے جانوروں کے لئے مناسب نہیں، سمندری مخلوق خشکی میں آجائے تو ھلاک ہو جائے اور خشکی کی مخلوق سمندر میں جائے تو ھلاک ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کی خشکی اور سمندر میں تخلیق اس شخص کے لئے سامان عبرت ہے جسے رزق اور معیشت کی تقسیم کی اہمیت ہو۔ لھذا انسان کو عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ اللہ نے جس طرح مخلوق کو تقسیم کیا ہے ایسا ہی ان کا رزق بھی تقسیم کیا ہے اور کسی میں یہ استطاعت نہیں ہے کہ وہ اسے بدل دے یا اس کو ملا دے۔ اسی طرح خشکی کے جانور سمندر کے رزق سے زندگی نہیں گزار سکتے اور اگر ایسا ہو تو یہ سب ھلاک ہو جائیں اور جہاں جو پیدا ہوا ہے وہیں کے رزق پر قائم ہوں تو وہ اسے زندہ رکھے گا اور اس کے لئے مناسب ہوگا۔

لھذا انسان جب تک خود کو دیئے گئے رزق پر راضی رہے گا زندہ رہے گا اور اس کے لئے مناسب ہوگا اور جب وہ دوسرے انسانوں کو دیئے گئے رزق کی طرف ہاتھ بڑھائے گا نقصان اٹھائے گا اور نامناسب ہوگا۔

۴۶۶۲- علماء کو دنیا سے مستغنی ہونا چاہیے...... ہمیں ابوبکر آجری نے، عمرو بن ایوب، حسن بن حماد، اسامہ، عیسیٰ بن سنان کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہب بن منبہ عطاء نے خراسانی سے فرمایا:

ہم سے پہلے کے علماء اپنے علم کی بدولت دوسروں کی دنیا سے مستغنی تھے اور اھل دنیا اپنی دنیا کو ان پر ان کے علم میں رغبت رکھنے کی وجہ سے خرچ کیا کرتے تھے اور آج کل کے علماء اپنا علم ان کی دنیا میں رغبت رکھنے کی وجہ سے ان پر لٹا دیتے ہیں اور دنیا دار لوگ ان کے علم سے بے رغبت ہو گئے اور انھوں نے ان کا مقام اپنے ہاں برا پایا، خبردار بادشاہوں کے دروازوں پر مت جانا ان کے دروازوں پر اونٹوں کے اصطبل کی طرح فتنے ہوتے ہیں تم ان کی دنیا سے کچھ حاصل نہیں کر سکو گے مگر وہ تمہارے دین سے کچھ چھین لیں گے۔ پھر فرمایا اے عطاء! اگر تجھے کفایت کرنے والا رزق مستغنی کرتا ہو تو تیری ہر قسم کی زندگی تجھے مستغنی رکھ سکتی ہے اور کفایت کرنے والا اگر تجھے مستغنی نہ رکھ سکے تو کوئی چیز تیرے لئے کافی نہیں ہو سکتی، تیرا پیٹ تو سمندروں میں سے ایک سمندر ہے یا وادیوں میں سے ایک وادی ہے جسے مٹی کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں بھر سکتی۔

۴۶۶۳- بہادر دانشور (حکمت پسند) نہیں ہوتا...... مجھے میرے والد نے اسحق بن ابراھیم اور محمد بن سہل بن عسکر، اسماعیل بن عبدالکریم بن معقل، عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ انھوں نے فرمایا بہادر دانشوروں میں سے نہیں ہوتا اور نہ ہی زانی کی بادشاہت سے کچھ حاصل کر سکتا ہے۔

۴۶۶۴- ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے اور میرے والد نے اسحق بن ابراھیم محمد بن سہل بن عسکر سے اور ان دونوں نے اسماعیل بن عبدالکریم بن معقل، عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ انھوں نے وعظ کرتے ہوئے فرمایا:

عظیم دن ہے اس کی لمبی تکلیف کی وجہ سے کہا جاتا ہے اس دن خوش بخت انسان نصیحت حاصل کرتا ہے اور اس سے ذہین شخص

منافع حاصل کرتا ہے اے ابن آدم اس دن کے منافع تو نے خود سے جہالت کا ضرر دور کرنے کے لئے حاصل کئے اور اس سے زیادہ قادر کوئی نہیں جس سے تو نے اس کے ہاتھ کی چیز مانگی اور اس سے زیادہ کمزور کوئی نہیں جو اپنے طالب کے ہاتھ میں ہو۔

اے ابن آدم! تجھ سے وہ چیز کھو چکی جو تیرے پاس واپس نہیں آئے گی اور وہ چیز باقی رہی جو عنقریب چلی جائے گی۔ جو کچھ ضرور ہوگا اس کے لئے چیخ وپکار کیا؟ جس کی امید ہو اس کی کیا لالچ کی جائے، جو چیز ضرور چلی جائے گی اسے روکنے کی کیا ترکیب؟

اے ابن آدم! اس کی طلب سے باز آ جو مل نہ سکے اور جو حاصل نہ ہو سکے اس کے حصول کی کوشش سے باز آ جسے نہ پا سکے اسے چاہنے سے باز آ خود سے امیدیں توڑ لے جیسے دوسری چیزیں تجھ سے توڑ چکیں۔

یاد رکھ! کہ کچھ مطلوبہ چیزیں اپنے طالب کے لئے شر (کا باعث) ہوتی ہیں۔

اے ابن آدم! صبر تو مصیبت کے وقت ہوتا ہے اور بڑی مصیبت بداخلاقی ہے اے ابن آدم زمانے کے کون سے دن ہیں جن کی غنیمت میں امید کی جائے اور کون سا دن ہے جس کا انجام اس کے آتے وقت سے مؤخر ہو جائے۔

زمانے کی طرف دیکھ تجھے تین ملیں گے (۱) وہ دن جو گزر گیا اور اس کی تجھے واپسی کی امید نہیں، (۲) موجودہ دن جس میں اضافہ نہیں ہو سکتا، (۳) آنے والا دن جس سے تو مامون نہیں چنانچہ ایک قبول الشھادۃ گواہ دن گزر گیا چلا جانے والا امین اور دانشمند تھا جو اپنی حکمت تیرے لئے چھوڑ گیا اور آج کا دن رخصت ہونے والا دوست ہے جو بہت چلا جانے والا اور ہمیشہ کے لئے غائب ہونے والا ہے وہ تیرے پاس آیا مگر تو نے اس کے پاس نہ جانا چاہا اور اس سے پہلے عادل گواہ گزر گیا۔ اگر اس میں کچھ تیرے لئے تھا تو اس جیسا اور بھی ہوگا۔ پر دونوں مل کر تیرے حق میں بڑے اچھے گواہ ہوں گے یا تیرے خلاف ہوں گے۔

اے ابن آدم! انسان کے عقل کی سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ وہ یقین کو ضائع کر دے اور غلطی والا عمل کرے۔ اے لوگو! فناء کے بعد بقاء ہے اور ہمیں پیدا کیا گیا حالانکہ ہم نہ تھے اور عنقریب ہم بوسیدہ ہو کر دوبارہ لوٹائے جائیں گے۔

آج عاریت ہیں کل ہبہ ہوں گے۔ سنو! ہم سے چھین لیا جانا یا بہت زیادہ عطا کیا جانا قریب ہے لھٰذا جو عمل آگے بھیج رہے اسے اچھا کر لو۔

اے لوگو! تم اس دنیا میں وہ سامان ہو جسے خواب میں دیکھا جاتا ہے اور تمہیں دنیا سے پے در پے مصائب ہی ملیں گے اگر نعمت ملے گی تو کوئی دوسری نعمت ضائع کرنے کے بعد ملے گی اور جو شخص عمر زیادہ پا رہا ہے وہ پچھلی عمر کو کھو کر پا رہا ہے اور جو نیا رزق پا رہا ہے پچھلا کھو کر ہی پا رہا ہے۔ کوئی وقت آتا ہے تو دوسرا وقت گزر جاتا ہے۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اس وعظ کا جو حصہ گزر چکا اس میں ہمارے اور تمہارے لئے برکت عطا فرمائے اے لوگو! دنیا والے مسافر ہیں جنکے سفر کی گرہ اگلے جہان ہی میں کھلے گی جو باقی ہیں وہ عاریت کے ساتھ ہیں منعم کا بہت ہی شکر ہے وقت مقرر کو ماننا کیا ہی اچھا رہا ہے۔ اے ابن آدم! ہر چیز اپنی مثل سے ہے ہم سے پہلے اصول گزر چکے اور ہم فروع ہیں اور اصول کے گزرنے کے بعد فروع کیسے باقی رہ سکتے ہیں؟

۴۶۶۵- ایمان قائد عمل سائق اور نفس جانور...... ہمیں ابراہیم بن اسحٰق نے عبداللہ بن اسحٰق السراج، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتے تھے، ایمان قائد ہے (آگے چلتا ہے) اور عمل سائق ہے پیچھے سے چلاتا ہے) اور نفس خچر ہے اگر اس کا قائد گم ہو جائے تو وہ راہ سے بھٹک جاتا ہے اور سائق کے کام بھی نہیں رہتا اور اگر سائق گم

ہو جائے تو وہ کھڑا ہو جاتا ہے اور قائد کے پیچھے نہیں چلتا، لیکن جب قائد اور سائق جمع ہوں تو وہ نہ چاہتے ہوئے بھی چلتا رہتا ہے اور وہ یا تو مرضی سے چلتا ہے یا مجبوری میں جب انسان کسی عمل کو ناپسند کرتا ہے تو اسے چھوڑ دیتا ہے اور اگر شک کرتا ہے تو بات یہ ہے کہ اس کے پاس دین کی کوئی چیز باقی نہیں۔

۴۶۶۶-**ٹوٹے ہوئے دلوں میں خدا کو ڈھونڈو**...... ہمیں احمد بن جعفر بن معبد نے ابوبکر بن نعمان، محمد بن حازم، محمد بن بشر، عطاء بن مبارک، اشرس کی سند سے وہب بن منبہ سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے میرے خدا! جب میں تجھے ڈھونڈوں تو کہاں دیکھوں، فرمایا کہ میرے خوف سے ٹوٹے ہوئے دلوں کے پاس ڈھونڈ نا۔

۴۶۶۷-**مؤمن کی روح نکلتے وقت خدا کا تردد**...... ہمیں ابوبکر بن محمد بن عبداللہ بن حمشاذ القوال نے (جو کہ قندیل سے مشہور تھے) محمد بن سمویہ، سلمہ بن شبیب، ابراہیم بن حکم عن ابیہ کی سند سے وہب بن منبہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے بعض انبیاء کی کتاب میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے کسی چیز سے اتنا تردد نہیں ہوتا کہ جتنا موت کو نہ چاہنے والے مؤمن کی روح نکالتے وقت ہوتا ہے اور میں اس کی ناپسندیدگی کو ناپسند کرتا ہوں مگر اس کے بغیر چارہ کار نہیں ہوتا۔

۴۶۶۸-**بنی اسرائیل کے ایک شخص کی حکایت**...... ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن سہل بن عسکر، اسماعیل بن عبدالکریم عبدالصمد بن معقل کی سند سے بیان کیا ہے کہ انھوں نے وہب کو یہ فرماتے سنا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص نے ستر ہفتے اس طرح روزے رکھے کہ ہفتے کے ایک دن بغیر روزے کے رہتا تھا۔ وہ ہمیشہ رب تعالیٰ سے یہ سوال کرتا رہا کہ شیطان انسانوں کو اغواء کیسے کرتا ہے؟ جب بہت عرصے تک جواب نہیں ملا تو اس نے کہا کہ اگر میں اپنے گناہوں غلطیوں پر لوٹ آؤں جو صرف میرے رب کو پتہ ہیں تو یہ اس سوال سے زیادہ میرے لئے بہتر ہے۔ چنانچہ اللہ نے اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجا جس نے کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ مجھے تمہارا یہ سوال تمھاری عبادت سے زیادہ اچھا لگا ہے تمھاری آنکھیں کھول دی گئیں ہیں۔ پھر اس شخص نے دیکھا کہ شیطان کے جال نے زمین کو گھیرا ہوا ہے اور شیطانوں کے غول مکھیوں کی طرح لوگوں کے گرد منڈلا رہے ہیں۔ اس نے پوچھا یا اللہ! اس سے کون بچ پائے گا؟ فرمایا نرم خو متقی پرہیز گار شخص۔

۴۶۶۹-**سائحین میں سے ایک شخص کا قصہ**...... ہمیں میرے والد نے اسحٰق، محمد بن سہل سے اور احمد ابن محمد المصری نے احمد بن منصور سے اور ان دونوں نے اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ..

سائحین (جو جنگلوں میں رب کی تلاش میں پھرتے رہتے تھے) میں سے ایک شخص ککڑیوں والی زمین میں تھا اس کے دل میں آیا کہ کچھ ککڑی کھالے' چنانچہ اس نے اپنے نفس کو سزا دی اور مسلسل تین دن تک نماز پڑھتا رہا حتی کہ اسے دھوپ ہوا اور ٹھنڈ نے جھلسا دیا اتنے میں ایک شخص کا گذر وہاں سے ہوا اس نے اسکو دیکھا تو کہا کہ سبحان اللہ! (تعجب ہے) لگ ایسا رہا ہے کہ اس انسان کو آگ نے جھلسا دیا ہو تو اس سائح نے کہا ہاں مجھے آگ کا خوف ایسے ہی آیا کہ اس وقت کیسا ہوگا جب میں آگ میں داخل ہوں گا۔

۴۶۷۰-**اوّلین میں سے ایک شخص کی توبہ**...... ہمیں محمد بن نصر نے صاحب بن ذکین، حماد بن الحسن، سیار، جعفر، عمر بن عبدالرحمٰن صنعانی، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ

''اولین میں سے ایک شخص سے کوئی گناہ سرزد ہوگیا تو اس نے نذر مانی چنانچہ وہ سخت گرمی اور سردی میں یوں ہی کھلے آسمان تلے رہا، ایک شخص وہاں سے گذرا اور اس کا حال دیکھ کر کہنے لگا، یہ تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا جو تو دیکھ رہا ہے یہ تو جہنم کی یاد ہے اس وقت میرا کیا حال ہوگا جب میں اس میں داخل ہوں گا۔

۱۷۶۴۔ چالیس کی عمر والو، تمہاری فصل کٹ چکی ...... مجھے میرے والد نے محمد بن حسن بغدادی، احمد بن محمد ابن الحسن مخزومی، عبدالرزاق بکار بن عبداللہ، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ

میں نے ایک کتاب میں پڑھا تھا کہ ایک منادی چوتھے آسمان سے آواز دیتا ہے کہ اے چالیس کی عمر والو! تم وہ کھیتی ہو جسے ہم کاٹ چکے، اے پچاس کی عمر والو! تم نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا؟ اے ساٹھ کی عمر والو تمہارے لئے کوئی بہانہ نہیں۔ کاش مخلوق پیدا نہ کی جاتی اور جب پیدا کی گئی تو انھیں معلوم ہوگیا کہ انھیں کیوں پیدا کیا گیا تمہارے اوپر قیامت آنے والی ہے لہٰذا اس کی تیاری کرلو۔

۲۷۶۴۔ ستر کی عمر والو تمہارے لئے کوئی عذر باقی نہیں ...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شبیب سہل یعنی ابن عاصم، یونس بن ابی یحییٰ، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ

بعض حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ چالیس کی عمر والے وہ کھیتی ہیں جس کی فصل ہم کاٹ چکے، ساٹھ کی عمر والے تم نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا اور ستر کی عمر والے تمہارے لئے کوئی عذر باقی نہیں۔

۳۷۶۴۔ ہمیں حسین بن محمد نے سعید بن محمد (جوزبیر کے بھائی ہیں) اسحٰق بن اسرائیل، ہشام بن یوسف صنعانی، منذر الافطس، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ

حضرت دانیال علیہ السلام کا ارشاد ہے : ہائے افسوس! اس زمانے پر جس میں نیک لوگوں کو تلاش کیا جائے گا تو ایک بھی نہیں ملے گا سوائے ایسے کہ جیسے کٹی ہوئی کھیتی کے آثار میں کوئی گندم کا خوشہ پڑا رہ گیا ہو یا کھیتی کاٹنے والے پر کوئی چیز لگی رہ جائے نوحہ کرنے والے اور رونے والے عنقریب ان کو روئیں گے۔

۴۷۶۴۔ اعمال کے خاتمے کا وزن ہوگا ...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، حسن بن الربیع، عبدالرزاق، عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے انھوں نے

قرآنی آیت "ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ" کے ذیل میں فرمایا کہ اعمال کے خاتمے کو وزن کیا جائے گا اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لئے بھلائی کے عمل کی مہر کردیتا ہے اور جب کسی سے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لئے برائی کے عمل کی مہر کردیتا ہے۔

۴۶۷۵۔ اللہ تعالیٰ کا مخلوق سے خطاب ...... ہمیں احمد بن جعفر بن معبد نے احمد بن عمرو البزار، سلمہ بن شبیب، احمد بن صالح، اسد بن موسیٰ، یوسف بن زیاد، ابی انیس بن وہب بن منبہ، وہب کی سند سے بیان کیا کہ انھوں نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کے بعد ان کی طرف دیکھا جب وہ زمین پر چل رہے تھے تو فرمایا کہ میں وہ اللہ ہوں کہ میرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں، میں نے تجھے اپنی طاقت سے بنایا ہے اور اپنی حکمت سے تجھے مضبوطی سے بنایا۔ میرا فیصلہ سچ ہوا اور میرا حکم نافذ ہوا میں تجھے اسی طرح لوٹاؤں گا جیسے میں نے تجھے پیدا کیا ہے اور تجھے اپنی حکمت سے فنا کردوں گا حتیٰ کہ سوائے

میرے کوئی باقی نہیں رہے گا اس لئے کہ بادشاہت اور دوام میرے سوا کسی کا حق نہیں، میں اپنی مخلوق کو بلا کر اپنے فیصلے کے لئے اس دن جمع کروں گا جس دن میرے دشمن خسارہ پائیں گے اور دل میرے خوف سے بھر جائیں گے قلم میری ھیبت سے خشک ہو جائیں گے اور دل میرے خوف سے بھر جائیں گے اور نام نہاد خدا میرے سوا اپنی عبادت کرنے والوں سے براءت ظاہر کر دیں گے۔

اور وہب بن منبہ نے بیان کیا ہے کہ جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ مخلوق کو بنانے سے فارغ ہوئے تو ہفتہ کا دن آیا چنانچہ اس نے اپنی ایسی مدح کی جسکا وہ اھل ہے اس نے اپنی عظمت، اپنی قدرت، کبریائی، بادشاہت، طاقت، حکومت اور ربوبیت کا ذکر کیا تو تمام مخلوق (ہر چیز) نے خاموشی اختیار کی اور سر جھکا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

میں وہ بادشاہ ہوں کہ میرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں میں رحمت واسعہ اور اسمائے حسنیٰ کا مالک ہوں، میں وہ اللہ ہوں کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں عظیم تر عرش اور بلند آسمانوں والا ہوں۔

میں وہ اللہ ہوں کہ میرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں احسان، دولت، نعمتوں اور کبریائی والا، ہوں، میں وہ اللہ ہوں کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، آسمانوں زمین اور ان دونوں میں جو کچھ ہے اس کا پیدا کرنے والا ہوں۔

میں نے ہر چیز کو اپنی عظمت سے بھر دیا، ہر چیز کا قہر میری ملکیت ہے، ہر چیز پر میری قدرت کا احاطہ ہے۔ ہر چیز میرے علم کے دائرے میں ہے، ہر چیز پر میری رحمت وسیع ہے ہر چیز تک میرا لطف پہنچا ہوا ہے سو میں اللہ ہوں اے مخلوقات کی جماعت میرا مرتبہ پہچانو آسمانوں اور زمین میں میرے سوا کوئی نہیں، میری مخلوق ساری کی ساری میرے بغیر نہ قائم رہ سکتی ہے نہ دائم، اور سب میرے قبضے ہی میں الٹتی پلٹتی ہیں. میرے رزق میں زندہ رہتی ہیں۔ ان کی موت وحیات بقاء وفنا میرے ہی ہاتھ میں ہے ان کے لئے ٹھکانہ اور جائے پناہ میرے سوا کوئی نہیں، اگر میں ان سے ہٹ جاؤں تو سب ھلاک ہو جائیں اور میں اپنے حال پر ہی رہوں گا اور یہ حال نہ مجھ میں کچھ بڑھا سکتا ہے نہ گھٹا سکتا ہے اور نہ ان کا ھلاک ہو جانا مجھے غمزدہ کر سکتا ہے، میں ہر قسم کی عزت سے معزز ہوں اپنی جبروت، حکومت، دلیل، نور، پکڑ کی وسعت، مرتبہ کی بلندی اور میری شان کی عظمت، بہر حال میرے مثل کوئی چیز نہیں اور میرے سوا کوئی خدا نہیں

کسی چیز کو روا نہیں کہ وہ مجھ سے عدل کرے اور نہ وہ میرا انکار کرے اور انکار کر بھی کیسے سکتی ہے جسے میں نے اس کی تخلیق کے دن اپنی معرفت پر تخلیق کیا اور مجھ سے وہ کس طرح بڑائی ظاہر کر سکتا ہے جس پر میری طاقت کا سکہ چلتا ہے اس کا تو میرے سوا کوئی خالق نہیں نہ ٹھانے والا اور نہ کوئی وارث، یا وہ مجھے کیسے دھوکا دے سکتا ہے، جس کی جان میرے قبضے میں ہے یا مجھ سے کون روگردانی کر سکتا ہے جسے غمزدہ دیتا ہوں اور جس کے جسم کو بیمار کرتا ہوں، جس کی عقل کو کم کرتا ہوں، جسے موت دیتا ہوں پرانا کرتا ہوں اور بوڑھا کرتا ہوں یہ سب میرے لئے ناممکن نہیں یا میری عبادت سے میرا بندہ میرے بندے کا بیٹا، میری بندی کا بیٹا کیسے رک سکتا ہے جو میرے سوا کسی خالق یا وارث کی طرف منسوب ہی نہیں ہو سکتا؟

یا وہ میرے سوا کسی ایسے کو کیسے پوج سکتا ہے جسے ایام کا گذرنا بوسیدہ کر دے، دن رات کا آنا جانا فنا کر دے حالانکہ یہ دونوں تو میری بادشاہت کے معمولی سے ہرکارے ہیں۔ سوائے مرنے والو! میری طرف آؤ، میری طرف آؤ، میری طرف آؤ میرے سوا کسی کی طرف مت جاؤ، میں نے خود پر رحمت کو لازم کر رکھا ہے اور میں نے معافی و مغفرت کا فیصلہ معافی مانگنے والے کے لئے کر دیا ہے، میں گناہوں کو چاہے چھوٹے ہوں یا بڑے معاف کر دیتا ہوں اور یہ کام مجھ پر بار نہیں ہے۔

اپنے ہاتھ مت چھوڑ دو اور میری رحمت سے مایوس مت ہو اس لئے کہ میری رحمت میرے غصہ پر حاوی ہے اور بھلائی کے سب خزانے میرے ہاتھ میں ہیں اور میں نے کسی چیز کو اپنی ضرورت کی بناء پر تخلیق نہیں کیا لیکن اسلئے کہ اس کے ذریعے اپنی قدرت ظاہر

کروں اور دیکھنے والے میری حکومت اور حکمت کی تدبیروں پر غور کریں اور تمام مخلوقات اسے میری عزت کے لئے سمجھ لیں اور تمام مخلوقات میری حمد کی تسبیح کریں اور تمام باتوں کو میری رضا کی طرف منسوب کریں۔

۴۶۷۶- شیطان عقلمند مؤمن سے دور بھاگتا ہے...... ہمیں احمد بن سندی نے حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ عطار، ادریس عن جدہ وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ وہب فرماتے ہیں کہ حضرت لقمان نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا" اے میرے بیٹے اللہ تعالیٰ سے عقل مانگو اس لئے اللہ سے عقل مانگنے والے لوگوں میں زیادہ اچھے عاقل ہوتے ہیں اور شیطان عقلمند مؤمن سے دور بھاگتا ہے اور اسے بہکانے پر قادر نہیں ہوتا۔

۴۶۷۷- فقہ اور طب کی ایک ایک اہم بات...... ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن سہل، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ انھوں نے ایک شخص کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کیا میں تجھے طب کی ایسی بات بتاؤں جو اطباء نے نہیں بتائی اور ایسی فقہ کی بات بتاؤں جو فقہاء نے نہیں بتائی اور حلم کی ایسی بات بتاؤں جو کہ بردباروں نے نہیں بتائی؟ اس شخص نے کہا اے ابوعبداللہ کیوں نہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ طب کی وہ بات تو یہ ہے کہ تو اس کے سوا کوئی کھانا مت کھا جس کے شروع میں تو نے اللہ کا نام لیا ہو اور آخر اللہ کا شکر ادا کیا ہو۔

فقہ کی وہ بات یہ ہے کہ اگر تجھ سے ایسی کوئی بات پوچھی جائے تجھے پتہ ہو تو وہ بتادے اور جو نہیں معلوم تو کہہ دے میں نہیں جانتا اور حلم کی وہ بات یہ ہے کہ تو زیادہ تر خاموش رہا کرحتی کہ تجھ سے کچھ پوچھا جائے۔

۴۶۷۸- بچے کی دو اہم صفات...... ہمیں احمد بن علی بن حارث مرہبی نے عبید بن غانم، ابن نمیر، اسماعیل بن عبدالکریم عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ

جب کسی بچے میں دو صفات ہوں ایک حیاء اور دوسری خوف تو اس کی سمجھداری کی امید کی جاسکتی ہے۔

۴۶۷۹- ذوالقرنین سے فرشتے کا مکالمہ...... ہمیں ابوحامد نے احمد بن محمد بن حسین معافری نے عبداللہ بن محمد بن اسحٰق الرمادی عبدالوھاب، ابن خشرم، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

جب ذوالنورین مطلع الشمس پہنچا تو اسے فرشتے نے کہا کہ لوگوں کو میرے لئے جمع کرو تو اس نے کہا کہ تیرا بے علم شخص سے بات کرنا ایسا ہے جیسے مردوں کو تعلیم دینا اور بے عقل سے بات کرنا ایسا ہے جیسے کوئی شخص چٹان کو گیلا کرنے کے لئے اس پر پانی ڈالے یا لوہے کا سالن بنانے کے لئے اسے پکائے۔ اور پہاڑوں کی چوٹیوں سے پتھر لانا آسان ہے بے عقل سے گفتگو کرنا اسے سمجھانا مشکل ہے اور جو تیری بات نہ مانتا ہو اس سے کوئی بات کرنا ایسا ہے جیسے مردوں کے لیے دسترخوان لگانا۔

۴۶۸۰- جو خیر خواہ نہیں اس کا عمل قبول نہیں...... ہمیں سلیمان بن احمد نے عبید بن محمد الکشوری الصنعانی، ہمام بن سلمہ بن عقبہ، غوث بن جابر، غوث بن معقل کی سند سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے وہب بن منبہ کو یہ فرماتے سنا کہ جب تم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے والا عمل کرنے لگو تو اللہ کے لئے اپنی خیر خواہی اور علم میں خوب کوشش کرو کیونکہ جو خیر خواہ نہیں اس کا عمل قبول نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ سے خیر خواہی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے بغیر مکمل نہیں ہوتی جیسے کہ میٹھا پھل جسکی خوشبو اور مزہ بھی میٹھا ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی مثال ہے خیر خواہی اس کی خوشبو اور عمل اس کا مزہ ہے پھر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو علم حلم اور فقہ سے مزین کرلو۔

پھر اپنے نفس کو بے وقوفوں کے اخلاق سے بچا کر معزز بناؤ اور علماء کے اخلاقی طرز پر اسے عابد بناؤ اور اسے بردباروں کے فعل پر لوٹاؤ اسے بدبختوں کے فعل سے روکو اور اسے فقہاء کی سیرت پر لازم کرلو اور گندے لوگوں کی سیرت سے دور کردو۔ جو کچھ تمہارے پاس فاضل ہو اس سے دوسروں کی مدد کرو اور دوسروں میں کوئی کمی پاؤ تو اس کی مدد کرو حتی کہ وہ تمہارے ساتھ پہنچ جائے اسلئے کہ دانا شخص اپنی فاضل چیزوں کو جمع کرتا ہے اور دوسروں پر لوٹا دیتا ہے پھر وہ دوسروں میں کمی کو دیکھتا ہے اور انھیں سنوارتا بناتا ہے حتی کہ وہ بلند مرتبہ کو پہنچ جاتا ہے۔

اگر دانا شخص فقیہ ہوتا ہے تو وہ اس شخص کو جس کے پاس فقہ کا علم نہیں ہوتا وہ اسے مسائل سمجھاتا ہے جب کہ اسے لگے کہ یہ شخص اس کی مصاحب اور مدد چاہتا ہے۔ اور اگر اس کے پاس مال ہوتا ہے تو جسکے پاس نہیں ہوتا اسے دیتا ہے اگر وہ اصلاح کرنے والا ہوتا ہے تو اس کے گناہوں کے مغفرت کی دعا کرتا ہے جب کہ اسے اس کی توبہ کی امید ہو اور اگر محسن ہوتا ہے تو برا کرنے والے کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرتا ہے اور اس پر اجر کا مستحق بنتا ہے اور اسے قول سے تبدیل نہیں کرتا حتی کہ وہ اس کے ساتھ عمل بھی آجائے۔

وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی تمنا نہیں کرتا جب اس پر عمل نہ کرے اور جب کوئی اطاعت والا کام کرلیتا ہے تو اللہ کا شکر ادا کر کے دوسرا عمل کرنے کی توفیق مانگتا ہے اور جب کوئی دانائی کی بات معلوم ہوتی ہے تو اس کا پیٹ صرف اسی سے نہیں بھرتا جب تک دوسری باتیں معلوم نہ کرلے اور جب کسی کی غلطی کا تذکرہ اس سے کیا جاتا ہے تو وہ لوگوں سے اسے چھپاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی مغفرت کی دعا کرتا ہے۔

دانا شخص اپنے معاملے میں جھوٹ کا سہارا نہیں لیتا اس لئے کہ حدیث کے مطابق جھوٹ لکڑی میں دیمک کی طرح ہے کہ باہر سے صحیح اور اندر سے کھوکھلی اور اس پر اعتماد کرنے والا اس کے سہارے سے دھوکا کھاتا ہے حتی کہ وہ ٹوٹ کر دھوکا کھانے والے کو برباد کردیتی ہے اور اسی طرح حدیث کے مطابق جھوٹا شخص جھوٹ سے دھوکا کھاتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ جھوٹ مددگار ہے اور فائدہ مند ہے مگر جھوٹ کا پول کھلنے کے بعد عقلمند لوگ اس کے دھوکے کو پہچان لیتے ہیں اور چھپائی گئی بات کا بھی اندازہ کرلیتے ہیں، جب انھیں اس کے جھوٹ کا پتہ چل جاتا ہے تو اس کی بھلائی کو بھی جھٹلا دیتے ہیں اس کی گواہی ناقابل قبول سمجھتے ہیں، سچائی پر تہمت لگاتے ہیں اسے حقارت سے دیکھتے اور اس کے ساتھ بیٹھنے کو ناپسند سمجھتے ہیں اور اپنے رازوں کو اس سے چھپاتے ہیں۔ اپنی گفتگو کو اس سے چھپاتے اور امانت واپس لے لیتے ہیں اپنے دین اور معیشت کے بارے میں اس سے خوفزدہ رہتے ہیں اپنے معاملات میں اسے نہیں بلاتے اور اپنے رازوں کے بارے میں اس سے مامون نہیں ہوتے اور اپنے اختلافات میں اسے ثالث نہیں مقرر کرتے۔

۴۶۸۱- حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قوم سے خطاب...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے علی بن اسحٰق، حسین بن حسن مروزی، سعید بن سلیمان، عبداللہ بن مؤمل، مثنی بن صباح، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے تو بنی اسرائیل کے لوگ بھی کھڑے ہوگئے اور آپ نے انہیں اشارے سے بٹھا دیا جب یہ بیٹھ گئے تو حضرت موسیٰ چل دیئے حتی کہ ایک غار کے قریب پہنچے وہاں ایک سفید نہر تھی جسمیں دنبوں کے سروں کی طرح کافور تھا جس سے ہوائیں پھوٹ رہی تھیں آپ اس میں نہائے اپنے کپڑے دھوئے اور بعد میں کپڑے سکھائے اور ان کو پہن کر غار کے دروازے پر پڑا لال رنگ کا پردہ ہٹایا تو وہاں دو آدمی قبر کھود رہے تھے آپ نے وہاں کھڑے ہوکر ان سے فرمایا کہ میں تمھاری مدد کروں؟ یہ فرما کر آپ قبر میں اترے اور اسے کھودنے لگے پھر فرمایا کہ کیا تم کسی شخص کے بارے میں بات کررہے تھے؟ انھوں نے کہا ہاں آپ جیسے لمبے اور آپ جیسے حلیے کے شخص کے بارے میں اتنے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اس قبر میں لیٹ گئے اور اللہ تعالیٰ نے زمین کو وہاں

برابر کردیا لھذا سوائے رحمت الٰہی کے کوئی شخص ان کی قبر کو نہیں دیکھ سکتا اور رحمت کو بھی گونگا بہرا بنادیا گیا ہے۔

۴۶۸۲-اللہ تعالیٰ نے پریشانیاں مقدر کیوں کیں؟...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن یوسف بن الولید، محمد بن یحیٰ بصری، عبداللہ بن رجاء، معروف بن واصل، اشرس، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

"میں (وہب) نے ایک کتاب میں پڑھا کہ "اگر میں میت کے لئے بدبودار ہوجانا لکھتا تو لوگ میتوں کو گھروں میں ہی رکھتے، اور اگر میں کھانے کے لئے خراب ہونا نہ لکھتا تو لوگ فقراء سے بچا کر جمع کر لیتے اور اگر میں غم اور پریشانیاں ہٹا لیتا تو دنیا کی عمراتنی زیادہ نہ ہوتی اور میری عبادت نہ کی جاتی۔

۴۶۸۳-اللہ کا ذکر کرنے اور نہ کرنے والوں کی مثال...... ہمیں محمد بن جعفر بن یوسف نے شعیب بن محمد بن احمد دلی، سہل بن صقر الخلاطی، عبدالمنعم بن ادریس عن ابیہ وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! اللہ کا ذکر کرنے والوں اور غفلت والوں کی مثال اجالے اور اندھیرے کی ہے۔

۴۶۸۴-جو مغفرت کی امید نہ رکھے وہ مذاق اڑا رہا ہے...... ہمیں میرے والد رحمہ اللہ نے عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم محمد بن سعید العوفی اور اسماعیل بن عبداللہ بن میمون سے اور ان دونوں نے اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ میں نے تورات کی چار مسلسل سطروں میں لکھا دیکھا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی اور گمان کیا کہ اللہ اس کی مغفرت نہیں کرے گا تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اڑانے والوں میں سے ہے۔

اور جو شخص مصیبت پر شکوہ کرتا ہے وہ اپنے رب کا شکوہ کر رہا ہے اور جو شخص دوسرے کے ہاتھ میں موجود چیز پر افسوس وحسرت کا اظہار کرے اس نے رب تعالیٰ کے فیصلے پر ناراضگی ظاہر کی اور جس نے کسی مالدار کے سامنے اپنی بے بسی ظاہر کی اس نے اپنے دو تہائی دین کو ضائع کردیا۔

۴۶۸۵-غیر حلال مال کا انجام فقر ہے...... مجھے میرے والد نے، عبداللہ بن محمد، محمد بن سعید بن جنادہ اور اسماعیل بن عبداللہ نے اور ان دونوں نے اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ میں نے تورات میں پڑھا کہ جو گھر کمزوروں کی قوت سے بنا ہو اس کا انجام میں نے خرابی لکھ دیا ہے اور جو مال غیر حلال طریقے پر جمع کیا گیا ہو اس کا میں نے انجام فقر لکھ دیا ہے۔

۴۶۸۶-فرمانبردار بندے کا انعام...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے علی بن اسحٰق، حسین مروزی، عبداللہ بن مبارک معمر، عبداللہ بن عمر کی سند سے بیان کیا ہے میں نے وہب بن منبہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے بعض کتب میں پایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

میرا بندہ جب میری اطاعت کرتا ہے تو میں اس کے دعا کرنے سے پہلے اس کی مراد پوری کرتا ہوں اور مانگنے سے پہلے عطا کردیتا ہوں اور میرا بندہ جب میری اطاعت کرتا ہے تو اگر آسمانوں اور زمین کے سب لوگ رکاوٹ بن جائیں تو میں اس کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ بنادوں گا اور جب کوئی بندہ میری نافرمانی کرتا ہے تو میں آسمانوں اور زمین کے دروازوں سے اس کے ہاتھ کاٹ دیتا ہوں اور اسے خواہشات میں ڈال دیتا ہوں چنانچہ وہ میری مخلوق میں کسی پر غالب نہیں ہوسکتا۔

۴۶۸۷-دین کے علاوہ میں سمجھ حاصل کرنا باعث عتاب ہے ...... ہمیں عبداللہ نے علی بن اسحٰق، حسین مروزی، عبداللہ بن مبارک، بکار بن عبداللہ وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے احبار پر عتاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم لوگ دین کے علاوہ چیزوں میں سمجھ بوجھ حاصل کرتے ہو اور غیر عمل کے لئے علم حاصل کرتے ہو، دنیا کا مقابلہ آخرت کے عمل سے کرتے ہو دنبوں کی کھالیں پہنتے اور بھیڑیوں کے دل چھپاتے ہو، پینے کی چیزوں کی صفائی کرتے ہو اور حرام چیزوں سے پہاڑوں جتنے نوال نگل جاتے ہو، لوگوں پر دین کو پہاڑ کی طرح مشکل کرتے ہو اور انگلی اٹھانے جتنی مدد بھی نہیں کرتے۔ لمبی لمبی نمازیں پڑھتے ہو، سفید کپڑے پہنتے ہو اور اس کے ذریعے یتیموں اور بیواؤں کے مال ہڑپ کرتے ہو سو میری عزت کی قسم میں تمہیں ایسے فتنہ میں مبتلا کروں گا جس میں اہل رائے کی رائے اور دانا لوگوں کی حکمت بھی گمراہ ہو جائے گی۔

۴۶۸۸-حضرت نوح علیہ السلام کا ملال ...... ہمیں عمر بن احمد بن شاہین نے عبدالوہاب بن عیسیٰ، اسحٰق بن اسرائیل، عبداللہ بن ابراہیم بن عثمان الصنعانی، ابراہیم بن مسلم، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام موت کے خوف وملال کی وجہ سے (عبادت میں لگ جانے کی وجہ سے) پانچ سو برس تک بیویوں کے پاس نہیں گئے۔

۴۶۸۹-حضرت داؤد علیہ السلام کا رونا ...... ہمیں یعقوب بن احمد نے یعقوب واسطی، جعفر بن محمد بن سنان، علی بن مسلم، سیار، جعفر، عبدالصمد بن معقل کی سند سے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے چچا وہب بن منبہ کو یہ فرماتے سنا کہ حضرت داؤد علیہ السلام سے ایک غلطی ہوگئی تھی چنانچہ انھوں نے بادشاہت چھوڑ دی اور خوب روئے حتیٰ کہ کپکپاہٹ طاری ہوگئی اور رخساروں پر آنسو بہہ آئے۔

۴۶۹۰-حضرت داؤد اور فرشتے کی بات چیت ...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین بن الحسن، عبداللہ بن مبارک، بکار بن عبداللہ، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنا سر نہیں اٹھایا حتیٰ کہ ایک فرشتے نے آکر کہا اپنا سر اٹھاؤ کیونکہ آپ کا یہ معاملہ شروع میں غلطی تھا آخر میں معصیت بن جائیگا، چنانچہ آپ نے سر اٹھایا اور پھر ایسے ہوگئے کہ پانی اس وقت تک نہیں پیتے تھے جب تک کہ اس میں آنسو نہ مل جاتے، کھانا اس وقت تک نہ کھاتے جب تک کہ اسے آنسوؤں سے گیلا نہ کر لیتے اور بستر پر اس وقت تک نہ لیٹتے جب تک وہ آنسوؤں سے بھیگ نہ جاتا حتیٰ کہ پھر وہ اپنے لحاف میں نظر نہ آتے تھے (یعنی ہر وقت روتے رہتے اور عبادت میں لگے رہتے تھے)

۴۶۹۱-اللہ تعالیٰ رحمت کی وجہ سے مہربان ہیں ...... ہمیں سلیمان بن احمد نے عبید بن محمد صنعانی، ہمام بن مسلمہ، غوث بن جابر، عقیل بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کسی شخص کی اطاعت گزاری کی تعریف نہیں کرتا اور ہر شخص اللہ تعالیٰ سے بھلائی اس کی رحمت ہی کی وجہ سے مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ نہ کسی سے خیر کی امید رکھتے ہیں اور نہ کسی کے شر سے خوف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی وجہ سے ہی لوگوں پر مہربان ہوتے ہیں لیکن اگر کوئی دھوکا کرتا ہے تو اس کے دھوکے کو اس پر لوٹا دیتے ہیں کوئی مکاری دکھاتا ہے تو اللہ اسی طرح جواب دیتے ہیں اگر کوئی جھٹلاتا ہے تو اس کا جھوٹ اسی پر الٹ دیتے ہیں کوئی پیٹھ دکھاتا ہے تو اس کا صفایا کر دیتے ہے اور اگر واپس آ جاتا ہے تو واپس آنا قبول کر لیتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ لوگوں پر رحم محض ان کی آہ وزاری اور گڑگڑانے پر فرماتے ہیں اور رحم کرتے ہیں۔ کوئی شخص کسی دھوکے حیلے،

مکاری، ناراضگی، یا مشورہ دیکر اللہ تعالیٰ سے اس کی خیر حاصل نہیں کر سکتا لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی خیر کو لا سکتی ہے۔ اگر کوئی رحمت کے راستے کے علاوہ کہیں اور سے اس کی خیر تلاش کرے تو کوئی دروازہ داخل ہونے کو نہ پائے گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ سے خیر کو اطاعت کے بغیر حاصل نہیں کیا جا سکتا اور اللہ تعالیٰ لوگوں پر رحم ان کی عبادت اور گڑگڑا کر دعا کرنے سے فرماتے ہیں اور اس طریق کے سوا کسی اور راستے سے اس کی بھلائی کو حاصل نہیں کیا جا سکتا رونے اور عبادت کے سوا خیر کے حصول کا کوئی راستہ بھی نہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر قسم کی بھلائی کا دروازہ ہے اور اس دروازے کی چابی رونا و گڑگڑانا ہے جو شخص یہ چابی لائے گا دروازہ کھل جائے گا چابی کے بغیر دروازہ نہیں کھلتا۔

رحمت کے سب خزانے اللہ کے پاس ہیں ان خزانوں کا دروازہ رحمت ہے اور اس کی چابی تضرع ہے جو اس چابی کی حفاظت کرے گا اسے استعمال کرے گا دروازہ کھل جائے گا اور یہ خزانوں میں داخل ہو جائے گا جو شخص اس خزانے میں داخل ہو جائے اسے من پسند ہر چیز ملے گی وہاں جو چاہیں گے جو مانگیں گے اس محفوظ پر امن جگہ میں ملیں گی، ان لوگوں کو وہاں سے تو نہ ہٹایا جائے گا، نہ اس کا خوف ہوگا، نہ اس میں تھکیں گے، نہ بوڑھے ہوں گے، نہ غریب ہوں گے، نہ موت آئیگی، یہ سب نعیم مقیم میں ہے، اجر عظیم میں ہے، ثواب کریم میں ہے اور بخشنے والے مہربان اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہمان نوازی ہے۔

۴۶۹۲- اللہ کی عبادت عقل سے ہی ہو سکتی ہے...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن احمد بن علی بن مخلد نے حارث بن ابی اسامہ، داؤد بن محبر، عباد بن کثیر کی سند سے اور ہمیں احمد بن سندی نے حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ، اسحٰق بن بشر، ادریس، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ کی سب سے اچھی عبادت عقل کے علاوہ کسی اور چیز سے نہیں کی جا سکتی اور کسی شخص کی عقل اس وقت تک کام کی نہیں ہو سکتی جب تک اس میں دس خصائل ہوں۔

(۱) وہ غرور اور تکبر سے بچا ہوا ہو، (۲) بجھداری ہو، (۳) دنیا پر محض ''قوت'' (یعنی اتنی مقدار جو بھوک سے مرنے سے بچانے والی ہو) پر راضی ہو، (۴) جو بچے اس کو صدقہ کر دے، (۵) عزت و شرف سے زیادہ اسے تواضع پسند ہو اور عزت سے زیادہ ذلت پسند ہو، (۶) علم حاصل کرنے سے بیزار نہ ہو، (۷) اور بھلائی حاصل کرنے والے سے ناخوش نہ ہو، (۸) دوسرے کی تھوڑی سی اچھائی کو زیادہ جانے، (۹) اور اپنی بہت سے بھلائی کو بھی کم جانے۔ اور دسویں خصلت وہ بادشاہانہ خصلت ہے جس کے ذریعے وہ بزرگی حاصل کرتا ہے اس کا ذکر بلند ہوتا اور دونوں جہانوں میں اس کے درجات بلند ہوتے ہیں۔

کسی نے پوچھا وہ خصلت کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ یہ سمجھے کہ تمام لوگ اس سے بھلائی میں افضل اور اچھے ہیں اور برائی میں اس سے کم ہیں اور جب وہ خود سے افضل شخص کو دیکھے تو ٹوٹ سا جائے اور اس جیسا بننے کی تمنا کرے اور جب اپنے سے زیادہ برے شخص کو دیکھے تو کہے شاید اس کی نجات ہو جائے اور میں برباد ہو جاؤں شاید اس کے اندر اچھائی ہو جو میرے سامنے ظاہر نہیں ہے اس وقت اس شخص کی عقل مکمل ہو جائے گی اور یہ اپنے اہل زمانہ کا سردار ہے اور اللہ کی رحمت اور جنت کی طرف جانے والوں میں آگے ہوگا انشاء اللہ۔

۴۶۹۳- منافق اپنی تعریف پسند کرتا ہے...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے ابو مسعود احمد بن فرات، ابو عمر الحوضی، شعبہ، عوف، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ منافق کی ایک خصلت یہ ہے کہ وہ اپنی تعریف کو پسند کرتا ہے اور اپنی مذمت کو ناپسند کرتا ہے۔

۴۶۹۴- اللہ کن بندوں کی مغفرت کرتا ہے...... ہمیں احمد بن سعید نے عبداللہ بن محمد بن نعمان، محمد بن حاتم، محمد بن بشار، عطاء بن

مبارک، اشرس، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اے داؤد! کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں اپنے کن بندوں کی مغفرت کرتا ہوں؟ انھوں نے پوچھا اے رب وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا وہ بندہ کہ جب اس کو اپنے گناہ یاد آتے ہیں تو وہ کپکپا جاتا ہے یہ وہ بندہ ہے جسکے لئے میں فرشتوں کو حکم دیتا ہوں کہ اس کے گناہ مٹا دیئے جائیں۔

۴۶۹۵-اللہ تعالیٰ کے غضب کا کوئی مداوا نہیں...... ہمیں احمد بن محمد نے حسین بن علی قطان، سلیمان ابن داؤد، سفیان بن عیینہ کی سند سے وہب بن منبہ کا ارشاد بیان کیا ہے کہ

دین کے سب سے زیادہ مددگار دنیا سے بے رغبت لوگ (زاھد) ہیں اور تیزی سے برباد کرنے والے خواہشات کے پیروکار ہیں اور خواہش پرستی میں مال اور عزت کی محبت شامل ہے اور مال وعزت کی محبت میں حرام چیزوں سے بے پرواہ ہونا ہے اور حرام چیزوں سے بے پرواہی سے اللہ تعالیٰ غضب میں آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کی کوئی دوا (مداوا) نہیں۔

۴۶۹۶-اللہ کی لعنت سات پشتوں تک چلتی ہے...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن یحییٰ بن سلیمان بن بلال اشعری، ابوہشام صنعانی، عبدالصمد کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ایک سرزنش یوں فرمائی کہ میری جب اطاعت کی جاتی ہے میں راضی ہو جاتا ہوں اور جب میں راضی ہوتا ہوں تو برکت عطا کرتا ہوں اور میری برکت کی کوئی انتہا نہیں جب میری نافرمانی کی جاتی ہے مجھے غصہ آتا ہے اور جب غصہ آجاتا ہے تو میں نافرمانوں پر لعنت کرتا ہوں اور میری لعنت سات پشتوں تک چلتی ہے۔ (یعنی اسکا اثر سات نسلوں تک باقی رہتا ہے)

۴۶۹۷-اسم محمد کی تعظیم پر ایک گناہگار کی توبہ...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے ابوبکر الدینوری المفسر، محمد بن ایوب عطار، عبدالمنعم بن ادریس عن ابیہ عن جدہ (یعنی وہب) کی سند سے بیان کیا ہے کہ

جب اس کا انتقال ہوا تو لوگوں نے اسے بغیر دفنائے یونہی شہر سے باہر پھینک دیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ جاؤ اور اس شخص کی جنازہ پڑھو انھوں نے عرض کیا کہ بنی اسرائیل نے گواہی دی ہے کہ یہ شخص دو سال سے نافرمان ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں ایسا ہی تھا لیکن جب یہ شخص تورات کھولتا اور اس میں حضرت محمد ﷺ کا نام دیکھتا تو اسے چومتا اور آنکھوں پر رکھتا تھا لھذا میں نے اسے اچھا جانا اور اسکی مغفرت فرما کر ستر حوروں سے اس کا نکاح کر دیا ہے۔

۴۶۹۸-لوگوں کی باتیں کون روکے...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن زکریا نے عبداللہ بن عبدالوھاب، محمد بن یزید، ادریس عن ابیہ عن وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ یارب میرے بارے میں لوگ جو باتیں کرتے ہیں ان باتوں کو روک دیجئے! تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر میں ایسا کرتا تو اپنے خلاف ہونے والی باتیں روکتا۔

۴۶۹۹-حضرت یوسف علیہ السلام کی بادشاہ مصر سے ملاقات...... ہمیں احمد بن السندی نے حسن بن علویہ، اسماعیل بن عیسیٰ، اسحٰق بن بشر، غیاث بن ابراہیم عن وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ

جب حضرت یوسف علیہ السلام کو بادشاہ کے ہاں بلوایا گیا تو وہ دروازے پر رک گئے اور فرمایا! میری دنیا کے بدلے مجھے میرا دین کافی ہے اور مخلوق کے بجائے مجھے میرا رب کافی ہے اس کا پڑوسی معزز اور اسکی ثنا عظیم ہے اور اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں پھر

داخل ہوئے۔

چنانچہ جب بادشاہ نے انھیں دیکھا تو انھیں سجدہ تعظیمی کیا اور پھر انھیں اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا اور کہا آج کے دن آپ ہمارے ہاں معزز اور معتمد ہیں، تو حضرت یوسف نے فرمایا مجھے خزانوں پر مقرر کر دیں میں حفاظت کرنے والا اور ماہر عالم ہوں، یعنی ان سالوں میں حفاظت کرنے والا اور جاننے والا یعنی جو لوگ آئیں گے ان کی زبانوں سے واقف ہوں۔

۴۷۰۰- **مچھلی کو اللہ تعالیٰ کا حکم**...... ہمیں احمد بن جعفر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، عبدالرزاق، منذر بن نعمان الافطس کی سند سے وہب بن منبہ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ

جب مچھلی کو حکم ہوا کہ وہ حضرت یونس کو نہ تکلیف پہنچائے اور نہ زخم کرتو کہا کہ اگر یہ تسبیح کرنے والوں میں نہ ہوتا یعنی عبادت گزاروں میں سے پہلے تسبیح کا اور پھر ان کی عبادت کا ذکر کیا۔ پھر جب حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے نکلے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک پودا جو کدو کی بیل تھی پیدا فرمایا جب انھوں نے اسے دیکھا اور اس کو ہرا بھرا دیکھا تو وہ انھیں اچھا لگا پھر یہ سو گئے اور جب اٹھے تو وہ سوکھ گیا تھا تو یہ اس پر رنج کا اظہار کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم نے نہ اسے پیدا کیا اور نہ اگایا اور اس پر رنج کر رہے ہو، اور میں نے لاکھ سے زائد لوگ پیدا کئے اور ان پر رحم کیا تو وہ تجھ پر شاق گزرا تھا۔

۴۷۰۱- **جانوروں کی فطری عداوت کشتی نوح میں ختم کر دی گئی**...... ہمیں احمد نے عبداللہ، ابراہیم بن خالد صنعانی، رباح، عبدالملک بن عبدالحمید بن خشک کی سند سے وہب کا قول نقل کیا ہے کہ

جب حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ یہ جانور کا جوڑا کشتی میں رکھ لو تو انھوں نے عرض کیا کہ جن جانوروں کی آپس میں تو نے فطری عداوت رکھی ان کا کیا کروں؟ شیر اور گائے، بھیڑیا بکری، کبوتر بلی کا کیا کروں؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا میں ان کے درمیان محبت ڈال دوں گا تو وہ ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔

۴۷۰۲- **حضرت عطاء اور وہب کی گفتگو**...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق ثقفی، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر ابوسنان القسملی کی سند سے بیان کیا ہے کہ عطاء خراسانی کے پاس وہب تشریف لے گئے اور وہاں فرمایا:

افسوس ہے اے عطاء کیا مجھے پتہ نہیں کہ تم اپنے علم کو بادشاہوں اور دنیا کے بیٹوں کے پاس لے جاتے ہو۔ افسوس ہے اے عطاء، کیا تم ان کے پاس جاتے ہو جو تمہارے لئے دروازے بند کرتے ہیں اور تمہارے سامنے اپنا فقر ظاہر کرتے ہیں اور اپنی مالداری کو چھپاتے ہیں اور ان کو چھوڑتے ہو جو تمہارے لئے دروازہ کھولتا اور اپنی مالداری تم پر ظاہر کرتا اگر تجھے کفایت کرنے والی چیز تجھے بے پرواہ کر سکتی ہے تو دنیا کی چھوٹی سی چھوٹی چیز بھی تیرے لئے کافی ہو جائے گی اور اگر ایسا نہیں ہے تو دنیا کی کوئی چیز تجھے کافی نہیں ہو سکتی۔ افسوس ہے اے عطاء! تیرا پیٹ سمندروں میں سے ایک سمندر ہے یا وادیوں میں سے ایک وادی اور اسے مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔

۴۷۰۳- **نماز میں طویل قیام افضل یا زیادہ سجدے؟**...... ہمیں میرے والد نے اسحق بن ابراہیم، محمد بن سہل بن عسکر، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہب سے سوال کیا گیا کہ دو آدمی نماز پڑھ رہے ہیں ایک لمبا قیام کرتا اور خاموش رہتا ہے۔ دوسرا بہت زیادہ سجدے کرتا (رکعتیں زیادہ پڑھتا) ہے، کون سا ان میں افضل ہے؟ فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے خیر خواہی زیادہ کرنے والا ہو۔

۴۷۰۴- **ایک عابد اور راہب کا مکالمہ**...... ہمیں ابوبکر آجری نے، عبداللہ بن محمد العطشی، ابراہیم بن جنید، محمد بن بشر بن مروان

الکاتب ابن مبارک عن المبارک ،اشرس ابو عبدالرحمن کی سند سے وہب کا قول نقل کیا ہے کہ
ایک عابد ایک راہب کے پاس سے گزرا اس نے راہب سے بات چیت کی اور پوچھا کہ تم اس گرجا گھر میں کب سے ہو؟ اس نے کہا ساٹھ سال سے اس نے پوچھا کہ ساٹھ سال کیسے رکے رہے یہاں؟ اس نے کہا بس گزر گئے دنیا گزر رہی ہے۔ عابد نے پوچھا موت کو کس طرح یاد کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کو جانتا ہو اور اس پر کوئی وقت ایسا بھی گزرے کہ وہ اس میں اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کرے اور میں تو کوئی قدم اٹھا کر اسے رکھنے نہیں پاتا کہ میں سمجھتا ہوں کہ رکھنے سے پہلے ہی میں مر جاؤں گا یہ سن کر عابد رونے لگے راہب نے کہا کہ تو کھلم کھلا ایسے رو رہا ہے تو تنہائی میں کیسے روتا ہوگا؟ عابد نے کہا کہ میں افطار کے وقت روتا ہوں اور اپنے آنسو پیتا ہوں اور میرا کھانا میرے آنسو میں سے بھیگ جاتا ہے جب نیند مجھے بستر پر گراتی ہے تو میرا بستر میرے آنسوؤں سے بھیگ جاتا ہے۔ راہب نے کہا کہ اگر تو ہنس رہا ہو اور تجھے اپنے گناہوں کا اعتراف بھی ہو تو یہ اس بات سے بہتر ہے کہ تو روئے اور اللہ پر احسان رکھتا ہو عابد نے کہا کہ مجھے کوئی وصیت کرو۔ تو راہب نے کہا کہ
دنیا میں کھجور کے درخت کی مانند رہو اگر کھایا جائے تو پاک اور میٹھا ہو اور رکھا ہو تو میٹھا ہو اور اگر کسی چیز پر گر جائے تو نہ اسے نقصان دے اور نہ توڑے دنیا میں گدھے کی طرح مت بننا کہ بس وہ چاہتا ہے کہ پیٹ بھرے اور مٹی میں لوٹ لگائے۔ اللہ سے خیر خواہی کرو جیسا کہ کتا اپنے مالکان کا خیر خواہ ہوتا ہے کہ وہ اسے بھگاتے ہیں بھوکا رکھتے ہیں مگر وہ ان کی چوکیداری کرتا ہے۔ ابو عبدالرحمن کہتے ہیں کہ طاؤس جب یہ حدیث بیان کرتے تو روتے تھے اور فرماتے کہ ہمارے لئے یہ بھی بھاری ہو گیا ہے کہ ہم کتوں کی طرح اپنے ...ل اور اپنے آقا کے لئے خیر خواہ بن جائیں۔

۴۷۰۵- شیطان اور راہب...... ہمیں ابوبکر نے عبداللہ، ابراہیم، محمد بن حسین، بشیر بن محمد بن ابان، حسین بن عبداللہ بن مسلم کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ
ایک راہب حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانے میں گرجا گھر میں اکیلا رہتا تھا شیطان نے اسے بہکانا چاہا اس لئے اس نے ہر کوشش کر کے دیکھ لی مگر کامیاب نہ ہو سکا پھر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا روپ دھار کر آیا اور اس کو آواز دی کہ راہب باہر آؤ اور مجھ سے بات کرو۔ اس نے کہا اپنے راستے پر چل دے مجھے تجھ سے بات نہیں کرنی شیطان نے کہا کہ میں عیسیٰ ہوں مجھ سے بات کر۔ مگر راہب نے کہا اگر تو عیسیٰ ہے تب بھی اپنے راستے پر چلا جا اگر تو عیسیٰ ہے تو کیا تو نے ہمیں عبادت کا حکم نہیں دیا اور کیا اس کے بدلے جنت کا وعدہ نہیں کیا اب کیا بات کروں مجھے تجھ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ شیطان لعین اسے چھوڑ کر دفع ہو گیا۔

۴۷۰۶- راہب کو بہکانے کی ناکام کوشش...... ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن سہل، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ
ابلیس ایک مرتبہ ایک راہب کے گرجا گھر آیا اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ راہب نے پوچھا کون؟ شیطان نے کہا: مسیح راہب نے کہا اگر تو شیطان ہے تو میں تیرے ساتھ بات نہیں کروں گا اور اگر تو مسیح ہے بھی تو آج میں تجھ سے کیا بات کروں تم اپنے رب کی رسالت ہم تک پہنچا چکے ہم کو دین دے چکے اور ہم اسی دین پر قائم ہیں لہٰذا چلا جا میں دروازہ نہیں کھولوں گا۔ شیطان نے کہا تو نے سچ کہا میں ابلیس ہوں لیکن اب تجھے گمراہ کرنے کی کبھی کوشش نہیں کروں گا اس لئے تو جو چاہے مجھ سے پوچھ میں بتاؤں گا۔ اس نے کہا تو سچ بولے گا؟ اس نے کہا جو بات پوچھے گا سچ بتاؤں گا۔ راہب نے پوچھا کہ بنی آدم کے وہ کون سے اخلاق ہیں جن پر تمہیں اعتماد ہے کہ تم ان پر اسے بہکا سکتے ہو؟ ابلیس نے جواب دیا جلد بازی (جزباتی ہونا) کنجوسی اور نشہ۔

۴۷۰۷- بد بخت بندے کون ہیں...... ہمیں حسین بن محمد نے امیہ بن محمد الصواف، محمد ابن یحیٰ ازدی، ابوایاس یمانی عن ابیہ کی سند

سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا: اے رب جو شخص اپنی زبان اور دل سے تیرا ذکر کرے اس کی جزاء کیا ہے؟ فرمایا اے موسیٰ میں اس شخص کو قیامت کے دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا اور اپنے آس پاس رکھوں گا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ تیرے کون سے بندے بد بخت ہیں؟ فرمایا جسے کوئی نصیحت فائدہ نہ دے اور تنہائی میں وہ مجھے یاد نہ کرے۔

۴۷۰۸- اللہ کو کون سے بندے پسند ہیں...... ہمیں ابو محمد بن علی الاثرم نے محمد بن منصور، ابراہیم بن خالد، عبداللہ بن بجیر کی سند

سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ تجھے کون سے بندے پسند ہیں؟ فرمایا جو مریضوں کی عیادت کرتے ہیں، بیواؤں سے تعزیت کرتے ہیں اور میت کو اس کی آخری منزل تک لیجاتے ہیں۔

۴۷۰۹- دو عالموں کی بات چیت...... ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن سہل، اسماعیل بن عبدالکریم عبدالصمد بن معقل کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

ایک عالم نے خود سے بڑے عالم سے سوال کیا کہ میں گھر کتنا بناؤں؟ فرمایا کہ اتنا جو تجھے سورج کی تپش اور بارش سے بچالے۔ پوچھا کہ کتنا کھایا کروں؟ فرمایا بھوک سے اوپر اور پیٹ بھرنے سے کم۔ پوچھا کہ کپڑا کتنا پہنوں؟ فرمایا حضرت مسیح علیہ السلام کا لباس۔ پوچھا کتنا ہنسوں؟ فرمایا کہ اتنا کہ چہرہ کھل اٹھے اور آواز سنائی نہ دے۔ پوچھا کہ کتنا روؤں؟ فرمایا اتنا کہ تو اللہ کی خشیت میں رونے سے نہ اکتائے۔ پوچھا کتنا عمل چھپاؤں؟ فرمایا اتنا کہ لالچی لوگ تیری وجہ سے گنہگار نہ ہوں اور لوگ تجھ پر باتیں نہ کریں۔

وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک راہب کو یہ کہتے سنا کہ ہر چیز کی دو اطراف اور درمیان کا حصہ ہوتا ہے چیز کو کسی بھی طرف سے پکڑیں گے تو دوسرا جھک جائے گا اسلئے درمیان سے پکڑو تاکہ دونوں اطراف سیدھی رہیں۔ پھر کہا کہ تم پر اعتدال (درمیان) لازم ہے۔

۴۷۱۰- اللہ دوست کب بناتا...... ہمیں احمد بن جعفر بن معبد نے یحیٰ بن مطرف علی بن قرین، جعفر بن سلیمان، عبدالصمد بن معقل کی سند سے بیان کیا ہے کہ میں نے مسجد حرام میں ایک شخص کو اپنے چچا وہب بن منبہ سے یہ سوال کرتے سنا کہ

مجھے زبور کی کوئی بات سنائیے۔ انھوں نے فرمایا ہاں ضرور۔ میں نے زبور کے آخر میں تین سطریں پڑھیں لکھا ہے کہ اے داؤد! مجھ سے سنو میں حق کہتا ہوں کہ جو شخص مجھ سے اس حال میں ملا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہو تو میں اسے اپنی جنت میں داخل کروں گا۔ جو شخص مجھ سے اس حال میں ملا کہ وہ اپنے گناھوں پر شرمندہ تھا تو میں اس کے گناھوں کو بھلا دوں گا۔ اے داؤد! مجھ سے سن میں حق کہتا ہوں کہ اگر میرا بندہ گناھوں سے دنیا کو مشرق سے مغرب تک بھرے اور اتنی دیر شرمندہ ہو جتنی دیر بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے یا ایک مرتبہ مجھ سے استغفار کیا (مغفرت چاہی) اور میں ان کے دل سے جان لوں کہ یہ دوبارہ یہ گناہ نہیں کرے گا تو میں اس سے بھی جلدی اس کا یہ گناھوں کا بوجھ اتار پھینکوں گا جتنی جلدی آسمان زمین پر پانی برساتا ہے۔

اے داؤد! مجھ سے سن میں حق کہتا ہوں اگر کوئی بندہ صرف ایک نیکی لے کر میرے پاس آیا تو میں اس کے لئے جنت کا فیصلہ

کروں گا۔تو حضرت داؤد نے عرض کیا کہ اسی وجہ سے تیری رحمت سے مایوس ہونا جائز نہیں اس شخص کو جو تجھے جانتا ہے۔فرمایا اے داؤد! میرے اولیاء (دوستوں) کو تھوڑا سا عمل کرنا بھی کافی ہے جیسے کھانے میں نمک کی تھوڑی سی مقدار کافی ہو جاتی ہے۔اے داؤد! کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں کن لوگوں کو کب اپنا دوست بناتا ہوں یہ وہ لوگ ہیں جب اپنے دل کو شرک سے پاک کرلیں اور دلوں سے شک کو نکال دیں اور جان لیں کہ میری ہی جنت اور جہنم ہے اور میں ہی زندہ کرتا اور موت دیتا ہوں اور قبروں سے لوگوں کو زندہ کروں گا اور میری نہ کوئی بیوی ہے نہ اولاد اگر میں نے ان لوگوں کو تھوڑے عمل کے ساتھ بھی اٹھالیا اور وہ یقین رکھتے تھے تو میں اس تھوڑے عمل کو ان کے ہاں بڑا بنادوں گا۔

اے داؤد! کیا تمہیں معلوم ہے کہ پل صراط سے جلدی کون گزرے گا؟ یہ وہ لوگ ہیں جو میرے فیصلے سے راضی ہوں اور ان کی زبان میرے ذکر سے تر رہتی ہو۔اے داؤد! کیا تمہیں معلوم ہے کہ میرے ہاں کس مؤمن کا مرتبہ بڑا ہے؟ یہ وہ ہے جو خود کے دیئے ہوئے پر زیادہ خوش بہ نسبت بچے ہوئے مال کے۔اے داؤد کیا تمہیں پتہ ہے کون سے فقراء افضل ہیں؟ یہ وہ ہیں جو میرے فیصلے سے راضی ہیں اور میری تقسیم سے بھی اور معاش کے جو انعامات میں نے دیئے ہیں ان پر شکر گزار ہوں۔

اے داؤد معلوم ہے میں کن مؤمنوں کو لمبی زندگی دینا پسند کرتا ہوں؟ یہ وہ ہے کہ جب لا الــــہ الا اللّٰہ کہتا ہے اس کی کھال کانپ اٹھتی ہے سو میں ایسے شخص کا مرنا پسند نہیں کرتا اس طرح سے جیسے کہ باپ اپنے بیٹے کا مرنا پسند نہیں کرتا حالانکہ موت سے فرار نہیں۔

میں چاہتا ہوں کہ اسے جہاں کے علاوہ کسی اور جہاں میں چھپادوں اس لئے کہ اس جہاں کی نعمتوں میں بلاء ہے اور اس کی آسانی میں شدت ہے اور یہاں اب دشمن ہے جس کے پھندے سے بچنا مشکل ہے اور وہ انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔اسی وجہ سے میں اپنے دوستوں کو جلدی سے جنت میں لیجاتا ہوں اگر یہ وجہ نہ ہوتی تو آدم اور اس کی مؤمن اولاد قیامت میں صور پھونکے جانے تک نہ مرتی۔

اے داؤد مجھے معلوم ہے کہ تم دل میں کیا کہہ رہے ہو؟ کہ تو نے ان کو تیری عبادت سے کاٹ دیا۔اے داؤد! تجھے نہیں معلوم کہ میں مؤمن کی تکلیفوں میں اس کی مدد کرتا ہوں جب وہ موت کا ذائقہ چکھتا ہے تو کیسا ہوتا ہے حالانکہ وہ سب سے زیادہ سخت مصیبت ہے اور تو اس کے جسم کو مٹی کے نیچے دیکھتا ہے اور میں وہاں اسے طویل عرصے کے لئے اس لئے رکھتا ہوں تاکہ اس کا اجر بڑھ جائے اور جو وہ عمل کرتا تھا اس سے اچھا اجر اسے قیامت تک ملتا رہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی تیرے لئے ہی ساری حمد ہے اسی لئے تو نے اپنا نام ارحم الراحمین رکھا ہے۔الٰہی اس کی جزاء کیا ہے جو تیری رضاء کی خاطر غمزدہ کی دادرسی کرے؟ فرمایا اس کی جزاء یہ ہے کہ میں اسے ایمان کی چادر پہناتا ہوں اور اسے کبھی نہیں اتارتا۔انھوں نے پوچھا۔الٰہی اس شخص کی جزاء کیا ہے جو تیری رضا کے لئے جنازے کے ساتھ چلے فرمایا کہ اس کی جزاء یہ ہے کہ جس دن وہ مرے گا میرے فرشتے اس کے ساتھ چلیں گے میں اس کی روح پر جنازہ پڑھتا ہوں۔انھوں نے پوچھا اے اللہ! یتیموں اور بیواؤں کی مدد کرنے والے کی جزاء کیا ہے؟ فرمایا اس کی جزاء یہ ہے کہ میں اسے اس دن جب کہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اپنے عرش کے سائے کے نیچے جگہ دوں گا۔حضرت داؤد علیہ السلام نے پوچھا الٰہی اس شخص کی جزاء کیا ہے جو تیرے خوف سے اس طرح روئے کہ اس کے دونوں رخساروں پر آنسو بہہ پڑیں؟ فرمایا کہ اس کی جزاء یہ ہے کہ میں اس کے چہرے پر آگ کو حرام کردوں گا۔

۴۷۱۱-دین کی تین علامات ہیں...... ہمیں سلیمان بن احمد نے عبید بن محمد صنعانی، ہمام ابن مسلمہ بن عقبہ، غوث بن جابر عقیل بن معقل کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

ہر چیز کی کوئی علامت ہوتی ہے جسکے ذریعے وہ پہچانی جاتی ہے یہ علامت اس کے حق میں یا اس کے خلاف گواہی دیتی ہے۔ دین کی بھی تین علامات ہیں جس کے ذریعے وہ پہچانا جاتا ہے یہ ایمان، علم اور عمل ہیں۔ ایمان کی تین علامات ہیں۔ اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھنا۔ عمل کی تین علامات ہیں نماز، روزہ، زکوٰۃ علم کی تین علامات ہیں اللہ کا علم ہونا، اللہ کی پسندیدہ چیزوں کا اور اللہ تعالیٰ ناپسند چیزوں کا علم ہونا۔ اپنے آپ کو اچھا ظاہر کرنے والا (جو اندر سے صحیح نہ ہو) متکلف کی تین علامات ہیں اپنے سے اوپر والے (اچھے شخص) سے لڑنا، وہ بات کہنا جسکا علم نہیں، جو چیز مل نہیں سکتی اس کے پیچھے پڑنا۔ ظالم کی تین علامات ہیں اپنے سے بڑے کی نافرمانی کر کے ظلم کرتا ہے۔ اپنے سے چھوٹے پر غلبہ کر کے ظلم کرتا ہے۔ ظالموں کی حمایت کرتا ہے منافق کی تین علامات ہیں جب اکیلا ہو تو اعمال میں سستی کرتا ہے کوئی ساتھ ہو تو چستی دکھاتا ہے اور تعریف کے لئے کئے جانے والے کاموں کی لالچ کرتا ہے حاسد کی تین علامت ہیں جس سے حسد کرتا ہے وہ موجود نہ ہو تو اس کی غیبت کرتا ہے اور جب موجود ہو تو خوشامد کرتا ہے اور اسے مصیبت میں دیکھ کر خوش ہوتا ہے اسراف کرنے والے (فضول خرچ) کی تین علامات ہیں وہ چیز خریدتا ہے جو اس کے لئے نہیں، وہ لباس پہنتا ہے جو اس کے لئے نہیں، وہ کھاتا ہے جو اس کے لئے نہیں سست کاہل کی تین علامات ہیں پڑا رہتا ہے حتیٰ کہ تفریط کرتا ہے اور تفریط اتنی کرتا ہے کہ ضیا کرتا ہے اور ضیاع ایسا کرتا ہے کہ گناہ گار ہوتا ہے۔ غافل کی تین علامات ہیں سھو (بھولنا) کھیل کود میں لگنا، بالکل بھول جانا۔

۴۷۱۲-تورات کے چار جملے...... ہمیں محمد بن علی بن الحسین نے اسحق بن ابراہیم بن سلمہ، محمد بن یزید الایلی، اسماعیل بن حبیب، ابو عاصم الوراق، عبداللہ دیلمی کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

تورات میں چار جملے ہیں (۱) جو مشورہ نہیں کرتا نادم ہوتا ہے، (۲) جو مستغنی ہو جائے وہ پر اثر ہوتا ہے، (۳) فقر لال موت ہے، (۴) جس طرح معاملہ کرو گے تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوگا۔

۴۷۱۳-ایک عظیم انسان کا بادشاہ سے گریز...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے علی بن اسحق بن حسین بن حسن مروزی، عبداللہ بن مبارک، بکار بن عبداللہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

ایک شخص اپنے زمانے کا افضل ترین انسان تھا لوگ اس سے ملنے آتے تھے وہ انھیں وعظ کیا کرتا تھا ایک دن لوگ اس کے پاس جمع تھے اس نے مزید کہا کہ ہم میں سے ایک شخص چاہتا ہے کہ اس کی حاجت پوری ہو جائے اور اگر وہ خریدتا ہے تو اس لئے کہ وہ دین کے مرتبہ کے نزدیک ہو جائے اور اگر ملتا ہے تو اسے سلام کیا جاتا ہے اور اس کی دین میں مرتبہ کی وجہ سے عزت کی جاتی ہے۔

اس کا یہ بیان مشہور ہوا اور حاکم وقت تک پہنچا اس نے اسے دیکھنے اور سلام کرنے کی ٹھان لی چنانچہ وہ ملنے آیا۔ اسے بتایا گیا کہ حاکم وقت تم سے ملنے آیا ہے اس نے کہا مجھ سے مل کر کیا کرے گا؟ کسی نے بتایا کہ وہ تمہارے اس وعظ کی وجہ سے ملنے آیا ہے۔ اس شخص نے اپنے خادم سے پوچھا کہ کھانے کو کچھ ہے؟ اس نے کہا ہاں کچھ پھل ہیں جن سے آپ افطار کرتے ہیں اس نے دستر خوان بچھوایا اور وہ کھانے بیٹھ گیا اور بادشاہ کو اندر آنے دیا۔ بادشاہ اندر آیا سلام کیا تو اس نے ہلکا جواب دیا اور پھر کھانے میں مشغول ہو گیا بادشاہ نے پوچھا وہ شخص کہاں ہے؟ خادم نے کہا یہ ہے اس نے پوچھا جو کھا رہا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔

بادشاہ نے کہا اس شخص کے پاس خیر کی کیا بات ہوگی یہ کہہ کر چلا گیا۔ چنانچہ اس شخص نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے تجھے مجھ سے دور کیا۔

۴۷۱۴- بادشاہ کو عظیم انسان سے ملنے میں ناکامی...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین مروزی، ابن المبارک، عمر بن عبدالرحمٰن المھدی کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

جب بادشاہ کو اس کے اس طریقے اور اجتہاد کا پتہ چلا تو اس نے کہا کہ فلاں دن میں ضرور اس کے پاس جاؤں گا اور اسے سلام کروں گا۔ یہ خبر بھی اس راہب کے پاس پہنچ گئی چنانچہ جس دن اس کے آنے کی امید تھی وہ شخص راہب اپنے ساتھیوں کو لے کر میدان میں نکلا اور اس کے پاس ایک طشت تھی جس میں لوبیا، زیتون، وغیرہ کھانے کی چیزیں تھیں اچانک بادشاہ سامنے پہنچ گیا اور اس کے ساتھ ایک جم غفیر تھا اس شخص نے آس پاس دیکھا تو ہر طرف لوگ ہی لوگ تھے چنانچہ وہ راہب وہ کھانے کی چیزیں جمع کرنے لگا بڑا سا لقمہ لیتا اسے زیتون میں ڈبو دیتا اور بے ڈھنگے طریقے سے کھانے لگتا اس نے سر جھکایا ہوا تھا یہ بھی نہیں دیکھا کہ کون آیا ہے؟ بادشاہ نے پوچھا وہ شخص کہاں ہے؟ کسی نے بتایا کہ یہ ہے۔ بادشاہ نے پوچھا اے فلاں کیسے ہو تم؟ اس نے ویسے ہی کھانا کھاتے ہوئے جواب دیا عام لوگوں کی طرح۔

بادشاہ نے یہ دیکھ کر اپنی سواری موڑ لی اور کہا اس شخص میں خیر والی کوئی بات نہیں پھر جب وہ چلا گیا تو اس شخص (راہب) نے کہا اللہ کا شکر ہے جو اس کو مجھ سے دور لے گیا اس حال میں کہ وہ ملامت کر رہا تھا۔

۴۷۱۵- جو صرف حلال روزی پر راضی ہو وہ زاہد ہے...... ہمیں میرے والد نے ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن معبد، ابن وہب کی سند سے اور مجھے یحییٰ بن ایوب نے ابوعلی اسماعیل غافقی، عامر بن عبداللہ یحصبی کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ دنیا میں سب سے بڑا زاہد وہ کہ اگر چہ وہ دنیا میں لگا ہوا ہو اسے چاہتا بھی ہو مگر حلال طیب کے بغیر اس پر راضی نہ ہو اور دنیا کی طرف راغب وہ ہے اگر چہ وہ بظاہر دنیا سے معرض ہو لیکن اسے اس کی پرواہ نہ ہو کہ آنے والا مال حرام ذریعے سے آرہا ہے یا حلال ذریعے سے۔ اور دنیا میں بڑا سخی وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سخاوت کرے اگر چہ لوگ اسے بخیل سمجھتے ہوں اور دنیا میں بڑا بخیل وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے حقوق سے بخل کرے اگر چہ اسے لوگ بڑا سخی سمجھتے ہوں۔

۴۷۱۶- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کا قصہ...... ہمیں سلیمان بن احمد نے معاذ بن مثنی، علی بن عبداللہ مدینی، محمد بن عمرو بن مقسم الصنعانی، عطاء بن مسلم کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ایک مریم نامی بہن تھی ایک مرتبہ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ آپ نے آل شعیب میں شادی کی مگر آج مالی طور پر آپ کچھ نہیں ہو اور تمہیں جو ملا سو ملا، اب تم بنی اسرائیل کے شاہی خاندانوں میں کسی سے شادی کرلو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں بنی اسرائیل کے شاہی خاندانوں میں شادی کیوں کرلوں حالانکہ جب سے میں نے اللہ سے کلام کیا ہے مجھے شادی کی خواہش نہیں رہی مگر بہن نے بہت اصرار کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے بد دعا دے دی چنانچہ وہ برص میں مبتلا ہوگئی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اسے اس حال میں دیکھا تو بڑا افسوس کیا پھر اپنے بھائی حضرت ھارون کو بلایا اور فرمایا کہ اس کے لئے دعا کرو پھر دونوں حضرات نے تین دن روزے رکھے اور خوب دعا کی ٹاٹ پہنا راکھ پر سوئے اور رب تعالیٰ سے دعا کرتے رہے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر سے وہ مصیبت ٹال دی اور وہ صحتیاب ہوگئی۔

۴۷۱۷- موسیٰ علیہ السلام کے چہرے کا نور...... ہمیں سلیمان بن احمد نے معاذ بن مثنی، علی بن المدنی، محمد بن عمر بن مقسم، عطاء بن

مسلم کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے ہزار جگہوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا اور جب بھی گفتگو ہوتی تین دن تک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چہرے پر ایک خاص نور نظر آتا تھا اور جب سے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا انھوں نے کبھی اپنی عورت کو نہیں چھوا (اپنی زوجہ سے وظیفہ زوجیت ادا نہیں کیا)

۴۷۱۸- بار نبوت اور حضرت یونس علیہ السلام ہمیں ابو علی محمد بن احمد بن الحسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبداللہ بن عامر بن زرارہ عبداللہ بن اجلح محمد ابن اسحٰق، ربیعہ بن ابی عبدالرحمن کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

نبوت کا بار بہت وزنی اور محنت طلب ہے اسے ایک قوی انسان ہی برداشت کر سکتا ہے حضرت یونس بن متی علیہ السلام نیک بندے تھے جب انھیں بار نبوت عطا کیا گیا وہ برداشت نہ کر سکے نبوت کے بار نے اپنے نیچے آنے والے حصہ کو پھاڑ دیا جو اٹھاتے وقت چوتھائی تک ہو گیا لھذا حضرت یونس نے اپنے ہاتھ سے چھوڑ دیا اور نکل بھاگے۔ لھذا اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرمایا کہ

اس طرح صبر کیجئے جس طرح پہلے کے اولوالعزم انبیاء نے کیا (الاحقاف۔ آیت: ۴۸)

۴۷۱۹- حضرت سلیمان اور ہوا...... ہمیں محمد بن احمد بن الحسن نے محمد بن عثمان، محمد بن العلاء، یونس بن بکیر، اسحٰق عن ابن وہب بن منبہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے ہوا کو حکم دیا تھا کہ مخلوق میں سے کوئی بھی جو بات کرے اسے حضرت سلیمان علیہ السلام کے کان تک پہنچائے اسی وجہ سے حضرت سلیمان نے چیونٹی کی بات سن لی تھی۔

۴۷۲۰- ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن ھارون بن روح، ابوسعید کندی ابوبکر بن عیاش کی سند سے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ وہب بن منبہ کے پاس کچھ لوگ جمع تھے انھوں نے ان لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے سوال کیا کہ

اللہ کا کون سا حکم سریع الوقوع تھا؟ بعض نے کہا بلقیس کا تخت لائے جانے کا کہ پلک جھپکتے حاضر ہو گیا بعض نے کہا کہ حضرت یونس علیہ السلام کشتی کے کنارے بیٹھے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مصر کے دریائے نیل سے مچھلی کو بھیجا اور دوسرے ہی لمحے حضرت یونس مچھلی کے پیٹ میں تھے۔

۴۷۲۱- ہمیں میرے والد اور ابو محمد بن حیان نے ابراہیم بن محمد بن الحسین، عبدالجبار بن علاء، سفیان، عمرو بن دینار کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص چالیس سال تک سرگرداں پھرا اور پھر اس نے کوئی چیز دیکھی گویا کہ وہ قبولیت کی علامت تھی اس کے بعد ایک ولد زنا بھی اسی طرح چالیس سال تک پھرتا رہا مگر اسے کچھ دکھائی نہ دیا تو اس نے بارگاہ ایزدی میں عرض کیا کہ اے اللہ! اگر میں نے اچھائی کی اور میرے والد نے گناہ کیا تھا تو میرا کیا قصور ہے؟ وہب کہتے ہیں کہ پھر اس نے وہ کچھ دیکھا جو دوسروں نے نہیں دیکھا تھا۔

۴۷۲۲- دنیا و آخرت دوسوکنیں ہمیں میرے والد نے احمد بن محمد بن سہل، ابو مسعود، عبدالرزاق کی سند سے اور عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین مروزی، بن مبارک کی سند سے رباح بن یزید عبدالعزیز بن حوران سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

دنیا اور آخرت کی مثال دوسوکنوں کی ہے کہ اگر ایک کو راضی کرو گے دوسری ناراض ہو جائیگی۔

۴۷۲۳- لوگوں کا مذاق اڑانا کبیرہ گناہ ہے...... ہمیں میرے والد نے احمد بن محمد بن سہل، سلمہ کی سند سے اور عبداللہ بن محمد نے علی

بن اسحق، سلمہ بن شبیب، عبداللہ بن ابراہیم بن عمرو کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ "اللہ تعالیٰ سے شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ لوگوں کا مذاق اڑانا ہے۔"

۴۷۲۴- میٹھی چیز سے روزہ افطار کرو...... ہمیں احمد بن بندار نے ابن اسحق، ابو یحییٰ رازی، نوح بن حبیب عبدالرزاق کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

جب انسان روزہ رکھتا ہے اس کی نظر چندھیا جاتی ہے اور جب میٹھی چیز سے افطار کرتا ہے تو اس کی نظر لوٹ آتی ہے۔

۴۷۲۵- استقامت باعث تعجب ہے...... ہمیں ابن المبارک نے بکار بن عبداللہ سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے ایک عابد کا دوسرے عابد کے پاس سے گزر ہوا تو اس نے پوچھا، کیا حال ہے تمہارا؟ اس نے کہا میں نے فلاں پر تعجب کیا تھا کہ وہ عبادت میں اتنے بڑے مرتبہ پر پہنچ گیا اور دنیا اس سے دور ہو گئی تو دوسرے نے فوراً کہا تعجب مت کر کہ دنیا دور ہو گئی لیکن جو استقامت کے ساتھ قائم رہی اس پر تعجب کر۔

۴۷۲۶- مساکین کو راضی کرلو اللہ خوش ہو جائے گا...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالرزاق، بکار بن عبداللہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

بنی اسرائیل پر ایک مرتبہ بڑے شدائد اور مصائب آئے تو انھوں نے اپنے وقت کے نبی سے درخواست کی کہ ہماری خواہش ہے کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کس بات سے راضی ہوتا ہے تو ہم وہی کام کریں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ ان کو بتادو کہ اگر وہ میری رضا چاہتے ہیں تو مساکین کو راضی کرلیں، اس لئے اگر وہ راضی ہو گئے تو میں بھی راضی ہوں اگر وہ ناراض ہوئے تو میں بھی ناراض ہو جاؤں گا۔

۴۷۲۷- قبر کی وحشت اور اللہ کا رحم...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابراہیم بن خالد، عمر بن عبدالرحمٰن کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حواریوں کے ہمراہ ایک قبر کے پاس تھے قبر میں مردے کو اتارا جا رہا تھا چنانچہ قبر کی وحشت اور اندھیرے کا تذکرہ ہوا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اس سے پہلے اس قبر سے بھی زیادہ تنگ جگہ (ماں کے رحم) میں تھے چنانچہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اسے وسیع کر دیتا ہے۔ او کما قال۔

۴۷۲۸- حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ابلیس کا مکالمہ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، غوث بن جابر، کی سند سے بیان کیا کہ میں نے ابوالھذیل کو یہ کہتے سنا کہ

ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابلیس نے کہا اس نے حضرت عیسیٰ کو قدس پہاڑ پر دیکھا تھا، آپ سمجھتے ہیں کہ آپ مردوں کو زندہ کرتے ہیں؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہاں میں ایسا ہی ہوں، شیطان بولا تو اللہ تعالیٰ سے دعا کر کہ اس پورے پہاڑ کو روٹی بنا دے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا سارے لوگ روٹی پر ہی زندہ ہیں؟ اس نے کہا کہ چلو پھر اس پہاڑ سے کود جاؤ فرشتے تمہیں گرنے سے روک لیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں اپنے آپ کو نہ آزماؤں کیونکہ مجھے نہیں معلوم کہ میرا رب مجھے بچائے گا یا نہیں۔

۴۷۲۹-راہب اور شیطان کا مکالمہ......ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسن بن حسین، عبداللہ بن مبارک، بکار بن عبداللہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

ایک گھومنے پھرنے والا عابد تھا(بعض راہب جنگلوں میں بھٹکتے پھرتے تھے) اسے شیطان نے خواہش اور رغبت کے طور پر بہکانے کی بہت کوشش کی مگر ناکام رہا پھر وہ اس کے سامنے بڑا سانپ بن کر ظاہر ہوا اور اس کے قدموں اور جسم سے لپٹ گیا اور چہرے کو سامنے لا کر اپنا منہ کھولا مگر عابد نے نماز نہیں توڑی اور نہ اس کی طرف دیکھا، پھر جب وہ سجدے کرنے لگا تو وہ جلدی سے جا کر سجدے کی جگہ پر کنڈلی مار کے بیٹھ گیا عابد نے سجدہ کرنا چاہا تو اس نے منہ کھولا جیسے کہ ہڑپ جاہتا ہو مگر عابد نے سر رکھ دیا اور سانپ کو آہستہ آہستہ سر سے دھکا دیتا رہا حتی کہ سجدے کے لئے جگہ بن گئی۔

پھر اسے شیطان نے کہا کہ میں وہی ہوں جو تجھے خواہش اور رغبت کے طور پر بہکانا چاہتا تھا اور میں ہی اژدھا بن کر آیا تھا اب میں سمجھتا ہوں کہ نہ تجھے تنگ کیا جائے اور نہ آئندہ میں تیرے سامنے آؤں اس نے کہا کہ اللہ کے فضل سے نہ تو تو مجھے پہلے ڈرا سکا تھا اور نہ اب ڈرا سکا ہے۔ شیطان نے کہا کہ کیا تو مجھ سے کچھ پوچھے گا اس نے کہا نہیں۔ اس نے کہا کہ کون تیرے بعد کیا کرے گا یہ بھی نہیں پوچھے گا کون کب مرے گا؟ اس نے کہا میں سب سے پہلے مر جاؤں گا۔ شیطان نے کہا پھر مجھ سے یہ بھی مت پوچھ کہ میں انسانوں کو گمراہ کیسے کرتا ہوں۔ اس نے کہا کہ یہ بتادے جس پر تجھے یقین ہے۔ شیطان نے کہا تین اخلاق ہیں کہ انسان پر اس کے ذریعے غالب آ ہی جاتے ہیں کنجوسی، تیزی (جذباتیت) اور نشہ۔

شیطان نے کہا انسان جب کنجوس ہو جاتا ہے تو ہم اس کی نظر میں اس کا اپنا مال کم اور دوسروں کا مال زیادہ کر دکھاتے ہیں لہٰذا وہ دوسروں کے اموال کو حاصل کرنے کی جائز ناجائز کوشش کرتا ہے اور جب کوئی باتی جلد باز ہو جاتا ہے تو ہم اسے گیند کی طرح استعمال کرتے ہیں جیسے کہ بچے گیند کو استعمال کرتے ہیں اور جب کوئی نشہ میں ہوتا ہے ہم اسے ہر خواہش پر اکسا دیتے ہیں جیسے بکری کے بچے کا کان پکڑ کر کوئی اسے کہیں بھی لیجائے۔

۴۷۳۰-سات سال اور تین بزرگ......ہمیں حسن بن محمد بن علی نے عبدالرحمٰن بن سعید، حسن بن ابی الربیع، عبدالرزاق، معمر، ابوالھذیل صنعانی نے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے سات سال تک مصیبت جھیلی، حضرت یوسف علیہ السلام سات سال تک جیل میں رہے اور بخت نصر کو سات سال عذاب دیا گیا اور وہ سات سال تک درندوں میں پھنسے رہے۔

۴۷۳۱-درھم و دنانیر اللہ تعالیٰ کی مہریں ہیں......ہمیں سلیمان بن احمد نے علی بن مبارک، زید بن مبارک، مرداس بن ناقیہ ابو عبیدہ ابورفیع کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے جب ان سے درھم و دنانیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مہریں ہیں جو انسانوں کے معاش کے لئے ہیں نہ انھیں کھایا جا سکتا ہے نہ پیا جا سکتا ہے۔ میں نے رب العالمین کی مہر کہاں رکھ دی کہ میں تیری حاجت پوری کروں۔

۴۷۳۲-بغیر عمل کے دعا مانگنے والے کی مثال......ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے فضل بن عباس بن مہران، داؤد بن عمرو الضبی، ابن المبارک، معمر، سماک بن الفضل کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ اس شخص کی مثال جو بغیر عمل کے دعا مانگے ایسی ہے جیسے کوئی بغیر کمان کے تیر چلانے کی کوشش کرے۔

۴۷۳۳-ایک دانا شخص کی شکل...... ہمیں محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، سعید بن سلیمان، ابن السبارک، عمر بن عبد الرحمن بن مھدی کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

ایک حکیم (دانا شخص) نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس بات سے حیا کرتا ہوں کہ میں جنت کے ثواب کی نیت سے اس کی عبادت کروں اور اس برے مزدور یا نوکر کی طرح ہو جاؤں جسے کچھ دو تو وہ کام کرے نہ دو تو کام نہ کرے اور اس بات سے بھی حیا کرتا ہوں کہ اللہ کی عبادت جہنم کے خوف سے کروں اور اس برے غلام کی طرح بن جاؤں جو ڈرے تو کام کرے اور نہ ڈرے تو کام نہ کرے۔

۴۷۳۴-اسلام کا باطنی علم اللہ کی محبت کے لئے...... ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم محمد بن ابی السری ابن یحییٰ، سے بیان کیا ہے کہ وہب بن منبہ نے مکحول کو لکھا کہ تم نے اسلام کا ظاہری علم لوگوں کی محبت اور عزت کے خیال سے حاصل کر لیا ہے اور اب اسلام کا باطنی علم اللہ تعالیٰ کی محبت اور قربت کے لئے حاصل کرو اور یہ جان لو کہ ان دونوں محبتوں میں سے کوئی ایک محبت تمہیں دوسری سے روک دے گی۔

۴۷۳۵-اللہ کی اطاعت تجارت کی طرح کرو...... ہمیں احمد بن محمد بن یوسف نے محمد بن طاہر بن ابی الدیک، ابراہیم بن زیاد بن سبلان، زافر بن سلیمان، ابوسنان الشیبانی کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ فرمایا میرے بچے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو تجارت کی طرح اختیار کر تجھے دنیا اور آخرت کا نفع حاصل ہو گا اللہ پر ایمان وہ کشتی ہے جس پر تو سوار ہے اور توکل اس کا چپو ہے، دنیا تیرا سمندر اور ایام موجیں ہیں۔ فرض اعمال تیری وہ تجارت ہیں جس سے نفع کی تجھے امید ہے اور نفل اعمال وہ ھدیہ ہیں جس سے تیری عزت ہوگی اور ان اعمال پر تیری حرص وہ ھوا ہے جو تجھے چلا رہی ہے اور نفس کو خواہشات سے باز رکھنا تیری ڈھال ہے اور موت ساحل ہے اللہ عزوجل اس کا مالک ہے اللہ تعالیٰ کو وہ تاجر پسند ہیں جن کا سامان اچھا اور ھدایا زیادہ ہوں اور ناپسند وہ تاجر ہیں جنکا سامان کم اور ھدایا بالکل ردی ہوں اسی طرح تیری تجارت نفع دیتی ہے اور اسی طرح ھدایا تیری عزت کراتے ہیں۔

۴۷۳۶-بے عمل اجر کا مستحق نہیں...... سلیمان بن احمد، عبید اللہ بن محمد صنعانی، ابوقدامہ، ہمام بن مسلمہ بن عقبہ، غوث بن جابر، عقیل بن معقل بن منبہ کی سند سے وہب کا قول بیان کیا ہے کہ

اجر پیش کیا جاتا ہے مگر بے عمل اس کا مستحق نہیں اور جو اسے تلاش نہیں کرے گا نہیں پائے گا۔ جو اس کی طرف نہیں دیکھے گا دیکھ نہ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اس کے قریب ہوتی ہے جو اس میں رغبت کرے اور جو بے رغبت ہو اس سے دور ہو جاتی ہے جو اس کی حرص کرے گا اسے پالے گا۔ جو اسے نہیں پسند کرتا نہیں پا سکے گا، جو اس کی طرف دوڑے کوئی اس سے آگے نہیں جائیگا، جو سستی کرے گا اسے نہیں پا سکے گا، اللہ تعالیٰ کی اطاعت اس شخص کو عزت دیتی ہے جو اس کا اکرام کرے اور اس کی اہانت کرتی ہے جو اسے ضائع کر دے، اللہ تعالیٰ کی کتاب اس کی نشاندھی کرتی ہے اور اللہ پر ایمان اس پر ابھارتا ہے۔

۴۷۳۷-مال کی طرح علم بھی سرکش ہے...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، رباح بن زید، عن رجل عن وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ

وہب کہتے ہیں مال کی طرح علم کی بھی سرکشی ہوتی ہے۔

۴۷۳۸-اچھی نماز پڑھنے والے اللہ کو پسند ہیں...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابراہیم بن خالد، عمر بن عبدالرحمن کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ اے رب تجھے کون سے بندے پسند ہیں؟ فرمایا کہ اچھی نماز پڑھنے والے مؤمن پوچھا کہ کون سے بندے سخت ناپسند ہیں؟ فرمایا کہ خوبصورت ناشکرا کہ ایک چیز کی ناشکری کرے دوسری چیز کا شکر کرنے۔ ایک اور روایت میں یوں ہے کہ اے رب کون سے بندے تجھے سخت ناپسند ہیں؟ فرمایا کہ وہ بندہ جو مجھ سے کسی معاملے میں استخارہ کرے اور میں جو رائے دوں وہ اس پر راضی نہ ہو۔

۴۷۳۹-شیطان اور سائح...... ہمیں ابوبکر الآجری نے عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن حمیدی، ابراہیم بن سعید، عبدالمنعم بن ادریس، عبدالصمد بن معقل کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ ایک سائح (جنگلوں میں بھٹکنے والا راہب) اللہ کی عبادت کرتا مگر عبادت میں کمزور تھا۔ اس کے پاس شیطان آیا اور ایک سائح کی شکل بنا کر اس کے سامنے عبادت کرنے لگا اور اس سے بھی زیادہ کمزوری دکھائی۔ جب سائح نے اسے دیکھا تو اس کی عبادت کی کوشش اور محنت کو اس سائح نے پسند کیا۔ پھر جب سائح نماز میں تھا شیطان اسے کہنے لگا ہم شہر میں لوگوں کے درمیان چلتے ہیں اور ان کی ایذاؤں پر صبر کریں گے تو وہ ہمارے لئے بڑے اجر کا باعث ہوگا۔ اس بات کو سائح نے قبول کرلیا اور پھر اس نے اپنے اس ٹھکانے سے پاؤں نکالا ہی تھا کہ ایک فرشتہ نے آکر اسے بتایا کہ یہ شیطان ہے اور تجھے بہکانا اور فتنہ میں ڈالنا چاہتا ہے۔ سائح نے کہا کہ میں وہ آدمی ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے لئے قدم اٹھایا ہے پھر وہ سزا کے طور پر کبھی اس ٹھکانہ سے نہیں نکلا حتی کہ اسکی وہیں موت واقع ہوگئی۔

۴۷۴۰-ایک ظالم بادشاہ اور راہب...... ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم محمد بن سہل بن عسکر، اسماعیل بن عبدالکریم عبدالصمد بن معقل کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

اپنے زمانے کا ایک افضل شخص ایک ایسے بادشاہ کے پاس آیا جو کہ لوگوں کو خنزیر کا گوشت کھانے پر مجبور کرتا تھا۔ لوگوں نے اس شخص کے مرتبہ کو بڑا جانا مگر اس کے عمل کو برا محسوس کیا۔ بادشاہ کے محافظ نے اسے کہا کہ میری بکری کا بچہ مجھے لا دو تاکہ میں اسے ذبح کرلوں اور جب بادشاہ خنزیر کا گوشت منگائے تو میں یہ لادوں گا اور تم اسے آرام سے کھالینا۔ پھر جب بادشاہ نے خنزیر کا گوشت منگایا تو محافظ بکری کے بچے کا گوشت ہی لے آیا مگر اس شخص نے اسے کھانے سے انکار کردیا۔

بادشاہ اسے حکم دیتا رہا، محافظ اشارہ کرتا رہا کہ یہ بکری کا گوشت ہے مگر اس نے کھانے سے انکار ہی کیا۔ پھر بادشاہ نے اس کے قتل کا حکم دے دیا جب محافظ اسے قتل گاہ لے چلے تو اس محافظ نے اس سے شکوہ کیا کہ تم نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ بکری کا گوشت ہے کیوں نہیں کھایا؟ اس نے جواب دیا کہ اگر میں گوشت کھالیتا تو لوگ یہی سمجھتے کہ میں نے خنزیر کا گوشت کھایا ہے اور پھر اس کو دلیل بناتے کہ فلاں نے بھی کھایا تھا اور اس دلیل سے کھالیتے اور میں ان کے لئے فتنہ کا باعث بن جاتا اس کے بعد اسے قتل کردیا گیا۔

۴۷۴۱-حکومتی عہدے سے روحانیت کا خاتمہ...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق محمد بن عبدالملک زنجویہ، عبدالرزاق کی سند سے بیان کیا ہے کہ میں نے وہب بن منبہ سے عرض کیا کہ آپ ہمیں ثریا دیکھ کر بتایا کرتے تھے مگر اب کافی دن سے ایسا نہیں ہوا؟ وہب نے فرمایا کہ جب سے میں قاضی بنا ہوں یہ اہلیت ختم ہوگئی۔ تو میں نے یہ بات معمر سے بیان کی انھوں نے کہا کہ حسن جب قاضی بنے تو علماء ان کے فہم کی تعریف نہیں کرتے تھے۔

۴۷۴۲-مصیبت کی مؤمن کے لئے مثال...... ہمیں میرے والد نے اسحق بن ابراہیم محمد بن سہل، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل بن منبہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ
مصیبت مؤمن کے لئے ایسی ہے جیسے جانور کے لئے پائے بند کی رسی ہوتی ہے۔

۴۷۴۳-مصائب کا انعام...... ہمیں ابومحمد بن حیان نے محمد بن یحییٰ، بلال اشعری، ابوہشام صنعانی، عبدالصمد کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ جسے کوئی مصیبت پہنچے تو یقیناً اسے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے راستے پر چلایا گیا ہے۔
۴۷۴۴-ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، عبدالرزاق، منذر کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ
میں نے حوارئین میں سے ایک کی کتاب میں پڑھا کہ جب تمہیں اھل مصیبت کے راستے پر چلایا جائے یا فرمایا مصیبت کے راستے پر چلایا جائے تو دل سے راضی رہو کیونکہ تمہیں انبیاء اور صالحین کے راستے پر چلایا جارہا ہے اور جب تمہیں آسانی والے راستے پر چلایا جائے تو تمہیں انبیاء وصالحین کے راستے سے ہٹا کر چلایا جارہا ہے۔

۴۷۴۵-حقیقت مصیبت آسانی اور آسانی مصیبت ہے...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، ابراہیم بن خالد، امیہ بن شبیل، عثمان بن بزدویہ کی سند سے بیان کیا کہ میں حضرت وہب بن منبہ اور سعید بن جبیر کے ہمراہ یوم عرفہ کو ابن عامر کے درختوں کے نیچے کھڑا تھا کہ وہب نے حضرت سعید سے پوچھا کہ حجاج نے جب سے خوفزدہ کیا ہے کتنے دن ہوگئے؟ انھوں نے فرمایا کہ جب میں اپنی گھروالی کے پاس سے نکلا (گھر چھوڑ کر) تو وہ حاملہ تھی اور پھر اس کے پیٹ کا بچہ بڑا ہو کر میرے پاس آیا تو اس کا چہرہ بھر چکا تھا۔
یہ سن کر وہب بن منبہ نے فرمایا تم سے پہلے جو لوگ گزرے ان کو مصیبت پیش آتی تو وہ اسے آسانی شمار کرتے اور آسانی کا معاملہ ہوتا وہ اسے مصیبت شمار کرتے تھے۔

۴۷۴۶-صرف اللہ سے ڈرنے والے راہب کی حکایت...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ محمد بن حسین بن انس، منذر، کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ
ایک سائح اور اس کا ساتھی شیر کے قریب سے گزرے وہ راستے میں بیٹھا شکار کی تلاش میں تھا ساتھی نے شیر شیر کا شور مچایا مگر سائح ادھر ادھر دیکھے بغیر وہاں سے آگے چلتے ہوئے شیر کے پاس سے گزر گیا اور پھر شیر اٹھا اور ایک طرف کو چل دیا۔
اس کا ساتھی کہنے لگا کہ کیا میں نے تمہیں شیر سے خبردار نہیں کیا تھا؟ وہ کہنے لگا کہ کیا تو سمجھتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے ڈرتا ہوں اور مجھے تو یہ پسند ہے کہ وہ یہ جان لے کہ میں اس کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا بہ نسبت اس کے کہ لوگ میرے بارے میں کچھ کہیں۔

۴۷۴۷-سائل کو ٹالنے کا عذاب...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، محمد بن حسن، منذر کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ
ایک سائح اور اس کے ساتھی کا تین دن میں ایک مرتبہ غیب سے کھانا آتا تھا ایک مرتبہ صرف ایک کے حصے کا کھانا آیا تو بڑے نے دوسرے سے کہا کہ ہم دونوں میں سے کسی سے کوئی غلطی ہوگئی ہے جس کی پاداش میں ہمارا کھانا کم ہوگیا ہے یاد کرو کیا ہوا ہے؟ ساتھی

نے کہا میں نے کچھ نہیں کیا پھر اسے یاد آیا کہنے لگا ہاں ایک مسکین سائل آیا تھا دروازے پر میں نے دروازہ بند کر دیا تھا۔ اس سائح نے کہا ہاں بس یہی بات ہے آؤ استغفار کرو چنانچہ دونوں نے استغفار کی تو پھر کھانا اسی طرح دونوں کا آنے لگا۔

۴۷۴۸- **جادو کرنا، کہانت کرنا مسلمان کا کام نہیں** ...... ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل لیث بن خالد البلخی محمد بن ثابت عبدی، سیار ابوالحکم کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندوں میں ایسا نہیں کہ وہ جادو کرے یا اس کے لئے کوئی کرے، وہ کہانت کرنے یا اس کے لئے کوئی کرے یا فال نکالے یا اس کے لئے کوئی نکالے۔ چنانچہ جو ایسا کرے وہ کسی اور کو پکارے کیونکہ وہ مددگار میں ہی ہوں اور ساری مخلوق میری ہے۔

۴۷۴۹- **مالداروں کا جنت میں داخل ہونا مشکل ہے** ...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ ابراہیم بن خالد، رباح، جعفر بن محمد التیمی کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

سوئی کے ناکے میں اونٹ کا داخل ہونا مالداروں کے جنت میں داخل ہونے سے آسان ہے۔

۴۷۵۰- **تکبر کی ایک شکل** ...... ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، سفیان بن وکیع، ابوبکر بن عیاش، ابن وہب بن منبہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ تورات میں لکھا ہے کہ تکبر میں یہ بھی داخل ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو پکارے مگر وہ جواب نہ دے اور یہ کہ وہ اس کی زندگی کی قسم کھائے مگر وہ پورا نہ کرے، اس کے لئے کھانا لائے مگر یہ کہہ دے کہ اچھا نہیں ہے اور جو شخص کھانے پر اللہ کا شکر ادا کرے تو اس نے کھانے پر اس کا شکر ادا کر دیا۔

۴۷۵۱- ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، عبدالرزاق، بکار کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ اچھائی کا بدلہ چھوڑ دینا (ادا نہ کرنا) تطفیف میں داخل ہے (نوٹ: تطفیف کے معنی کمی کرنے کے ہیں اور تطفیف کرنے والوں کے لئے قرآن حکیم سورۂ مطففین میں ہلاکت کی وعید نازل ہوئی ہے۔)

۴۷۵۲- **عبادت سے قوت بڑھتی ہے** ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، حجاج اور ابوالنضر، محمد بن طلحہ، محمد بن جحادہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

جو شخص عبادت کرتا ہے اس کی قوت بڑھتی ہے اور جو اس میں سستی کرتا ہے کمزوری بڑھتی ہے۔

۴۷۵۳- ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

صدقہ کرو اس شخص کی طرح جو سمجھتا ہے کہ جو اس کے آگے ہے اس کا مال ہے اور اس کے پیچھے ہے وہ دوسرے کا مال ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے وہب کو خطبہ میں یہ فرماتے سنا کہ مجھ سے تین باتیں یاد کرلو، خواہشات کے پیچھے چلنے سے بچو، برے دوست سے بچو، خود پسندی سے بچو۔

۴۷۵۴- **زیادہ سونے اور کھانے والا شیطان کی محبوب ترین شخصیت** ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، یونس بن عبدالصمد بن معقل، ابراہیم ابن حجاج کی سند سے وہب کا قول بیان کیا ہے کہ انسانوں میں کوئی اتنا زیادہ شیطان کو پسند نہیں جتنا زیادہ سونے والا اور زیادہ کھانے والا شخص ہے۔

۴۷۵۵-نیک انسان کی وجہ سے قبیلے پر رحم ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، غوث بن جابر، عمران بن عبدالرحمن بن ابی الھذیل کی سند سے وہب کا قول بیان کیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ ایک نیک بندے کی وجہ سے انسانوں کے پورے قبیلے کی حفاظت کرتا ہے۔

۴۷۵۶-ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابراہیم بن عقیل بن معقل، عمران ابوالھذیل کی سند سے وہب کا قول بیان کیا ہے کہ

ہر انسان کے ساتھ شیطان مقرر ہے کافر کے ساتھ تو اس کا شیطان کھاتا پیتا ہے اور اس کے بستر پر سوتا ہے اور مؤمن کے ساتھ وہ موقع کی تاڑ میں رہتا ہے اور اس کی غفلت یا دھوکے سے اس پر حملہ آور ہو جاتا ہے اور فرمایا کہ شیطان کو بہت زیادہ پسند بہت سونے اور بہت کھانے والا انسان ہے۔

۴۷۵۷-اہل طاعت کے ساتھ معاملہ ...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابراہیم بن عقیل بن معقل عن ابیہ کی سند سے وہب کا قول نقل کیا ہے کہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک نور عطا فرمایا تھا حضرت ہارون علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ یہ مجھے دے دو تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انھیں دے دیا پھر حضرت ھارون نے انھیں اپنے دو بیٹے دیدیئے چنانچہ بیت المقدس میں ایک برتن رکھا تھا جو انبیاء کرام اور ان کے بعد کے بادشاہوں کے وقت سے مقدس شمار کیا جاتا تھا یہ دونوں لڑکے اس میں شراب پینے لگے تھے' ایک دن آسمان سے آگ نازل ہوئی اور ان دونوں کو لے گئی' اس پر حضرت ھارون بڑے غمزدہ ہوئے بکھرے بالوں سے آسمان کی طرف منہ اٹھا کر دعا اور آہ وزاری کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ میرا معاملہ اھل اطاعت کے ساتھ ہے کہ ان میں سے جو میری نافرمانی کرے' اور جو اھل معصیت ہیں ان سے میرا معاملہ کیا ہوگا؟

۴۷۵۸-قبول شدہ ایک تسبیح کی حیثیت ...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن محمد بن ایوب، ابوبکر بن عیاش، ادریس ابن وہب بن منبہ کی سند سے وہب کا قول بیان کیا ہے کہ

حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک ہزار گھر تھے اوپر سے خالص شیشے کے اور نیچے سے لوہے کے بنے ہوئے تھے ایک مرتبہ حضرت سلیمان ہوا پر سوار ہوئے تو ان کا گزر کسانوں پر سے ہوا انھوں نے انھیں دیکھ لیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آل داؤد کو عظیم حکومت عطا کی ہے ہوا نے یہ بات حضرت سلیمان علیہ السلام کے کانوں تک پہنچادی' حضرت سلیمانؑ یہ سن کر نیچے اترے اور ان کے پاس آئے۔ فرمایا کہ میں نے تمہاری بات سن لی ہے لیکن میں آیا اس لئے ہوں تاکہ تم کسی ایسی چیز کی تمنا نہ کر بیٹھو جس پر تمہیں قدرت نہیں' یاد رکھو کہ اگر ایک تسبیح جو تم پڑھتے ہو اسے اللہ قبول کر لے تو وہ اس سے بہتر ہے جو کچھ آل داؤد کو دیا گیا ہے۔ کسان کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے رنج کو دور فرمائے جس طرح میرے رنج کو دور فرمایا ہے۔

۴۷۵۹-نماز میں عاجزی کا انعام ...... ہمیں عمر بن احمد بن شاھین نے احمد بن محمد بن زیاد، محمد بن غالب ابوالمعتمر بن اخی بشر بن منصور، داؤد بن ابی ھند کی سند سے وہب کا قول بیان کیا ہے کہ

میں نے ایک آسمانی کتاب میں پڑھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں اپنا خلیل کیوں بنایا ہے؟ انھوں نے عرض کیا نہیں اے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا نماز میں میرے سامنے انتہائی عاجزی سے کھڑے

ہونے کی وجہ سے۔

۴۷۶۰- مؤمنوں کی ارواح کا مسکن...... ہمیں عبداللہ بن احمد نے ابوالطیب شعرانی، حسن بن حکم، یزید بن ابی حکیم، حکم ابن ابان کی سند سے بیان کیا ہے کہ میرے ہاں اھل صنعاء میں سے ایک مہمان آیا اُس نے بتایا کہ وہب بن منبہ نے فرمایا:

- بیشک اللہ تعالیٰ کا چوتھے آسمان میں ایک گھر ہے جسے بیضاء کہا جاتا ہے اور اس میں مؤمن ارواح رہتی ہیں۔ اور جب کوئی شخص مرتا ہے تو اس سے ارواح ملتی ہیں اور اس سے دنیا کے احوال پوچھتی ہیں جیسے کہ کافی عرصے کے بعد آنے والے سے اس کے گھر والے احوال پوچھتے ہیں۔

۴۷۶۱- شیطان کس سے ڈرتا ہے...... ہمیں حبیب بن حسن نے ابوشعیب حرانی، احمد بن ابی شعیب، قشیری، محمد بن زیاد کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ جس شخص نے اپنی خواہشات کو پاؤں تلے روند دیا اُس کے سائے سے بھی شیطان ڈرتا ہے اور جس شخص کے حلم پر اس کے خواب غالب ہو جائیں تو یہی مغلوبوں کا عالم ہے۔

۴۷۶۲- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں مقتول ہونے والا کافر تھے...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، غوث بن جابر، ابوالھذیل، کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ:

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے عمران کے بیٹے! اگر وہ جان جسے تو نے مکا مار کر قتل کر دیا تھا ایک مرتبہ بھی مجھ سے یہ کہہ چکا ہوتا کہ میں ہی اس کا خالق و رازق ہوں میں اس کے قتل میں تجھے عذاب کا مزہ دکھا دیتا لیکن میں نے اس کا معاملہ تجھے اس لئے معاف کر دیا کہ اس نے ایک مرتبہ بھی میرے خالق و رازق ہونے کا اقرار نہیں کیا تھا۔

۴۷۶۳- منہ موڑنے والوں سے اللہ تعالیٰ کا معاملہ...... ہمیں اسحٰق بن ابراہیم نے اسماعیل بن یزید القطان، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کو یوں وحی فرمائی کہ

برداشت کرنے والے میری وجہ سے کیا کیا برداشت کرتے ہیں اور میری رضا کی خاطر کیا کچھ جھیلتے ہیں؟ جب وہ میرے پاس آجائیں گے تو ان کا حال کیا ہوگا اور جب میری رحمت کے باغات میں گھومیں پھریں گے ایسے میں بشارت ہو عجیب نظر سے قریبی حبیب و دوست کے لئے اپنے اعمال پیش کرنے والوں کو کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ان کا عمل بھلا دونگا، یہ کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ میں بڑے فضل و کرم والا ہوں اور مجھ سے منہ موڑنے والوں سے بھی سخاوت کرتا ہوں تو میری طرف آنے والوں سے کیا کروں گا۔

میں اتنا غصہ کبھی نہیں ہوتا جتنا کہ اس شخص پر ہوتا ہوں جو گناہ کرے اور میرے عفو و درگزر کے سامنے اس کو بڑا جانے۔ اگر میں کسی کو جلدی سزا دیدوں حالانکہ فوری فیصلے کرنا میری شان ہے تو میں میری رحمت سے مایوس ہونے والوں کے فیصلے کر دوں اگر مجھے اچھے مؤمن دیکھ لیں کہ میں ان کو کیسے نوازتا ہوں اور پھر فیصلے کرتا ہوں ان کے لئے جنھوں نے انھیں دیا ہمیشہ کے قیام (و آرام) کے تو وہ میرے فضل و کرم پر تہمت نہ لگائیں۔

اور کیسے؟ میں وہ دینے والا ہوں جسکی نافرمانی حلال نہیں اور اسے دینے والا ہوں جو میری رحمت کے ساتھ اطاعت کرتا ہے جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے اس کو خوفزدہ کرنے کی مجھے ضرورت نہیں۔ اگر میرے بندے مجھے قیامت میں دیکھیں کہ میں کس طرح مخلوں کو بلند کرتا ہوں جنھیں دیکھ کر آنکھیں حیران ہو جائیں گی کہ یہ کس کے لئے ہیں؟ میں کہوں گا کہ جو میری خاطر دنیا چھوڑ

بیٹھا اور اس نے اپنے نفس پر میری نافرمانی کو جمع نہ کیا اور نہ میری رحمت سے مایوس ہوا ۔ اور میں مدح کا بدلہ ضرور دیتا ہوں اس لئے میری مدح کیا کرو۔

۴۷۶۴- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں سے مکالمہ...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن سہل بن عاصم، عبداللہ بن محمد بن عقبہ، عبدالرحمن بن طالوت مہاجر اسدی کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گذر ایک بستی پر سے ہوا اس بستی میں تمام جن وانس، چرند و پرند وحشرات الارض مر چکے تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کچھ دیر انھیں دیکھا اور پھر اپنے حواریوں سے ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں پر عذاب نازل ہوا ہے ورنہ یہ لوگ متفرق طور پر مرتے پھر آپ نے اس بستی کے مرے ہوئے لوگوں کو خطاب کر کے پوچھا کہ تمہارا کیا گناہ تھا جو یہ عذاب آیا؟ اس بستی کے مردوں میں سے کسی نے جواب دیا کہ لبیک اے روح اللہ! ہم لوگ طاغوت کی عبادت کرتے اور دنیا سے محبت کرتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا طاغوت کی عبادت کیا تھی؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ کے نافرمانوں کی اطاعت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا۔ دنیا کی محبت کیسے تھی؟ جواب دیا کہ ہم بچے کی اپنی ماں سے محبت کی طرح محبت کرتے تھے کہ جب آ جاتی تو خوش ہوتے جب چلی جاتی تو غمزدہ ہوتے تھے لمبی امیدیں ہو جاتیں اللہ کی اطاعت چھوڑ دیتے اور اللہ کی ناراضگی والے کام کرتے (نوٹ جیسا کہ آج کل دنیا کے نہ ملنے پر لوگ غمزدہ ہوتے اور یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں کیا دیا ہے نعوذ باللہ اور اس کی عبادت تک سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ معاذ اللہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ تمھاری حالت کیا ہوئی؟ کہا کہ رات کو ہم عافیت کے ساتھ سوئے اور صبح ہاویہ میں تھے پوچھا کہ ہاویہ کیا ہے؟ جواب ملا کہ سجین، پوچھا کہ سجین کیا ہے؟ جواب ملا کہ دنیا کے طبقوں کی طرح آگ کے انگارے ہیں ہم سب کی روحوں کو اس میں دفن کر دیا گیا پوچھا تیرے ساتھی بات کیوں نہیں کر رہے؟ جواب ملا انھیں بات کرنے کی استطاعت نہیں؟ پوچھا کہ کیوں؟ جواب ملا کہ انھیں آگ کی لگامیں ڈال دی گئی ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ ان سب کے درمیان ہوتے ہوئے بھی تو کس طرح بات کر رہا ہے؟ جواب ملا کہ میں ان میں تھا مگر ان کی طرح نہ تھا اس لئے مجھے ہاویہ میں بال سے لٹکا دیا گیا ہے مجھے یہ نہیں معلوم کہ مجھے آگ میں گرا دیا جائیگا یا میں بچ جاؤں گا۔

یہ سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا کہ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ جو کی روٹی کھانا، کڑوا پانی پینا اور کچرے پر کتوں کے ساتھ سونا دنیا و آخرت کی عافیت کے ساتھ بہت ہے۔

۴۷۶۵- اللہ کی اطاعت کب حاصل ہوتی ہے...... ہمیں سلیمان بن احمد نے عبیداللہ بن محمد صنعانی، ابو قدامہ ہمام بن سلمہ بن عقبہ غوث بن جابر، عقیل بن معقل کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

ثواب ملنا ضروری ہے مگر بے عمل کو نہیں ملیگا جو اسے نہیں ڈھونڈے گا نہیں پائے گا جو اس کی طرف نہیں دیکھے گا دیکھ نہ سکے گا۔ اللہ کی فرمانبرداری اسی شخص کے قریب ہے جو اس میں رغبت کرتے، بے رغبتی کرنے والوں سے دور ہے جو اس کی حرص کرے گا اسے پالے گا اور جو سستی سے اس سے پیچھے رہا دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ کی فرمانبرداری اسکا اکرام کرنے والوں کو عزت دی گئی ہے اور اسے ضائع کرنے والے کی اہانت کرتی ہے۔ اللہ کی کتاب اس پر دلالت کرتی ہے ایمان اس پر اکساتا ہے حکمت اسے مزین کرتی ہے بردبار شخص کی زبان سے اور کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کئے بغیر بردبار نہیں بن سکتا اور اللہ کی نافرمانی سوائے احمق کے کوئی نہیں کرتا۔

جس طرح دن کا نور سورج اور رات اس کے ڈوبنے کے بغیر نہیں پہنچانے جاتے اسی طرح بردباری (حلم) اللہ کی اطاعت کے بغیر مکمل نہیں ہوتا اور بردبار شخص اللہ تعالیٰ کا نافرمان نہیں ہوتا۔ جس طرح پرندہ دو پروں کے بغیر اور بغیر پر والا اڑ نہیں سکتا اسی طرح وہ

شخص اللہ کی اطاعت نہیں کرتا جو اس کے لئے عمل نہیں کرتا اور جو اللہ کی اطاعت نہیں کرتا وہ اس کے اعمال کی استطاعت بھی نہیں رکھتا۔
جس طرح آگ پانی میں برقرار نہیں رہتی بجھ جاتی ہے اسی طرح ریاء بھی عمل میں صحیح نہیں رہتی حتی کہ عمل تباہ ہو جاتا ہے۔ جس طرح زانیہ عورت کا حمل ظاہر ہو کر اسے رسوا کر دیتا ہے اسی طرح وہ شخص اپنے ساتھی کو اچھی بات کہہ کر دھوکا دے جو کہے وہ نہ کرے تو وہ برے عمل سے رسوا ہو جاتا ہے۔ جس طرح چور کے پاس چوری کا مال نکلنے پر چوری کی معذرت اس کی تکذیب کرتی ہے اسی طرح قرآن پڑھنے والے کی معصیت اس کے عمل نے اس کی تکذیب کر دیتی ہے اور یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ قرآن پڑھنے سے اس کا ارادہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا نہیں تھا۔

۴۷۶۶-نیکوکار شخص کی مثال ...... ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن نصر، علی بن بحر بن بری، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد ابن معقل کی سند سے بیان کیا ہے کہ مزامیر آل داؤد کے بارے میں بات کرتے ہوئے ایک مرتبہ وہب بن منبہ نے فرمایا کہ
خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو خطا کاروں کی راہ نہیں چلتا اور برے لوگوں سے مجلس نہیں کرتا اور اپنے رب کی عبادت پر قائم رہتا ہے۔ اس کی مثال اس درخت کی ہے جو اپنے تنے پر قائم رہے اور اس میں پانی موجود ہو اور وہ پھل دیتا رہے اگر پھل نہ بھی دے تو سرسبزی پر قائم رہے۔

۴۷۶۷-نیکوکار شخص کی مثال ...... ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن جعفر بن اعین، خالد بن خداش محمد بن آتش، عمران بن عبدالرحمٰن، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ جب قیامت قائم ہوگی تو پتھر عورتوں کی طرح چیخیں گے اور نافرمانوں کے خون بہنے لگے گا۔

۴۷۶۸-مصیبت پہلے بڑی بعد میں چھوٹی ہوتی ہے ...... ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن ... صائغ، محمد بن ابی عمر عدنی، فرج بن سعیدہ منصور ابن شیبہ مازنی، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ
ہر چیز ابتدا میں چھوٹی ہوتی ہے پھر بڑی ہوتی ہے سوائے مصیبت کے جو ابتدا میں بڑی ہوتی ہے اور پھر چھوٹی ہو جاتی ہے۔

۴۷۶۹-حضرت داؤد اور سائل کی حکایت ...... ہمیں سلیمان نے علی بن مبارک، زید بن مبارک، محمد بن ثور، منذر بن نعمان، وہب کی سند سے بیان کیا کہ ایک سائل حضرت داؤد علیہ السلام کے دروازے پر کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے نبوت کے گھر اور رسالت کے معدن والو! کچھ ہمیں صدقہ دو اللہ تعالیٰ تمہیں اس تاجر کی طرح کا فائدہ دے جو اپنے اھل میں مقیم ہو۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا کچھ دے دو، واللہ یہ کچھ زبور میں ہے۔

۴۷۷۰-دھوکے باز کی محبت کا بھروسہ نہیں ...... ہمیں سلیمان بن احمد نے علی بن مبارک، زید بن مبارک، محمد بن ثور، منذر، وہب کی سند سے بیان کیا کہ جو شخص جھوٹ سے مشہور ہو اس جھوٹے کو صدقہ دینا جائز نہیں ہے اور جو شخص سچائی سے مشہور ہو اس کی گفتگو پر اعتماد کیا جا سکتا ہے، جو شخص کثرت سے غیبت اور نفرت کرتا ہو اس کی خیر خواہی پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا، جو شخص گناہ اور دھوکے میں مشہور ہو اس کی محبت پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا، جو شخص اپنی قدر سے زیادہ ظاہر کرے اس کی قدر کا انکار کیا جاتا ہے اور کسی میں موجود ایسی چیز کی تحسین نہیں کی جائیگی جس کی دوسرے میں برائی کی جاتی ہے۔

۴۷۷۱-زمزم کی فضیلت و کرامت ...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن عبدالجبار، داؤد بن عمرو، اسماعیل بن عیاش، عبداللہ بن عثمان بن خثیم کی سند سے بیان کیا کہ ایک دن ہمارے ہاں آئے اور انھوں نے سوائے ماء زمزم کے کسی اور پانی سے نہ وضو کر

نہ پانی پیا۔ ہم نے کہا میٹھا پانی کیوں استعمال نہیں کرتے؟ انھوں نے فرمایا میں ایسا نہیں ہوں کہ جب تک مکہ میں ہوں کوئی اور پانی استعمال کروں اور تمہیں پتہ ہے کہ ماء زمزم کیا ہے؟ یہ تو کتاب اللہ میں ہے کہ یہ کھانے کا کھانا اور مریض کی دوا ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں وہب کی جان ہے یہ ایک کتاب میں ہے جو شخص اس پر اعتماد کرے اور خوب سیر ہو کر پئے تو اس کی بیماری ختم ہو اور شفا حاصل ہو اور فرمایا کہ زمزم کو دیکھنا عبادت ہے اور اس سے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

۴۷۷۲- **بخت نصر کا مال**...... ہمیں سلیمان بن احمد نے محمود بن احمد بن فرج، عباس بن یزید، عبدالرزاق، بکار بن عبداللہ، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ

بخت نصر کو مسخ کر کے شیر بنایا گیا تو وہ درندوں کا سردار بنا اور پھر مسخ کر کے گدھ بنایا گیا تو وہ پرندوں کا سردار بنا، پھر مسخ کر کے بیل بنایا گیا تو وہ چوپایوں کا سردار بنا اس حالت میں بھی اس کی عقل انسانی قائم تھی اور حکومت کی تدبیر کر رہی تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹا دیا تو اس نے اللہ کی توحید کی دعوت دی اور کہا کہ آسمان کے خدا کے سوا سب خدا باطل ہیں بکار کہتے ہیں کہ وہب سے پوچھا گیا کہ کیا یہ مؤمن مرا تھا؟ انھوں نے کہا کہ میں نے اہل کتاب کو اس میں اختلاف کرتے پایا بعض نے کہا کہ موت سے پہلے ایمان لے آیا تھا اور بعض نے کہا کہ اس نے انبیاء کرام کو قتل کیا بیت المقدس کو تباہ کیا۔ اللہ کی کتاب کو جلایا تھا اس لئے اس کی توبہ قبول نہیں ہوئی۔

۴۷۷۳- **ایک بستی کا حال**...... ہمیں عمر بن احمد نے شاہین، محمد بن ابی اسماعیل شعرانی، یحیٰ بن عبدالباقی، علی بن حسن عبداللہ بن اخی وہب، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ ایک شخص ایک بستی میں گیا اور اس نے تین دن تک ان سے کھانا مانگا مگر کسی نے کھانا نہیں دیا چوتھے دن وہ مر گیا اس کے مرنے کے بعد لوگوں نے اسکی تجہیز و تکفین کی اور اسے دفن کر دیا تو صبح محراب میں اسکا کفن اور ایک تحریر موجود تھی کہ تم نے اس زندہ کو قتل کر دیا اور میت کے ساتھ مہربانی کی۔ یحیٰ کہتے ہیں کہ میں نے وہ بستی دیکھی ہے اس میں کوئی شخص نہ تھا مگر مہمان خانہ موجود تھا۔

۴۷۷۴- **تحفہ آیا حق گیا**...... ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم محمد بن سہل بن عسکر، عبدالرزاق، بکار، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ جب دروازے سے تحفہ داخل ہو تو صحن سے حق نکل جاتا ہے۔

۴۷۷۵- **ایک نبی اور عابد کی گفتگو**...... ہمیں آجری نے عبداللہ بن محمد العطشی، ابراہیم بن جنید، ابراہیم بن سعید، عبدالمنعم بن ادریس، عبدالصمد، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

ایک نبی کا گزر ایک عابد پر سے ہوا جو پہاڑ کے غار میں تھا وہ اس کے پاس گئے اور اسے سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا تو اللہ کے نبی نے پوچھا، اے اللہ کے بندے! تم کب سے اس غار میں ہو؟ اس نے جواب دیا کہ تین سو سال سے پوچھا کہ کہاں سے کھاتے ہو؟ اس نے کہا درختوں کے پتے۔ پوچھا کہ پیتے کہاں سے ہو؟ جواب دیا چشموں کے پانی سے، انھوں نے پوچھا سردی میں کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا اس پہاڑ کے نیچے رہتا ہوں۔ انھوں نے پوچھا کہ عبادت پر اتنا صبر کیسے کرتے ہو؟ اس نے کہا کیسے نہ کروں میرا صبر تو میرے اس دن میں ہے رات تک اور گزشتہ دن گزر چکا کل نہیں آیا۔ یہ سن کر وہ نبی بڑے حیران ہوئے اور اس کے اس قول کی حکمت سے متعجب ہوئے کہ میرا صبر تو دن میں ہی ہے رات تک۔

۴۷۷۶- خواہشات کو دبانا...... ہمیں ابوبکر آجری نے عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، ابراہیم بن سعید، عبدالمنعم، عبدالصمد، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ
ایک شخص سے اس کے استاد نے پوچھا کیا تو عورت اور جانور میں فرق کرتا ہے جب تو انھیں ایک ساتھ دیکھے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ اس نے پوچھا کیا دینار اور کنکریوں میں فرق کرتا ہے جب تو انھیں ایک ساتھ دیکھے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ استاد نے کہا اے میرے بیٹے! تو نے خواہش کو خود نے کاٹا نہیں مگر تو نے اسے بچالیا ہے۔

۴۷۷۷- دین کے تین نواحی (متعلقات)...... ہمیں ابوبکر آجری نے عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، محفوظ بن فضل بن عمر، غوث بن جابر بن غیلان بن منبہ عقیل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ
دین کے تین متعلقات پر عمل کرو دین کے تین متعلقات (نواحی) ہیں جو کہ اعمال کو جمع کرنا ہے اس شخص کے لئے جو نیک اعمال جمع کرنا چاہے۔ پہلا ان میں سے یہ ہے کہ تو اللہ کی بے شمار نعمتوں کا شکرادا کرنے کے لئے عمل کرے چاہے وہ نعمتیں ظاہری ہوں یا باطنی نئی ہوں یا پرانی، حالیہ ہوں یا گذر چکیں۔ دوسرا یہ ہے کہ اس جنت میں رغبت رکھے جسکا نہ کوئی مول ہے نہ مثل اور اس سے صرف بے وقوف ہی بے رغبت ہوسکتا ہے۔ ناحیہ یہ ہے کہ جھنم سے فرار ہونے اور بچنے کے لئے اعمال کرے کیونکہ جھنم کو نہ کوئی برداشت کرسکتا ہے اور نہ کسی میں اس کی طاقت ہے۔ اس کی مصیبت جیسی کوئی مصیبت نہیں اور اس جیسا کوئی رنج نہیں، اس کی خبر بڑی اور حال بہت سخت ہے اس کی رسوائی ذلت کن ہے اس سے دور بھاگنے میں غفلت یا اللہ کی اس سے پناہ مانگنے سے غفلت صرف احمق، بے وقوف اور خسارے والا شخص ہی کرسکتا ہے۔ جسکی دنیا بھی برباد اور آخرت بھی تباہ یہی کھلا خسران ہے۔

۴۷۷۸- جنت کی چابی لا الہ الا اللہ ہے مگر...... ہمیں ابواحمد محمد بن احمد نے عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحق بن راھویہ، عبدالملک بن محمد زماری، محمد بن سعید بن زمانہ عن ابیہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ
وہب بن منبہ سے سوال کیا گیا کہ کیا جنت کی چابی لا الہ الا اللہ نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں، لیکن کوئی چابی ایسی نہیں جس کے دندانے نہ ہوں لھذا جو دندانے والی چابی لائے گا دروازہ کھولے گا ورنہ نہیں (دندانوں سے مراد عمل صالح ہے)

۴۷۷۹- ایک ظالم بادشاہ کا انجام...... ہمیں میرے والد نے اسحق بن ابراہیم، محمد بن سہل، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ
ایک شہزادہ سوار ہوکر نکلا وہ نشے میں تھا، اس لئے گھوڑے سے گر گیا اور اس نے اس کی گردن کچل دی، لھذا وہ بادشاہ سخت غصہ میں آگیا اور اس نے قسم کھائی کہ وہ اس بستی والوں کو ہاتھیوں، گھوڑوں اور آدمیوں کی مدد سے تہس نہس کرڈالے گا چنانچہ اس نے اپنے ہاتھیوں اور آدمیوں کو شراب پلائی اور حکم دیا کہ پہلے ہاتھیوں سے ان پر حملہ کرنا اور پھر اگر ہاتھی چوک جائیں تو گھوڑوں سے اور پھر آدمیوں سے حملہ کرکے انھیں تہس نہس کردیا۔
ادھر ان بستی والوں کو علم ہوگیا انھوں نے اللہ تعالیٰ سے خوب عاجزی اور گڑگڑا کر شہر سے باہر نکل کے دعا کی۔ دعا قبول ہوگئی اور آسمان سے ایک شہسوار نازل ہوا جو ان ہاتھیوں اور گھوڑوں کے درمیان اترا چنانچہ ان میں بھگدڑ مچ گئی ہاتھیوں نے گھوڑوں کو اور گھوڑوں نے انسانوں کو کچل دیا اور اس طرح وہ ظالم بادشاہ اپنے گھوڑوں ہاتھیوں اور فوج سمیت ہلاک ہوگیا۔

۴۷۸۰-اللہ تعالیٰ کا بیت المقدس کے ٹیلے سے خطاب ...... ہمیں میرے والد نے اسحٰق، محمد، عبدالرزاق، منذر بن نعمان، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کی چٹان سے فرمایا کہ میں تجھ پر اپنا عرش رکھوں گا اور اپنی مخلوق کا حشر بپا کروں گا اور اس دن داؤد علیہ السلام گھوڑے پر سوار تیرے پاس آئیں گے۔

۴۷۸۱-وہب بن منبہ کی انکساری ...... ہمیں ابو حامد جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن رافع، ابراہیم بن خالد، عمر بن عبید، سماک بن فضل وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ

میں اپنے اخلاق کو کھوج رہا ہوں اور ان میں کوئی ایسی چیز نہیں جو مجھے اچھی لگے۔

۴۷۸۲-عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ...... ہمیں ابو حامد نے اسحٰق بن منصور اور محمد بن سہل، عبدالرزاق، عن ابیہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ کبھی کبھار میں فجر کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھتا ہوں۔

۴۷۸۳-حضرت نوح علیہ السلام کا حسن و جمال ...... ہمیں حسن بن محمد نے یعقوب بن عبدالرحمٰن جصاص، یوسف بن حسن نے اپنی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

حضرت نوح علیہ السلام اپنے زمانے کے سب سے خوبصورت انسان تھے لیکن وہ نقاب پہنا کرتے تھے، چنانچہ ان کی کشتی میں بھوک سے لوگ بیتاب ہو گئے تو انھوں نے اپنا جمال نقاب ہٹا کر دکھایا لوگوں کی بھوک ختم ہو گئی۔

۴۷۸۴-دنیا سے محبت کرنے والا مصیبت پر زیادہ روتا ہے ...... ہمیں حسن بن محمد نے محمد بن احمد بن منصور، ابراہیم بن خالد، عمر بن عبدالرحمٰن بن مہرب کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے خطاب فرمایا کہ میں سچ کہتا ہوں کہ جو شخص مصیبت پر بہت زیادہ جزع فزع کرتا ہے، روتا پیٹتا چلا تا ہے، وہ دنیا سے شدید محبت کرنے والا ہوتا ہے۔

۴۷۸۵-چھ خصائل پر خوشخبری ...... ہمیں ابو احمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ عدنی، اسماعیل بن سعید کسائی، کثیر بن ہشام جعفر بن برقان کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس نے دوسرے کا عیب دیکھ کر اپنے عیب پر غور کیا اور جس نے کمزوری مسکنت نہ ہونے کے باوجود تواضع اختیار کیا اور کمزور اور بے بس لوگوں پر رحم کرے اور اس مال سے صدقہ کرے جو اس نے گناہ کئے بغیر جمع کیا ہو۔ اور اھل علم و حکمت کی مجالس میں بیٹھے اور عمر زیادہ ملنے کے باوجود بدعت کی طرف مائل نہ ہو۔

۴۷۸۶-حضرت داؤد سے اللہ تعالیٰ کا کلام ...... ہمیں میرے والد نے احمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، محمد بن الفرات، سیار، جعفر، عبدالصمد بن معقل کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا کہ

میں نے آل داؤد کے بارے میں زبور میں پڑھا کہ اے داؤد کیا تمہیں معلوم ہے پل صراط سے کون لوگ جلدی گزریں گے؟ وہ لوگ جو میرے فیصلوں پر راضی ہوں اور ان کی زبان میرے ذکر سے تر ہو۔ کون سے فقراء افضل ہیں جو میرے فیصلوں اور میری تقسیم پر راضی ہوں اور میرے کئے ہوئے انعامات پر شکر گزار ہوں۔ کن مؤمنوں کا مرتبہ میرے ہاں بلند ہے؟ وہ لوگ جب خرچ کریں تو بچائے

ہوئے مال سے زیادہ اس پر خوش ہوں۔

۴۷۸۷- پچاس سال کی عبادت کی حیثیت...... ہمیں محمد بن احمد بن ابان عن ابیہ عبداللہ بن محمد، حجاج، عبداللہ بن عمر بن ابراہیم بن کیسان، عبداللہ بن صفوان (یہ وہب کے نواسے ہیں) کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا کہ ایک عابد نے پچاس سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے الہام کیا کہ میں نے تجھے بخش دیا۔ اس نے کہا کیسے بخش دیا حالانکہ میں نے تو کوئی گناہ ہی نہیں کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی گردن میں پسینے کو حکم دیا جس نے اسے ایسا بے چین کیا کہ نہ یہ سو سکا اور نہ ہی نماز پڑھ سکا پھر جب اسے سکون ہوا تو وہ سو گیا۔ اس کے بعد ایک فرشتہ اس کے پاس آیا تو اس نے شکوہ کیا کہ پسینے سے مجھے اتنی تکلیف ہوئی؟ فرشتے نے کہا تمہارا رب یہ کہتا ہے کہ اس پسینے کی تکلیف کے بعد تمہیں جو سکون ملا وہ تمھاری پچاس سال کی عبادت کا بدلہ تھا۔

۴۷۸۸- تین نعمتیں جو تمام نعمتوں کی اصل ہیں...... ہمیں میرے والد نے احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، عبداللہ بن محمد بن عون روح بن عبدالرحمٰن شیخ من تمیم کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا کہ

نعمتوں کی اصل بنیاد تین نعمتیں ہیں پہلی اسلام کی نعمت کہ جس کے بغیر کوئی نعمت تمام نہیں ہو سکتی۔ دوسری عافیت کی نعمت کہ جس کے بغیر زندگی کا کوئی مزہ نہیں۔ تیسری دولت کی نعمت کہ اس کے بغیر زندگی تمام نہیں ہوتی۔

۴۷۸۹- ایک مجذوم کا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا...... ہمیں میرے والد نے احمد، ابوبکر، حسن بن یحییٰ بن کثیر عنبری، خزیمہ ابو محمد العابد کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہب بن منبہ کا گزر ایک نابینا چلنے پھرنے سے معذور، مجذوم (کوڑھ کے مرض میں مبتلا) جس کا جسم گل رہا تھا کے پاس سے ہوا تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا وہب نے اس سے پوچھا کہ اللہ کی کونسی نعمت تیرے پاس رہ گئی ہے جس کا تو شکر ادا کر رہا ہے۔ اس نے کہا کہ شہر والوں پر نظر ڈالو کہ ان کی تعداد کتنی زیادہ ہے؟ میں اللہ کا شکر ادا کیوں نہ کروں کہ اس پورے شہر میں اللہ کو میرے سوا کوئی نہیں پہچانتا۔

۴۷۹۰- مؤمن کی صفات...... مجھے میرے والد نے احمد، ابوبکر علی بن ابی جعفر، عبداللہ بن ابی صالح، نافع بن یزید، عامر بن مرہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ مؤمن کسی سے ملتا اس لئے کہ علم حاصل کرے چپ اس لئے رہتا ہے تا کہ محفوظ رہے اور بولتا اس لئے ہے کہ سمجھائے اور تنہا اس لئے ہوتا ہے تا کہ نعمت حاصل کرے۔

۴۷۹۱- مؤمن کی صفات...... ہمیں میرے والد نے احمد، ابوبکر محمد بن حسین، ولید بن صالح، ابو کثیر یمانی کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا کہ

مؤمن فکر کرنے والا نصیحت لینے والا سرزنش کھانے والا ہے جب فکر کرتا ہے تو اسے سکون ملتا ہے نصیحت لیتا ہے تو قربت (الٰہیہ) سے سرفراز ہوتا ہے اور جب اسے سرزنش ہوتی ہے تو وہ برائی چھوڑ دیتا ہے جب سکون ملتا ہے تو وہ تواضع اختیار کرتا ہے قناعت کرتا ہے کوئی اہتمام نہیں کرتا خواہشات کو چھوڑ کر آزاد ہو جاتا ہے حسد چھوڑتا ہے تو اس کے لئے محبت ظاہر ہو جاتی ہے فنا ہونے والی ہر چیز سے بے رغبت ہوتا ہے تو اس کے سمجھ میں آتی ہے اس کا دل اس کے ہم و فکر سے متعلق ہوتا ہے اور اس کی فکر معاد (آخرت) سے متعلق ہوتی ہے جب اہل دنیا اپنی دنیا سے خوش ہوتے ہیں تو یہ خوش نہیں ہوتا بلکہ اس کا رنج ہمیشہ قائم رہتا ہے اور یہ رنجیدہ ہی رہتا ہے اسے خوشی اس وقت ہوتی ہے جب دوسری آنکھیں سو رہی ہوتی ہیں اور یہ کتاب اللہ کی تلاوت کر کے اسے دل پر اتارتا ہے اور اس کا دل

کبھی ڈر جاتا ہے اس کی آنکھیں بوجھل ہو جاتی ہیں اللہ تعالیٰ اس کی رات کو تلاوت میں گزار دیتا ہے اور دن کو تنہائی میں اسکے گناہوں کی فکر میں اسے لگا دیتا ہے اور اپنے اعمال اسے چھوٹے نظر آتے ہیں۔

وہب کہتے ہیں کہ ایسے شخص کو ساری مخلوق کے سامنے آواز دی جائے گی کہ اے معزز انسان اٹھ اور جنت میں داخل ہو جا۔

۴۷۹۲- سلیمان بن عبدالملک کا واقعہ...... ہمیں ابو محمد بن احمد بن ابان نے اپنے والد عبداللہ بن عبید، ابو عبداللہ بن ادریس، ابو زکریا تیمی کی سند سے بیان کیا ہے کہ

سلیمان بن عبدالملک مسجد حرام میں موجود تھا اس کے پاس وہاں ایک منقش پتھر لایا گیا (جس پر لکھا تھا) اس کو پڑھنے کے لئے وہب بن منبہ کو لایا گیا اس پر لکھا ہوا تھا کہ اے ابن آدم اگر تجھے معلوم ہو جائے کہ تیری عمر کتنی باقی ہے تو تو لمبی امیدوں سے بے رغبت ہو جائے اور زیادہ عمل کرے اور اپنی حرص اور بہانے کم کر دے۔

تجھے کل ندامت پیش آنے والی ہے تیرے قدم لڑکھڑانے والے ہیں تیرے اہل وعیال تجھے حوالے کرنے والے ہیں اور تجھے تیرا باپ اور پرورش کرنے والے چھوڑنے کو ہیں تو اپنی دنیا میں واپس جائے گا نہ ہی تیرے اعمال میں اضافہ ہوگا قیامت کے لئے ندامت اور حسرت پیش آنے سے پہلے عمل کر۔ یہ سن کر سلیمان بہت زیادہ رویا۔

۴۷۹۳- لوگ نیک کہنے لگیں تو ھلاکت ہے..... ہمیں محمد بن علی نے احمد بن علی بن مثنی نے ابراہیم بن سعید، عبدالرحمن ثوری کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا کہ

جب لوگ تمہیں نیک کہنے لگیں تو تمہارے لئے ھلاکت ہے۔

۴۷۹۴- نیک عمل شہرت کئے بغیر کرو..... ہمیں سلیمان بن احمد نے عبید بن محمد کشوری، ہمام بن سلمہ بن عقبہ، غوث بن جابر، عقیل بن معقل کی سند سے وہب کا قول بیان کیا کہ

اے میرے بیٹے! تنہائی میں اخلاص کے ساتھ نیک عمل کرو تو اللہ تعالیٰ سب کے سامنے اس کی تصدیق کرے گا، اس لئے کہ جس نے بھلائی کا کام کیا اور اسے چھپایا تو اس نے اس عمل کو اس کی جگہ اور ٹھکانے پر پہنچا دیا اور جس نے نیک عمل کیا اور سوائے اللہ کے اس پر کوئی مطلع نہیں ہوا تو اس پر وہ مطلع ہو چکا جو اس کے لئے کافی ہے اور اس نے اسے حفاظت کرنے والے کے حوالے کر دیا ہے وہ اسکا اجر ضائع نہیں کرے گا لھذا تم جو نیک عمل کر کے اسکا راز اللہ کو دے دو اس کے ضائع ہونے کا خوف مت کرو نہ یہ کہ کوئی اس پر ظلم کرے گا یا نقصان پہنچائے گا اور یہ بھی مت گمان کرو کہ کھلم کھلا نیکی کرنا چھپ کرنے سے زیادہ کامیابی والا ہے۔

علانیہ عمل اور خفیہ عمل کی مثال ایسی ہے جیسے درخت کے پتے اور اس کی مثال علانیہ عمل پتا ہے اور خفیہ عمل اس کا رس، اگر درخت کا رس خراب ہو جائے تو وہ درخت تباہ ہو جائے پتے بھی پھل بھی۔ اس لئے درخت اپنا پھل اسی خفیہ رس کی وجہ سے دیتا رہیگا اسی طرح دین بھی اس وقت تک سلامت ہے جب تک نیک عمل خفیہ ہو اور اسکا اعلان اللہ تعالیٰ علانیۃً کر دے۔ علانیۃً عمل خفیہ نیک عمل کے ساتھ پھلوں کو درخت کے اس کی طرح فائدہ دیتا ہے اور اگر اس کی زندگی اس کی وجہ سے ہے تو اس کی شاخیں اس کی زینت اور خوبصورتی ہیں۔

لھذا اگر خفیہ نیک عمل دین کا حصہ ہیں تو علانیہ عمل اسے مزین کرتے اور خوبصورت بناتے ہیں جب کہ مؤمن اس کے عمل سے رب تعالیٰ کی رضا کے سوا کچھ نہ چاہتا ہو۔

۴۷۹۵-کفر کے چار ارکان......ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے علی بن اسحٰق، حسین مروزی، ھیثم بن جمیل صالح مری، ابان کی سند سے وہب کا قول بیان کیا ہے کہ میں نے حکمت میں پڑھا تھا کہ کفر کے چار ارکان ہیں۔ غصہ، خواہش، لالچ، خوف۔

۴۷۹۶-دعا مانگنے کے اوصاف......ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم ختلی، عبداللہ بن محمد بن عقبہ، صلت بن حکیم، عمران کی سند سے وہب کا قول نقل کیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ جب تو مجھ کو پکارے تو پہلے خوف، ڈر اور ھیبت میں مبتلا ہو جا اپنے چہرے کو مٹی سے آلودہ کر اور اپنے مکرم اعضاء سے سجدہ کر اور جب مجھ سے مانگنے لگے تو دل کی خشیت اور خوف کے ساتھ مانگ اور مجھ سے زندگی کے دنوں میں ڈر اور جاہل کو میری نعمتوں کے بارے میں بتا اور میرے بندوں سے کہہ دو کہ وہ گمراہی میں نہ پڑیں کیونکہ میری پکڑ بڑی دردناک سخت ہے۔

۴۷۹۷-آٹھ ہزار دنیائیں......ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے احمد بن یحییٰ حلوانی، عبدالملک بن عبدالعزیز نسائی، حماد بن سلمہ، ابو سنان کی سند سے وہب کا قول نقل کیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ کے لئے آٹھ ہزار جہاں (دنیا) ہیں اور یہ دنیا ان میں سے ایک جہاں ہے اور کھنڈرات میں موجود عمارت صحراء کے ٹیلوں کی طرح ہوتی ہے۔

۴۷۹۸-علم حاصل کرنا بغیر عمل کے بیکار ہے......ہمیں محمد بن احمد نے، حسن بن محمد، ابو زرعہ، عبدالحمید بن موسیٰ بن خلف عن ابیہ، مالک بن دینار کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ.

میں نے ایک کتاب میں پڑھا تھا کہ اے ابن آدم تیرے لئے اس میں کوئی بھلائی نہیں کہ تو اس بات کو جان لے جسے تو نہیں جانتا اور جو جانتا ہے اس پر عمل نہ کرے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص ایندھن کے لئے لکڑیوں کا بڑا گٹھا جمع کرے اور اسے اٹھا نہ سکے اور دوسرا گٹھا بھی اور بنا لے۔

۴۷۹۹-اھل نار اور ننگوں کو کپڑے دینا......ہمیں محمد بن احمد نے حسن بن محمد، ابو زرعہ، سعید بن اسد، ضمرہ، رجاء یعنی ابن ابی سلمہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

اھل نار اور ننگوں کو کپڑے دونوں کے لئے بہتر ہے اور انھیں زندگی اور موت دونوں کے لئے بہتر ہے۔

۴۸۰۰-بھکاری کے لئے حضرت داؤد کی بددعا......ہمیں محمد بن علی نے محمد بن حسن بن قتیبہ، داؤد بن زبیر بن مصبح، حفص بن میسرہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا فرمائی اے اللہ! جو فقیر کسی مالدار سے مانگے تو اس سے روک دے اور میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ جب یہ شخص مجھ سے مانگے تو تو قبول نہ کر اور تجھ سے کچھ مانگے تو تو مت دے۔

۴۸۰۱-مساکین کی فضیلت......ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم، احمد بن اصرم، محمد بن یحییٰ اصرم بن خوشب، ابو عمر صنعانی، ابراہیم بن فارس کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا کہ اپنا ہاتھ مساکین کے پاس بناؤ (انھیں خود دو) کیونکہ قیامت میں ان کے پاس سلطنت ہوگی۔

۴۸۰۲-علم کے باوجود عمل نہ کرنے والے کی مثال...... ہمیں محمد بن علی نے عباس بن زیادہ بن طفیل، محمد ابن ابی سری، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ جو شخص علم رکھنے کے باوجود عمل نہ کرے، اس کی مثال ایسے ہے جیسے کسی طبیب کے پاس دوا موجود ہو مگر وہ کسی کو علاج کے لئے نہ دے۔

۴۸۰۳-چغلخوری کا اعتبار نہ کریں...... ہمیں محمد بن علی نے محمد بن حسن بن قتیبہ، نوح بن حبیب، عنبر، مولی الفضل بن عیاش کی سند سے بیان کیا ہے کہ میں وہب بن منبہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے آ کر انھیں کہا کہ فلاں آپکو گالیاں دے رہا تھا، وہب کو اس بتانے والے پر غصہ آ گیا، فرمانے لگے کہ شیطان کو تیرے علاوہ کوئی قاصد نہیں ملا تھا۔
میں وہیں بیٹھا ہوا تھا کہ وہ گالیاں دینے والا شخص آیا اس نے حضرت وہب کو سلام کیا انھوں نے اسے جواب دیا اور ہاتھ بڑھا کر مصافحہ کیا اور اسے اپنے پہلو میں بٹھایا۔

۴۸۰۴-دین کی تدبیر اختیار کرو رزق خوب آ جائے گا...... ہمیں محمد بن علی نے ابوالعباس بن طفیل، محمد بن متوکل، نصر بن محرزہ، ابن جریج، طاؤس کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ اے ابن آدم دین کے لئے تدبیر اختیار کر تیرا رزق تو تیرے پاس آ ہی جائے گا"۔
حضرت وہب نے بعض صحابہ سے بھی نقل کی ہے جن میں حضرت ابن عباسؓ جابر اور نعمان بن بشیرؓ شامل ہیں اور ابو ہریرہ، معاذ بن جبل اور ان کے بھائی اور طاؤس سے روایت کی ہے اور وہب سے تابعین میں عمر بن دینا، عبدالعزیز بن رفیع، وہب بن کیسان، زید بن اسلم، موسی بن عقبہ، عطاء بن سائب عمار الدھنی، محمد بن جحادہ، ابان بن ابی عیاش نے روایت کیا ہے

۴۸۰۵-حدیث رسول ﷺ ...... ہمیں سلیمان بن احمد نے، محمد بن حسن بن کیسان، ابو حذیفہ، سفیان، ابوموسیٰ، وہب بن منبہ، حضرت ابن عباس کی سند سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کیا ہے۔
فرمایا کہ جو دیہات میں رہتا ہے جفاکش ہوتا ہے اور جو شکار کے پیچھے جائے غافل ہوتا ہے اور جو بادشاہ کے پاس جائے فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے۔[1]

۴۸۰۶-محرم عورت سے بدکاری کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے یحیٰی بن مولی بنی ھاشم، یحیٰی بن حسان، ہشام بن سلیمان مخزومی، سفیان ثوری، ابوموسیٰ وہب بن منبہ حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اپنی محرم خاتون سے بدکاری کرے وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔[2]

اس امت کے بدترین لوگ تاجر ہیں

۴۸۰۷-ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے حسین بن حفص، سفیان ابوموسیٰ یمانی، وہب بن منبہ، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "مجھے رحم کرنے اور جنگ کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے نہ کہ تاجر و کاشتکار بنا کر" سنو اس امت کے بدترین لوگ تاجر اور کاشتکار ہیں سوائے ان کے جنھوں نے اپنے نفس پر تنگی کی۔[3]

۱۔ سنن أبي داؤد ۲۸۵۹. وسنن الترمذي ۲۲۵۶. وسنن النسائي ۷/۱۹۵. ومسند الامام أحمد ۱/۳۵۷. والتاريخ الكبير ۹/۷۰. وكشف الخفا ۲/۳۵۰. واتحاف السادة المتقين ۱/۳۸۷، ۲/۱۲۵. والدر المنثور ۳/۲۶۹. ومشكاة المصابيح ۳۷۰۱.

۲۔ تاريخ بغداد ۱۲/۱۶۷. والمعجم الكبير للطبراني ۱۱/۵۷. ومجمع الزوائد ۶/۲۶۹، ۲۶۹. وكنز العمال ۱۳۰۲۴.

۳۔ تاريخ أصبهان للمصنف ۲/۳۱. وكنز العمال ۱۰۰۵۰.

۴۸۰۸- حضرت ابوبکر اور عمر اسلام کی سماعت اور بصارت ہیں ...... ہمیں احمد بن اسحاق نے محمد بن عباس بن ایوب، حسن بن عرفہ، ولید بن فضل عنزی، عبداللہ بن ادریس عن ابیہ، وہب بن منبہ ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو مختلف شہروں میں اسلام کی دعوت دینے کے لیے بھیجا کرتے تھے، ایک صحابی نے عرض کی اگر آپ ابوبکرؓ اور عمرؓ کو بھیج دیں تو میری ضرورت نہ رہے گی، اس لئے کہ حضرت ابوبکر و عمر اسلام کے لئے ایسے ہی ہیں جسے انسان کے لئے کان اور آنکھ۔[1]

۴۸۰۹- نبی کریم ﷺ کے مرض وفات کا واقعہ ...... ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن احمد بن براء، عبدالمنعم بن ادریس بن سنان عن ابیہ، وہب بن منبہ، حضرت جابر بن عبداللہ اور ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ

جب سورت "اذا جاء نصر اللہ والفتح" نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے جبریل میری وفات کی آواز لگ گئی۔ جبریل نے فرمایا آخرت آپ کے لئے دنیا سے بہتر ہے اور عنقریب آپکا رب عطا کرے گا تو آپ راضی ہو جائیں گے تو نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا کہ نماز کے لئے اذان دیں چنانچہ مہاجرین و انصار مسجد میں جمع ہو گئے آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور پھر منبر پر بیٹھ کر خطبہ دیا جس سے لوگوں کے دل بیٹھ گئے اور آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا

میں تم میں کیسا نبی تھا؟ لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اچھے نبی تھے، آپ ہمارے لئے مہربان باپ اور شفیق بھائی کی طرح تھے، آپ نے اللہ تعالیٰ کے پیغامات پہنچادیئے اور ہم تک وحی پہنچادی اور اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ دعوت دی، اللہ تعالیٰ آپکو ہماری طرف سے اچھی جزاء عطا فرمائے جو وہ اپنے نبی کو اس کی امت کی طرف سے کرتا ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔

مسلمانوں کی جماعت! میں تمہیں اللہ کے واسطے سے اور اس حق کے واسطے سے جو میرا تم پر ہے کہتا ہوں کہ میری طرف سے کسی سے کوئی زیادتی ہوگئی ہو تو قیامت میں بدلہ لینے سے پہلے یہیں لے لے، لیکن کوئی شخص کھڑا نہ ہوا آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ فرمایا، کوئی کھڑا نہ ہوا، پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ فرمایا تو مسلمانوں میں سے ایک بوڑھا شخص کھڑا ہوا جنھیں عکاشہ کہا جاتا تھا وہ لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتا نبی کریم ﷺ کے سامنے آ کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اگر آپ ہمیں اللہ کا واسطہ نہ دیتے تو میں آگے سے کچھ نہیں کہتا لیکن ہم آپ کے ساتھ ایک غزوہ سے واپس ہو رہے تھے واپسی میں میری اونٹنی آپ کی اونٹنی کے برابر آگئی میں اترا کہ آپ کی ران کا بوسہ لے لوں مگر آپ نے اچانک لکڑی اٹھائی اور وہ میرے پہلو میں چبھ گئی مجھے نہیں معلوم کہ وہ جان بوجھ کر تھا یا نادانستہ ہو گیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ کے جلال کی پناہ لیتا ہوں کیا اللہ کا رسول جان بوجھ کر تجھے مارے گا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال کو حکم دیا جاؤ فاطمہ سے وہ لکڑی لے آؤ، حضرت بلال گئے اور دروازہ کھٹکھٹا کر بولے، اے اللہ کے رسول کی بیٹی! آپ ﷺ کی وہ لکڑی دے دو، فاطمہ بولیں کہ اس لکڑی کی ضرورت کیا ہے نہ تو حج ہے اور نہ جہاد کا وقت؟ تو بلالؓ نے فرمایا کیا آپ کو علم نہیں رسول اکرم ﷺ دنیا اور ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہیں اب وہ قصاص دینا چاہتے ہیں۔ حضرت فاطمہ نے فرمایا کیا رسول اکرم ﷺ سے بھی کوئی انتقام لے گا یہ حسن حسین ہیں انھیں لے جاؤ اور اس سے کہو ان سے انتقام لے لے یہ دونوں نبی کریم ﷺ سے انتقام لینے نہیں دیں گے۔ بہرحال وہ واپس آئے اور وہ لکڑی آنحضرت ﷺ کے دست مبارک میں دے دی آپ ﷺ نے وہ لکڑی عکاشہ کو دے دی کہ انتقام لے لو۔

جب حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ نے دیکھا تو وہ دونوں کھڑے ہو گئے اور کہا اے عکاشہ ہم تیرے سامنے ہیں ہم سے بدلہ لے لے

[1] المجروحین ۸۲/۳۔

نبی کریم ﷺ سے نہ لے نبی کریم ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا مرتبہ اور مقام پہچان لیا ہے تم دونوں جاؤ پھر حضرت علی کھڑے ہوئے اور فرمایا ہم زندہ ہیں نبی کے سامنے ہیں اور میرا دل نہیں مانتا کہ تو رسول اللہ سے بدلہ لے یہ میری پیٹھ اور پیٹ حاضر ہے مجھ سے اپنے ہاتھ سے بدلہ لے لے اور سو مرتبہ مار لے۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؓ کو فرمایا اے علی اللہ نے تیری نیت اور تیرا مرتبہ دیکھ لیا ہے بیٹھ جاؤ پھر حضرت حسن اور حسین کھڑے ہو گئے اور کہا اے عکاشہ کیا تمہیں نہیں معلوم ہم رسول اکرم ﷺ کے نواسے ہیں ہم سے بدلہ لینا رسول اکرم ﷺ سے بدلہ لینے کے برابر ہے ہم سے بدلہ لے لو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے آنکھوں کی ٹھنڈک بیٹھ جاؤ اللہ تمہارا یہ کردار نہیں بھولے گا۔ پھر فرمایا: اے عکاشہ اگر مارنا ہے تو مار لے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ جس وقت مجھے لکڑی لگی تھی میرا پیٹ کھلا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا پیٹ کھول دیا مسلمان زور زور سے رونے لگے کہ کیا ہم عکاشہ کو نبی کریم ﷺ کے پیٹ پر مارتے دیکھیں گے؟ جب عکاشہ نے نبی کریم ﷺ کے پیٹ کی رنگت سفیدی دیکھ لی تو گویا وہ موقع کی تلاش میں تھے بس نہیں چلا کہ وہ چھلانگ مار کر جھپٹ لیتے انھوں نے آپ ﷺ کے پیٹ پر بوسہ لیا اور کہتے جاتے کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان کس کی مجال ہے جو آپ سے بدلہ لے نبی کریم ﷺ نے فرمایا یا تو مار لو یا معاف کر دو انھوں نے کہا میں نے آپ ﷺ کو قیامت میں اپنی معافی کی امید پر معاف کر دیا۔

---- نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص چاہتا ہے کہ وہ جنت میں میرے کو دیکھے تو وہ اس بوڑھے کو دیکھ لے چنانچہ مسلمان کھڑے ہو کر عکاشہ کی آنکھوں کے درمیان بوسہ لینے لگے اور مبارک ہو مبارک ہو، کہتے جاتے کہ تم نے بڑا بلند درجہ پالیا ہے اور رسول اکرم ﷺ کا ساتھ پالیا ہے۔ اسی دن نبی کریم ﷺ شدید بیمار ہو گئے اور اٹھارہ دن بیمار رہے لوگ عیادت کو آتے رہے۔

نبی کریم ﷺ پیر کے دن پیدا ہوئے، پیر کو ہی نبوت ملی اور پیر ہی کے دن آپ ﷺ کی وفات ہوئی، جب ہفتہ کا دن ہوا تو آپ ﷺ کی بیماری بڑھ گئی حضرت بلالؓ اذان دینے کے بعد دروازے پر آ کر بولے اے اللہ کے رسول آپ پر سلامتی ہو نماز کا وقت ہو گیا اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ حضرت فاطمہ نے فرمایا اے بلال رسول اکرم ﷺ اپنے آپ میں مشغول ہیں۔ بلال چلے گئے جب صبح کی روشنی ہوئی تو کہنے لگے نماز کے لئے اقامت بغیر اجازت اپنے آقا کی نہیں پڑھوں گا دوبارہ آئے اور کہا۔ اے اللہ کے رسول آپ پر سلامتی ہو نماز کا وقت ہو گیا: آپ ﷺ نے فرمایا اے بلال آ جاؤ اللہ کا رسول اپنے آپ میں مشغول ہے ابوبکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، بلال اپنے سر پر ہاتھ رکھے باہر آئے اور کہتے جاتے اے اللہ مدد کر، میری امید ٹوٹ گئی میری کمر ٹوٹ گئی میری کمر ٹوٹ گئی کاش میری ماں نے مجھے جنا ہی نہ ہوتا کاش میں آج آپ ﷺ سے نہ ملا ہوتا۔

پھر انھوں نے حضرت ابوبکر کو رسول اکرم ﷺ کا حکم سنایا کہ آپ نماز پڑھائیں حضرت ابوبکر آگے بڑھے رقیق القلب انسان تھے۔ نبی کریم ﷺ کی جگہ خالی دیکھ کر برداشت نہ کر سکے اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ مسلمان چیخ کر رونے لگے آپ ﷺ نے یہ آوازیں سنیں تو پوچھوایا کہ یہ شور کیسا ہے؟ جواب ملا یہ آپ کی جدائی پر لوگوں کے رونے کی آوازیں ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت علی اور حضرت عباسؓ کو بلوایا اور ان کے سہارے سے مسجد میں تشریف لائے اور لوگوں کو مختصر سی دو رکعتیں پڑھائیں پھر اپنا چہرہ ان کی طرف کر کے ارشاد فرمایا کہ

مسلمانو! میں تمہیں اللہ کے حوالے کرتا ہوں تم اللہ تعالیٰ کی امید اور اس کی امان میں ہو اور اللہ تمہارا نگہبان ہے۔ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور میرے بعد اس کی فرمانبرداری کرنا میں اس دنیا کو چھوڑ رہا ہوں میرا آخرت کا پہلا دن اور دنیا کا آخری دن ہوگا۔ چنانچہ پیر کے دن مرض شدت اختیار کر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو حکم دیا کہ اچھی صورت اور اچھے حلیہ میں جا کر میرے حبیب اور دوست محمد ﷺ کی روح قبض کر لو۔ ملک الموت آئے اور ایک اعرابی کے روپ میں بیت نبوت کے دروازے پر کھڑے ہو گئے اور

آواز دی السلام علیکم اے اھل بیت نبوت، بیت رسالت اور فرشتوں کی آماجگاہ۔ تو حضرت عائشہؓ نے حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ اسے جواب دو انھوں نے اسے کہا کہ اے آنے والے آپ کے آنے پر اللہ جزائے خیر دے۔ اللہ کے رسول اپنے آپ میں مشغول ہیں اس نے دوسری اور تیسری مرتبہ آواز دی اور یہی جواب اسے ملا تیسری مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے اس کی آواز سن لی اور پوچھا کون ہے؟ انھوں نے کہا کوئی شخص ہے آنے کی اجازت مانگتا ہے تیسری مرتبہ اس نے اس طرح اجازت مانگی کہ میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور جسم میں سنسناہٹ دوڑ گئی ہے آپ ﷺ نے فرمایا معلوم ہے یہ کون ہے؟ یہ لذات کو گرا دینے والا، جماعتوں کو جدا کردینے والا، بیویوں کو بیوہ کرنے والا، اولاد کو یتیم کرنے والا، گھروں کو تباہ اور قبروں کی تعمیر کرانے والا ملک الموت ہے۔

اے ملک الموت اللہ تجھ پر رحم کرے اندر آجا ملک الموت اندر آیا تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا ملنے آئے ہو یا روح قبض کرنے اس نے کہا کہ میں ملنے اور روح قبض کرنے آیا ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا کہ میں آپکی اجازت سے گھر میں داخل ہوں اگر آپ ﷺ اجازت دیں تو ٹھیک ورنہ میں رب تعالیٰ کے پاس واپس چلا جاؤں۔ آپ ﷺ نے پوچھا اے ملک الموت میرے دوست جبریل کو کہاں چھوڑ آئے ہو؟ اس نے کہا کہ وہ آسمان دنیا پر ہیں اور فرشتے آپ کے بارے میں ان سے تعزیت کررہے ہیں۔ اتنے میں فوراً ہی جبریل آئے اور آپکے سرہانے بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے جبریل یہ دنیا سے رخصتی کا وقت ہے بتاؤ میرے لئے اللہ کے ہاں کیا ہے؟ انھوں نے کہا اے اللہ کے حبیب آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ میں نے دیکھا کہ آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے فرشتے احترام اور خوشبو کے ساتھ صفیں بنائے کھڑے ہیں اور جنت کی حور آپ کے استقبال کے لئے زینت کئے ہوئے ہے آپ ﷺ نے فرمایا میرے رب کے ہی واسطے ساری حمد ہے۔ جبریل مجھے بشارت دو انھوں نے کہا کہ آپ پہلے شفاعت کنندہ ہیں اور پہلے وہ جس کی شفاعت قبول کی جائیگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے رب کے واسطے ہی ساری حمد ہے جبریل مجھے بشارت دو۔ جبریل علیہ السلام نے پوچھا میرے حبیب آپ کس بارے میں پوچھ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سے اپنی فکر اور پریشانی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں کہ میرے بعد قرآن کون پڑھے گا؟ اور میرے بعد رمضان کے روزوں کا والی کون ہوگا؟ بیت اللہ کے حاجیوں کی دیکھ بھال کرنے والا کون ہوگا؟ اس منتخب شدہ امت کا رہبر و نگہبان کون ہوگا؟ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ کو خوشخبری ہو اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء اور ان کی امت پر جنت کو آپ اور آپ کی امت کے دخول سے پہلے حرام کردیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اب میرا دل مطمئن ہے اے ملک الموت آؤ اور دیئے گئے حکم کو پورا کرو۔

حضرت علیؓ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کی وفات کے بعد آپ کو غسل کون دے اور کون جنازہ پڑھائے؟ اور کون قبر میں اتارے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے علی! تم اور ابن عباس مجھے غسل دینا جبریل جنت سے حنوط لائیں گے اور جب چارپائی پر مجھے لٹا دو تو مسجد میں رکھ کر باہر چلے جانا سب سے پہلے مجھ پر رب تعالیٰ اپنے عرش سے جنازہ پڑھے گا اور پھر جبریل پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر دوسرے ملائکہ جماعتوں کی شکل میں پڑھیں اور پھر تم لوگ آکر صفیں بنا کر پڑھنا لیکن کوئی آگے نہ ہو۔ اتنے میں حضرت فاطمہ نے عرض کیا۔ آج تو جدائی ہے پھر میں آپ سے کب ملوں گی؟ فرمایا کہ حوض کوثر میں آنے والوں کو پانی پلا رہا ہوں گا وہاں ملنا پوچھا وہاں نہ ملیں تو؟ فرمایا میزان عدل کے پاس ملنا میں وہاں امت کی شفاعت کررہا ہوں گا۔ پوچھا کہ اگر وہاں نہ ملیں تو؟ فرمایا کہ مجھے پل صراط پر ملنا میں وہاں رب کو پکار رہا ہوں گا کہ اے رب! میری امت کو آگ سے بچا۔

پھر ملک الموت قریب ہوا اور اس نے روح نکالنا شروع کی جب گھٹنے تک پہنچی تو آپ ﷺ کے منہ سے اوہ نکلا اور جب روح ناف تک پہنچی تو آپ نے واکرباہ، ہائے تکلیف فرمایا تو فاطمہ کہنے لگیں آج میری تکلیف آپ کی تکلیف ہے پھر جب روح حلق تک پہنچی تو آپ ﷺ نے جبریل سے فرمایا جبریل موت کی کڑواہٹ بڑی سخت ہے جبریل نے اپنا منہ دوسری طرف کرلیا آپ ﷺ

نے پوچھا جبریل میری طرف دیکھنے کو ناپسند کر رہے ہو؟ جبریل نے کہا! اے اللہ کے رسول آج کس میں طاقت ہے کہ وہ آپ کی جانب دیکھ سکے اور آپ سکرات الموت میں مبتلا ہیں۔ اتنے میں روح پرواز کر گئی حضرت علی نے غسل دیا ابن عباس پانی ڈال رہے تھے اور جبریل ان دونوں کے ہمراہ تھے پھر جنازے کی چارپائی مسجد میں رکھ دی گئی اور پھر سب سے پہلے رب تعالیٰ نے آپ پر نماز جنازہ پڑھی پھر جبریل پھر میکائیل پھر اسرافیل اور پھر ملائکہ کی مختلف جماعتوں نے نماز جنازہ پڑھی۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کی آوازوں کی بھنبھناہٹ تو سنی مگر کوئی شخص نظر نہیں آیا۔ پھر ایک ندائے غیبی سنی کوئی کہہ رہا تھا۔ اے لوگو اللہ تم پر رحم کرے مسجد میں داخل ہو جاؤ اور اپنے نبی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کی ھدایات کے مطابق ہم نے صفیں بنائیں اور جبریل علیہ السلام کی تکبیر پر جنازہ پڑھی ہم میں سے کوئی آگے نہیں ہوا تھا پھر قبر میں حضرت علی حضرت ابوبکر ابن عباس اترے یوں آپ ﷺ کی تدفین کر دی گئی۔

تدفین کے بعد حضرت فاطمہ نے حضرت علی سے کہا کہ کیا تم نے رسول اکرم ﷺ کو دفن کر دیا انھوں نے کہا ہاں: حضرت فاطمہؓ نے فرمایا کہ آج تمہارے دلوں نے رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالنا کیسے گوارا کر لیا یہ کہہ کر وہ رونے لگیں اور کہتی جاتیں۔ اے ابا جان! آج جبریل کا رابطہ ہم سے ٹوٹ گیا جبریل آپ کے پاس آسمان سے وحی لے کر آتے تھے۔[1]

۴۸۱۰۔ **کعبہ سے تصویروں کا مٹانا** ...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، اسماعیل بن عبدالکریم بن معقل، ابراہیم بن عقیل بن معقل بن منبہ، حضرت جابر بن عبداللہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

فتح مکہ میں نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر بن خطابؓ کو حکم دیا کہ خانہ کعبہ میں جتنی تصویریں ہیں سب مٹا دی جائیں چنانچہ انھوں نے تمام تصویریں مٹا دیں اور نبی کریم ﷺ سب تصویریں مٹنے سے پہلے خانہ کعبہ میں داخل نہیں ہوئے۔

۴۸۱۱۔ **منافق کی موت کی پیشن گوئی** ...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، اسماعیل بن عبدالکریم، ابراہیم بن عقیل عن ابیہ، وہب بن منبہ حضرت جابر کی سند سے بیان کیا کہ

صحابہ کرام ایک غزوے سے جو کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ہوا تھا (واپس آرہے تھے) کہ ایک زبردست ہوا چلی جس سے لوگ ریت میں دب گئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہوا کسی منافق کی موت کا اشارہ ہے حضرت جابر کہتے ہیں کہ ہم جب مدینہ پہنچے تو پتہ چلا کہ ایک بہت بڑا منافق مر گیا۔[2]

۴۸۱۲۔ ہمیں سلیمان بن احمد نے ابراہیم بن محمد بن برہ صنعانی، محمد بن عبدالرحیم بن شروس صنعانی، عبداللہ بن یحییٰ القاص، وہب بن منبہ، حضرت نعمان بن بشیر کی سند سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ رقیم کا ذکر کرتے ہوئے فرما رہے تھے کہ تین افراد ایک غار میں تھے کہ پہاڑ کا تودہ غار کے دہانے پر گر گیا۔

اس کے بعد حدیث غار مکمل بیان کی ہے۔

۴۸۱۳۔ ہمیں سلیمان بن احمد نے ابراہیم بن محمد بن برہ، محمد بن عبدالرحیم، ریاح بن زید، عبداللہ بن سعید بن ابی عاصم کی سند سے اور ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ، نعمان بن بشیر کی سند سے بھی یہی حدیث بیان کی۔

---

[1] ۔۔۔۸۱) اتحاف سادۃ المتقین ۹۴ ۔۱، تنزیہ الشریعۃ لابن عراق (۳۲۷۔۲)

[2] ۔ مسند الامام احمد ۳۴۱۔۳

۴۸۱۴-اللہ تعالیٰ کتنے پردوں میں ہے...... ہمیں سلیمان بن احمد نے اپنی سند سے اور سلیمان بن احمد نے مقدم بن داؤد، اسد بن موسیٰ یوسف بن زیاد، عبدالمنعم بن ادریس عن ابیہ، وہب بن منبہ، حضرت ابوھریرہؓ کی سند سے بیان کیا کہ

ایک یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے سوال کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کے علاوہ کسی اور چیز کا مخلوق سے پردہ اختیار کیا۔ ہوا ہے یا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں فرشتوں اور اس کے درمیان ستر پردے نور کے، ستر پردے آگ کے، ستر پردے اندھیرے کے، ستر پردے رفرف (ریشمی بچھونے) کے، ستر پردے آگ اور نور سے حاصل ہوئی روشنی کے، ستر پردے برف کے ستر پردے پانی کے، ستر پردے بادلوں کے، ستر پردے ٹھنڈک کے اور ستر پردے اللہ تعالیٰ کی عظمت کے ہیں جسکا وصف بیان نہیں کیا جاسکتا۔

اس نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کے قریب کون سا فرشتہ ہے اس کے بارے میں بتایئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک اسرافیل ہے پھر جبرئیل پھر میکائیل اور پھر ملک الموت ہیں۔[۱] حدیث کے الفاظ اسد بن موسیٰ کے ہیں۔

۴۸۱۵-کعبہ کے محافظ کا اجر و ثواب...... ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، ابوعمار، عبدالرحیم بن زید عن ابیہ، وہب بن منبہ معاذ بن جبلؓ کی سند سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ

جس نے حرم میں اپنی کمان کو ٹیڑھا کیا تا کہ وہ کعبہ کے دشمن کو قتل کرے تو اللہ تعالیٰ روزانہ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھے گا حتی کہ دشمن آجائے۔

۴۸۱۶-مانگنے کے بارے میں وعید...... ہمیں ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار کی سند سے بیان کیا کہ میں نے وہب بن منبہ کو صنعاء میں ان کے اپنے گھر میں اپنے بھائی سے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت معاویہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ

کسی سے مانگنے میں پیچھے ہی مت پڑ جاؤ خدا کی قسم تم میں سے کوئی مجھ سے کوئی چیز مانگے گا تو میں اس کو سوال کرنے کی حالت سے نکال دوں گا میں اسے وہ چیز دے دوں گا حالانکہ مجھے یہ مانگنا ناپسند ہے پس جو میں اسے عطیہ دوں اس میں اللہ اسے برکت دے۔[۲] وہب کی یہ حدیث صحیح ہے اسے مسلم نے اپنے شیخ سفیان سے روایت کیا ہے۔

۴۸۱۷-مؤمن کی فراست سے ڈرو...... ہمیں میرے والد نے محمد بن اسحٰق طبری، ابراہیم ابن محمد، سلیمان بن سلمہ مؤمل بن سعید بن یوسف، ابوالعلاء اسد بن وداعہ طائی وہب بن منبہ، طاؤس حضرت ثوبانؓ کی سند سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ

مؤمن کی بددعا اور اس کی فراست سے ڈرو، کیونکہ وہ اللہ کے نور اور اس کی توفیق سے دیکھتا ہے۔[۳]

۱۔ مجمع الزوائد ۷۹/۱. وتنزیه الشریعة ۱۳۷/۱.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة ۹۹، ومسند الامام احمد ۹۸/۴. والسنن الکبری للبیهقی ۱۹۶/۴. والمستدرک ۶۲/۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۴۸/۱۹.

۳۔ امالی الشجری ۲۵۰/۱. واتحاف السادة المتقین ۴۵/۶. وکشف الخفا ۴۲/۱. وکنز العمال ۳۰۷۶۹. والمجروحین ۳۳/۳.

۴۸۱۸- صدقہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں پہلے جاتا ہے...... ہمیں حبیب بن حسن نے محمد بن حیان، عمرو بن حصین، ابن علاثہ، ثور، وہب بن منبہ، کعب، حضرت فضالہ بن عبیدؓ کی سند سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد بیان کیا ہے کہ

صدقہ سائل کے ہاتھ میں جانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں جاتا ہے اور اللہ اس کے بدلے دنیا کی رسوائی کے ستر دروازے اس سے دور کرتا ہے ان میں سے جذام، برص اور دوسری بری بیماریاں بھی ہیں، یہ سب اس پر آخرت کے اجر کے علاوہ ہے۔[1]

۴۸۱۹- کسی اور سے مانگنے پر وعید...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن حجاج شروطی نے، محمد بن جعفر ابن سعید، عبداللہ بن احمد کلیب رازی، حسین بن علی نیشاپوری، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ، ہمام بن منبہ، حضرت ابوھریرہؓ کی سند سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ حضرت داؤد نے فرمایا۔

تیرا درندے کے منہ میں ہاتھ ڈالنا کہ کہنی تک چلا جائے اور وہ اسے کھالے اس سے بہتر ہے کہ تو اس شخص سے کچھ مانگے جس کے پاس پہلے کچھ نہ تھا پھر آ گیا۔[2]

حضرت میمون بن مہران[3]

ان بزرگوں میں سے ایک ہوشمند دانا بزرگ ابوایوب میمون بن مہران بھی ہیں جو کہ اھل جزیرہ کے امام نیک اور سیدھی طبیعت اور سیرت کے مالک تھے، کہا جاتا ہے تصوف راز کی بندش اور گناہ کا عمل ہے۔

۴۸۲۰- عالم یا جاہل سے مت الجھو...... ہمیں میرے والد نے احمد بن قاسم بغدادی، عبداللہ بن یوسف جبیری، ابن ابی عدیؒ، یونس کی سند سے میمون بن مہران کا قول نقل کیا ہے کہ تم عالم یا جاہل کسی سے مت الجھو عالم سے الجھو گے تو اس کا علم تم سے زیادہ ہے اور اگر جاہل سے الجھو گے تو وہ اپنے دل سے تم سے جھگڑا کریگا۔

۴۸۲۱- میمون کا اس بارے میں رویہ...... ہمیں احمد بن جعفر بن سلم نے احمد بن علی آبار، علی بن حجرح، سلیمان بن احمد، احمد، احمد بن عبدالرحمن بن عفان حرانی، ابوجعفر نفیلی، عتاب بن بشیر، علی بن بذیمہ کی سند سے بیان کیا کہ میمون بن مہران سے پوچھا گیا کہ تم اپنے بھائی سے اس کے ناراض ہونے کی وجہ سے جدا کیوں نہیں ہوتے تو انھوں نے جواب دیا کہ نہ میں اس سے بحث کرتا ہوں اور نہ جھگڑتا ہوں۔

۴۸۲۲- میمون کی نافرمانی سے نفرت...... ہمیں محمد بن علی نے، محمد بن سعید بن عبدالرحمن الرقی، عبدالملک بن عبدالحمید بن میمون بن مہران، عمرو بن مہران کی سند سے بیان کیا کہ میں نے اپنے چچا سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے والد کوئی بہت زیادہ نماز پڑھنے اور روزے رکھنے والے نہ تھے لیکن وہ یہ ناپسند کرتے تھے کہ وہ اللہ کی نافرمانی کریں۔

---

[1] تفسير ابن كثير ۴۲۸/۵. واتحاف السادة المتقين ۱۲۰/۴. وتخريج الاحياء ۲۱۷/۱.

[2] تاريخ أصبهان للمصنف ۲۶/۲. وكنز العمال ۱۶۸۰۴.

[3] طبقات ابن سعد ۴۷۷/۷. والتاريخ الكبير ۷/رت ۱۴۵۵. والجرح ۸/رت ۱۰۵۳. والجمع ۵۱۴/۲. وسير النبلاء ۷۱/۵. وتذكرة الحفاظ ۹۸/۱. والكاشف ۳/رت ۵۸۲۱. وتاريخ الاسلام ۸/۵. وتهذيب الكمال ۶۳۳۸. (۲۱۰/۲۹).

۴۸۲۳-حسن اور میمون کی ملاقات...... محمد بن علی، محمد بن سعید، محمد بن عبدوس الحرانی، یزید بن قبیس، علی بن حسن، حلبی، عمرو ابن میمون بن مہران کی سند سے بیان کیا کہ میں اپنے والد کو لیکر نکلا اور بصرہ کی بعض گلیوں میں چلا تو ایک جگہ گڑھے پر سے والد صاحب گزر نہ سکے تو میں وہاں الٹا لیٹ گیا اور والد صاحب میری کمر پر سے پاؤں رکھ کر گزر گئے۔ پھر ہم حسن کے گھر پہنچے دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک باندی نکلی اس نے پوچھا یہ بزرگ کون ہیں؟ میں نے کہا کہ یہ میمون بن مہران ہیں اور حسن سے ملنا چاہتے ہیں اس نے پوچھا وہ جو عمر بن عبدالعزیز کے سیکرٹری تھے؟ میں نے کہا جی ہاں تو وہ باندی کہنے لگی اے بدبخت! اس برے زمانے میں بھی زندہ ہو؟ یہ سن کر میرے والد رونے لگے حسن نے ان کے رونے کی آواز سنی تو باہر آ گئے اور ان سے گلے ملے اور انھیں لیکر گھر میں داخل ہو گئے۔ میمون نے کہا اے ابو سعید میں اپنے دل پر بوجھ محسوس کر رھا ہوں کچھ نرم کرنے کی کوشش کرو تو حسن نے بسم اللہ پڑھ کر یہ آیت پڑھی:

افرا یت ان متعناھم سنین ثم جاء ھم ماکانو ایو عدون ماغنی عنھم ماکانوایمتعون (الایہ)

ترجمہ: ذرا دیکھو تو کہ اگر ہم انھیں کچھ سال زندگی کا فائدہ دے دیں اور پھر ان سے وعدہ کیا ہوا وقت (موت) آ پہنچے تو ان کو نہ بچا سکیں وہ چیزیں جن سے یہ فائدہ حاصل کرتے تھے۔

یہ سن کر میرے والد گر پڑے اور میں نے ان کو اس طرح پاؤں پٹکنے کی کیفیت میں دیکھا جیسے ذبح شدہ بکری پٹکتی ہے۔ اس کیفیت میں وہ کافی دیر رہے پھر افاقہ ہو گیا اتنے میں وہی باندی آئی اور کہنے لگی تم نے ان بزرگ کو بہت تھکا دیا ہے اب اٹھو اور جاؤ لھذا میں نے اپنے والد کا ہاتھ پکڑا اور باہر نکل آیا۔ پھر میں نے اپنے والد سے عرض کی، ابا جی: میں سمجھتا تھا کہ یہ حسن اس سے بھی بڑے ہوں گے؟ تو میرے والد نے میرے سینے پر ایک گھونسہ مارا اور کہنے لگے بیٹا انھوں نے ہمارے سامنے جو آیت تلاوت کی تھی اگر تو اسے سمجھ لیتا تو آیت تیرے دل میں ملامت کی طرح باقی رہتی۔

۴۸۲۴-لھو پر درہم خرچ کرنا ناپسندیدہ ہے...... ہمیں سلیمان بن احمد نے احمد بن خلید حلبی، عبداللہ بن جعفر الرقی، ابوالملیح، کی سند سے میمون بن مہران کا قول نقل کیا ہے کہ

مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میں لھو کی سی بات پر ایک درھم بھی خرچ کروں اگر چہ اس کے بدلے مجھے ایک ہزار ملیں۔ میں ڈرتا ہوں کہ اس فعل کی وجہ سے مجھ پر یہ آیت صادق نہ آ جائے اور لوگوں میں سے کچھ لوگ لھو الحدیث خریدتے ہیں تا کہ لوگوں کو گمراہ کریں اللہ کے راستے سے (لقمان آیت: ٦)

۴۸۲۵-میمون کی عمر بن عبدالعزیز کی نظر میں قدر و منزلت..... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق ثقفی، ابو ہمام، مبشر بن اسماعیل، جعفر بن برقان کی سند سے میمون بن مہران کا قول نقل کیا ہے کہ

میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھا جب وہاں سے اٹھا تو کہنے لگے کہ جب یہ اور اس جیسے لوگ دنیا سے چلے جائیں گے تو صرف بیکار لوگ باقی رہ جائیں گے۔

۴۸۲۶-دو فلاح پانے والے شخص...... ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عیسی بن سالم شاشی، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ میں نے میمون بن مہران کو یہ کہتے سنا کہ دنیا میں صرف دو ہی شخصوں کے لئے بھلائی ہے (۱) توبہ کرنے والا شخص (۲) وہ شخص جو درجات کے حصول کے لئے اعمال صالحہ کرے۔

۴۸۲۷-قرآن پڑھنے والے صحیح ہو جائیں تو...... ہمیں احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، عیسیٰ بن سالم، ابوالملیح کی سند سے میمون بن

مہران کا قول نقل کیا کہ اگر قرآن پڑھنے والے صحیح ہو جائیں تو سب لوگ صحیح ہو جائیں۔

۴۸۲۸-ایک آیت کی تشریح...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، یحییٰ بن عثمان نے اپنی سند سے اور احمد بن عبداللہ بن سابور نے ابونعیم حلبی نے اسی سند سے میمون بن مہران کا قول اس آیت کے بارے میں نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ظالموں کے اعمال سے غافل مت سمجھ (ابراہیم آیت ۴۲) اس آیت میں ظالم کیلئے وعید اور مظلوم کی دادرسی ہے۔

۴۸۲۹-دو آیات کی تشریح...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، یحییٰ بن عثمان، ابوالملیح کی سند سے میمون بن مہران کا اس آیت کے بارے میں قول بیان کیا "جھنم تاک (گھات) میں ہے"۔ ((النباء آیت: ۲۰)

بیشک تیرا رب تاک (گھات) میں ہے (ابراہیم آیت ۴۲) میمون نے کہا ان دونوں گھاتوں سے محفوظ گزرگاہ تلاش کرو۔

۴۸۳۰-علم حاصل کرنے والوں کی اقسام...... ہمیں ابواحمد بن محمد بن احمد جرجانی، احمد بن موسیٰ عدوی، اسماعیل بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے میمون بن مہران کا قول نقل کیا ہے کہ

بیشک یہ قرآن بے شمار لوگوں کے سینوں میں ہے اور اس کے سوا احادیث بھی تلاش کرو اور جو لوگ یہ علم حاصل کرتے ہیں ان میں سے بعض وہ ہیں جو اس کو دنیاوی سامان بناتے ہیں بعض وہ ہیں جو چاہتے ہیں کہ ان کی طرف اشارہ کیا جائے (کہ یہ عالم ہیں) اور بعض وہ ہیں جو چاہتے ہیں کہ اس علم کے ذریعے وہ دوسروں سے بحث کریں۔ ان سب میں بہتر وہ شخص ہے جو علم حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے۔

۴۸۳۱-قرآن کا لوگوں سے معاملہ...... ہمیں ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر کی سند سے میمون بن مہران کا قول نقل کیا ہے کہ

جو شخص قرآن کی اتباع کرتا ہے قرآن اس کو لیکر چلتا ہے اور اسے جنت میں لیجاتا ہے اور جو شخص قرآن کو چھوڑتا ہے قرآن اسے نہیں چھوڑتا بلکہ اس کے پیچھے لگ جاتا ہے اور اسے جھنم میں گرا دیتا ہے۔

۴۸۳۲-اللہ کے ہاں اپنا مرتبہ کیسے جانیں؟...... ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر کی سند سے میمون بن مہران کا قول بیان کیا کہ

اگر کوئی شخص چاہے کہ وہ اللہ کے ہاں اپنا مرتبہ جان لے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے اعمال پر غور کرے (کہ وہ کیا ہیں) اور وہ جیسے ان پر چل رہا تھا ویسا ہی آئیگا۔

۴۸۳۳-نماز میں توجہ نہ کرنے کی وعید...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن عثمان حربی، ابوالملیح کی سند سے میمون بن مہران کا قول بیان کیا ہے کہ ایک مہاجر نے ایک شخص کو بے توجہی کیساتھ نماز پڑھتے دیکھا تو اسے ڈانٹا تو وہ کہنے لگا کہ مجھے اپنی زمین یاد آ گئی تھی اس نے کہا کہ اس سے بڑی زمین تو تو نے ضائع کر دی۔

۴۸۳۴-حلال کب حاصل ہوتا ہے...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، خالد بن حیان، جعفر بن برقان

کی سند سے میمون بن مہران کا قول بیان کیا کہ

کسی شخص کو حلال اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ حرام اور اپنے درمیان حلال کو آڑ نہ بنا لے۔

۴۸۳۵-ان تین باتوں میں اپنے نفس کو مبتلا مت کرو...... ہمیں ابو بکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ عمر بن سلیمان رقی، فرات بن سلیمان کی سند سے میمون بن مہران کا قول بیان کیا کہ تین باتوں میں اپنے نفس کو مبتلا نہ کر۔ (۱) بادشاہ کے پاس مت جا اگر چہ تو یہ کہے کہ میں اسے اللہ کی فرمانبرداری کرنے کا حکم دوں گا۔ (۲) کسی غیر عورت کے پاس مت جا اگر چہ تو یہ کہے کہ میں اسے قرآن کی تعلیم دوں گا۔ (۳) اپنی سماعت کو خواہش پرستوں کی طرف مت لگاؤ کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ کونسی بات تمہارے دل سے چپک جائے۔

۴۸۳۶-بادشاہ سے تعارف مت کراؤ...... ہمیں ابو بکر بن مالک نے عبداللہ بن جعفر بن محمد زعفی، ابو جعفر نفیلی، عثمان بن عبدالرحمن طلحہ بن زید کی سند سے میمون بن مہران کا قول نقل کیا کہ بادشاہ کو اپنا تعارف مت کراؤ اور نہ انھیں جن کا اسے تعارف ہے۔

۴۸۳۷-کسی عورت کا نگران مت بنو...... ہمیں ابو بکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، جعفر بن محمد، عبداللہ بن جعفر، ابوالملیح کی سند سے میمون کا قول بیان کیا کہ اگر مجھے بیت المال کا نگران بنایا جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ مجھے کسی عورت کا نگران بنایا جائے۔

۴۸۳۸-اپنی غیبت پر بزرگوں کا رویہ...... ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید رقی، ہلال بن علاء، علی بن جمیل، ابوالملیح کی سند سے میمون کا قول بیان کیا کہ مجھے میرے بھائی کی طرف سے کوئی ناپسندیدہ بات نہیں پہنچی مگر یہ کہ مجھے اس ناپسندیدہ بات کو اس سے دور کرنا اس کی تحقیق کرنے سے زیادہ محبوب ہے اگر وہ یہ کہے کہ میں نے یہ نہیں کہا تو اس کا "یہ نہیں کہا" کہنا مجھے اس کے خلاف آٹھ گواہوں سے زیادہ پسند ہے اور اگر وہ یہ کہے کہ میں نے کہا ہے اور اس پر معذرت نہ کرے تو میں جتنا اس سے محبت کرتا ہوں اتنا ہی غصہ کرتا ہوں۔

میمون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کو یہ فرماتے سنا کہ مجھے میرے بارے میں کسی بھائی سے کوئی ناپسندیدہ بات پہنچتی ہے تو میں اسے تین مرتبوں پر سے کسی ایک پر رکھتا ہوں اگر وہ مجھ سے بلند ہوتی ہے تو میں اس کی قدر پہچانتا ہوں اور اگر میرے جیسی ہوتی ہے تو میں اس سے بلند ہو جاتا ہوں اور اگر مجھ سے کم ہوتی ہے تو میں اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ یہ طریقہ ہے میرا اپنے نفس کے بارے میں جو اس سے اعراض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع ہے۔ (جہاں چاہے چلا جائے)

۴۸۳۹-میمون کی نصیحتیں...... ہمیں محمد بن ابراہیم نے ابو محمد بن عبدالرحمن رقی، ابو عمرو ہلال، عمرو بن عثمان سفیان بن عقبہ نخعی، ابان بن ابی راشد قشیری کی سند سے بیان کیا ہے کہ جب میں سفر پر جانا چاہتا تو میمون بن مہران کے پاس وقت رخصت آتا تو وہ مجھے دو جملے سے زیادہ ارشاد نہیں فرماتے۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، دوم یہ کہ لالچ اور غصہ تمہیں بدل نہ دے۔

۴۸۴۰-علماء کی مجلسوں کی اہمیت...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، عباس بن ابی طالب عبید بن ہشام، ابونعیم حلبی، عطاء بن مسلم، ابوالملیح کی سند سے میمون کا قول بیان کیا کہ

علماء میری گمشدہ میراث ہیں ہر شہر میں میری چاہت ہیں اور میں علماء کی مجلسوں میں اپنے دل کی اصلاح پاتا ہوں۔

۴۸۴۱-سلام کرنا...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، محمد بن عمرو باہلی، سفیان، ابو سوقہ کی سند سے بیان کیا کہ میں میمون بن

مہران سے ملا تو میں نے انھیں حیاك الله کہا تو وہ کہنے لگے کہ یہ جوانوں کا سلام دعا ہے مجھے سلام کے الفاظ کے ساتھ سلام کیا کرو۔

۴۸۴۲-کسی کی ماتحتی اچھی نہیں......ہمیں عبداللہ بن محمد نے ابو یعلی موصلی، ھاشم بن حارث، ابو الملیح رقی، حبیب بن ابی مرزوق کی سند سے میمون کا قول بیان کیا کہ

میں چاہتا ہوں کہ میری ایک آنکھ ضائع ہو جائے دوسری باقی رہے اور میں اسی سے کام چلاؤں اور کوئی کام (نوکری) نہ کروں کسی نے پوچھا کہ عمر بن عبدالعزیز کی بھی؟ انھوں نے کہا کہ کسی نوکری میں خیر نہیں ہے نہ عمر کی نہ کسی اور کی۔

۴۸۴۳-نفس کا قول اور عمل میں مطابقت کرنا......ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، یزید بن حباب سفیان جعفر بن برقان کی سند سے میمون کا قول بیان کیا کہ

میں اپنے قول کو عمل پر اس وقت تک پیش نہیں کرتا جب تک میرا نفس معترض نہ ہو۔

۴۸۴۴-خیر خواہ وہ ہے جو منہ پر سچی بات کہہ دے......ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ کی سند سے اور سلیمان بن احمد نے اپنی سند سے جعفر بن برقان سے میمون بن مہران کا قول بیان کیا کہ

اے جعفر! میرے سامنے وہ بات کہا کرو جسے میں ناپسند کرتا ہوں کیونکہ کوئی شخص اپنے بھائی کا خیر خواہ نہیں ہوسکتا جب وہ اس کی ناپسندیدہ سچی بات اس کے سامنے نہ کہے یعنی اس بات کا تذکرہ جو اس میں ہو اور وہ اس کا ذکر کرنا پسند کرتا ہو تو ایسے شخص کو بتانا چاہئے کہ یہ بات غلط ہے۔

۴۸۴۵-آیت کی تشریح......ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، عیسیٰ بن سالم ابو سعید شاشی، ابو الملیح رقی کی سند سے میمون کا قول بیان کیا کہ

قرآن میں سورۂ واقعہ میں آیت "خافضة رافعة" "جھکانے والی بلند کرنے والی" کا مطلب ہے کہ وہ قیامت بعض کو جھکا دے گی اور کچھ کو بلند کرے گی۔

۴۸۴۶-گھوڑے پر سوار اپنے ساتھ پیدل کسی کو نہ چلائے......ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، عیسیٰ بن سالم، ابو الملیح کی سند سے میمون کا قول بیان کیا کہ سب سے پہلے جو شخص سوار ہو کر چلا اور اس کے ساتھ پیدل دوسرا شخص تھا وہ اشعث بن قیس کندی تھا، میں نے اسلاف کو دیکھا کہ وہ کسی ایسے آدمی کو دیکھتے تو کہتے اللہ تعالیٰ اسے قتل کرے اس طرح کہ اس کا خون معاف ہو۔ (یعنی اس طریقے کو پسند نہیں کیا جاتا تھا)

۴۸۴۷-کتان کا کپڑا مت پہنو......ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، عیسیٰ بن سالم، ابو الملیح کی سند سے بیان کیا کہ مجھے میرے ایک ساتھی نے بتایا کہ وہ میمون کے ساتھ جا رہا تھا اور اس نے کتان کے کپڑے پہنے ہوئے تھے کہنے لگے کہ کیا تجھے پتہ ہے کہ کتان کے کپڑے یا تو مالدار آدمی پہنتا ہے یا تعزیت کے لئے بیٹھا ہوا شخص (جس کا کوئی مر گیا ہو)

۴۸۴۸-رزق حلال کما کر صدقات دینے کی فضیلت......احمد بن جعفر نے عبیداللہ بن احمد، عبداللہ بن کریم بن حیان، ابو الملیح کی سند سے میمون بن مہران کا قول بیان کیا کہ مجھے یہ بھی پسند نہیں کہ باب الرھا سے لیکر حران تک سفر میں میرے پاس پانچ درھم بھی ہو۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اپنے گھر میں دروازہ بند کر کے بیٹھ جاؤ اور دیکھو کہ اللہ کا رزق آتا ہے یا نہیں میں نے کہا جی ہاں اگر کسی کا یقین مریم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسا ہو تو ضرور آئیگا اور فرمایا اگر کوئی شخص رزق کمائے اور صرف حلال کمائے اور واجب ہونے والا صدقہ زکوۃ نکالے تو وہ نہ امیروں کا محتاج ہوگا اور نہ غریبوں کا۔

میمون اس آیت ''بیشک صابرین کو ان کا اجر بغیر حساب دیا جائیگا'' (الزمر آیت ۱۰۲)

کے بارے میں فرماتے تھے کہ دونوں ہاتھوں سے بھر بھر کر دیا جائے گا۔

۴۸۴۹- جوانی کو اللہ کی فرمانبرداری میں لگاؤ...... ہمیں حبیب بن حسن نے عبداللہ بن محمد بغوی، عیسیٰ بن سالم، ابوالملیح کی سند سے میمون بن مہران کا قول نقل کیا کہ ہم ان کے گرد بیٹھے تھے انھوں نے فرمایا اے جوانو! تم اپنی قوت وجوانی اور نشاط کو اللہ کی فرمانبرداری میں لگاؤ۔ اے بوڑھو! ہمیشہ طاعت میں رہو۔

۴۸۵۰- زندگی میں صدقہ کرنا اہم ہے...... ہمیں عبدالرحمٰن بن محمد بن سیاہ الواعظ نے جعفر بن احمد بن فارس، عبدالرحمٰن بن عمر، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے میمون بن مہران کا قول بیان کہ

میں زندگی میں ایک درہم صدقہ کروں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میری موت کے بعد سو درھم میری طرف سے صدقہ کیا جائے۔

۴۸۵۱- ذکر اللہ کے دو درجے...... ہمیں احمد بن السندی نے جعفر بن محمد فریابی، ابونعیم حلبی، ابوالملیح رقی کی سند سے بیان کیا ہے کہ

میمون بن مہران کہتے ہیں کہا جاتا ہے کہ ذکر تو دو ذکر ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کا زبان سے ذکر کیا جائے اور اس سے افضل یہ کہ جب کوئی گناہ کرنے لگے تو اللہ کو یاد کرلے۔ (چنانچہ باز آجائے)

۴۸۵۲- مسلمان اور کافر تین باتوں میں مشترک ہیں...... احمد بن اسحٰق نے حسن بن جہم، حسین بن فرج، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا۔ کہ امانت اسے واپس کی جائے جس کی ہے امانت رکھوانے والا مسلمان ہو یا کافر یہ کہ والدین مسلمان ہوں یا کافر ان سے حسن سلوک کیا جائے اور جس سے عہد کیا جائے اسے پورا کیا جائے مسلمان ہو یا کافر۔

۴۸۵۳- کرائے کے گدھے...... ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے محمد بن قاسم بن ھاشم، بن سعید، ابراہیم بن سعید، ھلال بن علاء، سفیان، خلف بن حوشب کی سند سے بیان کیا کہ

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ اگر ہم کرائے کے گدھوں پر سوار نہ ہوتے تو ہم آل فلاں اور اھل شام کو سلام کرآتے۔

۴۸۵۴- رب کے خوف سے آسمان نہیں دیکھا...... ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید، ھلال بن علاء، عبداللہ بن جعفر، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ میمون بن مہران کہتے ہیں کہ میں نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی آنکھوں سے اپنے رب کے خوف کی وجہ سے آسمان تک کو نہیں دیکھا۔

۴۸۵۵- حجاج اور حسن بصری رحمہ اللہ...... ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید، ھلال عن ابیہ، محمد بن ایوب کی سند سے بیان کیا کہ میمون بن مہران کہتے ہیں کہ حجاج بن یوسف نے حسن بصری کو بلوایا وہ ان کے بارے میں کچھ سوچ چکا تھا۔ حسن نے آکر اسے کہا کہ

حضرت آدم اور تمہارے درمیان کتنے آباؤ اجداد ہیں اس نے کہا بے شمار ہیں۔ حسن نے پوچھا کہ وہ اب کہاں ہیں؟ یہ سن کر حجاج نے سر جھکا لیا اور حسن وہاں سے چلے گئے۔

۴۸۵۶-میمون کی اصول پسندی......ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید، محمد بن علی مری، ابو یوسف رقی، مروان، عن شیخ بنی شیبان یقال لہ ابراہیم کی سند سے بیان کیا کہ

میمون بن مہران سلیمان بن عبدالملک یا ہشام کے پاس اس کے گھر گئے انھوں نے اسے حاکموں والا اسلام نہیں کیا پھر فرمایا اے امیر المؤمنین یہ نہ سمجھنا کہ میں جاہل ہو گیا ہوں بلکہ والی کو اس وقت حاکم والا اسلام کیا جاتا ہے جب وہ فیصلے کرنے کے لئے دربار میں بیٹھے۔

۴۸۵۷-عمر بن عبدالعزیز کی نصیحت......ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید، احمد بن بزیغ، یعلی بن عبید، ھارون ابو محمد بربری کی سند سے بیان کیا کہ میمون بن مہران کو عمر بن عبدالعزیز نے الجزیرہ کا عامل بنا کر بھیجا تو انھوں نے استعفیٰ پیش کر دیا اور لکھا کہ آپ نے میرے ذمے وہ کام لگا دیا ہے جس کی مجھے طاقت نہیں کہ میں لوگوں کے فیصلے کروں اور میں کمزور بوڑھا شخص ہوں۔ عمر بن عبدالعزیز نے انھیں لکھا کہ اچھے خراج میں سے وصول کرو اور جو تمہارے سامنے ظاہر ہو وہ فیصلہ کرو جو معاملہ ملتبس ہو اسے میری طرف بھیج دو، اس لئے کہ لوگ جس معاملے کو مشکل سمجھتے ہیں اس کو چھوڑ دیتے ہیں اس طرح تو نہ دین قائم ہو اور نہ دنیا۔

۴۸۵۸-غلام کو سزا مت دو......ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن عثمان حربی، ابوالملیح رقی کی سند سے بیان کیا کہ

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ غلام کو سزا مت دو اور نہ ہر غلطی پر اسے مارو لیکن یہ بات اسے ذہن نشین کرا دو کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو تم اسے سزا دو اور اسے پھر وہ غلطیاں یاد دلاؤ جو اس نے تمہارے اور اس کے درمیان کی ہیں۔

۴۸۵۹-اونٹ اور مؤمن......ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، علی بن ثابت، جعفر کی سند سے بیان کیا کہ میمون بن مہران کہتے ہیں کہ سمجھدار لوگ کم نہیں ہیں کوئی شخص اپنے معاملے پر اس وقت تک غور نہیں کرتا جب تک وہ لوگوں کی طرف اور ان کو دیئے گئے حکم کی طرف نہ دیکھ لے اور پھر وہ کہتا ہے کہ یہ سب لوگ ان اونٹوں کی طرح ہونے کے سوا کچھ نہیں ہیں کہ جن کے لئے صرف وہی چیز ہے جو ان کے پیٹ میں ہے حتی کہ وہ جب ان لوگوں کی غفلت کو دیکھتا ہے تو اپنے آپ کی طرف دیکھتا ہے اور کہتا ہے کہ خدا کی قسم میں ان کے شر کو دیکھنے کے بعد خود کو صرف ایک اونٹ ہی دیکھتا ہوں۔ (یعنی وہ شخص جو غور کر رہا ہے وہ یہ کہہ رہا ہے)

۴۸۶۰-گناہ اور دل کا سیاہ دھبہ......ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ جب کوئی بندہ ایک گناہ کرتا ہے تو اس گناہ کی وجہ سے اس کے دل پر ایک کالا نقطہ لگ جاتا ہے، چنانچہ توبہ کر لے تو وہ اس کے دل سے مٹا دیا جاتا ہے تو مؤمن کا دل آئینہ کی طرح نظر آتا ہے، اگر شیطان کسی طرف سے آتا ہے تو وہ مؤمن اسے دیکھ لیتا ہے اور جو شخص گناہوں کے پیچھے چلتا ہے تو اس کے دل پر ایک کالا نقطہ لگ جاتا ہے اور وہ اس کے دل پر گناہ کی وجہ سے مسلسل لگتا رہتا ہے حتی کہ وہ بالکل کالا ہے۔

۴۸۶۱-انسان متقی کب بنتا ہے؟...... ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحق، قتیبہ، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ۔ میمون بن مہران کہتے ہیں کہ کوئی شخص متقی اس وقت تک نہیں بنتا جب تک کہ وہ اپنا محاسبہ کاروباری شریک کے محاسبے سے زیادہ سخت نہ کرے کہ وہ یہ جان لے کہ یہ کھاتا کہاں سے ہے۔ پیتا کہاں سے ہے؟ حلال سے کھا رہا ہے یا حرام سے؟ہم۔

۴۸۶۲-مال کی تین خصلتیں...... ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحق، قتیبہ، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ میمون بن مہران کہتے ہیں کہ مال میں تین خصلتیں ہیں اگر کوئی شخص ایک خصلت سے بچ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ باقی دو سے بچ جائے۔ اگر دو سے بچ جائے تو اسے چاہیے ہے کہ وہ تیسری سے بچ جائے۔

مال کیلئے ضروری ہے کہ اس کی بنیاد حلال سے ہو' چنانچہ تم میں سے جو شخص کمائی کرے اسے چاہیے کہ حلال کے علاوہ دوسرے ذریعے سے نہ کمائے۔ جب اس خصلت سے بچ جائے تو اسے چاہیے کہ اپنے مال کے حقوق ادا کرے جب اس سے بھی بچ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ خرچ میں نہ تو اسراف کرے اور نہ بے حد کنجوسی۔

جعفر کہتے ہیں کہ میں نے میمون کو یہ فرماتے سنا کہ آسان روزہ کھانا اور پینا چھوڑ دینا ہے۔

۴۸۶۳-صبر سے ہی بھلائی حاصل ہوتی ہے...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحیٰی بن عثمان حربی، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا ہے کہ۔ میمون بن مہران کہتے ہیں کہ کوئی شخص بھلائی کو بغیر صبر کئے حاصل نہیں کر سکتا نبی ہو یا کوئی اور ہو۔

۴۸۶۴-تقویٰ سے بھلائی ملتی ہے...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحیٰی بن عثمان ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ ـــــــ میمون بن مہران کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے ان سے کہا کہ جب تک آپ موجود ہیں لوگ بھلائی میں رہیں گے میمون نے فرمایا کہ یہ لوگ بھلائی میں اس وقت تک رہیں گے جب تک کہ یہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں گے۔

۴۸۶۵-دنیا خواہشات اور شیاطین سے اٹی ہوئی ہے...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد یحیٰی بن عثمان، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ ـــــــ میمون بن مہران کہتے ہیں کہ دنیا میٹھی اور ہری بھری ہے اور اس کو خواہشات اور شیطان سے بھر دیا گیا ہے جو کہ حاضر اور چالاک دشمن ہے۔ آخرت کا معاملہ آنے ہی والا ہے اور دنیا کا معاملہ جلد جانے والا ہے۔

۴۸۶۶-میمون کا صبر...... ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید رقی، ابوعمر وھلال، الخضر، ابن علیہ، یونس یعنی ابن عبید کی سند سے بیان کیا کہ

میمون کے علاقے کی طرف طاعون پھیلا ہوا تھا میں نے ان کی خیریت لینے کیلئے انہیں خط لکھا خط کا جواب آیا تو انھوں نے لکھا تھا کہ میرے گھر والوں اور خواص میں سے سترہ آدمی طاعون میں وفات پا چکے ہیں اور میں مصیبت کے آنے کو ناپسند کرتا ہوں اور جب وہ ختم ہو جائے تو مجھے اس بات سے خوشی نہیں ہوتی کہ مصیبت نہ ہوتی' البتہ تم کتاب اللہ سے تعلق مضبوط رکھو کیونکہ لوگوں نے اسے چھوڑ دیا ہے اور لوگوں کے قصے کہانیاں اپنالی ہیں اور خبردار تم دین میں ریاکاری سے بچنا۔

۴۸۶۷-بھلائی کے خصائل...... ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید، احمد بن بزیغ رقی، ابو بزیغ، عمرو بن میمون بن مہران کی سند سے

بیان کیا ہے کہ
میں اور میرے والد طواف کررہے تھے کہ ایک بزرگ آئے اور میرے والد سے گلے ملے ان کے ساتھ ایک نوجوان بھی تھا۔ میرے والد نے پوچھا یہ کون ہے؟ انھوں نے کہا میرا بیٹا ہے۔ میرے والد نے پوچھا تمھاری اس سے رضا کیسی ہے؟ انھوں نے کہا کہ بھلائی کی تمام خصلتیں اس میں دیکھ چکا ہوں ایک خصلت باقی ہے وہ یہ کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ مرجائے اور مجھے اس کی موت کا اجر ملے۔ میرے والد جب ان سے الگ ہوئے تو میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ یہ مکحول تھے۔

۴۸۶۸- **دنیا کے موجودہ حال میں موت بہتر ہے**...... ہمیں ابوبکر آجری نے عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسن، منقذ بن بکر، مسمع بن عاصم، ہشام بن حسان کی سند سے بیان کیا کہ
میمون بن مہران کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں ایک راہب آیا تو انھوں نے راہب سے فرمایا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ تم ہر وقت روتے رہتے ہو، ایسا کیوں ہے اس نے کہا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ انھیں دین سے زیادہ کوئی چیز اہم نہیں لگتی تھی اور اب یہ حال ہے انھیں دنیا سے زیادہ کوئی چیز اہم نہیں لگتی لھذا میں جان گیا ہوں کہ آج کل موت ہر نیک وبد کے لئے بہتر ہے۔ جب وہ راہب چلا گیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا کہ اے ابوایوب یہ راہب سچ کہتا ہے۔

۴۸۶۹- **فاسق درندے کی طرح ہے**...... ہمیں محمد بن احمد نے حسن بن محمد، ابوزرعہ رازی، سعید بن حفص نفیلی، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ
میمون کہتے ہیں کہ فاسق شخص درندے کی طرح ہے کہ اگر تم نے اسے زخم کھا کر اس کا راستہ چھوڑ دیا تو گویا آپ نے درندے کو مسلمانوں پر چھوڑ دیا۔

۴۸۷۰- **آخرت میں مرتبہ پہچاننے کا طریقہ**...... ہمیں محمد بن احمد نے حسن بن احمد، ابوزرعہ، عبدالجبار بن عاصم، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ ...... میمون فرماتے ہیں کہ جسے یہ بات پسند ہو کہ وہ یہ جان لے کہ کل (بروز قیامت) اس کا مرتبہ کیا ہوگا تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے دنیا میں کئے اعمال کو دیکھ لے اُسے انہی اعمال کے مرتبے پر اتارا جائیگا۔

۴۸۷۱- **زمین پر زندہ لہجنا محبت الٰہیہ کے ساتھ ہو**...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن سعید، جعفر بن محمد راہبی، عمرو بن عثمان، فیاض رقی، جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ
جب مؤدت (محبت) ثابت ہو جائے تو کوئی حرج نہیں اگرچہ طویل عرصے ٹھہرنا ہو۔

۴۸۷۲- **مقروض کا مسئلہ**...... ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے، عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، عبداللہ بن میمون رقی، حسن ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ
میمون فرماتے ہیں کہ مقروض کو اپنے اوپر اپنے پیٹ یا پیٹھ سے زیادہ ھلاکت سمجھو۔

۴۸۷۳- **میمون اور صوفیاء کا لباس**...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، عبداللہ بن میمون، حسن، حبیب بن ابی مرزوق کی سند سے بیان کیا کہ
میں نے میمون بن مہران کو کپڑوں کے نیچے اون کا جبہ پہنے دیکھا تو میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا ہاں اس بارے

میں کسی کو نہ بتانا۔

۴۸۷۴-اللہ تعالیٰ مغفرت کرتا ہے عار نہیں د تا...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، یحیٰی بن عثمان، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔ میمون فرماتے ہیں کہ جو شخص چھپ کر گناہ کرے اسے چاہیے کہ چھپ کر توبہ کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ معاف فرماتے ہیں عار نہیں ۔لیکن لوگ عار دیتے ہیں اور معاف نہیں کرتے۔

۴۸۷۵-عیوب نکالنے والے بدترین لوگ ہیں...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ عبداللہ بن میمون، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ میمون فرماتے ہیں کہ بدترین لوگ وہ ہیں جو عیب نکالتے ہیں اور کتان کپڑے کو مالدار پہنتا ہے یا پھر گمراہ۔

۴۸۷۶-قوم مجلسوں میں گناہ اس کی بربادی کی نشانی ہیں...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، عبداللہ بن میمون، کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔ میمون فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم اپنی کمر کو ہلکا کر یہ جو کچھ تو اٹھائے ہوئے ہے کسی پر ظلم، کسی کا مال اور کسی کو گالیاں (ان سب کا وبال) تو اپنی کمر پر اٹھائے ہوئے ہے اسے ہلکا کر۔ اور فرمایا کہ تمہارے اعمال کم ہیں لھٰذا تم اعمال کو ہی خالص کرلو اور فرمایا کسی قوم کی مجلسوں میں جو گناہ کے کام ہونا شروع ہوتے ہیں یہ ان کی بربادی کے وقت ہوتا ہے۔

۴۸۷۷-سب سے بڑا مشکل وقت...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، نصر بن یزید، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔ ایک دن میمون نے یہ آیت پڑھی اور آج کے دن مجرمین ممتاز (الگ) کئے جائیں گے (سورۂ یٰس آیت ۵۹) تو ان پر رقت طاری ہوگئی حتی کہ رونے لگے پھر فرمایا اس واقعہ سے زیادہ مشکل وقت بھی مخلوق پر نہیں آیا ہوگا۔

۴۸۷۸-چار مسلکوں پر گفتگو مت کرو...... ہمیں محمد بن بدر نے حماد بن مدرک، سہل بن بکار، ابوعوانہ کی سند سے اور ابراہیم بن عبداللہ نے اپنی سند سے بیان کیا کہ

میمون بن مہران فرماتے ہیں کہ چار مسلکوں کے بارے میں گفتگو مت کر (۱) حضرت علی (۲) حضرت عثمان (۳) تقدیر (۴) نجوم۔

۴۸۷۹-غیر اسلامی خواہش مت کرو...... ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ میمون فرماتے ہیں ہر اس خواہش سے بچو جسے اسلام کے علاوہ کچھ اور نام دیا جاتا ہو۔

۴۸۸۰-حضرت علیؓ افضل یا حضرت ابوبکرؓ...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، سلیمان ابن توبہ، شبابہ، فرات بن سائب کی سند سے بیان کیا کہ

میں نے میمون بن مہران سے سوال کیا کہ آپ کے نزدیک حضرت علیؓ افضل ہیں یا حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ؟ یہ سن کر ان پر کپکپاہٹ طاری ہوگئی حتی کہ ان کے ہاتھ سے ان کی لاٹھی گر گئی پھر انھوں نے فرمایا میں نہیں سمجھتا کہ میری زندگی کسی ایسے زمانے تک ہے جو ان دونوں کے زمانوں کے برابر ہو، ان دونوں کے بارے میں سوال کرنا چھوڑ دو یہ لوگ اسلام کی بنیاد اور جماعت اسلام کے روح رواں تھے۔

میں نے پھر پوچھا کہ حضرت ابوبکر پہلے اسلام لائے تھے یا حضرت علی؟ انھوں نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر تو بحیرہ راہب کے زمانے سے ہی نبی کریم ﷺ پر ایمان لے آئے تھے جس وقت نبی کریم ﷺ وہاں سے گزرے تھے اور اس کا حضرت خدیجہ کو معلوم ہوا

اور انھوں نے آنحضرت ﷺ سے نکاح کیا تھا۔ یہ سب حضرت علی کی پیدائش سے بھی پہلے کی بات ہے۔ اس بات کو میمون نے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس کی سند سے بیان فرمایا ہے۔

۴۸۸۱- **میمون کی روایت کردہ حدیث**...... ہمیں عبدالملک بن حسن المعدل نے ابومسلم کشی، حکم بن مروان، فرات بن سائب کی میمون بن مہران، عبداللہ بن عمرؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص کسی پھلدار درخت کے نیچے اکیلا کھڑا ہو اور یہ کہ پڑوسی کی نہر کے کنارے اکیلا کھڑا ہو۔[1]

۴۸۸۲- **چغلخوری، غیبت کرنا اور سننا ممنوع عمل ہیں**...... ہمیں حبیب بن حسن اور فاروق خطابی نے ایک مجمع میں ابومسلم، حکم بن مروان، فرات بن سائب میمون بن مہران، حضرت ابن عمرؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے چغلخوری، غیبت کرنے اور غیبت سننے سے منع فرمایا۔[2]

۴۸۸۳- **حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی اسلام میں اہمیت**...... ہمیں عبدالملک بن حسن نے ابومسلم، حکم بن مروان، فرات بن سائب میمون بن مہران، حضرت ابن عمرؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ کسی شخص کو کسی کام سے بھیج رہے تھے حضرت ابوبکرؓ ان کے دائیں جانب اور حضرت عمر بائیں جانب موجود تھے۔ حضرت علیؓ نے عرض کی کہ ان حضرات میں سے کسی کو بھیج دیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا انھیں کیسے بھیج دوں یہ لوگ اسلام کے لئے ایسے ہیں جیسے سماعت اور بصارت بدن کے لئے ضروری ہے۔[3]

۴۸۸۴- ہمیں عبداللہ بن جعفر نے اسماعیل بن عبداللہ، محمد ابن کثیر، سلیمان بن کثیر، فرات بن سائب کی سند سے بھی یہی حدیث بیان کی ہے۔ یہ تین احادیث فرات بن سائب کا میمون سے تفرد ہے۔

۴۸۸۵- **میقات حج**...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، کثیر بن ہشام کی سند سے اور ہمیں محمد بن احمد علی نے اپنی سند سے میمون بن مہران، ابن عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ

نبی کریم ﷺ نے ذوالحلیفہ کو اہل مدینہ کے لئے، اہل یمن کے لئے یلملم کو، اہل شام کے لئے جحفہ کو، طائف کے لئے قرن کو میقات قرار دیا۔

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں مجھے ہمارے اصحاب نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ذات عرق کو اہل عراق کے لئے میقات بنایا۔ یہ حدیث صحیح ہے میمون سے ثابت ہے ہم نے اسے جعفر کی سند کے علاوہ کسی اور سے نہیں لکھا۔

۴۸۸۶- **مجوسیوں کا حلیہ**...... ہمیں سلیمان بن احمد نے احمد بن عبدالرحمن بن عقال الحرانی، ابوجعفر نفیلی، معقل بن عبداللہ، میمون بن مہران، حضرت ابن عمر کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ کے سامنے مجوسیوں کا ذکر کیا گیا تو فرمایا کہ وہ اپنے کپڑے (شلوار وغیرہ کے پائنچے) لٹکاتے اور ڈاڑھیاں

۱۔ الكامل لابن عدى ۵/۱۶۷۲. والضعفاء للعقيلى ۳/۴۵۸.

۲۔ تاريخ بغداد ۸/۲۲۶. ومجمع الزوائد ۸/۹۱.

۳۔ مجمع الزوائد ۹/۵۲.

منڈواتے ہیں۔ یہ حدیث سننے کے بعد حضرت ابن عمر اپنے پائنچے اس طرح کاٹ دیتے تھے جیسے ہم بکری کاٹ دیتے ہیں[1]

۴۸۸۷- مال کے دفاع میں قتل ہونا شہادت ہے...... ہمیں ابوبکر طلحی نے عروہ بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، مروان بن معاویہ، یزید بن سنان، میمون بن مہران، حضرت ابن عمر کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس کے مال کا ارادہ کیا جائے (چھیننے کا) اور وہ اس کی مزاحمت میں لڑے اور قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے[2]

۴۸۸۸- آخری زمانے میں حلال درھم اور بااعتماد بھائی ناپید ہونگے...... ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید حرانی، ابوفروہ رھاوی عن ابیہ، محمد بن ایوب رقی، میمون بن مہران، حضرت ابن عمرؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخری زمانے میں ایسا بہت کم ہوگا کہ حلال کا درھم ملے یا ایسا بھائی جس پر اعتماد کیا جا سکے۔[3]

۴۸۸۹- سب سے برا مال...... ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید، ابوفروہ رھاوی عن ابیہ، محمد بن ایوب رقی، میمون بن مہران، حضرت ابن عمرؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانے کا سب سے برا مال غلام ہوں گے۔[4]

۴۸۹۰- مؤمن کی فراست...... ہمیں حبیب بن حسن نے احمد بن عیسیٰ بن سکن، احمد بن محمد بن عمر یمانی، عمارہ بن عقبہ، فرات بن سائب، میمون بن مہران، حضرت ابن عمرؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔[5]

۴۸۹۱- حضرت علی المرتضیٰؓ کی فضیلت...... ہمیں محمد بن احمد بن محمد نے احمد بن عبدالرحمٰن سقطی، یزید بن ھارون، ابوالمعلی الجوزی، میمون بن مہران کی سند سے بیان کیا کہ

۱۔ السنن الکبری للبیهقی ۱/۱۵۱. وفتح الباری ۱۰/۳۴۷. واتحاف السادة المتقين ۲/۴۰۹.

۲۔ سنن أبی داؤد، کتاب السنة باب ۳۱. وسنن الترمذی ۱۴۲۰، ۱۴۲۱. وسنن النسائی ۷/۱۱۵. وسنن ابن ماجه ۲۵۸۲. والسنن الكبرى للبيهقى ۸/۱۸۷. والترغيب والترهيب ۲/۳۳۹. وتاريخ بغداد ۹/۹۰.

۳۔ البداية والنهاية ۹/۳۱۹. وكنز العمال ۹۱۹۷.

۴۔ الكامل لابن عدى ۶/۲۲۴۳. والبداية والنهاية ۹/۳۱۹. والموضوعات لابن الجوزى ۲/۲۳۵. والأسرار المرفوعة ۲۶۶۵. والاحاديث الضعيفة ۴۰۷. وكنز العمال ۲۵۱۰۱.

۵۔ سنن الترمذی ۳۱۲۷. والمعجم الكبير للطبرانى ۸/۱۲۱. ومسند أبى حنيفة ۱/۱۸۹. واتحاف السادة المتقين ۶/۵۴۴، ۷/۲۵۹. وفتح البارى ۱۲/۳۸۸. وتفسير ابن كثير ۱/۴۷۹، ۴/۴۶۱. والفوائد المجموعة ۲۴۳. وتنزيه الشريعة ۲/۳۰۵. وكشف الخفا ۱/۴۲. والدر المنثور ۴/۱۰۳.

حضرت علی نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ تم اھل سماء میں امین ہو اور اھل ارض میں امین ہو۔[1]

۴۸۹۲-حالت حیض کی طلاق کا حکم...... ہمیں سلیمان بن احمد نے عیسیٰ بن سائم، ابوالملیح رقی، میمون بن مہران کی سند سے (باقی سند معلوم نہیں) بیان کیا کہ

ایک صحابی نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ اس سے رجوع کرلو، اس سے مباشرت نہ کرنا، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے، پھر جب وہ حالت طہر میں آ جائے تو چاہو تو اسے طلاق دے دینا اور چاہو تو روک لینا۔

۴۸۹۳- روزے اور احرام میں پچھنا لگوانا...... ہمیں قاضی ابواحمد اور فاروق خطابی اور حبیب بن حسن نے ابومسلم کشی، محمد بن عبداللہ انصاری، حبیب ابن الشہیداء، میمون بن مہران، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے پچھنا لگوایا اور اس وقت آپ ﷺ حالت احرام میں روزے سے تھے۔

۴۸۹۴-درندوں اور شکاری پرندوں کا گوشت...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد کی سند سے اور میرے والد نے اپنی سند سے میمون بن مہران، حضرت ابن عباس کے حوالے سے نقل کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے پنجے والے درندوں اور پنجوں والے پرندوں کا گوشت کھانا منع فرمایا ہے۔[2]

۴۸۹۵-"روافض" کے بارے میں وعید...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن اسامہ، احمد بن یونس، عمران بن زید، حجاج بن تمیم، میمون بن مہران، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک قوم ہوگی جس کا لقب "رافضہ" ہوگا وہ لوگ اسلام کو چھوڑ چکے ہوں گے حالانکہ اس کا نام لیتے ہوں گے۔ چنانچہ ان سے قتال کرنا کیونکہ وہ مشرک ہیں۔[3]

۴۸۹۶-"روافض" حب اھل بیت کے دعویدار مشرک...... سلیمان بن احمد نے ابوزید قراطیسی، عمرو بن ابی الطاھر، یوسف بن عدی، حجاج بن تمیم، میمون بن مہران، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا کہ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے ارشاد فرمایا کہ اے علی! میری امت میں ایک قوم ہوگی جو ہمارے اہل بیت سے محبت کا دعویٰ کرے گی ان کا لقب "رافضہ" ہوگا ان سے قتال کرنا، یہ لوگ مشرک ہیں۔[4]

۴۸۹۷-انبیاء اور صحابۂ کرامؓ کو گالیاں دینے والے کو سب سے زیادہ عذاب ہوگا...... ہمیں حبیب بن حسن نے فاروق،

---

[1] الجامع الكبير للسيوطى ۲/۳۱۔

[2] سنن الترمذى ۱۴۷۷ ومسند الامام احمد ۱/۱۴۷، ۱۹۴، ۲۲۴، ۲۸۹، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۷۳، والسنن الكبرى للبيهقى ۱/۲۵، ۵/۳۳۸، والمستدرك ۲/۴۰۔

[3] السنة لابن أبى عاصم ۲/۴۷۵، وتنزيه الشريعة ۲/۵۹، ۲۲۴، وميزان الاعتدال ۲۲۸۳، والعلل المتناهية ۱/۱۲۰۔

[4] المعجم الكبير للطبرانى ۱۲/۲۴۲، ومجمع الزوائد ۱۰/۲۲، والعلل المتناهية ۱/۱۶۰۔

شیبان بن فروخ، محمد بن زیاد، میمون بن مہران، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپ ﷺ اس وقت کھڑے ہوئے تھے قیامت کے دن سب سے سخت عذاب میں مبتلا وہ ہوں گے جو انبیاء کو گالیاں دیتے ہیں، پھر وہ لوگ جو میرے صحابہ کرام کو گالیاں دیتے ہیں اور پھر وہ لوگ جو عام مسلمانوں کو گالیاں دیتے ہیں [1]

۴۸۹۸- جنازے کی چار تکبیریں...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے محمد بن عبداللہ رستہ، شیبان بن فروخ، محمد بن زیاد، میمون بن مہران، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے ایک جنازہ پڑھایا اور اس پر چار تکبیریں کہیں اور فرمایا کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کے جنازے پر چار تکبیریں کہی تھیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کے جنازے پر اور حضرت صہیب نے حضرت عمرؓ کے جنازے پر چار تکبیریں کہیں تھیں۔

۴۸۹۹- نجاست کی کچھ مقدار کا معاف ہونا...... ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے احمد بن حماد بن سفیان، عثمان بن حفص، محمد بن زیاد، میمون بن مہران، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے حضرت عائشہؓ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ فرمایا:

کبھی کبھار میں نبی کریم ﷺ کے کپڑوں سے منی کھرچتی تھی اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے۔"[2] (نوٹ اس سے مراد یقیناً معمولی سی مقدار کی منی ہے جیسا کہ احناف ثابت کرتے ہیں۔)

۴۹۰۰- ہنستے ہوئے گناہ کرنے والا روتے ہوئے جہنم میں جائے گا...... ہمیں احمد بن سندی نے عمر بن ایوب، ابوابراہیم الترجمان، محمد بن یزید یشکری، میمون بن مہران، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو گناہ کرتے ہوئے ہنسے وہ روتے ہوئے جہنم میں داخل ہوگا۔[2]

۴۹۰۱- علماء و حکام ٹھیک ہو جائیں تو سب ٹھیک ہو جائیں...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی نے مسلم بن خالد الیلی، عمر بن مکی، محمد بن زیاد، میمون بن مہران، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، لوگوں میں دو قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ اگر وہ ٹھیک ہو جائیں تو سب ٹھیک ہو جائیں ایک علماء دوم حکام۔

۴۹۰۲- سورۂ کافرون پڑھ کر سونے کی فضیلت...... ہمیں سلیمان بن احمد نے حسین بن اسحٰق تستری، جبارہ بن مغلس، حجاج بن تمیم، جزری، میمون بن ان، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک کلمہ نہ بتاؤں جو تمہیں اللہ سے شرک کرنے سے محفوظ رکھے گا "قل یا ایہا الکفرون (الخ) سوتے وقت پڑھا کرو"۔[3]

---

[1] اتحاف السادة المتقين ۱/۳۰۳. والترغيب والترهيب ۱۶۸/۳. ومشكاة المصابيح ۴۵۰۹.

[2] الاحاديث الضعيفة ۴۷.

[3] الدر المنثور ۴۰۵/۶. ومجمع الزوائد ۱۲۱/۱۰. والمطالب العالية ۳۸۱۱. والمعجم الكبير للطبراني ۲۴۱/۱۲. وميزان الاعتدال ۱۷۲۸

۴۹۰۳۔تین آدمیوں کی نمازیں قبول نہیں.......ہمیں احمد بن عبید اللہ نے عبد اللہ بن وہب، یمان بن سعید، خالد بن یزید القسری عمرو بن میمون بن مہران عن ابیہ، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگوں کی اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرتا اور نہ ہی فرشتے ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ (۱) نشہ میں مبتلا شخص جب تک کہ وہ نشہ سے ہوش میں نہ آجائے، (۲) جنبی شخص جب کہ غسل کر کے پاک نہ ہو جائے، (۳) زعفران سے خود کو رنگنے والا جب تک کہ اسے دھو نہ دے۔[۱]

(۲۵۴) حضرت یزید بن الاصم[۲]

انہی بزرگوں میں اللہ سے رجوع رکھنے والے قائم اللیل والنہار حضرت یزید بن اصم بھی ہیں۔

۴۹۰۴۔حضرت عائشہؓ کی نصیحت.......ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، کثیر ابن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ

یزید بن اصم فرماتے ہیں کہ میری حضرت عائشہؓ سے ملاقات ہوئی وہ مکہ سے تشریف لا رہی تھیں اور میں اور ان کے بھانجے جو طلحہ بن عبید اللہ کے بیٹے تھے ان سے یوں ملے کہ ہمارے اوپر مدینہ میں ایک دیوار گر گئی تھی جس سے ہمیں چوٹیں آئی تھیں چنانچہ ان کو خبر ملی تو وہ آئیں اپنے بھانجے کو خوب ڈانٹا اور پھر میری طرف متوجہ ہوئیں اور بڑی اچھی نصیحتیں فرمائیں کہنے لگیں کہ

کیا تمہیں نہیں پتہ کہ اللہ تمہیں یہاں لایا اور اپنے نبی کے گھر میں ٹھہرایا۔ میمونہ چلی گئیں واللہ اور اس نے اپنی رسی تمہاری گردن پر ڈال دی ہے۔ وہ بڑی اچھی نیک اور صلہ رحمی کرنے والی خاتون تھیں۔

۴۹۰۵۔حضرت عمرؓ کا اصلاحی طریقہ کار.......ہمیں عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن سہل، عبد اللہ بن عمر، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ

یزید بن اصم فرماتے ہیں کہ ایک شخص بڑا طاقتور تھا وہ اپنی طاقت کی بناء پر ہی حضرت عمرؓ کے پاس وفد لے کر آیا تھا یہ شامی تھا ایک دن حضرت عمر کو وہ نظر نہ آیا تو اس کے بارے میں پوچھا تو پتہ چلا کہ وہ شراب کے نشے میں مست کہیں موجود ہے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے کاتب کو بلوایا اور فرمایا کہ لکھو کہ یہ خط عمر بن خطاب کی طرف سے فلاں کے لئے ہے تجھ پر سلامتی ہو۔

میں تمہاری طرف سے حمد کرتا ہوں اس اللہ کی جس کے سوا بندگی کے لائق کوئی نہیں، جو گناہوں کا معاف کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا ہے شدید عقاب اور بڑی طاقت والا ہے اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں، اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر آپ نے اسے بلوایا اور اپنی طرف سے اس کو امن دیا اور پھر ان سب حضرات نے اس کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل کو پھیر دے اور اس کو توبہ کی توفیق دے۔ جب حضرت عمرؓ کا خط اسے ملا تو وہ اسے پڑھتا جاتا اور کہتا جاتا "گناہوں کا معاف کرنے والا" اللہ نے مجھ کو معاف کرنے کا وعدہ کر لیا۔

۱۔ صحیح ابن حبان ۱۲۹۷،۳۷۷. وصحیح ابن خزیمة ۹۴۰. والترغیب والترهیب ۲۸/۳. ۲۶۱. وكنز العمال ۴۳۸۱۴،۴۳۹۲۷.

۲۔ انظر ترجمته في: التاريخ الكبير ۸/ت ۳۱۵۷. والجرح ۹/ت ۱۰۵۵. والجمع ۵۷۹/۲. وأسد الغابة ۱۰۴/۵، وسير النبلاء ۵۱۷/۴. والكاشف ۳ت/ ۶۳۸۶. والاصابة ۹۳۸۱/۳. وتهذيب الكمال ۶۹۹۱. (۸۳/۳۲)

قابل التوب شدید العقاب اللہ نے مجھ کو اپنے عقاب سے ڈرایا ہے۔ ذی الطول ،طول تو خیر کثیر ہے۔ اس طرح وہ اس آیت کو دہراتا اور یہی کہتا رہا پھر رونے لگا اور پھر شراب سے توبہ کر لی اور اچھی توبہ کی۔ جب حضرت عمرؓ کو اس کا یہ حال پتہ چلا تو آپ نے فرمایا۔ اس طرح کیا کرو کہ جب تم لوگ اپنے کسی بھائی کو غلط کام کرتے دیکھو تو اس کو روک دو اور اس سے اچھا برتاؤ کرو اللہ سے دعا کرو کہ اسے توبہ کی توفیق دے۔

۴۹۰۶-ایک شرابی کی توبہ...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے عبداللہ بن سہل، عبداللہ بن عمر، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ ------ یزید بن اصم فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے زمانہ جاہلیت میں شراب پی تو اسے نشہ ہو گیا وہ چاند کو پکڑنے کی کوشش کرنے لگا اس نے اسی حالت میں قسم کھائی کہ وہ اسے اتارے بغیر نہیں رہے گا چنانچہ وہ اچھلتا اور منہ کے بل گرتا جس سے زخمی ہوتا رہا آخر کار تھک کر گرا اور سو گیا۔ جب سو کر اٹھا تو اپنا حال دیکھ کو پوچھا کہ مجھے کیا ہو گیا؟ گھر والوں نے اسے بتایا کہ تم نشے میں چاند اتارنے کی بات کر رہے تھے اچھل کر گرے تو یہ چوٹیں آ گئیں۔ اس نے کہا بھلا بتاؤ کہ شراب نے میری یہ حالت کر دی کہ میں چاند کو اتارنے لگا، خدا کی قسم آج کے بعد شراب کو ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔

۴۹۰۷-یزید بن اصم کا حضرت حسینؓ کو خط...... ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید رقی، ابو عمر وھلال، عمرو بن عثمان، بعض اصحاب، سفیان بن عیینہ کی سند سے بیان کیا کہ

یزید بن اصم نے حضرت حسینؓ بن علیؓ ابن ابی طالب کو خط لکھا، جس وقت وہ مدینہ سے نکل رہے تھے کہ اما بعد! اھل کوفہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کرانا چاہتے ہیں اور جو ٹکڑے ہو جائیں اکثر برباد ہو جاتے ہیں میں تمہارے لئے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تم کہیں آسمانی بجلی سے فخر کرنے والے یا سراب کے پیچھے بھاگنے والے کی طرح نہ ہو جاؤ۔ صبر کرو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور آخرت کا یقین نہ رکھنے والے تمہیں غیر اہم نہیں کر سکتے۔ (یزید بن اصم نے حضرت ابوھریرہ، ابن عباس، عائشہ، میمونہؓ سے روایت کی ہے)

۴۹۰۸-ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، کثیر ابن ہشام، جعفر بن برقان، یزید بن ابراہیم حضرت ابوھریرہ کی سند سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے مجھ سے گمان کے پاس ہوتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب کہ وہ مجھ کو پکارے۔[۱]

۴۹۰۹-ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، یزید بن اصم، حضرت ابوھریرہ کی سند سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں اور تمہارے اموال کی طرف نہیں دیکھتا، لیکن وہ تو تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔[۲]

۴۹۱۰-ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، کثیر ابن ہشام، جعفر بن برقان، یزید بن اصم، حضرت ابوھریرہ کی سند سے مرفوعاً بیان کیا کہ

۱۔ المسند الامام أحمد ۲/ ۵۳۹.

۲۔ سنن ابن ماجة ۴۱۴۳. وصحیح مسلم ۱۹۸۷. ومسند الامام احمد ۲/ ۲۸۵، ۵۳۹. وفتح الباری ۷/ ۲۱۴. ۱۳/ ۳۷۳. واتحاف السادة المتقین ۱/ ۱۵۶. ۳/ ۱۲۵. ۸/ ۲۳۲. ۹/ ۴۴۹. ۱۰/ ۲.

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مالداری سامان کی زیادتی کا نام نہیں لیکن مالداری نفس کی مالداری کا نام ہے واللہ مجھے تم پر غلطی کا خوف نہیں لیکن جان بوجھ کر غلط کرنے کا خوف ہے اور مجھے تم پر فقر کا خوف نہیں لیکن تم پر مالداری اور مال جمع کرنے کا خوف ہے۔[1]

۴۹۱۱- ہمیں ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی نے حارث بن ابی اسامہ، محمد بن کناسہ کی سند سے اور ابوبکر بن خلاد نے جعفر بن برقان یزید بن اصم کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کیا کہ:

نبی کریم ﷺ نے (قیامت کی نشانیوں میں) فرمایا کہ اس وقت فتنے ظاہر ہوں گے اور ھرج بہت زیادہ ہو جائے گا۔ کسی نے پوچھا ھرج کیا ہے یارسول اللہ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ قتل اور علم کا اٹھ جانا؟) یہ بات حضرت عمرؓ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے ان سے سنی وہ فرمارہے تھے کہ علم کا اٹھ جانا کوئی ایسی چیز نہیں کہ لوگوں کے سینوں سے نکال لی جائے لیکن یہ علماء کے ختم ہونے سے ہوگا۔[2]

۴۹۱۲- **اسرافیل صور پھونکنے کے منتظر ہیں**...... ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، عبداللہ ابن عمر بن ابان، مروان بن معاویہ، عبداللہ، یزید بن اصم، حضرت ابوہریرہ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ صور پھونکنے والے فرشتے کو جب سے ذمہ داری سونپی گئی ہے اس نے ابھی تک پلک نہیں جھپکی وہ تیاری کی حالت میں عرش کی جانب منہ اٹھائے ہوئے ہے کہ کہیں وہ پلک جھپکے اور صور پھونکنے کا حکم ہو جائے، گویا اس کی آنکھیں دو چمکتے ستارے ہیں۔[3]

۴۹۱۳- **اپنی آنکھ کا شہتیر**...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن حفص و یحیی بن عثمان، محمد بن حمیر، جعفر بن برقان، یزید بن اصم، حضرت ابوہریرہ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو دیکھتا ہے مگر اپنی آنکھ کے شہتیر کو بھول جاتا ہے۔[4]

۴۹۱۴- **کہو "جو صرف اللہ اکیلا چاہے"**...... ہمیں ابوبکر طلحی نے ابوعمر قتات، ابونعیم، سفیان ثوری، اجلح، یزید بن اصم، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے ایک شخص نے کہا جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کا شریک بنا دیا؟ (بلکہ یوں کہو) جو اللہ تعالیٰ اکیلا چاہے۔[5]

۴۹۱۵- **اپنے بھائی سے کینہ رکھنا ناقابل معافی ہے**...... ہمیں احمد بن یحیی حلوانی نے سعید بن سلیمان، ابوشہاب الخیاط، لیث بن ابی فزارہ، یزید بن اصم، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین باتیں جس شخص میں نہ ہوں اللہ تعالیٰ ان کے سوا ہر گناہ معاف فرما دے گا۔ (ایک) جو اس

---

[1] صحیح البخاری ۸/۱۱۸. وصحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب ۴. وفتح الباری ۱۱/۲۷۱.

[2] مسند الامام أحمد ۲/۴۸۱، ۵۳۹. ومشکل الآثار ۱/۱۲۹.

[3] اتحاف السادۃ المتقین ۱/۴۵۲. والدر المنثور ۵/۳۳۸. وتخریج الاحیاء ۴/۴۹۶.

[4] صحیح ابن حبان ۱۸۴۸. والترغیب والترھیب ۳/۲۳۱. وتفسیر القرطبی ۱۶/۳۲۷. وکشف الخفاء ۱/۳۵۱. ۲/۵۴۳. واتحاف السادۃ المتقین ۷/۵۳۷. وکنز العمال ۴۱۱۲۰، ۴۱۱۴۱، ۴۴۱۴۱.

[5] مسند الامام أحمد ۱/۲۱۴، ۲۸۳، ۳۴۷. وفتح الباری ۱۱/۵۴۰.

حال میں مرا کہ اس نے اللہ سے کبھی شرک نہ کیا۔(۲) جو نہ جادوگر تھا اور نہ ان کے پیچھے جاتا تھا۔(۳) اپنے بھائی سے کینہ نہیں رکھتا ہو۔[1]

۴۹۱۶۔ضرورت سے زائد اشیاء کی قیامت میں پوچھ گچھ ہوگی ...... ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے عبداللہ بن صالح البخاری، ابن ابی رزمہ، علی بن حسن بن شقیق، ابوحمزہ، لیث، ابوفزارہ، یزید بن اصم، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا ٹخنے کے اوپر ازار (شلوار تہبند وغیرہ) دیوار کے سائے، خشک روٹی اور پانی کے مٹکے سے جو چیز زائد ہوگی اس کا حساب کیا جائے گا یا فرمایا قیامت میں اس کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔[2]

۴۹۱۷۔والد کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے ...... ہمیں ابواحمد محمد بن احمد جرجانی نے عبداللہ بن شیرویہ، اسحق بن راھویہ، عبدالرزاق، الثوری، الشیبانی، یزید، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ

ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ کیا میں اپنے والد کی طرف سے حج کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "ہاں" اگر تو اس کے لئے بھلائی زیادہ نہیں کرسکا تو شر زیادہ نہیں کرے گا۔"[3]

یہ حدیث یزید کی سند سے غریب ہے ثوری شیبانی سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور شیبانی سے مراد ابواسحاق سلیمان بن فیروز ہیں جو اہل کوفہ میں سے ہیں اور تابعی ہیں۔

۴۹۱۸۔سجدے میں کمر کی اونچائی ...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، الحمیدی، سفیان، ابوسلیمان عبداللہ بن الاصم، یزید بن اصم کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت میمونہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ فرماتے تو (اتنا اونچا فرماتے تھے کہ) اگر کوئی جانور ان کے اور زمین کے درمیان سے نکلنا چاہتا تو نکل سکتا تھا۔

۴۹۱۹۔آنحضرت ﷺ کے سجدے کی شان ...... سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، جعفر بن برقان، یزید بن کی سند سے بیان کیا کہ .... حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ

نبی کریم ﷺ سجدے میں اتنے اونچے ہوتے کہ ان کی بغلوں کی سفیدی ان کو پیچھے سے دیکھنے سے نظر آتی تھی۔

(۲۵۳) حضرت شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ[4]

ان بزرگوں میں اللہ کے سامنے رونے گڑگڑانے والے حضرت شقیق بن سلمہ ابووائل بھی ہیں۔

۴۹۲۰۔ہچکیوں سے رونا ...... ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، یوسف بن یعقوب الصفار، ابوبکر بن عیاش

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۲۴۴. ومجمع الزوائد ۸/۲۴. والترغیب والترهیب ۳/۴۶۱. وتخریج الاحیاء ۳/۵۰. ۱۷۴.

۲۔ مجمع الزوائد ۱۰/۲۶۷. والدر المنثور ۱/۳۹۱. وتفسیر ابن کثیر ۸/۴۹۸.

۳۔ معجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۲۴۵.

۴۔ طبقات ابن سعد ۶/۹۶. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۶۸۱. والجرح ۴/ت ۱۶۱۳. والاستیعاب ۲/۷۱۰. ۴/۱۷۷. واسد الغابة ۳/۳. وسیر النبلاء ۴/۱۶۱. والاصابة ۲/ت ۳۹۸۲.

بن عاصم کی سند سے بیان کیا کہ

ابو وائل جب نماز پڑھتے تو ہچکیوں سے روتے اور اگر ان کے سامنے دنیا رکھ دی جائے کہ وہ اس طرح کریں اور کوئی انھیں دیکھے تو وہ ہرگز نہ کرتے۔

۴۹۲۱- پرندوں کی طرح پھڑ پھڑانا...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، جریر، مغیرہ کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم تیمی نے ابو وائل کا مرتبہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ پرندوں کی طرح پھڑ پھڑاتے تھے۔

۴۹۲۲- ابو وائل کا رونا...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، علی بن ثابت، سعید بن صالح کی سند سے بیان کیا کہ میں نے ابو وائل کو دیکھا کہ وہ رونے کی آواز سنتے اور روتے تھے۔

۴۹۲۳- اللہ اور بندے کی قربت...... ہمیں ابوعلی محمد بن احمد بن الحسن نے بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، معروف بن واصل کی سند سے بیان کیا کہ

ہم ابو وائل شقیق بن سلمہ کے پاس تھے وہاں اللہ اور اس کی مخلوق کے قرب کا ذکر چھڑ گیا تو انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

اے ابن آدم تو مجھ سے ایک بالشت قریب ہو میں تجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوں گا تو مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہو میں تجھے دو ہاتھوں کی مقدار قریب ہوں گا تو میری طرف چل میں تیری طرف دوڑوں گا۔

۴۹۲۴- اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے عبدالرحمٰن بن محمد بن اسلم، ھناد بن السری، ابومعاویہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ ہم ایک خوفناک رات میں ایک جھاڑی کے پاس سے گزرے تو وہاں ایک شخص سویا ہوا تھا اس کا گھوڑا اس کے سرہانے بندھا گھاس کھا رہا تھا ہم نے اسے اٹھا کر پوچھا کہ تم ایسی جگہ میں سو رہے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں عرش والے سے ڈرتا ہوں کہ وہ یہ جانے کہ میں اس کے علاوہ بھی کسی سے ڈرتا ہوں۔

۴۹۲۵- ابو وائل کی قناعت پسندی...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے عبدالرحمٰن بن محمد بن اسلم ھناد، ابوبکر بن عیاش، عاصم بن ابی النجود کی سند سے بیان کیا کہ ابو وائل کا وظیفہ دو ہزار تھا مگر وہ اس میں سے اپنی اور گھر والوں کی سال بھر کی ضرورت کا رکھ کر باقی سب صدقہ کر دیتے۔

۴۹۲۶- ابو وائل کی فضیلت...... ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، احمد بن محمد بن ایوب، ابوبکر بن عیاش کی سند سے بیان کیا کہ

عاصم کہتے ہیں کہ میں نے ابو وائل کو کبھی نماز میں یا نماز کے علاوہ ادھر ادھر دیکھتے نہیں دیکھا اور نہ کبھی جانور کو برا بھلا کہتے سنا، سوائے یہ کہ ایک مرتبہ حجاج کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے یوں فرمایا، اے اللہ حجاج کو جہنمیوں کی وہ غلاظت کھلا جو نہ موٹا کرتی ہے اور نہ بھوک مٹاتی ہے۔ پھر انھوں نے یہ کہنا چھوڑ دیا۔ ایک مرتبہ کہا کہ یہ تمہیں پسند تھا، میں نے عرض کیا کیا آپ حجاج کو مستثنیٰ کر رہے ہیں؟ انھوں نے فرمایا ایسا کہنا ہم گناہ شمار کرتے ہیں۔

۴۹۲۷-ابو وائل کی فضیلت...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے ابو یحییٰ رازی، ھناد بن سری، عبدہ' الزبرقان کی سند سے ذکر کیا کہ

میں ابو وائل کی خدمت میں بیٹھا تھا میں نے وہاں حجاج کو برا بھلا کہا اور اس کی برائیوں کا تذکرہ شروع کر دیا تو انھوں نے مجھے منع فرمایا اور کہا کہ ایسے نہ کہو ہو سکتا ہے اس (حجاج) نے "اللّٰھم اغفرلی" کہا ہو اور اللہ نے اسے معاف فرما دیا ہو۔

۴۹۲۸-عبداللہ بن مسعودؓ کی رائے...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن احمد بن ایوب، ابوبکر بن عیاش کی سند سے بیان کیا ہے کہ عاصم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جب ربیع بن خثیم کو دیکھتے تو فرماتے متواضع لوگوں کو خوشخبری دو اور جب ابو وائل دیکھتے تو فرماتے "اللہ کی طرف رجوع کرنے والا"۔

۴۹۲۹-اے اللہ مجھے آگ سے آزاد کر دے" ناپسند جملہ ہے...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ، احمد بن محمد، ابوبکر بن عیاش، عاصم کی سند سے بیان کیا کہ

ابو وائل کو یہ ناپسند تھا کہ کوئی شخص یوں کہے کہ "اے اللہ! مجھے آگ سے آزاد کر دے" کیونکہ آزاد کرتا وہ شخص ہے جو ثواب کی امید کرتا ہو اور یہ قول کہ "جنت مجھ پر صدقہ کر دے" کیونکہ صدقہ بھی وہ شخص کرتا ہے جو ثواب چاہتا ہو (اللہ تعالیٰ کو کس سے ثواب کی امید ہے؟ کون ہے جو اسے ثواب دے؟)

۴۹۳۰-حضرت شقیق کی اللہ تعالیٰ سے دعا...... ہمیں ابو محمد بن حیان نے علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، قیس بن ربیع، عاصم کی سند سے بیان کیا کہ

شقیق بن سلمہ سجدے میں یہ کہہ رہے تھے کہ اے رب میری مغفرت فرما اے رب مجھے معاف کر دے، اگر تو معاف کر دے گا تو یہ تیرے فضل کا انعام ہوگا اور اگر تو مجھے عذاب دیگا تو ظلم کرنے والا نہ ہوگا' پھر وہ رونے لگے حتی کہ ان کے رونے کی آواز مسجد سے باہر سنائی دے رہی تھی۔

۴۹۳۱-علقمہ اور شقیق کا مکالمہ...... ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق ثقفی، قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

ابو وائل کہتے ہیں کہ میں بصرہ میں عبیداللہ بن زیاد کے پاس حاضر ہوا، اس کے سامنے تیس ہزار درہم (چاندی کے) کا ڈھیر لگا ہوا تھا یہ اصبہان کا خراج آیا تھا۔ اس نے مجھے دیکھ کر کہا اے ابو وائل تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اتنی دولت چھوڑ کر مر جائے؟ میں نے کہا کہ اگر یہ زبردستی لی ہو تو تب کیسا ہوگا؟ اس نے کہا یہ تو برائی پر برائی ہے۔ پھر مجھے کہنے لگا کہ تم میرے پاس کوفے میں آنا شاید میں تمہیں کوئی اچھا نفع پہنچا سکوں۔

چنانچہ جب میں کوفہ واپس گیا تو میں نے علقمہ سے مشورہ کرنا بہتر سمجھا تو میں ان کے پاس گیا اور بتایا کہ میں ابن زیاد کے پاس گیا تھا تو اس نے مجھ سے یہ کہا ہے آپ کا کیا خیال ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے مشورہ لینے سے پہلے اس کے پاس جاتا تو میں کچھ نہیں کہتا لیکن اب کہوں گا وہ یہ کہ واللہ میں یہ صحیح سمجھتا ہوں کہ اگر میرے پاس دو ہزار دو ہزار مرتبہ ہوں تو میں لوگوں کا اس دولت پر آنا پسند نہ کروں۔ میں نے کہا ایسا کیوں اے ابو شبل؟ تو انھوں نے کہا اس خوف سے کہ لوگوں سے جتنا لیا گیا ہے وہ اتنا ہی اس میں سے لیں گے۔

۴۹۳۲-حکومتی عہدوں سے نفرت...... ہمیں میرے والد اور ابو محمد حیان نے ابراہیم بن محمد ابن الحسن، احمد بن ابی برزہ، جعفر بن عون

یحییٰ بن عرفان کی سند سے بیان کیا کہ

میں نے ابووائل کو یہ کہتے سنا کہ اس وقت کسی نے انھیں یہ بتا دیا تھا کہ تمہارا بیٹا بازار کا عامل بنا دیا گیا ہے تو انھوں نے فرمایا کہ اگر تو میرے پاس اس کی موت کی خبر لاتا تو یہ مجھے زیادہ پسند تھا کہ مجھے سخت ناپسند ہے کہ میرے گھر میں ان کے کاموں میں سے کوئی کام داخل ہو۔

۴۹۳۳-حکومتی اہلکاروں کے مال سے بیزاری...... ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوکریب کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔عاصم کہتے ہیں کہ ابووائل اپنی باندی سے فرماتے تھے کہ اے برکہ! جب میرا بیٹا یحییٰ کوئی چیز لے کر آئے اس سے تو کچھ مت لینا اور میرے ساتھیوں میں سے کوئی کچھ لائے تو لے لینا۔ (یہ یحییٰ کناسہ کے قاضی تھے)

۴۹۳۴- پردیسیوں کا دستر خوان...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو عامر بن عبداللہ بن براد، فضل بن موفق، سفیان، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل کہتے ہیں کہ بیت غرباء والوں کے لئے اھل بیت اپنے دستر خوان پر حلال روٹیاں رکھتے تھے۔

۴۹۳۵-ابووائل کی بے سروسامانی...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، یحییٰ بن سعید، ابوعوانہ عاصم کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل کا ایک بانسوں کا بنا چھپرا تھا جس میں وہ اور ان کا گھوڑا ہوتے تھے جب یہ جہاد پر جاتے اسے توڑ کر صدقہ کر دیتے اور جب واپس آتے تو اسے دوبارہ بنا لیتے۔

۴۹۳۶-شقیق بن سلمہ کی دعا...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، ابوعلی حسن بن حماد کوفی الوراق، ہشام کی سند سے بیان کیا کہ

اعمش کہتے ہیں کہ میں نے شقیق کو یہ فرماتے سنا کہ اے اللہ! اگر تو ہمیں اپنے ہاں بدبخت لکھ چکا ہے تو اسے مٹا دے اور خوش بخت لکھ دے اور اگر خوش بخت لکھا ہے تو اسے ثابت رکھ اس لئے کہ تو جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور ثابت رکھتا ہے اور تیرے پاس ہی ام الکتاب ہے۔

۴۹۳۷-اسود بن ہلال کی نمازوں سے محبت...... ہمیں عبدالرحمٰن بن عباس بن عبدالرحمٰن نے ابراہیم بن اسحٰق حربی، سعید بن سلیمان، عباد، حصین کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل کہتے ہیں کہ میں اسود بن ھلال کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ کاش میں اور تم گزر چکے ہوتے۔ انھوں نے جواب دیا کہ تم بری بات کہہ رہے ہو کیا میں روزانہ چونتیس سجدے نہیں کرتا۔

۴۹۳۸-نمازیں بہترین ساتھی ہیں...... ہمیں عبدالرحمٰن بن عباس نے ابراہیم بن اسحٰق، یوسف بن موسیٰ، جریر، مغیرہ کی سند سے بیان کیا کہ۔۔ ابووائل کہتے ہیں کہ میں نے اسود بن ھلال سے کہا کہ میں ایک سال سے سمجھ رہا ہوں کہ تم مر گئے۔ انھوں نے کہا کہ میرا ایک اچھا ساتھی ہے کہ مجھے مہینے بھر کی زندگی بری نہیں لگتی میں ڈیڑھ سو نمازیں پڑھتا ہوں اس سے بھی زیادہ یا فرمایا کہ سات سو سے زیادہ۔

۴۹۳۹- پچاس نمازوں کے ثواب والی پانچ نمازیں...... ہمیں عبدالرحمٰن بن عباس نے ابراہیم حربی، ابوکریب، یحییٰ بن آدم، یزید بن عبدالعزیز، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل کہتے ہیں کہ میں اسود بن ہلال کی عیادت کرنے گیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ مجھے تمھاری موت کی خبر دی جائے۔ انھوں نے کہا کہ میرا تم سے ایک اچھا دوست ہے وہ ہے پانچ نمازیں جنکا روز کا ثواب پچاس نمازوں کا ہے۔

۴۹۴۰- جہنم غیر مؤمنوں کے لئے ہے...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، یحییٰ بن آدم، ابوبکر، عاصم کی سند سے بیان کیا کہ میں نے ابووائل کی خدمت میں عرض کیا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو بھی جہنم میں داخل کرے گا تو انھوں نے فرمایا کہ تیری عمر کی قسم جہنم غیر مؤمنوں سے بھر دی جائے گی۔

۴۹۴۱- اللہ تعالیٰ کا ایک بندے کو معاف کرنا...... ہمیں ابوبکر نے عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، شیبانی کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک بندے کو اپنے ہاتھ سے چھپائے گا تو وہ کہے گا کیا آپ جانتے ہیں؟ کیا آپ جانتے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تجھے معاف کر چکا ہوں۔

۴۹۴۲- آج کل کے قراء کی مثال...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل احمد بن محمد بن ایوب، ابوبکر بن عیاش، عاصم کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل نے مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ کیا تمہیں پتہ ہے کہ ہمارے زمانے کے قراء کس کے مشابہ ہیں؟ میں نے پوچھا کس سے؟ فرمایا کہ اس شخص سے جو بکری کو موٹا کرے اور جب چاہے اسے ذبح کر کے بغیر صاف کئے کھا جائے۔

یا ایسا شخص جو دراھم اور فلوس جمع کر کے تھیلی میں ڈال دے اور پھر انھیں نکال کر توڑ دے اور وہ تنکوں کی طرح ہو جائیں۔

۴۹۴۳- قراء اون والی بھیڑوں کی طرح ہیں...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین مروزی، ابن المبارک، معمر، سلیمان الاعمش کی سند سے بیان کیا کہ

شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ ہمارے زمانے کے قراء کی مثال ایسی ہے جیسے اون والی بھیڑیں ہوں اور ان میں سے ایک کی کمر ٹوٹ جائے تو وہ کارآمد نہ ہو پھر دوسری کی کمر ٹوٹ جائے مگر وہ بھی تندرست نہ ہو، پھر فرمایا کہ آج پورے دن تجھ پر اف ہے۔

۴۹۴۴- جہاد کرنا دولت سے بہتر ہے...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، ابومعمر، ابواسامہ، مالک بن مغول، کی سند سے بیان کیا کہ...... ابوحفص کہتے ہیں کہ مجھ سے ابووائل نے یہ فرمایا کہ مجھے ایک لاکھ کے مقابلے میں یہ پسند ہے کہ میرا ایک بیٹا ہو جو اللہ کے راستے میں قتال کرے۔

۴۹۴۵- ہمارا رب کتنا پیارا ہے...... ہمیں محمد بن بدر نے حماد بن مدرک، ابراہیم بن بشار رمادی، سفیان بن عیینہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل کہتے ہیں کہ ہمارا رب کتنا پیارا ہے کہ اگر ہم اس کی اطاعت کریں تو وہ ہم سے دشمنی نہیں کرتا۔

۴۹۴۶- **قرآن کی تلاوت کا حق ادا کرو** ...... ہمیں عبدالصمد بن احمد بن عبدالصمد نے عبداللہ بن محمد بن العباس، سہل بن عثمان، ابو معاویہ وابوخالد، اعمش کی سند سے بیان کیا

شقیق کہتے ہیں کہ عبداللہ کے پاس سے کوئی سونے سے ملمع قرآن کا نسخہ لیکر گزرا تو انھوں نے فرمایا کہ قرآن کی اچھی زینت یہ ہے کہ اس کی تلاوت کا حق ادا کیا جائے۔

۴۹۴۷- **وسیلہ کا مطلب اعمال ہیں** ...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابواحمد، سفیان، منصور کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل نے قرآن کی آیت "وابتغو الیه الوسیلة" (کا مطلب بیان کیا کہ) اعمال میں قربت اختیار کرو۔

۴۹۴۸- **ابووائل کی فضیلت** ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، محمد بن جعفر، شعبہ، ابومعشرہ کی سند سے بیان کیا کہ

ابراہیم کہتے ہیں کہ ہر شہر میں کچھ اللہ کے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی وجہ سے اہل شہر سے مصائب کو دور کر دیا جاتا ہے اور مجھے امید ہے کہ ابووائل بھی ایسے ہی لوگوں میں شامل تھے۔

۴۹۴۹- **ابوائل کا زھد** ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، یحیٰی بن آدم، ابوبکر کی سند سے بیان کیا کہ عاصم کہتے ہیں کہ میں نے نماز میں یا نماز کے علاوہ ابووائل کو ادھر ادھر دیکھتے ہوئے نہیں پایا اور نہ کبھی کسی سے یہ پوچھتے ہوئے دیکھا کہ تمھاری صبح کیسی رہی؟ شام کیسی رہی؟

ابووائل کے اساتذہ اور شاگرد ...... ابووائل شقیق بن سلمہ نے بے شمار بڑے اور مشہور صحابہ کرامؓ سے روایت کی ہے جن میں حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، ابوموسی، حذیفہ خباب بن ارت، ابومسعود، اسامہ بن زید، سلمان فارسی، ابودرداء براء بن عازب، سہل بن حنیف، کعب بن عجرہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین شامل ہیں۔

اسی طرح کبار تابعین مثلاً مسروق بن اجدع، سلیمان بن ربیعہ، علقمہ بن قیس، عمرو بن شرحبیل رحمہ اللہ سے بھی روایت کی ہے اور ان سے زیادہ تر روایت اعمش نے اور منصور، حماد بن ابی سلیمان، عاصم بن بہدلہ، مغیرہ بن مقسم، حبیب بن ابی ثابت، زبید بن حارث، حصین بن عبدالرحمٰن، سلمہ بن کہیل، حکم بن عتبہ، عبدہ بن ابی لبابہ، عمرو بن مرہ، واصل بن احدب علاء بن خالد، مسلم بن بطین، معلّی بن عرفان، محمد بن سوقہ وغیرہ نے روایات لی ہیں۔

۴۹۵۰- **التحیات پڑھنے کا ارشاد نبوی ﷺ** ...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ کی سند سے اور علی بن احمد المصیصی نے اپنی سند سے شقیق سے روایت نقل کی ہے کہ

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہم جب نبی کریم ﷺ کے پیچھے پڑھتے تھے (سلام پھیرتے وقت) السلام علی اللہ دون عبادہ، السلام علی جبریل ومیکائیل السلام علی فلان وغیرہ کہتے تھے چنانچہ ہمیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ مت کہو لیکن یہ کہو التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایھاالنبی ورحمة اللہ وبرکاته السلام علینا

وعلیٰ عباداللہ الصلحین۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد اعبدہ ورسولہ'

یہ روایت اعمش سے ائمہ اور عام لوگوں نے بھی نقل کی ہے۔

۴۹۵۱-ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ بن موسیٰ، محل، شقیق، عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے یہی روایت بیان کی ہے۔ ابووائل شقیق سے یہ روایت اور بھی بہت سے لوگوں نے بیان کی ہے مثلاً حماد بن ابی سلیمان، منصور بن مغیرہ، حکم بن عتیبہ، عاصم بن بہدلہ مغیرہ حصینؒ، ابوہاشم، فضیل بن عمرو، سعید بن مسروق، واصل الاحدب، حبیب بن حسان، ابوسعد البقال۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود سے یہی روایت دوسرے تابعین نے بھی نقل کی ہے مثلاً بریدہ اسلمی، ابوالاحوص، علقمہ، مسروق، اسود، ابومعمر، زید بن وہب، عبیدہ سلمانی، عمیر بن سعد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، ابوعبدالرحمٰن اسلمی، ابوعبیدہ، ابوالکنود، ابوفزارہ۔

۴۹۵۲- ابوبکر بن خلاد حارث بن ابی اسامۃ، عبداللہ بن موسیٰ، اعمش، شقیق ابی وائل عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم تین اشخاص اکٹھے ہوں تو دو آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ یہ تیسرے کی اہانت ہے۔[۱]

۴۹۵۳-زبان کی خرابیاں......ہمیں ابواسحٰق بن حمزہ اور سلیمان بن احمد اور محمد بن عبداللہ الکاتب نے محمد بن عبداللہ حضرمی، عون بن سلام، ابوبکر النہشلی، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ شقیق کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، ایک مرتبہ صفا پر چڑھے وہاں انھوں نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا۔ اے زبان اچھی بات کہا کر فائدے میں رہے گی اور بری بات کہنے سے رک جا، نادم ہونے سے پہلے ہی محفوظ ہوجائے گی پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ انسان کی زیادہ تر خطائیں زبان سے ہوتی ہیں۔[۲]

یہ روایت اعمش کی حدیث سے غریب ہے ابوبکر نہشلی متفرد ہیں۔

۴۹۵۴-اللہ جس کی بھلائی چاہے اس کو دین کی سمجھ عطا کرتا ہے......ہمیں ابوبکر بن مالک اور سلیمان بن احمد نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن محمد بن ایوب، ابوبکر بن عیاش، اعمش، ابووائل، عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے اور اپنی ھدایت اسے الھام کرتا ہے۔[۳]

۴۹۵۵-وہاں گناہ اور گناہ کرنے کا مقصد پوچھا جائے گا......ہمیں ابواسحٰق بن حمزہ نے ابوبکر بن محمد بن جعفر صابونی الرافقی، محمد بن ھارون بن محمد بن بکار کی سند سے بیان کیا کہ اعمش نے ابووائل حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

بندہ جو گناہ کرتا ہے اس سے اس گناہ اور گناہ کرنے کے مقصد کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔[۴] یہ حدیث بھی اعمش کی حدیث غریب ہے

۱۔ صحیح مسلم، کتاب السلام ۳۷، ۳۸. وسنن الترمذی ۲۸۲۵. وسنن ابن ماجة ۳۷۷۵. وسنن الدارمی ۲/۲۸۲. ومسند الامام احمد ۱/۴۳۱، ۲/۱۸. والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۸۰۶. وتاریخ بغداد ۱۳/۲۲۴. والکامل لابن عدی ۴/۱۵۹۶. والدر المنثور ۳/۱۸۴. ومشکاة المصابیح ۳/۱۸۴.

۲۔ مجمع الزوائد ۱۰/۳۰۰. والترغیب والترهیب ۳/۵۳۴. ومیزان الاعتدال ۱۰۰۰۴. والاحادیث الصحیحة ۵۳۴.

۳۔ صحیح البخاری ۱/۲۷، ۴/۳، ۹/۱۲۵. وصحیح مسلم، کتاب الزکاة ۹۸، ۱۰۰. وفتح الباری ۱/۱۲۰، ۱۶۴، ۱۳/۲۹۳.

۴۔ تاریخ ابن عساکر ۱/۲۷۶، ۲/۱۰۶. وکنز العمال ۴۱۶۶۶.

۴۹۵۶- تقدیر، نجوم اور صحابہؓ کے بارے میں زبان مت کھولو...... ہمیں احمد بن ابراہیم بن علی کندی بغدادی نے مکہ میں حسن ابن علی بن ولید بن فسوی، سعید بن سلیمان، مسہر بن عبدالملک ابن سلع، اعمش، ابووائل، عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب میرے صحابہ کا ذکر ہو تو زبان کو روکو، جب نجوم کا ذکر ہو تو زبان کو روکو اور جب تقدیر کا ذکر ہو تو زبان کو روکو۔[1]

نوٹ: اعمش سے یہ حدیث غریب ہے اور مسہر اس میں متفرد ہیں۔

۴۹۵۷- قرآن کا مسلمان سے معاملہ...... ہمیں ابواسحٰق بن حمزہ نے محمد بن سلیمان کی سند سے اور محمد بن حمید نے اپنی سند سے ابو وائل، عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن شفاعت کرنے اور شفاعت قبول کئے جانے والا ہے گزری ہوئی باتوں کی تصدیق کرتا ہے جو شخص اسے اپنے آگے رکھے گا یہ اسے جنت میں پہنچائے گا اور جو اسے پس پشت ڈال دے گا یہ اسے جہنم میں دھکیل دے گا۔[2]

۴۹۵۸- سخی کی غلطی...... ہمیں محمد بن حمید نے ابراہیم بن محمد بن سعید دستوائی، ابراہیم بن حماد ازدی، عبدالرحمٰن بن حماد بصری، اعمش، ابووائل حضرت عبداللہؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا سخی کی غلطی سے درگزر کرو کیونکہ جب بھی یہ غلطی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔[3]

۴۹۵۹- جنت کی ایک بالشت دنیا و مافیھا سے بہتر ہے...... ہمیں محمد بن عمر بن سلم نے عمر بن ایوب، حسن بن حماد ضبی، ابومعاویہ، اعمش، ابووائل حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت کی ایک بالشت زمین دنیا و مافیھا سے بہتر ہے۔[4]

۴۹۶۰- ایک آیت کی تشریح...... ہمیں محمد بن مظفر بن موسیٰ نے ابوحفص احمد بن محمد بن عمر بن حفص اوصابی عن ابیہ ابن حمیر، ثوری، اعمش، شقیق، حضرت عبداللہؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کے ذیل میں فرمایا "لیوفیھم اجورھم ویزیدھم من فضلہ (الفاطر آیت: ۳۰) ترجمہ: "تاکہ ان کے اجر انہیں پورے دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ دے" فرمایا کہ ان کا اجر یہ ہے کہ انھیں جنت میں داخل کردے اور اپنے فضل سے شفاعت کا اضافہ کرے اس کو جسے جہنم واجب ہو چکی ہو ان لوگوں کی شفاعت جن کے ساتھ

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۹۳/۲. ومجمع الزوائد ۲۰۲/۷. ۲۳۳. والاحادیث الصحیحۃ ۳۴. والدر المنثور ۳۵/۳. واتحاف السادۃ المتقین ۴۲/۲. ۱۵. ۲۲۳. ۵۵/۸. ۴۰۲/۹. والکامل لابن عدی ۲۱۶۷/۶.

[2] مسند ابی عوانہ ۲۲۳/۱. وامالی الشجری ۱۱۳/۱. وصحیح ابن حبان ۱۷۹۳. والکامل لابن عدی ۹۸۸/۳. وکشف الخفا ۱۴۴/۲. ومجمع الزوائد ۱۶۴/۷. والترغیب والترھیب ۳۴۹/۲. واتحاف السادۃ المتقین ۴۶۳/۴. وتفسیر القرطبی ۲/۱۵. وتخریج الاحیاء ۲۷۳/۱.

[3] مجمع الزوائد ۲۸۲/۶. والترغیب والترھیب ۳۸۴/۳. واتحاف السادۃ المتقین ۱۷۳/۸. وتنزیہ الشریعۃ ۱۸۲/۱، ۳۵۳، ۱۴/۲. وتاریخ بغداد ۳۳۵/۸.

[4] سنن ابن ماجہ ۴۳۲۹. واتحاف السادۃ المتقین ۵۴۳/۱۰. والدر المنثور ۳۷/۱.

اس نے بھلائی کے کام کیئے ہوں [1]

۴۹۶۱-اللہ تعالیٰ کی انسان میں نشانی ...... ہمیں محمد بن حمید نے عبداللہ بن صالح بخاری، حسن بن علی حلوانی، عون بن عمارہ، بشیر مولی بنی حاشم، سلیمان الاعمش، ابووائل، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تھے کہ ایک سوار آپ ﷺ کے قریب آ کر اترا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ میں نو منزل دور سے آپ کے پاس آیا ہوں (یا نو دن کی مسافت سے) میں نے اپنی سواری کو خوب چلایا، راتوں کو جاگا دن کو پیاسا چلتا رہا تا کہ ان دو خصلتوں کے بارے میں آپ سے پوچھوں جنھوں نے مجھ کو جگا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے اسکا نام پوچھا تو اس نے کہا میں زید الخیل" ہوں آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ تم زید الخیر" ہو پوچھو کیونکہ بہت سے پریشانیوں کے بارے میں پوچھا جا چکا ہے اس نے کہا۔ میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی نشانی معلوم کرنا چاہتا ہوں اس شخص میں جو چاہتا ہے اور جو نہیں چاہتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے صبح کس حال میں کی تھی؟ اس نے کہا کہ میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں نیکی بھلائی اور اس کے اہل کو پسند کرتا تھا اور اسے جو بھلائی پر عمل کرے۔ اور اگر میں اس پر عمل کروں تو مجھے اس کے ثواب کا یقین ہے اور اگر مجھ سے کچھ چھوٹ جائے تو میں اس کے لئے روتا ہوں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہی علامت اور نشانی ہے اللہ تعالیٰ کی اس شخص میں جو چاہتا ہے اور جو نہیں چاہتا۔ اگر وہ تجھے دوسری نشانی میں لگا دے تو تجھے لے آئیگا اور پھر اسے یہ پرواہ نہیں ہوگی کہ تو کس وادی میں ہلاک ہو جائے [2]

یہ حدیث کی سند سے غریب ہے بشیر اس میں ان سے اور عون ابن عمارہ سے متفرد ہے۔

۴۹۶۲-مسجد میں دنیا کے مقصد سے بیٹھنے والے ...... ہمیں ابوالقاسم ابراہیم بن ابی حصین نے حسن بن طیب، محمد بن صدران بزیغ ابوالخلیل، اعمش، شقیق، حضرت ابن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ لوگ مسجدوں میں حلقے بنا کر بیٹھے ہوں گے اور ان کا مقصد دنیا ہوگا۔ ان لوگوں کے ساتھ مت بیٹھنا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی ضرورت نہیں [3]

۴۹۶۳-قرآن پر اپنی خواہش کا عمل کرنے والے ...... ہمیں سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابوحفص عمر بن یزید الرفا بصری، شعبہ، عمرو بن مرہ، شقیق بن سلمہ، حضرت عبداللہؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو فسادیوں کے پاس آتے ہوں گے عبادت کا مزاق اڑاتے ہوں گے قرآن پر اپنی خواہشات کے مطابق عمل کریں گے قرآن کا جو حکم ان کی خواہش کے خلاف ہوگا اس کو چھوڑ دیں گے اس وقت تھوڑے قرآن پر ایمان لائیں گے کچھ حصے سے کفر کریں گے اور جو چیز بغیر محنت کے حاصل ہو جاتی ہے مثلاً قسمت کا لکھا ہوا اور مقرر رزق، اس میں کوشش کریں گے اور جو چیز محنت سے حاصل ہوگی مثلاً پورا بدلہ، سعی مشکور، اور وہ تجارت جسمیں گھاٹا نہیں۔ (یعنی اللہ تعالیٰ سے معاملہ) [4]

۱۔ اتحاف السادة المتقين ۱۹۹/۶ . وتفسير ابن كثير ۴۳۳/۲ . ومجمع الزوائد ۱۳/۶ . والسنة لابن أبي عاصم ۴۰۸/۲.

۲۔ اتحاف السادة المتقين ۱۶۸/۹ . والسنة لابن ابي عاصم ۱۸۱/۱ . وتخريج الاحياء ۱۴۱/۴ . وتاريخ ابن عساكر ۳۷/۶.

۳۔ العلل المتناهية ۳۱۲/۱ . وكنز العمال ۲۹۰۸۵ ..... ۴۔ المعجم الكبير للطبراني ۲۳۸/۱۰ . ومجمع الزوائد ۲۲۹/۱۰، ۲۳۳ ، وأمالي الشجري ۲۰۶/۲ . وتاريخ بغداد ۳۱۳/۶ . واللآلي المصنوعة ۱۷۳/۲ . وكشف الخفا ۲۲۶/۱ . وتنزيه الشريعة ۳۰۴/۲ . والفوائد المجموعة ۴۲۰ . والموضوعات لابن الجوزي ۱۴۰/۳ . والميزان ۶۲۴۸ . والكامل لابن عدى ۱۷۱۱/۵.

۴۹۶۴-حج اور عمرے کی فضیلت......ہمیں ابوبکر طلحی نے عبید بن غنام، ابوبکر ابن ابی شیبہ کی سند سے اور ابوبکر بن مالک نے عبداللہ ابوخالد، عمرو، عاصم، شقیق، حضرت عبداللہؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حج اور عمرے کی پابندی کرو کیونکہ یہ فقر اور گناہوں کو دور کرتے ہیں جس طرح لوہار کی بھٹی سونے اور چاندی سے لوہے کی گند کو دور کرتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت کے سوا کچھ نہیں ہے۔[1]

۴۹۶۵-نبی کریم ﷺ کی ایک دعا......ہمیں ابوالقاسم بن ابی حصین، ابوبکر طلحی اور سلیمان بن احمد نے محمد بن عبداللہ حضرمی، علی ازدی شریک، جامع بن ابی راشد، ابووائل، حضرت ابن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ دعا سکھاتے تھے۔

اللھم اصلح ذات بیننا والف بین قلوبنا، واھدنا سبل السلام ونجنا من الظلمٰت الی النور، وجنبنا الفواحش ماظھر منھا ومابطن، اللھم بارک لنا فی اسماعنا وابصارنا وقلوبنا وازواجنا وذریاتنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم واجعلنا شاکرین لنعمتک مثنین بھاقابلیھا واتمھا علینا.

ترجمہ:

اے اللہ ہمارے آپس کے معاملات کی اصلاح فرما، ہمارے دلوں کو جوڑ دے اور سلامتی کے راستوں کی ہدایت دے۔ ہمیں اندھیروں سے اجالے کی طرف نجات دے اور ہمیں فواحش اس کے ظاہر اور چھپے وبال سے بچا، اے اللہ ہماری سماعتوں، نگاہوں، دلوں، بیویوں، اولادوں میں ہمارے لئے برکت عطا فرما، اور ہماری توبہ قبول کر بیشک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکرگزار بنا اس پر تیری ثناء کرنے والا اسے کہنے والا بنادے اور نعمتوں کو ہم پر مکمل فرمادے۔

۴۹۶۶-ارواح جمع شدہ لشکر ہیں......ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے محمد بن ھارون بن مجمع، غالب سمرقندی، احمد بن ابی عبداللہ امام مسجد سمرقند، ابوحمزہ سکری، اعمش، ابووائل، حضرت علی ابن ابی طالبؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ارواح جمع شدہ لشکر ہیں جوان سے متعارف ہوا جمع ہوگیا اور جو ان سے اجنبی ہوا جدا ہوگا۔

۴۹۶۷-ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، اعمش، ابووائل، حضرت حذیفہ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ قوم کے کچرا گھر پر آئے اور کھڑے ہوکر پیشاب کیا۔ اعمش نے یہ الفاظ زائد کہے کہ پھر وہ وہاں سے واپس آئے اور وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔

۴۹۶۸-منافق چہرے سے روتا ہے......ہمیں سلیمان بن احمد نے فضل بن احمد اصبہانی، اسماعیل بن عمرو بجلی، عبدالسلام، اعمش، ابووائل حضرت حذیفہؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن کا رونا دل میں اور منافق کا چہرے پر ہوتا ہے۔[2]

---

[1] سنن الترمذی ۸۱۰، وسنن النسائی، کتاب الحج باب ۵. وسنن ابن ماجہ ۲۸۸۷. ومسند الامام أحمد ۱/۲۵، ۳۸۷. ۳/۴۴۶، ۴۴۷، وصحیح ابن حبان ۹۶۷، وصحیح بن خزیمۃ ۲۵۱۲. واتحاف السادۃ المتقین ۴/۴۰۶. والترغیب والترھیب ۲/۱۶۵، ۱۸۸. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۳۰، ۱۱/۱۰۷، ۱۸۱، ۱۲/۴۵۹.

[2] المعجم الصغیر للطبرانی ۱/۲۶۳. وتاریخ أصبھان للمصنف ۱/۲۲۰، ۲۳۰، ۲/۱۵۴. وکنز العمال ۸۵۰.

۴۹۶۹-زنا کے چھ عذاب...... ہمیں محمد بن مظفر نے احمد بن سعید دمشقی، ہشام بن عمار، مسلمہ بن علی اعمش، شقیق، حضرت حذیفہؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ زنا سے بچو کیوں کہ اس میں چھ خصائل ہیں دنیا میں تین اور آخرت میں تین۔

"دنیا کی تین خصلتیں یہ ہیں رونق ختم ہو جاتی ہے، فقر آ جاتا ہے اور رزق کم ہو جاتا ہے۔ آخرت کی تین خصلتیں یہ ہیں رب تعالیٰ کی ناراضگی کو لاتا ہے، حساب برے طریقے سے ہوگا۔ جھنم میں ہمیشہ رہیگا۔[۱]

۴۹۷۰-بے علم اور بے عمل دونوں کے لئے ہلاکت ہے...... ہمیں احمد بن جعفر النسائی اور ابوسعید عبدالرحمن نیشاپوری محمد بن عبدہ قاضی بغدادی، ابراہیم بن سعید جوھری، قیس، اعمش، ابووائل حضرت حذیفہؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس علم نہیں اس کے لئے ھلاکت ہے اور اس کے لئے بھی ھلاکت ہے جسکے پاس علم ہے اور وہ عمل نہیں کرتا ہے۔[۲]

۴۹۷۱-علماء وغیرہ کا قتل قرب قیامت ہے...... ہمیں محمد بن عمر بن سلم نے محمد بن جعفر بن حبیب، ابونعیم، سفیان ثوری، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ ابووائل کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے ہمراہ تھا انھوں نے یہ حدیث سنائی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے قریب دنوں میں جھل نازل ہوگا اور علم اٹھالیا جائے گا اور اس میں ھرج بہت زیادہ ہوگا۔ کسی نے پوچھا ھرج کیا ہے؟ فرمایا "قتل"۔[۳]

۴۹۷۲-قیامت میں اپنے پسندیدہ لوگوں کے ساتھ حشر ہوگا...... ہمیں محمد بن عمر بن سلم اور سلیمان بن احمد نے محمد ابن جعفر، ابونعیم، سفیان، اعمش، ابووائل کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت میں انسان ان کے ساتھ ہوگا جس کو پسند کرتا ہے۔[۴]

۴۹۷۳-دینار و درہم ہلاکت خیز ہیں...... ہمیں احمد بن محمد بن عیسیٰ نے عبداللہ بن ابی داؤد اور احمد بن عمیر، مؤمل بن اھاب، ابوداؤد، شعبہ، اعمش، ابووائل، حضرت ابوموسیٰ اشعری کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان دراھم اور دیناروں نے تم سے پہلے والے لوگوں کو ھلاک کر دیا اور میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ یہی تمہیں ھلاک کریں گے۔ شعبہ عن اعمش کی حدیث غریب ہے میرے علم میں شعبہ سے اس کو روایت کرنے والے صرف ابوداؤد اور یحییٰ بن سعید ہیں، ابوداؤد سے روایت کرنے میں مؤمل منفرد ہیں۔

۱۔ الاحادیث الضعیفۃ ۱۴۱. وکنز العمال ۱۳۰۰۷. ومجمع الزوائد ۲۵۴/۶. والدر المنثور ۲۰۲/۲. وتفسیر ابن کثیر ۱۵۶/۳. ولسان المیزان ۳۰/۱. والموضوعات لابن الجوزی ۱۰۷/۳. والمجروحین ۹۸/۱. واللآلی المصنوعہ ۱۰۳/۲، ۱۰۴. وکشف الخفاء ۱/ ۳۲۱. وتنزیہ الشریعۃ ۲۲۷/۲.

۲۔ اقتضاء العلم العمل للخطیب البغدادی ۲۴.

۳۔ صحیح البخاری ۶۱/۹. وصحیح مسلم، کتاب العلم ۱۰، ۱۱. وفتح الباری ۱۴/۱۳.

۴۔ صحیح البخاری ۴۸/۸، ۴۹. وصحیح مسلم، کتاب البخاری ۴۸/۸، ۴۹، وصحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ ۱۶۵. وفتح الباری ۵۵۷/۱۰، ۵۵۹، ۵۶۰.

۴۹۷۴- نیکی کا حکم دے کر خود عمل نہ کرنے پر وعید...... ہمیں ابو طاہر محمد بن فضل نے اپنے دادا نے، ابوغسان، مالک بن خلیل ازدی، ابن ابی عدی، شعبہ، حبیب، ابووائل، حضرت اسامہ بن زید کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ایک حاکم کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور جھنم میں ڈال دیا جائے گا تو وہ گدھے کی طرح اس میں لوٹ لگائے گا اس سے پوچھا جائے گا کیا تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتا تھا؟ وہ کہے گا کیوں نہیں؟ لیکن میں خود عمل نہیں کرتا تھا۔[1]

یہ حدیث شعبہ عن حبیب کی سند سے غریب ہے اور اعمش وغیرہ کی سند سے مشہور ہے۔

(۲۵۴) خیثمہ بن عبدالرحمٰن[2]

ان بزرگوں سے مہمان نواز، دوستوں کا اکرام کرنے والے خیثمہ بن عبدالرحمٰن بھی تھے کہا جاتا ہے کہ تصوف اعراض سے نفی کرنے اور آخرت میں عوض حاصل کرنے کا نام ہے۔

۴۹۷۵- خیثمہ کی دنیا سے بے غرضی...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے ابوجعفر بن ماھان رازی، سفیان بن وکیع، حفص بن غیاث، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ کو وراثت میں دو لاکھ درہم ملے تھے جو انھوں نے فقراء اور فقہاء پر خرچ کر دیئے۔

۴۹۷۶- خیثمہ کا علماء کا اکرام...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابوہمام، عیسیٰ بن یونس کی سند سے بیان کیا کہ

اعمش کہتے ہیں کہ خیثمہ حلوہ اور اچھے کھانے پکواتے اور پھر ابراہیم نخعی کو بلاتے اور ہمیں بھی ان کے ساتھ بلوا لیتے اور فرماتے جو چاہو کھاؤ یہ میں نے آپ ہی کے لئے پکوایا ہے۔

۴۹۷۷- علماء کے لئے تحفہ تیار حالت میں...... ہمیں ابوحامد جبلہ نے محمد بن اسحٰق، فضل بن سہل، ابونعیم کی سند سے بیان کیا کہ

مسعر کہتے ہیں کہ خیثمہ ایک تھیلے میں حلوہ رکھتے تھے جو ان کے تخت کے نیچے رکھا ہوتا تھا جب قراء اور ان کے اپنے ساتھی آتے تو وہ ان کے لئے وہ تھیلا نکالتے۔

۴۹۷۸- خیثمہ کی تلذذات سے بے نیازی...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر ابن ابی شیبہ، ابوخالد احمر اعمش کی سند سے بیان کیا کہ جب ہم خیثمہ کے ہاں جاتے تو وہاں تخت (یا چارپائی- کے نیچے رکھا ہوا تھیلا نکال لاتے اور فرماتے کہ کھاؤ واللہ مجھے اس کی چاہت نہیں یہ میں نے صرف تمہارے ہی لئے پکوایا ہے۔

۴۹۷۹- خیثمہ کی غریب پروری...... ہمیں علی بن احمد بن محمد نے عبیداللہ بن اسحٰق، اسحٰق بن ابراہیم، ابوکریب، ابواسامہ کی سند سے اعمش کی سند سے اور سری اور معاویہ یہ دونوں نے اعمش کی سند سے بیان کیا کہ جب ہم خیثمہ کے ہاں جاتے تو وہ چارپائی کے نیچے رکھا تھیلا نکالتے جس میں حلوہ اور فالودہ ہوتا۔ وہ کہتے کہ مجھے اس کی چاہت نہیں اور یہ میں نے تمہارے ہی لئے رکھا تھا یہ دراھم بھی محفوظ رکھتے تھے مالدار آدمی تھے اپنی مجلس میں آنے والے کسی شخص کی قمیص یا چادر کو پھٹا پرانا دیکھتے تو جب وہ ان کے ہاں سے کسی

---

[1] اتحاف السادۃ المتقین ۸/۳۹۷، ۴۴۷. وکنز العمال ۴۴۷۲ ۱.

[2] طبقات ابن سعد ۲۸۶/۶. والتاریخ الکبیر للبخاری ۳/ت ۷۳۲. والجرح ۳/ت ۱۸۰۸. والجمع ۱/ ۱۲۶. وسیر النبلاء ۴/ ۳۲۰. والکاشف ۱/ ۲۸۶. وتهذیب الکمال ۱۷۴۷ (۸/ ۳۷۰)

دروازے سے نکلتا یہ دوسرے دروازے سے نکل کر اسے رقم دے دیتے اور فرماتے کہ اس سے قمیص لے لینا یا یہ کہ چادر لے لینا یا کسی اور ضرورت وغیرہ کا فرما دیتے۔

۴۹۸۰-خیثمہ کا عطیہ...... ہمیں ابراہیم نے محمد بن اسحٰق قتیبہ بن سعید، جریر کی سند سے بیان کیا کہ اعمش کہتے ہیں کہ ہم نے ابراہیم کو سفید کپڑے پہنے دیکھا تو پوچھا چنانچہ انھوں نے بتایا کہ مجھے یہ خیثمہ نے دیئے ہیں۔

۴۹۸۱-خیثمہ کی ہمدردی...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، عباس بن محمد، سعید بن محمد، حفص کی سند سے بیان کیا کہ

اعمش کہتے ہیں کہ خیثمہ جب مسجد آتے تو ان کے پاس جبہ کے نیچے درہم کی تھیلی بھی ہوتی تھی وہ اپنے اصحاب کے ہمراہ بیٹھ جاتے اور اگر کسی کی قمیص یا چادر پھٹی ہوئی نظر آتی اور جب وہ مسجد سے باہر نکلتا تو دوسرے دروازے سے نکل کر اس کے پیچھے جاتے اور اس سے مل کر اسے تھیلی دیدیتے اور کہتے میرے بھائی اس سے چادر خریدلو اس سے قمیص خریدلو۔

۴۹۸۲-خیثمہ کی ہمدردی کا اعتراف...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، معمر، عبداللہ بن مبارک سفیان کی سند سے بیان کیا کہ

علا بن مسیب کہتے ہیں کہ خیثمہ اپنے پاس درہم کی تھیلی رکھا کرتے، مالدار آدمی تھے وہ مسجد میں بیٹھ جاتے اور جب کسی کی قمیص چادر پھٹی ہوئی دیکھتے تو اس سے مل کر وہ تھیلی اسے دیدیتے۔

۴۹۸۳-کسی کو غلام خرید کر دینا...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابو ہمام، عیسیٰ بن یونس کی سند سے بیان کیا کہ اعمش کہتے ہیں کہ مسیب بن رافع کی بیوی کے ہاں ولادت ہوئی تو خیثمہ نے انھیں چھ سو درہم میں ایک غلام خرید کر دیا۔

۴۹۸۴-کسی کا ماہانہ وظیفہ مقرر کر دینا...... ہمیں قاضی ابواحمد محمد بن احمد نے اپنی کتاب سے اسماعیل بن عبداللہ، محمد بن حمید، جریر کی سند سے بیان کیا کہ

اعمش کہتے ہیں کہ خیثمہ ہر ماہ مسیب بن رافع کو پچاس درہم دیا کرتے تھے اور اس کو غلام بھی خرید کر دیا تھا۔

۴۹۸۵-ایک سال میں دو مرتبہ مرنے کی تمنا...... ہمیں عبداللہ بن عباس نے ابراہیم بن اسحٰق، ابوبکر ابن ابی شیبہ، ابن نمیر، مالک بن مغول، طلحہ کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ نے ایک دن فرمایا کہ میں اس شخص کا مرتبہ جانتا ہوں جو سال میں دو مرتبہ مرنے کی تمنا کرتا ہے۔ میں (طلحہ) سمجھتا ہوں کہ وہ خود کو مراد لے رہے تھے۔

۴۹۸۶-موت سے دو مرتبہ ہم آزما ہونا...... ہمیں میرے والد نے ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء کی سند سے اور ابو حامد بن جبلہ نے اپنی سند سے طلحہ سے بیان کیا کہ

خیثمہ نے فرمایا کہ میں اس شخص کو جانتا ہوں جو چاہتا ہے کہ ایک سال میں دو مرتبہ مرے۔ (ہم نے یہ سمجھا کہ وہ خود کو مراد لے رہے ہیں۔

۴۹۸۷-موت کو پسند کرنا...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عثمان بن ابی شیبہ، یحییٰ بن یمان، سفیان، سلمہ بن

کہیل کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ کی محارب بن دثار سے ملاقات ہوئی تو پوچھا کہ موت سے تمہیں کتنی محبت ہے؟ انھوں نے کہا کہ میں اسکو پسند نہیں کرتا۔ یہ سن کر خیثمہ نے کہا کہ یہ تم میں ایک بڑی کمی ہے۔

۴۹۸۸- بزرگوں کی ایک حسین خواہش ...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن صباح، سفیان، مالک طلحہ، کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ فرماتے ہیں کہ بزرگان دین اس بات کو پسند کرتے تھے کہ نیک عمل کرتے ہوئے انھیں موت آئے مثلاً حج یا عمرہ کرتے ہوئے، جہاد میں یا رونے کی حالت میں۔

۴۹۸۹- برے کام سے نفرت ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابن اسلم، سعید بن خثیم کی سند سے بیان کیا کہ

محمد بن خالد کہتے ہیں کہ کوئی نہیں جانتا کہ خیثمہ کیسے قرآن پڑھتے تھے حتی کہ وہ بیمار ہو گئے۔ ان کی بیوی ان کے پاس آ کر بیٹھی اور رونے لگی، انھوں نے کہا کیوں روتی ہو؟ موت کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ اس نے کہا تمہارے بعد مجھ پر مرد حرام ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں نے تم سے یہ نہیں چاہا۔ میں تو صرف ایک شخص سے ڈرتا ہوں اور وہ ہے میرا بھائی محمد بن عبدالرحمٰن وہ ایک فاسق شخص ہے شراب پیتا ہے مجھے یہ ناپسند ہوا کہ وہ میرے گھر میں شراب پیے اس کے بعد کہ قرآن ہر تین دن میں مکمل اس میں پڑھا گیا ہو۔

۴۹۹۰- تین دن میں قرآن پاک ختم کرنا ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن حنبل، محمد بن عبید محاربی، سعید بن خثیم، محمد بن خالد کے طریق ست بیان کیا کہ خیثمہ تین دن میں قرآن پاک ختم کر لیا کرتے تھے۔

۴۹۹۱- بچت کر کے مساکین کو دینا ...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، عباس بن ابی طالب، سعید بن عمرو اشعثی، حفص، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ کے گھر میں ان کی بیوی نے خادمہ سے کہا کہ اے لڑکی یہ ڈول سقے کو دے دو۔ خیثمہ نے پوچھا تم اس کو کتنا دیتے ہو؟ انھوں نے بتایا کہ ڈیڑھ یا دو دانق۔ انھوں نے کہا اچھا میں ڈول بھر کر ڈال دوں گا۔ چنانچہ انھوں نے ایسا کیا اور فرمایا کہ دیکھو جتنا تم اس سقے کو دیتے ہو اتنا پیسہ کسی آنے والے مسکین کو دے دینا۔

۴۹۹۲- صدقہ کرنے کے لئے محنت کرنا ...... ہمیں محمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب سے اسماعیل بن عبداللہ ضبی، محمد بن حمیدہ، جریر، اعمش یا علاء بن مسیب کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ کا ڈول پھٹ گیا، انھوں نے موچی کے پاس سلوانے بھیجا، اس نے ایک صاع کھجور مزدوری مانگی تو خیثمہ نے وہ اپنے ہاتھ سے سیا اور ایک صاع کھجور صدقہ کر دی۔

۴۹۹۳- اعمش اور خیثمہ کا مکالمہ ...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابی سہل، عبداللہ ابن عمر بن ابراہیم عبسی، ابو خالد الاحمر کی سند سے بیان کیا کہ

اعمش کہتے ہیں کہ مجھے خیثمہ نے بلوایا تو میں نے وہاں دیکھا کہ پگڑیوں اور پوشاکوں والے سوار وہاں آئے ہیں۔ میرا دل جل گیا میں واپس آ گیا۔ پھر اس دن کے بعد ملاقات ہوئی تو انھوں نے پوچھا تم آئے نہیں؟ میں نے پگڑیوں اور پوشاکوں والوں کا تذکرہ کیا تو وہ فرمانے لگے واللہ مجھے تم ان سے زیادہ پسند ہو۔

چنانچہ جب ان کے پاس جاتے تو وہ چارپائی کے نیچے سے تھیلا نکالتے اور فرماتے واللہ مجھے اس کی چاہت نہیں یہ میں نے تمہارے لئے ہی بنوایا ہے۔

۴۹۹۴-خیثمہ کی وصیت...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عثمان ابن ابی شیبہ، معاویہ بن ہشام، سفیان عن رجل خیثمہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

خیثمہ نے وصیت کی کہ انھیں ان کی قوم کے فقراء کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

۴۹۹۵-مؤمن، منافق سے کبھی محبت نہیں کرتا...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، عبیداللہ بن یشکری، یحیی رملی، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ فرماتے ہیں کہ مؤمن کبھی بھی منافق سے محبت نہیں کر سکتا۔

۴۹۹۶-ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر ابن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ فرماتے ہیں قرآن کریم میں جہاں تم ''یاایھا الذین آمنوا'' پڑھتے ہو تورات میں اس جگہ یاایھا المساکین (اے مسکینو) لکھا تھا۔

۴۹۹۷-دشمنوں سے خیثمہ کا رویہ...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابی سہل، عبداللہ العبسی، ابومعاویہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ کو کچھ لوگ تکلیف دیدیتے تھے۔ ایک دن خیثمہ نے فرمایا کہ یہ لوگ مجھے تکلیف دیتے ہیں مگر واللہ اگر ان میں سے کسی نے مجھے اپنی ضرورت سے بلوایا تو میں ضرور پوری کروں گا اور کوئی ان کو تکلیف پہنچائے گا تو اس کا مقابلہ کروں گا حالانکہ میں ان کے نزدیک کالے کتے سے زیادہ قابل نفرت ہوں اور وہ یہی سمجھتے ہیں۔ واللہ منافق کبھی کسی مؤمن کو پسند نہیں کر سکتا۔

۴۹۹۸-اللہ تعالیٰ کا انسان سے مکالمہ...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے احمد بن علی خزاعی، القعنبی، فضل بن عیاض، علاء بن میتب اور ہمیں محمد بن حبان نے اپنی سند سے علاء بن میتب کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ فرماتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہے اے ابن آدم اگر تو میری عبادت کے لئے فارغ ہوگا (فضل کی روایت میں ''عبادت کرنے آئے گا'' کے الفاظ آتے ہیں) تو میں تیرے دل کو غنی سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کو مٹادوں گا۔ اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے دل کو شغل سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کو بھی کم نہیں کروں گا۔

۴۹۹۹-شیطان انسان کے پاس ہے...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین مروزی، ابومعاویہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ فرماتے تھے کہ شیطان کہتا ہے کہ انسان مجھ پر کیسے غالب آ سکتا ہے کیونکہ جب وہ خوش ہوتا ہے تو میں اس کے دل میں ہوتا ہوں اور جب وہ غصہ ہوتا ہے تو میں اڑ کر اس کے سر میں پہنچ جاتا ہوں۔

۵۰۰۰-شیطان سے نہ بچنے کی تین صورتیں...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، ابومعاویہ، اعمش کی

سند سے بیان کیا کہ   خیثمہ فرماتے ہیں کہ شیطان کہتا ہے کہ انسان مجھ سے اگر بچ سکے تو تین صورتوں میں بالکل نہیں بچ سکتا وہ کسی کا مال بغیر حق کے لے لے، یا کسی کا حق روک دے، یا وہ مال کو غیر حق میں رکھے۔

۵۰۰۱- حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کا حال...... ہمیں حسین بن محمد نے ابو محمد بن ابی حاتم، احمد ابن سنان، ابو احمد زبیری اسرائیل، ابو حصین کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم، حضرت یحییٰ بن حضرت زکریا علیہ السلام آپس میں خالہ زاد بھائی تھے حضرت عیسیٰ اون اور حضرت یحییٰ وبر (پشم) پہنا کرتے تھے۔ ان میں سے کسی کی ملکیت میں کوئی دینار درھم نہ تھا نہ کوئی غلام یا باندی تھی۔ کوئی ٹھکانہ خاص نہ تھا جہاں رات ہوئی وہیں بسر کر لیتے تھے۔ جب دونوں جدا ہونے لگے تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا غصہ نہ کرنا، تو فرمایا کہ میں غصہ نہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مال کے فتنے میں مت پڑنا۔ تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا ہاں یہ ہو سکتا ہے۔

۵۰۰۲- شیطان اور انسان...... ہمیں ابو محمد بن حیان نے علی بن اسحٰق، حسین بن حسین، عبداللہ بن مبارک، مالک بن مغول، طلحہ کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شیطان کو آدمی کے ساتھ پیچھے سے پھینکتے ہیں۔

۵۰۰۳- خوشخبری ہے مؤمن کے لئے...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، مسعر، عبدالملک بن میسرہ کی   سے بیان کیا کہ

خیثمہ فرماتے ہیں کہ مؤمن کے لئے خوشخبری ہے وہ کیسے اپنے بعد کی نسل میں محفوظ رہتا ہے۔

۵۰۰۴- خوشحالی و بدحالی میں مؤمن و کافر کا حال...... ہمیں میرے والد اور ابو محمد بن حیان نے ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، سفیان بن عیینہ، مالک، طلحہ بن مصرف کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ سے سوال کیا گیا خوشحالی اور بدحالی میں کون سے چیز پنپتی ہے اور کون سی چیز بیکار ہوتی ہے۔ فرمایا جو چیز خوشحالی و بدحالی میں پنپتی (بڑھتی) ہے وہ مؤمن ہے کہ اگر اسے عطا کیا جائے تو وہ شکر ادا کرتا ہے اور اگر مصیبت میں مبتلا کر دیا جائے تو صبر کرتا ہے اور جو چیز بے کار و بدحال ہوتی ہے وہ کافر ہے کہ اگر اسے عطا کیا جائے تو شکر ادا نہیں کرتا او اگر مصیبت میں مبتلا کیا جائے تو صبر نہیں کرتا۔ اور وہ چیز جو شہد سے زیادہ میٹھی ہے اور کبھی ختم نہیں ہوتی یہ الفت ہے جو اللہ تعالیٰ مؤمنین کے دلوں میں ڈالتا ہے۔

۵۰۰۵- مؤمن بندے کی دنیا و آخرت...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر ابن ابی شیبہ، معاویہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ   خیثمہ فرماتے ہیں کہ ملائکہ بارگاہ ایزدی میں عرض کرتے ہیں کہ اے رب تو اپنے مؤمن بندے کے لئے دنیا کو دور کرتا اور مصیبت و پریشانی دیتا ہے۔ تو رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ انھیں اس بندے کا ثواب دکھا دو یہ چنانچہ دکھایا جاتا ہے   تو وہ کہتے ہیں کہ اے رب اس بندے کو دنیا کی مصیبتیں نقصان نہیں دے سکیں گی اور فرشتے کہتے ہیں۔ اے رب تو اپنے کافر بندے سے مصیبتیں دور کرتا ہے اور دنیا اس کیلئے پھیلاتا ہے۔ تو رب کہتا ہے ان کو اس کی سزا دکھا دو۔ چنانچہ جب دکھائی جاتی ہے تو کہتے ہیں اے رب اس کو دنیا میں ملنے والی نعمتیں کوئی فائدہ نہیں دیں گی۔

۵۰۰۶-ہمیں دنیا کا تھوڑا حصہ بھی کافی ہے...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابومعاویہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم نے نرم اور سخت ہر قسم کی زندگی کا تجربہ کیا ہے تو ہم نے یہ پایا کہ ہمیں اس کا ادنیٰ حصہ بھی کافی ہے۔

۵۰۰۷-سلیمان علیہ السلام کے ہمراہی کا واقعہ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابن نمیر، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ، حمزہ اور شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ

موت کا فرشتہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آیا اور ان کی مجلس میں بیٹھے ایک شخص کو مسلسل دیکھتا رہا جب وہ چلا گیا تو اس شخص نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انھوں نے فرمایا یہ موت کا فرشتہ ہے اس نے کہا وہ مجھے اس طرح دیکھ رہا تھا کہ اس نے میرا ارادہ کر رکھا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے اس نے کہا کہ آپ ہوا کو حکم دیں کہ وہ مجھے ہندوستان لیجائے آپ علیہ السلام نے ہوا کو بلوا کر اسے ہندوستان بھجوا دیا اس کے بعد فرشتہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپ علیہ السلام نے پوچھا کہ فلاں آدمی کو کیوں گھور رہے تھے؟ اس نے کہا کہ مجھے اسے یہاں دیکھ کر حیرت ہو رہی تھی کہ اس کی روح قبض کرنے کا مجھے ہندوستان میں حکم ہوا ہے اور یہ آپ کے پاس یہاں بیٹھا ہے۔

۵۰۰۸-مرحومین کی فہرست...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابن نمیر، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ موت کا فرشتہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں آیا یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا دوست تھا؟ آپ نے اس سے پوچھا کہ تم ایک گھرانے پر آتے ہو اور پورے گھرانے کی روحیں قبض کر لیتے ہو اور ان کے پہلو میں دوسرے گھر کو چھوڑ دیتے ہو کسی کی روح قبض نہیں کرتے۔ موت کے فرشتے نے کہا کہ مجھے تو اس کا علم نہیں ہوتا کہ کس کی روح قبض کرنی ہے میں تو عرش کے نیچے ہوتا ہوں وہاں سے مجھے ایک تختی دی جاتی ہے جس میں وہ نام لکھے ہوتے ہیں۔

۵۰۰۹-قرآن پڑھ کر عمل کرنے والے کے لئے بشارت...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ایک عورت گزری اور اس نے کہا کہ بشارت ہے اس پیٹ کے لئے جس نے تجھے حمل میں اٹھایا اور ان چھاتیوں کے لئے جس سے تو نے دودھ پیا۔ تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا بلکہ بشارت اس شخص کے لئے ہے جو اللہ کی کتاب پڑھے اور اس کی اتباع کرے۔

۵۰۱۰-مالدار جنت میں داخل نہ ہوگا...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر ابن ابی شیبہ، ابوخالد الاحمر، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک مالدار شخص کو کہا کہ اپنے مال کو صدقہ کر دو تو اس نے اس بات کو ناپسند کیا چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا مالدار جنت میں داخل نہ ہوگا۔

۵۰۱۱-قیامت کا دن بچوں کو بوڑھا کر دے...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، شریک، اسماعیل بن ابی خالد کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا ''یوما یجعل الولدان شیبا'' (المزمل آیت ۱۷- ترجمہ وہ دن بچوں کو بوڑھا کر دیگا) قیامت کے دن ایک آواز دے گا کہ ہر ہزار میں سے جہنم میں جانے والے نو سو ننانوے نکالے جائیں۔ اس آواز کو سن کر بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔

۵۰۱۲- **شیطان کو ہمت مت دو**...... ہمیں محمد بن احمد بن محمد نے احمد بن موسیٰ الخطمی، سہل بن بحر، عمر بن حفص بن غیاث عن ابیہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ اور ان کے اصحاب کہتے تھے کہ ''شیطان کو اپنے کسی آدمی پر ہمت مت دو''

۵۰۱۳- **کوئی چیز مانگنے پر مل جائے تو فوراً جنت مانگو**...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے ابراہیم بن محمد، بوعمار احمد بن محمد بن جراح، ابن نمیر، مالک بن مغول، حکم کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ فرماتے ہیں کہ جب تم کوئی چیز مانگو اور وہ مل جائے تو اللہ تعالیٰ سے فوراً جنت مانگو کیونکہ ہو سکتا ہے وہ دن تمھاری دعا کی قبولیت کا ہو۔

۵۰۱۴- **خیثمہ اور ابراہیم نخعی بہترین لوگ**...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عباد، سفیان، مالک بن مغول، کی سند سے بیان کیا کہ طلحہ کہتے ہیں کہ کوفہ میں خیثمہ اور ابراہیم سے زیادہ کوئی شخص مجھے اچھا نہیں لگتا تھا۔

۵۰۱۵- **ابووائل کی خیثمہ کے جنازے میں شرکت**...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، عقبہ بن مکرم، مسلم بن قتیبہ، شعبہ، نعیم بن ابی ھند کی سند سے بیان کیا کہ۔

میں نے ابووائل کو خیثمہ کے جنازے میں روتے دیکھا وہ سر پر ہاتھ رکھے ہائے زندگی کہہ رہے تھے۔

۵۰۱۶- **خیثمہ کی مسجد نبوی ﷺ میں دعا**...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے علی بن محمد، سلمہ تبوذکی، حماد ابوحمزہ، ابراہیم کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں جب مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہوا تو میں نے دعا کی کہ اے اللہ مجھے نیک ہمنشیں عطا فرما۔

۵۰۱۷- **خیثمہ جعفی اور ابراہیم کو حضرت ابوہریرہؓ کی فہمائش**...... ہمیں ابوحامد جبلہ نے اپنی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ بن ابی سبرہ جعفی نے فرمایا، جب میں مدینہ آیا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ مجھے نیک ہمنشین عطا فرما ابراہیم کہتے ہیں کہ میں نے اللہ سے دعا کی کہ اللہ مجھے سچا ہمنشین عطا کرے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت ابوہریرہؓ کا ہمنشین بنا دیا۔ تو میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے ذکر کیا تو انھوں نے پوچھا تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ میں نے عرض کیا کہ کوفہ سے اور میں علم اور بھلائی کی تلاش میں آیا ہوں۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ تم مجھ کو مانگ رہے ہو حالانکہ تم میں نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں میں سے علماء موجود ہیں۔ اور حضور ﷺ کے چچازاد بھائی علی بن ابی طالب ہیں تم میں سعد بن مالک ہیں جنکی دعائیں قبول ہوتی ہیں تم میں عبداللہ بن مسعود ہیں جو حضور ﷺ کا تکیہ اٹھاتے تھے تم میں حذیفہ بن یمان ہیں جو نبی کریم ﷺ کے رازدار ہیں، عمار بن یاسر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے شیطان سے پناہ عطا کی ہے نبی کے قول کے مطابق اور سلمان ہیں جو صاحب الکتابین ہیں''

قتادہ کہتے ہیں کہ کتابین کا مطلب دو آسمانی کتابیں انجیل اور قرآن کریم ہیں۔

۵۰۱۸-ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، طاہر بن ابی احمد عن ابیہ، اسرائیل، حکیم بن جبیر کی سند سے بیان کیا کہ
خیثمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں تیرہ صحابہ سے ملا ہوں میں نے ان میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ انھیں گفتگو وغیرہ نے بدل دیا ہو۔

خیثمہ نے کن صحابہ کو دیکھا ......خیثمہ بن عبدالرحمٰن بڑے بڑے صحابہ کرام سے ملے اور بعض سے روایت بھی کی ہے۔ان میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، عبداللہ بن عمرو بن العاص، عدی بن حاتم، نعمان بن بشیرؓ شامل ہیں۔
خیثمہ نے بڑے تابعین سے بھی روایت کی ہے ان میں سوید بن غفلہ، ابوعطیہ مالک بن عامر ھمدانی، ابو حذیفہ، سلمہ بن صہیب اور قیس بن مروان شامل ہیں۔ بہت سے تابعین اور ائمہ نے خیثمہ سے روایت کی ہے ان میں اعمش، طلحہ بن مصرف، منصور بن معتمر، عاصم بن بہدلہ اور عمرو بن مرہ شامل ہیں۔

۵۰۱۹-نماز کے بعد گفتگو کرنا......ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، منصور خیثمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے ارشاد نبوی ﷺ بیاں کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نماز کے بعد کوئی گفتگو نہیں سوائے دو آدمیوں میں سے ایک مسافر نمازی کے لئے [1]

۵۰۲۰-امید اور خوشی، رضا اور یقین میں مضمر ہیں......ہمیں ابواحمد محمد بن احمد بن اسحٰق انماطی نے احمد ابن سہل بن ایوب، خالد عمری، سفیان ثوری، شریک بن عبداللہ، سفیان بن عیینہ، سلیمان خیثمہ، حضرت ابن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ
نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم کسی کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے ہرگز راضی مت کرو، اور اللہ کے فضل پر کسی اور کی تعریف ہرگز مت کرو۔ اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے تمہیں نہیں دی اس پر کسی کو برا بھلا مت کہو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے رزق کو کسی حریص کی حرص تمہارے پاس لا سکتی ہے اور نہ کسی ناپسند کرنے والے کی ناپسندیدگی تم سے دور کرسکتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے عدل وانصاف کے باوجود امید اور خوشی رضا اور یقین میں مضمر کر دیا ہے اور افسوس اور رنج کو شک اور ناراضگی میں مضمر کر دیا ہے۔

۵۰۲۱-ہمیں عبداللہ بن محمد بن عثمان حافظ واسطی نے ابراہیم بن محمد بن سعید، محمد بن عبید، بکار ابن اسود، اسماعیل الحناط کی سند سے بیان کیا کہ
حسن بن عمارہ کو پتہ چلا کہ اعمش نے ان کی مذمت کی ہے تو انھوں نے اعمش کے پاس کپڑے بھیجے تو انھوں نے ان کی مدح کی کسی نے پوچھا کہ پہلے مذمت کی اور اب مدح کررہے ہو؟ تو اعمش نے کہا کہ خیثمہ نے حضرت ابن مسعود سے ارشاد نبوی بیان کیا کہ دلوں کو اس کی محبت پر کھینچا گیا ہے جو دل احسان کرے اور اس کی نفرت پر جو اس سے برا کرے [2]
یہ حدیث اعمش کی سند سے غریب ہے اس سند کے علاوہ مروی نہیں۔

---

[1] سنن الترمذی ۲۲۱، ۲۲۹، ۲۳۰، ۱۷۳، ومسند الامام أحمد ۱/ ۳۱۲. ۳۶۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۲۶۸. وفتح الباری ۱/ ۲۱۳. وشرح السنة ۲/ ۱۹۳. والسنن الکبری للبیهقی ۱/ ۴۵۲. ومجمع الزوائد ۱/ ۳۱۴.
[2] اتحاف السادة المتقین ۹/ ۵۵۴. والبدایة والنهایة ۱۱/ ۵۸. ۲/ ۱۳/ ۱. وتاریخ بغداد ۴/ ۲۷۷. ۱۱/ ۹۳. والدر المنتثرة ۲۷. وتذکرة الموضوعات ۶۸. والفوائد المجموعة ۸۲. وکشف الخفا ۱/ ۳۹۵. والاحادیث الضعیفة ۶۰۰. والکامل لابن عدی ۲/ ۷۰۱.

۵۰۲۲-ظالم حکمران اور مصورین سخت عذاب میں ہوں گے......ہمیں سلیمان بن احمد نے حسین بن اسحٰق تستری، عمران بن خالد مخزومی، ابونباتہ، یونس بن یحییٰ، عباد بن کثیر، لیث بن ابی سلیمان، طلحہ بن مصرف کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ارشاد نبوی ﷺ نقل کیا ہے کہ:

قیامت کے دن وہ لوگ سب سے زیادہ عذاب میں ہوں گے جنھوں نے کسی نبی کو قتل کیا ہو یا نبی نے انھیں قتل کیا ہو ظالم حکمران اور یہ تصویر بنانے والے۔[1]

۵۰۲۳-غلام کا کھانا روکنے پر وعید......ہمیں ابواسحٰق بن حمزہ نے محمد بن عمر بن سلم فی جماعۃ، ابراہیم بن عبداللہ مخزومی، سعید بن محمد، عبدالرحمٰن عن ابیہ، طلحہ بن مصرف، خیثمہ کی سند سے بیان کیا کہ

ہم حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کا خادم آیا۔ انھوں نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے غلام کو اس کا کھانا پہنچا دیا؟ اس نے کہا نہیں تو فرمایا کہ فوراً جاؤ اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص کو گناہ کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے غلام کا کھانا روک لے۔[2]

۵۰۲۴-ہمیں عبداللہ بن محمد بن عمر القاضی نے عبداللہ بن محمد بن عباس، سہل بن عثمان، زیاد بن عبداللہ، لیث، طلحہ بن مصرف، حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو چاہتا ہے کہ اسے جھنم سے دور کر دیا جائے اور وہ جنت میں داخل ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اسے جب موت آئے تو وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد ﷺ کی عبدیت و رسالت کی گواہی دیتا ہو اور لوگوں کو وہ کچھ دے جو وہ چاہتا ہے کہ اسے دیا جائے''۔[3]

۵۰۲۵-ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے احمد بن اسحٰق، عمرو بن علی، ابوداؤد، حریش بن سلیم، طلحہ بن مصرف، خیثمہ، حضرت عبداللہ بن عمرو کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ قرآن کو پورے مہینے میں پڑھا کرو میں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ کی قوت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر تین دن میں ختم کیا کرو۔[4] یہ حدیث طلحہ اور خیثمہ کی سند سے غریب ہے۔

۵۰۲۶-ہمیں ابوبکر بن محمد بن حمید نے حامد بن شعیب، محمد بن زنبور، فضیل بن عیاض، اعمش، خیثمہ، حضرت عبداللہ بن عمرو کی سند سے بیان کیا کہ

جب سے نبی کریم ﷺ نے عبداللہ بن مسعودؓ کا نام پہلے لیا اس دن سے آج تک مجھے ان سے محبت ہے آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ چار افراد سے قرآن سیکھو، ابن ام عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود) سے ابی بن کعب سے معاذ بن جبل سے اور سالم مولیٰ حذیفہ سے۔[5]

---

[1] مسند الامام أحمد ۱/۴۲۶. والمعجم الكبير للطبراني ۱۰/۲۶۶. ومجمع الزوائد ۵/۲۳۶. وكنز العمال ۴۳۸۸۲.

[2] صحيح مسلم، كتاب الزكاة ۴۰. والسنن الكبرى للبيهقي ۸/۷. والدر المنثور ۱/۲۵۵. وتفسير القرطبي ۵/۱۹۰. وتفسير ابن كثير ۲/۲۶۲.

[3] سنن ابن ماجة ۳۹۵۲، ومجمع الزوائد ۸/۱۸۲. واتحاف السادة المتقين ۲/۲۶۴. وتفسير القرطبي ۴/۲۰۳. وتخريج الاحياء ۲/۱۹۶.

[4] سنن أبي داؤد ۱۳۹۱، ۱۳۸۸. وسنن النسائي ۴/۲۱۴. ومسند الامام أحمد ۲/۱۸۸، ۱۹۵.

[5] صحيح البخاري ۵/۳۳، ۴۵. وصحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة ۱۱۸. ومسند الامام أحمد ۲/۱۸۹، ۱۹۵.

۵۰۲۷- ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن علی مقدسی نے عمران بن زکریا حمیدی نے غزہ میں محمد بن عبید القاضی الغزی، ابومعاویہ، اعمش، خیثمہ، حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے کہتے ہیں اے رب تعالیٰ آپ اپنے مؤمن بندے سے دنیا کو دور کرتے ہیں اور مصیبتیں دیتے ہیں حالانکہ وہ تجھ پر ایمان رکھتا ہے۔ تو رب تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس بندے کا ثواب دکھا دو، چنانچہ جب فرشتے اس کا ثواب دیکھ لیتے ہیں تو کہتے ہیں یا رب، اس شخص کو دنیا کے مصائب نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

اور فرشتے کہتے ہیں اے رب تو اپنے کافر بندے کے لئے دنیا خوب مہیا کرتا ہے اور اس سے مصیبتیں دور کرتا ہے حالانکہ وہ تجھ سے کفر کرتا ہے۔ رب تعالیٰ فرماتے ہیں انھیں اس بندے کا عذاب دکھاؤ جب وہ اسے دیکھ لیتے ہیں تو کہتے ہیں اے رب اسے دنیا کی نعمتیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکیں گی۔[1]

محمد بن عبید کہتے ہیں کہ میں نے اعمش سے بار بار اس حدیث کے بارے میں رابطہ کیا مگر انھوں نے مجھے نہیں سنائی اور فرمایا جب سوال بھی خوب ہو تو منع بھی خوب ہونا چاہیے۔

۵۰۲۸- بظاہر مسلمان اندر سے کافر...... ہمیں سلیمان بن احمد نے ابوزنباع روح بن فرج علی بن سلیمان، ابوالفضل قرشی، ولد عقبہ بن ابی معیط، اعمش، خیثمہ، حضرت عبداللہ بن عمرو کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مؤذن اذان دیتا ہوگا اور لوگ نماز قائم کرتے ہوں گے مگر وہ مؤمن نہ ہوں گے۔ (یہ حدیث اعمش کی سند سے غریب ہے

۵۰۲۹- لوگوں میں عمل کا مقبول ہونا ...... ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے قاسم بن زکریا کی سند سے خیثمہ، حضرت عبداللہ بن عمرو کی سند سے بیان کیا کہ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے لوگوں سے اپنے عمل کے بارے میں سنا اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی مسامع سے (چھوٹے اور چھوٹے سے چھوٹے سے بھی سنے گا۔[2]

یہ حدیث ابان بن تغلب سے غریب ہے۔ عبدالرحیم کے علاوہ کسی نے نہیں لی۔

۵۰۳۰- جہنم کی آگ سے بچو...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، یحییٰ بن ہاشم، حمزہ بن حبیب الزیاد، اعمش خیثمہ بن عبدالرحمن حضرت عدی بن حاتمؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے اس کے اور رب کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوتا ہے وہ اپنے دائیں جانب دیکھتا ہے تو اپنا عمل دیکھتا ہے اور سامنے دیکھتا ہے تو آگ کو دیکھتا ہے۔ پھر فرمایا آگ (جہنم) سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے ہو۔[3]

۵۰۳۱- ہمیں قاضی ابواحمد نے عامر بن ابراہیم بن عمر عن ابیہ، عن جدہ، زیاد ابوحمزہ تیمی، حمزہ الزیاتؒ، اعمش، خیثمہ، حضرت عدی کی سند سے یہی ارشاد نبوی ﷺ لکھوایا

۱۔ کنز العمال ۶۶۶۷۔

۲۔ مسند الامام احمد ۲/۱۶۲، ۱۶۵، ۲۱۲، ۲۲۳. والترغیب والترهیب ۱/۶۵. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۲۱، ۲۲۲. ومشکاة المصابیح ۵۳۱۹. والأمالی للشجری ۲/۲۲۱. واتحاف السادة المتقین ۸/۲۶۲.

۳۔ صحیح البخاری ۲/۱۳۶، ۴/۲۴۳، ۸/۱۴۰، ۱۴۴، ۹/۱۸۱. وصحیح مسلم، کتاب الزکاة ۶۸. وفتح الباری ۱۰/۴۳۸، ۱۱/۴۰۰، ۱۳/۴۱۷.

۵۰۳۲-نگاہ نبوی ﷺ میں حضرت عدی بن حاتم کی حیثیت...... ہمیں محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، عبید بن جنادہ، عطاء بن مسلم، اعمش، خیثمہ، حضرت عدیؓ کی سند سے بیان کیا کہ

میں جب بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے میرے لیے جگہ ضرور کشادہ فرمائی یا فرمایا کہ میرے لیے جگہ سے ہٹ گئے چنانچہ ایک دن میں حاضر خدمت ہوا تو وہ گھر میں تھے جو کہ صحابہ کرامؓ سے بھرا ہوا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو میرے لیے جگہ کشادہ فرمائی حتی کہ میں آپ ﷺ کے پہلو میں بیٹھ گیا۔

۵۰۳۳-ہمیں علی بن ھارون نے جعفر محمد الفریابی سے اور ابوعمرو بن حمدان نے اپنی سند سے خیثمہ، حضرت عدیؓ بن حاتم سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بعض لوگوں کو جنت کے پاس لے جانے کا حکم ہوگا، حتی کہ جب وہ جنت کے قریب پھر اس کی خوشبو سونگھ لیں گے جنت اور اس کی آسائش کو دیکھ لیں گے تو حکم ہوگا۔ کہ ان کو واپس لیجاؤ جنت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے چنانچہ بڑی حسرت سے لوٹ جائیں گے جس طرح ان سے پہلے بھی لوگ لوٹ چکے ہوں گے۔ پھر وہ لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! اگر ہمیں اپنے دوستوں کے ثواب اور جنت میں ان کے لئے دی ہوئی آسائشوں کو دکھائے بغیر جھنم میں ڈال دیتا تو یہ ہمارے لئے آسان رب تعالیٰ فرمائے گا کہ یہی میں چاہتا تھا جب تم اکیلے میں ہوتے تو میرے سامنے ہڈیاں تک ظاہر کردیتے تھے اور جب لوگوں کے سامنے ہوتے اوڑھ چھپ کر کرتے۔ لوگوں کو اس کے خلاف دکھاتے تھے جو تم اپنے دل سے مجھے دیتے تھے۔ لوگوں سے ڈرتے تھے مجھ سے نہیں ڈرتے تھے لوگوں کو بڑا سمجھتے تھے مجھے نہیں، لوگوں کے لئے (برے کام- چھوڑتے تھے میرے لئے نہیں۔ لھٰذا آج کے دن میں تمہیں دردناک عذاب چکھاؤں گا اس کے ساتھ جو میں نے تمہیں ثواب سے محروم کیا ہے۔[1]

۵۰۳۴-ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، خثیم الھلالی، ابو جنادہ، اعمش کی سند سے یہی حدیث بیان کی یہ حدیث اعمش کی سند سے غریب ہے ابو جنادہ متفرد ہیں۔

۵۰۳۵-حرام کی حرمت کے آس پاس بھی نہ رہو...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ ابونضر ھاشم بن قاسم، ابومعاویہ شیبانؒ عاصم، خیثمہ، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حلال واضح ہے حرام واضح ہے اور ان کے درمیان شبھات ہیں جو شخص شبھات کو چھوڑ دے وہ حرام کو بطریق اولیٰ چھوڑ دے گا اور اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزیں اس کی حدود ہیں جو شخص ان حدود کے اردگرد پھرے گا وہ اس لائق ہے کہ وہ ان حدود کے اندر بھی پھرے حرام کام میں مبتلا ہو جائے۔[2]

۵۰۳۶-بہترین دور نبی کریم ﷺ کا دور...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، ابوالنضر، ابومعاویہ شیبان، عاصم، خیثمہ اور شعبی حضرت نعمان بن بشر کی سند سے بیان کیا کہ

بہترین لوگ میرے دور کے لوگ ہیں پھر اس کے بعد والے پھر ان کے بعد والے اور پھر ایسے لوگ آئیں گے جن کی قسم ان کی گواہی سے اور ان کی گواہی ان کی قسم سے بڑھ جائے گی۔

یہ حدیث عاصم کی سند سے مشہور ہے، ان سے پانچ تابعین نے نقل کیا ہے۔

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/ ۸۶. والموضوعات لابن الجوزی ۳/ ۱۲۲.

[2] صحیح مسلم کتاب المساقاة ۱۰۸. وصحیح البخاری ۷/ ۳۰، وفتح الباری ۴/ ۲۹۰.

۵۰۳۷- سارے مؤمن ایک شخص کی مانند ہیں ...... ہمیں مخلد بن جعفر نے اپنی سند سے اور ابوبکر بن مالک، سلیمان بن احمد، ابوبکر آجری، حسن بن علاء نے اپنی اپنی سند سے، خیثمہ اعمش، حضرت نعمان بن بشیر کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سب مؤمن ایک شخص کی طرح ہیں کہ اگر اس کے سر میں تکلیف ہو تو پورے جسم میں تکلیف ہوتی ہے اور اگر آنکھ میں تکلیف ہو تو سارے جسم میں تکلیف ہوتی ہے۔[1]

۵۰۳۸- مخلد بن جعفر، جعفر بن محمد، حمید بن عبدالرحمن، .... ھیثم بن خلف دوری، محمد بن علی بن حسن، بن شقیق، علی بن حسن بن شقیق، ابوحمزہ، اعمش خیثمہ کی سند سے حضرت نعمان بن بشیرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام مؤمنین ایک آدمی کی طرح ہیں اگر اس کے سر میں تکلیف ہو تو پورا جسم درد میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اگر آنکھ میں تکلیف ہو تب بھی پورا جسم تکلیف سے بلبلا اٹھتا ہے۔

اس کو شعبی نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا ہے اور یہی مشہور ہے اور سماک بن حرب اور خیثمہ نے بھی نعمان سے اس کو روایت کیا ہے، یہ بھی مقبول ہے۔

☆☆☆☆

[1] الاحادیث الصحیحۃ ۳/۱۲۹۰. وصحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ ۶۷، ومسند الامام أحمد ۴/۲۷۱، ۲۷۶. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۳/۲۵۳. وفتح الباری ۱۰/۴۳۹، واتحاف السادۃ المتقین ۶/۲۵۳، ۹/۵۳۲.
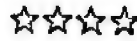
(۲۵۵) حارث بن سوید[1]

انہی بزرگوں میں ابو عائشہ حارث بن سوید تیمی بھی ہیں، یہ اپنے وقت کو ضائع کرنے میں بخل کرتے تھے اور لھو میں مبتلا لوگوں کو سیدھا کرنے میں کامیاب انسان تھے۔

۵۰۳۹- حارث کی برداشت...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، محمد بن عبید، اعمش، ابراہیم تیمی کی سند سے بیان کیا کہ اگر کوئی شخص محلے میں سے آئے اور آ کر حارث کو گالیاں دینے لگے اور جب گالیاں دے کر چپ ہو جائے تو وہ حارث اٹھیں گے چادر جھاڑیں گے اور گھر میں داخل ہو جائیں گے۔

۵۰۴۰- حارث کی حیثیت...... ہمیں ابو حامد جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن صباح، سفیان، ابو حیان، تیمی عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ

تمیم کے ستر آدمی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے حلقے میں شامل ہوئے اور حارث بن سوید نفس کے اعتبار سے ان سب میں بڑے آدمی تھے۔

۵۰۴۱- خیر و شر کی گنتی بڑی سخت ہوگی...... ہمیں محمد بن احمد بن ابراہیم نے موسیٰ بن اسحٰق، ابو کریب، ہشام بن علی، اعمش، ابراہیم تیمی کی سند سے بیان کیا ہے کہ

میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اصحاب میں سے ستر حضرات سے ملا ہوں ان میں (عمر کے لحاظ سے) سب سے چھوٹے حارث بن سوید تھے میں نے انھیں سورۃ الزلزال پڑھتے سنا جب انھوں نے ختم کی (ترجمہ) جو ذرے کے برابر بھلائی کرے گا اسے دیکھے گا اور جو ذرے کے برابر برائی کرے گا دیکھے گا) تو فرمایا یہ گنتی بڑی سخت ہوگی۔

۵۰۴۲- ہر اچھا برا کام شمار کیا جائے گا...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن یحییٰ بن مندہ، ہذیل بن معاویہ، ابراہیم بن ایوب، نعمان، سفیان، اعمش کی ابراہیم کی سند سے بیان کیا کہ

حارث بن سوید کو کوئی برا بھلا کہے تو مذکورہ آیت پڑھ کر فرماتے کہ یہ سب کچھ شمار کیا جائے گا"۔

۵۰۴۳- وہ بات کہو جس سے ظلم میں کمی ہو سکے...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے یوسف قاضی، سلیمان بن حرب، حماد ایوب، یحییٰ بن سعید بن حبان عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ

حباب کہتے ہیں کہ مختار نے تمام اھل کوفہ کو جمع کیا اور ایک سیل بند کاغذ پر ان سے بیعت و اقرار لینا شروع کیا۔ میں نے کہا کہ میں ضرور دیکھوں گا کہ حارث بن سوید کیا کرتے ہیں۔ پھر جب مجھے بلوایا گیا تو میں وہاں گیا تو دیکھا کہ وہ لوگوں سے آگے کھڑے ہیں میں چلتا ہوا ان کے پہلو میں پہنچا اور کہا اے ابو عائشہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس کاغذ میں کیا لکھا ہے؟ انھوں نے فرمایا چھوڑو۔ اس لئے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو یہ فرماتے سنا کہ وہ بات کہنا کبھی نہیں چھوڑوں جس کے بدلے مجھ کو دو کوڑے معاف کر دیئے جائیں۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۱۲۷/۶. والتاریخ الکبیر ۲/ت ۲۴۴۲. والجرح ۳/ت ۳۵۰. والجمع ۱/ت ۳۶۸. وأسد الغابة ۱/۳۳۱. والکاشف ۱/۱۹۴. وتاریخ الاسلام ۱۵/۳. ز، وسیر النبلاء ۱۵۶/۴. والاصابة ۱۹۲۰، ۲۰۳۸.

۵۰۴۴- حاکم کے ظلم سے بچنے والی بات کہو...... ہمیں ابو احمد جرجانی نے احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، جریر، ابو حیان تیمی کی سند سے بیان کیا کہ

میرے والد کہتے ہیں کہ مختار نے لوگوں کو بلایا تا کہ ایک (سیل) مہر لگے کاغذ پر ان سے بیعت و اقرار لے۔ کسی کو پتہ نہ تھا کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ چنانچہ پورا علاقہ چلا اور میں بھی ان کے ہمراہ تھا اور بعض لوگ ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہے تھے میں نے دیکھا کہ حارث بن سوید لوگوں کے سامنے کھڑے ہیں' ہم میں سے کسی نے کہا کہ اے ابو عائشہ میں نے ایسا منظر آج تک نہیں دیکھا کہ تم سر جھکائے ایک بند کاغذ کی طرف جا رہے ہو جسکا یہ نہیں پتہ کہ اسمیں کفر ہے یا جادو؟ تو انھوں نے کہا اے بھائی ہماری جان چھوڑ دو۔ میں نے حضرت ابن مسعود کو یہ فرماتے سنا کہ ہر وہ بات جو بادشاہ کے سامنے کہنے سے وہ ہمیں ایک کوڑا معاف کرے میں وہ بات ضرور کہوں گا۔

۵۰۴۵- سلیمان کی کھانا کھانے کے بعد کی دعا...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن اسد، ابوداؤد طیالسی، شعبہ، اعمش، ابراہیم کی سند سے بیان کیا کہ

حارث بن سوید کہتے ہیں کہ سلیمان جب کھانا کھا چکتے تو فرماتے الحمد للہ الذی کفانی المؤونۃ واحسن الرزق تمام حمد و ستائش اس اللہ کے لئے ہیں جس نے محنت سے میرے لئے کفایت کی اور اچھا رزق عطا کیا۔

۵۰۴۶- ایک اور سند...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے اپنی سند سے یہی حدیث بیان کی ہے۔ حارث بن سوید نے حضرت ابن مسعود اور حضرت علی سے بھی روایت کی ہے

۵۰۴۷- ذرا سی تکلیف پر گناہوں کا جھڑنا...... ہمیں ابو اسحٰق ابراہیم نے ابو یعلی، عبدالغفار بن عبداللہ، علی بن مسہر کی سند سے اور ابو احمد بن محمد نے اپنی سند سے اعمش، ابراہیم، حارث بن سوید، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کو شدید بخار تھا میں نے انہیں چھو کر دیکھا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ ﷺ کو شدید ترین بخار ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا مجھے تمہارے دو آدمیوں کے برابر بخار ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یہ اس لئے ہے کہ آپ ﷺ کو دو اجر ملتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں یہ اس کے بدلے ہے۔ پھر فرمایا کہ مؤمن کو جب بھی کوئی کانٹے سے بھی تکلیف پہنچتی ہے یا اس سے بھی کم تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں جھاڑ دیتے ہیں جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔[۱]

اس حدیث کو شعبہ، ثوری، ابو معاویہ، ابو حمزہ، یعلی بن عبید نے بھی روایت کیا ہے حدیث متفق علیہ ہے

۵۰۴۸- اصل مال وہ ہے جو آخرت میں کام آئے...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، معاویہ، اعمش، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید، عبداللہ بن سویدؒ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جسے مال اور اس کا ترکہ میں چھوڑنا اپنے مال سے زیادہ پسند ہو؟ صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جسے مال اور اسکا ترکہ میں چھوڑنا پسند ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا جان لو کہ تمھارا مال تو

---

[۱] صحیح البخاری ۷/۱۵۰، ۱۵۳، وصحیح مسلم ۱۹۹۱. وفتح الباری ۱۰/۱۲۰.

صرف وہ مال ہے جو تم نے آگے (آخرت کے ذخیرے میں) بھیجا اور مال وارث وہ ہے جو تم نے اپنے پیچھے چھوڑا۔

اور فرمایا تم پہلوان کسے کہتے ہو؟ جواب ملا کہ جسے لوگ کشتی میں گرا نہ سکیں فرمایا کہ اصل پہلوان وہ ہے کہ جو غصہ میں اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔ پھر فرمایا تم لوگ رقوب کسے کہتے ہو (رقوب یعنی بے اولاد) صحابہ نے جواب دیا جسکی اولاد نہ ہو آپ ﷺ نے فرمایا اصل بے اولاد وہ ہے کہ اس نے اولاد سے کچھ آگے نہ بھیجا ہو"۔[1] یعنی اولاد کی نیک تربیت کی ہو نہ اچھی تعلیم دی ہو (متفق علیہ)

۵۰۴۹- اللہ تعالیٰ کا ایک بندے کی توبہ سے خوش ہونا...... ہمیں محمد بن احمد بن علی نے محمد بن یوسف بن طباع، عفان بن مسلم، ابوعوانہ، اعمش، ابراہیم، حارث بن سوید، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے اس طرح خوش ہوتا ہے جیسے کوئی بندہ اپنے اس اونٹ پر خوشی سے گر پڑے جو اس سے صحراء میں گم ہو گیا ہو۔[2]

۵۰۵۰- مؤمن اور فاجر کی مثال...... ہمیں ابوبکر طلحی نے عبداللہ بن یحییٰ کی سند سے اور محمد بن علی نے اعمش، عمارہ بن عبید، حارث بن سوید کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں ایک رسول اکرم ﷺ سے اور دوسری خود سے۔ کہ مؤمن وہ ہے جو اپنے گناہوں کو یوں دیکھتا ہے جیسے وہ پہاڑ کے نیچے خوفزدہ ہو کہ کہیں یہ پہاڑ اس پر گر نہ پڑے اور فاجر وہ شخص جو گناہوں کو ایسے دیکھتا ہو جیسے کوئی مکھی ناک پر آ کر بیٹھ گئی ہو اور وہ اسے اس طرح کہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو صحراء میں ہو اور اونٹ پر اس کا کھانا پانی وغیرہ ہو اور یہ سو جائے اٹھ کر دیکھے تو اونٹ غائب ہے اور یہ اسے تلاش کرتے کرتے بھوک پیاس سے نڈھال ہو جائے اور سوچے کہ میں اسی جگہ جا کر مرتا ہوں جہاں سویا تھا لہٰذا یہ وہاں آئے اور وہاں آ کر سو جائے دوبارہ آنکھ کھلے تو سرہانے اس کا اونٹ اس کے سامان اور کھانے پانی کے ساتھ موجود ہو اس کو جو اس وقت خوشی ہو گی اس خوشی سے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔[3]

۵۰۵۱- کسی کے گناہوں پر اسے کچھ نہ کہنے کا وبال...... ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، علی بن حجر اور ہشام بن عمار، اسماعیل بن عیاش، عبدالعزیز بن عبیداللہ، ثمامہ بن عقبہ، حارث بن سوید، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کسی قوم میں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کام کرے اور وہ قوم اس سے تعداد اور عزت میں بڑھے ہوئے ہوں اور وہ اس کی حالت کو نظر انداز کرتے ہوں تو اللہ ان پر بھی گرفت کرتا ہے۔

۵۰۵۲- سورۂ یٰسین کی فضیلت...... ہمیں محمد بن عمر بن سلم نے حسن بن عصمہ، احمد بن محمد بن اصفر، ابراہیم بن اسحٰق ازدی، ابومریم،

---

[1] صحیح البخاری ۱۱۲/۸ ۔ وصحیح مسلم، کتاب البر والصلة باب ۳۰ ۔ ومسند الامام أحمد ۳۸۲/۱ ۔ وفتح الباری ۲۶۰/۱۱ ۔

[2] تاريخ أصبهان للمصنف ۲۰۲/۱ ۔ والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۵۸ ۔

[3] صحیح البخاری ۸۳/۸ ، ۸۴ ۔ وصحیح مسلم، کتاب البر والصلة ۳۰ ۔ وفتح الباری ۱۰۲/۱۱ ۔

عمرو بن مرہ، حارث بن سوید، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص رات کو سورۂ یٰس پڑھے تو صبح کو اس کی مغفرت ہو جائے۔[1]

(نوٹ) یہ حدیث حارث کی سند سے غریب ہے، عمرو سے اسے صرف ابو مریم نے نقل کیا ہے۔ اور یہ عبدالغفار بن قاسم کوفی ہے اس کی حدیث میں لین ہے۔

۵۰۵۳- **قیامت میں شفاعت کی کثرت** ...... ہمیں سلیمان بن احمد نے ابراہیم بن نائلہ، کثیر بن یحییٰ، ابو عوانہ، اعمش، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید، حضرت ابن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ حشر کے دن اسقدر شفاعت ہوگی اور لوگ جہنم سے نکالے جائیں گے ابلیسوں کے ابلیس کو بھی امید ہو جائے گی کہ شفاعت اس کی بھی ہو جائے گی۔[2]

۵۰۵۴- **شرابوں کی ممانعت** ...... ہمیں ابو علی محمد بن احمد بن حسن نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، محمد بن جعفر، شعبہ، اعمش، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت علیؓ نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ دباء (کدو میں محفوظ کی جانے والی شراب) اور مزفت (برتن میں شراب ڈال کر اسے تارکول سے بند کر دیتے تھے) سے منع فرمایا ہے۔ متفق علیہ عن ابراہیم والحارث۔[3]

۵۰۵۵- **نبی کریم ﷺ اھل بیت کو کبھی عام صحابہ سے خاص نہیں فرمایا** ...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت علیؓ سے سوال کیا گیا کہ کیا رسول اکرم ﷺ آپ حضرات کو عام لوگوں کے مقابلے میں کسی چیز میں خاص کرتے تھے؟ فرمایا کہ ہمیں رسول اکرم ﷺ نے کبھی وہ خصوصیت نہیں دی جو عام لوگوں کو نہ دی گئی ہو۔ میری تلوار کے قبضے میں کوئی چیز نہیں ہے یہ کہہ کر آپ نے اس میں سے ایک کاغذ نکالا جس میں اونٹ کے دانتوں کی کوئی چیز تھی اور کاغذ میں لکھا تھا کہ ثور سے لیکر عایر تک مدینہ کا علاقہ حرم ہے جو کوئی اس میں غلط کام کرے یا غلط کام کرنے والے کے پاس جائے تو اس شخص پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور لوگوں کی سب کی لعنت ہو، اللہ تعالیٰ قیامت میں اس سے کچھ قبول نہ کریں گے۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد کا قول "حارث کی شان کی عظمت اور اس کا ذکر خیر کا" نقل کیا اور فرمایا کوفہ ان جیسی عمدہ اسناد کسی کی نہیں۔ اور فرمایا کہ میرے اور یحییٰ بن معین کے علاوہ اعمش عن ابراہیم عن حارث کی سند سے بیان کرنے والا کوئی شخص باقی نہیں ہے۔

۵۰۵۶- **کعبہ پر حملہ ہوگا** ...... ہمیں ابوبکر طلحی نے ابو حصین وداعی کی سند سے اعمش، ابراہیم، حارث کی سند سے بیان کیا کہ میں نے حضرت علیؓ کو یہ فرماتے سنا کہ حج کرو اس سے پہلے کہ حج نہ کر سکو، گویا کہ میں ابھی اس گنجے، حبشی کو دیکھ رہا ہوں جس کے ہاتھ میں کدال ہے اور وہ اس سے کعبہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ یہ بات اپنی رائے سے فرما رہے ہیں یا نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے تو انھوں نے فرمایا نہیں قسم اس ذات کی جس نے بیج کو پھاڑا اور سانس کو درست کیا۔ میں نے یہ تمہارے نبی سے ہی سنا تھا۔[4]

---

[1] الترغیب والترهیب ۲/۴۴۸. والمطالب العالیة ۳۷۰۸. واتحاف السادة المتقین ۵/۱۵۴. واللآلی المصنوعة ۱/۱۲۱. والموضوعات لابن الجوزی ۱/۲۴۷......۲. المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۶۵. ومجمع الزوائد ۱۰/۳۸۰.

[3] سنن النسائی ۸/۳۰۵. ومسند الامام احمد ۱/۲۷، ۸۳، ۲/۱۰۱، ۲۴۱، ۳/۱۱۰، ۱۶۵، ۱۶۷، ۳۵۷، ۵/۱۷، ۶/۱۳۳، ۲۰۳، والمصنف لابن ابی شیبة ۷/۲۱۵. ۱۲/۳۵۲. ومسند الحمیدی ۷۰۸.

[4] المستدرک ۱/۴۴۸. والسنن الکبری للبیهقی ۴/۳۴۰. ۳۴۱. وتاریخ اصبهان للمصنف ۲/۷۷. والعلل المتناهیة ۲/۷۳. والدار قطنی ۲/۳۰۲. وکشف الخفا ۱/۴۱۸. والاحادیث الضعیفة ۵۴۳، ۵۴۴.

(۲۵۶) حارث بن قیس جعفی[1]

انہی بزرگوں میں ایک حارث بن قیس جعفی بھی ہیں۔

۵۰۵۷-ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، وکیع، اعمش، خیثمہ کی سند سے بیان کیا کہ

حارث بن قیس فرماتے ہیں کہ جب تو آخرت کے کسی معاملے میں ہوتو جمارہ اور جب دنیا کے معاملے میں ہوتو مت ٹھہر۔ اور جب کسی نیک کام کا ارادہ کرے تو اسے مؤخر مت کر اور جب تیرے پاس شیطان آئے اور تو نماز پڑھ رہا ہو شیطان کہے کہ تو ریا کار ہے تب تو نماز کو اور لمبی کر دے۔

شریح بن حارث الکندی[2]

انہی بزرگوں میں قاضی ابوامیہ شریح بن حارث الکندی بھی ہیں، جو تسلیم و رضا کے حال میں تھے، اپنے نفس کے محاسبہ کے اصول پر قائم تھے۔

کہا جاتا ہے کہ تصوف باقی ماندہ زندگی پر ہلکا سا رونا ہے اور گزری ہوئی زندگی پر چیخ رونا ہے۔

۵۰۵۸-ظالموں کے لئے وعید...... ہمیں سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، عارم ابوالنعمان، حماد بن یزید، شعیب بن حجاب، ابراہیم کی سند سے اور ابوبکر بن مالک نے اپنی سند سے ابراہیم سے نقل کیا کہ

شریح کہتے ہیں کہ ظالموں کو عنقریب اس حق کا علم ہو جائے گا جو انھوں نے غصب کیا، ظالم سزا اور مظلوم مدد کا منتظر ہے۔

۵۰۵۹-شریح کا توکل...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابوکریب، محمد بن علاء، عثام بن علی اعمش سے بیان کیا کہ

ایک مرتبہ شریح کی ٹانگ میں درد ہوگیا، انھوں نے شہد سے مالش کی اور دھوپ میں بیٹھ گئے۔ عیادت کرنے والے آئے اور انھوں نے پوچھا طبیعت کیسی ہے؟ انھوں نے فرمایا "اچھی ہے" انھوں نے پوچھا کہ طبیب کو دکھایا؟ شریح نے فرمایا کہ ہاں دکھا دیا۔ پوچھا اس نے کیا کہا فرمایا کہ اس نے خیر کا وعدہ کیا ہے۔

۵۰۶۰-سب کاموں کا مالک اللہ ہے...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابوکریب، وکیع، یونس بن ابی اسحٰق عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ

شریح کے انگوٹھے میں زخم ہوگیا، اصحاب نے پوچھا کہ کیا طبیب کو دکھایا ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ اسی نے تو زخم دیا ہے۔

۵۰۶۱-فتنے سے بے نیازی...... ہمیں محمد بن معمر نے ابوشعیب الحرانی، یحییٰ بن عبداللہ، امام اوزاعی کی سند سے بیان کیا۔ عبدہ بن ابی لبابہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر اور مروان کی جنگ کے زمانے میں نوسال کا تھا لیکن شریح نہ کسی سے پوچھتے اور نہ تو کسی سے اس بارے میں بات کرتے۔

---

[1]. طبقات ابن سعد ۱۶۷/۶. والتاریخ الکبیر ۲/ت ۲۴۲۱. والجرح ۳/ت ۳۹۶. وتاریخ بغداد ۲۰۶/۸، والکاشف ۱۹۷/۱ وسیر النبلاء ۷۵/۴. وتهذیب الکمال ۱۰۳۸ (۲۷۲/۵).

[2]. طبقات ابن سعد ۱۳۱/۶. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۶۱۱. والجرح ۴/ت ۱۴۵۸. ومجمع الزوائد ۱۸۸/۱. ۲۲/۷. والسنة لابن أبی عاصم ۸/۱. والدر المنثور ۶۳/۳. وکنز العمال ۲۹۸۶. ۲۹۸۷. ۴۳۶۶.

۵۰۶۲-دل کی حالت کون جانے؟......ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، محمد بن رافع، زید بن حباب، عبدالرحمن بن ثوبان عبدہ کی سند سے بیان کیا کہ

امام شعبی کہتے ہیں کہ شریح نے فرمایا کہ فتنہ گزر اگر میں نے اس کے بارے میں پوچھا نہیں۔ ایک شخص نے کہا کہ اگر میں آپ جیسا ہوتا تو مجھے فکر نہ ہوتی کہ میں کب مرجاؤں۔ شریح نے فرمایا جو کچھ میرے دل میں ہے اس کے ساتھ یہ کیسے ہوتا؟

۵۰۶۳-شریح کی بے نیازی کی پسندیدگی......ہمیں احمد بن محمد بن سنان، ابوالعباس، السراج، محمد بن صباح، جریر، اعمش شقیق کی سند سے بیان کیا کہ

شریح نے فتنہ کے دنوں میں فرمایا کہ میں نے نہ کسی سے پوچھا اور نہ اس بارے میں کسی کو بتایا نہ میں نے کسی مسلمان یا معاہد پر ایک درھم یا دینار کا ظلم کیا۔ شقیق کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اگر میں آپ کے حال پر ہوتا تو میں پسند کرتا کہ میں مرچکا ہوتا۔ تو انھوں نے اپنے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے ساتھ کس طرح؟

۵۰۶۴-شقیق اور شریح کا مکالمہ......ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، سعید بن یحییٰ بن سعید اموی عن ابیہ، اعمش، شقیق کی سند سے بیان کیا کہ

مجھے شریح نے کہا کہ جب سے فتنہ شروع ہوا میں نے نہ کسی سے پوچھا اور نہ اس بارے میں کچھ معلوم ہوا۔ میں نے کہا کہ اگر میں آپ جیسا ہوتا تو میں یہ چاہتا کہ میں مرچکا ہی ہوتا۔ انھوں نے کہا اس کے ساتھ کیسے مرتے جو میرے سینے میں ہے؟ تو دو ایسے گروھوں سے ملتا جن میں سے ایک مجھے دوسرے سے زیادہ پسند ہے۔

۵۰۶۵-نیک عمل اور شریح کا خوف......ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے ابوالعباس سراج، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر کے زمانے میں جو فتنہ ہوا اس کے بارے میں شریح نے کہا کہ میں نے نہ کسی سے پوچھا اور نہ کسی کو بتایا۔ جعفر کہتے ہیں کہ میمون کے علاوہ کسی اور نے مجھے بتایا کہ شریح نے یہ بھی کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ شاید میری نجات نہ ہو۔

۵۰۶۶-اونٹ کو کیسے بنایا گیا......ہمیں احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحق، ابوکریب، وکیع، یونس بن ابی اسحق کی سند سے بیان کیا کہ

شریح کہتے تھے کہ ہمارے ساتھ اصطبل چلو تا کہ ہم دیکھیں کہ اونٹ کو کیسے بنایا گیا۔

۵۰۶۷-فارغ لوگوں کا کام کھیل کود نہیں......ہمیں محمد بن احمد بن ابراہیم نے ابو یحییٰ رازی، ابوکریب عثام بن علی، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

ایک مرتبہ شریح کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے وہ کھیل کود میں لگے ہوئے تھے انھوں نے پوچھا یہ تم کیا [illegible] ھے ہو؟ ان لوگوں نے کہا کہ آج ہم فارغ ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ یہ فارغ لوگوں کا کام تو نہیں۔

۵۰۶۸-شریح کا فیصلہ......ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق ثقفی، سوار بن عبداللہ عنبری، علاء، بن جریر کی سند سے بیان

کیا کہ ابوعبداللہ سالم کہتے ہیں کہ میں شریح کے پاس حاضر ہوا وہاں ایک شخص آیا ہوا تھا اس نے پوچھا کہ آپ کہاں ہیں؟ انھوں نے کہا تیرے اور دیوار کے درمیان۔ اس نے کہا میں اھل شام میں سے ہوں۔ انھوں نے کہا کہ بہت دور علاقہ ہے اس نے کہا میں نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا۔ انھوں نے کہا اتفاق اور بچوں کے ساتھ، اس نے کہا کہ میں نے اس کے لئے گھر دینے کو شرط کیا تھا۔ انھوں نے کہا شرط پوری کرنا ضروری ہے۔ اس نے کہا ہمارے درمیان فیصلہ کریں۔ انھوں نے کہا وہ تو میں کر چکا۔

۵۰۶۹-علماء سے میل جول سے علم حاصل ہوتا ہے...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عن ابیہ، ابن نمیر، سفیان، عن رجل کی سند سے بیان کیا کہ

شریح سے سوال کیا گیا کہ آپ کو یہ علم کیسے حاصل ہوا؟ انھوں نے فرمایا کہ علماء سے میل جول کے ذریعے ان سے علم لیتا بھی تھا اور انھیں کو دیتا بھی تھا۔

۵۰۷۰-حضرت علیؓ نے فرمایا تم عرب کے سب سے بڑے قاضی ہو...... ہمیں محمد بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبداللہ بن محمد بن سالم، ابراہیم بن یوسف عن ابیہ، ھبیرہ کی سند سے بیان کیا کہ

''حضرت علیؓ فرماتے تھے کہ اے لوگو! تمہارے فقہاء میرے پاس آئیں اور مجھ سے مسائل پوچھیں اور میں ان سے پوچھوں، چنانچہ دوسرے دن ہم ان کی خدمت میں جا پہنچے حتی کہ صحن بھر گیا۔ حضرت علی سے پوچھنے لگے اور یہ بتانے لگے، حتی کہ دوپہر ہوگئی لوگ تھک گئے مگر شریح گھٹنوں کے بل بیٹھے رہے اس سے کوئی سوال کیا جاتا تو وہ جواب بتادیتے اور یہ ان سے کچھ پوچھتے تو وہ جواب دے دیتے حتی کہ خود حضرت علیؓ نے فرمایا:

اے شریح اٹھو! تم عرب کے سب سے بڑے منصف (قاضی) ہو۔

۵۰۷۱-ایک دادی اور ماں کا مقدمہ...... ہمیں محمد بن جعفر بن ھیثم نے ابراہیم بن اسحٰق حربی، عبداللہ بن صالح، عبثر، اجلح، عن رجل کی سند سے بیان کیا کہ

میں شریح کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بچے کی ماں اور نانی اس کے بارے میں لڑتی ہوئی آئیں، ہر ایک کا دعویٰ تھا کہ وہ اس بچے کی حقدار ہے، چنانچہ اس بچے کی نانی نے یہ کہا (اشعار میں کہا)
نانی نے کہا

ابا امیة اتیناک وانت المرء نأتیه
اتاک ابن واماه وکلتانا تفدیه
فلو کنت تایمت لما نازعتک فیه
تزوجت فهاتیه ولا یذهب لک التیه
الایایها القاضی. فهذی قصتی فیه

ترجمہ...... اے ابوامیہ ہم تمہارے پاس آئے ہیں اور تم ایسے شخص ہو جس کے پاس ہم آتے ہیں۔ ایک بچہ اور اس کی دو مائیں تمہارے پاس آئی ہیں اور ہم میں سے ہر ایک اس پر فدا ہے اگر تو رانڈ (بیوہ) ہی رہتی تو میں تجھ سے جھگڑا نہیں کرتی تو نے شادی کر لی ہے اس لئے اسے مجھ کو دیدے اور تجھے حیرانی نہ لیجائے۔ اے قاضی یہ قصہ ہے میرا اس بچے کے بارے میں۔

ماں نے کہا:

الا ایھا القاضی
قد قالت لک الجدۃ
قولا فاستمع منی
ولا تنظرنی ردہ
تعزی النفس عن ابنی
وکبدی حملت کبدہ
فلما صار فی حجری
یتیما ضائعا وحدہ
تزوجت رجاء الخیر
من یکفینی فقدہ
ومن یظھر لی الود
ومن یحسن لی رفدہ

ترجمہ...... اے قاضی نانی نے ایک بات کہی اب تو مجھ سے سن اور اس کو لوٹانے میں میرا انتظار مت کر میرا دل میرے بچے کے بارے میں میرے جگر کو تسلی دیتا ہے، میں نے اس کے جگر کو اٹھایا جب وہ میری گود میں آیا تو اکیلا تنہا یتیم بے سہارا تھا۔ میں نے خیر کی امید پر نکاح کیا ہے جو اس کی جدائی پر کفایت کرے گا اور جو میرے لئے محبت ظاہر کرے گا اور جو میرے لئے اچھا تحفہ ھدیہ لائے گا۔

قاضی شریح نے کہا:

قد سمع القاضی ماقلتما
وعلی القاضی جھد ان عقل
قال للجدۃ بینی بالصبی
وخذی ابنک من ذات العلل
انھا لو صبرت کان لھا
قبل دعواھا یبغیھا البدل

(ترجمہ) قاضی نے تم دونوں کی بات سن لی اور قاضی پر کوشش لازم ہے اگر اسے عقل ہو۔ اس نے نانی کو کہا کہ بچہ کے ساتھ جدا ہو جا اور اپنے بیٹے کو لے لے علتوں والی عورت سے کیونکہ اگر یہ صبر کرتی تو یہ اسے ہی ملتا اس کے اس دعوے سے پہلے جو اسے بدل چاہتا ہے۔ اس طرح انھوں نے فیصلہ نانی کے حق میں کر دیا۔

۵۰۷۲- ایک فریق کو حکمت بھرا جواب...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن مسعود، عبدالرزاق، معمر، ابن عون، ابراہیم کی سند سے بیان کیا کہ

قاضی شریح نے ایک شخص کا فیصلہ اس کے اعتراف کی بنیاد پر کر دیا تو اس نے کہا کہ اے ابو امیہ آپ نے بغیر گواہوں کے میرے خلاف فیصلہ کر دیا ہے۔ تو قاضی شریح نے کہا کہ مجھے تیری خالہ کی بہن کے بیٹے نے اس بارے میں خبر دی تھی۔

۵۰۷۳- ایک مسئلے کا جواب ...... ہمیں محمد بن عمر بن سلم نے ابراہیم بن اسباط، علی ابن الجعد، المسعودی کی سند سے بیان کیا کہ

ابوحصین کہتے ہیں کہ قاضی شریح سے اس بکری کے دودھ و گوشت کے بارے میں پوچھا گیا جو مکھیاں کھاتی تھی تو فرمایا کہ اس کا مفت کا چارہ ہے اور دودھ پاک ہے۔

۵۰۷۴- قاضی شریح کا ایذاء رسانی سے اعراض ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، یحیٰ بن سعید، ابوحیان تیمی کی سند سے بیان کیا کہ میرے والد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ قاضی شریح کی گھر کی ایک بلی مرگئی۔ ان کے حکم سے میں نے اسے ان کے گھر کے درمیان دفن کردیا (حالانکہ اس میں کوئی بہتا ہوا تالاب نہیں۔ لیکن مسلمانوں کو تکلیف سے بچانے کے لئے ایسا کیا)۔

۵۰۷۵- قاضی شریح کا حکمت بھرا جواب ...... ہمیں حسن بن عبداللہ بن سعید، ابوروق الھزانی، الریاشی کی سند سے بیان کیا کہ ایک شخص نے قاضی شریح سے کہا کہ میں تمہارے ساتھ رہ کر دیکھ رہا ہوں کہ تمہارا حال بے وقوفوں والا ہے، تو قاضی شریح نے کہا کہ تو اللہ کی نعمتوں کو دوسروں میں دیکھ رہا ہے اور جو اپنے آپ سے لاعلم ہے۔

۵۰۷۶- موت اور تقدیر سے فرار ممکن نہیں ...... ہمیں احمد بن سلیمان نے احمد بن یحیٰ ثعلب نحوی، عبداللہ بن شبیب، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن زیاد بن سمعان کی سند سے بیان کیا کہ

قاضی شریح نے اپنے بھائی کو خط لکھا جو طاعون سے بھاگ گیا تھا کہ امابعد تو اور وہ جگہ جہاں تو وہ ہے وہ ایسی نظر میں ہے کہ وہ جسے مانگے اسے عاجز نہیں کرسکتا اور بھاگنے والا اس سے چوک نہیں سکتا اور جس جگہ کو تو چھوڑ گیا ہے اس نے سب لوگوں کے معاملے میں جلدی نہیں کی اور حالات نے اس پر ظلم نہیں کیا تو اور وہ سب لوگ ایک ہی بساط پر ہیں اور قدرت والی ذات کی بخشش ان کے قریب ہے۔ والسلام

۵۰۷۷- حضرت عمرؓ کی قاضی شریح کو نصیحت ...... ہمیں محمد بن عبداللہ بن سعید نے عبدان بن احمد، ابوبکر ابن ابی شیبہ، علی بن مسہر، الشیبانی، الشعبی کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت عمرؓ نے قاضی شریح کو لکھا کہ جب تمہارے پاس کوئی دلیل کتاب اللہ سے آئے تو اس سے فیصلہ کرنا اور لوگ تمہیں اس سے فتنہ میں مبتلا نہ کریں اور اگر وہ مسئلہ آجائے جو نہ کتاب اللہ میں ہو اور نہ اس میں کوئی سنت رسول ہو تو لوگوں کا جس پر اجماع ہو، اسے دیکھ کر فیصلہ کرنا۔

۵۰۷۸- ایمان کی مضبوطی تقویٰ اور زوال لالچ ہے ...... ہمیں احمد بن جعفر بن سلم نے احمد بن علی ابار، علی بن عبداللہ بن معاویہ بن میسرہ بن قاضی شریح سے اپنے والد اور دادا کے حوالے سے بیان کیا کہ

قاضی شریح کہتے ہیں کہ میں حضرت علیؓ کے ہمراہ کوفہ کے بازار میں تھا کہ وہ ایک قصہ گو کے پاس رک گئے اور کہا ہم لوگ قریب زمانے کے ہیں اور قصے تو بیان کررہا ہے۔ میں سوال کرتا ہوں اگر تو نے جواب دیا تو ٹھیک ورنہ تجھے سزا دوں گا۔ اس نے کہا امیر المؤمنین! آپ جو پوچھنا چاہتے ہیں پوچھیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: ایمان کی مضبوطی اور زوال کس چیز سے ہوتی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ایمان کی مضبوطی تقویٰ سے ہوتی ہے اور ایمان کا زوال حرص اور لالچ سے ہوتا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا تجھ جیسے لوگ قصہ کہہ سکتے ہیں۔

۵۰۷۹-حسد سے کوئی فائدہ نہیں ......ہمیں محمد بن عمر بن سلم نے محمد بن حلف بن مرزبان، الریاشی رحمہ اللہ، الاصمعی رحمہ اللہ کی سند سے بیان کیا کہ ایک شخص نے قاضی شریح سے کہا اے ابوامیہ اللہ نے تم پر ہی اکتفا کیا ہے تو قاضی شریح نے کہا کہ تو دوسروں میں نعمت کا ذکر کرتا ہے اور اندر کی نعمت کو بھول رہا ہے۔ اس نے کہا۔ خدا کی قسم میں تمھاری صلاحیتوں پر حسد میں مبتلا ہوں۔ انھوں نے کہا اللہ اس حسد سے تجھے کوئی فائدہ نہ دے گا اور نہ مجھے نقصان پہنچائے گا۔

۵۰۸۰-سلام سے ابتدا کرنے والا اللہ کے نزدیک ہے ......ہمیں حبیب بن حسن نے ابومسلم الکشی، محمد بن عبد اللہ انصاری، ابن عون الشعبی کی سند سے بیان کیا کہ......... قاضی شریح کہتے ہیں جب بھی دو آدمی ملتے ہیں تو ان میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ نزدیک وہ شخص ہوتا ہے جو سلام سے ابتداء کرے۔

۵۰۸۱-حضرت عمر اور شریح ......ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق بن ابراہیم اور محمد بن صباح، جریر، الشیبانی، الشعبی کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت عمر نے ایک شخص سے خچر خیار کی شرط سے خریدا اور جب اس کو لے کر چلے تو وہ تھک گیا، انھوں نے مالک سے کہا کہ اپنا خچر واپس لے لے اُس نے کہا نہیں لوں گا، انھوں نے کہا کہ اپنے اور میرے درمیان حکم (ثالث) مقرر کر لو، اس نے کہا شریح ثالث ہیں انھوں نے پوچھا کون شریح؟ اس نے کہا شریح عراقی، ان دونوں نے ان کے پاس جاکر پورا واقعہ بیان کیا تو شریح نے کہا کہ اے امیر المؤمنین جس طرح لیا ہے اسے لوٹا دیں یا جو رقم دی ہے وہ لے لیں، عمر نے کہا فیصلہ یہی ہے۔ جاؤ کوفہ جاؤ یہ پہلا دن تھا جب حضرت عمر نے انھیں پہچانا۔

۵۰۸۲-شریح کا اپنے بیٹے کے استاد کو خط ......ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، عبداللہ ابن محمد عن ابیہ، ہشام بن محمد کلبی کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی اولاد میں سے ایک شخص نے بیان کیا کہ شریح کا ایک بیٹا کتاب چھوڑ کر کتوں کی لڑائی کرواتا رہتا تھا انھوں نے کاغذ دوات منگوا کر اس کے استاد کو خط لکھا۔

ترك الصلوٰة لأكلب يسعى بها
طلب الهراش مع الغواة الرجس
فاذا اتاك فعضه بملامة
وعظه موعظة الاديب الأكيس
فاذا هممت بضربه فبدرة
فاذا ضربت بها ثلاثا فاحبس
واعلم بانك ما اتيت فنفسه
مع ما تجرعنيه اعز الانفس

(ترجمہ) اس نے کتوں کے لئے نماز چھوڑی ان کے ساتھ دوڑتا ہے اور کتوں کی لڑائی گمراہوں کے ساتھ مل کر کروائی، سو جب وہ تمہارے پاس آئے تو سختی ملامت کے ساتھ کرنا اور اسے سمجھدار استاد کی طرح نصیحت کرنا اور اگر پٹائی کرنا چاہو تو کوڑے سے کرنا اور

جب تین مرتبہ مار چکو تو اسے پکڑ کر رکھنا (جانے نہ دینا)

۵۰۸۳- بدعتیوں سے رسول اللہ ﷺ کی بیزاری...... ہمیں محمد بن عبداللہ بن سعید، عبدان بن احمد، محمد بن مصفی، بقیہ، شعبہ، مجالد، الشعبی، شریح، حضرت عمرؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ اے عائشہ جن لوگوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے بن گئے۔ یہ لوگ اس امت کے بدعتی خواہش پرست اور گمراہ لوگ ہیں میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے الگ ہیں [1]

۵۰۸۴- آنحضرت ﷺ کی ازواج اور صاحبزادیوں کی مہر...... ہمیں سلیمان بن احمد نے ابوالزنباع، روح بن فرج یحییٰ بن ایوب، یوسف بن عدی، قاسم بن مالک، اشعث بن سوار، شعبی، شریح کی سند سے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا عورتوں کی مہر زیادہ مت رکھو اس لئے کہ اگر یہ بات دنیا و آخرت میں عزت کا باعث ہوتی تو محمد ﷺ اور ان کے اھل بیت اسے اپنانے کے زیادہ حقدار تھے۔ لیکن آپ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات اور بیٹوں کا نکاح بارہ اوقیہ چاندی سے زائد مہر پر نہیں کئے [2]

۵۰۸۵- مسلمانوں کی آئندہ حالت...... ہمیں سلیمان بن احمد بن عمرو الخلال مکی نے اپنی سند سے محمد بن کعب قرظی حسن بن ابی حسن، شریح کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم لوگ کچل دیئے جاؤ گے حتی کہ تم گھٹیا اور ذلیل لوگوں میں سے ہو جاؤ گے جن کے وعدے پورے نہ ہوئے ہوں اور امانت نکل چکی ہو۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسے میں ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا تم جس چیز کو جانتے ہو اس پر عمل کرنا اور اجنبی چیز کو چھوڑ دینا اور احد احد کہنا اور یہ کہ اے اللہ ہماری اس کے خلاف مدد فرما جو ہم پر ظلم کرتا ہے اور ہماری اسکے خلاف کفایت کر جو ہم سے بغاوت کرتا ہے۔ [3]

۵۰۸۶- جوانی میں توبہ کرنے والے نوجوان کا مرتبہ...... ہمیں ابوعمرو حمدان نے حسن بن سفیان، احمد بن سفیان، یحییٰ بن ایوب، عبدالجبار بن وہب، محمد بن عبداللہ سلمی، شریح کی سند سے بیان کیا کہ

مجھے بعض بدری صحابہ نے جن میں عمر بن خطابؓ بھی تھے بیان کیا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے جو کوئی نوجوان دنیا کی لذت اور مزے چھوڑ کر اپنی جوانی کو اللہ کی اطاعت میں لگاتا ہے اسے اللہ تعالیٰ بہتر (۷۲) صدیقین جتنا اجر عطا فرمائے گا۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے لئے اپنی خواہشات کو چھوڑنے والے نوجوان، اپنی جوانی مجھ پر لگانے والے جوان! تو میرے نزدیک میرے بعض فرشتوں کی طرح ہے۔ [4]

۵۰۸۷- جنت کے ننانوے درجات اھل عقل کے لئے ہیں...... علی بن احمد بن علی المصیصی نے ایوب بن سلیمان قطان علی بن زیاد متوثی، غالب، شریح، حضرت عمرؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جنت کے سو درجے ہیں ننانوے درجے اھل عقل کے ہیں اور ایک درجہ تمام ان لوگوں کے لئے جو

۱۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۲۰۳/۱۔

۲۔ المستدرک ۱۷۶/۲، وسنن ابن ماجۃ ۱۸۸۷۔

۳۔ مجمع الزوائد ۲۸۳/۸، وکنز العمال ۳۰۹۹۵، ۳۱۳۶۸، ۳۱۳۷۵۔

۴۔ البدایۃ والنہایۃ ۲۵/۹، وکنز العمال ۴۳۱۰۵، ۴۳۱۰۶۔

ان کے علاوہ ہیں ۔[1]

۵۰۸۸-حضرت علیؓ کے خلاف شریح کا فیصلہ ...... محمد بن احمد بن حسن نے عبداللہ بن سلیمان بن اشعث کی سند سے اور سلیمان بن احمد نے اپنی سند سے اعمش ،ابراہیم ابن یزید تیمی (عن ابیہ) سے نقل کیا ہے۔

حضرت علیؓ کی ایک زرہ اونٹ سے گر گئی تھی آپ نے اسے ایک یہودی کے پاس دیکھا تو اس سے کہا کہ یہ میری زرہ ہے اس یہودی نے کہا یہ میرے ہاتھ میں ہے میری ہے۔ پھر بولا کہ تمہارے میرے درمیان مسلمان قاضی فیصلہ کرے گا، چنانچہ یہ دونوں قاضی شریح کی عدالت میں آئے قاضی نے حضرت علیؓ کو آتے دیکھا تو جگہ چھوڑ دی اور حضرت علی وہاں بیٹھ گئے اور پھر فرمایا کہ اگر میرا حریف مسلمانوں میں سے ہوتا تو میں مجلس کی برابری کرتا لیکن میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ "کافروں سے مجلس میں برابری مت کرو اور انھیں تنگ راستے اختیار کرنے پر مجبور کرو اگر وہ تمہیں گالی دیں تو ان کی پٹائی کرو اور اگر تمھاری پٹائی کریں تو ان کو قتل کر دو[2] قاضی شریح نے پوچھا امیر المؤمنین آپ ﷺ کیا چاہتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ میری چاندی کی زرہ اونٹ سے گر گئی تھی یہ اس یہودی نے اٹھالی۔ یہودی بولا کہ یہ میری زرہ ہے میرے ہاتھ میں ہے۔ قاضی شریح نے کہا اے امیر المؤمنین آپ سچ کہہ رہے ہیں یہ آپ ہی کی زرہ ہے لیکن اس کے گواہ درکار ہیں۔ حضرت علی نے فرمایا کہ ہاں میں اپنے غلام قنبر کو اور میرے بیٹے حسن کو گواہی کے لئے بلوالیتا ہوں۔ قاضی شریح نے کہا کہ قنبر کی گواہی تو ہم مان لیں گے لیکن حسن آپ کی بیٹے ہیں ان کی گواہی نہیں قبول کریں گے حضرت علی نے فرمایا کہ تیری ماں تجھے گم کرے کیا تو نے عمر بن خطاب کے حوالے سے ارشاد نبوی ﷺ نہیں سنا کہ حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں[3] قاضی شریح نے کہا ہاں حضرت علی نے فرمایا کیا تم جنتی نوجوانوں کے سردار کی گواہی قبول نہیں کرتے اللہ میں تجھے بانقیا بھیج دوں گا جہاں چالیس دن تجھے ان کے فیصلے کرنے پڑیں گے۔ پھر یہودی کو کہا زرہ اٹھالو یہودی نے کہا مسلمانوں کا امیر، مسلمانوں کے قاضی کے پاس میرے ساتھ آیا فیصلہ امیر کے خلاف ہوا اور اس نے مان لیا امیر المؤمنین آپ سچے ہیں یہ زرہ آپ کی ہے جو آپ کے اونٹ سے گر گئی تھی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں" حضرت علی نے وہ زرہ اس کو دے دی اور نوسو درہم میں حوالے کر دی۔ یہ شخص مسلمان ہونے کے بعد حضرت علی کے ساتھ رہا اور صفین میں شہید ہوا۔

۵۰۸۹-ایک اور سند سے وہی واقعہ ...... ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے قاسم بن زکریا المقرئی علی بن عبداللہ بن معاویہ بن میسرہ کی سند سے شریح نے بیان کیا کہ

جب حضرت علیؓ حضرت معاویہؓ سے جنگ میں مصروف تھے تو ان کی زرہ گم ہوگئی جب جنگ ختم ہوئی تو یہ کوفے آئے زرہ ایک یہودی کے ہاتھ لگ گئی تھی وہ اسے بازار میں بیچ رہا تھا حضرت علی نے اسے کہا۔ اے یہودی یہ زرہ میری ہے جو میں نے نہ بیچی ہے نہ ہبہ کی ہے۔ اس نے کہا یہ میری زرہ ہے میرے ہاتھ میں ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا قاضی کے پاس چلتے ہیں چنانچہ دونوں قاضی شریح کے پاس آئے حضرت علی قاضی شریح کے برابر میں بیٹھ گئے اور فرمایا اگر میرا حریف ذمی نہ ہوتا تو میں مجلس میں اس کے ساتھ برابری کرتا لیکن

۱۔ المصنف لابن أبي شيبة ۱۳/۱۳۸۔ ومجمع الزوائد ۱۰/۲۱۹۔ ومختصر العلو ۱۰۷۔

۲۔ العلل المتناهية ۲/۳۸۸۔ وتلخيص الحبير ۴/۱۹۳۔ ۳۸۸۔

۳۔ سنن الترمذی ۳۷۶۸۔ وسنن ابن ماجة ۱۱۸۔ ومسند الامام أحمد ۳/۳، ۶۲، ۶۴، ۸۲۔ والمستدرک ۳/۱۶۶، ۱۶۷۔ والمعجم الكبير للطبراني ۳/۲۵، ۲۸، ۱۹/۲۷۲۔ وصحيح ابن حبان ۲۲۲۸۔ والمصنف لابن أبي شيبة ۱۲/۹۶، ۹۷۔ وأمالي الشجري ۱/۱۴۴، ۲/۲۳۵۔ وكشف الخفا ۱/۴۲۹۔ والدر المنثرة ۷۱۔

میں نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی سنا ہے کہ انھیں کم درجہ دو جس طرح اللہ تعالیٰ نے انھیں کم درجہ دیا ہے۔

شریح نے کہا امیر المؤمنین فرمایئے۔ حضرت علی کہنے لگے کہ اس یہودی کے پاس میری زرہ ہے جو میں نے نہ بیچی ہے اور نہ ہی کو ھبہ کی ہے۔ یہودی نے کہا کہ یہ میری زرہ ہے میرے ہاتھ میں ہے۔

قاضی شریح نے کہا گواہ لایئے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا جی ہاں قنبر اور حسن گواہی دیں گے کہ یہ زرہ میری ہے قاضی شریح نے کہا کہ بیٹے کی گواہی باپ کے حق میں قبول نہیں ہوتی۔ حضرت علی نے فرمایا۔ ایک جنتی شخص کی گواہی قبول نہیں کرو گے ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں"۔

یہودی کہنے لگا کہ امیر المؤمنین مجھے اپنے قاضی کے پاس لائے اور ان کے قاضی نے ان کے ہی خلاف فیصلہ دیا۔ میں گواہی دیتا ہوں یہ سچا دین ہے اشھد ان لاالٰہ الااللہ وان محمد رسول اللہ" اور یہ زرہ آپ کی ہے آپ اپنے اورق اونٹ پر سوار تھے اور صفین کی طرف متوجہ تھے رات میں یہ آپ سے گر گئی اور میں نے اٹھالی۔

بعد میں یہ شخص حضرت علیؓ کے ہمراہ نہروان میں خارجیوں کے خلاف جہاد میں شریک ہوا اور وہیں شھید ہوا۔

۵۰۹۰- قیامت میں ایک مقروض کا فیصلہ...... ہمیں عبداللہ بن جعفر، محمد بن احمد بن محمد اور سلیمان بن احمد نے اپنی اپنی سند سے شریح، عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیقؓ کی سند سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن مقروض کو بلایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا اے ابن آدم تو نے لوگوں کے حقوق کیسے ضائع کیے۔ اور لوگوں کا مال کیسے لیا؟ وہ کہے گا میں نے برا نہیں کیا لیکن وہ مال غرق ہو گیا یا کہے گا جل گیا۔ اللہ تعالیٰ کہے گا۔ میں آج کے فیصلے کا حقدار ہوں لھذا اس کے گناھوں پر اس کی نیکیاں غالب آ جائیں گی اور اس کے لئے جنت میں دخول کا حکم ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی چیز منگوا کر اس کے میزان میں رکھ دیں گے تو وہ بھاری ہو جائے گا۔[1]

یہ حدیث شریح کی سند سے غریب ہے۔

(۲۵۸) عمرو بن شرحبیل [2]

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ان بزرگوں میں سے صحیح راستے کا عارف، کوچ کے لئے تیار ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل بھی ہیں۔

۵۰۹۱- ابو میسرہ کی کسر نفسی...... ہمیں احمد بن محمد بن عبداللہ نے ابو العباس سراج، ھناد بن السری، محاربی، مالک، ابو اسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ...... ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل اپنے بستر پر آئے تو کہا کہ کاش میری ماں نے مجھے جنا ہی نہ ہوتا۔ یہ سن کر ان کی بیوی نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان نہیں کیا؟ آپ کو اسلام کی ھدایت نصیب فرمائی اور آپ کے ساتھ یہ کیا وہ کیا وغیرہ تو فرمایا کہ کیوں نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خبر دی ہے کہ ہم جھنم تک لیجائے جائیں گے لیکن یہ نہیں بتایا کہ ہم وہاں سے بچ کر آئیں گے یا نہیں؟

۵۰۹۲- کاش میں کچھ بھی نہ ہوتا...... ہمیں احمد بن محمد نے ابو العباس سراج، محمد بن صباح، جریر، فضیل بن غزوان کی سند سے بیان کیا کہ

---

[1] البداية والنهاية ۹/ ۲۵.

[2] طبقات ابن سعد ۶/ ۱۰۶، والتاريخ الكبير ۶/ رت ۲۵۷۶. والجرح ۶/ رت ۱۳۲۰. والكاشف ۲/ رت ۴۲۳۴. وتهذيب الكمال ۴۳۸۳. (۲۲/ ۲۰) وتهذيب التهذيب ۸/ ۴۷.

عمرو بن شرحبیل کی زوجہ محترمہ فرماتی ہیں کہ جب وہ بستر پر آتے تو کہتے کہ میں چاہتا ہوں کہ میں کبھی نہ ہوتا۔

۵۰۹۳- ابووائل کی ابومیسرہ بننے کی آرزو...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابومعاویہ، اعمش، کی سند سے بیان کیا کہ

○ ابووائل شقیق فرماتے ہیں کہ کسی ھمدانیہ عورت نے کوئی ایسا بچہ نہیں جنا جسے میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اس کی جگہ اس کی کھال میں ہوتا، عمرو بن شرحبیل کے علاوہ۔

۵۰۹۴- عمرو بن شرحبیل جیسا بننے کی تمنا...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبید بن یعیش، یحییٰ بن آدم کی سند سے شقیق ابووائل کا قول نقل کیا ہے کہ

ھمدان کے رہنے والوں میں عمرو بن شرحبیل سے زیادہ میں نے کسی کے لئے نہیں چاہا کہ میں اس کی جگہ اس کی کھال میں ہوتا کسی نے کہا مسروق کو بھی نہیں؟ انھوں نے کہا نہیں۔

۵۰۹۵- ابومیسرہ ھمدان میں لاثانی تھے...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، حاتم بن لیث، ابونعیم، شریک، عاصم، ابووائل کی سند سے بیان کیا کہ وہ کہتے ہیں کسی ھمدانیہ عورت نے ابومیسرہ جیسا پیدا نہیں کیا کسی نے کہا کیا مسروق نہیں؟ فرمایا نہیں مسروق بھی نہیں۔

۵۰۹۶- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اصحاب میں سب سے زیادہ فضیلت...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، احمد بن سعید داری، ابوقدامہ، یزید بن ھارون، عوام، عمرو بن مرہ ابووائل کی سند سے بیان کیا کہ

ہمیں عمرو بن شرحبیل نے بیان کیا اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے اصحاب میں افضل تھے۔

۵۰۹۷- حضرت ابن مسعود اور ابومیسرہ کی ایک رائے...... ہمیں سلیمان بن احمد نے عبداللہ بن محمد کی سند سے اور محمد بن احمد بن حسن نے اپنی سند سے ابومیسرہ سے بیان کیا کہ

مجھے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اے عمرو! فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس' التکویر (آیت ۱۵۔۱۶) میں کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کیا کہ گائے فرمایا کہ میری بھی یہی رائے ہے۔

۵۰۹۸- ابومیسرہ کی علمی برتری...... محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ کی سند سے مرہ بن شرحبیل سے نقل کیا ہے کہ

سلمان بن ربیعہ سے کوئی وراثت کا سوال کیا گیا جواب سے عمرو بن شرحبیل نے مخالفت کی اور بحث ہوگئی تو غصہ سے سلمان بن ربیعہ کی آواز بلند ہوگئی چنانچہ فیصلے کے لئے دونوں حضرت ابوموسیٰ اشعری کے پاس آئے (اس سے پہلے عمرو نے کہا تھا کہ واللہ اللہ تعالیٰ نے اسی طرح اس کو نازل کیا ہے) حضرت ابوموسیٰ نے دونوں کی بات سن کر فرمایا کہ صحیح بات عمرو بن شرحبیل کی ہے۔ سلمان سے فرمایا کہ جب کوئی آدمی صحیح بات بتائے تو تمہیں غصہ نہیں ہونا چاہیے۔ اور عمرو سے فرمایا کہ تمہیں بھی چاہیے تھا کہ آرام سے بات کرتے۔ مطلب یہ تھا کہ ان کو جواب اس طرح نہ دیتے کہ لوگ سنیں)

۵۰۹۹- ابومیسرہ کے علم کا اعتراف...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ عن ابیہ، وکیع عن ابیہ، ابواسحٰق کی

سند سے بیان کیا کہ مجھے ان کے ایک پڑوسی نے بتایا کہ شریح ،ابومیسرہ کی عیادت کرنے گئے تو پوچھا کہ آپ اشارے سے نماز پڑھ رہے ہیں؟ انھوں نے کہا۔ہاں۔تو فرمایا کہ تم مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہو۔

۵۱۰۰-ابومیسرہ کا جنازہ ......ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق یوسف ابن موسی وکیع ،اعمش ،عمارہ کی سند سے بیان کیا کہ......جس وقت ابومیسرہ کی وفات ہوئی تو ابومعمر نے عبداللہ بن سنجرہ سے یہ کہا کہ اے ابن مسعودؓ کے اصحاب جنازے کے پیچھے پیچھے چلو کیونکہ ابومیسرہ جنازے کے پیچھے چلنے کو مستحب سمجھا کرتے تھے۔

۵۱۰۱-جنازہ پڑھانے کی وصیت ......ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، وکیع اور عبدالرحمٰن ابواسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ

ابومیسرہ نے وصیت کی تھی کہ ان کا جنازہ قاضی شریح پڑھائیں۔

۵۱۰۲-اللہ کی شان روزانہ کیا ہوتی ہے؟......ہمیں میرے والد اور ابومحمد بن حیان نے محمد بن یحیٰی بن مندہ ، احمد بن اسحٰق اھوازی،ابواحمد زبیری،اسرائیل،ابواسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ

ابومیسرہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد''کل یوم ھوفی شأن ''(الرحمٰن ۲۹) کے بارے میں فرمایا کہ اس کی شان یہ ہے کہ جس کا وقت آجائے اسے موت دے دیتا ہے اور ماؤں کے رحموں میں چہرہ بناتا ہے جیسا چاہے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت دے اور قیدیوں کو چھڑاتا ہے۔

۵۱۰۳-مشاجرات صحابہؓ کے بارے میں ایک خواب......(ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، عبیداللہ ابن سعید، یزید بن ھارون، عوام بن حوشب، عمرو بن مرہ، ابووائل کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں اور وہاں گنبد بنے ہوئے دیکھے۔میں نے پوچھا کہ یہ کس کے لئے ہیں؟ جواب ملا کہ ذوالکلاع اور حوشب کے لئے ہیں۔ یہ دونوں حضرت معاویہؓ کے ساتھ تھے جنگ میں مارے گئے تھے۔میں نے پوچھا کہ حضرت عمار اور ان کے ساتھی کہاں ہیں؟ جواب ملا کہ تمہارے سامنے ہیں۔میں نے کہا ان لوگوں نے تو آپس میں ایکدوسرے کو مارا تھا؟ جواب ملا جب یہ اللہ تعالیٰ سے ملے تو ان کو وسیع مغفرت والا پایا''؟۔

۵۱۰۴-بے وضو نماز پڑھنے ،مظلوم کی مدد نہ کرنے کا وبال ......ہمیں سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم الدبری، عبدالرزاق، معمر ابواسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ ایک شخص کو جب مرنے کے بعد دفن کیا گیا تو اس کے پاس فرشتے آئے اور کہا کہ ہم تمہیں اللہ کے عذاب میں سے سو کوڑے ماریں گے۔اس نے اپنے روزوں نماز اور محنت کا ذکر کیا تو انھوں نے تخفیف کر کے دس کوڑے کر دیئے۔اس نے دوبارہ بات چیت کی تو معاملہ ایک کوڑے پر؟ آکر ٹھہر گیا اور کہا کہ بس یہ ضروری ہے چنانچہ انھوں نے ایک کوڑا مارا تو پوری قبر آگ سے بھر گئی اور اس کو ہوش نہ رہا جب ہوش آیا تو اس نے پوچھا کہ مجھے یہ کوڑا کس غلطی کے بدلے مارا گیا ہے تو انھوں نے بتایا کہ تو ایک دن سو کر اٹھا تو نے نماز پڑھی مگر تو نے وضو نہیں کیا تھا۔اور ایک مرتبہ ایک مظلوم شخص نے مدد مانگی تھی تو تو نے مدد نہیں کی۔

۵۱۰۵-ایک اور سند سے یہی واقعہ......ہمیں ابومحمد بن حیان ،ابویحیٰی رازی، ھناد بن سری، اسحٰق رازی، ابوسنان، ابواسحٰق کی سند

سے بیان کیا کہ

عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ ایک شخص مر گیا تو ایک فرشتہ کوڑا لیکر آیا اور اس نے کہا کہ میں تجھے اس سے سو کوڑے ماروں گا (باقی آگے مذکورہ حدیث بیان کی)

۵۱۰۶-حضرت عیسیٰ کا اپنی والدہ کے بنائے ہوئے سوت کی کمائی سے کھانا ...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے اسماعیل بن عبداللہ، عبید ابوعبدالرحمٰن، حفص فزاری، ابواسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن شرحبیل نے اس آیت یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اے رسولو! پاکیزہ رزق کھاؤ اور نیک عمل کرو (المومنون آیت ۵۱) کے ذیل میں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے سوت کاتنے سے حاصل ہونے والی آمدنی سے کھایا کرتے تھے۔''

عمرو بن شرحبیل نے حضرت عمرؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، خباب بن ارت اور مہاجرین وانصار کے دوسرے بڑے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت کی ہے۔

۵۱۰۷-شراب کے حکم کے بارے میں حضرت عمرؓ کی دعا کی قبولیت ...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ کی سند سے، اور سلیمان بن احمد نے اپنی سند سے ابواسحٰق سے نقل کیا کہ

عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ جب شراب کی حرمت کی آیت نازل ہوئی تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ اے اللہ! ہمیں شراب کے سلسلے میں شافی حکم عطا فرما چنانچہ سورۃ بقرہ کی آیت ۲۱۹ نازل ہوئی تو حضرت عمر کو بلوا کر یہ آیت سنائی گئی تو انھوں نے پھر کہا کہ اے اللہ ہمیں شراب کے بارے میں شافی حکم عطا کر، پھر سورہ نساء آیت (۴۳) نازل ہوئی۔ اور منادی رسول ﷺ نے نماز کے وقت پکار کر کہا کہ جو لوگ نشے میں ہیں وہ نماز کے قریب نہ آئیں۔ حضرت عمر کے سامنے جب یہ آیت پڑھی گئی تو انھوں نے پھر دعا کی اے اللہ ہمیں شراب کے بارے میں شافی حکم عطا فرما۔ چنانچہ سورۂ مائدہ کی آیت ۹۱ نازل ہوئی جس کے آخر میں تھا کیا اب بھی باز نہیں آؤ گے حضرت عمرؓ نے آیت سن کر کہا ''ہم باز آ ئے ہم باز آئے۔

۵۱۰۸-ایک اور سند سے یہی واقعہ ...... ہمیں سلیمان بن احمد نے حسن بن عباس رازی، محمد بن مہران الجمال نے اپنی سند سے ابواسحٰق سے نقل کیا کہ

عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے دعا کی اے اللہ ہمیں شراب کے بارے میں شافی حکم عطا کر۔ چنانچہ یہ آیت جو سورہ بقرہ کی آیت ۲۱۹ ہے نازل ہوئی اس کے بعد مذکورہ حدیث کے الفاظ ہیں۔

۵۱۰۹-حضرت عمرؓ کی ایک آرزو کی قبولیت ...... ہمیں ابوبکر طلحی نے عبید اللہ بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ کی سند سے ابن اسحٰق سے نقل کیا کہ ابومیسرہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ یہ جگہ ہمارے رب کے خلیل کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے؟ فرمایا۔ ہاں عرض کیا تو کیا ہم اسے نماز پڑھنے کی جگہ نہ بنالیں؟ اس پر آیت نازل ہوئی ''اور مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو'' (البقرہ آیت: ۱۲۵)

۵۱۱۰-کونسا گناہ بڑا ہے ...... ہمیں سلیمان بن احمد نے معاذ بن مثنی اور یوسف قاضی نے محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابووائل کی سند

سے بیان کیا کہ

عمرو بن شرحبیل ابومیسرہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ میں نے خدمت نبوی ﷺ میں عرض کیا، یا رسول اللہ! سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھ کو پیدا کیا۔ میں نے پوچھا پھر کونسا گناہ؟ فرمایا یہ کہ تو اس ڈر سے اپنے بیٹے کو قتل کردے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا۔ میں نے پوچھا کہ پھر کونسا؟ فرمایا کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے''۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: ''اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ جو کسی اور خدا کو نہیں پکارتے اور کسی محترم نفس کو بغیر حق کے قتل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے''۔ (الفرقان آیت: ۶۸)[۱]

۵۱۱۱-ہمیں ابواحمد محمد بن احمد نے عبداللہ بن شیرویہ، اسحٰق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابووائل ابومیسرہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی سند سے یہی ارشاد نبوی ﷺ بیان کیا ہے۔[۲]

۵۱۱۲-**ایک اور سند اور متن کا طریق**.....ہمیں محمد بن جعفر نے ابراہیم بن اسحٰق حربی، عمرو بن مرزوق، شعبہ، واصل کی سند سے بیان کیا کہ میں نے ابووائل کو حضرت عبداللہ کے حوالے سے بیان کرتے سنا کہ

میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا کہ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے میں نے پوچھا اس کے بعد کونسا؟ فرمایا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔[۳]

۵۱۱۳-**آخری زمانے میں مسلمانوں کے لئے ھدایات**.....ہمیں سلیمان بن احمد نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن ابی بکر مقدمی، مؤمل بن اسماعیل، سفیان، اعمش، زید بن وہب، عمرو ابن شرحبیل، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ تم میرے بعد کچھ امور واقعات دیکھو گے جنھیں تم جانتے نہ ہوگے۔ ہم نے عرض کیا۔ پھر ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا لوگوں کو ان کا حق دو اور اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگو''۔[۴]

یہ حدیث ثوری عن الاعمش کی سند سے غریب ہے

۵۱۱۴-**جو شخص نبی کریم ﷺ پر جھوٹ باندھے وہ جھنمی ہے**.....ہمیں ابراہیم بن احمد بن ابی حصین اور حسن بن حمویہ خثعمی نے محمد بن عبداللہ حضرمی کی سند سے طلحہ بن مصرف، ابوعمار عمرو بن شرحبیل حضرت عبداللہ بن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے تاکہ اس کے ذریعے گمراہ کرے تو وہ اپنا ٹھکانہ جھنم میں بنالے۔[۵]

۵۱۱۵-**قاتل اور مقتول کا مکالمہ**.....ہمیں محمد بن اسحٰق اور عبداللہ بن محمد نے ابراہیم ابن محمد بن حارث عبید بن عبیدہ التمار، معتمر بن سلیمان عن ابیہ، سلیمان، سفیان، عمرو بن شرحبیل عبداللہ بن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص روز محشر میں دوسرے کا ہاتھ پکڑا ہوئے آئے گا کہ اے اللہ! اس نے مجھے قتل کیا تھا۔ اللہ

۱، ۲، ۳، صحیح البخاری ۹/ ۲، ۱۹۰. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۴۲. وفتح الباری ۱۲/ ۱۸۷.

۴، صحیح البخاری ۹/ ۵۹. وسنن الترمذی ۲۱۹۰، ومسند الامام أحمد ۱/ ۳۸۴، ۳۸۷، وفتح الباری ۱۳/ ۵، ۷۵.

۵، مجمع الزوائد ۱/ ۱۴۴، ۱۴۲، والموضوعات ۱/ ۹۲، ۹۷.

تعالیٰ پوچھے گا تم نے کیوں قتل کیا؟ وہ کہے گا کہ تا کہ تیری عزت ہو۔ اللہ کہے گا کہ یہ میرے لئے ہے۔ اور ایک دوسرا شخص ایک اور شخص کا ہاتھ پکڑ کر آئیگا کہ اس نے مجھے قتل کیا تھا اللہ پوچھے گا کہ تو نے قتل کیوں کیا؟ وہ کہے گا تا کہ فلاں کی عزت ہو۔ اللہ کہے گا عزت اس کے لئے نہیں چنانچہ اس شخص کو گناہ میں پکڑا جائے گا۔[1]

۵۱۱۶- ہمیں حبیب بن حسن نے عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، ابراہیم بن مستمر عروقی، عمرو بن عاصم بن معتمر کی سند سے بھی یہی روایت بیان کی۔

۵۱۱۷- حضرت خباب اور موت کی تمنا...... ہمیں عبدالرحمن بن عباس نے ابراہیم بن اسحٰق حربی، حسین بن اسود کی سند سے اور سلیمان بن احمد نے اپنی سند سے ابواسحٰق سے بیان کیا کہ

عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ میں حضرت خباب کی عیادت کرنے گیا تو انھوں نے فرمایا کہ اگر میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ تم میں سے کوئی موت کی تمنا کرے تو میں ضرور تمنا کرتا''۔[2]

(۲۵۹) عمرو بن میمون اودی[3]

(انہی بزرگوں میں عمرو بن میمون اودی بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے انتہائی مشتاق زندگی کو بھرپور کام میں لانے والے اور عبادت میں جھد کرنے والے تھے۔

۵۱۱۸- عمرو بن میمون کے حج وعمرے...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، عباس بن محمد، یحییٰ بن معین، ابوالمنذر کی سند سے بیان کیا کہ

میں نے اسرائیل کو ابواسحٰق کے حوالے سے کہتے سنا کہ عمرو بن میمون نے سو حج اور عمرے کئے تھے اور اسود ابن یزید نے ستر حج اور عمرے کئے تھے۔

۵۱۱۹- موت کی تمنا کے الفاظ...... ہمیں عبدالرحمن بن عباس نے ابراہیم بن اسحٰق حربی، عبداللہ بن مطیع، ہشام، ابوبلج کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن میمون موت کی تمنا کرتے تھے تو یوں کہتے اے اللہ مجھے برے لوگوں کے ساتھ مت چھوڑ اور مجھے اچھے لوگوں سے ملادے۔

۵۱۲۰- موت کی تمنا کے دوسرے الفاظ...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق بن ابراہیم، احمد بن منیع ہیثم، ابوبلج کی سند سے بیان کیا کہ

۱- سنن النسائی ۸۴/۷، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱۹/۸، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱۹/۱۰۔ والدر المنثور ۱۹۸/۲۔

۲- المعجم الکبیر للطبرانی ۸۱/۴۔ وانظر الشطر الأول منه فی: صحیح البخاری ۱۰۴/۹۔ وصحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۴۔ وفتح الباری ۱۵۰/۱۱، ۲۲۱/۱۳۔

۳- طبقات ابن سعد ۱۱۷/۶۔ والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۶۵۹۔ والجرح ۶/ت ۱۴۲۲۔ والاستیعاب ۱۲۰۵/۳۔ والجمع ۳۶۳/۱۔ وسیر النبلاء ۱۵۸/۴۔ وتهذیب الکمال ۴۴۵۸۔ (۲۶۱/۲۲)۔

عمرو بن میمون موت کی تمنا نہیں کیا کرتے تھے حتی کہ یزید بن ابی مسلم نے انھیں بلوایا اور ان پر بہت سختیاں کیں لگتا یہ تھا کہ وہ انہیں چھوڑے گا نہیں لیکن بعد میں چھوڑ دیا۔ اس کے بعد وہ یہ کہا کرتے تھے آج میں موت کی تمنا کرتا ہوں ۔ اے اللہ مجھے نیکوں کے ساتھ ملادے برے لوگوں کے ساتھ مت چھوڑ اور مجھے نہروں میں سب سے بہتر سے پلادے۔

۵۱۲۱- **پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت سمجھو**...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل ،ابوبکر ابن ابی شیبہ، وکیع ،جعفر، زیاد عمرو بن میمون کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔۔۔ رسول اکرم ﷺ نے ایک شخص کو فرمایا کہ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو، زندگی کو موت سے پہلے ،فرصت کو مصروفیت سے پہلے مالداری کو غربت سے پہلے۔ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے اور صحت کو بیماری سے پہلے۔[1]

۵۱۲۲- **مسجد میں داخل ہونے کے بعد کا معمول**...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابومعمر، قبیصہ، یونس بن ابی اسحق، کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔۔ عمرو بن میمون جب مسجد میں داخل ہوتے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے۔

۵۱۲۳- **میزبان پر مہمان کا اکرام لازم ہے**...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، سفیان، مسعر، ولید بن عیزار کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔ عمرو بن میمون فرماتے ہیں کو مساجد اللہ کا گھر ہیں اور آنے والے مہمان کا اکرام میزبان پر حق ہے۔

۵۱۲۴- **قرب الٰہی یافتہ شخص کا عمل مقبول**...... ہمیں فاروق خطابی نے عباس بن فضل اسقاطی، احمد بن یونس، زہیر، ابواسحق کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔ عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ کے ہاں ایک شخص کو عرش کے سائے میں دیکھا تو بڑا رشک آیا۔ انھوں نے کہا یہ شخص رب کے ہاں بڑا معزز ہے، چنانچہ رب تعالیٰ سے اس کا نام پوچھا تو رب تعالیٰ نے بتادیا۔ پھر فرمایا میں تجھے اس کا عمل بھی بتادوں کہ یہ لوگوں سے ان چیزوں پر جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دی ہیں۔ حسد نہیں کرتا تھا چغلخوری نہیں کرتا تھا۔ والدین کی نافرمانی نہیں کرتا تھا۔

۵۱۲۵- **کلمہ تقویٰ "لا الہ الا اللّٰہ" ہے**...... ہمیں محمد بن احمد حسن نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحق کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔ عمرو بن میمون نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی اور ان کو تقویٰ کا کلمہ لازم کیا اور وہ لوگ اس کے حقدار اور اھل تھے"۔ (الفتح آیت ۲۶) کے بارے میں فرمایا۔ (کلمہ تقویٰ) "لا الہ الا اللّٰہ" ہے۔

۵۱۲۶- **سب سے عظیم کلمہ کلمہ طیبہ ہے**...... ہمیں میرے والد نے محمد بن یحییٰ بن مندہ، احمد بن اسحق جوھری، ابواحمد زبیری، اسرائیل ،ابواسحق کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔ عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ لوگ جو کچھ تکلم کرتے ہیں اس میں سب سے عظمت والا کلمہ "لا الہ الا اللّٰہ" ہے سعید بن عیاض نے کہا۔ آپ جانتے ہیں یہ کیا ہے؟ یہ واللہ وہ کلمہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ اور ان کے صحابہ پر لازم کیا تھا اور وہ لوگ اس کے اھل اور حقدار تھے۔

۱۔ المستدرک ۳۰۶/۴. وفتح الباری ۲۳۵/۱۱. واتحاف السادۃ المتقین ۱۵۱/۱۰. ۲۵۳. والترغیب والترھیب ۲۵۱/۴. وتخریج الاحیاء ۴۴۳/۴. وشرح السنۃ ۲۲۴/۱۴. وکشف الخفا ۱۶۷/۱. ومشکاۃ المصابیح ۵۱۷۴. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۲۲۳/۱۳.

۵۱۲۷- تین مسائل پر گفتگو مت کرو...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے ابو العباس السراج، یحیٰی بن عثمان حربی، سوید بن عبد العزیز، حصین کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن میمون اودی کہتے ہیں کہ تین مسائل کو چھوڑ دو اور ان کے بارے میں گفتگو مت کرو (بحث مت کرو) تقدیر نجوم۔ علی وعثمانؓ۔

۵۱۲۸- حوروں کا خیمہ ایک ہی لؤ لؤ ہوگا...... ہمیں ابو بکر بن مالک نے عبد اللہ بن احمد بن حنبلؒ علی بن حکیم اودی، شریک، حزن بن بشر کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن میمون نے قرآن کی آیت، حور مقصورات فی الخیام (الرحمٰن آیت ۷۲) ترجمہ حوریں ہیں خیموں میں رہنے والی' یہ خیمہ ایک ہی موتی سے بنا ہوگا یعنی اسکی عمارتیں اور دروازے سب اسی ایک کے ہوں گے۔ (وہ پورا ایک ہی موتی ہوگا)

۵۱۲۹- عرش کے سایہ کی مسافت...... ہمیں محمد بن علی نے ابو العباس بن قتیبہ، محمد بن آدم، یحیٰی بن یمان، سفیان ثوری، ابو اسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ...... عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ قرآن کی آیت' وظل ممدود '' کھینچا ہوا سایہ ہے (الواقعہ آیت ۳۰) میں مذکور سایہ ستر ہزار سال کی مسافت جتنا طویل ہے۔

۵۱۳۰- عمرو بن میمون کا معاملہ...... ہمیں احمد بن محمد بن عبد الوھاب نے محمد بن اسحٰق ثقفی، داؤد بن رشید، ابو الملیح کی سند سے بیان کیا کہ...... عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ قیامت کے دن میرا معاملہ میرے والدین کے ہاتھ میں دیا جائے۔

۵۱۳۱- عمرو کا نماز میں طول قیام کا ایک علاج...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے ابو العباس السراج، محمد بن صباح، جریر، منصور، ابراہیم، کی سند سے بیان کیا کہ...... عمرو بن میمون جب بوڑھے ہو گئے تو ان کے لئے دیوار میں ایک کیل (یا کیل نما لکڑی) ٹھونک دی گئی تھی وہ جب (رات کو) نماز میں لمبے قیام سے تھک جاتے تو اس سے ٹیک لگا لیتے یا ان کے لئے رسی لٹکا دی جاتی تھی تو وہ اس سے باندھ لیتے تھے۔

۵۱۳۲- ابن میمون کی ایک دعا...... ہمیں قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی تحریر میں موسیٰ بن اسحٰق، عبد اللہ بن عون، مروان بن معاویہ، محمد ابن عبید کندی کی سند سے بیان کیا کہ میں نے عمرو بن میمون کو یہ دعا کرتے سنا اے اللہ میں تجھ سے سلامتی اور اسلام مانگتا ہوں'' اور امن وایمان، ھدایت ویقین اور دنیا وآخرت میں اجر مانگتا ہوں۔

میمون کی صحابۂ کرامؓ سے روایت..... عمرو بن اودی نے حضرت عمر علی، عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عباس، معاذ بن جبل، ابوھریرہ، ابوایوب انصاری، ابو مسعود عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔

۵۱۳۳- نبی کریم ﷺ کا پانچ چیزوں سے پناہ مانگنا...... ہمیں سلیمان بن احمد نے علی بن عبد العزیز، ابو غسان مالک بن اسماعیل اسرائیل، ابو اسحٰق عمرو بن میمون، حضرت عمر بن الخطابؓ کی سند سے بیان کیا کہ...... نبی کریم ﷺ پانچ چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے بزدلی، کنجوسی، بری عمر (سخت بڑھاپا) عذاب قبر، اور دل کا فتنہ[1]

۱۔ سنن أبي داؤد، كتاب الدعاء باب ۱۰۔ وسنن النسائي، كتاب الاستعاذة باب ۶، ۲۷، ۳۰، ۳۹. ومسند الامام أحمد ۱/ ۲۲، والمستدرك ۱/ ۵۳۰. ومشكاة المصابيح ۲۴۶۲.

۵۱۳۴-حضرت عمرؓ کا سنت نبوی اور توحید پرستی کا جذبہ...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابواسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ...... عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر کے پاس حاضر ہوا وہ فجر کی نماز کے پڑھنے کے بعد لوگوں کو جمع کئے ہوئے تھے فرمایا کہ مشرکین طلوع شمس سے پہلے سفر نہیں کرتے تھے (جگہ نہیں چھوڑتے تھے) اور کہتے کہ ثبیر نکلا ہوا ہے۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی تھی چنانچہ حضرت عمرؓ پڑاؤ اٹھوا کر طلوع شمس سے پہلے روانہ ہو گئے۔

۵۱۳۵-حضرت عمر بن الخطابؓ کی شہادت کا واقعہ...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، یحیٰی بن ابی کثیر، اسرائیل، ابواسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ...... عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ جس دن حضرت عمرؓ کو خنجر لگا اس دن میں فجر کی نماز میں دوسری صف میں تھا میں حضرت عمرؓ کی ہیبت کی وجہ سے پہلی صف میں کھڑا نہیں ہوتا تھا۔ کیونکہ ان کی عادت تھی کہ اقامت کے بعد پہلی صف کو درست کراتے اور اگر کسی کو آگے یا پیچھے صف میں دیکھ لیتے تو کوڑے سے اس کی تواضع کرتے۔ بس اسی لئے میں پہلی صف میں کھڑا نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ میں دوسری صف میں تھا حضرت عمرؓ نماز کے لئے تشریف لائے تو ابو لؤلؤ جو حضرت مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا وہ ان کے سامنے آ گیا اس نے ان سے کچھ سرگوشی کی پھر چھوڑ دیا دوبارہ سرگوشی کی پھر چھوڑ دیا پھر سرگوشی کی پھر چھوڑ دیا اور اس کے بعد خنجر ماردیا۔ پھر میں نے حضرت عمرؓ کو ہاتھ سے یوں کہتے سنا کہ اس شخص کو پکڑو اس نے مجھے قتل کر دیا ہے۔

اس کے بعد وہ لوگوں میں گھس گیا اور الٹا سیدھا خنجر چلانا شروع کر دیا جس سے تیرہ افراد زخمی ہوئے ان میں سے سات شہید ہو گئے لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی اتنے میں ایک شخص نے اسے پیچھے سے قابو کر لیا۔ ایک شخص نے آواز لگائی۔ اے اللہ کے بندو! سورج نکل گیا نماز پڑھ لو چنانچہ لوگ جمع ہو گئے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو آگے کر دیا انھوں نے مختصر سی نماز پڑھائی اور سورۂ کوثر وسورۂ النصر انہیں پڑھیں اور پھر حضرت عمرؓ کو اٹھا کر لیجایا گیا لوگ بھی وہاں آ گئے حضرت عمر نے عبداللہ بن عباس کو آواز لگائی کہ مجمع سے باہر آؤ اور پھر لوگوں سے کہا کہ اتنے ساروں کے سامنے یہ تم میں تھا؟ لوگوں نے کہا اللہ کی پناہ ہمیں علم نہ تھا اور نہ ہم اسے دیکھ سکے۔ فرمایا طبیب کو بلاؤ چنانچہ وہ آیا اس نے پوچھا کونسا شربت پسند ہے؟ فرمایا نبیذ تمر، تو اس نے وہ پلایا مگر وہ بعض زخموں سے باہر آ گیا لوگ کہنے لگے کہ یہ تو پیپ لگتی ہے چنانچہ اس نے آپ کو دودھ پلایا تو وہ بھی باہر نکل آیا۔

حضرت عمرؓ نے کہا وہ شام تک انتظار کرتا تو میں کچھ کر لیتا۔ پھر فرمایا اے عبداللہ بن عمر۔ میرے پاس وہ کاغذ لاؤ اس میں کچھ لکھا ہے وہ مٹانا ہے ابن عمر نے عرض کیا میں اسے مٹادوں گا مگر انھوں نے فرمایا کہ وہ میرے علاوہ کوئی نہیں مٹائے گا اس میں دادا کا حصہ لکھا تھا انھوں نے اپنے ہاتھ سے مٹادیا۔

پھر فرمایا علی، عثمان، عبدالرحمٰن، طلحہ زبیر اور سعدؓ کو بلاؤ چنانچہ بلوایا گیا تو حضرت علی اور حضرت عثمان حاضر تھے۔ تو آپ نے ان سے فرمایا اے علی لوگ شاید تمہیں رسول اکرم ﷺ کی رشتہ داری اور دامادی اور تمہارے علم وسمجھ کی وجہ سے خلیفہ بنالیں تو ان کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ پھر حضرت عثمان سے فرمایا کہ اے عثمان شاید لوگ تمہیں رسول اکرم ﷺ سے دامادی اور تمھارے شرف کی بناء پر تمہیں خلیفہ بنادیں تو اللہ سے ڈرتے رہنا اور ابن ابی معیط کی اولاد کو ان پر مسلط نہ کرنا۔ اور اے صہیب لوگوں کو تین دن نماز پڑھاؤ اور ان چھ حضرات کو گھر میں داخل کر دو۔ اور اگر یہ لوگ کسی ایک پر متفق ہو جائیں تو جو مخالفت کرے اس کی گردن اڑادینا جب لوگ وہاں سے نکل گئے تو فرمایا کہ اگر ایک کو بھی یہ خلیفہ بنادیں گے تو وہ ان کو صحیح راستے پر لے چلے گا۔ ابن عمرؓ نے عرض کیا تو آپ نے ہی یہ فیصلہ خود کیوں نہ کیا؟ فرمایا کہ میں زندگی یا موت کے بعد بھی اس بات کی ذمہ داری اپنے سر لینا پسند نہیں کرتا۔

۵۱۳۶-مسجد کونقش ونگار سے مزین کرنا......ہمیں ابوعمرو اور محمد بن احمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، جبارہ بن مغلس، عبدالکریم بن عبدالرحمٰن بجلی، ابواسحٰق، عمرو بن میمون حضرت عمر بن خطابؓ کی سند سے بیان کیا کہ ۔۔۔۔۔رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب بھی کسی قوم کے اعمال بگڑیں گے وہ مسجدوں کونقش ونگار سے مزین بنائیں گے۔[1]

۵۱۳۷-سکون حضرت عمرؓ کی زبان پر بولنا......ہمیں سعد بن محمد الناقد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، طاہر بن ابی احمد زبیری عن ابیہ، ابواسرائیل، ولید بن عیزار، عمرو بن میمون کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ جب نیک لوگوں کا ذکر کیا جائے تو عمر کا کیوں ذکر نہ کیا جائے ہم لوگ منکر نہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سب ہی مانتے ہیں کہ سکون حضرت عمر کی زبان پر بولتا ہے۔

۵۱۳۸-امت محمدیہ جنت کی آبادی کا نصف ہوگی......ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابواسحٰق عمرو بن میمون حضرت عبداللہ کی سند سے بیان کیا کہ

ہم قباء میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چالیس دن سے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم جنت کا چوتھائی حصہ ہو؟ لوگوں نے کہا جی ہاں پھر فرمایا کیا تم راضی ہو کہ تم جنت کا تہائی ہو؟ لوگوں نے کہا جی ہاں پھر فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تم لوگ اھل جنت کا نصف ہو گے۔ اور یہ اس لئے کہ جنت میں صرف مسلمان نفس ہی پہلے داخل ہوگا اور تم لوگ شرک میں محض اس طرح ہو جیسے کالے بیل کے جسم میں ایک سفید بال یا سفید بیل کے جسم میں ایک کالا بال۔[2]

۵۱۳۹-دعا اور سوال میں آنحضرت ﷺ کا عمل......ہمیں ابوبکر محمد بن جعفر بن ھیثم الانباری، محمد بن اسماعیل ترمذی، یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن زکریا عن ابیہ، اسحٰق، عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب دعا کرتے تو تین مرتبہ فرماتے اور جب کوئی سوال کرتے تو تین مرتبہ فرماتے۔[3]

۵۱۴۰-قیامت کے بعد زمین کی تبدیلی......ہمیں ابوبکر بن خلاد نے اور محمد بن احمد نے محمد بن یونس کدیمی، سھل بن حماد، جریر بن ایوب، ابواسحٰق عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے قرآن کی آیت " جس دن زمین بدل دی جائیگی" (ابراہیم ۴۸) کے بارے میں فرمایا زمین سفید چاندی جیسی زمین میں بدل جائے گی جس میں حرام خون نہیں بہے گا اور نہ کوئی گناہ کا کام ہوگا۔[4]

۵۱۴۱-باب علی کھلا رکھا جائے......ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے ابوشعیب عبداللہ بن حسن حرانی، یحییٰ بن عبدالحمید، ابوعوانہ، ابوبلج، عمرو بن میمون، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ

۱۔ صحیح البخاری ۸/۱۳۷، ۱۶۳، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۷۷، وفتح الباری ۱۱/۳۷۸، ۳۹۲، ۵۲۵.

۲۔ صحیح البخاری ۸/۱۳۷، ۱۶۳، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۷۷، وفتح الباری ۱۱/۳۷۸، ۳۹۲، ۵۲۵.

۳۔ فتح الباری ۲/۵۰۳، ۸/۷۴.

۴۔ فتح الباری ۱۱/۳۷۵، وتفسیر القرطبی ۹/۳۸۳، وتفسیر ابن کثیر ۲/۲۹۶.

مسجد کے سارے دروازے بند کردو سوائے باب علی کے''۔[1]
اس کو عمرو بن میمون سے سوائے ابو بلج یحییٰ بن ابی سلیمان کے کسی نے روایت نہیں کیا۔

۵۱۴۲- باب علی کے سوا مسجد کے دروازے بند کردو...... ہمیں سلیمان بن احمد نے ابو شعیب حرانی، ابو جعفر نفیلی، سکین بن بکیر، شعبہ، ابو بلج، عمرو بن میمون، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ
رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ باب علی کے علاوہ مسجد کے تمام دروازے بند کردیئے جائیں۔[2]

۵۱۴۳- ایمان کا مزہ محض لوجہ اللہ محبت...... ہمیں محمد بن جعفر بن ہیثم انباری نے ابراہیم بن اسحٰق حربی، عاصم بن علی، شعبہ، یحییٰ بن ابی سلیمان، عمرو بن میمون، حضرت ابوہریرہؓ کی سند سے بیان کیا کہ
نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو چاہے کہ وہ ایمان کا مزہ پائے تو وہ کسی سے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے محبت کرے۔[3]

۵۱۴۴- سورۂ اخلاص کا مرتبہ...... ہمیں محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد بن شاکر ضائغ، محمد بن سابق، مسعر بن کدام ابو قیس، عمرو بن میمون حضرت ابو مسعود انصاری کی سند سے بیان کیا کہ
نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اتنا عاجز بھی نہ ہو کہ رات کو تہائی قرآن نہ پڑھ سکے۔ یہ سن کر شاید ان لوگوں پر گراں گزرا، تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ یہ ہے کہ اللہ الواحد الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد۔[4]

۵۱۴۵- سورۂ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے...... ہمیں ابو اسحٰق بن حمزہ نے محمد بن یحییٰ بن مندہ، ابو کریب، وکیع، سفیان، ابو اسحٰق، عمرو بن میمون، حضرت ابو ایوب انصاری کی سند سے بیان کیا کہ
نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ (سورۂ اخلاص) قل ھو اللہ احد'' تہائی قرآن کے برابر ہے۔[5]

۵۱۴۶- ہمیں احمد بن یوسف بن خلاد نے محمد بن غالب بن حرب، ابو حذیفہ سے اور محمد بن احمد بن حسن، محمد بن احمد بن نصر، معاویہ بن عمرو سے دونوں نے (یعنی ابو حذیفہ اور معاویہ بن عمرو) زائدہ، منصور، ہلال بن یساف، ربیع بن خثیم کی سند سے عمرو بن میمون سے یہی حدیث بیان کی اور ابو اسحٰق اور ابو قیس نے ان کی مخالفت کی ہے۔

۵۱۴۷- ہمیں احمد بن یوسف بن خلاد نے محمد بن غالب بن حرب، اور ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے معاویہ بن عمرو بن میمون، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، امرأۃ من الانصار کی سند سے حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے بیان کیا کہ

[1-2] الأمالي الشكرى ۱/ ۴۲. وتاريخ بغداد ۴/ ۳۶۹. واللآلي المصنوعة ۱/ ۱۷۹. والموضوعات ۱/ ۳۶۵. وانظر: المستدرك ۳/ ۱۲۵. ومسند الامام أحمد ۴/ ۱۶۹. والسنن الكبرى للبيهقي ۲/ ۴۲۲. ومجمع الزوائد ۹/ ۱۱۴. وفتح البارى ۷/ ۱۴. والضعفاء للعقيلي ۴/ ۱۸۵.

[3] مسند الامام أحمد ۲/ ۲۹۸، ۵۲۰. ومجمع الزوائد ۱/ ۹۰. وشرح السنة ۱۳/ ۵۳.

[4] صحيح البخارى ۶/ ۲۳۳. ومسند الامام أحمد ۴/ ۳، ۸، ۴۴۳، ۱۲۲. وسنن الدارمي ۲/ ۴۶۱. والمعجم الكبير للطبراني ۱۷/ ۲۵۵. وتاريخ أصبهان للمصنف ۲/ ۱۱، ۲۸۶.

[5] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين باب ۴۵. وسنن الترمذى ۲۸۹۴، ۲۸۹۹. وسنن النسائى ۱/ ۱۷۲، ۲۵۰. وسنن ابن ماجة ۳۷۸۷، ۳۷۸۸. ومسند الامام أحمد ۳/ ۲۳، ۴/ ۱۲۲، ۵/ ۴۱۸، ۶/ ۴۰۴. والمعجم الكبير للطبراني ۴/ ۱۹۸، ۱۰/ ۱۷۲، ۱۲/ ۸۲، ۴۰۵.

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی اتنا عاجز ہے کہ وہ رات میں ثلث قرآن بھی نہ پڑھ سکے۔ یہ سن کر ہمیں خوف ہوا کہ کہیں آپ ﷺ ایسا حکم نہ دے دیں جس سے ہم عاجز ہوں۔ لھذا ہم چپ رہے۔ پھر فرمایا کیا تم میں سے کوئی عاجز ہے؟ تین مرتبہ ایسے فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ جس نے رات میں اللّٰہ الواحد الصمد[ا] پڑھا اس نے اس رات تہائی قرآن پڑھ لیا۔

(۲۶۰) عمرو بن عتبہ[ا]

ابی شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہی بزرگوں میں مستجاب الدعوۃ، عمرو بن عتبہ بن فرقد بھی ہیں

۵۱۴۸- عمرو بن عتبہ کا شوق شہادت ...... ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، احمد بن ابراہیم دورقی، وہب بن جریر عن ابیہ، ابراہیم بن علقمہ کی سند سے بیان کیا کہ

ہم جہاد کے لئے نکلے ہمارے ساتھ مسروق، عمرو بن عتبہ اور معضد تھے جب ہم ماسبذان پہنچے تو وہاں کے امیر عتبہ بن فرقد تھے۔ ان کے بیٹے عمرو بن عتبہ نے ہم سے کہا کہ اگر تم لوگ ان (والد صاحب) کے پاس گئے تو تمہارے لئے کھانا وغیرہ تیار کریں گے اور ہوسکتا ہے اس طرح کسی پر ظلم ہو جائے لیکن اگر تم چاہو تو ہم اس درخت کے سائے میں رک جاتے ہیں اور اپنا بچا ہوا کھانا کھا کر اپنا کام کرتے ہیں چنانچہ جب ہم جہاد کے میدان میں پہنچے تو عمرو بن عتبہ نے ایک سفید جبہ کاٹا اور اس کو پہنا پھر فرمایا کہ خدا کی قسم اگر میرا خون اس جبہ پر بہے تو بہت اچھا ہوگا۔ چنانچہ انھیں تیر لگا تو میں نے دیکھا کہ جبہ پر جس جگہ انھوں نے ہاتھ رکھا تھا وہیں خون بہہ رہا تھا۔ چنانچہ ان کی شہادت ہوگئی۔

۵۱۴۹- شہادت کا واقعہ دوسری طرح ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ کی سند سے عبدالرحمن بن زید نے بیان کیا ہم ایک لشکر میں نکلے جس میں علقمہ، یزید بن معاویہ، عمرو بن عتبہ، معضد عجلی عمرو بن عتبہ نکلے ان پر ایک نیا سفید جبہ تھا۔ انھوں نے کہا کہ اس پر خون کتنا اچھا بہے گا۔ پھر انھیں ایک پتھر لگا جس سے زخم ہوگیا اور خون بہنے لگا اور ان کی شہادت ہوگئی اور ہم نے ان کو دفن کیا۔

۵۱۵۰- عمرو بن عتبہ کی تین دعائیں ...... ہمیں احمد بن جعفر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، علی بن اسحٰق، عبداللہ (ابن المبارک) فضیل بن عیاض، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن بن عتبہ فرماتے تھے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگیں اس نے مجھے دو دے دیں اور میں تیسری کا انتظار کررھا ہوں میں نے اس سے مانگا کہ مجھے دنیا کا خوب حصہ دے دے چنانچہ اب فکر نہیں کہ کتنا مال آرہا ہے کیا جارہا ہے اور میں نے اس سے نماز پڑھنے پر قوت مانگی جو اس نے عطا کردی۔ اور میں نے اس سے شہادت مانگی تھی چنانچہ میں امید لگائے بیٹھا ہوں۔

۵۱۵۱- شہادت کا واقعہ ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، علی بن اسحٰق، عبداللہ (ابن المبارک) عیسیٰ بن عمرو بن عمرو، السدی کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن عتبہ کے چچازاد بھائی کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک خوبصورت چراگاہ میں اترے تو عمرو بن عتبہ نے کہا کہ یہ چراگاہ کتنی

[ا] طبقات ابن سعد ۶/۲۰۶. والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۶۳۶. والجرح ۶/ت ۱۳۸۲. والکاشف ۲/ت ۴۲۵۴. وتاریخ الاسلام ۳/۱۹۶. وتهذیب الکمال ۴۴۰۷(۲۲/۱۳۵)

خوبصورت ہے۔اور اب کتنا اچھا ہوگا کہ ایک منادی آواز دے کہ اے اللہ کے لشکر سوار ہو جاؤ چنانچہ ایک شخص نکلے گا اور پہلے حملہ آور دستے میں ہوگا اسے زخم لگے گا اور اسے لایا جائے گا اور شہادت کے بعد یہیں دفن کیا جائے گا۔ چنانچہ فوراً ہی ایک منادی نے آواز لگائی اے اللہ کے لشکر سوار ہو جاؤ کہا عمرو کو میرے پاس لاؤ عمرو کو میرے پاس لاؤ۔ یہ کہ کر اس نے کسی کو بھیجا مگر وہ انھیں پا نہ سکا اور عمرو شہید ہو گئے۔میں نے دیکھا کہ عمرو کو اس جگہ دفن کیا گیا اور عتبہ اس دن لوگوں کے پاس تھا۔

راوی سدی کے علاوہ دوسرے روات کہتے ہیں کہ عمرو کو زخم لگا تو وہ کہنے لگے واللہ تو بہت چھوٹا ہے۔ مجھے میری جگہ میں لے چلو حتی کہ میں وہاں کچھ وقت گزار لوں اگر بچ جاؤں تو لیجانا چنانچہ ان کی شہادت وہیں ہوگئی۔

۵۱۵۲-عمرو اور ان کے والد کا مکالمہ......ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، معاویہ، اعمش، مالک بن حارث، عبداللہ ربیعہ کی سند سے بیان کیا کہ

عتبہ بن فرقد نے عبداللہ سے کہا کہ اے عبداللہ اپنے بھتیجے کے معاملے میں میری مدد نہیں کرو گے ان کا مطلب عمرو کے احوال سے تھا۔تو عبداللہ نے کہا کہ اے عمرو اپنے والد کی اطاعت کر۔عمرو نے معضد کی جانب دیکھا وہ بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے کہ ان کی اطاعت مت کرنا۔سجدے کرو اور اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرو۔عمرو نے کہا ابا جان میں تو غلام ہوں اور اپنی گردن چھڑانے کیلئے محنت کر رہا ہوں یہ سن کر عتبہ رونے لگے اور کہا اے میرے بچے! میں تجھ سے دو قسم کی محبت رکھتا ہوں ایک محبت تو محض اللہ کی رضا کے لئے۔اور دوسری محبت باپ ہونے کے ناطے۔عمرو نے کہا ابا جان آپ نے مجھے جو مال دیا تھا وہ تقریباً ستر ہزار ہے آپ اگر مجھ سے وہ مانگتے ہیں تو لے لیں ورنہ مجھے خرچ کرنے دیں۔عتبہ نے کہا اسے خرچ کردو۔ چنانچہ عمرو بن عتبہ نے وہ درھم (اللہ کی راہ میں) خرچ کر دیئے یہاں تک کہ ایک درھم بھی باقی نہ رہا۔

۵۱۵۳-جہاد سے محبت......ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، علی بن اسحق، عبداللہ بن مبارک، عیسیٰ بن عمرو، السدی کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن عتبہ نے ایک گھوڑا چار ہزار درھم میں خریدا ساتھیوں کو ناگوار گزرا کہ مہنگا لے لیا، مگر انھوں نے فرمایا یہ گھوڑا جو قدم بھی اٹھائے گا، دشمن اسلام کی طرف بڑھے گا اور یہ بات مجھے ان چار ہزار دراھم سے زیادہ پسند ہے۔

۵۱۵۴-عمرو کا دن بھر کا کھانا......ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل کی سند سے امام احمد کی کتاب کے حوالے سے عبدالحمید بن لاحق سے نقل کر لیا ہے کہ

عمرو بن عتبہ کے لئے دو روٹیاں ہوتی تھیں ایک سے وہ سحری کرتے اور دوسری سے افطار فرماتے تھے۔

۵۱۵۵-عمرو کے لئے بادلوں کا سایہ......ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے علی بن اسحق، حسن بن حسن، عبداللہ بن مبارک عیسیٰ بن عمر کی سند سے بیان کیا کہ......خوط بن رافع کہتے ہیں کہ عمرو بن عتبہ اپنے ساتھیوں سے یہ طے کر لیتے تھے کہ وہ ان کی خدمت کریں گے چنانچہ ایک پڑاؤ میں سخت گرمی کے وقت میں ان کا ایک ساتھی ان کی طرف آنکلا تو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور ایک بادل ان پر سایہ کئے ہوئے تھا۔اس نے کہا عمرو بشارت ہو! مگر (فوراً) عمرو نے اس سے یہ وعدہ لے لیا کہ وہ کسی کو نہیں بتائے گا۔

۵۱۵۶-درندے عمرو کا پہرہ دیتے......ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے محمد بن احمد بن سلیمان، زید بن احرم، عبداللہ بن داؤد کی سند

سے بیان کیا کہ

علی بن صالح کہتے ہیں کہ عمرو بن عقبہ نماز پڑھتے اور درندے پیچھے ان کے اردگرد پہرہ دیتے تھے۔

۵۱۵۷-عمرو کا اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرنا...... ہمیں ابومحمد بن حیان نے احمد بن حسین الحذاء، احمد دورقی، علی بن اسحٰق، ابن المبارک حسن بن عمرو فزاری کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن عتبہ کے ایک غلام نے بتایا کہ ایک سخت گرمی کے دن ٹھیک دو پہر میں بیدار رہے اور ہم نے عمرو بن عتبہ کی تلاش شروع کی تو وہ ایک پہاڑ پر سجدے میں مصروف تھے اور ایک بادل سایہ کئے ہوئے تھا۔ جب ہم دشمن کے مدمقابل ہوئے تو ان کی کثرت نماز کی وجہ سے پہریدار بھی مقرر نہیں کرتے تھے۔ ایک رات میں انھیں نماز پڑھتے دیکھا پھر ایک شیر کی دھاڑ سنائی دی چنانچہ ہم بھاگ گئے مگر وہ کھڑے نماز پڑھتے رہے۔ بعد میں ہم نے پوچھا کہ تمہیں شیر سے ڈر نہیں لگا؟ تو فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور سے ڈروں۔

۵۱۵۸-بادل ان کا سایہ کئے ہوتا...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عباس شامہ، عبداللہ بن داؤد، علی بن صالح کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن عتبہ اپنے ساتھیوں کی سواریوں کے آگے چل رہے ہوتے اور ایک بادل ان کو سایہ کئے ہوتا تھا۔

۵۱۵۹-بادل کا سایہ...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے ابوعباس هروی، زید بن اخرم، عبداللہ بن داؤد، کی سند سے بیان کیا کہ

علی بن صالح کہتے ہیں کہ عمرو بن عتبہ اپنے ساتھیوں کے جانور چرا رہے ہوتے اور ایک بادل ان کو سایہ کئے ہوتا۔

۵۱۶۰-ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد: احمد بن ابراہیم، مثنی بن مثنی، بشر بن المفضل، سلمہ بن علقمہ کی سند سے بیان کیا کہ (محمد ابن سیرین) نے بیان کیا کہ

عمرو بن عتبہ کا ایک مصاحب ان کے بہت مشابہ تھا ایک مرتبہ عمرو فسطا میں تھے تو وہاں اسود آئے تو ان کے دل میں خیال آیا کہ یہ عمرو کا وہ مصاحب ہے لھذا وہ پوری رات ان کے پاس بیٹھے رہے اور جب عمرو سجدہ کرنے لگتے تو وہ سجدے کی جگہ آجاتے تو عمرو ان سے تھوڑا ہٹ کر (یا کہا انہی پر) سجدہ کر لیتے۔ جب عمرو کے وہ مصاحب صبح ان کے پاس آئے تو انھوں نے اسود کے اپنے سامنے آنے ان کے نہ جانے کا ذکر کیا ان کا یہ خیال تھا کہ اس نے کچھ کیا ہے تو عمرو نے اسے دکھایا اس کا نشان ان کے پاؤں پر تھا اور اس کی حرکتیں اسے بتائیں۔

۵۱۶۱-خوف خدا سے عمرو کی حالت...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ سعید بن عامر، ہشام دستوائی کی سند سے بیان کیا کہ

جب عمرو بن عتبہ بن فرقد کی وفات ہوئی تو ان کے بعض ساتھی ان کی ہمشیرہ کے ہاں گئے اور ان سے ان کے کچھ احوال پوچھے تو انھوں نے بتایا کہ عمرو ایک رات تہجد پڑھ رہے تھے تو انھوں نے سورۂ مؤمن شروع کی اور جب اس آیت پر پہنچے اور ان کو ڈراؤ اس قیامت کے دن سے جس دن دل حلقوم تک پہنچے ہوں گے۔ آیت (۱۸) تو وہ اس آیت سے (رونے کی وجہ) آگے نہیں جا سکے حتی کہ صبح ہوگئی۔

۵۱۶۲-آخرت کا خوف...... ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم دورقی، عنبسہ، بن سعید قرشی، ابن المبارک، عیسی بن عمرو کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن عتبہ بن فرقد رات کو گھوڑے پر سوار ہو کر قبرستان جاتے اور کھڑے ہو کر کہتے اے اہل قبور صحیفے لپیٹ دیئے گئے اعمال اٹھا لئے گئے پھر وہ روتے اور اپنے قدموں کی جگہ گر جاتے یوں ہی صبح ہو جاتی پھر وہ فجر کی نماز میں مسجد پہنچتے۔

الشیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عمرو بن عتبہ اہل کوفہ میں سے مشہور بڑے تابعی تھے جو کہ عبادت اور زھد میں معروف تھے عبادت نے انہیں روایت حدیث سے دور رکھا تھا۔ قاضی ابواحمد العسال نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ کوئی سند وہ نہیں جانتے۔

(۲۶۱)معضد ابوزید العجلی

انہی بزرگوں میں بڑے عبادت گزار شہید ابوزید العجلی معضد بھی ہیں

۵۱۶۳-معضد کی نیند کے بارے میں دعا...... ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن حکیم اودی، شریک، اعمش، ابراہیم، کی سند سے بیان کیا کہ

ھمام کہتے ہیں کہ میں معضد کے پاس آیا تو وہ سجدے کی حالت میں تھے میں ان کے قریب گیا تو وہ یہ دعا فرمارہے تھے۔

اے اللہ مجھے معمولی سی نیند سے چاق و چوبند فرمادے پھر اپنی نماز میں مشغول ہو گئے۔

۵۱۶۴-تین وجوہات سے انسان ہونے کو پسند کرنا...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، اسماعیل بن عیاش، عبیداللہ بن عبدالکلاعی، بلال بن سعد کی سند سے بیان کیا کہ

معضد فرماتے ہیں کہ اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو مجھے اس کی پرواہ بھی نہ ہوتی کہ مجھے گھوڑا بنا کر پیدا کر دیا جاتا۔ (۱) دوپہر کی پیاس، (۲) سردی کی راتوں کا طویل ہونا، (۳) کتاب اللہ کی لذت میں راتوں کو جاگنا۔

۵۱۶۵-شہادت کا واقعہ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، محمد بن فضیل، اعمش، ابراہیم، کی سند سے بیان کیا کہ...... علقمہ کہتے ہیں کہ ہم مدینے یار (کسی شہر میں) پہنچے تو میں نے معضد کو ایک کپڑا دیا جس کا انہوں نے عمامہ باندھ لیا پھر انہیں سر میں ایک پتھر لگا (دوران جہاد) وہ اسے صاف کرتے اور میری طرف دیکھتے ہوئے کہتے جاتے واللہ یہ چھوٹا ہے اور اللہ اس چھوٹے میں برکت دے پھر خون زیادہ بہہ گیا تو ان کی شہادت ہو گئی علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کپڑے سے خون دھویا تو خون کا نشان گیا نہیں۔ اور علقمہ اسے پہنا کرتے اور اس کو پہن کر نماز پڑھتے۔ فرماتے کہ مجھے یہ کپڑا محبت کو بڑھاتا ہے اس لئے کہ اس میں معضد کا خون ہے۔

۵۱۶۶-علقمہ کی معضد سے محبت...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، معاویہ، اعمش، ابراہیم، علقمہ، کی سند سے بیان کیا کہ۔ ان کی چادر میں معضد کا خون لگ گیا تھا دھونے کے باوجود نشان نہیں گیا۔ وہ اسی کو پہن کر نماز پڑھتے اور کہتے ہیں کہ ان کی محبت اس سے بڑھتی ہے کیونکہ اس میں معضد کا خون لگا ہے۔

۵۱۶۷-عمرو اور معضد کی شہادت کا قصہ...... ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، معاویہ، اعمش،

عمارہ بن عمیر، عبدالرحمن ابن زید کی سند سے بیان کیا کہ

ہم ایک لشکر میں نکلے جس سے میں علقمہ، یزید بن معاویہ عمرو بن عتبہ اور معضد تھے عمرو نکلے انہوں نے ایک نیا سفید جبہ پہن رکھا تھا کہا کہ خون اس پر کتنا اچھا بہنے لگا پھر وہ محل کی طرف بڑھے تو انھیں ایک پتھر سر پر لگا جس سے خون بہنے لگا اور اس ہی جبہ پر خون بہا پھر ان کی وفات ہوگئی ہم نے انھیں دفن کر دیا۔

پھر معضد عجلی محل کی طرف بڑھے انھیں ایک پتھر لگا جس سے زخم ہو گئے یہ اسے چھوتے اور فرماتے کہ یہ چھوٹا ہے اور اللہ تعالیٰ اس چھوٹے میں برکت عطا کرے گا پھر ان کی بھی شہادت ہوگئی ہم نے ان کی تدفین کی۔

الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کثرت عبادت کی شہرت کے باوجود مجھے ان کی کوئی مرفوع متصل روایت معلوم نہیں ہے۔

(۲۶۲) شبیل بن عوف [۱]

انہی بزرگوں میں خوف اور ڈر کو اپنانے والے نظر اور پیٹ کی حفاظت کرنے والے شبیل بن عوف احمسی بھی ہیں۔

۵۱۶۸- دنیا کی طلب میں پاؤں نہیں نکالے...... ہمیں میرے والد رحمہ اللہ نے ابراہیم بن محمد بن حسن کی سند سے اور ابو محمد بن حبان نے اپنی سند سے اسماعیل بن ابی خالد کی سند سے بیان کیا کہ

شبیل بن عوف کہتے ہیں کہ میرے پاؤں دنیا کی طلب میں کبھی خاک آلود نہیں ہوئے۔

۵۱۶۹- کبھی کسی مجلس میں نہیں بیٹھے...... ہمیں میرے والد نے ابراہیم بن محمد بن حسن کی سند سے اور ابو محمد بن حیان نے اپنی سند سے اسماعیل بن ابی خالد کے حوالے بیان کیا کہ

شبیل بن عوف کہتے ہیں کہ میں کسی مجلس میں نہیں بیٹھا سوائے جنازے کے انتظار یا اور کسی ضرورت سے (بیٹھا ہوں)۔

۵۱۷۰- ہمیں عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی نے ولید بن بنان، محمد بن میمون، سفیان، عیینہ، ابن ابی خالد کی سند سے بیان کیا کہ

شبیل بن عوف کہتے ہیں کہ جس شخص نے فحش بات سن کر افشا کر دی گویا وہ بات اس نے خود شروع کی۔

شبیل بن عوف کی کنیت ابوطفیل تھی۔ جاہلیت کا زمانہ پایا اور قادسیہ کی جنگ میں شریک ہوئے حضرت عمرؓ، زید بن ارقم، اور ابو جبیرۃ انصاری سے روایت کی

۵۱۷۱- ہمیں ابوسعید احمد بن ابناہ العباوانی نے جعفر بن محمد ابن حرب، محمد بن کثیر، سفیان، اسماعیل کی سند سے بیان کیا کہ

شبیل بن عوف کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تمہارا آج کل مؤذن کون ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہمارے غلام اور آزاد کردہ غلام فرمایا یہ سب سے بڑا نقص ہے۔

۵۱۷۲- ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن احمد بن براء، علی بن مدنی، معتمر بن سلیمان، اسماعیل بن ابی خالد، شبیل بن عون، حضرت ابو جبیرہ انصاریؓ کی سند سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں اور قیامت اسطرح بھیجے گئے ہیں میں اس سے اتنا پہلے آیا ہوں جتنا اس وقت کی ہوا (فرمایا) اس وقت کا سانس پہلے آیا ہے (ابوحمزہ سکری، مروان وغیرہ نے بھی اسماعیل سے یہ روایت لی ہے) [۲]

۱۔ طبقات ابن سعد ۱۵۲/۶. والتاریخ الکبیر ۴/رت ۲۷۲۸. والجرح ۴/رت ۱۶۶۲. والاستیعاب ۲/۷۰۶. وأسد الغابة ۳۸۶/۲. والاصابة ۲/رت ۲۷۶۱. وتهذیب الکمال ۲۶۹۷.

۲۔ الاحادیث الصحیحة ۱۲۷۵. وفتح الباری ۹۹/۸، ۳۴۸/۱۱. وسنن الترمذی، کتاب الفتن باب ۳۹. ومشکاة المصابیح ۵۵۱۳.

۵۱۷۳-ہمیں ابو عمرو بن حمدان نے حسین بن سفیان، محمد بن صباح، سفیان بن عیینہ، اسماعیل، قیس، ابو جبیرہ انصاری کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مجھے قیامت کی ہواؤں میں بھیجا گیا ہے۔[1]

(۲۶۳) مرہ بن شراحیل[2]

انہی بزرگوں میں عبادت گزار، تہجد کے پابند۔ مزاق اور بے کار باتوں سے بچنے والے، اپنی زبان کو باتوں کے فتنے سے بچانے والے، الطیب ابو اسماعیل مرہ بن شراحیل بھی ہیں۔

۵۱۷۴-**مرہ کا نام طیب عبادت کی وجہ سے پڑا**......ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، عباس بن محمد کی سند سے بیان کیا کہ یحیٰ بن معین کہتے ہیں مرہ بن شراحیل مرہ الطیب، ان کا عبادت کی وجہ سے نام طیب (پاک) پڑ گیا تھا۔

۵۱۷۵-**مرہ کا نام مرۃ الطیب پڑ گیا تھا**......ہمیں عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسین الحذاء، احمد بن ابراہیم، اسحٰق بن سلیمان ابو سنان کی سند سے بیان کیا کہ......

عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ مرہ بن شراحیل کا نام مرۃ الطیب پڑ گیا تھا۔

۵۱۷۶-**وہ بارہ سال ایک کمرے میں عبادت کرتے رہے**......ہمیں ابو بکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابن ادریس کی سند سے بیان کیا کہ......حصین کہتے ہیں کہ ہم مرہ ابن شراحیل الطیب کے بارے میں پوچھتے ہوئے آئے تو لوگوں نے کہا کہ وہ اپنے اس کمرے میں ہیں جس میں بارہ سال سے عبادت کر رہے ہیں۔ چنانچہ ہم ان کے پاس گئے۔

۵۱۷۷-**مرہ روزانہ ایک ہزار رکعت نماز پڑھتے**......ہمیں عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم کی سند سے اور ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق کی سند سے ابن عیینہ سے نقل کیا ہے کہ

عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ وہ روزانہ ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے اور تم انکے گھر کو یوں تکتے رہتے جیسے وہ اونٹوں کا اصطبل ہو۔

۵۱۷۸-**تھک کر کیل کا سہارا لیتے تھے**......ہمیں عبداللہ بن محمد نے جعفر، یزید بن موہب، عیسیٰ بن یونس کی سند سے بیان کیا کہ ابن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے مرہ بن شراحیل کو نماز پڑھتے دیکھا اور وہ دیوار میں گڑھی ایک کیل سے سہارا لئے ہوئے اور وہ اپنے قیام میں اللہ کی ثناء کرتے رکوع اور سجدے کرتے۔

۵۱۷۹-ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، احمد بن منصور، ابو بدر، عمرو بن قیس ملائی کی سند سے بیان کیا کہ ابو بدر کہتے ہیں کہ ان کی عبادت اس درجہ بڑھ گئی کہ ان کا نام ان کی عبادت کی وجہ سے الطیب پڑ گیا۔

---

[1] الاحادیث الصحیحۃ ۸۰۸. والکنی للدولابی ۲/۲۳. والدر المنثور ۶/۵۰. والمطالب العالیۃ ۴۵۷۷. وکنز العمال ۳۸۳۳۱.

[2] طبقات ابن سعد ۶/۱۱۶. والتاریخ الکبیر ۸/ت ۱۹۳۴. والجرح ۸/۱۲۶۸. والجمع ۲/۵۱۷. وسیر النبلاء ۴/۷۴. والکاشف ۳/ت ۵۴۵۳. وتہذیب الکمال ۵۸۵۶(۲۷/۳۷۹).

۵۱۸۰-لوگوں کو کم اور اللہ سے مناجات کے لئے زیادہ وقت دینا...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل کی سند سے اور ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، الولید بن شجاع عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ

علاء بن عبدالکریم کہتے ہیں کہ ہم مرہ ھمدانی کے پاس آتے اور وہ جب ہم سے ملتے کمرے سے نکلتے تو انکے چہرے، ہتھیلیوں، گھٹنوں، اور پیروں پر سجدوں کے اثرات ہوتے۔ وہ ہمارے ساتھ تھوڑی سی دیر بیٹھ کر اٹھ جاتے جیسے رکوع وسجدہ کررہے ہوں۔

۵۱۸۱-بڑھاپے میں ڈھائی سو رکعت روزانہ...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، عبداللہ بن ادریس و یحییٰ بن آدمی مالک بن مغول، ابوفروہ ھمدانی کی سند سے بیان کیا کہ

ابن ابی الھذیل کہتے ہیں کہ میں نے مرہ ھمدانی سے عرض کیا وہ اس وقت بہت بوڑھے ہو چکے تھے۔ آپ کی نماز کتنی باقی ہے؟ فرمایا ایک حصہ ڈھائی سو رکعتیں روزانہ''۔

۵۱۸۲-دو سو رکعت کی ایک روایت...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ کی سند سے اور ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق کی سند سے شعبہ کے حوالے سے بیان کیا کہ...... ھیثم کہتے ہیں کہ مرہ روزانہ دو سو رکعت پڑھا کرتے تھے۔

۵۱۸۳-شکرانے کے پچاس اور ایک سو چودہ نفل...... ہمیں ابومحمد بن حیان نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، عتاب بن زیاد مروزی، عبداللہ (ابن المبارک) رجل کی سند سے بیان کیا کہ

جب پہلا فتنہ برپا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے مرہ ھمدانی کو اس سے بچایا تو انھوں نے فرمایا کہ میں اس سے بچ گیا میں ضرور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گا۔ تو وہ روزانہ پچاس رکعت شکرانے کے پڑھا کرتے اور ان میں پورا قرآن ختم کرتے۔ پھر جب حضرت ابن زبیر والا مسئلہ کھڑا ہوا تو اس میں بھی بچے، چنانچہ انھوں نے بچنے کے شکر میں روزانہ قرآنی سورتوں کے عدد کے مطابق ایک سو چودہ رکعتیں پڑھنا شروع کردیں جن میں پورا قرآن ختم فرماتے۔

۵۱۸۴-مشاجرات میں شریک نہ ہونے کا جواب...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم الدرقی، عبدالرحمٰن بن غزوان، محمد بن طلحہ بن مصرف کی سند سے بیان کیا کہ

زبید ایامی کہتے ہیں کہ مرہ بن شراحبیل سے کہا گیا کہ کیا تم صفین میں حضرت علی کے پاس نہیں جارہے؟ انھوں نے فرمایا علی اپنے اچھے اعمال کی بدولت ہم سے آگے ہیں (مثلاً) بدر اور دوسرے غزوات میں رہے ہیں۔ مجھے یہ ناپسند ہے کہ میں ان معاملات میں شریک ہوجاؤں جس میں ان کی توھین ہوئی ہو۔

۵۱۸۵-جنگ قادسیہ میں شرکت...... ہمیں ابومحمد بن حیان نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، منصور بن ابی مزاحم، عبثر ابوزبید، عقبہ بن اسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ

اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ مرہ نے فرمایا کہ میں اپنی قوم کے تین ہزار آدمیوں کے ساتھ قادسیہ میں شریک ہوا تھا ان میں سے کوئی ایسا نہ تھا جو میرے علاوہ کسی اور کے فتنے میں پڑا ہو اور کوئی ایسا نہ تھا جو مجھ پر رشک نہ کرتا ہو۔

۵۱۸۶-دین میں تفرقے کرنے سے بچو...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، احمد بن منصور، ابو بدر، عمرو بن قیس، کی سند سے بیان کیا کہ...... مرہ کہتے ہیں ہر شخص کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ وہ رسول اللہ میں سے نہ ہو۔ یہ آیت پھر یہ آیت تلاوت کی بیشک وہ لوگ جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے بن گئے تم ان میں کسی چیز میں نہیں ہو۔ (الانعام: ۱۵۹)

۵۱۸۷-اللہ تعالیٰ کا فیصلہ مقدر ہے...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے احمد الدروقی، معاذ بن معاذ، مسعودی، حمزہ عیدی کی سند سے بیان کیا کہ ہم مرہ بن شراحیلؒ کے پاس آئے تو انھوں نے فرمایا۔

سنو! اگر اللہ تعالیٰ جس بندے کے لئے مصیبت مقرر کر دیتا ہے تو وہ اسے پورا کرتا ہے اگر چہ بندہ فرمانبردار ہو۔ اور اگر کسی بندے کے لئے کوئی رزق لکھ دیتا ہے تو اسے ضرور دیتا ہے اگر چہ وہ نافرمان ہو۔

(مرہ بن شراحیل نے صدیقین صدیق اول اور صدیق اکبر کے علاوہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے بھی روایت کی ہے)

۵۱۸۸-دھوکے باز اور خائن جنت میں نہ جائیں گے...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، صدقہ بن موسیٰ، فرقد سبخی، مرہ ھمدانی، حضرت ابوبکر صدیقؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں دھوکہ باز اور خیانت کرنے والے داخل نہیں ہوں گے۔[1]

۵۱۸۹-مسلمان کو گمراہ کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا...... ہمیں احمد بن اسحٰق نے ابوبکر ابن ابی عاصم، محمد بن اشعث کی سند سے اور ابوبکر عمر بن حمدان نے فرقد کی سند سے مرہؒ حضرت ابوبکرؓ کے حوالے سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا وہ شخص ملعون ہے جو اپنے مسلمان بھائی کو گمراہ کرے یا وہ راستہ دکھائے جو اسے ناپسند ہو۔

۵۱۹۰-بری عادتوں والا جنت میں نہ جائے گا...... ہمیں ابوبکر طلحیؒ نے عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن حسین بن شقیق، ابوحمزہ، جابر عامر، مرہ ھمدانی، حضرت ابوبکر صدیق کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بری عادتوں والا جنت میں داخل نہ ہوگا اور نہ ہی مسلمان کو نقصان دینے والا اور دھوکہ دینے والا۔[2]

۵۱۹۱-غلاموں سے اچھے سلوک کی روایت...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، اسحٰق بن سلیمان، مغیرہ بن مسلم فرقد سبخی، مرہ الطیب، حضرت ابوبکر صدیق کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں بری عادتوں والا داخل نہ ہوگا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ آپ نے ہمیں بتایا تھا کہ اس امت کے غلام اور یتیم دوسری قوموں سے زیادہ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں! ان کا اکرام اپنی اولاد کی طرح کرنا اور جو تم کھاؤ وہ

---

[1] مسند الامام أحمد ۱/ ۷. وسنن الترمذی ۱۹۶۳. والترغیب والترهیب ۳/ ۳۸۰. واتحاف السادة المتقین ۶/ ۳۲۳. ۸/ ۳۳۹. وکنز العمال ۴۳۷۷۷. ۴۴۰۳۷.

[2] سنن الترمذی ۱۹۴۶. وسنن ابن ماجة ۳۶۹۱. ومسند الامام أحمد ۱/ ۷، ۱۲. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۹۹۳. ومجمع الزوائد ۴/ ۲۳۶. واتحاف السادة المتقین ۶/ ۳۲۴. ۸/ ۱۹۴. ۹/ ۳۳۳. والترغیب والترهیب ۳/ ۲۱۲. وتنزیه الشریعة ۲/ ۵۳۱. وتخریج الاحیاء ۳/ ۲۴۷. وشرح السنة ۹/ ۳۴۹.

ان کو کھلانا۔ اس نے کہا تو ہمیں دنیا کیا فائدہ دے گی؟ فرمایا ایک اچھا گھوڑا جو تم پالو اور اس پر بیٹھ کر جھاد میں حصہ لو اور ایک غلام تیرے لئے کافی ہے۔ چنانچہ وہ نماز پڑھے تو وہ تیرا بھائی ہے اور جب وہ نماز پڑھے تو تیرا بھائی ہے۔[1]

یہ تین احادیث حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مرہ طیب کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیں اور نہ ہی ان سے فرقد سنجی کے علاوہ کسی اور نے ان سے روایت کی ہے

۵۱۹۲- مدینہ نبی کریم ﷺ کا حرم ہے...... ہمیں قاضی ابواحمد نے محمد بن احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن احمد بن عبدالرحمن دمشقی، احمد بن عبدالرحمن، حسن بن عمر بن حسن معدل واسطی، عبداللہ بن عباس کی سند سے اور محمد بن طاہر بن قبیصہ فلقی نیشاپوری عن ابیہ، احمد بن حفص عن ابیہ ابراہیم بن طھمان، اسماعیل السدی کی سند سے بیان کیا کہ

مرہ ھمدانی کہتے ہیں کہ ھمیں حضرت علی بن ابی طالب نے رسول اکرم ﷺ کی تلوار کے قبضے میں رکھا ہوا صحیفہ پڑھ کر سنایا۔ اس میں لکھا تھا کہ ہر نبی کا ایک حرم ہوتا ہے اور میں مدینہ کو حرم بناتا ہوں۔ جو اس میں کوئی بدعت کرے یا بدعتی کے پاس جائے تو اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ اس سے کچھ قبول نہ کیا جائے گا۔[2]

۵۱۹۳- صلوٰۃ العصر چھڑوانے والے کے لئے بد دعا...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد کی سند سے اور ہمیں ابراہیم بن عبداللہ کی سند سے حبیب بن حسن اور حسن بن علانے اپنی اپنی سند سے محمد بن طلحہ بن مصرف زبیدہ مرہ، حضرت ابن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فلاں لوگوں نے ہمیں صلوٰۃ الوسطی صلاۃ العصر سے مشغول کر دیا (ان کی وجہ سے پڑھ نہ سکے) اللہ تعالیٰ ان کی قبور کو یا فرمایا گھروں کو آگ سے بھر دے۔[3]

۵۱۹۴- اخلاق بھی تقسیم شدہ ہیں...... ہمیں احمد بن جعفر بن معبد نے یحییٰ بن مطرف کی سند سے اور عبدالملک بن حسن نے حسن بن علان نے اپنی اپنی سند سے محمد بن طلحہ اور زبید مرہ، حضرت عبداللہ کے طریق سے روایت کی ہے کہ

حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اخلاق کو تم میں اس طرح تقسیم کیا جیسے تمہارے رزق کو۔ اور اللہ تعالیٰ دنیا عطا کرتے ہیں اسے بھی جو اس سے محبت کرتا ہے اور اسے بھی جو محبت نہیں کرتا لیکن ایمان صرف اسی کو عطا کرتا ہے جو اس سے محبت کرے۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے ایمان عطا کرتا ہے۔

لھذا جب مال کو خرچ کرنے میں کنجوسی کرو؟ دشمن کے مقابلے میں لڑنے سے بزدلی دکھاؤ اور رات جاگنے پر کمزوری دکھاؤ تو سبحان اللہ والحمدللہ" کی کثرت کرو اسلئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کو سونے چاندی کے پہاڑوں سے زیادہ محبوب ہیں۔

۵۱۹۵- اللہ سے محبت کرنے والے کو ہی ایمان عطا ہوتا ہے...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے عبدالعزیز بن محمد بن دینار،

۱ـ سنن الترمذی ۱۹۳۲، وسنن ابن ماجۃ ۳۶۹۱، ومسند الامام أحمد ۱/۷، ۱۲، والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۹۹۳. ومجمع الزوائد ۳/۲۳۶، واتحاف السادۃ المتقین ۶/۳۲۳، ۸/۱۹۲، ۹/۳۳۹. والترغیب والترھیب ۳/۲۱۲. وتنزیہ الشریعۃ ۲/۵۳۱. وتخریج الاحیاء ۳/۲۴۷. وشرح السنۃ ۹/۳۴۹.

۲ـ تاریخ ابن عساکر ۶/۳۳۵ (التھذیب) وکنز العمال ۳۴۸۶۳.

۳ـ صحیح مسلم، کتاب المساجد باب ۳۶، وفتح الباری ۸/۱۹۵.

ابوھمام عن ابیہ، عبدالرحمٰن بن زبید، عن ابیہ، مرہ، حضرت ابن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (مرہ نے یہ روایت موقوف بیان کی ہے) اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے اخلاق تقسیم کئے ہیں جس طرح تمہارے رزق تقسیم کئے۔ اور اللہ تعالیٰ دنیا پر اس شخص کو عطا کر دیتا ہے جو اس سے محبت کرے اور جو اس سے محبت نہ کرے لیکن ایمان صرف اسے عطا کرتا ہے جو اس سے محبت کرے۔[1]

۵۱۹۶- مسلمان اور مؤمن کون ہے؟...... ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، محمد بن عیینہ، ابان بن اسحٰق، صباح بن محمد، مرہ ھمدانی حضرت عبداللہ بن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے اخلاق اس طرح تقسیم کئے ہیں جس طرح تمہارے درمیان تمہارے رزق تقسیم کئے، اور اللہ تعالیٰ دنیا اس شخص کو دے دیتا ہے جو اس سے محبت کرے یا نہ کرے لیکن دین صرف اس کو عطا کرتا ہے جو اس سے محبت کرے۔ اور اللہ جس کو دین عطا کرتا ہے اس سے محبت کرتا ہے۔ اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بندہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا دل اور زبان مسلمان نہ ہوں۔ اور کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوتا جب تک اس کا ہمسایہ اس کی زیادتیوں سے محفوظ نہ ہو۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ اس کی زیادتیاں کیا ہیں؟ فرمایا اس کا ظلم۔[2]

برائی سے برائی نہیں مٹ سکتی...... اور کوئی بندہ مال حرام کما کر اس سے خرچ کرتا ہے تو اس میں برکت نہیں ہوتی اور صدقہ کرتا ہے تو قبول نہیں کیا جاتا۔ اور اگر اسے یونہی پس پشت ڈال بھی دے تب بھی وہ جہنم کی آگ ہی زیادہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتا، لیکن برائی کو اچھائی سے ضرور مٹاتا ہے اور خبیث چیز دوسری خبیث چیز کو نہیں مٹا سکتی

۵۱۹۷- رات کی نماز کی فضیلت...... ہمیں محمد بن اسحٰق بن ایوب نے ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار شعبہ، زبید، مرہ کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا رات کی نماز کی فضیلت دن کی نماز پر ایسی ہے جیسے چھپ کر صدقہ کرنے کی فضیلت علانیہ صدقہ کرنے پر۔

۵۱۹۸- ہمیں احمد بن اسحٰق نے ابراہیم بن محمد بن حسن نے عبدالحمید بن محمد بن المستام، مخلد بن یزید، سفیان، زبید، حضرت عبداللہ بن مسعود کی سند سے بیان فرمایا کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رات کی نماز کی فضیلت دن کی نماز پر ایسی ہے جیسے چھپ کر صدقہ کرنے کی فضیلت علانیہ صدقہ کرنے پر۔[3]

۵۱۹۹- اللہ تعالیٰ کا دو بندوں پر تعجب...... ہمیں محمد بن احمد نے بشر بن موسیٰ، حسن بن موسیٰ الاشیب کی سند سے اور محمد بن احمد بن حسن نے عطاء بن سائب، مرہ ھمدانی، حضرت عبداللہ بن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ

۱، ۲۔ مسند الامام أحمد ۱/ ۳۸۷. والمستدرک ۱/ ۳۳. ۲/ ۴۴۷، ۴/ ۱۶۵. والکنی للدولابی ۱/ ۱۴۱. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۹۰، ۲۲. والترغیب والترھیب ۲/ ۵۴۹. ۳/ ۳۵۴. والدر المنثور ۲/ ۱۵۹، ۶/ ۱۷. وشرح السنة ۸/ ۱۰. والعلل المتناھیة ۲/ ۳۵۲.

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۲۲۱. ومجمع الزوائد ۲/ ۲۵۱. أمالی الشجری ۱/ ۲۰۶. والترغیب والترھیب ۱/ ۴۲۹. وکنز العمال ۱/ ۲۱۴.

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ دو بندوں پر تعجب کرتے ہیں ایک تو وہ جو اپنے بستر، لحاف اور اپنے اہل وعیال کی محبت نماز کو ترجیح دے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ دیکھو یہ میرا بندہ اپنے بستر لحاف اور اپنے اہل وعیال اور محبت والوں پر نماز کو ترجیح دیتا ہے محض میرے پاس موجود نعمتوں میں رغبت اور میرے عذاب سے ڈر کر۔ دوسرا وہ شخص جو میدان جہاد سے شکست کھا کر بھاگے اور بھاگنے کی سزا اور واپس جانے کی فضیلت کو یاد کر کے وہ دوبارہ لوٹ آئے اور اللہ کے راستے میں اپنا خون بہادے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے کہ دیکھو یہ میرا بندہ محض میری نعمتوں میں رغبت اور میرے عذاب سے ڈر کر میدان جہاد میں لوٹا اور اپنا خون میرے راستے میں بہادیا[1]

۵۲۰۰-لوگ اپنے اعمال کی بدولت جہنم سے چھوٹ جائیں گے..... ہمیں محمد بن مظفر نے علی بن حسن بن جنید، عبداللہ بن ھاشم طاؤسی، عبدالرحمن بن مھدی، اسرائیل، السدی، مرہ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے لکھوایا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ لوگ جہنم میں داخل ہوں گے اور اپنے اعمال کی بدولت چھوٹتے جائیں گے (حضرت شعبہ نے اس حدیث کے مرفوع ہونے کی تصدیق کی ہے اور خود ان سے عبدالرحمن نے موقوف روایت کی ہے)

۵۲۰۱-جہنمی لوگوں کے لیے وعید..... ہمیں ابوبکر بن محمد بن عبداللہ بن حمشاذ القوال المعروف بالقنادیل نے عبید بن حسن غزال کی سند سے اور ہمیں عبداللہ بن محمد نے اپنی کتاب سے اپنی سند سے السدی، مرہ حضرت ابن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اگر جہنمیوں کو کہا جائے کہ وہ دنیا کی کنکریوں کے برابر سالوں تک جہنم میں رہیں گے تو وہ رنجیدہ ہو جائیں گے لیکن وہ اس میں ہمیشہ رہنے کے لیے بنے ہیں[2]

۵۲۰۲- نبی کریم ﷺ کی وفات کا واقعہ..... ہمیں ابوبکر بن محمد جعفر بن ھیثم نے محمد بن احمد بن ابی العوام، محمد بن جعفر مدائنی، سلام بن سلیم، عبدالملک بن عبدالرحمن، حسن عوفی، اشعث، بن طیق، مرہ کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم اپنی ماں حضرت عائشہؓ کے گھر میں جمع ہوئے۔ ہماری جانب رسول اکرم ﷺ نے دیکھا تو ان کے آنسو بہنے لگے، آپ نے اپنی جدائی کی اطلاع دی حتی کہ جدائی کا وقت قریب آ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں خوش آمدید، اللہ تم پر رحمت کرے، اللہ تمہیں جمع کرے، تمہاری مدد کرے تمہیں بلند کرے، تمہیں فائدہ عطا کرے تمہیں توفیق دے تمہیں قبول کرے تمہیں سلامت رکھے میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے تمہارے ساتھ خیر خواہی کی درخواست کرتا ہوں تم اللہ تعالیٰ کے بندوں اور اس کے شہروں میں اللہ سے سرکشی نہ کرنا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور تمہیں خطاب فرمایا ہے کہ

یہ آخرت کا گھر ہے، اس کو ہم ان لوگوں کے لئے کردیں گے جو زمین میں سرکشی اور فساد نہیں چاہتے، اور اچھا انجام تقویٰ والوں کے لئے ہے (القصص آیت: ۸۳) اور فرمایا کیا جہنم میں متکبروں کا ٹھکانہ نہیں ہے (الزمر آیت: ۶۰)

ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! آپکا وقت مقرر کب ہے؟ فرمایا کہ اجل کا وقت آ پہنچا اور اب اللہ تعالیٰ سدرۃ المنتہیٰ، جنۃ الماوی،

۱۔ مسند الامام احمد ۱/۴۱۶. السنن الکبری للبیھقی ۹/۱۶۴. ومجمع الزوائد ۲/۲۵۵. وصحیح ابن حبان ۶۴۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۲۱. ومشکاۃ المصابیح ۱۲۵۱. الدر المنثور ۲/۱۰۰. وتفسیر ابن کثیر ۶/۳۶۵.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۲۲. ومجمع الزوائد ۱۰/۳۹۶. وأمالی الشجری ۲/۳۰۷. والاحادیث الضعیفۃ ۶۰۵. والدر المنثور ۱/۸۱. واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/۵۱۹.

اور فردوس اعلیٰ ہی منزل ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کو کس کپڑے میں کفن دیں؟ فرمایا میرے ان کپڑوں میں اگر تم چاہو یا پھر یمنی یا مصری سفید کپڑے میں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا جنازہ کون پڑھائے گا؟ یہ کہکر ہم رو پڑے فرمایا۔ رکو۔ اللہ تعالیٰ تمھاری مغفرت کرے اور تمہارے نبی کی طرف سے تمہیں اچھی جزاء دے جب تم مجھے غسل دے کر کفن دے چکو تو میری قبر کے کنارے رکھ کر کچھ دیر کو باہر نکل جانا، کیونکہ سب سے پہلے مجھ پر میرے حبیب اور خلیل جبریل علیہ السلام جنازہ پڑھیں گے پھر میکائیل پھر اسرافیل؛ پھر بہت سارے فرشتوں کے ہمراہ ملک الموت جنازہ پڑھیں گے۔ پھر تم لوگ آجاؤ اور میرے اُوپر درود وسلام پڑھو اور چیخ و پکار اور رونے سے مجھے تکلیف مت پہنچاؤ، میرے اُوپر نماز سب سے پہلے میرے اہل بیت کے مرد پڑھیں پھر عورتیں۔ پھر تم لوگ پڑھنا اور اپنے اُوپر سلام بہت زیادہ پڑھنا، اور میرا جو صحابی غائب ہے اسے میری طرف سے بہت بہت سلام کہنا۔

سنو اور میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے ہر اس شخص کو سلام کیا ہے جو اسلام میں داخل ہوا اور ہر اس شخص پر جو میرے دین میں میری اتباع کرے گا آج سے قیامت تک کے دن تک۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کو قبر میں کون اتارے؟ فرمایا میرے اھل بیت میں سے مرد بہت سے فرشتوں کے ساتھ اتاریں گے فرشتے تمہیں دیکھیں گے مگر تم انھیں نہ دیکھ سکو گے۔[1]

(یہ حدیث مرہ عن عبداللہ کی سند سے غریب ہے اسے سند متصل سے صرف عبدالملک بن عبدالرحمٰن نے ذکر کیا ہے)

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے بہت سے اصحاب کا ذکر کردیا ہے اور بہت سوں کو ذکر نہیں کر رہے ان میں سے کچھ یہ ہیں۔

یزید بن وہب، سوید بن غفلہ، وزر بن حبیش، کردوس، ابوعمرو الشیبانی، یزید بن معاویہ نخعی، ہمام وغیرہ، ہم ان کے بارے میں ایک دو روایات نقل کردیں گے جو ان کے احوال کی نشاندھی کرتی ہوگی۔ یہ حضرات علم قرآن، احکام وغیرہ میں تبحر و مشہور تھے۔ ہم ان کے احوال کو سمیٹتے ہوئے کچھ ایسی روایات پر اکتفا کریں گے جو ان کی تعریف ومدح میں مروی ہیں۔ ان میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں۔

۵۲۰۳- ابن مسعودؓ کے اصحاب روشن چراغ تھے...... ہمیں ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، حسن بن سہل، ابواسامہ، مالک بن مغول قاسم بن عبدالرحمٰن کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت علی المرتضیٰؓ کا ارشاد ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے اصحاب (شاگرد) اس شہر کے چراغ ہیں۔

۵۲۰۴- سعد بن جبیر کا ارشاد...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، وکیع، سفیان، زبید کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے اصحاب اس شہر کے روشن چراغ تھے۔

۵۲۰۵- سب سے زیادہ بردبار وفقیہ...... ہمیں عبداللہ بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، عثمان بن عمر کی سند سے اور ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق سعید بن یحیٰ بن سعید، یحیٰ بن سعید مالک بن مغول، بیان احمسی کی سند سے بیان کیا کہ

شعبی کہتے ہیں کہ میں نے کوئی جماعت بڑی بردبار، بہت زیادہ سمجھدار اور اس دنیا سے نفرت کرنے والی حضرت عبداللہ بن مسعود کی مصاحبت اختیار کرنے والی جماعت کی طرح نہیں دیکھی۔

۵۲۰۶- صحابہ نہ ہوتے تو اصحاب ابن مسعود افضل ہوتے...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، سعید بن عمرو، عبثر، مالک بن مغول کی سند سے بیان کیا کہ

شعبی کہتے ہیں کہ میں نے کوئی جماعت سب سے بڑی بردبار اور سب سے زیادہ فقیہ عبداللہ بن مسعود کے شاگردوں کی

---

۱. المطالب العالیة ۴۳۹۲. واتحاف السادة المتقین ۱۰/۳۸۶،

جماعت سے زیادہ نہیں دیکھی۔ اگر صحابۂ کرام نہ ہوتے تو میں انؓ (ابن مسعود کے شاگردوں پر) کسی کو فضیلت نہیں دیتا۔

۵۲۰۷-اصحاب ابن مسعودؓ دل کی روشنی تھے...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، اسود بن عامر، حسن یعنی ابن صالح، کی سند سے بیان کیا کہ

مطرف کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم میرے دل کی جلاء (روشنی) ہو"

۵۲۰۸- چھ بڑے اصحاب...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبید بن یعیش، وکیع بن سفیان، منصور کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے اصحاب میں چھ حضرات فتویٰ دیتے اور قرآن پڑھایا کرتے تھے علقمہ ابن قیس، مسروق، عبیدہ سلمانی، عمرو بن شرحبیل، حارث بن قیس۔

۵۲۰۹-حضرت ابن مسعودؓ کے اصحاب کے لئے اقوال...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، عبداللہ بن ادریس مالک بن مغول، طلحہ بن مصرف اور ابوحصین کی سند سے بیان کیا کہ

ان میں سے ایک نے کہا کہ ہم نے ایسے لوگوں (اصحاب ابن مسعود) کو دیکھا کہ ہم ان کے ساتھ چوروں کی طرح نظر آتے ہیں دوسرے نے کہا کہ اگر تو انھیں دیکھ لیتا تو ان پر اپنا جگر جلا دیتا۔

۵۲۱۰- ہماری اور اصحاب ابن مسعودؓ کی مثال...... ہمیں احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد عن ابیہ، ابواحمد، سفیان، نسیر بن ذعلوق کی سند سے بیان کیا کہ

محلے میں ایک شیخ تھے جنکا نام عروہ تھا جب وہ نماز پڑھتے تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا کرتے چنانچہ ہم نے اس بارے میں بات کی تو انھوں نے فرمایا کہ میں نے ایسے لوگوں کو پایا ہے کہ ہم ان کے پہلو میں چوروں کی طرح نظر آتے۔

(۲۶۴) زید بن وہب[۱]

انہی بزرگوں میں زید بن وہب بھی ہیں

۵۲۱۱- زید بن وہب کی شان...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابی سھل، ابوبکر ابن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، مالک بن مغول، ابو منصور کی سند سے بیان کیا کہ

زید بن وہب کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ قبرستان کی طرف نکلا اور وہاں ایک دیوار کے ساتھ بیٹھ گیا۔ ایک اور شخص آیا اور ایک قبر کو سیدھا کرنے کے بعد میرے قریب بیٹھ گیا۔ میں نے پوچھا یہ قبر کس کی ہے؟ اس نے کہا میرے بھائی کی میں نے پوچھا سگا بھائی؟ کہا نہیں اسلامی بھائی ہے میں نے اسے رات کو خواب میں دیکھا تھا تو میں نے کہا اے فلاں تو زندہ ہے الحمدللہ رب العلمین تو یہ کہنے لگا کہ یہ جملہ تو نے تو کہہ دیا اگر میں اس کو کہنے پر قادر ہوتا تو یہ میرے لئے دنیا وما فیھا سے بہتر ہوتا۔ کیا تو نے نہیں دیکھا جس وقت وہ مجھے دفن کررہے تھے تو فلاں شخص نے کھڑے ہوکر دو رکعت پڑھی تھیں اگر میں ان دو رکعتوں کو پڑھنے پر قادر ہوتا تو یہ میرے لئے

---

[۱] طبقات ابن سعد ۱۰۲/۶. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۱۳۵۲. والجرح ۳/ت ۲۶۰۰. واسدالغابة ۲۲۲/۲. وسیر النبلاء ۱۹۶/۴. والمیزان ۲/ت ۳۰۳۲. والصابة ۵۸۳/۱. وتهذیب الکمال ۲۱۳۱. (۱۱/۱۰).

دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا۔

(یہ اس مردے نے انہی کے بارے میں کہا تھا کیونکہ زید کا قبرستان میں ٹھکانہ اس کی قبر کے سامنے تھا) زید بن وہب کی شان یہ تھی کہ اگر وہ مقیم ہوتے تو عبادت اور تنہائی کے لئے ہوتے اور اگر سفر میں ہوتے تو نہا دحج یا عمرے کے لئے ہوتے۔

۵۲۱۲۔ محمد بن حمید، ابو یعلی، حسن بن حماد، عثام بن علی، اعمش، زید بن وہب کی سند سے مروی ہے حضرت زید فرماتے ہیں: ہم ایک لشکر کے ساتھ نکلے ایک رئیس کے باغ پر ہمارا گذر ہوا لوگوں نے اپنے گھوڑے اس رئیس کے باغ میں چرنے کے لئے چھوڑ دیئے۔ لیکن میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے باغ کے دروازے پر ٹھہرا رہا۔ باغ کا مالک رئیس میرے پاس چل کر آیا اور کہنے لگا تو بھی ان لوگوں کی طرح باغ میں کیوں نہیں گھستا؟ میں نے کہا مجھے ڈر ہے کہ یہ میرے لئے حلال نہ ہو۔ رئیس نے کہا اللہ نے تیرے ساتھ ایک ارادہ کیا تھا جو پورا ہو گیا اور تجھے ان پر نگہبان مقرر کر دیا۔ میں نے کہا وہ کیسے؟ جب کہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہوں۔ رئیس نے کہا اگر تو نہ ہوتا تو یہ سب ہلاک کر دیئے جاتے۔

۵۲۱۳۔ چہرے پر سفر کے مستقل آثار...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، عمرو بن علی، عبداللہ بن داؤد کی سند سے بیان کیا کہ زید بن وہب کی خادمہ کہتی ہیں کہ زید کے چہرے پر سفر حج و عمرے کے مستقل آثار بن گئے تھے۔

۵۲۱۴۔ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرنا...... ہمیں محمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، ابوبکر بن عیاش، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

زید بن وہب کہتے ہیں کہ ہم ایک جنگ میں نکلے ہم نے دیکھا کہ ایک جھاڑی میں ایک شخص سر ڈھانپے سو رہا ہے۔ ہم نے اسے کہا کہ اتنی خطرناک جگہ میں سو رہے ہو ڈر نہیں لگتا تمہیں؟ اس نے اپنا سر کھولا اور کہا کہ مجھے اس (اللہ تعالیٰ) سے شرم آتی ہے کہ وہ مجھے اپنے علاوہ کسی اور سے ڈرتا ہوا دیکھے۔ (زید بن وہب نے حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابوذر، حضرت حذیفہ اور دوسرے بڑے صحابہ سے روایت کی ہے۔

۵۲۱۵۔ بہترین زمانے پہلا دوسرا، تیسرا، چوتھا، ہیں...... ہمیں سلیمان بن احمد نے حسن بن علی بن ولید نے فیض بن وثیق، اسحٰق بن ابراہیم صاحب اللبان، اعمش، زید بن وہب، حضرت عمر بن خطابؓ کی سند سے بیان کیا کہ

بہترین زمانہ وہ ہے جس میں میں موجود ہوں، پھر دوسرا پھر تیسرا پھر چوتھا کہ اللہ تعالیٰ ان کی کسی بات کی پرواہ نہیں کرے گا۔[1]

۵۲۱۶۔ تین آدمی سفر میں کسی ایک کو امیر بنالیں...... ہمیں ابو عمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، عمار بن خالد، قاسم بن مالک، اعمش زید بن وہب کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جب تین آدمی سفر میں ہوں تو ایک کو امیر بنالیں یہ حکم رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے۔[2]

---

[1] سنن الترمذی ۲۳۰۲، ۲۳۰۳. وفتح الباری ۶/۷، ۱۳/۲۱. واتحاف السادۃ المتقین ۲/۲۲۳. وتفسیر ابن کثیر ۷/۳۹۳. والبدایۃ والنہایۃ ۶/۲۸۶. وتلخیص الحبیر ۴/۲۰۴.

[2] سنن أبی داؤد ۲۶۰۹. والسنن الکبری للبیہقی ۵/۲۵۷. والمصنف لعبد الرزاق ۹۲۵۶. وشرح السنۃ ۱۱/۲۳. وکنز العمال ۱۷۵۰۰، ۱۷۵۵۰.

۵۲۱۷- حضرت عمار بن یاسر کا قاتل جہنمی ہے...... ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے فضل بن بخیت سندی، احمد بن محمد رملی، یحییٰ بن عیسیٰ اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

زید بن وہب کہتے ہیں کہ حضرت عمارؓ کا قریش سے جھگڑا ہوا تو انھوں نے حضرت عمار پر بہت تشدد کیا۔ چنانچہ وہ اپنے گھر میں بیٹھ گئے۔ حضرت عثمانؓ نے ان کی عیادت کی اور پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور خطاب میں فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو عمار سے یہ ارشاد فرماتے سنا کہ تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا اور تیرا قاتل جہنم میں جائے گا۔[1]

۵۲۱۸- آسمان وزمین میں ابوذر جیسا سچا کوئی نہیں...... ہمیں محمد بن عبداللہ اور عمر بن حسن واسطی نے عبدان بن احمد، عمر بن شاذان بصری، بشر بن مہران، شریک، اعمش، زید، حضرت علیؓ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا زمین وآسمان میں ابوذر جیسے سچے انسان کی مثال نہیں۔[2]

۵۲۱۹- ہمیں سلیمان بن احمد نے احمد بن داؤد مکی، ثابت بن عیاش احدب، ابورجاء کلبی، اعمش، زید بن وہب حضرت ابن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں چالیس افراد ہمیشہ ایسے رہیں گے جن کے دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل جیسے ہوں گے اللہ تعالیٰ زمین والوں پر سے مصائب کو ان کی وجہ سے دور کرتا ہے انھیں ابدال کہا جاتا ہے۔ اس اعزاز کو وہ لوگ نماز روزے اور صدقہ کی وجہ سے نہیں پاسکیں گے۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ وہ لوگ پھر کس وجہ سے یہ اعزاز پائیں گے؟ فرمایا کہ سخاوت اور مسلمانوں کی خیر خواہی کی بناء پر۔[3]

۵۲۲۰- بات چیت ترک کرنا...... ہمیں حسن بن علی تیمی نے محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، علی بن مسلم، عبدالصمد بن عبدالوارث، شعبہ، سلیمان اعمش، زید بن وہب، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر دو آدمی اسلام میں داخل ہوں اور پھر ایک دوسرے سے بات چیت چھوڑ دیں تو ان میں سے ایک اسلام سے خارج ہو جائیگا جب تک کہ وہ اس سے بات چیت شروع نہ کرے (یعنی ظالم جس کا قصور ہے)۔[4]

۵۲۲۱- خدا کے علم کے مطابق بندوں کے اعمال...... ہمیں ابوطاہر محمد بن فضل بن محمد بن فضل بن اسحٰق بن خزیمہ نے اپنے دادا

۱- صحیح مسلم، کتاب الفتن ۷۰، ۷۲، ۷۳. ومسند الامام أحمد ۲۱۴/۵، ۲۱۵، ۳۰۰/۶، ۳۱۱. والمستدرک ۱۵۵/۲، ۳۸۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۹۸/۴، ۲۰۰. وفتح الباری ۷۴/۷، ۸۵/۱۳. ودلائل النبوۃ للبیہقی ۵۴۹/۲. والمطالب العالیۃ ۴۴۷۹، ۴۴۸۵. واتحاف السادۃ المتقین ۱۶۸/۷.

۲- سنن الترمذی ۳۸۰۱، ۳۸۰۲. وسنن ابن ماجۃ ۱۵۶، والمستدرک ۳۴۲/۳، ۳۴۴. ۴۸۰/۴. وصحیح ابن حبان ۲۲۵۹. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۱۲/۱۲۵. ومسند الامام أحمد ۱۷۵/۲، ۲۲۳. وطبقات ابن سعد ۱۶۷/۱، ۱۶۸. ومجمع الزوائد ۳۲۹/۹، ۳۳۰. والمطالب العالیۃ ۴۱۱۱. والکنی للدولابی ۱۴۶/۱. ۱۶۲/۲، ۱۶۹. والکامل لابن عدی ۱۸۱۶/۵.

۳- مجمع الزوائد ۶۳/۱۰. واتحاف السادۃ المتقین ۳۸۶/۸. والدر المنثور ۳۲/۱. وکشف الخفا ۲۵/۱. وکنز العمال ۳۴۶۱۲، ۳۴۶۱۳.

۴- المستدرک ۲۲/۱. ومجمع الزوائد ۶۶/۸. والترغیب والترہیب ۴۵۸/۳. وکنز العمال ۲۴۸۷۶.

محمد بن اسحٰق، محمد بن موسیٰ الحرشی، سہیل بن عبداللہ، اعمش، زید ابن وہب حضرت ابن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حافظین (کراماً کاتبین) جب کسی بندے پر اترتے ہیں تو ان کے پاس ایک مہر بند کتاب ہوتی ہے تو وہ جو کچھ بندے کہتے ہیں لکھتے ہیں اور جب اٹھنے لگتے ہیں تو دوسرا کہتا ہے کہ مہر لگی کتاب کی مہر توڑ دو۔ چنانچہ وہ اس کی مہر توڑ کر کتاب کھولتا ہے تو اس میں وہی کچھ لکھا ہوتا ہے جو اس نے بندے کے اعمال والفاظ لکھے ہوتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق ہے ''جو وہ بندہ تلفظ کرتا ہے اس کے پاس ایک نگہبان مقرر ہے'' (ق آیت: ۱۸)[۱]

۵۲۲۲- فتنوں کی آمد کی پیشین گوئی...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے عبداللہ بن عباس، حمید بن ربیع، محمد بن عمر رومی، ابومسلم (اعمش کے خادم) اعمش زید بن وہب، عبدالملک کی سند سے بیان کیا کہ فتنے یوں آئیں گے جیسے اندھیری رات کے ٹکڑے۔ واللہ! اگر تم وہ بات جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو گے اور زیادہ روؤ گے۔[۲]

۵۲۲۳- حضرت علی کو میرے بعد دوست بناؤ...... ہمیں فہد بن ابراہیم فہد نے زکریا الغلابی، بشر بن مہران، شریک، اعمش زید بن وہب، حضرت حذیفہ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو چاہتا ہے کہ وہ میری زندگی جئے اور میری موت مرے اور اس قبضہ یاقوتی کو تھامے جسے اللہ نے بنایا اور فرمایا کہ ہو جا تو وہ ہو گیا تو اسے چاہیے وہ میرے بعد علی کو دوست بنائے (اس حدیث سے بعض لوگ علی کی ولایت خلافت کے بارے میں استدلال کرتے ہیں۔ اس کا معنی یہ بھی نکلتا ہے جو ہم نے بیان کیا اور یہ حدیث موضوع بھی ہے یعنی من گھڑت۔[۳]

۵۲۲۴- غلط نماز پڑھنا فطرت محمدی کے خلاف ہے...... ہمیں سلیمان بن احمد نے فضیل بن احمد واحمد بن جبلہ، ابونعیم مالک بن مغول کی سند سے اور ابواحمد غطریفی نے بھی مالک بن مغول کے طریق سے طلحہ بن مصرف، زید بن وہب کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔

حضرت حذیفہؓ نے ایک شخص کو بہت ہلکی نماز پڑھتے دیکھے تو پوچھا کہ تمہاری اس طرح کی نماز کب سے ہے؟ اس نے کہا چالیس سال سے آپ نے فرمایا چالیس سال سے تو نے نماز نہیں پڑھی اور اگر ایسی نماز کے ساتھ مر گیا تو فطرت محمدی کے خلاف مرے گا۔ بعد میں انہیں بتایا گیا کہ اس شخص نے اپنی نماز تام اور اچھی کر لی ہے۔

☆☆☆☆

۱۔ تفسیر القرطبی ۱۱/۱۷.

۲۔ المطالب العالیۃ ۴۴۰۷.

۳۔ الأمالی الشجری ۱۳۶/۱. واللآلی المصنوعۃ ۱۹۱/۱. والاحادیث الضعیفۃ ۸۹۳، ۸۹۴. وکنز العمال ۳۴۱۹۸.

(۲۶۵) سوید بن غفلہ[1]

ابوامیہ سوید بن غفلہ کے اعمال میں اذان اور نماز تھے بڑھاپے میں بھی ان کی آرزو یہی تھی اور فتنوں نے ان کی عقل ماؤف نہیں کی اور نہ ہی جاہل بنایا۔

۵۲۲۵- **سوید بن غفلہ کی تاریخ پیدائش**...... ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن اسماعیل، احمد بن ابی طالب، عبدالسلام بن حرب، زیاد، خیثمہ، عامر شعبی کی سند سے بیان کیا کہ

سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ سے ایک سال چھوٹا ہوں۔

۵۲۲۶- **سوید بن غفلہ کا مخضرمی تابعی ہونا**...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عن ابیہ وابوبکر، ھیثم، ھلال بن خباب میسرہ، ابوصالح، کی سند سے بیان کیا کہ

سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی کریم ﷺ کی تصدیق کرنے والا آیا تھا اور میں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی تھی لیکن میں نبی کریم ﷺ سے نہ مل سکا۔

۵۲۲۷- **ایک سوستائیس سال کی عمر کی ایک گواہی**...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، حاتم الجوھری، ابوحاتم، ابونعیم، حنش بن حارث نخعی کی سند سے بیان کیا کہ

میں نے سوید بن غفلہ کو ہمارے پاس سے گزرتے ہوئے دیکھا وہ اس وقت ایک سوستائیس سال کے تھے۔

۵۲۲۸- **ایک سوسترہ سال کی عمر میں شادی**...... ہمیں احمد بن محمد بن فضل نے ابوالعباس سراج، محمد بن ابان ومحمد بن احمد بن ابی خلف، سفیان کی سند سے بیان کیا کہ عاصم کہتے ہیں کہ سوید بن غفلہ نے ایک سوسترہ سال کی عمر میں شادی کی اور وہ پیدل چل آتے اور ہمیں جمعہ کی نماز پڑھاتے۔

۵۲۲۹- **ایک سوبیس سال کی عمر میں تراویح کی امامت**...... ہمیں احمد بن محمد بن فضل نے ابوالعباس سراج ابوکریب، حسین بن علی جعفی، ولید بن علی عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ سوید بن غفلہ رمضان میں تراویح کی امامت کرتے اور اس وقت ان کی عمر ایک سوبیس سال تھی۔

۵۲۳۰- **سوید بن غفلہ کا ایک سوستائیسواں سال**...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن منصور، ابونعیم، حنش بن حارث کی سند سے بیان کیا کہ

حنش کہتے ہیں کہ میں نے سوید بن غفلہ کو دیکھا ان کی عمر ایک سوستائیس سال تھی اور وہ کبھی نماز پڑھتے اور کبھی دعا کرتے۔

۵۲۳۱- **تکبیر واقامت میں سوید کا عمل**...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے ابوبکر بن نعمان، ابونعیم، زھیر کی سند سے بیان کیا کہ عمران بن مسلم کہتے ہیں کہ سوید بن غفلہ کا اہم عمل یہ تھا کہ مؤذن کے قد قامت الصلوٰۃ کہنے سے پیشتر ہی وہ تکبیر تحریمہ کہہ دیتے تھے۔

---

[1] طبقات ابن سعد ۶/۶۸. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۲۵۵. والجرح ۴/ت ۱۰۰۱. والاستیعاب ۲/۶۷۹. والجمع ۱/۱۹۹. وسیر النبلاء ۴/۶۹. والکاشف ۱/ت ۲۲۱۸. والاصابۃ ۲/ت ۳۶۰۲. وتهذیب الکمال ۲۶۴۷. (۱۲/۲۶۵)

۵۲۳۲-سویدؒ کی مستقل مؤذن بننے کی خواہش...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے ابوبکر بن نعمان، ابونعیم، شریک کی سند سے بیان کیا کہ عمران کہتے ہیں کہ سوید بن غفلہ نے فرمایا کہ اگر میں محلے کا مؤذن بننے کی استطاعت رکھتا تو بن جاتا۔

۵۲۳۳-سخت دھوپ میں ظہر کی نماز کا معمول...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے ابوبکر بن نعمان، ابونعیم، حنش بن حارث، کی سند سے بیان کیا کہ...... علی بن مدرک کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سوید نے سخت دھوپ میں اذان دی یہ اذان حجاج نے سنی جو اس وقت محل میں تھا اس نے کہا کہ اس مؤذن کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ جب لایا گیا تو اس نے پوچھا کہ سخت دوپہر میں نماز کیوں پڑھتے ہو؟ سوید نے جواب دیا کہ میں نے یہ نماز حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ کے ہمراہ پڑھی ہے۔

۵۲۳۴-سوید کا مال غیر سے احتراز...... ہمیں محمد بن احمد، موسیٰ بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن صالح، عبداللہ بن جناد الجعفی، محمد بن ابان جعفی، عمران بن مسلم کی سند سے بیان کیا کہ

سوید بن غفلہ سے اگر کوئی کہتا کہ فلاں نے دیا یا فلاں والی بن گیا تو وہ فرماتے کہ میرے لئے میرا نمک اور تھوڑا سا کھانا کافی ہے۔

۵۲۳۵-اللہ تعالیٰ جھنمیوں کو بھلا دیں گے...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن ابی سھل نے ابوبکر بن ابی شیبہ، اسحٰق بن منصور، عبدالسلام، یزید، عبدالرحمٰن، منہال، خیثمہ کی سند سے بیان کیا کہ

سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ چاہیں گے کہ جھنمیوں کو بھلا دیں تو وہ ہر ایک جھنمی کو اس کے برابر کے ایک آگ سے بنے تابوت میں ڈال دیں گے پھر اس پر آگ کا ایک تابوت ڈال دیں گے اور تابوت کے ہر تختے میں آگ کی کیلیں ہوں گی۔ یہ تابوت آگ کے ایک اور تابوت میں ڈال کر مقفل کر دیا جائے گا پھر اس تابوت کو بھی دوسرے آگ کے تابوت میں ڈال کر آگ کا تالا ڈالدیا جائے گا پھر اس تابوت کے اندر آگ بھر دی جائیگی چنانچہ کوئی جھنمی کسی دوسرے کو کبھی نہیں دیکھ سکیں گے۔

یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق ہے۔ ان کے لئے اوپر آگ کے بادل ہوں گے اور نیچے سے بھی ہوں گے (الزمر آیت ۱۶)۔ ان کے لئے جھنم کا بچھونا اور اوپر سے جھنم کا لحاف ہوگا۔

سوید بن غفلہ نے حضرت ابوبکر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت بلالؓ وغیرہ سے روایت کی ہے

۵۲۳۶- حضرت عمرؓ کا حجر اسود سے کلام...... ہمیں ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، عبدالرحمٰن بن مہدی اور وکیع، سفیان، ابراہیم بن عبدالاعلیٰ سوید بن غفلہ کی سند سے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے دیکھا تھا۔

۵۲۳۷-ریشم پہننے کی ممانعت...... ہمیں سلیمان بن احمد نے قاسم بن محمد الدلال مخول بن ابراہیم، اسرائیل، ابوحصین، شعبی، سوید بن غفلہ، حضرت عمرؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا مگر سوائے دو انگلیوں کی مقدار کے۔[1]

---

[1] سنن النسائی ۸/۱۶۳. ومسند الامام أحمد ۱/۵۱، ۹۲/۴، ۹۶، ۹۹. ومجمع الزوائد ۵/۱۴۱. وتاریخ بغداد ۱۰/۲۰۰. وکنز العمال ۴۱۸۷.

۵۲۳۸-ریشم پہننے کی مقدار جواز...... ہمیں محمد بن عبداللہ بن سعید، عبدان بن احمد، بندار، معاذ بن ہشام عن ابیہ، قتادہ، شعبی، سوید بن غفلہ کی سند سے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے جابیہ میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے سوائے دو یا تین یا چار انگل کی مقدار کے۔"[1]

۵۲۳۹-ایمان کی مضبوط صفت...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے علی بن حسین بن بیان، عارم ابوالنعمان کے طریق سے اور سلیمان بن احمد نے اپنی سند سے ابواسحق، سوید بن غفلہ، حضرت عبداللہ بن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا، اے عبداللہ بن مسعود! میں نے عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ (ایسا تین مرتبہ ہوا) پھر فرمایا ایمان کی کونسی صفت مضبوط ہے؟ میں نے عرض کیا، اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا اللہ کی رضا کیلئے دوستی، اسی کے لئے محبت اور اسی کے لئے نفرت پھر فرمایا اے عبداللہ! میں نے عرض کیا لبیک (تین مرتبہ کہا) آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کون لوگ افضل ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں افضل وہ ہیں جو دین میں سمجھ حاصل کرنے کے بعد عمل میں سب سے افضل ہوں۔ پھر فرمایا: اے عبداللہ! میں نے عرض کیا لبیک (تین مرتبہ) پھر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ کون شخص بڑا عالم ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں بڑا عالم وہ ہیں جو لوگوں میں اختلاف کے وقت حق کی زیادہ پہچان رکھتا ہو اگر چہ عمل میں کوتاہی کرتا ہو اگر چہ وہ گھسٹ کر چلتا ہو۔

ہم سے پہلے کے لوگ بہتر فرقوں میں بٹ گئے ان میں تین کامیاب ہوئے باقی سب ہلاک گئے جس نے (بے عمل) بادشاہوں سے مقابلہ کرنے اور ان سے اپنے دین اور دین عیسیٰ کے لئے جنگ لڑی چنانچہ انہیں پکڑ پکڑ کر بادشاہوں نے قتل کیا اور انہیں آروں سے کاٹ ڈالا دوسرا وہ گروہ جس کے پاس ان بادشاہوں کے مقابلے کی طاقت نہ تھی اور نہ ان کے سامنے کھڑے ہونے کی طاقت تھی تو انہوں نے اللہ کے دین اور دین عیسیٰ کی طرف بلایا اور شہروں میں پھیل گئے اور رھبانیت اختیار کی۔ (فرمایا) یہ وہ لوگ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اور وہ رھبانیت جسے انھوں نے گھڑ لیا تھا ہم نے ان پر صرف اللہ کی رضا کے لئے لازم کردی تھی (الحدید: آیت ۲۷)[2]

اور وہ لوگ جو مجھ پر ایمان لائے، میری تصدیق کی اور میری اتباع کی اور دین کی اس طرح رعایت کی جس طرح اس کی رعایت کرنے کا حق ہے اور جو میری اتباع نہیں کریں گے وہ ھلاک ہوں گے۔

یہ حدیث سوید اور ابواسحق کی سند سے غریب ہے۔

۵۲۴۰-موزوں پر مسح...... ہمیں فاروق خطابی نے ابومسلم الکشی، مسدد، محمد بن جابر، عمران بن مسلم، سوید بن غفلہ، حضرت بلالؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے موزوں اور چادر پر مسح فرمایا۔

---

[1] سنن النسائی ۸/ ۱۶۳. ومسند الامام أحمد ۱/ ۵۱. ۳/ ۹۲. ۹۲. ۹۹. ومجمع الزوائد ۵/ ۱۴۱. وتاريخ بغداد ۱۰/ ۲۰۰. وكنز العمال ۴۱۸۷.

[2] المعجم الكبير للطبراني ۱۰/ ۲۷۲. ومجمع الزوائد ۷/ ۲۶۰.

(۲۶۶) ھمام بن حارث نخعی رحمہ اللہ[۱]

انہی بزرگوں میں عابد، زاھد، رات کو جاگنے اور ذکر الٰہی کرنے کی لذت سے آشنا حضرت ھمام بن حارث نخعی بھی ہیں

۵۲۴۱- ھمام کی شب بیداری...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، معاویہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم کہتے ہیں کہ ھمام صبح کو بال بنائے ہوئے نظر آئے تو کسی نے کہا کہ ان کے کنگھا کیے ہوئے بال بتا رہے ہیں کہ ھمام رات کو پل بھر نہیں سوئے اور ھمام بڑے عبادت گزار تھے۔

۵۲۴۲- کم سونے اور زیادہ جاگنے کی دعا...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے عبدالرحمٰن بن حسن، ھارون بن اسحٰق، ابن فضیل، حصین کی سند سے اور احمد بن جعفر نے اپنی سند سے ابراہیم سے نقل کیا کہ

ھمام بن حارث یہ دعا فرماتے، اے اللہ مجھے تھوڑی سی نیند سے چاق وچوبند فرمادے اور مجھے تیری طاعت میں جاگنے (کی دولت) عطا فرما چنانچہ وہ معمولی سا سوتے اور وہ بھی بیٹھے بیٹھے سو لیتے۔ ھمام نے حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ وغیرہ سے روایت کی ہے)۔

۵۲۴۳- جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے ابوالعباس جرادی موصلی، اسحٰق بن زریق، ابراہیم بن خالد صنعانی، سفیان ثوری، وبرہ بن عبدالرحمٰن، ھمام، حضرت ابن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا سنت میں سے ہے"۔[۲]

(اس حدیث کو ثوری کے اصحاب میں سے کسی نے بھی مرفوع بیان نہیں کیا سوائے اسحٰق بن زریق، ابراہیم، مغیرہ بن سقلاب کی سند سے۔ اسے شعبہ، مسعر اور مسعودی نے وبرہ سے بیان کیا ہے

۵۲۴۴- چغلخور جنت میں نہ جائے گا...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، منصور، ابراہیم کی سند سے بیان کیا کہ...... ھمام کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ کو ایک شخص کے بارے بتایا گیا کہ یہ امراء کے پاس جا کر باتیں پہنچاتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چغلخور جنت میں نہ جائیگا۔[۳]

۵۲۴۵- انا خاتم النبیین لا نبی بعدی...... ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن مدینی، معاذ بن ہشام...... قتادہ، ابومعشر، ابراہیم، ھمام، حضرت حذیفہ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد بہت سے کذاب اور دجال ہوں گے جن میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔[۴]

۵۲۴۶- ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، علی بن مدینی، معاذ بن ہشام کی سند سے بھی اسی طرح کی روایت بیان

۱۔ طبقات ابن سعد ۱۱۸/۶. والتاریخ الکبیر ۸/ت ۲۸۴۸. والجرح ۹/ت ۴۵۲. والجمع ۵۵۳/۲. وسیر النبلاء ۲۸۳/۴. والکاشف ۳/ت ۶۰۸۴. وتاریخ الاسلام ۲۲۱/۳. وتہذیب الکمال ۶۵۹۹ (۲۹۷/۳۰)

۲۔ کشف الخفا ۱۰۲/۲. وکنز العمال ۲۱۲۴۸.

۳۔ صحیح البخاری ۲۱/۸. وصحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۴۵. وفتح الباری ۴۷۲/۱۰.

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸۸/۳.

کی ہے۔

۵۲۴۷- یہودیوں کی طرز مسلمان بھی اپنائیں گے...... ہمیں احمد بن محمد بن احمد نے عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحق بن راھویہ، یحییٰ بن آدم، ابوبکر عیاش، اعمش، ابراہیم کی سند سے بیان کیا کہ

ھمام بن حارث کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہؓ کے پاس ایک شخص نے یہ آیت پڑھی اور جو لوگ اس کے مطابق فیصلے نہ کریں جو اللہ نے نازل کیا ہے تو ایسے لوگ کافر ہیں...... (المائدہ آیت: ۴۴) اس شخص نے کہا یہ بنی اسرائیل میں تھا۔

یہ سن کر حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ تمھارے بہترین بھائی بنواسرائیل ہیں اگر تمھارے لئے میٹھا ہے تو ان کے لئے کڑوا تھا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ان کے ہر طریقے اس طرح اختیار کرو گے، جس طرح شیر دبن کے برابر ہوتے ہیں۔

(۲۶۷) کردوس بن ھانی[ا]

انہی بزرگوں میں کردوس بن ھانی ہیں ایک قول کے مطابق ان کے والد کا نام عیاش ثعلبی ہے ایک قول ابن عمرو کا ہے کہ یہ قصہ گومشہور تھے اور تابعین کے سامنے قصے سنایا کرتے تھے۔

۵۲۴۸- جو اللہ سے ڈرا وہ جنت میں جائے گا...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، ابومعمر الاشج، عبداللہ بن ادریس کی سند سے بیان کیا کہ...... میں نے اپنے چچا کی زبانی کردوس کا یہ فرمان سنا کہ (یہ حجاج کا زمانہ تھا) جنت عمل کے بغیر نہیں ملے گی۔ رغبت میں خوف خدا بھی شامل کرلو اور نیک اعمال پر مداومت کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے درست دلوں اور سچے اعمال کے ساتھ ڈرو۔ وہ بہت کثرت سے یہ فرماتے تھے۔ جو ڈرا وہ داخل ہوگا، جو ڈرا وہ داخل ہوگا۔

۵۲۴۹- اللہ تعالیٰ مصیبت میں مبتلا کیوں کرتا ہے؟...... ہمیں ابوالقاسم حبیب بن حسن نے یوسف القاضی کی سند سے اور محمد بن بدر نے اپنی سند سے منصور، شقیق، کردوس بن ھانی سے نقل کیا کہ

میں نے انجیل پڑھتے ہوئے دیکھا، اللہ تعالیٰ بندے کو اس کی ناپسندیدہ بات (رنج ومصیبت) میں مبتلا کردیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اس لئے لاتا ہے تاکہ دیکھے کہ بندہ اللہ کے سامنے کس طرح گڑگڑاتا ہے۔

۵۲۵۰- عمرو بن احمد بن عمر قاضی، علی بن عباس بجلی، سھل بن محمد بجستانی، ابوجابر، شعبہ، عمرو، ابووائل، کردوس، سفیان، کردوس بن عمرو کی سند سے مروی ہے کردوس فرماتے ہیں اللہ عزوجل کے نازل کردہ فرمودات میں لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندے کو آزمائش میں مبتلا کرتے ہیں تاکہ اس کی دعا سنیں۔

کردوس نے اس کو ابن مسعودؓ اور حذیفہؓ سے مسنداً روایت کیا ہے۔

۵۲۵۱- اللہ تعالیٰ کے ہاں قدر واہمیت والی بات...... ھمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن عبداللہ حضرمی، ابوکریب، یحییٰ بن آدم،

ا۔ طبقات ابن سعد ۶/۲۰۹. والتاريخ الكبير ۷/ت ۱۰۳۵. و الجرح ۷/۹۹۲. والكاشف ۳/ت ۴۷۱۹. وتاريخ الاسلام ۴/۱۸۸. وتهذيب التهذيب ۸/۴۳۱. والتقريب ۲/۱۳۴. والخلاصة ۲/ت ۵۹۹۳. وتهذيب الكمال ۴۹۶۸(۲۴/۱۶۹).

یزید بن عبدالعزیز، اشعث بن سوار، کردوس، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

قریشی سرداروں کی ایک جماعت آپ ﷺ کے پاس سے گزری تو آپ ﷺ کے ہمراہ کچھ مسلمان تھے جن میں حضرت صہیب اور خباب بھی تھے۔ توان سرداروں نے کہا اے محمد کیا یہ وہ لوگ ہیں کہ جن پر اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہوتے ہوئے احسان کیا ہے۔ اگر تم ان کو دور کردو تو ہم تمھاری اتباع کریں گے۔ اس پر آیت نازل ہوئی ان لوگوں کو دور مت کرنا جو اپنے رب کو صبح شام پکارتے ہیں الی قولہ کیا اللہ تعالیٰ شکر گزاروں سے واقف نہیں۔ (الانعام آیت: ۵۲-۵۳)

۵۲۵۲- ہمیں ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحق بن ابراہیم، محمد بن قدامہ، محمد بن علی، نضر بن شمیل، محمد بن البزار کی سند سے بیان کیا کہ

کردوس کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت حذیفہ نے مدائن میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے لوگو! اپنے لڑکوں (غلاموں) کی کمائی کی دیکھ بھال کرتے رہو اگر وہ حلال کی ہو تو اسے کھاؤ اگر حرام کی ہو تو چھوڑ دو کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جو گوشت حرام سے پیدا ہوا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔[1]

(۲۶۸) زر بن حبیش[2]

انہی بزرگوں میں سفر کرنے والے، مجلس میں ذکر کرنے والے زر بن حبیش ہیں جنھوں نے سفر علم کے لئے اور جہاد غنیمت حاصل کرنے کے لئے اور مشقتیں کمال حاصل کرنے کے لئے برداشت کیں؛ چنانچہ ملال سے محفوظ رہے اور وصال میں ہمیشہ ثابت قدم رہے۔

کہا جاتا ہے کہ تصوف مشقتیں برداشت کرنے ملال سے بچنے اور وصائل سے لطف اندوز ہونے کا نام ہے۔

۵۲۵۳- زر بن حبیش کی مدینہ روانگی...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے حارث بن ابی اسامہ، ابونضر ھاشم بن قاسم شیبان بن معاویہ، عاصم کی سند سے بیان کیا کہ

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں اھل کوفہ کے ایک وفد کے ساتھ نکلا اللہ کی قسم مجھے صرف رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کی زیارت وملاقات نے اس وفد کے ساتھ جانے پر آمادہ کیا تھا چنانچہ جب میں مدینہ پہنچا تو حضرت ابی ابن کعب اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی مصاحبت اختیار کرلی۔

۵۲۵۴- زر کی حضرت صفوان بن عسالؓ سے ملاقات..... ہمیں سلیمان بن احمد نے عثمان بن عمر الضبی، عبداللہ بن رجاء غدانی، ھمام کی سند سے بیان کیا کہ

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں (مدینہ) گیا اور ان کے ساتھ جانے پر مجھ کو صرف اصحاب رسول اللہ ﷺ کی زیارت نے آمادہ کیا۔ چنانچہ میں حضرت صفوان بن عسال سے ملا تو میں نے ان سے عرض کیا کہ کیا آپ کی ملاقات رسول اللہ ﷺ سے ہوئی؟ انھوں نے فرمایا جی ہاں ہوئی اور میں نے ان کے ہمراہ غزوات میں حصہ بھی لیا تھا۔

---

[1] المستدرک ۱۲۷/۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۸۴/۱. وأمالی الشجری ۲۲۹/۲. والعلل المتناھیة ۷۷۲/۲. واتحاف السادۃ المتقین ۹/۶. ومجمع الزوائد ۲۱۲/۵. والاحادیث الصحیحة ۱۸/۳. ونصب الرایة ۵۲/۴.

[2] طبقات ابن سعد ۱۰۴/۶. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۱۴۹۵. والجرح ۳/ت ۲۸۱۷. والاستیعاب ۵۶۳/۲. والجمع ۱۵۴/۱. واسد الغابة ۳۰۰/۲. وسیر النبلاء ۱۶۶/۴. والاصابة ۵۷۷/۱. وتھذیب الکمال ۱۹۷۶(۳۳۵/۹)

۵۲۵۵-زر کی حضرت ابی ابن کعبؓ سے ملاقات......ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن محمد، محمد ابن ایوب، ابوبکر بن عیاش، عاصم کی سند سے بیان کیا کہ

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ جب میں مدینہ آیا اور مسجد نبوی میں داخل ہوا تو میں نے حضرت ابی ابن کعبؓ کو دیکھا تو میں ان کے پاس گیا اور میں نے عرض کیا۔ اے ابوالمنذر اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کرے۔ میرے لئے اپنے پروں کو جھکا دیجئے۔ وہ مزاجا کچھ سخت تھے پھر میں نے ان سے شب قدر کے بارے میں پوچھا انھوں نے فرمایا ستائیسویں رات کو ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا اے ابوالمنذر اللہ آپ پر رحمت کرے یہ بات آپ کو کہاں سے معلوم ہوئی؟ تو انھوں نے فرمایا کہ ان نشانیوں کے ذریعے جو ہمیں نبی کریم ﷺ نے بتائیں۔

۵۱۵۶-شب قدر کی نعمتیں......ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عباس بن ولید، نرسی، حماد بن شعیب، عاصم کی سند سے بیان کیا کہ

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں چلا حتی کہ حضرت عثمان بن عفانؓ کے پاس پہنچا۔ اور میرا ارادہ مہاجر وانصار صحابہ کرام سے ملاقات کا تھا (عاصم کہتے ہیں کہ زر نے مجھے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابی ابن کعب اور عبدالرحمٰن بن عوف کی مصاحبت اختیار کرلی تھی اور بتایا کہ حضرت ابیؓ کا مزاج سخت تھا تو میں نے ان سے کہا کہ اپنے پروں کو میرے لئے جھکا دیجئے۔ اللہ آپ پر رحمت کرے میں آپ سے کچھ حاصل کرنا چاہتا ہوں تو انھوں نے فرمایا تم یہ چاہتے ہو کہ تم قرآن کی کوئی آیت بھی ایسی نہ چھوڑو جس کے بارے میں تم مجھ سے نہ پوچھ چکے ہوں...... چنانچہ میرے سچے ساتھی تھے۔

میں نے ان سے عرض کیا۔ اے ابوالمنذر مجھے شب قدر کے بارے میں بتایئے؟ اس لئے کہ حضرت ابن مسعود یہ فرماتے ہیں کہ جو شخص پورے سال قیام کرے گا وہ شب قدر کو پالے گا۔ تو حضرت ابیؓ نے فرمایا واللہ انھیں بھی معلوم ہے کہ شب قدر رمضان میں ہوتی ہے لیکن میرے چچا نہیں چاہتے کہ لوگ ست ہو جائیں قسم اس اللہ تعالیٰ کی جس نے قرآن کریم حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا شب قدر رمضان ہی میں ہے اور ستائیسویں رات میں ہے۔ میں نے عرض کیا اے ابوالمنذر یہ تعیین آپ کو کس طرح معلوم ہوئی؟ فرمایا کہ نشانیوں کے ذریعے جو جناب نبی کریم ﷺ نے ہمیں بتائیں ہم نے انھیں شمار کیا اور یاد رکھا واللہ ان میں سے کوئی نشانی کم نہیں ہوئی۔

میں نے عرض کیا وہ نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ اس صبح جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی کوئی شعاع نہیں ہوتی حتی کہ وہ بلند ہو جائے۔

راوی عاصم اس رات سحری نہیں کرتے تھے اور فجر پڑھ کر سورج کو دیکھتے جب وہ طلوع ہوتا تو اس کی شعاع نہیں ہوتی تھیں حتی کہ وہ روشن ہو کر بلند ہو جاتا

۵۲۵۷-شب قدر کی تعیین پر یقین......حضرت عبداللہ بن جعفر نے یوسف بن حبیب، ابوداؤد، جابر بن یزید، رفاعہ، یزید بن ابی سلیمان کی سند سے بیان کیا کہ

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ اگر تمھارے حاکم کا خوف نہ ہوتا تو میں اپنے کانوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر احد سے پکارتا لوگو سنو! شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے کی آخری سات دنوں میں ہے اس سے پہلے بھی تین دن ہیں اور اس کے بعد بھی تین دن

ہیں۔ یہ بات مجھے اس نے بتائی جو مجھے جھوٹ نہیں کہہ سکتا اور اسے اس نے بتائی جس نے اسے جھوٹ نہیں بتایا۔ ابوداؤد کہتے ہیں ان کی مراد حضرت ابی ابن کعب کی نبی کریم ﷺ سے روایت ہے۔

۵۲۵۸-طالب علم کے لئے فرشتوں کا پر بچھانا...... ہمیں ابوبکر بن محمد بن جعفر بن ھیثم نے جعفر بن صائغ محمد بن سابق، مالک بن مغول کی سند سے بیان کیا کہ زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں حضرت صفوان بن عسالؓ کے پاس گیا تو انھوں نے پوچھا کیسے آئے؟ میں نے عرض کیا کہ میں آپ سے علم حاصل کرنے آیا ہوں۔ انھوں نے فرمایا کہ جو شخص علم حاصل کرنے نکلتا ہے تو فرشتے اس کے لئے اس کے عمل سے خوش ہو کر اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔

۵۲۵۹-ہمیں ابوبکر عبداللہ بن یحیٰی طلحی نے حسین بن جعفر قتات، منجاب بن حارث، ابوالاحوص، عاصم کی سند سے بیان کیا کہ
زر بن حبیش کہتے ہیں کہ مسح علی الخفین کا مسئلہ میرے دل میں کھٹکتا تھا، میں حضرت صفوان بن عسالؓ کے پاس گیا۔ انھوں نے پوچھا۔ زید کیسے آئے؟ علم حاصل کرنے؟ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں، فرمایا جو شخص علم حاصل کرتا ہے فرشتے اس کے پاس عمل سے راضی ہو کر اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں۔

۵۲۶۰-اسماعیل کا زر بن حبیش کو دیکھنا...... ہمیں احمد بن محمد بن عبدالوھاب نے محمد بن اسحٰق ثقفی، ابوکریب، محمد (ابن عبید) کی سند سے بیان کیا کہ...... اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے زر کو دیکھا وہ ایک سو بیس سال کے ہو گئے تھے اور بڑھاپے کی وجہ سے ان کے جبڑے کپکپانے لگے تھے۔

۵۲۶۱-زر سے اچھا قاری کوئی نہ تھا...... ہمیں احمد بن محمد بن عبدالوھاب، محمد بن اسحٰق، ابوکریب، حسین بن علی، حزم بن نعمان، کی سند سے بیان کیا کہ...... عاصم کہتے ہیں کہ میں نے زر بن حبیش سے اچھا قاری کوئی نہیں دیکھا۔

۵۲۶۲-زر جیسا انسان کوئی نہ تھا...... ہمیں احمد بن محمد بن عبدالوھاب نے مندرجہ بالا سند سے بیان کیا کہ عاصم کہتے ہیں کہ میں نے زر بن حبیش جیسا کسی کو نہیں دیکھا۔

۵۲۶۳-زر عربی کے بڑے عالم تھے...... ہمیں محمد بن اسحٰق نے حاتم بن لیث جوھری، عبدالرحمٰن بن صالح، ابوبکر بن عیاش کی سند سے بیان کیا کہ...... زر بن حبیش عربی کے سب سے بڑے عالم تھے۔ حضرت ابن مسعود عربی کے بارے میں ان سے پوچھتے تھے۔

۵۲۶۴-شب قدر میں مسلسل عبادت کرنا...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے ابوالعباس سراج، محمد بن حسان، سلیمان بن حرب، حماد بن زید کی سند سے بیان کیا کہ
عاصم کہتے ہیں کہ میں ایسے بہت سے لوگوں سے ملا جو اس رات کو اونٹ بنائے رکھتے تھے (شب قدر میں مسلسل عبادت کرتے تھے) زر بن حبیش بھی ہیں۔

۵۲۶۵-خلیفہ عبدالملک کو زر کا خط...... ہمیں سلیمان بن احمد بن عبدالوھاب بن نجدہ، علی بن عیاش، زکریا بن حکیم حنفی، شعبی کی سند سے بیان کیا کہ...... زر بن حبیش نے عبدالملک بن مروان کو نصیحت آموز خط لکھا۔ اس خط کے آخر میں لکھا تھا کہ اے امیر المؤمنین آپ کی ظاہری صحت آپ کو لمبی عمر کی طمع میں مبتلا نہ کر دے

آپ اپنے آپ کو اچھی طرح جانتے بھی ہیں اور اولین کا یہ قول یاد رکھیئے۔

اذا الرجال ولدت اولادھا ۔۔۔ وبلیت من کبر اجسادھا

وجعلت اسقامھا تعتادھا ۔۔۔ تلک زروع قددنا حصادھا

(ترجمہ) جب لوگ اپنی اولاد جن چکیں اور بڑھاپے سے ان کے جسم بوسیدہ ہو جائیں اور بیماریاں عادت بن جائیں تو یہ وہ کھیتیاں ہیں جن کی فصلیں ہم کاٹ چکے۔

عبدالملک نے یہ خط پڑھا تو رونے لگا حتی کہ اس کے کپڑے کا کنارہ بھیگ گیا۔ پھر اس نے کہا زر نے سچ کہا اگر یہ ان باتوں کے بغیر خط لکھتے تو ہمارے لئے سہولت ہوتی۔

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ زر بن حبیش نے خلفاء راشدین کو پایا ہے اور حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علیؓ سے حدیث سنی اور علماء صحابہ سے بھی علم حاصل کیا جن میں حضرت اُبی بن کعب، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت حذیفہؓ وغیرہ شامل ہیں۔

روایت حدیث

۵۲۶۶- (غیر محرم) مرد عورت تنہائی میں نہ بیٹھیں...... ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن عیسی بن شیبہ بغدادی (نے مصر میں) سعید بن یحیی اموی، ابوبکر بن عیاش، زر بن حبیش، حضرت عمرؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے کیونکہ ان کا تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ جو جنت کو چاہتا ہے وہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہے کیونکہ شیطان اکیلے کے ساتھ ہوتا ہے اور دو سے دور ہوتا ہے اور جس شخص کو گناہ برا لگے اور نیکی خوش کرے تو وہ مؤمن ہے۔[1]

۵۲۶۷- حضرت علیؓ سے نفرت صرف منافق کرے گا...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے محمد بن یونس بن موسی سلمی، عبداللہ بن داؤد خریبی، اعمش، عدی بن ثابت، زر بن حبیش کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ قسم اس ذات کی جس نے بیج کو پھاڑا ہوا کو خوش گوار بنایا اور عظمت کی چادر اوڑھی نبی اُمی ﷺ نے مجھ سے یہ بات بار بار ارشاد فرمائی کہ تجھ سے صرف مؤمن محبت کرے گا اور تجھ سے صرف منافق نفرت کرے گا۔

۵۲۶۸- مذکورہ روایت کی دیگر اسناد...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ، عبداللہ، ایک جم غفیر سے، اعمش کی سند سے اور شعبہ بن حجاج نے عدی بن ثابت سے یہی روایت بیان کی ہے۔

۵۲۶۹- ایک اور سند سے یہی روایت...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے احمد بن ھارون بن روح، یحیی بن عبداللہ قزوینی، حسان بن حسان، شعبہ، عدی بن ثابت، زر بن حبیش کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ بات واضح فرمائی کہ تجھ سے صرف مؤمن سے محبت کرے گا اور صرف منافق

۱۔ مسند الامام احمد ۱/ ۲۶، ۲۲۲. وسنن الترمذی ۲۱۶۵، ۱۱۷۱. والسنن الکبری للبیھقی ۷/ ۹۱. والمستدرک ۱/ ۱۱۴. والترغیب والترھیب ۳/ ۳۸. ومشکاۃ المصابیح ۳۱۱۸. واتحاف السادۃ المتقین ۷/ ۴۲۹. ومجمع الزوائد ۵/ ۲۲۵. والدر المنثور ۴/ ۶۶.

ہی نفرت کرے گا۔
حدیث کثیر النواء اور سالم بن ابی حفصہ نے بھی عدیؒ سے روایت کی ہے

۵۲۷۰-حضرت فاطمہؓ سے سب محبت کریں گے علی سے صرف مؤمن...... ہمیں محمد بن مظفر نے احمد بن حسن بن عبدالجبار، عبدالرحمن بن صالح، علی بن عباس، سالم بن ابی حفصہ، کثیر النواء، عدی بن حاتم، حبیش، حضرت علی بن ابی طالبؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری بیٹی فاطمہ کی محبت میں نیک اور فاجر مشترک ہیں اور میں (علی) اپنے لئے لکھتا ہوں یا فرمایا آنحضرت ﷺ نے میرے لئے وعدہ فرمایا کہ تجھ سے صرف مؤمن محبت کرے گا اور صرف منافق تجھ سے نفرت کرے گا۔
یہ حدیث عدی کے علاوہ حکم بن عتیبہ، جابر بن یزید سمیت بیسوں حضرات نے حضرت علی سے روایت کی ہے۔

۵۲۷۱-میرا حواری زبیر ہے (الحدیث)...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شیبان کی سند سے اور ابوبکر طلحی نے اپنی سند سے عاصم بن ابی النجود، زر بن حبیش کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت زبیرؓ کے قاتل نے حضرت علی سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو حضرت علیؓ نے فرمایا ابن صفیہؓ کا قاتل ضرور جھنم میں جائیگا، میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ہر نبی کے کچھ حواری ہوتے ہیں اور میرا حواری زبیر ہے۔[1]

۵۲۷۲-فتنہ کی آنکھ پھوٹ گئی...... ہمیں ابوعمرو بن حماد نے حسن بن سفیان، محمد بن عبید النحاس، ابو مالک، عمرو بن ھاشم، ابن ابی خالد، عمرو ابن قیس، منہال بن عمرو، زر بن حبیش کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے فتنے کی آنکھ پھوڑ دی ہے۔ اگر میں نہ ہوتا تو اھل نہر اور اھل جمل قتل نہ ہوتے، اور اگر مجھے تمھارے بےعمل ہوجانے کا خدشہ نہ ہوتا تو میں وہ بات بتا دیتا جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی کی زبان سے فیصلہ صادر فرمایا ہے۔

منہال کی سند سے یہ حدیث ضعیف ہے، ہم نے صرف اسے اسی سند سے لکھا ہے۔

۵۲۷۳-گھوڑوں اور غلاموں پر زکوٰۃ کا مسئلہ...... ہمیں ابوعبداللہ محمد بن احمد بن محمد بن علی بن مخلد نے محمد بن یونس، مندل بن علی، الشیبانی، زر بن حبیش، حضرت علیؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا گھوڑوں اور غلام کی زکوٰۃ تمہیں معاف کردی گئی ہے ان کے علاوہ جو تمھارے اموال ہیں ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔[2]

زر اور الشیبانی کی سند سے یہ حدیث غریب ہے الشیبانی کا نام سلیمان بن فیروز ہے۔

۵۲۷۴-شب قدر کی نشانی...... ہمیں محمد بن احمد بن علی نے حارث بن ابی اسامہ، سعید بن عامر، شعبہ، عاصم، زر بن حبیش، حضرت

۱۔ صحیح البخاری ۴/۳۳. ۷۰، ۵/۲۷. ۱۴۲. وسنن الترمذی ۳۷۴۴. ومسند الامام أحمد ۳/۳۱۴. والمستدرک ۳/۳۶۲. ودلائل النبوۃ للبیھقی ۳/۴۳۱. والسنن الکبری للبیھقی ۶/۲۶۸، ۹/۱۴۸.

۲۔ سنن أبی داؤد ۱۵۷۴. ومسند الامام أحمد ۱/۹۲. وصحیح ابن خزیمۃ ۲۲۸۴. والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/۲۳۴، ۲/۱۳۰. وتلخیص الحبیر ۲/۱۳۹. ومجمع الزوائد ۳/۶۹. وتاریخ بغداد ۱۴/۲۹۱.

ابی ابن کعبؓ کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت ابی فرماتے ہیں کہ شب قدر ستائیسویں رات ہے اس نشانی کے ذریعے جو نبی کریم ﷺ نے ہمیں بتائی کہ سورج اس صبح بالکل صاف طلوع ہوتا ہے اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

یہ حدیث شعبہ کی سند سے غریب ہے، اور دیگر رواۃ نے بھی اسے بیان کیا ہے۔

۵۲۷۵- اللہ کے نزدیک اصل دین صرف اسلام ہے ...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب ابوداؤد، شعبہ، عاصم، زر بن حبیش، حضرت ابی ابن کعبؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قرآن سناؤں چنانچہ آپ ﷺ انھیں "لم یکن الذین کفروا" سنائی اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین حنیفیت ہے شرک یہودیت یا نصرانیت نہیں اور جو اچھا عمل کرے اس کا انکار مت کرو۔ اور پھر فرمایا کہ اگر ابن آدم کے لئے سونے کی ایک وادی ہو تو وہ دوسری کی تلاش کرے گا اور دوسری بھی دے دی جائے تو تیسری مانگے گا ابن آدم کا پیٹ صرف مٹی بھر سکتی ہے۔ اور جو شخص اللہ سے توبہ کرے گا اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔[1]

۵۲۷۶- عام اہل کتاب اور عشاء پڑھنے والے برابر نہیں ...... ہمیں قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم نے محمد بن عبداللہ بن حسن، شیبان بن فروخ، عکرمہ بن ابراہیم، عاصم بن بھدلہ، زر بن حبیش، عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز مؤخر کردی پھر آپ مسجد میں تشریف لائے لوگ انتظار کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا اس وقت عبادت کرنے والی کوئی ملت اہل ادیان میں سے نہیں صرف تم ہو لوگ کہتے ہیں کہ یہ آیت نازل ہوئی اہل کتاب اور وہ امت جو نماز میں کھڑی رات کے وقت تلاوت کرتی ہے برابر نہیں۔ (آل عمران آیت: ۱۱۳)[2]

۵۲۷۷- عشاء کی نماز مسلمانوں کی خصوصیت ہے ...... ہمیں سلیمان بن احمد نے ابوحبیب یحییٰ بن نافع مصری، سعید بن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، عبداللہ بن زحر، اعمش، زر بن حبیش، عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ رات کو اپنے گھر والوں (بیٹی یا بیویوں) کسی کے پاس رک گئے عشاء کے لئے نہیں آئے لوگ انتظار کرتے رہے پھر جب آئے تو بعض لوگ نماز میں مصروف تھے بعض لیٹے ہوئے تھے آپ ﷺ نے بشارت سنائی کہ یہ نماز اہل کتاب میں سے کوئی نہیں پڑھتا چنانچہ مندرجہ بالا آیت نازل ہوئی آل عمران: آیت ۱۱۳)[3]

۵۲۷۸- قرآن خود نکل جاتا ہے ...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے اسماعیل بن عبداللہ، مالک بن اسماعیل نہدی کی سند سے، اور سلیمان بن احمد اور محمد بن احمد بن حسن نے اپنی سند سے زر بن حبیش، حضرت عبداللہ بن مسعود سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا قرآن کی حفاظت کرو کیونکہ یہ تیزی سے نکل جانے والا ہے اور انسانوں کے سینوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسے کہ اونٹ رسی چھڑا کر اپنے وطن کے لئے جاتا ہے اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا

---

[1] صحیح البخاری ۴۵/۵، ۲۱۷/۶. وصحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین ۲۴۵، ۲۴۶. وفتح الباری ۲۵/۸.

[2] مسند الامام احمد ۳۹۶/۱. وصحیح ابن حبان ۲۷۴. ومجمع الزوائد ۳۱۲/۱. والدر المنثور ۶۵/۲.

[3] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۶۲/۱۰. ومجمع الزوائد ۳۱۲/۱. والدر المنثور ۶۵/۲.

بلدہ: خود نکل گیا

۵۲۷۹- انصار کا ابوبکر سے آگے کسی اور کے آنے کو ناپسند کرنا...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، معاویہ ابن عمرو، زائدہ کی سند سے اور ہمیں میرے والد نے اپنی سند سے زرین بن حبیش، حضرت عبداللہ بن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو انصار نے کہا کہ ایک امیر ہم (انصار) میں سے ہو اور ایک امیر تم مہاجرین میں سے ہو، چنانچہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ابوبکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اس پر خوش ہو کہ وہ ابوبکر سے آگے بڑھ جائے؟ تو انصار نے کہا ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ ہم ابوبکر سے آگے بڑھیں"۔[1]

۵۲۸۰- حضرت فاطمہ کی اولاد پر آگ حرام ہے...... ہمیں محمد بن ابراہیم القاضی نے محمد بن الفضل فسطانی، ابوکریب، ابوبکر طلحی، جعفر بن محمد ابن عمران، هارون بن حاتم محمد بن العلاء و علی بن مثنی معاویہ بن ہشام، عمرو بن غیاث، عاصم، زر بن حبیش، حضرت عبداللہ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ نے اپنی عفت کی حفاظت کی اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی ذریت پر آگ کر حرام قرار دیدیا۔[2]

۵۲۸۱- لوگوں کے اموال سے مایوس ہو جانا مالداری ہے...... ہمیں ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ بن سلیمان حضرمی، ابراہیم بن زیاد العجلی، ابوبکر بن عیاش، زر بن حبیش، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا گیا کہ مالداری کیا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا دوسرے لوگوں کے ہاتھ میں جو مال و دولت ہے اس سے مایوس ہو جانا۔

۵۲۸۲- جو دھوکہ کرے وہ ہم میں سے نہیں...... ہمیں ابواحمد جرجانی نے فضل بن حباب جمحی، عثمان بن ہیثم موذن، ہیثم، عاصم، زر، عبداللہ بن مسعود کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہم سے دھوکہ کیا وہ ہم میں سے نہیں، مکاری اور دھوکہ جہنم میں ہوں گے یہ حدیث عاصم کی سند سے غریب ہے۔ عثمان سے روایت کرنے میں متفرد ہیں فضل بن حباب کے علاوہ اور کسی سے ہم نے یہ حدیث نہیں لکھی)۔[3]

۵۲۸۳- چالیس احادیث یاد کرنے کی فضیلت...... ہمیں سعد بن محمد بن ابراہیم الناقل نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن جعفر

---

[1] صحیح البخاری ۲۳۸/۱. وصحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب ۳۳. ومسند الامام أحمد ۴۱۱/۳. وفتح الباری ۷۹/۹.

[2] المستدرک ۱۵۲/۳. ومجمع الزوائد ۲۰۲/۹. وتاریخ اصبهان ۳۴۲/۱. وتاریخ ابن عساکر ۳۲۳/۴. وتاریخ بغداد ۵۴/۳. الموضوعات لابن الجوزی ۴۲۲/۱. ومیزان الاعتدال ۶۱۸۳، ۶۴۰۵. واللآلی المصنوعة ۲۰۸/۱. والمطالب العالیة ۳۹۸۷. والاحادیث الصحیحة ۳۴۱/۲. والاحادیث الضعیفة ۴۵۰۲.

[3] صحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۶۴. ومسند الامام أحمد ۴۹۸/۳. وسنن الدارمی ۲۴۸/۲. والمستدرک ۹/۲. وسنن الترمذی ۱۳۱۵. والسنن الکبری للبیهقی ۲۵۵/۵. وصحیح ابن حبان ۱۱۰۷. والمصنف لابن أبی شیبة ۲۹۰/۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۶۹/۱۰. والصغیر ۲۶۱/۱. وکشف الخفا ۴۱۱/۲.

حزامی کرخی، دحیم بن محمد قیروانی، ابوبکر بن عیاش، عاصم، زر بن حبیش، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے میری امت کے لئے چالیس باتیں (احادیث) یاد کیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے نفع پہنچائے تو اس شخص کو کہا جائیگا کہ جنت کے جس دروازے سے داخل ہونا چاہے داخل ہوجا۔[1]

یہ حدیث بھی غریب ہے ہم نے اس اسناد کے سوا نہیں لکھا

۵۲۸۴-حضرت موسیٰ علیہ السلام کا احرام باندھنا...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر، موسیٰ بن ھارون، سعید بن یحیٰی عن ابیہ، یزید بن سنان، زید بن ابی انیسہ، عاصم، زر، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا گویا کہ میں حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو اس وادی میں احرام باندھے ہوئے قطوانیتین کے درمیان دیکھ رہا ہوں۔[2]

۵۲۸۵-نمازوں کے اوقات میں منادی کی پکار...... ہمیں سلیمان بن احمد نے حسن بن علی محمد بن خلیل خشنی، ایوب بن حسان الجرشی ہشام بن غاز، ابان العطار، عاصم، زر بن حبیش، حضرت عبداللہ بن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

ہر نماز کے وقت ایک پکارنے والا بھیجا جاتا ہے جو پکارتا ہے اے بنی آدم! اٹھو اور جو تم نے اپنے لئے آگ بھڑکائی ہے اسے بجھالو، چنانچہ لوگ اٹھ کر پاک ہوتے ہیں تو ان کے گناہ ان کی آنکھوں سے گر جاتے ہیں اور جب وہ نماز پڑھتے ہیں تو ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ عصر کی نماز میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے مغرب میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور عشاء میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ جب وہ عشاء پڑھ کر سو جاتے ہیں تو ان کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ چنانچہ خیر میں داخل ہونے والے بھی ہوتے ہیں اور شر میں داخل ہونے والے بھی ہوتے ہیں۔[3]

اسی طرح ہشام بن غاز عن ابان اور عقبہ عن ربیع بن خطیان عن عاصم کی اسناد سے بھی روایات ہیں۔

۵۲۸۶-ایک اور سند سے...... ہمیں سلیمان بن احمد نے حسن بن جریر صوری، سلیمان بن عبدالرحمٰن، دمشقی، عبدربہ بن میمون النحاس، ربیع بن خطیان، عاصم نے زر عن عبداللہ کی سند سے بھی یہی نقل کیا ہے۔

۵۲۸۷-حضرت فاطمہ حضرات حسنین جنت کے سردار ہیں...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے محمد بن غالب بن حرب، حسن بن عطیہ البزار، اسرائیل بن یونس، میسرہ بن حبیب، منہال بن عمرو، زر بن حبیش کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت حذیفہ بن یمان کہتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ سے کب کے ملے ہو؟ میں نے کہا فلاں دن ملا تھا، انھوں نے مجھے بہت سست کہا تو میں نے انھیں کہا اچھا چھوڑو میں مغرب کی نماز آنحضرت ﷺ کے پاس پڑھوں گا اور ان سے اپنے اور آپ کے لئے مغفرت کی دعا کی درخواست کروں گا۔ چنانچہ میں آیا تو آپ ﷺ مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے اور پھر نماز کے بعد آپ ﷺ کو کسی سے بات کرتے سنا تو میں پیچھے ہو گیا اور پھر قریب آیا نبی کریم ﷺ نے میری آہٹ سن لی تو پوچھا کون ہے؟ میں نے

۱۔ العلل المتناھیۃ ۱/۱۲۱۔ والدر المنثور ۵/۳۴۳۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۷۴۔ والمستدرک ۲/۳۴۳۔ السنن الکبریٰ للبیھقی ۵/۴۲۔ والترغیب والترھیب ۲/۱۸۴۔

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۱۷۴۔ والترغیب والترھیب ۱/۲۳۵۔ والدر المنثور ۳/۳۵۵۔ وکنز العمال ۱۹۰۴۴۔

عرض کیا حذیفہ، پوچھا کہ کیسے آئے حذیفہ؟ میں نے مدعا عرض کردیا چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تمھاری اور تمھاری والدہ کی مغفرت کرے اے حذیفہ، کیا تم نے دیکھا تھا کہ کوئی شخص مجھ سے بات کررہا تھا؟ میں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں؟ فرمایا یہ فرشتہ ہے آج سے پہلے زمین پر نہیں آیا تھا۔ اس نے مجھ سے سلام کرنے کی اجازت لی اور پھر مجھے بشارت دی کہ حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

۵۲۸۸-شہرت کے کپڑے پہننے پر وعید...... ہمیں ابراہیم بن احمد نے محمد بن عبداللہ حضرمی، روح بن عبدالمؤمن، وکیع بن محرز، عثمان بن جہم، زر بن حبیش، حضرت ابوذر کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شہرت کے کپڑے پہنے گا اللہ تعالیٰ اس سے اعراض کریں گے حتی کہ وہ اسے اتار دے۔[1]

۵۲۸۹-مغرب کے وقت توبہ کا دروازہ کھل جاتا ہے...... ہمیں ابوعلی بن احمد حسن نے بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمٰن المقری، سعید بن ابی ایوب، عبدالرحمٰن بن مرزوق، زر بن حبیش، حضرت صفوان بن عسال رمادی کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مغرب کے وقت سے توبہ کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔ جس کی مسافت ستر سال کی ہے یہ دروازہ سورج طلوع ہونے تک بند نہیں ہوتا۔[2]

(عبدالرحمٰن بن مرزوق سے یہ روایت لینے میں سعید متفرد ہیں۔ اور یہ حدیث امام احمد بن حنبل، اسحٰق بن راھویہ، ابوبکر بن ابی شیبہ نے عبدالرحمٰن مقری بن سعید کی سند سے روایت کی ہے)

۵۲۹۰-ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، خلیل بن زکریا، ہشام دستوائی، عاصم بن بھدلہ، زر بن حبیش، حضرت صفوان بن عسالؓ کی سند سے بیان کیا کہ

ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے کہ ایک شخص آیا تو آپ ﷺ کی نظر اس پر پڑی آپ ﷺ نے فرمایا "خاندان کا برا بھائی اور برا آدمی ہے" پھر جب وہ قریب ہوا تو آپ ﷺ بھی قریب ہوگئے جب وہ اٹھ کر چلا گیا تو آپ ﷺ سے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے جب اسے دیکھا تو یہ ارشاد فرمایا؟ اور جب وہ بیٹھا تو آپ نے اسے قریب بٹھایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ منافق ہے میں اسے اس منافقت سے پھیر رہا تھا پھر مجھے خوف ہوا کہ یہ کسی دوسرے کو خراب نہ کرے"[3]

یہ حدیث عاصم کی سند سے ضعیف ہے اور ہشام سے خلیل بن زکریا متفرد ہیں)

ا۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۹۲. وسنن ابن ماجة ۳۶۰۸. والترغیب والترهیب ۳/ ۱۱۶. واتحاف السادة المتقین ۳/ ۲۵۳.

۳۵۲/۹. وکشف الخفا ۲/ ۳۸۰. وکنز العمال ۴۱۱۷۰.

۲۔ التاریخ الکبیر ۴/ ۳۰۵. وکنز العمال ۱۰۱۹۷.

۳۔ صحیح بخاری ۸/ ۱۵. ۲۰، ۳۸، وفتح الباری ۱۰/ ۴۵۴. ۵۲۸.

ابو عبدالرحمٰن السلمی ا

نام ونسب

ابو عبدالرحمٰن کنیت، السلمی نسبت اور عبداللہ بن حبیب نام تھا، چنانچہ پورا نام اس طرح ہوگا ابو عبدالرحمٰن السلمی عبداللہ بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ۔

نہایت عبادت گزار، روزہ دار، بہترین قاری اور استاذ تھے، اکثر و بیشتر وقت عبادت میں گزرتا تھا۔

۵۲۹۱-رحمت کی امید...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، جوہری، عارم بن الفضل اور حماد بن زید کی سند سے بیان کیا کہ عطاء بن السائب نے فرمایا کہ جب ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن حبیب کی موت کا وقت قریب آیا تو ہم ان سے ملاقات کے لئے گئے تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے اپنے رب سے مغفرت کی بہت امید ہے جس کے لئے اسی (۸۰) رمضانوں سے روزے رکھتا آرہا ہوں۔

۵۲۹۲-مستقل مزاجی...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن حنبل، امام احمد بن حنبل، یحیٰی بن آدم کی سند سے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن حمید نے فرمایا میں نے ابو اسحٰق السبیعی کو یہ کہتے سنا کہ ابو عبدالرحمٰن السلمی نے چالیس سال تک مسجد میں قرآن کریم پڑھایا

۵۲۹۳-شب بیداری...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو یحیٰی الحمانی اور اعمش کی سند سے بیان کیا کہ شمر نے کہا کہ ایک مرتبہ ابو عبدالرحمٰن السلمی نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور پوچھا کہ نوافل کتنے پڑھتے ہو؟

میں نے جو بتانا تھا بتادیا۔ تو حضرت عبدالرحمٰن السلمی نے فرمایا کہ میں بھی تمہاری طرح ہوں، عشاء کی نماز کے بعد نوافل کے لئے کھڑا ہوتا ہوں، اور جب فجر طلوع ہونے لگتی ہے تو میں اپنے جسم میں اس سے بھی زیادہ چستی محسوس کرتا ہوں جتنی نوافل شروع کرنے سے پہلے تھی۔

۵۲۹۴-سخاوت...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے عبدالرحمٰن بن الحسن، عمر ابن شیبہ، شعبہ اور عطاء بن ابی سائب کی سند سے بیان فرمایا کہ ابو عبدالرحمٰن گھر سے کھانا لے کر مسجد جایا کرتے تھے، کبھی کبھی راستے میں فقراء و مساکین مل جاتے تو سارا کھانا انہی کو کھلا دیتے اور اگر کوئی فقیر و مسکین ان کو دعا دیتا اور بارک اللہ فیک (اللہ آپ کو برکت دے) کہہ دیتا تو آپ بھی جواب میں فوراً وبارك الله فيكم فرمادیتے اور فرماتے کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب تم صدقہ دو اور کوئی (صدقہ وصول کرنے والا) تمہیں دعا دے تو تم بھی جواب میں اس کو دعا دے دو تاکہ تمہارے صدقے کا اجر تمہارے لئے باقی رہے۔

۵۲۹۴-اقوال (۱)...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابی سہل ابوبکر بن ابی شیبہ، اسحٰق، بن ابی سنان اور عطاء ابی سائب کی سند سے بیان فرمایا کہ ابو عبدالرحمٰن السلمی نے فرمایا کہ تمہارے پاس فرشتے اپنے رجسٹر لے کے آتے ہیں جن میں وہ تمہارے اعمال درج کرتے ہیں لہٰذا ایسے اعمال کرو کہ تمہارے نامہ اعمال میں بھلائی ہو، اگر تمہارے نامۂ اعمال کا پہلا اور آخری صفحہ بھی بھلائی پر مشتمل ہوا تو

ا۔ طبقات ابن سعد ۱۷۲/۶۔ والتاريخ الكبير ۵/ت ۱۸۸۔ ۹/ت ۸۳۵۔ والجرح ۵/ت ۱۶۳۔ وتاريخ بغداد ۴۳۰/۹۔ والجمع ۲۴۹/۱۔ وسير النبلاء ۲۶۷/۴۔ وتذكرة الحفاظ ۵۸۔ والكاشف ۲/ت ۲۷۰۵۔ وتهذيب الكمال ۳۲۲۲۔ (۴۰۸/۱۴) وتهذيب التهذيب ۱۸۳/۵۔ وتاريخ الاسلام ۲۲۲/۳۔

ممکن ہے کہ درمیان میں جتنی خطائیں اور گناہ ہیں وہ بخش دیئے جائیں۔

۵۲۹۴-نصیحت ......ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، یوسف الصفار، ابوبکر بن عیاش کی سند سے بیان کیا کہ عاصم نے فرمایا کہ ابوعبدالرحمن جب اپنی مجلس جماتے تو فرماتے کہ وہ شخص ہمارے ساتھ نہ بیٹھے جو شقیق الضبی کے ساتھ بیٹھتا ہے۔اور نہ ہی کوئی خارجی ہمارے ساتھ بیٹھے ابوالاحوص کے علاوہ ہر قصہ گو کو یہاں سے اٹھادو۔

عاصم فرماتے ہیں کہ ہم ابوالاحوص کے پاس بیٹھتے تو وہ کچھ کلمات ارشاد فرماتے۔

۵۲۹۵-حق گوئی......ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابوکریب، ابوبکر بن عیاش اور عاصم کی سند سے بیان کیا کہ ابوحصین نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ابوعبدالرحمن اور شقیق الضبی کی ملاقات ہوئی شقیق الضبی نے آپ سے پوچھا کہ آپ لوگوں کو میری صحبت میں بیٹھنے سے کیوں منع کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں تمہارے دینی معاملات میں گمراہ سمجھتا ہوں تمہارا کیا خیال ہے بولو بولو تمہارا کیا خیال ہے۔

۵۲۹۶-قصہ گوئی کی مذمت......ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ العدوی، اسماعیل بن سعد، عمرو بن میمون اور حماد بن زید کی سند سے بیان کیا کہ عاصم نے بیان فرمایا کہ ہم نوعمر لڑکے تھے اور ابوعبدالرحمن السلمی کے پاس آیا جایا کرتے تھے آپ فرماتے کہ ابوالاحوص کے علاوہ کسی قصہ گو کے پاس نہ بیٹھنا اور سعد بن عبیدہ اور شقیق الضبی کی صحبت میں بیٹھنے سے بچو، کیونکہ شقیق الضبی نہایت خبیث عقیدے کا حامل تھا اور ابووائل کے ساتھ بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسند روایات (حضرت ابوعبدالرحمن السلمی نے خلفاء ثلاثہ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابومسعودؓ، حضرت ابی الدرداءؓ اور دیگر متعدد صحابہ کرامؓ سے مسند روایات بھی بیان فرمائی ہیں۔

۵۲۹۷-ہم سے ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، ابوالنضر، جبکہ سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، مسلم بن ابراہیم شعبہ، عن حصین کی سند سے بیان کیا کہ ابوعبدالرحمن السلمی نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا......کرلو چلنے کی تیاری تمھاری سواری تیار ہوچکی ہے آخرت کے لئے

۵۲۹۸-بہترین شخص......ہم سے ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ یعلی بن عباد اور داؤد بن المحبر اور حبیب بن الحسن اور فاروق الخطابی نے ابومسلم، سلیمان بن حرب، حجاج، شعبہ علقمہ بن مرثد، سعد بن عبیدۃ کی سند سے بیان کیا کہ ابوعبدالرحمن السلمی نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے[1]

ابوعبدالرحمن السلمی کہتے ہیں کہ اس وجہ سے میں مسجد میں قرآن کریم کی تعلیم دیتا ہوں۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اس کو شعبہ نے یحیٰی بن سعید القطان، یزید بن زریع، یعقوب الحضرمی اور بہت سے لوگوں سے روایت کیا ہے جبکہ سفیان ثوری نے اس روایت کو علقمہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

۵۲۹۹-اعمال پر بھروسہ......ہم سے ابوعلی محمد بن احمد بن الحسن اور مخلد بن جعفر نے حسین بن عمر بن ابراہیم الثقفی، ابوکریب، مختار بن

---

[1] صحیح البخاری ۶/۲۳۶. وفتح الباری ۹/۶۶، ۷۴.

غسان، عیسیٰ بن مسلم، ابوداؤد اور عبدالاعلیٰ بن عامر کی سند سے بیان کیا کہ ابوعبدالرحمٰن السلمی نے فرمایا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو حضرت علی منبر پر تشریف فرما تھے اور فرمارہے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے ایک نبی کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی امت میں سے میرے فرمانبرداروں سے کہہ دیجئے کہ اپنے اعمال پر بھروسہ کرکے نہ بیٹھے رہو، قیامت کے دن میں اپنے بندے کے حساب کا پابند نہیں چاہوں گا تو عذاب دوں تو ضرور عذاب دوں گا۔

اور اپنی امت میں سے میری نافرمانی کرنے والوں سے کہہ دیجئے کہ خود کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالیں، کیونکہ میں بڑے سے بڑا گناہ معاف کردوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہ ہوگی اور کسی گاؤں کسی شہر کسی سرزمین میں کوئی بھی مرد یا عورت ایسی نہ ہوگی جو میرے پسندیدہ کام کرے اور میں اس کو اس کی پسندیدہ چیز نہ دوں، پھر وہ میری پسندیدہ چیز چھوڑ کر اس چیز کی طرف متوجہ ہو جائے گا جو مجھے ناپسند ہو مگر میں اس کے لئے اس پسندیدہ چیز کو ناپسندیدہ چیز میں بدل دوں گا۔ کسی گاؤں، کسی شہر، کسی سرزمین میں کوئی مرد یا عورت ایسا نہ ہوگا جو میرے ناپسندیدہ کام کرتا ہو پھر وہ میرے ناپسندیدہ کاموں کو چھوڑ کر میرے پسندیدہ کاموں کی طرف متوجہ ہو جائے گا مگر میں بنادوں گا اس کے ناپسندیدہ کاموں (یعنی عبادت وغیرہ) کو اس کے پسندیدہ کام اس شخص کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں جس نے فال نکالی یا جس کے لئے فال نکالی گئی یا وہ کاہن کے پاس گیا یا اس کے لئے کاہن کے پاس جایا گیا یا اس نے جادو کیا یا اس کے لئے جادو کیا گیا صرف میں ہوں اور میری مخلوق ہے اور میری تمام مخلوق میری ہی ہے[1]۔

یہ روایت ابوعبدالرحمٰن کی سند سے غریب ہے ہم نے اسے ابوداؤد الضمری کے طریق سے لکھا ہے اور اس میں مختار کا تفرد ہے۔

۵۳۰۰-صفوں کی ترتیب...... ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن لیث الجوھری، سلیمان بن عبدالجبار، منصور بن ابی وبرہ، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین کی سند سے ابوعبدالرحمٰن السلمی نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا فرمایا کہ ہمیں نماز کے لئے قدموں کو ایک دوسرے کے قریب کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

یہ روایت ابوحصین کے طریق سے غریب ہے اس میں منصور کا ابوبکر سے تفرد ہے۔

(۲۷۰) زیاد بن جریر الاسلمی

اجمالی تعارف انہی میں سے ایک اور شخصیت جو امانت اور دیانت میں نہایت کھرے، متقی پرہیزگار فقیہ عالم جیسے اوصاف سے متصف زیاد بھی جریر الاسلمی کی تھی۔

۵۳۰۱-تقویٰ...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین بن حسن المروزی، ابن المبارک، شریک، ابواسحٰق الشیبانی کی سند سے بیان کیا کہ خناس بن سحیم نے کہا میں زیاد بن جریر کے ساتھ کجرامنڈی کی طرف سے آرہا تھا باتوں باتوں میں میں نے کہا ہمیں امانت کی قسم، تو زیاد بن جریر رونے لگے اور اتنا روئے کہ میں یہ سمجھنے لگا کہ میں نے کوئی بہت ہی غلط بات کہہ دی ہے میں نے ان سے عرض کیا کہ کہیں آپ میری باتوں کو ناپسند تو نہیں کرتے؟ تو انہوں نے کہا ہاں حضرت عمرؓ امانت پر قسم کھانے کو انتہائی سختی سے منع فرمایا کرتے تھے۔

۵۳۰۲-امانت کی اہمیت...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، زہیر بن عثمان اور عوام بن

---

[1] الدر المنثور ۱۸۰/۱، ومجمع الزوائد ۳۰۷/۱۰، والجامع الكبير ۴۷۱۸.

حوشب کی سند سے بیان کیا کہ ربیع بن عتاب کہتے ہیں کہ میں زیاد بن جریر کے ساتھ کہیں جا رہا تھا، راستے میں ہم نے کسی کو امانت پر قسم کھاتے سنا، میں نے زیاد کی طرف دیکھا تو وہ رو رہے تھے میں نے پوچھا آپ کیوں رونے لگے تو انہوں نے کہا تم نے سنا ہے اس شخص کو امانت کی قسم کھاتے ہوئے میری رگوں سے خون کا بہایا جانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں امانت پر قسم کھاؤں۔

۵۳۰۳-حضرت عمرؓ کی نصیحت...... ہم سے ابو احمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، جریر مغیرہ اور شعبی کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر نے کہا کہ میں حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؓ نے دریافت فرمایا کہ آج کل کسی ٹوٹے پھوٹے گھر میں رہتے ہو یا کسی بنی بنائی عمارت میں؟ میں نے عرض کیا کہ بنا ہوا گھر ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ سنو! ایک عالم کی لغزش، منافق کے جھگڑے اور گمراہ لیڈروں سے زمانہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

۵۳۰۴-عالم کی لغزش...... احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، جریر، مغیرہ اور شعبی کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر نے فرمایا کہ میں حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؓ نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اسلام کو کیا چیز منہدم کر دیتی ہے؟ پھر فرمایا کہ ایک عالم کی لغزش منافق کا قرآن سے جھگڑا اور گمراہ سرغنہ اسلام کو منہدم کر دیتے ہیں۔

سلمۃ بن کہیل نے بھی شعبی سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔

۵۳۰۵-اقوال زریں...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، یعقوب بن عبداللہ بن سعد اور جعفر بن حمید کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر کہا کرتے تھے کہ کیا تم نے تیاری کر لی؟ ایک شخص نے پوچھا کہ اس سے آپ کی کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میری مراد ہے کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تیاری کر لی ہے؟

۵۳۰۶-تفقہ کی شرط...... ہم سے ہمارے والد نے احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، عبدالرحمٰن بن صالح، ابو خالد الاحمر، اعمش، شمر بن عطیہ کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر نے فرمایا کہ جو لوگ متقی نہیں ہوتے وہ کبھی تفقہ (دین کی سمجھ) حاصل نہیں کر سکتے۔

۵۳۰۷-فراغت کی خواہش...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل محمد بن سابق، مالک بن مغول اور ابی صخرہ کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر نے فرمایا کہ مجھے یہ بات بہت پسند ہے کہ میں ایسے مضبوط دین میں ہوں کہ نہ میں لوگوں سے بات کروں نہ وہ مجھ سے بات کریں حتی کہ میں اللہ تعالیٰ سے جا ملوں۔

۵۳۰۸-شہادت کی طلب...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن، حنبل احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، یعقوب بن عبداللہ، اور حفص بن حمید کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ زیاد بن جریر نے مجھ سے کہا کہ اپنے کچھ بال کاٹ لو کیونکہ ان میں فتنہ ہے اور فرمایا کہ زیاد بن جریر فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگا کرو کیونکہ وہ بھی ایک خزانہ ہے اور فرمایا کرتے تھے کہ تمام خزانوں کے نگران سے مانگا کرو کیونکہ وہ نہ مانگنے والوں سے ناراض ہوتا ہے۔

اور فرمایا کہ ایک شخص زیاد بن جریر کے پاس آیا جایا کرتا تھا اور کہتا کہ میں اتنا اتنا ذخیرہ چاہتا ہوں تو آپ فرماتے کہ راستے میں اللہ کا ذکر کرتے رہا کرو۔

۵۳۰۹-رقت قلبی...... ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی، سعد، حفص اور حمید کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ایک مرتبہ زیاد نے مجھ سے کہا کہ کچھ تلاوت کرو تو میں نے ان آیات کی تلاوت کی (کیا ہم نے آپ کا سینہ کھول نہیں دیا؟ اور تم پر سے بوجھ بھی اتار دیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑ رکھی تھی۔ (سورۃ الانشراح۔ پارہ ۳۰ آیت ۱-۳)
تو آپ نے فرمایا اے ام زیاد کے بیٹے! رسول اللہ ﷺ کی کمر مبارک جھکا دی گئی تھی۔ پھر ایسے رونے لگے جیسے چھوٹے بچے روتے ہیں۔

۵۳۱۰-فرمانبرداری...... ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، ابوبکر بن عیاش، اور عاصم کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر الاسلمی نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے سبز رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی اور میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں میں نے آپؓ کو سلام کیا۔ لیکن آپؓ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ میں واپس آیا اور آپؓ کے بیٹے عاصم کے پاس گیا اور کہا کہ امیر المؤمنین کو سر میں چوٹ لگی ہے عاصم نے کہا کہ تمہارے لئے میں کافی ہوں۔ پھر وہ خود حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین آپ کے بھائی زیاد بن جریر آپ کی خدمت میں آئے اور آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے جواب نہ دیا کیا کوئی خاص وجہ تھی؟ فرمایا کہ اس نے سبز رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی اور اس کی مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں فرمایا کہ عاصم واپس آئے اور تفصیل سے آگاہ کیا۔ میں نے اپنی مونچھیں کاٹ لیں، اور اپنی ایک چادر اوڑھ لی اور حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا آپؓ نے میرے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ تمہارا یہ حلیہ پہلے والے حلیے سے زیادہ بہتر ہے۔

۵۳۱۱-بحیثیت گورنر...... ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، ابوبکر بن عیاش اور ابوحصین کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے مجھے الماص کا عامل بنایا۔ چنانچہ بنوتغلب والے جب بھی آتے جاتے میں ان سے عشر وصول کرتا۔ ایک دن ان میں سے ایک شخص حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین آپ کے عامل زیاد بن جریر ہم سے آتے ہوئے بھی اور جاتے ہوئے بھی عشر وصول کرتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے اس سے فرمایا کہ میں تمہارا کام کر دوں گا۔
پھر انہوں نے مجھے لکھا کہ ان کا عشر سال میں صرف ایک مرتبہ ہوتا ہے۔

مسند روایات...... شیخ فرماتے ہیں کہ زیاد بن جریر کی مسند روایات بہت کم ہیں۔ آپ نے حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایات بیان فرمائیں۔

۵۳۱۲-شوق جہاد...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے اسماعیل بن عبداللہ، ابونعیم، عبدالرحمٰن بن ھانی، شریک، ابراہیم بن مہاجر کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اگر میں زندہ رہا تو بنوتغلب کے عیسائیوں سے زبردست جہاد کروں گا اور ان کی اولاد کو قیدی بناؤں گا کیونکہ میں نے ان کے اور جناب نبی کریم ﷺ کے درمیان معاہدہ تحریر کیا تھا کہ وہ لوگ اپنی اولاد کو عیسائی نہیں بنائیں گے۔

۵۳۱۳-قصہ گوئی کی اجازت...... ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن عبداللہ الحضرمی، جبکہ محمد بن عمر بن مسلم نے حسین بن مصعب اور ان دونوں نے ابراہیم بن یوسف، سفیان بن عیینہ، منصور، حبیب بن ثابت کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نمازی اور مسافر کے علاوہ کسی کو قصہ

گوئی کی اجازت نہیں ہے[1]

(۲۷۱) زاذان ابوعمر والکندی[2]

(نام)　مستجاب الدعوۃ، ناصح اور بڑے ثواب کی جستجو میں رہنے والے تھے، نام زاذان ابوعمر والکندی تھا۔

۵۳۱۴- **بدنیتی کا وبال**...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے عبداللہ بن محمد بن النعمان، ابونعیم جبکہ ابوبکر الطلحی نے ابوحصین اور ابوعبداللہ بن ابی عروبہ سے اور ان دونوں نے احمد بن یونس سفیان ثوری، اور زواقد کی سند سے بیان کیا کہ زاذان نے فرمایا کہ جس نے اس نیت سے قرآن کریم کی تلاوت کی کہ لوگوں سے مال حاصل کرے تو وہ قیامت میں اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر بالکل گوشت نہ ہوگا۔

۵۳۱۵- **تقویٰ کا انعام**...... ہم سے عبداللہ بن محمد بن جعفر نے محمد بن محمد بن سلیمان الھروی، یحییٰ بن السری، ابومحمد الضریر، اور ابن نمیر کی سند سے بیان کیا، فرمایا کہ ایک مرتبہ زاذان نے دعا مانگی کہ اے میرے اللہ! مجھے بھوک لگی ہے ابھی یہ کہا ہی تھا کہ روشندان سے ایک چکی کی مانند روٹی ان کی گود میں آ گری۔

۵۳۱۶- **کاروبار کا طریقہ**...... ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق محمد بن محمد بن خلف، اسحٰق بن منصور سلولی، محمد بن طلحہ اور محمد بن جحادۃ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ زاذان کھردرا کپڑا بیچا کرتے تھے لہٰذا جب کوئی گاہک آتا تو اسے اس کا وہ کنارہ دکھاتے جو خراب ہوتا اور اس سے ایک ہی سودہ کرتے یعنی نہایت سستا بیچ دیتے۔

۵۳۱۷- ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ھاشم بن القاسم، مبارک بن سعید اور سالم بن ابی حفصہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ زاذان کپڑا بیچا کرتے تھے سو جب کپڑا پیش کرتے تو اس کا جو حصہ خراب ہوتا ہاتھ میں پکڑتے۔

۵۳۱۸- **خشوع کی کیفیت**...... ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق سوار العنبری، عبداللہ بن داود، علی بن صالح زبید کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے زاذان کو نماز پڑھتے دیکھا یوں لگ رہا تھا جیسے ایک تنا ہو جسے زمین میں گڑھا کھود کر گاڑ دیا گیا ہو۔

۵۳۱۹- **عید کے دن**...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن علی عن بن الجارود، ابوسعید الاشج، عبداللہ بن ادریس، ان کے والد، عبیداللہ بن ابی کثیر کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ زاذان عید کے دن مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے تکبیر کہتے ہوئے اور اللہ کا ذکر کرتے ہوئے عیدگاہ پہنچے۔

۵۳۲۰- **مفلس دین کون؟**...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن یحییٰ بن مندہ، نصر بن علی، ابواحمد الزبیری، قاسم بن حبیب اور عیزار بن عمرولہ۔ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں عید کے دن زاذان کے ساتھ جبان کی طرف گیا تو ان کی نظر حجاج کے پردوں پر پڑی جو ہوا

---

[1] سنن الترمذی ۲۹۲۶، ۲۹۱۹، ۲۷۳۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۶۸. ومسند الامام أحمد ۱/۴۴۴، وفتح الباری ۱/۲۱۳.

[2] طبقات ابن سعد ۶/۱۷۸. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۱۴۵۵. والجرح ۳/۲۷۸۱. وتاریخ بغداد ۸/۴۸۷. والجمع ۱/۱۵۲. وسیر النبلاء ۴/۲۸۰. والکاشف ۱/۳۱۶، ومیزان الاعتدال ۲/ت ۲۸۱۷. وتھذیب الکمال ۱۹۴۵. (۹/۲۶۳)

سے اڑ رہے تھے اس کو دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ مفلس ہے میں نے کہا آپ یہ بات کر رہے ہیں حالانکہ اس کے پاس اتنا مال ہے آپ نے فرمایا وہ دین کے لحاظ سے مفلس ہے۔

۵۳۲۱- آیت کی تفسیر ...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے عبدالرحمن بن محمد بن سلم، عیاد بن السری، ابو معاویہ، وکیع، علاء بن عبدالکریم اور ابو کرمۃ کی سند سے بیان کیا کہ فرمایا زاذان نے اس آیت ''اور ظالمون کے لئے اس کے سوا اور عذاب بھی ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے'' (سورۃ الطور آیت: ۴۷) کی تفسیر میں فرمایا کہ یہاں عذاب سے مراد عذاب قبر ہے۔

مسند روایات. ...... انہی زاذان نے حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت جریر بن عبداللہ البجلی حضرت سلمان فارسی، حضرت براء بن عازب اور دیگر صحابۂ کرامؓ سے مسند روایات بیان فرمائیں ہیں۔

۵۳۲۲- بالوں سے دشمنی ...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، حماد بن سلمہ، عطاء بن ابی السائب اور زاذان کی سند سے بیان کیا، زاذان حضرت علیؓ سے روایت فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جنابت کا غسل کرتے ہوئے اگر کسی کا ایک بال بھی خشک رہ گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایسا ایسا معاملہ فرمائیں گے پھر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اس لئے میں نے اپنے سر سے دشمنی کر لی ہے یا سر کی جگہ بالوں کا لفظ ارشاد فرمایا آپؓ اپنے بالوں کو کاٹا کرتے تھے۔[1]

یہ حدیث غریب ہے اس میں حماد کا عطا سے تفرد ہے۔ یحیٰ بن سعید القطان نے بھی اسی طرح حماد سے روایت کیا ہے۔

۵۳۲۳- بال نہ رکھنے کی وجہ ...... ہم سے ابو عمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان محمد ...... یحیٰ بن حماد بن سلمہ، عطاء بن السائب عن زاذان کی سند سے بیان کیا ہے فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر بال کے ساتھ جنابت ہوتی ہے اسی لئے میں نے اپنے سر سے دشمنی کر لی ہے۔[2]

۵۳۲۴- پانی پینے کا طریقہ ...... ہم سے ابو عمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، قتیبہ بن سعید، خالد، عطاء میسرہ اور زاذان سے بیان کیا ہے فرمایا کہ حضرت علیؓ نے کھڑے ہو کر پانی پیا اور فرمایا کہ اگر میں کھڑے ہو کر پانی پی رہا ہوں تو میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو کھڑے ہو کر پانی پیتے دیکھا، اور اگر میں بیٹھ کر پیوں تو میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو بیٹھ کر پانی پیتے دیکھا ہے۔

۵۳۲۵- درود شریف کی وصولی ...... ہم سے احمد بن جعفر بن معبد نے ابوبکر بن نعمان، جبکہ ثوری نے عبداللہ بن السائب اور زاذان کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے مقرر ہیں جو زمین میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔[3]

علی بن الازھر اور محمد بن زیاد نے بھی فضیل سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور ثوری سے ایک جماعت نے بھی یہ حدیث روایت کی ہیں۔

۵۳۲۶- ہم سے احمد بن اسحٰق نے محمد بن علی الخزاعی، محمد بن کثیر، سفیان عبداللہ بن السائب اور زاذان سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۲/۸۱. ونصب الرایة ۱/۷۹.

۲۔ السنن الکبری للبیهقی ۱/۱۷۵. ومشکاة المصابیح ۴۴۳. وتلخیص الحبیر ۱/۱۴۲. وشرح السنة ۲/۱۸. والمصنف لعبد الرزاق ۱۰۰۲. واتحاف السادة المتقین ۲/۳۸۰، ۳۸۱، ۴۰۸. وکشف الخفا ۱/۳۵۳.

۳۔ مسند الامام احمد ۱/۴۵۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۷۱. واتحاف السادة المتقین ۱/۲۴۰، ۲۴۱.

اور ابو اسحق الفزاری نے اعمش اور عبداللہ بن السائب سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۳۲۷-قرض کی مذمت...... ہم سے ابوبکر الطلحی نے حسین بن جعفر القتات منجاب بن الحارث، شریک، اعمش، عبداللہ بن السائب عن زاذان کی سند سے بیان کیا انھوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں قتال کرنا قیامت کے دن تمام خطاؤں کو دور کردے گا علاوہ قرض کے، ایک شخص کو قیامت کے دن لایا جائے گا (اگر چہ وہ فی سبیل اللہ شہید ہوا ہوگا) اور اس سے کہا جائے گا کہ اپنی امانت ادا کر۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں اس پر قادر نہیں ہوں میرے پاس دنیا تھی ہی نہیں۔ فرمایا پھر اس سے کہا جائے گا کہ اس کو ھاویہ کی طرف لے جاؤ کیا ہی بری ہے وہ ماں جس نے اس کو پیدا کیا اور کیا ہی بری ہے وہ تربیت کرنے والی جس نے اس کی تربیت کی پھر اس کو ھاویہ میں پھینک دیا جائے گا اور یہ اس میں گرتا رہے گا یہاں تک کہ اس کی گہرائی میں جا پہنچے گا۔

پھر فرمایا کہ اس کی امانت کو مثالی صورت دی جائے گی جسے وہ تھام لے گا اور اسے لے چڑھنا شروع ہوگا یہاں تک کہ جب وہ سمجھے گا کہ گر پڑے گی اور یہ بھی اس کے ساتھ گر پڑے گا اور ہمیشہ گرتا رہے گا (یعنی یہ سلسلہ ہمیشہ چلتا رہے گا)

امانت کا مصداق...... پھر فرمایا کہ امانت پر ہر چیز میں ہے وضو بھی امانت ہے، روزہ بھی امانت ہے، غسل جنابت بھی امانت ہے۔ اور امانت کا سب سے صحیح مصداق ودیعت شدہ چیز ہے زاذان کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت براء بن عازبؓ سے ملا اور عرض کیا کہ کیا آپ نے سنا آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کیا فرماتے ہیں اور میں نے تفصیل ان کو سنائی، تو حضرت براءؓ نے فرمایا کہ انھوں نے سچ کہا، کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک نہیں سنا کہ" خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو" (سورۃ النساء:۵۸)

اسحق بن یوسف الازرق نے شریک سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

۵۳۲۸-فضیلت جہاد...... ہم سے سلیمان بن احمد نے جعفر بن احمد بن سنان، تمیم بن المنتصر، اسحق الازرق، شریک الاعمش، عبداللہ بن السائب عن زاذان کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا انھوں نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں قتل (کرنا یا ہونا) تمام گناہوں کو دھو دیتا ہے۔ یا فرمایا ہر چیز کو دور کر دیتا ہے علاوہ امانت کے اور روزہ بھی امانت ہے۔ گفتگو بھی امانت ہے اور امانت کا سب سے صحیح مصداق وہ مال (ودیعت) ہے جو کسی کے پاس رکھوایا گیا ہو!

شریک کہتے ہیں کہ ایسی ہی روایت عیاش العامری نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔

۵۳۲۹-حقوق کی اہمیت...... ہم سے عبداللہ بن احمد نے احمد، جعفر بن محمد بن الحسن، جبکہ محمد بن علی نے ابوالعباس بن قتیبہ بن الرملی سے اور ان دونوں نے یزید بن وہب، عیسیٰ بن یونس، ھارون بن وکیع کی سند سے روایت کیا فرماتے ہیں میں نے سنا زاذان کہہ رہے تھے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ مجلس میں ریشم اور یمنی چادریں بیچنے والے لوگ مجھ سے آگے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ اے ابوعبداللہ! چونکہ میں ایک عجمی شخص ہوں اس لئے مجھے آپ نے پیچھے رکھا اور ان لوگوں کو آگے بٹھایا۔ آپؓ نے فرمایا کہ آگے آجاؤ۔ تو میں آگے بڑھا یہاں تک کہ میرے اور آپؓ کے درمیان اور کوئی نہ رہا تو حضرت عبداللہ

ا۔ صحیح مسلم، کتاب الامارة باب ۱۲۱. ومجمع الزوائد ۲۹۲/۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۷۰/۱۰. وسنن الترمذی ۱۶۳۰. والسنن الکبری للبیهقی ۲۵/۹.

بن مسعودؓ نے فرمایا کہ (قیامت کے دن) غلام یا باندی کا ہاتھ پکڑ کر (میدان حشر میں) سب لوگوں کے سامنے لایا جائے گا اور پھر پکارا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں ہے سو اگر کسی کا حق اس نے دینا ہو تو لینے والا وصول کر لے۔ یہ سن کر (کوئی) عورت خوش ہو گی کہ وہ اپنے بیٹے سے یا اپنے بھائی سے یا اپنے باپ سے یا اپنے شوہر سے اپنا حق وصول کر لے گی۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''پھر جب صور پھونکا جائے گا تو ان میں قرابتیں رہیں گی اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے'' (المؤمن ۱۰۱) چنانچہ اللہ تعالیٰ بندے سے فرمائیں گے ان لوگوں کو ان کے حقوق دے۔ وہ بندہ عرض کرے گا کہ اے میرے رب، دنیا تو فنا ہو چکی اب میں کہاں سے ان لوگوں کو ان کا حق دوں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے کہ اس کے نیک اعمال لے لو اور جس کا جتنا مطالبہ ہے اسے اتنے ہی نیک اعمال دے دو، سو اگر یہ اللہ کا نیک بندہ ہوا تو اس کی نیکیاں ایک رائی کے دانے کے برابر بچ جائیں گی جن کو اللہ تعالیٰ بڑھا دیں گے اور یہ شخص جنت میں داخل ہو جائے گا۔ پھر آپؓ نے یہ آیت تلاوت کی ''خدا کسی کی ذرا بھی حق تلفی نہیں کرتا اور اگر نیکی کی ہوگی تو اس کو دو چند کر دے گا اور اپنے ہاں سے اجر عظیم بخشے گا۔ (النساء: ۴۰)

اور اگر وہ بد بخت بندہ تھا تو فرشتے عرض کریں گے کہ اے اللہ اس کی نیکیاں تو ختم ہو گئیں جبکہ مطالبہ کرنے والے لوگ تو ابھی باقی ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے کہ ان طلب گاروں کے بدلے اعمال لے کر اس شخص کے برے اعمال میں شامل کر دو اور اس کو ایسا تھپڑ مارو جو اسے جہنم میں گرا دے۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ھارون بن ابی وکیع یہ وہی ہیں جو دس سال کہتے تھے۔ زاذان ان سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور یحییٰ بن زکریا انصاری نے بھی ان سے یہ روایت مختصراً مرفوعاً روایت کی ہے۔

۵۳۳۰- والدین کے حقوق...... ہم سے سلیمان بن احمد نے احمد بن عمرو البزار، عمرو بن مخلد، یحییٰ بن زکریا انصاری، ھارون بن عشرۃ اور زاذان کی سند سے روایت کی ہے زاذان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو وہاں ریشم اور دیباج بیچنے والے آگے بیٹھے ہوئے تھے، میں نے عرض کیا کہ آپ نے ان لوگوں کو آگے بٹھا رکھا ہے اور مجھے پیچھے، آپؓ نے فرمایا آگے آ جاؤ پھر مجھے اپنے قریب چٹائی پر بٹھایا اور فرمایا میں نے سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا والدین کا اولاد پر قرض ہوتا ہے چنانچہ قیامت کے دن وہ اس کے پیچھے لگ جائیں گے وہ کہے گا کہ میں آپ کا بیٹا ہوں تو ان کو ان کے حق سے بھی زیادہ دیا جائے گا۔[1]

اس روایت میں یحییٰ متفرد ہے اور وہ ابن ابی الحواجب کے نام سے مشہور ہیں۔

۵۳۳۱- مسلمانوں کی قبریں...... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، شریک، عثمان، عمیر ابی الیقظان، زاذان، اور جریر کی سند سے بیان کیا ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا لحد (بغلی قبر) ہمارے لئے ہے اور شق (عام سیدھی قبر) ہمارے علاوہ دوسروں کے لئے ہے ابی الیقظان سے سفیان ثوری عمرو بن قیس الملائی حجاج بن ارطاۃ ابوحمزہ الثمالی اور قیس بن الربیع نے روایت کی ہے اور ابوخباب نے زاذان سے مرفوعاً روایت کی ہے۔[2]

۵۳۳۲- اطاعت کی فضیلت...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، اسحٰق الازرق، خباب، زاذان کی سند سے

---

[1] المعجم الكبير للطبراني ۱۰/ ۲۷۰. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۳۵۵. الترغيب والترهيب ۴/ ۴۰۵.

[2] سنن أبي داؤد، كتاب الجنائز باب ۶۵. وسنن الترمذي ۱۰۴۵. وسنن النسائي ۴/ ۸۰. وسنن ابن ماجة ۱۵۵۵،۱۵۵۴. ومسند الإمام أحمد ۴/ ۳۵۷. والسنن الكبرى للبيهقي ۳/ ۴۰۸. والمعجم الكبير للطبراني ۲/ ۳۶۰، ۳۲۷/ ۲. والمصنف ابن أبي شيبة ۳/ ۳۲۳. ومشكاة المصابيح ۱۷۰۱، ۱۷۰۲. وطبقات ابن سعد ۲،۲، ۷۴.

حضرت جریر بن عبداللہ البجلیؓ سے روایت کی ہے فرمایا کہ ہم جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے جب ہم مدینہ سے باہر نکلے تو ایک سوار ہمیں اپنی طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ سوار تمہاری ہی طرف آ رہا تھا۔ پھر فرمایا کہ وہ سوار ہم تک آ پہنچا اور ہمیں سلام کیا ہم نے جواب دیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کہاں سے آ رہے ہو؟ عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کے لئے آیا ہوں فرمایا تم ٹھیک جگہ پہنچے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کہ ''تو گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، اور تو نماز ادا کرے اور زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے۔ اس نے عرض کیا کہ میں اقرار کرتا ہوں (یہ کہہ کر وہ روانہ ہو گیا) اس کے اونٹ کا پیر کسی جال میں پھنس گیا اور اونٹ گر پڑا وہ شخص بھی اونٹ سے گرا اور سر کے بل گرا، گرتے ہی اس کا انتقال ہو گیا یہ دیکھ کر جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ یہ سنتے ہی حضرت عمار بن یاسر اور حضرت حذیفہؓ الیمان لپکے لیکن رسول اللہ ﷺ نے انھیں بٹھا دیا۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس شخص کا انتقال ہو گیا ہے لیکن جناب رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کی طرف توجہ نہ دی اور ان دونوں نے فرمایا کہ کیا تم دونوں نے دیکھا نہیں کہ میں نے اس شخص سے اعراض کیا ہے کیونکہ میں نے دو فرشتوں کو دیکھا جو اس کے منہ میں جنت کے پھل ڈال رہے تھے تو مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ شخص بھوکا بھی تھا۔

''پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ شخص ان لوگوں میں سے جن کے بارے میں اللہ عزوجل نے فرمایا ہے: جو لوگ یقین لے آئے اور انہوں نے نہیں ملا دیا اپنے یقین میں کوئی نقصان انہی کے واسطے ہے دلجمعی اور وہی ہیں سیدھی راہ پر۔''

(سورۃ الانعام آیت: ۸۲)

فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کو دیکھو، تو ہم اسے اٹھا کر پانی کے پاس لے گئے اور غسل دیا اور خوشبو لگائی، کفن پہنایا اور قبر کی طرف لے گئے۔ اتنے میں جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور قبر کی ایک جانب تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ لحد (یعنی بغلی قبر) بنانا شق نہ بنانا کیونکہ لحد ہمارے لئے ہے اور شق ہمارے علاوہ دوسروں کے لئے۔

۵۳۳۳- **بلند درجہ کی خواہش** ...... ہم سے محمد بن احمد بن الحسن بن علی بن الولید العولیس، خلف بن عبدالحمید بن عبدالرحمٰن السرخسی، عبدالغفور بن سعد الانصاری، ابوھاشم الرمانی، زاذان کی سند سے حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ بھی یہ چاہتا ہو کہ دنیا میں اس کا درجہ بلند ہو اور پھر نفس الامر میں بھی اس کا درجہ بلند ہو جائے تو اللہ تعالیٰ آخرت میں بھی اس کا درجہ بلند فرماتے ہیں، جو اس دنیاوی درجے سے زیادہ بڑا اور وسیع ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ ''دیکھو ہم نے کس طرح بعض کو بعض پر فضیلت بخشی ہے اور آخرت درجات کے اعتبار سے بہت بڑی ہے اور فضیلت کے اعتبار سے بھی۔ (سورۃ الاسراء آیت: ۲۱)[1]

۵۳۳۴- **انکساری اختیار کرو** ...... ہم سے محمد بن احمد بن الحسن نے حسن بن علی بن الولید، خلف بن عبدالحمید، عبدالغفور، ابوھاشم اور زاذان کی سند سے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت فرمایا، فرماتی ہیں کہ میں ایک مسکین عورت کے پاس گئی اس کے پاس کوئی چیز تھی جو وہ مجھے ھدیہ کر رہی تھی تو میں نے اس سے ھدیہ قبول کرنا مناسب نہ سمجھا کہ یہ خود کیا کرے گی تو جناب نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا کہ تم نے اس کا ھدیہ کیوں نہ قبول کیا اور اس کے بدلے میں اس سے عمدہ چیز کیوں نہ دی؟ میرا خیال ہے کہ تم نے اسے حقیر سمجھا، اے عائشہ! تواضع اور انکساری اختیار کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تواضع کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں اور تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

یہ حدیث زاذان اور ابوھاشم سے غریب ہے، ابوھاشم کا نام یحییٰ بن دینار الواسطی ہے، ہم نے سے صرف خلف عن عبدالغفور کی

---

[1] الاحادیث الضعیفۃ ۳۴۴۔

۲۷۲۔ ابوعبید بن عبداللہ بن مسعود[1]

تعارف ایک اور شخصیت جو ہر وقت ذکر وشکر میں مشغول رہتی تھی حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعودؓ کی تھی۔

۵۳۳۵-فضیلت ذکر...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، جریر منصور، ھلال کی سند سے ابوعبیدہ سے روایت کیا فرمایا کہ جب تک بندے کا دل ذکر میں مشغول رہتا ہے تو وہ نماز ہی میں رہتا ہے اگر چہ وہ بازار میں ہی کیوں نہ ہو اور اگر وہ ہونٹ بھی ہلائے (یعنی زبان سے بھی ذکر کرے) تو یہ بہت بڑی (عمدہ بات) ہے

۵۳۳۶-اللہ اکبر کا اجر...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد وہب بن بقیہ خالد اور ابوسنان کی سند سے ابوعبیدہ سے روایت کیا فرمایا کہ اگر ایک شخص راستے کے ایک طرف کپڑا ڈال کر بیٹھ جائے اور ہر آنے جانے والے کو ایک دینار دے اور دوسری طرف ایک شخص ہو جو تکبیر کہتا ہو تو تکبیر کہنے والے کا اجر بہت زیادہ ہے۔

۵۳۳۷-شان غفاریت ...... ہم سے سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابواسحٰق اور ابو عبیدہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک شخص سجدے میں تھا دوسرا اس کے پاس سے گزرا، گزرنے والے نے سجدہ کرنے والے شخص کی گدی پر پیر رکھا، اس شخص نے کہا کیا تو میری گردن کو روندتا ہے حالانکہ میں سجدے میں ہوں خدا کی قسم اللہ تیری یہ حرکت کبھی معاف نہ فرمائے گا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو مجھ سے بھی بڑا بن گیا سن کہ بے شک میں نے اس کو معاف کر دیا۔
شعبہ نے ابواسحٰق سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔

۵۳۳۸-زبان پر قابو...... ہم سے سلیمان نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابواسحٰق، اور ابوعبیدہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جب تم اپنے مسلمان بھائی کو گناہ میں ملوث ہوتے دیکھو تو یہ کہہ کر اس کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنو کہ اے اللہ! اسے رسوا کر دے، اے اللہ اس پر لعنت فرما۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو، کیونکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھی اس وقت تک کسی کے بارے میں کچھ نہ کہتے تھے جب تک ہمیں یہ معلوم نہ ہو جائے کہ کس حال میں اس کی موت واقع ہوئی ہے لہٰذا اگر اس کا خاتمہ بھلائی پر ہوتا تو ہم سمجھ جاتے کہ وہ بھلی جگہ پہنچ گیا اور اگر اس کا خاتمہ برائی پر ہوتا تو ہم اس کے بارے میں خوف زدہ ہو جاتے۔

۵۳۳۹-اللہ تعالیٰ کن سے خوش ہوتا ہے...... ہم سے سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابواسحٰق اور ابوعبیدہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا دو آدمیوں سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں ایک تو وہ جس کے پاس اپنے ساتھیوں کے گھوڑوں جیسا اچھا گھوڑا ہو پھر دشمن کے ساتھ ان کی مڈبھیڑ ہو اور مسلمان شکست کھانے لگیں لیکن وہ ثابت قدم رہے اگر قتل ہو تو شہید ہوگا اس شخص پر اللہ فخریہ خوش ہوتے ہیں اور دوسرا وہ شخص جو رات کو خدا کے حضور کھڑا ہو اور کسی کو علم نہ ہو اچھی طرح وضو کرے اور نبی ﷺ پر درود بھیجے اللہ کی حمد کرے اور قرآن پڑھے تو اس پر بھی اللہ خوش ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں دیکھو میرے بندے کو میرے سوا کوئی نہیں دیکھ رہا ہے۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۶/ ۲۱۰. والتاریخ الکبیر ۹/ت ۴۴۷. والجرح ۹/ت ۱۳۵۵. وتھذیب التھذیب ۵/ ۷۵ وتھذیب الکمال ۳۰۵۱. (۲۱/ ۱۴)

۵۲۴۳-سرکش کی سزا...... عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، اسرائیل، ابوعبیدہ فرماتے ہیں کسی سرکش نے کہا میں مغرور دیکھ کر رہوں گا کہ آسمان میں کون ہے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی ضعیف ترین مخلوق (مچھر) کو اس پر مسلط فرمادیا چنانچہ وہ اس کے ناک کے ذریعے اس کے دماغ میں چلی گئی تکلیف کی شدت میں وہ لوگوں کو کہنے لگا مجھے سر پر مارو خوب مارو حتی کہ اس کا دماغ پھٹ گیا اور وہ مر گیا۔

۵۲۴۳-ابوعبیدہ کی عاجزی...... ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عن ابیہ، عفان، ابو ہلال، قتادہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوعبیدہ فرمایا کرتے تھے گورا کالا عجمی عربی ہر ایسا شخص جو مجھ سے تقویٰ کی وجہ سے افضل ہو، میں چاہتا ہوں کہ اس کی کھال بن جاؤں۔

۵۲۴۴-بھلائی کا انجام...... سلیمان بن احمد، اسحق بن ابراہیم، عن عبدالرزاق، عن معمر، عن عبدالکریم، عن ابی عبیدہ کی سند سے مروی ہے کہ سعید بن زیدؓ نے ابن مسعودؓ کو فرمایا اے ابوعبدالرحمٰن رسول اللہ ﷺ وفات پاچکے ہیں اب وہ کہاں ہیں؟ ابن مسعودؓ نے فرمایا وہ جنت میں ہیں۔ سعید بن زید نے عرض کیا پھر ابوبکرؓ وفات پا گئے وہ کہاں ہیں؟ فرمایا! وہ خدا کے بڑے برگزیدہ اور ہر خیر کے طالب تھے (ظاہر ہے وہ بھی جنت میں ہوں گے) عرض کیا حضرت عمرؓ وفات پا گئے وہ کہاں ہیں؟ فرمایا جب صالحین کا ذکر خیر ہو تو عمرؓ فاروق بن الخطاب کو مبارک ہو (ظاہر ہے کہ وہ بھی جنت میں ہوں گے)

۵۲۴۴-عادل قاضی...... عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سھل، عبداللہ بن محمد عبسی، اسامہ، مسعر، ربیع بن ابی راشد سے مروی ہے کہ میں نے ابوعبیدہ کو فرماتے ہوئے سنا درست فیصلوں سے خدا کی طرف سے سکینہ نازل ہوتی ہے اور ظالمانہ فیصلوں سے خدا کی بارگاہ میں ضعیفوں کی آہیں پہنچتی ہیں۔

۵۲۴۴-ابومحمد بن حیان، محمد بن علی بن جارود، ابوسعید اشج، ابوخالد احمر، عمر بن قیس، عطیہ کی سند سے مروی ہے ابوعبیدہ نے فرمایا خدا کا فرمان "فسوف یلقون غیا" سے مراد جہنم کی ایک نہر ہے۔ سورۂ مریم (۵۹)

۵۲۴۵-عذاب قبر...... ہم سے ابومحمد نے ابویحییٰ رازی، ھناد، شریک، ابواسحق اور براء کی سند سے بیان کیا کہ ابوعبیدہ نے سورہ سجدہ کی آیت ۲۱۔ "ولنذیقنھم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر" کی تفسیر میں فرمایا کہ عذاب ادنی سے مراد قبر کا عذاب ہے۔

۵۲۴۶-جہنم کی وادی...... ہم سے محمد بن احمد بن الحسن نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحق اور ابو عبیدہ کی سند سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فسوف یلقون غیا کی تفسیر میں فرمایا کہ غی جہنم میں ایک وادی ہے جس کا کھانا نہایت خبیث ہے اور وہ بہت گہری وادی ہے۔

۵۲۴۷-صفت رحیمیت...... ہم سے سلیمان بن احمد نے عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، ابویوسف القریابی، سفیان، عبدالکریم اور ابوعبیدہ کی سند سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ "ان ابراہیم لاواہ حلیم" (سورہ توبہ آیت ۱۱۴) کی تفسیر میں فرمایا کہ یہاں اواہ سے مراد رحیم ہے۔

۵۲۴۸-قلیل جماعت...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، ابواسحق کی سند سے بیان

کیا کہ ابوعبیدۃ نے ''ان ھولاء الشرذمۃ قلیلون'' (الشعراء.....۵۴) کی تفسیر میں فرمایا کہ ان لوگوں کی تعداد چھ لاکھ ستر ہزار تھی۔

مسند روایات:......ابوعبیدۃ نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مسند روایات بیان کی ہیں۔

۵۳۴۹-قضاء نمازیں ......ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب اور ابو داؤد، جبکہ فاروق الخطابی نے ابومسلم حجاج بن نصیر، ہشام بن ابی الزبیر، نافع بن جبیر، ان کے والد جبیر اور ابوعبیدۃ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت بیان کی فرمایا کہ مشرکوں کے ساتھ ایک معرکے میں ہم سے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں چھوٹ گئیں تو جناب نبی کریم ﷺ نے حضرت بلالؓ کو حکم فرمایا کہ اذان دیں اور اقامت کہیں چنانچہ انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی تو ہم نے ظہر کی نماز ادا کی، پھر انہوں نے اقامت کہی تو ہم نے عصر کی نماز ادا کی پھر انہوں نے اقامت کہی تو ہم نے مغرب کی نماز ادا کی پھر انہوں نے اقامت کہی اور ہم نے عشاء کی نماز پڑھی پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت دنیا میں تمہارے علاوہ کوئی جماعت نہیں جو اللہ کا ذکر کر رہی ہو۔

۵۳۵۰-سانپ کے شر سے حفاظت ......ہم سے ابوبکر الطلحی نے عبد بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، ابن جریج، مجاہد اور ابوعبیدہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ہم یوم عرفہ کی رات (یعنی یوم عرفہ سے پہلے) مسجد خیف میں جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک سانپ دکھائی دیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو قتل کر دو وہ سانپ ایک پتھر سوراخ میں داخل ہو گیا، ہم کھجور کی ایک جلتی ہوئی شاخ لے کر آئے اور اس پتھر کو ہٹا دیا لیکن وہ سانپ نہ ملا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ سانپ تمہارے شر سے بچ گیا جیسے تم اس کے شر سے بچ گئے۔[1]

ابن ابی زبیر کی نافع سے روایت میں ہشام منفرد ہے اور ابوزبیر کی مجاہد سے روایت میں ابن جریج منفرد ہے۔

۵۳۵۱-قیدیوں کے بارے میں مشورہ ......ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن نضر، معاویہ بن عمرو، زائدہ جبکہ احمد بن جعفر بن حمدان نے عبیداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، معاویہ اور ابواحمد محمد بن احمد اور سلیمان بن احمد نے ابوخلیفہ، ابوالولید الطیالسی جریر بن حازم، اعمش، عمرو بن مرہ اور ابوعبیدہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جنگ بدر میں جناب رسول اکرم ﷺ قیدیوں کے بارے میں صحابہ کرامؓ سے مشورہ طلب فرمایا کہ آپ لوگوں کی کیا رائے ہے؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا یا رسول اللہ! ان لوگوں نے آپ کو جھٹلایا۔ آپ کو نکالا، ان کی گردنیں اڑا دیں، حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! آپ ایک ایسی وادی میں ہیں جہاں لکڑیاں بہت ہیں، زبردست آگ بھڑکا کر اس میں ان لوگوں کو ڈال دیجئے۔ حضرت عباسؓ نے فرمایا اللہ تمہاری رشتے داری ختم کرے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا یا رسول اللہ! یہ آپ ہی کا خاندان ہے آپ ہی کی قوم اور رشتے دار ہیں ان کو معاف فرما دیں عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کی وجہ سے ان میں سے بہت سے لوگوں کو آگ سے بچالیں گے۔

فرماتے ہیں کہ پھر جناب رسول اللہ ﷺ اپنے حجرے میں داخل ہوئے، اور ادھر یہ گفتگو شروع ہو گئی کہ کوئی حضرت ابوبکر صدیقؓ کے قول کو ترجیح دے رہا تھا اور کوئی حضرت عمرؓ کے قول کو۔ اتنے میں آپ ﷺ واپس باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ان دونوں افراد کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے ان کی مثال ان کے ان بھائیوں کی سی ہے جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں حضرت نوح علیہ السلام

۱۔ صحیح البخاری ۳/۱۷، ۴/۱۵۷، ۶/۲۰۴، ۲۰۵. و مسند الامام احمد ۱/۴۲۲، ۴۲۸. والسنن الکبریٰ للبیہقی ۵/۲۱۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷. وفتح الباری ۴/۳۵، ۸/۶۸۵. والدر المنثور ۶/۳۰۲.

نے فرمایا'' اور نوح نے دعا کی کہ میرے پروردگار کسی کافر کو روئے زمین پر بسا نہ رہنے دے'' (النوح، آیت ۲۶) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا'' اے میرے پروردگار ان کے مال کو برباد کردے اور ان کے دلوں کو سخت کردے'' (یونس ۸۸) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے پروردگار انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے سو جس شخص نے میرا کہا مانا وہ میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو تو بخشنے والا مہربان ہے'' (ابراہیم: ۳۶) اور میں لوگوں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں جو کچھ ان میں ہے تا کہ وہ نرم سے نرم ہو جائے اور تمہارے اندر فقر اور ناداری ہے لہٰذا ان میں سے کوئی بھی فدیہ دیئے بغیر یا گردن کٹوائے بغیر نہ بچے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا'' علاوہ سہیل بن بیضاء'' کے کیونکہ میں نے سنا تھا کہ وہ اچھے الفاظ میں اسلام کا ذکر کرتا ہے، یہ سنتے ہی رسول اکرم ﷺ اچانک خاموش ہو گئے اور میں آسمان کی طرف دیکھنے لگا کہ کب مجھ پر پتھر برستے ہیں کیونکہ میں جناب نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک بات کر دی ہے لیکن آپ ﷺ نے بھی فرمایا کہ علاوہ ''سہیل بن بیضاء کے''

یہ حدیث ابو عبیدہ کے طریق سے غریب ہے ان سے عمرو بن مرہؒ کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی۔

۵۳۵۲- ابو جہل کا قتل ...... ہم سے ابوبکر الطلحی نے ابو حصین الوادعی، یحییٰ الحمانی، شریک، ابو اسحٰق اور ابو عبیدہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ میں جنگ بدر کے دن جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے ابو جہل کو قتل کر دیا، تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ قسم اس اللہ کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں کیا تم نے اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا قسم اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں میں نے ہی اسے قتل کیا ہے۔ یہ سن کر نہایت خوشی سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ چلو اس کے پاس۔ فرمایا کہ پھر میں آپ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوا اور ہم اس کے سر پر جا کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے تجھے رسوا کیا، یہ اس امت کا فرعون ہے اس کو گھسیٹ کر کنویں تک لے جاؤ۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ) فرماتے ہیں کہ میں نے اسے اپنی تلوار سے مارا تھا ابھی تک تلوار صاف نہ کی تھی چنانچہ میں نے اس کی تلوار کے ساتھ اس کو قتل کر دیا۔ آپ ﷺ نے اس کا سامان مجھے عطا فرمایا۔

سفیان ثوری، زہیر اور اسرائیل نے ابی النجاہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۳۵۳- آگ سے نجات...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ھیثم، العوام محمد بن ابی محمد (حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ غلام) ابو عبیدۃ بن عبداللہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ'' کوئی بھی مسلمان جس کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے انتقال کر چکے ہوں وہ اس کو آگ سے بچانے کے مضبوط قلعہ بن جائیں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اگر دو ہوں تو؟ فرمایا اگر چہ دو ہی کیوں نہ ہوں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے تو دو ہی بچے فوت ہوئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اگر چہ دو ہی کیوں نہ ہوں (یعنی دو بھی آگ سے بچانے کا ذریعہ ہوں گے) سید القراء ابو المنذر حضرت ابی بن کعبؓ نے عرض کیا میرا تو ایک ہی بچہ فوت ہوا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر چہ ایک ہی کیوں نہ ہو۔ اور فرمایا کہ یہ تو پہلے صدمے کے وقت ہے۔[1]

۱۔ مسند الامام أحمد ۱/۳۷۵، ۵/۱۵۳، ۱۶۴، ۲/ ۴۳۱. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۳/۳۵۳. والأدب المفرد للبخاری ۱۴۹. ومجمع الزوائد ۳/۲، ۸، ۱۵. وصحیح ابن حبان ۹۴۹ ۱. ۲۹۰۰ (موارد) والمطالب العالیۃ ۷۹۲. والترغیب والترھیب ۳/۷۷.

۵۳۵۴-اللہ تعالیٰ سے حیا کرو......ہم سے سلیمان بن احمد نے سری بن سہل الجندی نیشاپوری، عبداللہ بن رشید، مجاعۃ بن الزبیر، قتادۃ، عقبۃ بن عبدالغفار اور ابوعبیدۃ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حیا کرو جیسا کہ اس کا حق ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسے نہیں بلکہ جو اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرے جیسا کہ حیا کرنے کا حق ہے تو اسے چاہیے کہ اپنے سر کی اور اس چیز کی حفاظت کرے جو سر میں ہے (یعنی خود کو برے خیالات سے محفوظ رکھے) اور اپنے پیٹ اور جو کچھ اس میں ہے اس کی بھی حفاظت کرے، اور آزمائش اور موت کو یاد کرتا رہے جو آخرت کا طلب گار ہے اسے چاہیے کہ دنیا کی زیب وزینت چھوڑ دے۔ جس نے یہ کام کر لئے تو گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ سے ایسی حیا کی جیسی حیا کرنے کا حق تھا۔[1]

یہ روایت عقبہ اور قتادہ سے غریب ہے ہم نے اسے صرف عبداللہ بن رشید عن مجاعۃ سے لکھا ہے۔

۵۳۵۵-جنگ میں احتیاط ...... ہم سے سلیمان بن احمد نے ابوعبدالملک احمد بن ابراہیم الدمشقی، سلیمان بن عبدالرحمٰن الصلت بن عبدالرحمٰن الزبیری، سفیان ثوری، عبدالرحمٰن بن عبداللہ، قتادۃ، ابومخلد اور ابوعبیدۃ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنا نیزہ دشمن کی طرف سیدھا کرے اور دشمن لا الٰہ الا اللّٰہ پڑھ لے تو اس کو چاہیے کہ اپنا نیزہ اس سے ہٹالے خواہ وہ دشمن کے حلق تک ہی کیوں نہ پہنچ چکا ہو۔[2]

۵۳۵۶-توبہ کا صلہ ......ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، معلیٰ بن اسد کی سند سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کبھی گناہ نہ کیا ہو۔[3]

عبدالکریم سے یہ روایت غریب ہے۔ وہیب کے علاوہ کسی نے معمر سے موصولاً بیان نہیں کی۔

۵۳۵۷-اہل زمین پر رحم ...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، سلام بن قیس، ابو اسحٰق اور ابوعبیدۃ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم زمین والوں پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم کرے گا"۔[4]

۱۔ سنن الترمذی ۲۴۵۸. ومسند الامام أحمد ۱/۳۸۷. والمستدرک ۴/۳۲۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳/۲۴۶. ۱۰/۱۸۸. والصغیر ۱/۱۷۷. وأمالی الشجری ۲/۱۹۷. ومشکاة المصابیح ۱۶۰۸. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۸۴: وکشف الخفا ۱/۱۳۸. واتحاف السادة المتقین ۳/۱۲۱. ۹/۳۲۸، ۳۲۹.

۲۔ الأمالی الشجری ۱/۲۸. وتاریخ ابن عساکر ۶/۴۴۸(تهذیب) والمطالب العالیة ۲۸۴۱. ومجمع الزوائد ۱/۲۵.

۳۔ سنن ابن ماجة ۴۲۵۰. والسنن الکبری للبیهقی ۱۰/۱۵۴. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۰۰. والترغیب والترهیب ۴/۹۷. واتحاف السادة المتقین ۸/۵۰۳. ۵۰۶. ۵۲۵. ۵۸۷. ۹/۶۰۹، ۱۰/۲۲۹. ومشکاة المصابیح ۲۳۶۳. وأمالی الشجری ۱/۱۹۸. والدر المنثور ۱/۲۶۱. وکشف الخفا ۱/۳۵۱. والاحادیث الضعیفة ۶۱۵، ۶۱۶.

۴۔ السنن الکبری للبیهقی ۹/۴۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/۴۰۸. والصغیر ۱/۱۰۱. ۴/۲۴۸. ومجمع الزوائد ۸/۱۸۷. وشرح السنة ۱۳/۳۹. وتاریخ ابن عساکر ۷/۴۳۴. وتاریخ بغداد ۶/۱۴. والترغیب والترهیب ۳/۲۰۲. وکشف الخفا ۱/۱۱۹. والدر المنثور ۳۶.

موسیٰ بن عقبہ نے ابوایوب الافریقی عن ابی اسحٰق سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۲۵۸- ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن محمد الانصاری، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یحییٰ بن عبداللہ بن سالم، موسیٰ بن عقبہ، عبد بن علی، ابی اسحٰق اور ابوعبیدہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا زمین والوں پر رحم کر تجھ پر آسمان والا رحم کرے گا۔[1]

۲۷۳- یزید بن شریک التیمی[2] اور ان کے بیٹے ابراہیم[3]

تقویٰ:

انہی بزرگ صفت لوگوں میں سے یزید بن شریک التیمی اور ان کے صاحبزادے ابراہیم بھی ہیں۔

۵۳۵۹- ہم سے عبداللہ بن محمد اور عبیداللہ بن یعقوب نے اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن عمرو ابن العباس، سعید بن عامر ھمام، لیث بن ابی سلیم، ابراہیم التیمی اپنے والد کی سند سے بیان کیا کہ میں بصرۃ آیا یہاں مجھے بیس ہزار کا فائدہ ہوا لیکن نہ ہی میں اس کثرت کی وجہ سے خوش ہوا اور نہ ہی میں نے واپس جانا مناسب سمجھا کیونکہ میں نے حضرت ابوذر غفاریؓ کا فرمان سنا تھا کہ آپ نے فرمایا وہ شخص جس کے پاس ایک درھم ہے قیامت کے دن اس کا حساب اس شخص کی نسبت آسان ہوگا جس کے پاس دو درھم ہیں۔

سعید بن عامر اس سند کے بارے میں کہتے ہیں کہ انہیں ابراہیم سے یا ان کے بیٹے سے اس کی سند سے مرفوع ہونے کا علم نہیں فرماتے ہیں کہ میں اپنی اھلیہ کے ساتھ اس حال میں بیٹھا ہوں کہ جس حال میں کوئی شخص اپنی اھلیہ کے پاس ہوتا ہے اور موت یاد آجائے تو مجھ سے زیادہ کوئی اس پر قادر نہیں ہوتا کہ آسمان کو چھولے۔

سفیان ثوری نے اعمش اور ابراہیم تیمی عن ابیہ سے روایت کیا ہے۔

۵۳۶۰- **نفس کی مخالفت**...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے ابویحییٰ رازی، ھناذ بن السری، ابومعاویہ، اعمش، ابراہیم تیمی اور ان کے والد کی سند سے بیان کیا کہ وہ بصرہ پہنچے اور وہاں چار ہزار درھم کا غلام خریدا پھر اسے بیچا تو ان کو چار ہزار درھم کا نفع ہوا، میں نے عرض کیا، اے ابا جان اگر آپ بصرہ واپس جاتے اور ایسے ہی غلاموں کی خرید و فروخت کرتے تو آپ کو اور نفع ہوتا، تو انہوں نے فرمایا اے بیٹے تم ایسے کیوں کہتے ہو؟ خدا کی قسم مجھے اس نفع سے کوئی خوشی نہیں ہوئی اور نہ ہی میں نے اپنے نفس میں اس کے اضافے کی خواہش کی۔

۵۳۶۱- **پسندیدہ لقمہ**...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، ھناد بن السری، ابومعاویہ، اعمش اور ابراہیم تیمی کی سند سے بیان کیا کہ ان کے والد چادر اوڑھا کرتے تھے جو ان کے کولہوں تک پہنچی تھی اور سامنے سے سینے تک، میں نے عرض کیا

---

[1] السنن الکبری للبیھقی ۴۱/۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۴۰۸/۲. والصغیر ۱۰۱/۱. ۲۴۸/۴. ومجمع الزوائد ۱۸۷/۸. وشرح السنة ۳۹/۱۳. وتاریخ ابن عساکر ۴۳۴/۷. وتاریخ بغداد ۱۰۳/۶. والترغیب والترھیب ۲۰۲/۳. وکشف الخفا ۱۹/۱ ا. والدر المنثور ۳۶.

[2] طبقات ابن سعد ۱۰۴/۶. والتاریخ الکبیر ۳۲۳۹/۸. والجرح ۹/ت ۱۱۳۷. والجمع ۵۷۴/۲. والکاشف ۳/ت ۲۴۲۳. الاصابة ۹۴۰۲. تهذیب الکمال ۷۰۰۳(۱۶۰/۳۲)

[3] تهذیب الکمال ۲۶۴. (۲۳۲/۲)وتهذیب التهذیب ۱۷۷/۱. والجرح ۱۴۵/۱/۱. وطبقات ابن سعد ۲۸۵/۶.

اے ابا جان۔ اگر آپ اس سے زیادہ بڑی چادر لے لیں تو کیا ہی خوب ہو فرمایا اے بیٹے! تم یہ کیوں کہتے ہو، خدا کی قسم دنیا میں اس لقمے سے زیادہ ناپسندیدہ میرے نزدیک کوئی چیز نہیں جو میں کھاتا ہوں۔

۵۳۶۲-جہنم کا مشاہدہ......ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ اسحق بن موسیٰ الانصاری، اور سفیانؒ بن عیینہ کی سند سے بیان کیا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابراہیم التیمی کو یہ کہتے سنا کہ وہ فرمارہے تھے کہ میں نے اپنے نفس کو عالم مثال میں) جہنم میں دیکھا جو اس کے شعلوں میں جل رہا تھا اور زمہریر کے زقوم نامی پھل کھا رہا تھا اور زمہریر (انتہائی تیز گرم پانی) پی رہا تھا۔ میں نے اپنے نفس سے پوچھا، اے میرے نفس! تجھے کیا چاہیے میں چاہتا ہوں کہ دنیا میں واپس چلا جاؤں اور ایسا عمل کروں جس کی وجہ سے مجھے اس جہنم سے نجات مل جائے۔ پھر میں نے اپنے نفس کو (عالم مثال میں) جنت میں حوروں کے درمیان دیکھا جو خوش تھا اور موٹے باریک ریشم کے کپڑے پہنے ہوئے تھا، میں نے اس سے پوچھا، میرے نفس! تجھے کس چیز کی خواہش ہے اس نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ دنیا میں واپس آ جاؤں اور ایسا عمل کروں جس سے میرے ثواب میں اضافہ ہو میں نے کہا تو دنیا اور خواہشات کے درمیان ہے۔

۵۳۶۳-اپنے بارے میں سوءِ ظن......ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمن، سفیان، ابوحیان کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ میں نے جب کبھی بھی اپنا عمل اپنے اقوال کے مقابلے میں پیش کیا تو میں خوف زدہ ہو گیا کہ میں جھوٹا تو نہیں ہوں۔

۵۳۶۴-تیمی کی انکساری ...... ہم سے حبیب بن الحسن نے احمد بن ابی عوف، عبداللہ بن عمرو بن ابان، حسین، عمرو بن ذر کی سند سے بیان کیا ہے کہ کبھی ابراہیم التیمی سے درخواست کی جاتی کہ کچھ فرمایئے تو فرماتے کہ ابھی میری نیت نہیں ہے۔

۵۳۶۵-دعا کا انداز...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن آدم اور مسافر الجصاص کی سند سے بیان کیا کہ جب ابراہیم التیمی دعا مانگتے تو فرماتے کہ "اے میرے اللہ مجھے اپنی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کی سنت کے ذریعے سے حق میں اختلاف کرنے سے آپ کی طرف سے دی گئی ہدایت کی بغیر خواہش کی پیروی کرنے سے گمراہی کے راستوں پر چلنے سے، مشکوک معاملات سے فضولیات اور جھگڑوں سے محفوظ رکھئے"۔

۵۳۶۶-آخرت کا حصہ ...... ہم سے صہیب بن حسن نے احمد بن ابی عوف عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن خداش، اور عوام بن الحوشب کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ۔۔۔ کھانے والا ایسا نہیں جو اپنا پسندیدہ لقمہ کھاتا ہو یا اپنا پسندیدہ مشروب پیتا ہو مگر یہ کہ اتنی ہی (کھانے یا پینے کی) مقدار کے برابر آخرت میں سے اس کا حصہ کم ہو جاتا ہے۔

۵۳۶۷-ابراہیم تیمی کا سجدہ ...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن صلت بن مسعود، یحییٰ بن الرلی، اور اعمش کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی جب سجدہ کرتے تو چڑیاں آ کر ان کی پیٹھ پر ایسے بیٹھ جاتیں جیسے وہ کسی دیوار کا کوئی حصہ ہوں۔

۵۳۶۸-تعقب ...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحق، حسین بن الحسن، ابن المبارک، اور سفیان کی سند سے بیان فرمایا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا تم میں اور تمہاری قوم میں کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کے پاس دنیا آئی لیکن وہ اس سے دور بھاگ گئے،

اور کتنے ہی ایسے ہیں جن سے دنیا نے منہ موڑا اور انہوں نے اس کا پیچھا کرنا شروع کر دیا۔

۵۳۶۹-جہنمی پر عذاب کا انداز...... ہم سے ہمارے والد نے عبداللہ بن محمد بن عمران، محمد بن ابی اُبی سفیان بن عیینہ اور سالم بن ابی حفصہ کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی نے اپنے قصوں میں یہ آیت پڑھی: ''ان کے لئے آگ کے کپڑے قطع کئے جائیں گے اور ان کے سروں پر جلتا ہوا پانی ڈالا جائے گا'' (الحج (۱۹) اور فرمایا کہ پاک ہے وہ ذات جس نے آگ کے بھی کپڑے بنا دیئے۔

۵۳۷۰-موت کی آمد...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، ابومعمر جبکہ ابومحمد ابن حیان نے الحسن بن ھارون، ابومعمر، ھیثم اور عوام بن حوشب کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ابراہیم التیمی نے آیت ''اور ہر طرف سے اسے موت آ رہی ہوگی (ابراہیم:۱۷) کی تفسیر میں فرمایا کہ حتی کہ ہر بال کی طرف سے اور حسن بن ھارون نے کہا کہ بالوں کی طرف سے بھی موت آئے گی۔

۵۳۷۱-کلعصر وں کی رائے...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عثمان بن ابی شیبہ، حمزہ، اسمٰعیل بن ابی خالد اور اکیل کی سند سے بیان کیا، فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم النخعی کو سنا فرمایا کہ گفتگو کرنے والوں سے ابراہیم التیمی سے زیادہ کوئی اس بات کا حق دار نہیں کہ اس کے پاس اللہ کی رضا تلاش کی جائے اور مجھے یہ بات نہایت پسند ہے کہ مجھے ان سے بقدر کفایت مل جاتا۔

۵۳۷۲-ابراہیم کے قصے...... ہم سے ابوبکر نے عبداللہ، عبدالرحمٰن، سفیان اور اعمش کی سند سے بیان کیا کہ میں نے ابراہیم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ابراہیم التیمی کے علاوہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کے قصوں سے اللہ کی رضا حاصل کی جا سکے اور مجھے یہ بات نہایت پسند ہے کہ مجھے ان سے بقدر کفایت مل جاتا۔

۵۳۷۳-نظروں کی حفاظت...... ہم سے محمد بن علی بن حبیش نے ابراہیم بن عبداللہ المخز ومی، ابومعمر، ھیثم، عوام کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی ابراہیم التیمی کو آسمان کی طرف نگاہ اٹھائے ہوئے نہیں دیکھا، نہ نماز میں اور نہ نماز کے علاوہ عام حالت میں۔

۵۳۷۴-ہم سے ہمارے والد نے محمد بن احمد بن یزید، عبداللہ بن عمر، حفص الواسطی اور عوام بن حوشب کی سند سے بیان کیا (عوام) کہتے ہیں میں نے ابراہیم التیمی سے بہتر آدمی کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی کبھی ان کو نگاہ آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے دیکھا، نہ نماز میں اور نہ نماز کے علاوہ اور میں نے ان کو فرماتے سنا کہ ایک شخص مجھ پر ظلم کرتا ہے اس پر رحم فرما۔

۵۳۷۵-جنتی مشروب...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے ابراہیم بن شریک، احمد بن یونس، سفیان ثوری، منصور اور ابراہیم (میرا خیال ہے یہی تیمی مراد ہے) کی سند سے آیت ''وسقاھم ربھم شرابا طھورا'' (الانسان:۲۱) کی تفسیر میں بیان کیا کہ اس سے مراد وہ عرق ہے جو ان کی عزت کا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی مانند ہوگی۔

۵۳۷۶-روز قیامت...... ہم سے محمد بن علی نے حسین بن محمد، سلمہ بن شبیب، عبدالرزاق، ثوری اور ان کے والد کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی نے آیت ''جس کا اندازہ پچاس ہزار برس ہوگا'' (المعارج:۴) کی تفسیر میں فرمایا کہ مؤمن کے لئے قیامت کا دن ظہر وعصر کے درمیانی وقت سے زیادہ طویل نہ ہوگا۔

۵۳۷۷-ایک نہر...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے ابو طالب بن سوادہ، احمد بن الھیثم، جبکہ ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد،

دورقی، محمد بن ابی غالب، ھشیم اور العوام بن حوشب کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا میں ایک نہر پر آیا، مجھے کہا گیا کہ اس نہر سے خود بھی پیو اور جسے تم چاہتے ہو اسے بھی پلاؤ، یہ سعادت اس صبر کے بدلے ہے جو تم نے کیا اور تم بہت صبر وضبط کرنے والے تھے۔

۵۳۷۸- صبر وضبط...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، اسحٰق بن موسیٰ الانصاری، عبدالرحمٰن بن محمد المحاربی کی سند سے بیان کیا، فرماتے ہیں کہ میں نے اعمش سے سنا فرمایا کہ میں نے ابراہیم التیمی سے پوچھا کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ مہینہ بھر سے کچھ کھائے بغیر ہیں، کہا ہاں، بلکہ دو ماہ سے۔ پھر فرمایا کہ میں نے چالیس راتوں سے انگور کے دانے کے علاوہ کچھ نہیں کھایا جو مجھے گھر والوں نے دیا تھا پھر میں نے کھا کر پھینک دیا۔

عبدالرحمٰن بن محمد المحاربی کہتے ہیں کہ میں نے اعمش سے پوچھا کہ کیا وہ سچ کہہ رہے تھے؟ تو اعمش نے نہایت حیرت سے کہا کہ ابراہیم التیمی بن یزید؟ (یعنی کیا یہ بھی ممکن ہے کہ ابراہیم التیمی سچ نہ بولیں؟

۵۳۷۹- بھوک کی حالت میں رہنا ...... ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، جعفر بن زیاد الاحمر، ابوبکر بن عیاش اور اعمش کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم التیمی سے سنا فرمایا تمیں دن ہو گئے میں نے نہ کچھ کھایا نہ پیا علاوہ انگور کے ایک دانے کے جس پر مجھے گھر والوں نے مجبور کیا تھا۔ ابوالحسن کہتے ہیں میرا خیال ہے انہوں نے کہا کہ جس چیز کی ضرورت مجھے محسوس ہوتی ہے اس سے میں نہیں رک سکتا۔

۵۳۸۰- ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن آدم، فضل (یعنی ابن مھلھل) اور اعمش کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ بعض اوقات ایسے مہینے بھی آتے ہیں کہ گھونٹ بھر پانی سے زیادہ نہیں پیتا، اسی طرح افطار کے وقت۔ میں نے پوچھا، پورا مہینہ؟ کہا ہاں بلکہ دو مہینے۔

۵۳۸۱- دو ماہ کا فاقہ ...... ہم سے حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن عمرو، مہران، سفیان اور اعمش کی سند سے بیان کیا، فرماتے ہیں کہ ابراہیم التیمی نے مجھ سے کہا کہ میں نے مہینہ سے کچھ نہیں کھایا۔ میں نے حیرت سے پوچھا مہینے بھر سے؟ کہا بلکہ دو مہینے سے، البتہ کسی نے مجھے انگور کا گچھا دیا تھا وہ میں نے کھایا تھا تو پیٹ میں تکلیف شروع ہو گئی۔

۵۳۸۲- مقام حسرت...... ہم سے ابو محمد بن حیان نے احمد بن علی بن الجارود، ابو سعید الاشج، ابو ادریس، حصین کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ ابراہیم التیمی کہا کرتے تھے کہ اس شخص سے زیادہ حسرت کس کو ہو سکتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ایک غلام دیا ہو اور اس غلام کا مرتبہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے آقا سے بھی زیادہ ہو۔

اور اس شخص سے زیادہ حسرت کس کو ہو سکتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا تھا پھر اس مال کا وارث کوئی اور ہو گیا اور وہ اس مال کو اللہ کی فرمانبرداری میں خرچ کرتا ہو اور وہ مال وارث کے لئے اجر اور مورث کے لئے وبال ہو۔

اور اس شخص سے زیادہ حسرت کس کو ہو سکتی ہے جس نے کسی نابینا کو حقارت سے دیکھا اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے اس (نابینا) کو بینا کر دیا اور اس دیکھنے والے کو نابینا کر دیا۔

تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ دنیا سے بھاگتے تھے اور دنیا ان کے قدموں میں گری پڑی تھی یہ انہی کا حصہ تھا جو وہ کر گزرے اور تم لوگ دنیا کے پیچھے پڑے ہو اور یہ تم سے پشت پھیرے بھاگ رہی ہے اور تمہارے لئے وہی سب کچھ ہے جو کچھ بھگت رہے ہو، لہٰذا اب اپنے

معاملے کو ان لوگوں کے سامنے رکھ کر خود ہی حساب کر لو۔

۵۳۸۳-حسرت کرنے والا شخص ...... ہم سے ہمارے والد نے محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن الاشعث، اور فضیل ابن عیاض کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے ابراہیم التیمی کے بارے میں بتایا کہ ابراہیم نے اپنے ساتھیوں کو وعظ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس شخص سے زیادہ حسرت کس شخص کو ہو گی جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہو اور وہ اس کے مطابق عمل نہ کرے، لیکن اس کی بات کوئی دوسرا سن لے اور اس پر عمل کرے اور بروز قیامت اس کا فائدہ دیکھ لے۔

۵۳۸۴-اھل بیت ......ہم سے ابو محمد بن حیان نے ابو یحییٰ الرازی، ھناد بن السری، جریر، مغیرہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اھل جنت میں سے ایک شخص کو سو آدمیوں کے برابر شہوت، کھانا اور حاجت کی چیزیں بیجا ئیں گی، لہٰذا جب وہ کھائے گا تو اس کو نہایت پاکیزہ مشروب پلایا جائے گا جس کے نتیجے میں اس کے جسم پر پسینے کی مانند نمی ظاہر ہو گی اس کو خوشبو مشک کی طرح ہو گی، اور پھر ان کی شہوات وغیرہ واپس آ جائیں گی۔

۵۳۸۵-تکبیر اولیٰ کی اھمیت ......ہم سے محمد بن عمرو بن سلم نے علی بن العباس ابو کریب، وکیع، سفیان، منصور کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو تکبیر اولیٰ کو معمولی سمجھتا ہو تو اس سے ہاتھ دھو لو۔

۵۳۸۶-جہنم کا خوف......ہم نے ابو محمد بن حیان نے حاجب بن دکین، احمد الدورقی، بشر بن سلیمان، مسعر اور بکیر یا ابو بکیر کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ جو شخص غمزدہ نہیں اس کے لئے مناسب ہے کہ جہنمی ہونے سے ڈرے، کیونکہ اھل جنت تو کہتے ہیں "تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہم سے غم کو دور کیا"۔ (سورہ فاطر:۳۴)
اور جو شخص شفقت نہیں کرتا اسے چاہیئے کہ اس بات سے خوفزدہ رہے کہ کہیں اسے اھل جنت کے زمرے سے خارج نہ کر دیا جائے کیونکہ وہ کہتے ہوں گے کہ "اس سے پہلے ہم اپنے گھر والوں میں شفقت کرنے والے تھے"۔ (الطور:۲۶)

۵۳۸۷-اظہار گناہ بھی گناہ ہے ...... ہم سے محمد بن احمد بن ابراہیم ﷫ اپنی کتاب میں، حسن بن احمد بن اللیث، عبد المؤمن بن علی، سلمہ بن عوام بن حوشب اور ان کے والد کی سند سے بیان کیا ہے کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ بندہ اپنے گناہوں اور برائیوں کے بارے میں لوگوں کو بتا دے جو اللہ تعالیٰ نے چھپا رکھی تھی۔

مسند روایات......ابو اسماعیل ابراہیم بن یزید التیمی نے ایک جماعت سے مسند روایات بیان کی ہیں، ان کی اکثر روایات ان کے والد اور الحارث بن سوید سے ہیں

۵۳۸۸- بدعتی پر اللہ کی لعنت ...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابو داؤد، شعبہ، ابو اسحٰق بن حمزہ اور ابو احمد بن احمد، دونوں نے ابو خلیفہ، محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابراہیم التیمی، اور ان کے والد کی سند سے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ہمارے پاس قرآن کریم اور اس صحیفے کے علاوہ کچھ نہیں جس میں جناب نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان مبارک موجود ہے کہ مدینہ منورہ، عیر سے لیکر ثور تک حرم ہے لہٰذا جس کسی نے اس میں کوئی بدعت کی یا بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ تمام فرشتوں اور سب کے سب انسانوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ اس سے نہ نیکی قبول کریں گے اور نہ رجوع اور جس نے اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر

کسی دوسری قوم کے ساتھ رشتہ موالات قائم کیا تو اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس سے بھی نہ نیکی قبول کریں گے اور نہ رجوع۔

شعبہ کے الفاظ صحیح متفق علیہ ہیں جو جریر، حفص، ابن نمیر، ابومعاویہ اور بہت سے لوگوں نے اعمش سے روایت کیے ہیں۔

۵۳۸۹- ہر کام اللہ کے حکم سے ہوتا ہے...... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے حارث بن اسامہ، ابونعیم، اعمش، ابراہیم التیمی اوران کے والد کی سند سے بیان کیا کہ حضرت ابوذر غفاریؓ نے فرمایا کہ ہم سورج غروب ہونے کے وقت مسجد میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا، اے ابوذر! تمہیں معلوم ہے کہ سورج کہاں غروب ہوتا ہے میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کو علم ہوگا؟ فرمایا کہ سورج چلتا رہتا ہے حتی کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں پہنچ کر عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے اور اجازت لیتا ہے لہٰذا اس کو اجازت دے دی جاتی ہے اور قریب ہے کہ وہ وقت بھی آ پہنچے کہ وہ اجازت مانگے اور اس کو سفارش کے بغیر اجازت نہ ملے، جب طویل وقت یونہی گزر جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ طلوع ہو جا اپنی جگہ سے اور یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"سورج اپنے مقررہ وقت پر چلتا ہے یہ غالب اور جاننے والی ذات کا مقرر کیا ہوا اندازہ ہے۔" (یس ۳۸) [1]

یہ روایت اعمش، ثوری کی روایت سے صحیح متفق علیہ ہے۔ تیمی سے حکم بن عیینہ، فضیل بن عمیر، ہارون بن سعد، موسیٰ بن المسیب، حبیب بن ابی الاشرس نے روایت کی ہے جبکہ اھل بصرہ میں سے یونس بن عبید نے تیمی سے یہ روایت اور یہ اضافہ کیا ہے کہ پھر اس وقت سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور اس وقت کے بارے میں ارشاد ربانی ہے "کسی نفس کو ایمان نفع نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا۔" (الانعام: ۱۵۸)

۵۳۹۰- سب سے پہلی مسجد...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، اعمش، ابراہیم التیمی اوران کے والد کی سند سے بیان کیا کہ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا مسجد حرام اور پھر مسجد اقصیٰ میں نے پھر عرض کیا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ چالیس سال کا اور جہاں کہیں نماز کا وقت آ جائے تو وہیں اپنی نماز پڑھ لیا کرو۔ [2]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے ثوری نے اعمش سے روایت کی ہے۔

۵۳۹۱- مسجدوں کی ترتیب...... ہم سے احمد بن قاسم بن ریان نے احمد بن موسیٰ بن عیسیٰ البرقی، ابوحذیفہ، سفیان، اعمش، ابراہیم التیمی اوران کے والد کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا مسجد حرام، میں نے پھر عرض کیا اس کے بعد کون سی؟ فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے پھر عرض کیا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا چالیس سال پھر جہاں کہیں نماز کا وقت آ جائے پڑھ لو کیونکہ وہی (جگہ) مسجد ہے۔ [3]

اعمش سے معمر، عبدالرحمٰن بن زیاد، ابوعوانہ، حفص بن غیاث، عیسیٰ بن یونس، جریر اور بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے اور ابراہیم التیمی سے عبدالاعلیٰ نے روایت کی ہے۔

۱۔ صحیح البخاری ۶/۱۵۴۔ وفتح الباری ۸/۵۴۱۔

۲،۳۔ صحیح البخاری ۴/۱۷۷، ۱۹۷۔ وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۲،۱۔

۵۳۹۲-گزشتہ روایت ......ہم سے ابوبکر بن خلاد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد ابراہیم بن میمون، داؤد بن الزبرقان، عبدالاعلی، ابراہیم التیمی اوران کے والد کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ لوگوں کے لئے سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی تو ایسے ہی فرمایا جیسے اوپر والی روایات میں مذکور ہوا۔[1]

۵۳۹۳-مسجد بنوانے کی فضیلت ...... ہم سے سلیمان بن احمد نے عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف الفریابی سے، جبکہ سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابوحذیفہ موسی بن مسعود النہدی، سفیان ثوری اعمش، ابراہیم التیمی اوران کے والد کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کی رضا کے لئے مسجد بنائی، خواہ وہ قطاۃ نامی ننھے پرندے کے گھونسلے کی طرح (چھوٹی ہی) کیوں نہ ہو اللہ تعالی اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔

فریابی اور بہت سے لوگوں نے اسی طرح اس روایت کو ثوری پر موقوف روایت کیا ہے اور ثوری کے اصحاب میں وکیع اور عبداللہ بن الولید العدنی نے مرفوع بیان کیا ہے۔

۵۳۹۴-ایک اور فضیلت ...... ہم سے ابوبکر الطلحی نے ابوحصین القاضی، یحیی بن عبدالحمید، ابوبکر بن عیاش، اعمش اور ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابن ابی شیبہ، یحیی بن آدم کی سند سے روایت کیا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر کسی شخص نے اللہ کی رضا کی خاطر مسجد بنائی خواہ وہ قطاۃ کے گھونسلے کی مانند ہی کیوں نہ ہو تو اللہ تعالی جنت میں اس کے لئے گھر بنائیں گے۔

۵۳۹۵- جنت لے جانے والا عمل ......ہم سے محمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، جبکہ علی بن احمد بن علی المصیصی نے احمد بن خلید الحلبی، ابونعیم، اعمش، شمر بن عطیہ اور تیم کے ایک شیخ کی سند سے روایت کیا کہ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! مجھے ایسا عمل سکھائیے جو مجھے جنت سے قریب اور جہنم سے دور کردے۔ فرمایا جب بھی کبھی تم سے برائی ہو تو فوراً نیکی کرلو کیونکہ یہ دس گناہ زیادہ ثواب والی ہوتی ہے۔

میں نے پھر عرض کیا کہ کیا "لا الہ الا اللہ" کہنا بھی نیکیوں میں سے ہے؟ فرمایا کہ دیگر نیکیوں کی طرح یہ بھی سب نیکیوں سے بہترین ہونے میں کسی سے پیچھے نہیں ہے۔[2]

ابونعیم اعمش سے روایت کی ہے اوراس کو یونس بن بکیر نے جید کہا ہے۔

۵۳۹۶- جنت کے قریب لے جانے والا عمل ......ہم سے ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، عقبۃ بن مکرم، یونس بن بکیر، اعمش، ابراہیم التیمی اوران کے والد کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ایسے عمل کی طرف راہنمائی فرمائیں جو مجھے جنت سے قریب کردے اور جہنم سے دور کردے فرمایا کہ جب تم سے کوئی برائی سرزد ہو جائے تو اس کے فوراً بعد کوئی نیکی کرلو کیونکہ یہ دس گنا ہوتی ہے میں نے پھر عرض کیا کہ یارسول اللہ! کیا "لا الہ الا اللہ" بھی نیکیوں میں سے ہے؟ فرمایا بڑی نیکیوں میں سے ہے۔[3]

---

[1] انظر الحدیث فی: صحیح البخاری ۴/۱۷۷، ۱۹۷. وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۱، ۲.

[2]، [3] مسند الامام أحمد ۵/۱۶۹. وسنن سعید بن منصور ۳/۶۴. والأمالی للشجری ۱/۲۵. ومجمع الزوائد ۱۰/۸۱. وتفسیر ابن کثیر ۴/۲۸۹. والدر المنثور ۳/۳۵۴. والترغیب والترهیب ۴/۱۱۱. واتحاف السادة المتقین ۸/۶۰۳. ۷/۴۵۲. وکنز العمال ۱۰۱۸۰، ۱۰۸۱۱، ۱۰۱۸۲.

۵۳۹۷-نمازوں میں آسانی سے کام لو...... ہم سے ابوعمر بن حمدان نے حسن بن سفیان، علی بن میمون العطار، معمر بن میمون، زید بن حیان، ابراہیم التیمی، حارث بن سوید کی سند سے حضرت ابومسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی نمازوں میں اختصار و آسانی سے کام لو کیونکہ تمہارے پیچھے کمزور بھی ہوتے ہیں، بڑے بھی ہوتے ہیں اور ضرورت مند بھی ۔[1]

اسرائیل نے اعمش سے اور عمار الدھنی نے ابراہیم سے روایت کی ہے اور انہوں نے اعمش کی مخالفت کی ہے۔

۵۳۹۸-ہلکی نماز پڑھنے کا حکم...... ہم سے سلیمان بن محمد نے محمد بن محمود بن علی بن مالک الاصبہانی، ابویحیٰ محمد بن عبدالرحمٰن البزار، ابواحمد الزبیر، عبدالجبار بن العباس، عمار الدھنی سے روایت کیا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ ہمارے والد کبھی کبھی ہمارے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، ایک مرتبہ میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ تم ہلکی نماز پڑھتے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ پھر جناب نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ''کہ تم میں کمزور بھی ہوتے ہیں بڑے بھی اور ضرورت مند'' بھی کا کیا مطلب؟ تو فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ یہ پہلے تھا، پھر آپ ﷺ نے تم لوگوں کی نماز سے تین گنا زیادہ لمبی نمازیں پڑھیں ۔[2]

یہ روایت عمار بن ابراہیم کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسی طریق سے لکھا ہے۔

۵۳۹۹-غلام کے ساتھ سلوک...... ہم سے سلیمان بن احمد نے زکریا بن حمدویہ، سفیان، شعبہ اور ابوعوانہ، جبکہ ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر، عبدالواحد بن زیاد، اعمش، ابراہیم تیمی اور ان کے والد کی سند سے حضرت ابومسعود انصاریؓ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی'' اے لوا ے ابومسعود'' غصے کی وجہ سے میں آواز کو نہ پہچان پایا حتی کہ جناب رسول اللہ ﷺ میرے نزدیک آگئے۔ جب میں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو کوڑا میرے ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''یہ بات جان لوا ے ابومسعود! اللہ تعالیٰ تم پر اس سے زیادہ قادر ہیں جتنے تم اس غلام پر۔ میں نے عرض کیا کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں آئندہ کبھی اپنے غلام کو نہ ماروں گا۔ یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے۔ اس کو ثوری قیس بن الربیع، جریر اور بہت سے لوگوں نے اعمش سے روایت کی ہے ۔[3]

۵۴۰۰-چھوٹی مسجد بھی باعث نجات ہے...... ہم سے سعید بن محمد بن ابراہیم الناقد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ان کے چچا قاسم بن محمد، بکر بن عبدالرحمٰن، عیسی بن المختار، ابن ابی لیلی، حکم، ابراہیم تیمی اور ان کے والد کی سند سے بیان کیا ہے کہ فرمایا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کی رضا کے لئے مسجد بنائی خواہ وہ قطاۃ کے گھونسلے کی مانند چھوٹی ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔

اس روایت کو ابن ابی لیلی نے اسی طرح ام المؤمنین پر موقوف روایت کیا ہے جبکہ حجاج بن ارطاۃ نے حکم سے مرفوع روایت کیا ہے جو حضرت ابوذرؓ کی روایت سے ہے۔

۵۴۰۱-غسل کرانے والے کی نماز...... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے محمد بن غالب، سفیان ثوری، ابوروق، اور ابراہیم التیمی

[1، 2] مسند الامام أحمد ۲/۴۷۲، ومجمع الزوائد ۲/۷۲، والمطالب العالیة ۴۲۱، وکنز العمال ۲۰۴۳۵.

[3] صحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۴، ۳۵. وسنن ابی داؤد ۵۱۵۹. وسنن الترمذی ۱۹۴۸. والأدب المفرد ۱۷۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۴۵/۱۷. والسنن الکبری للبیهقی ۱۰۸. وکنز العمال ۲۵۶۷۴. والترغیب والترهیب ۲۱۱/۳. واتحاف السادة المتقین ۳۲۲/۶.

کی سند سے بیان کیا ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ مجھے غسل کرایا کرتے تھے حالانکہ آپ ﷺ وضو کی حالت میں ہوتے، پھر اسی طرح نماز بھی پڑھ لیتے۔ اسی طرح ابراہیم نے اپنے والد کے بغیر بھی ام المؤمنین سے روایت کیا ہے۔

۵۴۰۲-نکاح کی ترغیب...... ہم سے محمد بن علی بن مخلد نے حسن بن علی، ابراہیم بن یوسف الحضرمی، عبداللہ بن حراش، عوام ابن الحوشب اور ابراہیم التیمی کی سند سے حضرت انسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کنوارے پن کی حالت کو ناپسند فرماتے تھے اور اس سے سختی سے منع فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ ایسی عورتوں سے شادی کرو جو بہت محبت کرنے والی اور بہت بچے پیدا کرنے والی ہو کیونکہ میں قیامت کے دن دیگر امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔[1]

(۲۷۴) ابراہیم بن یزید النخعی[2]

انہی میں سے ایک شخصیت ابراہیم بن یزید النخعی کی ہے، جو تقوی میں بے مثال، فقہ میں اپنی مثال آپ، بہت سے علوم کے جامع، تکبر ونخوت سے کوسوں دور اور منکسر المزاج شخص تھے۔

کہا جاتا ہے کہ تصوف عاجزوں اور ذلیلوں کو بلند کرنے والا اور جلیلوں اور متکبروں کو جھکانے والا ہے۔

۵۴۰۳-تقوی...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، محمد بن ابان، ابو اسامہ اور اعمش کی سند سے بیان کیا ہے کہ ابراہیم النخعی شہرت سے بچتے تھے، اسی لئے اسطوانہ (ستون) کی طرف ہو کر نہ بیٹھتے تھے اور جب ان سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو سوال کے جواب سے زیادہ نہیں بتاتے تھے میں پوچھتا کہ کیا اس میں یہ بات نہیں، یہ بات نہیں؟ تو وہ فرماتے کہ سائل نے مجھ سے اس بارے میں کچھ نہیں پوچھا۔

ابراہیم النخعی حدیث کے پرکھنے والے تھے، لہٰذا جب میں اپنے بعض ساتھیوں سے کوئی حدیث سنتا تو آپ سے تحقیق کروالیتا۔

۵۴۰۴-بے موقع سوال پر ناراض...... ہم سے احمد بن عبدالوھاب نے محمد بن اسحق، ابو قدامہ، قبیصہ، سفیان عبدالملک بن اعین اور زبید کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے ابراہیم نخعی کو دیکھا آپ سے جب بھی کوئی بات پوچھی جاتی تو آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دکھائی دیتے۔

۵۴۰۵-ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے ابو العباس السراج، عمر بن محمد بن الحسن، ان کے والد، مفضل اور منصور کی سند سے بیان کیا کہ فرمایا میں جب بھی کبھی ابراہیم سے کوئی مسئلہ پوچھتا تو آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے اور آپ فرماتے کہ مجھے امید ہے کہ کچھ ایسا ہی ہوگا۔

۵۴۰۶-وقت کی قدر...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابی سہل، ابو بکر بن ابی شیبہ جبکہ ابو بکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ میں ابراہیم کے پاس تھا وہ اس وقت تلاوت فرما رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص نے

۱۔ سنن أبی داؤد ۲۰۵۰. وسنن النسائی، کتاب النکاح باب ۱۱. وسنن ابن ماجة ۱۸۴۶. والمستدرک ۱۶۲/۲. وصحیح ابن حبان ۱۲۲۸، ۱۲۲۹. ومجمع الزوائد ۲۵۲/۴. ۲۵۸. ومشکاة المصابیح ۳۰۹۱. وکشف الخفا ۳۶۲/۱، ۳۸۰. وشرح السنة ۱۶/۹. والترغیب والترھیب ۴۶/۳.

۲۔ تھذیب الکمال ۲۶۵. (۲۳۳/۲) والتاریخ الکبیر ۳۳۳/۱/۱. والجرح ۱۴۴/۱/۱. والطبقات الکبری ۲۷۰/۶.

حاضر ہونے کی اجازت مانگی تو آپ نے قرآن کریم چھپا لیا اور فرمایا کہ یہ نہیں دیکھتا کہ میں ہر وقت اس میں تلاوت کرتا ہوں۔

۵۴۰۷-عذر ...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل اور ابوبکر، معاذ بن معاذ، ابن عون کی سند سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ مختار بن ابی عبید نے ابراہیم النخعی کو بلا بھیجا سو آپ نے چہرے پر تیل مل لیا اور دوائی کر بیمار ہو گئے لیکن مختار کے بلاوے پر نہیں گئے۔

۵۴۰۸-بزرگوں کی رائے ...... ہم سے ابوعلی محمد بن احمد بن الحسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، سعید بن عمرو الاشعثی، ابوبکر بن عبداللہ بن شعیب بن الحجاب کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ان لوگوں میں میں بھی شامل تھا جنہوں نے ابراہیم نخعی کی نماز جنازہ ادا کی اور راتوں رات ہی ان کو دفن کر دیا یہ سب کام حجاج کے زمانے میں ہوئے۔ یا تو وہ نو میں سے نویں تھے یا سات میں سے ساتویں۔ پھر انکی صبح میں امام شعبی رحمہ اللہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے ابراہیم النخعی کو رات دفن کر دیا؟ میں نے کہا جی ہاں تو فرمایا کہ تم نے تمام لوگوں میں سب سے زیادہ بڑے فقیہ کو دفن کیا ہے؟ میں نے پوچھا کہ (اگر ابراہیم سب سے بڑے فقیہ تھے تو) پھر حسن (بصری) کون ہیں؟ تو امام شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وہ نہ صرف حسن بصری بلکہ پورے بصرہ اور اھل کوفہ اور اھل شام حجاز کے سب سے بڑے فقیہ تھے۔

۵۴۰۹-حسن بصری کا غم ......ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن یزید، جعفر بن عون، عبداللہ بن اشعث بن سوار کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے حسن بصری کو بتایا کہ ابراہیم نخعی کی وفات ہوگئی تو فرمایا ''انا للّٰہ وانا الیہ راجعون'' اگر چہ وہ عمر میں بڑے تھے لیکن علم میں بھی بہت بڑے تھے۔

۵۴۱۰-مرکز نگاہ ...... ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ان کے والد، جبکہ ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق محمد بن الصباح اور ان دونوں نے جریر، اسمٰعیل بن ابی خالد کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ امام الشعبی، ابوالضحٰی، ابراہیم نخعی اور ہمارے ساتھی مسجد میں جمع ہوتے تھے اور حدیث کا نداکرہ کیا کرتے تھے۔ جب ان کے پاس کوئی ایسا مسئلہ آجاتا جس کے بارے میں وہ کچھ نہ جانتے تو سب لوگ ابراہیم نخعی کو اپنی نگاہوں کا مرکز بنا لیتے۔

۵۴۱۱-علم حدیث میں مہارت...... ہم سے محمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب، شریک اور اعمش کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے جب بھی ابراہیم کے سامنے کوئی حدیث بیان کی تو اس حدیث کے بارے میں کچھ نہ کچھ معلومات ضرور ان کے پاس ہوتی تھی۔

۵۴۱۲-علم کی موت ...... ہم سے محمد بن عثمان نے اپنے والد سے جبکہ ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، یوسف بن موسیٰ، جریر اور مغیرہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ جب امام شعبی کو ابراہیم نخعی کی وفات کا علم ہوا تو دریافت فرمایا کہ کیا ان کی وفات ہوگئی۔ عرض کیا گیا جی ہاں۔

فرمایا کہ اگر میں کہوں کہ علم کی موت ہوگئی (تو کچھ غلط نہ ہوگا) انہوں نے اپنے بعد اپنے جیسا کوئی نہیں چھوڑا، میں تمہیں ان کے بارے میں بتاؤں گا کہ وہ فقہ کے گھر میں پیدا ہوئے اور ان کی فقہ لے لی، پھر ہمارے ساتھ بیٹھے تو ہماری بہترین احادیث لے کر اپنے گھر کی فقہ میں ملا دیں لہٰذا ان جیسا کون ہو سکتا ہے؟ اور اس پر بھی مجھے حیرت تو یہ ہے کہ وہ سعید بن جبیر کو خود سے افضل کیوں سمجھتے

تھے؟

۵۴۱۳-**سعید بن جبیر کی نظر میں**...... ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان، ان کے والد، محمد بن فضیل، عبدالملک بن ابی سلیمان کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا سعید بن جبیر سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تمہارے پاس ابراہیم نخعی موجود ہیں پھر بھی مجھ سے مسئلہ پوچھتے ہو؟

۵۴۱۴-**حلیہ مبارک**...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابوہمام السکونی، عیسی بن یونس اور اعمش کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے ابراہیم نخعی کو ایک منقش قبا اور سرخ رنگ کی اوڑھنی اوڑھے ہوئے دیکھا۔

۵۴۱۵-ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے ابوالعباس السراج، قتیبہ، جریر اور منصور کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی کو سبز چادر اوڑھے ہوئے دیکھا جس میں نقش ونگار تھے اور وہ سرخ رنگ کی رضائی اوڑھا کرتے تھے۔

۵۴۱۶-**دینی غیرت**...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، اسماعیل بن ابی الحارث، ھارون بن معروف اور ضمرہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا ایک شخص کہہ رہا تھا کہ حماد بن ابی سلیمان بصرہ تشریف لائے تو فرقد اسبخی ان سے ملنے آئے انہوں نے اونی کپڑے پہنے ہوئے تھے، تو حماد نے ان سے کہا یہ نصرانی ہیں چھوڑ دو، کیونکہ ہم نے ابراہیم کو دیکھا ہے ہم ان کا انتظار کررہے تھے جب وہ ہمارے پاس آئے تو ایسے پیلے ہورہے تھے کہ ہم نے یہ سمجھا کہ (بھوک کی وجہ سے) ان کے لئے مردار حلال ہوچکا ہے۔

۵۴۱۷-**بدعت سے نفرت**...... ہم سے ابو احمد محمد بن محمد الغطریفی نے احمد بن موسیٰ العدوی، اسمٰعیل بن سعید، جریر، مغیرہ، ابوحمزہ اور ابراہیم کی سند سے بیان کیا وہ (ابراہیم نخعی) فرماتے تھے کہ خدا کی قسم میں ان لوگوں کی نئی ایجاد کردہ چیزوں میں کوئی بھلائی نہیں سمجھتا۔

۵۴۱۸-**خود رائی سے پرہیز**...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے ابواسید، ابومسعود، ابن الاصبہانی، عثام، اعمش کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے ابراہیم نخعی کو اپنی رائے سے کبھی کوئی بات کہتے نہیں دیکھا۔

۵۴۱۹-**خواہشات سے حفاظت**...... ہم سے ابو احمد محمد بن احمد نے احمد بن موسی، اسماعیل بن سعید، نجم بن بشیر، اسمٰعیل بن زکریا، ابوحمزہ کی سند سے بیان کیا، فرمایا کہ میں نے ابراہیم نخعی سے کہا کہ آپ میرے امام ہیں اور میں آپ کا مقتدی، میری راہنمائی کریں کہ میں خواہشات کی پیروی سے محفوظ رہوں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس (خواہشات کی پیروی) میں ذرہ برابر بھلائی نہیں رکھی، اور صحیح بات تو وہی پہلے والی ہے۔

۵۴۲۰-**بری صحبت سے پرہیز**...... ہم سے ابو احمد نے احمد، اسمٰعیل، ھاشم بن قاسم، محمد بن طلحہ، مجمع بن قیس کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ خواہشات کی پیروی کرنے والوں کے ساتھ نہ بیٹھا کرو۔

۵۴۲۱-**جھوٹ سے نفرت**...... ہم سے ابواحمد نے احمد، اسمٰعیل بن سعید، ابن علیہ، ابن عون کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ جھوٹوں سے بچو۔

۵۴۲۲-بدعت سے نفرت......ہم سے عبداللہ بن محمد نے حسن بن محمد، محمد بن حمید، یحییٰ بن ابی بکیر، ربیع بن الصبیح، ابو معشر کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ اصحاب الرائے اصحاب سنن کے دشمن ہیں۔

۵۴۲۳-صلح جوئی......ہم سے عبداللہ بن محمد نے حسن بن محمد، ابن حمید، اشعث بن عطاف، سفیان، حسن بن عمرو الفقیمی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ میں نے کبھی کسی سے جھگڑا نہیں کیا۔

۵۴۲۴-تفسیر......ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ان کے چچا ابو بکر، یزید بن ھارون اور عوام بن الحوشب کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم نخعی نے آیت "ہم نے ڈال دی ان کے درمیان عداوت اور بغض قیامت تک کے لئے" (المائدہ: ۱۴) کی تفسیر میں فرمایا کہ؟ آپس میں مقدمات اور دین میں جھگڑے۔

۵۴۲۵-او بدعت...... ہم سے سلیمان بن احمد نے احمد بن محمد الجمال الاصبہانی، اسمعیل بن یزید، ابراہیم بن الاشعث، شہاب بن جریر بن حراش، ابو حمزۃ الاعور کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ جب کوفہ میں گفتگو زیادہ ہوگئی تو میں ابراہیم نخعی کے پاس آیا اور عرض کیا اے ابو عمران آپ نے دیکھا، کوفہ میں کتنی باتیں شروع ہوگئی ہیں؟ اور فرمایا اوہ! انہوں نے باریکیوں میں گھسنا شروع کر دیا ہے اور اپنے پاس سے دین ایجاد کرلیا ہے نہ اس کا تعلق کتاب اللہ سے ہے اور نہ رسول اللہ ﷺ کی سنت سے اور فرمایا کہ یہی حق ہے اور جو اس کی مخالفت کرے باطل ہے۔ بے شک انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ کا دین چھوڑ دیا ہے تم خود کو ان سے بچانا۔

۵۴۲۶-قلت کلام......ہم سے محمد بن احمد بن الحسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عون بن سلام، احمد بن طلحہ اور ان کے بعض ساتھیوں سے روایت کیا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں گفتگو نہ کرتا، مجھے اگر باتوں سے بچنے کا کوئی راستہ ملتا تو کبھی باتیں نہ کرتا۔ اب تو ایسا زمانہ آگیا ہے کہ مجھ جیسے لوگ بھی اس میں فقیہ ہوگئے ہیں۔

۵۴۲۷-ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن بکار بن ریان، محمد بن طلحہ، میمون بن ابی حمزہ سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ ابراہیم نخعی نے مجھ سے فرمایا میں نے کلام کیا اور اگر گفتگو سے کوئی بچنے کا کوئی راستہ ہوتا تو میں کبھی بات نہ کرتا۔ اب تو ایسا زمانہ آگیا ہے کہ مجھ جیسے لوگ کوفہ کے فقیہ ہوگئے ہیں۔

۵۴۲۸-واجب القتل کون؟...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابو ھمام السکونی، عبداللہ بن المبارک، فضیل بن غزوان اور ابو معشر کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ اگر میں اھل قبلہ میں سے کسی کو واجب القتل سمجھتا تو خشبیہ کے خون کو حلال سمجھتا۔

۵۴۲۹-مرجئہ قابل نفرت......ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، حاتم الجوھری، محمد بن الصلت، منصور بن ابی الاسود اور اعمش کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ ابراہیم نخعی کے پاس مرجئہ کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ خدا کی قسم وہ لوگ میرے نزدیک اھل کتاب سے بھی زیادہ قابل نفرت ہیں۔

۵۴۳۰-اعتدال......ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، سعید بن یحییٰ الاموی، ان کے والد، مسعر اور عبداللہ بن حکیم کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ابراہیم نخعی کی مجلس میں حضرت عثمان اور حضرت عمر کا ذکر ہوا ایک شخص نے حضرت علی کو حضرت عثمان پر فضیلت دی تو

ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ اگر یہی تیری رائے ہے تو ہمارے ساتھ نہ بیٹھا کر۔

۵۴۳۱-استقامت ...... ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن الصباح، جریر کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ میں حضرت عثمانؓ کی نسبت حضرت علیؓ سے زیادہ محبت کرتا ہوں لیکن میرے لئے آسمان سے گرنا زیادہ آسان ہے اس بات سے کہ میں حضرت عثمان میں کوئی برائی نکالوں۔

۵۴۳۲-اقرار مؤمن ...... ہم سے ابوحامد نے محمد، عبیداللہ بن سعید، وکیعؒ سفیان، حسن بن عمرو، فضیل بن عمرو کی سند سے ابراہیم سے روایت کیا فرمایا کہ جب تم سے کوئی پوچھے کہ کیا تم مؤمن ہو؟ تو کہو میں ایمان لایا ہوں اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔

۵۴۳۳-صوم داؤدی ...... ہم سے علی بن ہارون بن محمد نے جعفر الفریابی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، شعیب بن الحجاب کی سند سے ابراہیم نخعی کی اھلیہ ھنیدہ سے روایت کیا فرماتی ہیں کہ ابراہیم نخعی ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔

۵۴۳۴-عفو ودرگزر ...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین بن حسن المروزی، ابن المبارک، ابن عون کی سند سے بیان کیا کہ فرماتے ہیں کہ میں نے اور شعیب بن الحجاب نے ابراہیم نخعی کے سامنے معذرت کا اظہار کیا تو آپ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جس نے کہا تھا کہ میں نے تجھے معذرت کئے بغیر معاف کر دیا ہے کیونکہ معافی مانگنے کی حالت ایسی ہے جس میں کبھی کبھی جھوٹ کی آمیزش ہو جاتی ہے۔

۵۴۳۵-جنت کی امید ...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان اور زکریا العبدی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ابراہیم نخعی جب بیمار ہوئے تو روتے لگے، لوگوں نے پوچھا اے ابوعمران! آپ کیوں روتے ہیں؟ فرمایا میں کیوں نہ روؤں جبکہ میں اپنے رب کے نمائندے کا منتظر ہوں کہ وہ مجھے اس (جنت) کی خبر سناتا ہے یا اس (جہنم) کی۔

۵۴۳۶-ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن روح، حماد بن المؤمل، اسحٰق بن اسماعیل، ابومعاویہ، محمد بن سوقہ اور عمران الخیاط کی سند سے بیان کیا فرمایا ہے ہم ابراہیم نخعی کے پاس ان کے عیادت کرنے کے لئے گئے وہ رو رہے تھے۔ ہم نے پوچھا، اے ابوعمران آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا کہ میں موت کے فرشتے کا منتظر ہوں اور نہیں جانتا کہ وہ مجھے جنت کی خوشخبری دیتا ہے یا دوزخ کی۔

۵۴۳۷-سکوت اور فضیلت ...... ہم سے حبیب بن الحسن نے عبداللہ بن صالح، محمد بن عمر الکندی، عبیداللہ بن موسیٰ، اسرائیل اور اعمش کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ ہم اکٹھے بیٹھ کر مذاکرہ کیا کرتے تھے تو ابراہیم نخعی ان میں سب سے زیادہ خاموش اور سب سے زیادہ افضل تھے۔

۵۴۳۸-علمی مجلس ...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر، منصور کی سند سے بیان کیا کہ وہ اکٹھے بیٹھ کر علم، خبر اور فقہ کا مذاکرہ کرتے تھے پھر جدا ہو جاتے اور کوئی کسی دوسرے کے لئے مغفرت کی دعا نہ کرتا تھا۔

۵۴۳۹-مشقت کی فضیلت ...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے علی بن اسحٰق، حسین المروزی، ابن المبارک، سفیان، منصور، اور ابی معشر کی سند سے ابراہیم نخعی سے بیان کیا فرمایا کہ وہ لوگ سمجھتے (یا کہتے تھے) کہ اندھیری راتوں میں نماز کے لئے چلنا موجب

ثواب ہے۔

۵۴۴۰-خون ناحق کی مذمت...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ، جریر، منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں وہ کہا کرتے تھے اور امید رکھتے تھے کہ جب کوئی مسلمان شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ہاتھ خون ناحق سے صاف ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور خون ناحق کے علاوہ سب گناہ معاف کر دیتا ہے۔

۵۴۴۱-علم کے لئے تحقیق ...... ہم سے ابو احمد محمد بن احمد، محمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، موسیٰ بن داؤد، ہشیم، مغیرہ اور ابراہیم نخعی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ جب وہ کسی شخص کے پاس علم حاصل کرنے آتے' تو اس کی نماز، عادات اور چال چلن کی طرف دیکھتے۔

۵۴۴۲-راوی کی تحقیق......ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے محمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، عیسیٰ بن یونس، اعمش اور ابراہیم کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں حدیث سنتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ کس سے لی گئی ہے' پھر اس کو لے لیتا ہوں اور باقی سب کو چھوڑ دیتا ہوں۔

۵۴۴۳-اطراف الحدیث...... ہم سے ابو احمد نے احمد، اسمٰعیل جبکہ ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحاق قتیبہ اور ان دونوں نے جریر، منصور کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم نخعی اطراف الحدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۵۴۴۴-رائے کی اہمیت ...... ہم سے ابو احمد نے احمد، اسمٰعیل، ابراہیم بن عبداللہ شبابہ، شعیب بن میمون الواسطی، ابوھاشم الرمانی کی سند سے ابراہیم النخعی سے روایت کیا فرمایا کہ رائے روایت کے بغیر کبھی مستند نہیں ہوتی اور نہ روایت رائے کے بغیر مستند ہوتی ہے۔

۵۴۴۵-علم نجوم کو سیکھنا......ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحق، قتیبہ، جریر، منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا کہ وہ اس حد تک علم نجوم سیکھنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ جس سے راستہ معلوم کیا جا سکے۔

۵۴۴۶-متکبر کی مجلس میں نہ بیٹھو......ہم سے ہمارے والد نے ابراہیم بن محمد بن الحسن، الحسن بن منصور، علی بن محمد الطنافسی، عبادہ بن کلیب، شریک، مغیرہ کی سند سے ابراہیم نخعی کی سند سے روایت کیا فرمایا کہ جو شخص اس لئے مجلس جمائے کہ لوگ اس کے پاس بیٹھیں تو اس کے پاس نہ بیٹھو۔

۵۴۴۷-نئے مسائل پر حیرانی ......ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، اسمٰعیل بن ابی الحارث، عبدالعزیز بن ابان، سفیان، ان کے والد کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی سے ایک مسئلہ پوچھا تو آپ حیران ہو گئے اور پوچھنے لگے کہ اب ایسی چیزوں کی بھی ضرورت ہونے لگی۔ اب ایسی باتیں بھی پوچھی جانے لگیں؟

۵۴۴۸-ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، یعقوب بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی' سفیان، ابی حصین کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں ابراہیم نخعی کے پاس ایک مسئلہ پوچھنے آیا تو انہوں نے فرمایا کہ تو نے اپنے اور میرے درمیان کوئی نہیں پایا میرے علاوہ کسی اور سے پوچھیں۔

۵۴۴۹- ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوسعید الاشج، مالک اور زبید کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے ابراہیم نخعی سے ایک مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے تیرے گھر والوں میں سے کسی کو تیرے علاوہ یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے نہیں پایا۔

۵۴۵۰- طویل خاموشی نخعی کی...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوسعید الاشج، ھانی بن سعید النخعی، ابوعمرو اوراشعث بن سوار کی سند سے بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ میں ابراہیم نخعی کے پاس عصر سے لے کر مغرب تک بیٹھا رہا لیکن انہوں نے کوئی بات نہ کی اور جب ان کی وفات ہوگئی تو میں نے حکم اور حماد کو کہتے سنا وہ فرمارہے تھے کہ ابراہیم نخعی نے کہا تو میں نے ان دونوں کو ابراہیم نخعی کے ساتھ اپنی اس نشست کے بارے میں بتایا جس میں انہوں نے کوئی بات نہ کی تھی تو ان دونوں نے کہا کہ ارے وہ تو اس وقت تک نہیں بولتے تھے جب تک ان سے کچھ پوچھا نہ جائے۔

۵۴۵۱- نماز کا احترام...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر اور اعمش کی سند سے بیان کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ ابراہیم نخعی اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی یوں کہے کہ نماز کا وقت قریب ہوگیا۔

۵۴۵۲- غیر مسلم کو سلام...... ہم سے ابراہیم نے قتیبہ، جریر اور اعمش کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا کہ اگر کوئی عیسائی سرمہ فروش گزر رہا ہو تو کیا میں اس کو سلام کرلوں؟ تو ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ اگر تمہاری اس سے کوئی ضرورت پوری ہوسکتی ہے یا تم دونوں کے درمیان اچھے تعلقات ہیں تو سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۴۵۳- ہم سے ابراہیم بن عبیداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے شاگردوں کے پاس جب کوئی شخص آتا جس نے حج کے دوران شکار کیا ہوتا اور مسئلہ پوچھنا چاہتا ہے تو وہ اس سے پوچھتے کہ کیا اس سے پہلے بھی کچھ شکار کیا ہے تو اگر وہ کہتا ہاں کیا ہے تو وہ کہتے کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے انتقام لے گا۔

۵۴۵۴- فضیلت تلاوت...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد، قتیبہ، جریر اور اعمش کی سند سے ابراہیم سے روایت کیا فرمایا کہ جب کوئی شخص دن کے وقت قرآن پاک کی دعا کرتا ہے تو فرشتے شام تک اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اگر رات کو تلاوت کرے تو فرشتے صبح تک اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اعمش کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا انھیں یہ بات بہت پسند تھی کہ وہ دن کے پہلے حصے یا رات کے پہلے حصے میں قرآن پاک ختم کرلیں اور ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ مجھے وہ شخص ناپسند ہے جو ہٹا کٹا ہو اور قرآن پاک بھول جائے۔

۵۴۵۵- شیطان سے حفاظت...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، جریر اور محمد بن سوقہ کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ اگر کوئی شخص صبح کے وقت اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم دس مرتبہ پڑھ لے تو شام تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور اگر شام کے وقت پڑھ لے تو صبح تک محفوظ رہتا ہے۔

۵۴۵۶- غیبت سے پرہیز...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، سلیمان بن حیان، ابن عجلان کی سند سے حارث العکلی سے بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ میں ابراہیم نخعی کا ہاتھ پکڑے جا رہا تھا کہ میں نے ایک شخص کا ذکر برائی کے ساتھ کیا۔ جب مسجد قریب آئی تو انہوں نے مجھ سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا اور کہا جاؤ اور وضو کرلو۔ وہ اس طرح کی باتوں کو گالی سمجھتے تھے۔

۵۴۵۷- ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، سلیمان بن حیان، اعمش اور ابراہیم نخعی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے ایسی قوموں کو دیکھا کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ اس نے اپنے ناخن پر وضو کیا ہے تو میں اسے وضو شمار نہیں کرتا۔

۵۴۵۸- روزہ اور جھوٹ...... ہم سے ابوبکر نے عبداللہ، وکیع، سلیمان بن حیان اور اعمش کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ جھوٹ روزے دار کو روزہ افطار کرا دیتا ہے۔

۵۴۵۹- موت کا غم...... ہم سے ابوبکر عبداللہ، احمد بن حنبل، وکیع، سفیان، محمد بن سوقہ کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ اگر ان میں کوئی جنازہ وغیرہ ہو جاتا تو وہ لوگ کئی دن تک غمگین رہا کرتے تھے اور یہ بات واضح طور پر ان میں معلوم ہوتی۔

۵۴۶۰- ہم سے ابوبکر نے عبداللہ، احمد بن حنبل، وکیع اور سفیان جبکہ عبداللہ بن محمد نے محمد شبل اور ابوبکر ابن ابی شیبہ سے اور ان دونوں نے حسین بن علی اور محمد بن سوقہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ابراہیم نخعی فرمایا کرتے تھے کہ جب ہم کسی جنازے میں حاضر ہوتے یا کسی کی وفات کی خبر سن لیتے تو کئی دن تک ہم میں (ہماری حالت کی وجہ سے) یہ بات معلوم ہو جاتی، کیونکہ ہم جانتے کہ اس (میت) کے ساتھ ایسا معاملہ ہوا ہے جو اس کو جنت یا دوزخ کی طرف لے جائے گا۔
اور فرمایا کہ "اور تم لوگ اپنے جنازوں میں دنیا کی باتیں کرتے رہتے ہو۔

۵۴۶۱- خفیہ عبادت...... ہم سے عبداللہ نے محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، حسن بن حکم کی روایت سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے حماد کو کہتے سنا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنی عبادت کو اسی طرح چھپائے جیسے گناہوں کو چھپاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں سے کچھ نہ کچھ ظاہر کر دیتے ہیں۔

۵۴۶۲- ایک متقی شخص...... ہم سے عبداللہ نے محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، شعبہ اور منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا، فرمایا کہ ایک عبادت گزار شخص ایک عورت کے پاس تھا کہ اس نے ارادہ کیا اپنا ہاتھ اس عورت کی ران پر لگائے، پھر فرمایا کہ "لیکن اس نے یہ حرکت کرنے کے بجائے اپنا ہاتھ آگ میں ڈال لیا یہاں [illegible] وہ جل گیا

۵۴۶۳- جنتی مشروب کی ٹھنڈک...... ہم سے عبداللہ نے محمد، ابوبکر، عبدالسلام، خلف بن حوشب کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ جب مجھے یہ آیت "ان کے اور ان کی خواہشات کے درمیان حائل کر دیا گیا" (سبا:۵۴) یاد آئی، ساتھ ہی مجھے مشروب کی ٹھنڈک بھی یاد آئی۔

۵۴۶۴- حصول علم کی نیت...... ہم سے عبداللہ نے محمد، ابوبکر، جریر، حسن بن عمرو الفقیمی کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ جس نے اللہ کی رضا کے لئے علم حاصل کیا اللہ تعالیٰ اس کو اتنا علم دیں گے جو اس کو کافی ہو جائے گا۔

۵۴۶۵- سادگی...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، جریر، منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ ایک خاتون مجھ سے ملی، میں نے مصافحہ کرنا چاہا، لہٰذا میں نے اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لیا لیکن اس نے اپنا نقاب ہٹا دیا۔ وہ ہمارے قبیلے کی عورت تھی جو کہ بہت بوڑھی ہو چکی تھی میں نے اس سے مصافحہ کر لیا لیکن میرے ہاتھ پر کوئی کپڑا وغیرہ نہ تھا۔

۵۴۶۶- زیادتی عمل...... ہم سے ابراہیم نے محمد بن اسحق، قتیبہ، جریر، منصور اور ابراہیم نخعی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ لوگ یہ بات

پسند کرتے تھے کہ ان کا عمل زیادہ ہو اس میں کوئی کمی نہ ہو ورنہ پھر اسکا ڈھول پھٹ جائے گا۔

۵۴۶۷- دعا کا ادب...... ہم سے ابراہیم نے محمد، قتیبہ، جریر، منصور اور ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو پہلے اپنے آپ سے شروع کرے کیونکہ اس کو نہیں معلوم کہ اس کی کون سی دعا قبول ہو جائے۔

۵۴۶۸- انگوٹھی کی تحریر...... ہم سے ابراہیم نے محمد، قتیبہ، جریر اور منصور کی سند سے روایت کیا کہ ابراہیم نخعی کی انگوٹھی پر ایک مکھی کی طرح ابھار تھا اور یہ تحریر تھا کہ "باللّٰہ ولہ بحق"

۵۴۶۹- عادل کون ہے...... ہم سے ابراہیم نے محمد، قتیبہ، جریر اور منصور کی سند سے روایت کیا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ مسلمانوں میں عادل وہ ہے جس کے بارے میں کسی کو شک وشبہ نہ ہو۔

۵۴۷۰- امیر کو تنبیہ...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ، احمد بن حنبل، ابوبکر جبکہ عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، اور ابوبکر سے اور ان دونوں نے ابو اسامۃ، سفیان اور واصل الاحدب کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم نخعی نے حلوان کے امیر کو کھیت میں گھومتے پھرتے دیکھا تو فرمایا کہ راستے میں ظلم ہو جانا دین میں ظلم ہو جانے سے بہتر ہے۔

۵۴۷۱- قیامت کی نشانی...... ہم سے ابومحمد احمد الغطریفی نے احمد بن موسیٰ العدوی، اسمٰعیل بن سعید بن جریر اور مغیرہ کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ ایک رات آئے گی جس میں لوگوں کے سینے سے قرآن اٹھالیا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ ایک خاص قسم کی ہوا بھیجیں گے جس کے اثر سے تمام مؤمنوں کا انتقال ہو جائے گا پھر لوگوں کی یہ حالت ہو جائے گی کہ ان کے نزدیک کوئی بات سچ نہ ہوگی یا وہ سچی بات نہ کریں گے۔ نہ سچی بات پھیلائیں گے اور آپس میں گدھوں کی طرح زنا کیا کریں گے۔

حضرت ابن عمرؓ اس روایت کو طوالت کے ساتھ بیان کرتے تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جو قیامت کے بارے میں روایت تفصیل سے بیان کیا کرتے تھے اور فرماتے کہ اس طرح ایک سو بیس سال گزر جائیں گے۔

۵۴۷۲- ہم سے حبیب نے، ابومسلم الکشی، محمد بن عبداللہ انصاری، ابن عوف ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ وہ لوگ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ جب جمع ہوں تو کوئی اپنی بہترین حدیث بیان کرے یا فرمایا کہ اس کے پاس جو روایات ہیں ان میں سے سب سے اچھی روایت بیان کرے۔

۵۴۷۳- حدیث کا ادب...... ہم سے عبداللہ بن محمد بن جعفر نے عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، ھناد بن السری، ابومعاویہ اور اعمش سے روایت کیا فرمایا کہ مجھے (اعمش کو) کچھ مال دیا کہ اس میں سونکال کر زعفران خریدیں، میں نے یہ بات ابراہیم نخعی کو بتائی تو انہوں نے فرمایا کہ ان کے زمانے میں لوگ (یعنی صحابہ تابعینؒ) دنیا کو اتنا تو طلب نہیں کرتے تھے۔

۵۴۷۴- نیت کا فائدہ...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے عبدالرحمٰن بن محمد، معاویہ، اعمش کی سند سے روایت کیا فرمایا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ ایک شخص گفتگو کے لئے نامناسب الفاظ استعمال کرتا ہے لیکن اس کی نیت بھلائی کی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس کی طرف سے یہ عذر ڈال دیتے ہیں کہ وہ کہنے لگتے ہیں کہ اس نے جو بات کہی اچھی نیت سے کہی اور ایک شخص گفتگو کے لئے نہایت مناسب اور اچھے الفاظ استعمال کرتا ہے لیکن اس کی نیت خیر اور بھلائی کی نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں حتی کہ وہ کہنے لگتے ہیں کہ اس نے کوئی اچھی بات تو نہیں کی۔

۵۴۷۵-خرچے پر اجر......ہم سے عبداللہ نے عبدالرحمٰن، ھناد، ابوالاحوص، ابوحمزہ کی سند سے بیان کیا، فرمایا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ ہر وہ خرچہ جو بندہ خرچ کرتا ہے اس پر اس کو اجر دیا جائے گا علاوہ اس خرچے کے جو وہ عمارت کی تعمیر کے لئے کرے البتہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد کی تعمیر میں ہونے والا خرچہ اس میں شامل نہیں۔

(ابوحمزہ کہتے ہیں کہ) میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا کہ اس تعمیر کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو انسان اپنی ضرورت کے لئے تعمیر کرتا ہے؟ فرمایا کہ اسمیں اجر ملے گا اور نہ گناہ ہوگا۔

۵۴۷۶-صالحین کی حکایت......ہم سے عبداللہ بن محمد بن جعفر نے جعفر بن عبداللہ، یعقوب بن ابراہیم، اشجعی، سفیان اور منصور کی سند سے ابراہیم سے روایت کیا فرمایا کہ تم سے پہلے جو خوشحال لوگ تھے انہوں نے اپنے گھروں کو سرسبز بنا رکھا تھا۔ ان کے لباس پھٹے ہوتے تھے جب خیرات کرنا شروع کرتے تو اپنے دروازے بند کر لیتے (تاکہ خیرات کئے بغیر اندر نہ جاسکیں) اگر کچھ بچ رہتا تو عزیز واقارب کو دیتے، پھر بھی اگر بچ رہتا تو پڑوسیوں کو دیتے، پھر بھی کچھ بچ رہتا تو کبھی ادھر سے دیتے اور کبھی ادھر سے دیتے۔ ان کو یہ بات پسند تھی کہ ان کے گھروں میں ملاقاتیوں کے بھی اور مانگنے والوں کے لئے بھی کھجوریں پڑی رہیں۔

۵۴۷۷-گھر کی ہریالی......قاضی ابواحمد نے اپنی کتاب میں ہم سے، موسیٰ بن اسحٰق، محمد بن بکار، مروان بن معاویہ اور میمون الجہنی ابومنصور کی سند سے بیان کیا، فرمایا کہ میں نے ابراہیم نخعی کو کہتے سنا کہ لوگوں کی ہریالی ان کے گھروں میں ہوتی تھی اور ان میں سے ایک کا لباس پھٹا ہوتا تھا۔

۵۴۷۸-ہم سے عبداللہ بن محمد، بن شبل، ابوبکر ابن ابی شیبہ، وکیع، سفیان اور منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا، فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں کے کپڑے بھی پھٹے ہوتے تھے اور (اللہ کے راستے میں مشقت کی وجہ سے) دل بھی پھٹے ہوتے تھے۔

۵۴۷۹-بیت الخلاء میں ذکر......ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ، جریر اور منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ بیت الخلاء میں اللہ کا ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ بھی اوپر ہی چڑھ جاتا ہے۔ (ظاہر ہے کہ ان کی مراد اس سے قلبی ہے)

۵۴۸۰-قرآن کریم کا ادب......ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد، قتیبہ، ہشیم اور مغیرہ کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا، فرمایا کہ وہ لوگ (صحابہ وتابعینؒ) قرآن کریم کے نسخے (سائز میں) چھوٹا بنانے کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرمایا کہ کہا جاتا تھا کہ اللہ کی کتاب کی تعظیم کرو۔

۵۴۸۱-زبان پر قابو......ہم سے محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ الختلی، سھل بن بحر، عمر بن حفص بن غیاث، ان کے والد اور اعمش کی سند سے بیان کیا۔ فرمایا کہ میں نے ابراہیم نخعی کو کہتے سنا کہ وہ لوگ اس بات سے ڈرتے تھے کہ کسی غلام کا نام عبداللہ رکھیں، ڈرتے تھے کہ کہیں وہ آزاد ہی نہ ہو جائے اور اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ اپنے نیک اعمال جو خفیہ طور پر کرتے تھے ان کا اظہار ہو جائے۔ ایک شخص کہتا کہ مجھے حیا آتی ہے کہ میں ایسا ایسا اور ایسا ایسا کروں اور جب کوئی کسی کو کچھ کہے تو اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ وہ کہے کہ میں نے تجھے بھلائی کے ارادے سے دیا، یا کوئی یہ کہے کہ تم اللہ کی رضا کی خاطر آزاد ہو، وہ تو دیتے تھے اور خاموش رہتے، کچھ نہ کہتے۔

ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ میں اپنے دل میں ایک چیز کو نہایت ناپسندیدہ سمجھتا ہوں لیکن اس کی برائی کرنے سے اس لئے باز رہتا ہوں کہ کہیں خود بھی اس میں مبتلا نہ کر دیا جاؤں۔

۵۴۸۲- ذکر کے اثرات...... ہم سے عبداللہ نے ابویعلی، ھارون بن معروف، سفیان، خلف بن حوشب کی سند سے بیان کیا کہ
التیمی جب ذکر کرتے تو ان پر کپکپی طاری ہو جاتی، تو ابراہیم نخعی نے ان سے کہا کہ اگر تم ذکر برداشت کر سکتے ہو تو مجھے پروا نہیں،
میں کچھ شمار نہیں کروں گا اور اگر تم برداشت نہیں کر سکتے تو تم نے اپنے سے بہتر کی مخالفت کی۔

۵۴۸۳- تفسیری اقوال...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ، جریر اور منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا آپ
نے آیت ''بھلا جو لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل رکھتے ہوں اور ان کے ساتھ ایک گواہ بھی اس کی جانب سے ہو'' (سورۂ ھود: ۱۷)
کی تفسیر میں فرمایا کہ مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں اور آیت ''رات کے تھوڑے سے حصے میں سوتے تھے'' (الذاریات: ۱۷) کی تفسیر میں
فرمایا کہ یھجعون بمعنی ینامون یعنی سونا، نیند کرنا اور آیت ''اور اپنے گھروں کو قبلہ یعنی مسجدیں بناؤ'' (یونس ۸۷) مراد یہ ہے کہ وہ لوگ
خوفزدہ ہو گئے تو انہیں گھروں میں نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا اور آیت ''اور جو لوگ نماز کی پابندی کرتے ہیں'' (المومنون: ۹) سے مراد ہمیشگی
کرنا یعنی فرائض پر اور آیت ''ہم ان کو بڑے عذاب کے سوا عذاب دنیا کا مزا بھی چکھائیں گے'' (السجدہ ۲۱) کے بارے میں فرمایا کہ وہ
تکالیف جو دنیا میں پیش آئیں گی۔

اور آیت ''جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے ان کے لئے خوشحالی اور عمدہ ٹھکانہ ہے'' (الرعد: ۲۹) سے مراد وہ بھلائی ہے
جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دی۔ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ الحمد للہ کلام کو (اجر کے لحاظ سے) دگنا کر دیتا ہے۔

۵۴۸۴- ہم سے ابواحمد الغطریفی نے احمد بن موسیٰ العدوی، اسمٰعیل بن سعید، جریر اور مغیرہ کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا
فرمایا کہ آیت ''ہر سرکش ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو'' (ق ۲۴) سے مراد حق سے دور رہنے والے ہیں۔

۵۴۸۵- ہم سے محمد بن علی بن حبیش نے احمد بن یحییٰ الحلوانی، احمد بن یونس، ابوشہاب اور اعمش کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا
فرمایا کہ آیت ''اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو باغ ہیں'' (الرحمٰن ۴۶) سے مراد وہ شخص ہے جو
دنیا میں ڈرا۔

۵۴۸۶- ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ، ابوالاحوص اور منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ آیت ''ہم
نے انسان کو تکلیف'' کی حالت میں پیدا کیا'' (البلد: ۴) سے مراد مصیبتوں کا نشانہ ہے۔

۵۴۸۷- ہم سے ابراہیم نے محمد، قتیبہ، ابوالاحوص، منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا، فرمایا کہ آیت ''سخت خو اور بدذات ہے۔
القلم (۱۳) میں العتل سے مراد فاجر ہے اور الزنیم سے مراد اخلاقی لحاظ سے کمینہ شخص مراد ہے۔

۵۴۸۸- ہم سے ابراہیم نے محمد، قتیبہ، ہشیم اور مغیرہ کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا، فرمایا آیت ''اور خدا کو اس بات کا حلیہ نہ بنانا
کہ قسمیں کھا کھا کر سلوک کرنے اور نیکی کرنے سے رک جاؤ'' (البقرہ: ۲۲۴) سے مراد وہ شخص ہے جو قسم کھائے کہ کبھی صلہ رحمی نہ کرے گا
نہ کبھی رشتہ داروں سے نیکی کرے گا، نہ دو لڑنے والوں کے درمیان صلح کروائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اس کی قسم اسکو ایسا کرنے سے
روک نہ دے (یعنی اپنی قسم کی وجہ سے وہ ان افعال سے رک نہ جائے) لہٰذا اس کی قسم کا کفارہ کر دیں گے۔

۵۴۸۹- نماز میں سستی...... ہم سے محمد بن عمر بن مسلم نے علی بن العباس، ابوکریب، وکیع، سفیان، منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے
روایت کیا، فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ تکبیر اولیٰ میں سستی کرتا ہے تو اس سے ہاتھ دھو لو۔

۵۴۹۰- قیامت کا دن...... ہم سے عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، ھناد بن السری، معاویہ اور اعمش کی سند سے ابراہیم نخعی

سے روایت کیا فرمایا کہ ان لوگوں کا خیال تھا کہ وہ قیامت کے دن اتنے وقت میں لوگوں کے حساب سے فارغ ہو جائے گا جتنا وقت آدھے دن میں لگتا ہے۔ پھر اھل جنت جنت میں آرام کریں گے اور اھل جہنم جہنم میں۔

۵۴۹۱-نزع کی سختی...... ہم سے عبداللہ نے عبدالرحمٰن، ھناد، ابوالاحوص، سفیان، منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ وہ لوگ حالت نزع میں سختی کو اچھا سمجھتے تھے تاکہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔

۵۴۹۲-تقویٰ کا تعلق...... ہم سے عبداللہ نے عبدالرحمٰن، ھناد، ابوالاحوص، ابوحمزہ کی سند سے ابراہیم نخعی اور حسن بصری سے روایت کیا فرمایا کہ کسی شخص کے برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ کسی دینی یا دنیاوی معاملے میں اس پر انگلیاں اٹھائی جائیں، علاوہ اس کے جسے اللہ محفوظ رکھے، تقویٰ یہاں ہوتا ہے اور تین مرتبہ سینے کی طرف اشارہ فرمایا۔

۵۴۹۳-بدعتی کی اصلاح...... ہم سے عبداللہ نے عبدالرحمٰن، ھناد، جریر اور مغیرہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ایک شخص بہت عمدہ حال میں تھا، لیکن پھر وہ بدعتی ہو گیا یا اس نے گناہ کیا اس کے ساتھیوں نے اس کو چھوڑ دیا۔ جب ابراہیم نخعی کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی غلطی کا تدارک کرو اس کو وعظ و نصیحت کرو چھوڑ و مت۔

۵۴۹۴-تلوّن مزاجی...... ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل، جریر اور مغیرہ کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا کہ وہ لوگ دین میں تلوّن مزاجی کو ناپسند کرتے تھے۔

۵۴۹۵-حجام کا آئینہ...... ہم سے محمد بن اسحٰق بن ایوب نے محمد بن یحییٰ المروزی، اسحٰق بن المنذر، ہشیم، اور مغیرہ کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ حجام کے آئینے میں دیکھنا کمینہ پن ہے۔

مسند روایت؟...... ابو عمران ابراہیم نخعی نے صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت کے دیدار کی سعادت حاصل کی، ان میں حضرت ابوسعید الخدری، اور ام المومنین حضرت عائشہؓ اور بعض دیگر صحابہ کرامؓ شامل ہیں، لیکن ان کی اکثر روایات علماء تابعین مثلاً علقمہ، اسود، مسروق، عبیدۃ السلمانی، یزید بن معاویہ النخعی، عبدالرحمٰن بن یزید، شریح بن الحارث، زر بن حبش، عبیدہ بن نضلہ، ھنی بن نویرہ، عابس بن ربیعہ، تمیم بن حزلم، سہم بن منجاب اور عبداللہ بن ضرار الاسدی سے ہیں۔

علقمہ سے ابراہیم نخعی کی روایت

۵۴۹۶-نسیان کا مسئلہ...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، زائدہ، منصور اور ابراہیم نخعی کی سند سے علقمہ سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت فرمایا، فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور کچھ اضافہ فرما دیا یا کم فرمایا (یہاں سے بھول ابراہیم نخعی اور علقمہ سے یا علقمہ عن عبداللہؓ سے ہوئی ہے) جب نماز مکمل ہو گئی تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی واقعہ ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، کیوں؟ ہم نے مسئلہ ذکر کر دیا تو آپ ﷺ اپنے پیروں پر پھر گئے اور قبلہ رخ ہو کر دو سجدے کئے، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اگر نماز میں کوئی واقعہ ہوا ہوتا تو میں تمہیں ضرور بتاتا، لیکن میں بھی تمہاری طرح بشر ہوں، بھول جاتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو، لہٰذا جب بھی میں بھولا کروں تو مجھے یاد دلایا کرو اور تم میں سے جس کو بھی نماز میں شک ہو تو

وہ غور وفکر کرلے کہ کیا صحیح ہے اور اسی طرح مکمل کرلے پھر ایک سلام پھیر کر دو سجدے کرلے۔[1]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

منصور نے بہت سے لوگوں سے روایت کی ہے ان میں روح بن القاسم، ثوری، مسعر بن کدام، مفضل بن مھلھل، فضیل بن عیاض، جریر بن عبدالحمید، عبدالعزیز بن عبدالصمد، ابوالاشھب جعفر بن الحارث، ابراہیم بن طھمان شامل ہیں۔

جبکہ ابراہیم نخعی سے یہ روایت منصور کے علاوہ اعمش، ابوحصین، طلحہ بن مصرف، مغیرہ، الحکم، حماد بن ابی سلیمان اور حبیب بن حسان شامل ہیں۔

۵۴۹۷- دنیا میں مسافر...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، جبکہ سلیمان بن احمد بن احمد بن الملآء، ابوزرعہ الدمشقی اور آدم بن ایاس اور ان دونوں نے مسعودی، عمرو بن مرہ، ابراہیم نخعی اور علقمہ کی سند سے حضرت عبیداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ ایک چٹائی پر کروٹ کے بل لیٹے، چٹائی کے نشانات آپ ﷺ کی جلد مبارک پر ظاہر ہوئے، میں آپ ﷺ کے جسم مبارک کے اس حصے کو مسلنے لگا اور عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یارسول اللہ! کیا آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم آپ کے لئے کچھ بچھا دیا کریں جو آپ کو اس تکلیف سے محفوظ رکھے اور آپ آرام سے سوسکیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا سے میرا کیا تعلق، دنیا میں میرا کوئی حصہ نہیں، بلکہ میری اور دنیا کی مثال تو ایسی ہے جیسے ایک سوار ہو جس نے ایک درخت کے نیچے سایہ حاصل کیا، کچھ آرام کیا اور چھوڑ کر چل دیا۔

عمرو کی ابراہیم نخعی کی سند سے یہ روایت غریب ہے، مسعودی کا تفرد ہے البتہ معافی ابن عمران، وکیع بن الجراح، یزید بن ھارون نے اسی طرح مسعودی سے روایت کیا ہے اور جریر نے اعمش اور ابراہیم اور نخعی کی سند سے بھی روایت کی ہے لیکن یہ بھی غریب ہے۔

۵۴۹۸- ہم سے نازوک بن عبداللہ نے یحیٰی بن محمد مولی بنو ھاشم، محمد بن عمارۃ بن صبیح، حسن بن الحسین العرنی، جریر بن عبدالحمید، اعمش، ابراہیم، علقمہ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرا دنیا سے کیا تعلق ہے؟ میری اور دنیا کی مثال تو ایسی ہے جیسے ایک سوار جس نے سخت گرم دن میں درخت کے نیچے سایہ حاصل کیا، کچھ آرام کیا اور پھر چھوڑ کر چل دیا۔

یحیٰی بن محمد کہتے ہیں کہ اعمش کی غریب روایت ہے ہم نے صرف انہی سے سنا ہے۔

۵۴۹۹- آسمانوں کا سفر...... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، داؤد بن المحبر، جبکہ سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، حجاج بن منھال، ان دونوں نے حماد بن سلمہ، ابی حمزہ، ابراہیم نخعی، علقمہ اور حضرت عبیداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس براق لایا گیا۔ آپ ﷺ اس پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کے پیچھے تشریف فرما ہوئے اور وہ روانہ ہوگیا۔ لہٰذا جب وہ کسی پہاڑ پر پہنچتے تو اس کے پیر بلند ہوتے اور جب نیچے اترتے تو اس کے ہاتھ بلند ہوتے، چنانچہ وہ انہیں لے کر ایک اندھیری اور بدبودار سرزمین سے ہوتا ہوا ایک روشن وسیع اور پاکیزہ سرزمین میں پہنچا۔

تو میں نے پوچھا اے جبرئیل! ہم ایک اندھیری اور بدبودار زمین سے ہوتے ہوئے روشن سے وسیع اور پاکیزہ سرزمین میں آپہنچے ہیں، تو انہوں نے کہا کہ وہ جہنم کی زمین تھی اور یہ جنت کی زمین ہے۔ پھر فرمایا کہ ہم ایک صاحب کے پاس آئے جو کھڑے نماز پڑھ رہے تھے،

---

[1] صحیح البخاری ۱/۱۱۱. وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۸۹، ۹۰. وفتح الباری ۱/۵۰۳.

انہوں نے پوچھا، اے جبرئیل یہ تمہارے ساتھ کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آپ کے بھائی محمد ﷺ ہیں چنانچہ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی اور مجھ سے فرمایا کہ اپنی امت کے لئے آسانی مانگئے، تو میں نے پوچھا کہ اے جبرئیل! یہ میرے بھائی کون ہیں؟ فرمایا کہ یہ آپ کے بھائی موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر ہم آگے بڑھے، تو میں نے بہت سے چراغ اور روشنیاں دیکھیں، میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے اے جبرئیل؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آپ کے والد ابراہیم علیہ السلام کا درخت ہے، کیا آپ ان کے پاس جانا چاہیں گے؟ میں نے کہا کہ ہاں، ہم ان کے پاس گئے تو انہوں نے برکت کی دعا دی اور مجھے مرحبا کہا پھر ہم بیت المقدس کی طرف گئے اور اس حلقے کے پاس پہنچے جہاں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی سواریاں باندھتے تھے، پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا، وہاں تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام موجود تھے جن کی نشاندھی اللہ تعالیٰ نے کی تھی اور وہ بھی جن کی اللہ تعالیٰ نے نشاندہی بھی نہیں کی، میں نے ان کو نماز پڑھائی، علاوہ ان حضرات یعنی حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ، و حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے۔

ابراہیم نخعی سے یہ روایت غریب ہے۔ ان سے صرف ابوحمزہ الاعور (جن کا نام میمون تھا نے ہی روایت کی اور ابوحمزہ سے حماد بن سلمہ تھے۔

۵۵۰۰-مؤمن کی صفت...... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، محمد بن سابق، اسرائیل، اعمش، ابراہیم، علقمہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن طعنے دینے والا لعنت کرنے والا، فحش گوئی اور گالی گلوچ کرنے والا نہیں ہوتا۔[1]

حاکم نے ابراہیم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اعمش کی روایت میں اسرائیل کا تفرد ہے۔

۵۵۰۱-اچانک موت...... ہم سے احمد بن ابراہیم بن یوسف نے عبید بن الحسن، مسلم بن ابراہیم، حسام بن مصک، ابومعشر، ابراہیم نخعی، علقمہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ مجھے گدھے جیسی موت پسند نہیں۔ عرض کیا گیا کہ گدھے کی موت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ اچانک موت۔[2]

یہ روایت ابراہیم نخعی کی روایت سے غریب ہے ان سے ابومعشر زیاد بن کلیب کا تفرد ہے۔

۵۵۰۲-عمدہ تلاوت...... ہم سے احمد بن جعفر بن معبد نے عبداللہ بن محمد بن النعمان، ابوربیعہ، سعد بن زربی، حماد بن ابی سلیمان، ابراہیم نخعی کی سند سے بیان کیا وہ علقمہ سے روایت فرماتے ہیں کہ میں (یعنی علقمہ) بہت عمدہ اور اچھی آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ مجھے بلا بھیجتے، میں خدمت میں حاضر ہوتا تو مجھے فرماتے کہ ترتیل کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرو، تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں، کیونکہ میں نے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اچھی آواز قرآن کریم کی زینت ہے۔[3]

۱۔ سنن الترمذی ۱۹۷۷. والسنن الکبری للبیهقی ۱۰/۱۹۳، ۲۴۳. والمستدرک ۱/۱۲. وصحیح ابن حبان ۴۸. والأدب المفرد ۳۱۲، ۳۳۲. ومجمع الزوائد ۱/۹۷، ۸/۷۲. ومشکاة المصابیح ۴۸۴۷، وتاریخ بغداد ۵/۳۳۹. وشرح السنة ۱۳/۱۳۴. واتحاف السادة المتقین ۷/۴۷۸، ۴۷۴.

۲۔ العلل المتناهیة ۲/۴۱۰.

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۱۰۱. ومجمع الزوائد ۷/۱۷۱. وأمالی الشجری ۱/۱۱۵. وکشف الخفا ۱/۲۳۲، ۵۳۶، والاحادیث الصحیحة ۱۸۱۵. واتحاف السادة المتقین ۴/۴۹۹.

۵۵۰۳-تشہد ......ہم سے احمد بن اسحٰق نے عبدان بن احمد، زید بن الحریش، صفدی بن سنان، ابی حمزۃ، ابراہیم نخعی، علقمہ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ ہمیں تشہد بھی اسی طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کریم کی کوئی سورۃ سکھاتے تھے، اور فرماتے تھے کہ سیکھ لو کیونکہ تشہد کے بغیر کوئی نماز نہیں۔[1]

ابراہیم نخعی عن علقمہ کی سند سے ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت غریب ہے، اس میں صفدی کا ابی حمزۃ سے تفرد ہے۔

۵۵۰۴-تقریر کا ادب ......ہم سے محمد بن معمر نے عبداللہ بن محمد بن ناجیۃ، عباد بن یعقوب، محمد بن الفضل الخراسانی منصور، ابراہیم، علقمہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوتے تو چہرے سے ہماری طرف متوجہ ہوتے۔

۵۵۰۵-افضل صدقہ ......ہم سے محمد بن معمر نے عبداللہ بن محمد بن ناجیۃ، عمر بن یحییٰ بن نافع، حفص بن جمیع سماک، ابراہیم نخعی، علقمہ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں اور وہ جناب نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ کون سا صدقہ سب سے زیادہ افضل ہے؟ ہم نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول کو علم ہوگا فرمایا کہ وہ صدقہ جس میں درہم یا سواری عطا کی جائے۔[2]

سماک عن ابراہیم سے یہ غریب ہے اس میں حفص کا تفرد ہے اور محمد بن فضل بن عطیہ سے منصور کا تفرد ہے۔

۵۵۰۶-جھوٹی گواہی کی شفاعت ......ہم سے سلیمان بن احمد نے یحییٰ بن عبدالباقی المصیصی، الیمان بن سعید المصیصی، الولید بن عبدالواحد، عبدربہ، مغیرہ یا ابراہیم نخعی اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ مجھے جناب رسول اکرم ﷺ نے وصیت فرمائی کہ صبح اس حال میں کرو کہ تیل لگا ہو کنگھی ہوئی ہو اور بالکل مرجھائے ہوئے صبح نہ کرو اور مسلمانوں میں سے جو تمہیں دعوت دے اس کی دعوت قبول کر لینا جب تک گانے بجانے کے آلات ظاہر نہ ہوں اور اگر وہ گانے بجانے کے آلات ظاہر کریں تو ان کی دعوت قبول نہ کرنا۔ اور اہل قبلہ میں سے جو مرجائے اس کی نماز جنازہ پڑھنا خواہ اسے صولی دی گئی ہو یا رجم کیا گیا ہو۔ اور تیرا اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرنا کہ تیرے گناہوں کی مقدار زمین پر موجود ریت کے برابر ہو یہ بہتر ہے اس سے کہ تو اہل قبلہ میں سے کسی پر جھوٹی گواہی دے۔

۵۵۰۷-خدا کا کنبہ ......ہم سے سعد بن محمد بن ابراہیم الناقد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ ابوصہیب النضر بن سعید، موسیٰ بن عمیر، حکم، ابراہیم اسود کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ساری کی ساری مخلوقات اللہ تعالیٰ کا خاندان ہیں لہٰذا مخلوقات میں اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ وہ ہے جو اس کے خاندان والوں کے ساتھ اچھا معاملہ کرے۔

حکم اور ابراہیم نخعی کی سند سے یہ روایت غریب ہے اور اس میں موسیٰ کا تفرد ہے۔

۱۔ مجمع الزوائد ۲/۱۴۰۔ و کنز العمال ۱۹۸۷۴۔

۲۔ السنن الکبری للبیھقی ۴/۱۸۴۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۱۰۳۔ ومسند الحمیدی ۱۰۶۱۔ و کنز العمال ۱۶۳۳۵۔

۵۵۰۸- بلاؤں سے حفاظت...... ہم سے سعد بن محمد نے محمد بن عثمان، محمد بن عبید، موسیٰ بن عمیر، الحکم، ابراہیم نخعی، اسود کی سند سے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے اموال کو زکوۃ دے کر محفوظ کرلو اور اپنے مریضوں کی دوا کے لئے صدقہ دیا کرو اور بلاؤں کے لئے دعا سے مقابلہ کرو۔[1]

حکم کی سند سے یہ روایت غریب ہے اور ابراہیم سے موسیٰ کا تفرد ہے۔

۵۵۰۹- سوالی کی مذمت...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، نصر بن رباب، حجاج، ابراہیم نخعی، اسود کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "اگر کسی نے ایسی چیز کا سوال کیا جس کی اسے ضرورت نہ تھی تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا اس کا چہرہ نُچا ہوا ہوگا اور اس شخص کے لئے صدقہ لینا جائز نہیں جس کے پاس پچاس یا اس مقدار میں سونا ہو۔[1]

۵۵۱۰- تاجروں کی حدیث فہمی...... ہم سے ابوبکر الطلحی نے ابوحصین محمد بن الحسین، یحییٰ بن عبدالحمید، معتمر بن سلیمان فضیل بن مغیرہ، ابی حریز، کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم بن یزید نے ان سے بیان کیا کہ اسود بن یزید نخع کے غلام سے تجارتی قرض لیتے تھے اگر ادا کرسکتے تو کردیتے اور اگر اتنا مال نہ نکلتا تو اسود اس سے کہتے کہ اگر تم چاہو تو کچھ دیر ٹھہر جاؤ کیونکہ اس عطیے میں ہم پر کچھ حقوق کی ادائیگی بھی لازم ہے۔ تاجر نے کہا کہ میں ایسا نہیں کرسکتا چنانچہ اسود نے اس کو پانچ سو درھم نقد دیئے، تو تاجر نے کہا کہ یہ لے لیجئے پکڑیئے۔ اسود نے پوچھا کہ جب میں نے تم سے سوال کیا تھا اس وقت تم نے انکار کردیا تھا۔ تو تاجر نے کہا کہ میں نے سنا آپ ہم سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے حدیث بیان کی تھی کہ جناب نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے جس نے دو قرض دیئے، تو ان میں سے ایک کی مقدار اس کو اجر ملے گا۔ اگر اس نے اس کا صدقہ کردیا اور پھر قبول کرلیا۔[2]

ابراہیم نخعی سے یہ روایت غریب ہے ان سے صرف ابوجریر نے اور ان سے صرف فضیل نے نقل کی ہے۔

۵۵۱۱- گناھوں کا چھپانا...... ہم سے ابوبکر الطلحی نے ابوحصین، یحییٰ الحمانی، ابوالاحوص، ابوعوانہ، سماک سے روایت کیا کہ فرمایا ایک شخص جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے مدینہ کے ایک کونے میں ایک عورت کا علاج کیا مگر میرا پانی نکل گیا حالانکہ میں نے اسے چھوا تک نہیں تھا۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرا حال پوشیدہ رکھا اگر تو بھی اپنا حال پوشیدہ رکھتا تو اچھا ہوتا۔

لیکن جناب نبی کریم ﷺ نے کچھ ارشاد نہیں فرمایا، پھر وہ کھڑا ہوا اور وہاں سے روانہ ہوگیا تو اس کے پیچھے آپ ﷺ نے ایک شخص کو دوڑایا جو اس کو بلا لایا۔ تو آپ ﷺ نے اس کو یہ آیت سنائی اور دن کے دونوں سروں اور رات کی چند ساعات میں نماز پڑھا کرو کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کردیتی ہیں۔ یہ ان کے لئے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں" (ھود...... ۱۱۴)

عرض کیا گیا، یارسول اللہ! کیا یہ اسی کے لئے خاص ہے۔ یا تمام لوگوں کے لئے عام ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ یہ تمام لوگوں کے لئے عام ہے۔[3]

---

[1] مسند الامام احمد ۱/ ۴۶۶. والسنن الکبری للبیھقی ۷/ ۲۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۱۵۶. واتحاف السادۃ المتقین ۴/ ۱۰۲، ۹/ ۳۰۴...... [2] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۱۵۹. والسنن الکبری للبیھقی ۵/ ۳۵۴. والعلل المتناھیۃ ۲/ ۱۳۳. والاحادیث الصحیحۃ ۱۵۵۳.

[3] المستدرک ۴/ ۲۲۲. وسنن الترمذی ۳۱۱۲. وصحیح ابن خزیمۃ ۳۱۳.

۵۵۱۲-میدان حشر...... ہم سے سلیمان بن احمدؒ نے علی بن عبدالعزیز، عارم ابوالنعمان، سعید بن زید، علی بن الحکم، عثمان بن عمیر، ابراہیم نخعی اور اسود وعلقمہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ملکیہ کے دونوں بیٹے جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ہماری ماں شوہر کی خدمت کرتی تھیں، چھوٹے بچے پر مہربانی سے پیش آتیں اور مہمان کا اکرام کرتی تھیں البتہ یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں وہ بچیوں کو زندہ گاڑ دیا کرتی تھیں۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری ماں آگ میں ہے وہ دونوں واپس روانہ ہوئے، ان کے چہرے غم کے آثار سے جھلک رہے تھے آپ ﷺ نے ان کو واپس بلالیا ان کے چہرے سے خوشی کے آثار جھلکنے لگے کہ شاید کوئی اچھی بات ہوگئی ہو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری ماں بھی تمہاری ماں کے ساتھ ہے۔ یہ سن کر منافقین میں سے ایک شخص بولا، یہ تو اپنی والدہ کو بھی نہیں بچاسکتے، حالانکہ ہم ان کی پشت کو روندتے ہیں۔ یہ سن کر ایک انصاری صحابی نے عرض کیا میں نے ان سے زیادہ سوالات کرنے والا کبھی نہیں دیکھا یا رسول اللہ! کیا آپ کے رب نے آپ کی یا ان کی والدہ کے سلسلے میں کوئی وعدہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے سوال نہیں کیا جب کہ میں قیامت کے دن یقیناً مقام محمود پر کھڑا ہونے والا ہوں انصاری صحابی نے پھر عرض کیا کہ یہ مقام محمود کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ وہ جگہ ہے کہ جب تم لوگوں کو وہاں ننگے، پیر ننگے بدن غیر مختون حالت میں لایا جائے گا، تو سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے خلیل کو لباس پہناؤ چنانچہ ان کو دو سفید کپڑے دیئے جائیں گے جنہیں وہ پہن لیں گے اور پھر عرش کی طرف رخ کر کے بیٹھ جائیں گے۔ پھر میرا لباس لایا جائے گا جسے میں پہن لوں گا اور ان کے دائیں طرف ایسی جگہ پر کھڑا ہوں گا جہاں میرے علاوہ اور کوئی کھڑا نہ ہوگا، مجھے دیکھ کر اول اور آخر کے لوگ رشک کریں گے اور پھر فرمایا کہ حوض کوثر کی طرف میری نہر کھول دی جائے گی یہ سن کر منافق بولا کہ ایسا تو صرف کسی خوف کی حالت یا رضراض میں ہی ہوا ہے، انصاری صحابی نے پھر پوچھا کس حالت یا کس رضراض میں؟ کہا کہ اس کی حالت مشک ہے اور رضراض لہسن ہے۔ منافق نے پھر کہا میں نے آج جیسی بات کبھی نہیں سنی، ایسا تو کسی حالت یا ضراض میں ہی ہوتا ہے مگر جب بھی ہوتا ہے تو وہ اگتا ضرور ہے۔ فرمایا ہاں اس کی شاخیں سونے کی ہوں گی۔ منافق نے پھر کہا میں نے آج جیسی بات کبھی نہیں سنی کیونکہ جب بھی کوئی شاخ اگتی ہے تو اس کے لئے پتے ہوتے ہیں اور پھل بھی لگتا ہے انصاری صحابی نے پھر عرض کیا کہ کیا اس میں پھل بھی لگیں گے؟ فرمایا ہاں مختلف اقسام کے قیمتی جواہرات اس کے پھل ہوں گے اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا اس میں سے جس نے ایک گھونٹ بھی پی لیا اور وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا اور جو اس سے محروم رہا وہ سیراب نہ ہوگا۔[1]

اس کو الصعق بن حزن نے علی بن الحکم سے روایت کیا ہے اور سند میں سعید بن زید کی مخالفت کی ہے۔

۵۵۱۳- ہم سے حبیب بن الحسن نے ابو مسلم الکشی، محارم ابوالنعمان، الصعق بن حزن، علی بن الحکم البنانی، عثمان بن عمیر اور ابووائل کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ ملیکہ کے دونوں بیٹے جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے پھر آگے گزشتہ روایت کی طرح نقل کیا ہے۔

سعید بن زید کی حدیث غریب ہے ہم نے اسے صرف عارم سے لکھا ہے۔ امام احمد نے مقدمی عن عارم کی سند سے اس کو روایت کیا ہے۔

۵۵۱۴- کپڑوں کی صفائی...... ہم سے احمد بن جعفر بن معبد نے یعقوب بن ابی یعقوب، محمد بن عبداللہ انصاری ہشیم عبداللہ،

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۹۸

ابو معشر، ابراہیم نخعی، اسود کی سند سے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں کہ میں جنابت کے اثرات کو جناب رسول اللہ ﷺ کے کپڑوں سے کھرچ کر صاف کر دیتی تھی پھر آپ ﷺ انہی کپڑوں میں نماز ادا فرماتے تھے۔

حماد بن سلمہ اور سعودی نے حماد بن ابی سلیمان عن ابراہیم نخعی سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔

۵۵۱۵- حائضہ کے کپڑے پاک ہیں اگر کچھ لگا ہوا نہ ہو...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے اسمعیل بن عبداللہ، حجاج بن منھال، حماد بن سلمہ، ابوحمزۃ، ابراہیم نخعی اور اسود کی سند سے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت کی فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے آپ ﷺ نے نماز کے دوران کچھ ٹھنڈ محسوس کی تو فرمایا اے عائشہ! اپنی چادر مجھ پر لٹکاؤ (پردے کے لئے) تو میں نے عرض کیا کہ میں حائضہ ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ عذر بھی ہے اور بخل بھی، تمہارا حیض تمہارے کپڑوں میں نہیں ہے[1]۔

غریب حدیث ہے ابراہیم نخعی سے صرف ابوحمزہ میمون نے روایت کی ہے۔

۵۵۱۶- محبت رسول...... ہم سے سلیمان بھی احمد بن عمر الخلال المکی نے عبداللہ بن عمران العابد، فضیل، عیاض، منصور، ابراہیم نخعی اور اسود کی سند سے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے فرماتی ہیں کہ ایک شخص جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ پیارے ہیں آپ مجھے میرے گھر والوں سے بھی زیادہ پیارے ہیں آپ مجھے میرے بیٹے سے بھی زیادہ پیارے ہیں میں جب گھر میں ہوتا ہوں اور آپ کا ذکر کر لوں تو مجھ سے برداشت نہیں ہوتا جب تک آپ کا دیدار نہ کر لوں، جب میں اپنی اور آپ کی موت کا یاد کرتا ہوں تو مجھے معلوم ہے کہ آپ تو جنت میں چلے جائیں گے اور انبیاء کرام کے ساتھ بلند مقام پر ہوں گے اور میں اگر جنت میں داخل ہو بھی گیا تو مجھے ڈر ہے کہ شاید آپ کو نہ دیکھ سکوں آپ ﷺ نے اس کو کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیات لے کر نازل ہوئے

اور جو لوگ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہداء اور نیک لوگ اور ان کی رفاقت بہت ہی خوب ہے" (النساء:۶۹)

۵۵۱۷- نبی کریم ﷺ کی ایک دعا...... ہم سے ابوبکر محمد بن جعفر بن الھیثم نے جعفر بن محمد بن شاکر، محمد بن سابق، ابراہیم بن طہمان، منصور، ابراہیم نخعی، مسروق اور ابی الضحی عن مسروق کی سند سے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لاتے تو فرماتے کہ اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما دے، شفا عطا فرما دے، کیونکہ تو ہی شفا دینے والا ہے، کوئی شفا نہیں علاوہ تیری شفاء کے ایسی شفاء جو بیماری کو بالکل نہ چھوڑے[2]۔

یہ روایت بھی غریب ہے۔ ابراہیم نخعی سے صرف منصور نے نقل کی ہے۔

۱- مجمع الزوائد ۲/۴۹.

۲- صحیح البخاری ۷/۱۵۷، ۱۷۳. وصحیح مسلم، کتاب السلام، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹. وسنن أبی داؤد ۳۸۸۳، وسنن ابن ماجة ۱۶۱۹، ۳۵۲۰، ۳۵۳۰. ومسند الامام أحمد ۶/۴۴. والسنن الکبری للبیهقی ۳/۳۸۱. والمستدرک ۴/۱۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۴/۳۲۷. والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۷۸۳. وشرح السنة ۵/۲۴۴، ۲/۱۵۷، ۱۲. ومشکاة المصابیح ۱۵۳۰، ۴۵۲۲. وکشف الخفا ۱/۱۱۵. ومجمع الزوائد ۵/۱۱۲، ۱۱۳. وصحیح ابن حبان ۱۴۱۵، ۱۴۱۶. (موارد) ودلائل النبوة للبیهقی ۶/۱۷۴، ۱۷۵.

(۲۷۵) عون بن عبداللہ بن عتبہ[1]

تعارف

فرمایا کہ انہی اولیاء میں سے ایک شخصیت وہ بھی ہیں جو اللہ کے ذکر کی طرف کنارہ کشی کرنے والی، ہر وقت اللہ کی پناہ میں رہنے والی، گناہ گاروں اور متکبرین سے جدا رہنے والی، مساکین وفقراء کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنے والی، اپنے چال چلن پر نگاہ رکھنے والی، خواہشات وتمناؤں کے تکبر سے پرہیز کرنے والی، خود پر رونے والی اور حق کی طرف مائل ہونے والی تھی، اور یہ شخصیت حضرت عون بن عبداللہ بن عتبہ کی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ تصوف حقیر کو پھینکنا اور عظیم کو حاصل کرنے کا نام ہے۔

۵۵۱۸- اقوال...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، مبشر بن اسماعیل، نوفل بن ابی الفرات کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے سنا عون بن عبداللہ کو فرما رہے تھے کہ بے شک ہر شخص کے اعمال کا ایک سردار ہوتا ہے اور میرے اعمال کا سردار ذکر ہے۔

۵۵۱۹- دلوں کی شفاء...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن یحیی المروزی، عاصم بن علی، مسعودی کی سند سے بیان کیا کہ عون بن عبداللہ نے فرمایا کہ ذکر کی مجالس دلوں کے لئے شفا ہے۔

۵۵۲۰- ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حجاج اور مسعودی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عون بن عبداللہ نے فرمایا کہ اللہ کا ذکر دل کے زنگ کو اتارنے والا ہے۔

۵۵۲۱- ذاکر کی مثال...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن علی الجارود، ابوسعید الاشج، ابوخالد الاحمر، محمد بن عجلان کی سند سے عون بن عبداللہ سے بیان کیا فرمایا کہ غافلوں میں ذکر کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے بھگوڑوں میں قتال کرنے والے کی اور ذکر کرنیوالوں میں غافل کی مثال ایسی ہے جیسے قتال کرنے والے مجاہدین میں بھگوڑا۔

۵۵۲۲- ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، جعفر بن محمد الرابی، حسن بن محمد بن اعین، النضر بن عربی کی سند سے عون بن عبداللہ سے بیان کیا فرمایا کہ غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے پیٹھ پھیر کر بھاگنے والوں میں قتال کرنے والے کی۔

۵۵۲۳- ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سلیمان ابن داؤد الطیالسی، مطرف بن معقل الشرقی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا عون بن عبداللہ فرما رہے تھے کہ غافل لوگوں میں ذکر کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو اکیلا بھاگنے والی فوج کی حفاظت کرتا ہے۔ اگر یہ شخص نہ ہوتا تو فوج کو شکست ہو جاتی اس طرح اگر غافل لوگوں میں کوئی ذکر کرنے والا نہ ہو تو سب لوگ ھلاک ہو جائیں۔

۵۵۲۴- ہلاکت سے بچاؤ...... ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ، احمد بن حنبل، سلیمان، مطرف کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے

[1] طبقات ابن سعد ۶/۳۱۳. والتاریخ الکبیر ۷/ت ۶۰. والجرح ۶/۲۱۳۸. والجمع ۱/۴۰۳. وسیر النبلاء ۵/۱۰۳. والکاشف ۵/۱۰۳. والکاشف ۲/ت ۴۳۸۳. وتاریخ الاسلام ۴/۲۸۷. وتهذیب الکمال ۴۵۵۳. (۲۲/۴۵۳)

عون کو فرماتے سنا کہ اگر لوگوں پر کوئی ایسا وقت آئے کہ ان میں ذکر کرنے والا کوئی نہ ہو تو سارے کے سارے انسان ہلاک ہو جائیں۔

۵۵۲۵-مشقت......ہم سے ابومحمد بن حیان نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، یزید بن ھارون اور مسعودی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عون بن عبداللہ نے فرمایا کہ ہم حضرت ام الدرداءؓ کے پاس آ کر اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ ایک دن انہوں نے تکیے سے ٹیک لگالی تو کسی نے عرض کیا اے ام الدرداءؓ شاید ہم نے آپ کا تھکا دیا ہے؟ میں نے ہر چیز کے بدلے عبادت تلاش کی لیکن اپنے دل کی شفاء کے لئے اس سے زیادہ مفید کوئی چیز نہ پائی اور یہ اھل ذکر کے ساتھ بیٹھنا ہے۔

۵۵۲۶-صالحین کی حکایت......ہم سے ہمارے والد اور ابومحمد بن حیان نے ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن العلاء، سفیان، مسعر کی سند سے عون بن عبداللہ سے بیان کیا فرمایا کہ وہ لوگ جب ایک دوسرے سے ملاقات کرتے تو ایک دوسرے سے سوال کرتے تھے اور اس بات کے علاوہ کچھ نہ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کریں۔

۵۵۲۷-فضیلت ذکر......ہم سے ہمارے والد نے عبداللہ بن محمد بن عمران، محمد بن ابی عمر، سفیان اور مسعر کی سند سے عون بن عبداللہ سے روایت کیا فرمایا کہ بے شک ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو پکارتا ہے اور اس سے پوچھتا ہے کہ کیا تیرے پاس سے آج کوئی اللہ کا ذکر کرنے والا گزرا؟ دوسرا پہاڑ کہتا ہے ہاں تو پہلا والا اس کو مبارک باد دیتا ہے۔ پھر عون نے فرمایا یہ پہاڑ وغیرہ بھلائی کی بات کو زیادہ سننے والے ہوتے ہیں کیا وہ جھوٹ باطل اور اس کے علاوہ گفتگو بھی سنتے ہیں؟ پھر ان آیات کی تلاوت فرمائی ”تم بری بات زبان پر لاتے ہو قریب ہے کہ اس سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں گے کہ انھوں نے خدا کے لئے بیٹا تجویز کیا ہے۔ (مریم:۸۹-۹۱)

۵۵۲۸-تقویٰ......ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل ابراہیم بن بہرام، اسامۃ کی سند سے بیان کیا کہ عون بن عبداللہ کو بیس ہزار سے زیادہ درھم ملے،، آپ نے سب کے سب صدقہ کر دیئے ساتھیوں نے عرض کیا اگر آپ اپنے لڑکے کے لئے کچھ بچا رکھتے تو اچھا ہوتا۔ تو عون نے فرمایا کہ میں نے اپنے اور اپنے لڑکے کے لئے اللہ کو رکھا ہے۔

ابواسامہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے شاگردوں میں عون بن عبداللہ کے لڑکے سے زیادہ اچھا حال کسی کا نہ تھا۔

۵۵۲۹-صدقہ......ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع اور ان کے والد کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا کہ جب عون بن عبداللہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے وصیت کی کہ ان کا کچھ سامان ہے اس کو بیچ کر اس کی قیمت صدقہ کر دی جائے کسی نے کہا کہ آپ اپنے سامان کو صدقہ کر رہے ہیں حالانکہ آپ کے تو گھر والے ہیں تو فرمایا کہ یہ سامان تو قیس اپنے لئے آگے اور اپنے گھر والوں کے لئے اللہ کو چھوڑ رہا ہوں۔

۵۵۳۰-آخرت کی اھمیت......ہم سے ابوبکر بن حیان نے احمد بن الحسین، احمد بن ابراہیم، یزید بن ھارون اور مسعودی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عون نے فرمایا کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ دنیا کے لئے وہ چیز رکھتے جو ان کی آخرت سے بچ جاتی اور اب تم لوگ اپنی آخرت کے لئے وہ چیز رکھتے ہو جو تمہاری دنیا سے بچ رہے۔

۵۵۳۱-اغنیاء کی صحبت......ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر اور سفیان کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ

عون نے فرمایا کہ میں مال داروں کی صحبت میں بیٹھا لیکن کسی کو اپنے سے زیادہ غمزدہ نہیں پایا کیونکہ جب میں کسی شخص کو دیکھتا کہ اس نے مجھ سے زیادہ عمدہ لباس پہن رکھا ہے اور مجھ سے زیادہ عمدہ خوشبو لگا رکھی ہے تو میں غم زدہ ہو جاتا پھر میں نے فقراء کی صحبت اختیار کی تو مجھے آرام حاصل ہوا۔

۵۵۳۲-**فقراء کی صحبت**......ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، ابوالسری اور سفیان کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عون فرماتے تھے کہ میں مالداروں کے ساتھ بیٹھتا تھا تو ان سے زیادہ غمزدہ اور پریشان رہا کرتا تھا۔ جب اپنی سواری سے عمدہ سواری، اپنے لباس سے عمدہ لباس دیکھتا تو اور غم ہوتا۔ سو میں نے فقراء کے ساتھ بیٹھنا شروع کر دیا تو مجھے آرام وسکون حاصل ہوا۔

۵۵۳۳-**بڑی بھلائی**......ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد حمیدی اور ابن عیینہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ہمارے سامنے عون کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ فرماتے تھے کہ عصمت یہ ہے کہ تو دنیا کی کسی چیز کو طلب کرے اور وہ تجھے نہ ملے۔ اور وہ فرماتے کہ سب سے بڑی بھلائی یہ کہ تو اپنے پاس سے چھینی جانے والی چیز کے بدلے میں اسلام کو بڑی نعمت سمجھے۔

۵۵۳۴-**خواہشات کا دھوکہ**......ہم سے حبیب بن حسن نے عمر بن حفص السدوسی، عاصم بن علی اور مسعودی کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ جس پر بھی برحق موت نازل ہوئی اس کے بارے میں یہی کہا جاتا ہے کہ ابھی اس کا وقت نہیں آیا تھا۔ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو آج کے دن آنے کا ارادہ کرتے ہیں لیکن مکمل نہیں کر پاتے اور کتنے ہی کل جانے کا ارادہ کرتے ہیں لیکن نہیں پہنچ پاتے، اگر تم وقت مقررہ اور اس کے آنے طرف دیکھتے تو یقیناً خواہشات اور ان کے دھوکے سے نفرت کرنے لگتے۔

۵۵۳۵-**کل کا انتظار مت کرو**......ہم سے مخلد بن جعفر نے جعفر الفریابی، محمد بن حسن، عبداللہ بن المبارک، مسعر اور معن کی سند سے عون سے روایت کیا ہے فرمایا کہ کتنے ہی آج آنے والے ہیں لیکن نہیں آپاتے اور کل کا انتظار کرنے والے ہیں جو کل تک نہیں پہنچ سکتے۔ اگر تم وقت مقررہ اور اس کے آنے کو دیکھ لیتے تو تمہیں تمناؤں اور ان کے دھوکے سے نفرت ہو جاتی۔

ابن عیینہ نے مسعر اور عون سے روایت کی ہے اور معن کا ذکر نہیں کیا۔

۵۵۳۶-ہم سے ہمارے والد اور ابو محمد بن حیان نے ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار سفیان، مسعر، معن اور عون کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۵۳۷-**اجنبی کی دعا**......ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر اور معن کی سند سے عون سے روایت کیا ہے فرمایا کہ مصر کے ایک باغ میں ایک شخص کچھ توڑ رہا تھا۔ اس نے سر اٹھا کر جو دیکھا تو سامنے ایک اور آدمی کو کھڑے پایا اس کے ہاتھ میں کھرپا تھا اور گویا کہ اس نے اسے حقیر سمجھا تھا اس نے پوچھا دل میں کیا سوچ رہے ہو؟ وہ خاموش رہا، وہ پھر بولا تم دل میں دنیا کے بارے میں سوچ رہے ہو، دنیا ایک حاضر چیز ہے جس سے ہر نیک و بد کھاتا ہے۔ رہی آخرت تو آخرت تو ایک سچائی ہے۔ جس میں حق و باطل کی الگ الگ پہچان ہو جائے گی آگے فرمایا کہ اور اس کے ایسے جوڑ ہیں جیسے گوشت کے جوڑ ہوتے ہیں۔ گویا کہ اس کو اس دوسرے شخص کی باتیں پسند آئیں، وہ کہنے لگا میں دل میں اس فتنے کے بارے میں سوچ رہا تھا جو لوگوں میں پھیلا ہوا تھا یعنی عبداللہ ابن زبیر کا فتنہ، اس شخص نے کہا کر لو مانگ اس سے جسے جب کسی نے پکارا ہو تو اس نے جواب نہ دیا ہو اور مانگا ہو تو عطا نہ کیا گیا ہو، اس پر بھروسہ کیا ہو تو وہ پورا نہ اترا ہو، اعتماد کیا ہو تو قابل اعتماد ثابت نہ ہوا ہو، تو میں نے کہا اے اللہ مجھے بھی محفوظ رکھ اور مجھ سے بھی محفوظ رکھ

کہا کہ پھر فتنہ بڑھا لیکن کسی کو نقصان نہ پہنچا۔

ابواسامۃ نے اس کو مسعر سے روایت کیا ہے۔

۵۵۳۸- ہم سے ابو محمد بن حیان نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر جبکہ عبداللہ بن محمد نے ابو یحیٰی الرازی ھناد بن السری ابواسامہ، مسعر، معن اور عون سے روایت کیا فرمایا کہ، عبداللہ بن زبیر کے فتنے کے زمانے میں ایک شخص مصر کے ایک باغ میں نہایت غمزدہ بیٹھا رو رہا تھا اور ہاتھ میں موجود کسی چیز سے کچھ گھاس وغیرہ توڑ رہا تھا اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو ایک شخص کھر یا ہاتھ میں لئے کھڑا تھا، اس نے پوچھا، کیا ہوا اتنے غمزدہ کیوں ہو؟ جیسے اس کا غم بانٹنا چاہتا ہو۔ پہلے والے نے کہا کچھ نہیں کھر یے والے نے پھر پوچھا دنیا''؟ دنیا تو حاضر شدہ مال ہے جس میں سے ہر نیک و بد کھاتا ہے اور آخرت سچائی ہے جس میں اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائیں گے حق اور باطل کے درمیان، یہاں تک کہ اس نے کہا کہ اس کے جوڑ ہیں جیسے گوشت کے جوڑ ہوتے ہیں جس نے خطا کی اس نے حق سے خطا کی پہلے والے شخص کو اس کی باتیں کچھ اچھی لگیں۔ کہا مسلمانوں کے بارے میں سوچ رہے ہو؟ اللہ تمہیں تمہاری شفقت کے بدلے تمہیں نجات دے گا، اس ذات سے مانگ جس سے جس نے بھی کچھ مانگا ہو اور اس نے بھلا نہ دیا ہو، دعا مانگی ہو اور اس نے قبول نہ کیا ہو اور بھروسہ کیا ہو اور وہ بھلا بھروسے پر پورا نہ اترا ہو یا اعتماد کیا ہو تو پورا نہ اترا ہو، فرمایا کہ پھر پہلے والے شخص نے دعا مانگی، اے اللہ! مجھے محفوظ رکھ اور مجھ سے بھی محفوظ رکھ، فرمایا کہ جب فتنہ پھیلا تو یہ شخص محفوظ رہا۔ مسعر کہتے ہیں کہ ان کا خیال تھا کہ دوسرا جو شخص تھا وہ خضر علیہ السلام تھے۔

۵۵۳۹- ہم سے ہمارے والد اور ابو محمد بن حبان نے ابراہیم بن حسن، عبدالجبار بن العلاء سفیان مسعر اور عون سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص ابن زبیر کے فتنہ کے دنوں میں بیٹھا تھا۔ باقی روایت اسی طرح ذکر کی۔

۵۵۴۰- اللہ کا عہد...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسین الحذاء، احمد بن ابراہیم الدورقی، یزید بن ھارون، مسعودی کی سند سے روایت فرمایا کہ عون بن عبداللہ اس طرح لکھا کرتے تھے کہ، امابعد، میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی اس بات کی جسے یاد کر لینا یاد کرنے والے کے لئے سعادت ہے اور ضائع کر دینا ضائع کرنے والے کے لئے بدبختی ہے۔ تقویٰ کا سر صبر ہے، اس کی تحقیق عمل ہے اور اس کا کمال ورع ہے تقویٰ کی شرط وہی ہے جو اللہ نے مقرر کی ہے اور اس کا حق وہی ہے جو اس نے فرض کیا ہے اور اللہ کے عہد سے وفاداری یہی ہے کہ تو اس کو خدا جانے اس کے علاوہ کو نہیں کیونکہ اطاعت تو اسی کی ہوسکتی ہے کسی اور کی نہیں اور معاملات کو تو پہلے حل کیا جاتا ہے البتہ اللہ کی اطاعت کے مقابلے میں موخر کیا جاتا ہے۔ اللہ کے وعدے کے سامنے ہر وعدہ توڑا جاتا ہے اور کسی اور وعدے کے لئے اللہ کا وعدہ نہیں توڑا جاتا اس بات پر اتفاق ہے اس کی تفسیر بھی ہے اس کو کوئی صاحب بصیرت ہی دیکھ سکتا ہے اور کم ہی لوگ اس کو سمجھ پاتے ہیں۔

۵۵۴۱- بھلائی منجانب اللہ بہت ہے...... ہم سے ابو محمد بن حیان نے حسن بن ہارون اور احمد بن نصر، ان دونوں نے احمد بن کثیر یحییٰ بن معین، حجاج، مسعودی کی سند سے عون نے بیان کیا فرمایا کہ اللہ کی طرف سے بھلائی بہت زیادہ ہے لیکن اسے کم ہی لوگ سمجھ پاتے ہیں، وہ (بھلائی) اللہ کی طرف سے پیش کی جاتی ہے لیکن جو اسے نہیں دیکھتا نہیں سمجھ سکتا، جو تلاش نہیں کرتا وہ اسے نہیں پاتا، جو اس کے بارے میں نہیں جانتا اس کا مستحق نہیں، کیا تم نے آسمان پر بے شمار ستارے نہیں دیکھے؟ اتنے ہونے کے باوجود ان سے وہی لوگ راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں جو اس کے عالم ہیں۔

احمد بن نصر نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اور تقوے کا سر صبر ہے اس کی تحقیق عمل ہے اور اس کا کمال ورع ہے حسن نے اس روایت میں حجاج کا ذکر نہیں کیا۔

۵۵۴۲- چراغ بجھ گیا...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے محمد بن یحییٰ المروزی، عاصم بن علی، مسعودی اور عون، جبکہ عبداللہ بن محمد نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، ابوالنضر اور عبدالرحمٰن المسعودی کی سند سے عون کے بارے میں بیان کیا کہ عون اپنے گھر والوں کے معاملے میں سب سے زیادہ زاہد تھے، ان کی مثال چراغ کی مانند تھی جس سے پوری قوم روشنی حاصل کرتی ہو۔ ان کے گھر والے کہتے تھے کہ وہ ہمارے ساتھ اور ہم میں رہے مگر اس کے علاوہ ہمیں کوئی تکلیف نہیں دی کہ وہ ایک چراغ تھا جو بجھا اور لوگ اس سے روشنی حاصل کرنے سے محروم ہو گئے۔

۵۵۴۳- قرآن اور حدیث دونوں ضروری ہیں...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے احمد بن الحسین، احمد بن ابراہیم، حجاج بن نصیر، قرہ کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ وہ شخص جو قرآن کو چھوڑ کر احادیث کو طلب کرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے وہ شخص جو ایک دروازہ پکڑے کھڑا ہو اور اس میں بہت سے چوپائے بکریاں وغیرہ ہیں اتنے میں وہاں سے ایک ہرن گذرا یہ اس کے پیچھے بھاگا لیکن نہ پاسکا، اور جب واپس آیا تو وہ چوپائے بکریاں وغیرہ بھی جا چکے تھے، لہٰذا اسے نہ یہ ملا نہ وہ۔

۵۵۴۴- قرآن پر ایمان...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے احمد بن الحسین، احمد بن ابراہیم حجاج، قرہ کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ وہ لوگ اس شخص کو بطور مثال بیان کرتے تھے کہ جو قرآن سنے اور ایمان نہ لائے، اس کی مثال اس لشکر کی طرح ہے جو بہت غنیمت پائے اور غنیمت تقسیم ہو تو بعض کو ملے اور بعض کو نہ ملے تو محروم لوگ کہیں کہ ہم بھی تو ساتھ تھے ہمیں کیوں نہ دی گئی؟ تو کہا جائے کہ تم ایمان والے نہ تھے۔

۵۵۴۵- لباس میں رعایت...... ہم سے عمرو بن احمد بن عثمان الواعظ نے عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، محمد بن حسان السمتی، ابوالحیاۃ اور معن سے روایت کیا فرمایا کہ عون کبھی خز پہنتا اور کبھی اونی کپڑا وغیرہ۔

جب کسی نے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ میں خز اس لئے پہنتا ہوں کہ صاحب حیثیت لوگ میرے ساتھ بیٹھنے سے حیا نہ کریں اور صوف اس لئے پہنتا ہوں تا کہ ضعیف اور کمزور لوگ میرے ساتھ بیٹھنے سے نہ گھبرائیں۔

۵۵۴۶- اصلاح...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ، اور مسعر کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عون نے فرمایا کہ پہلے والے آگئے، اور بعد والے تھکے ہوئے منتظر ہیں جس سمت سفر کر کے جا رہے ہو اس کی اصلاح کرلو، کیونکہ مخلوق تو خالق کی ہے اور شکر نعمتیں دینے والے کا ہے اور زندگی تو موت کے بعد ہی ہے اور بقاء قیامت کے بعد ہے۔

۵۵۴۷- کمال تقویٰ...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، اور ابن عجلان کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ کمال تقویٰ یہ ہے کہ تو علم تلاش کرے جو تو نہ جانتا ہو اور نقصان یہ ہے کہ جو تو جانتا ہے اس میں اضافے کی کوشش نہ کرے، اور ظاہر ہے کہ کسی شخص کو اسی چیز کے اضافے پر ابھارا جاتا ہے جو اس کے پاس کم ہو اور اس سے فائدہ بھی کم ہو۔

۵۵۴۸- ہم سے ابومحمد بن حیان نے ابویعلی الموصلی، محمد بن قدامہ، سفیان بن ثوری کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ کمال تقویٰ یہ کہ تو وہ علم تلاش کرے جو تم نہ جانتے ہو اور نقصان یہ ہے کہ جو تو جانتا ہے اس میں اضافے کی کوشش نہ کرے اور کسی شخص کو اسی چیز کے اضافے پر ابھارا جاتا ہے جو اس کے پاس کم ہو اور اس سے فائدہ بھی کم ہو۔

۵۵۴۹-گزرتے دن......ہم سے ابراہیم بن محمد نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، ابن عجلان کی سند سے عون سے بیان کیا، فرمایا کہ آج کا دن مضمار ہے اور کل کا سابق اور جنت سبقہ نامی مقام پر ہے اور انتہا آگ پر ہے لہٰذا معافی سے تمہاری نجات ہوگی، رحمت سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے اور اعمال سے منزلیں تقسیم ہوں گی۔
(فائدہ) مضمار، سباق، سبقۃ دوڑ کے مقابلے میں مقرر شدہ مختلف مرحلوں کے نام ہیں۔

تکبر کی علامت......ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ اور مسعر کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ تمہارے متکبر ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ تم اپنے سے کم تر کو اپنے سے بچ بچ حقیر سمجھو اور وہ کہتے تھے کہ اطاعت کے وقت ذلت اختیار کرو اور معصیت کے وقت عزت اختیار کرو۔
۵۵۵۰-ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ، لیث بن سعد، ابن عجلان کی سند سے عون بن عبداللہ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ تمہارے متکبر ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ تم خود کو دوسروں سے زیادہ فضیلت والا سمجھو۔

۵۵۵۱-اوپر والے درجات......ہم سے عبداللہ بن محمد نے حسین المروزی، عبداللہ بن المبارک، لیث، رشدین بن سعد بن عمرو بن الحارث اور عون بن عبداللہ سے روایت کیا، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ضرور ایک قوم کو جنت میں داخل کریں گے اور ان کو عطا کریں گے یہاں تک کہ لینے والے تھک جائیں گے اور ان کے علاوہ ان سے اوپر والے درجات میں بھی لوگ ہوں گے جب یہ ان کی طرف دیکھیں گے تو ان کو پہچان لیں گے عرض کریں گے اے اللہ! وہ بھی تو ہمارے بھائی ہیں، ہم بھی ان کے ساتھ تھے، آپ نے ان کو ہم پر کس بنا پر فضیلت دی؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ہائے افسوس! وہ لوگ بھوکے ہوتے تھے جب تمہارا پیٹ بھرا ہوتا تھا، جب تم سیراب ہوتے تھے تو وہ پیاسے ہوتے تھے جب تم سو رہے ہوتے تھے تو وہ لوگ کھڑے عبادت کر رہے ہوتے تھے اور وہ لوگ میری طرف دیکھتے تھے جب تم آپس میں مشغول ہوتے تھے۔

۵۵۵۲-تین باتیں......عبداللہ بن محمد نے محمد بن یحییٰ المروزی، عاصم بن علی کی سند سے عون سے روایت کیا، فرمایا کہ فقہاء آپس میں تین باتوں کی وصیت کرتے تھے اور بعض اوقات ایک دوسرے کو لکھ بھی بھیجتے۔ (۱) جو اپنی آخرت کے لئے عمل کرے، اللہ اس کی دنیا کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ (۲) جو اپنے پوشیدہ حالات کی اصلاح کرے، اللہ تعالیٰ اس کے اعلانیہ حالت کی اصلاح کرتے ہیں۔ (۳) جو اپنے اور اللہ کے درمیان تعلق کی اصلاح کرے، اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ اس کے تعلقات کی اصلاح کرتے ہیں۔
۵۵۵۳-ہم سے ابوعمرو عثمان بن محمد العثمانی نے محمد بن عبدوس الھاشمی، عباس بن یزید البحرانی، وکیع اور مسعر سے ایسے ہی بیان کیا ہے۔

۵۵۵۴-آیت کے صحیح معنی......ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالصمد اور اقرہ کی سند سے بیان کیا کہ عون نے اس آیت "ولا تنس نصیبک من الدنیا" (القصص ۷۷)
کے بارے میں فرمایا کہ لوگ اس کو صحیح محل پر نہیں رکھتے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے رب کی اطاعت وعبادت کی طرف آ جاؤ۔

۵۵۵۵-وعظ......ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن صالح، لیث، محمد بن عجلان نے بیان کیا کہ عون جب لوگوں کو وعظ کہتے تو فرماتے کہ اللہ سے وہی ڈرتا ہے جو اس کا اطاعت گزار و فرمانبردار ہو۔
اور فرمانبردار کیسے خوف زدہ ہو یا خطا کار کیسے محفوظ ہو، پھر فرمایا کہ ہائے میں تباہ ہو جاؤں۔ فرمانبردار اپنے علم کی زیادتی کے باعث خوفزدہ رہے گا اور خطا کار کم عقلی کی وجہ سے خود کو محفوظ سمجھے گا۔

۵۵۵۶-صحابہ کی درخواست......ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسین الحذاء، احمد بن ابراہیم، وکیع بن الجراح اور مسعودی کی سند سے بیان کیا کہ عون نے فرمایا کہ صحابہ کرامؓ کچھ تھک گئے تو عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کچھ بیان فرمائیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:"اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابها مثانی تقشعر منه جلود الذین یخشون ابهم بالغیب ثم تلین جلودهم الیٰ ذکر الله"(الزمر:۲۳)

اور پھر اس کی تعریف بیان فرمائی کہ"

پھر ایک مرتبہ اور تھک گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کچھ ایسی چیز بیان فرمائیں جو حدیث سے اوپر ہو اور قصص سے کم ہو (وکیع کہتے ہیں کہ ان کی مراد قرآن کریم تھی) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں کہ"الر۔ یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں ہم نے اس قرآن کو عربی میں نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھ سکو ہم اس قرآن کے ذریعے سے جو ہم نے تمہاری طرف بھیجا ہے تمہیں ایک نہایت اچھا قصہ سناتے ہیں اور تم اس سے پہلے بے خبر تھے"(یوسف......۱۔۳)

چونکہ انہوں نے حدیث کا ارادہ کیا تھا لہٰذا احسن الحدیث اور قصص کے ارادے کی وجہ سے احسن القصص فرمایا گیا۔

۵۵۵۷-ایمان کے حصے......ہم سے عبداللہ بن محمد نے، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، یزید بن ھارون اور مسعودی کی سند سے بیان کیا کہ عون نے فرمایا کہ حلم، حیاء اور تھکاوٹ (زبان کی، دل کی نہیں) اور فقہ ایمان کا حصہ ہیں، یہ چیزیں دنیا میں کمی کرواتی ہیں اور آخرت میں اضافہ اور آخرت میں ہونے والا اضافہ دنیا میں ہونے والی کمی کی بنسبت زیادہ ہوتا ہے سنو! فحش گوئی جفاء اور بیان کرنا نفاق کی نشانیاں ہیں، یہ دنیا میں اضافہ کرواتی اور آخرت میں کمی کرواتی ہیں اور آخرت سے جو کمی کرواتی ہیں وہ دنیا کے اضافے کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔

۵۵۵۸-اللہ کا خوف......ہم سے ابو محمد بن حیان نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، حجاج اور مسعود کی سند سے بیان کیا کہ عون نے فرمایا کہ ایک فقیہ نے کہا کہ جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کشادگی پیدا فرما دیتے ہیں اور ایسی جگہ سے رزق دیتے ہیں کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتا، یہ سن کر ایک اور فقیہ نے کہا کہ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ تو ہمارے لئے کشادگی پیدا فرما رہے ہیں حالانکہ ہم نے ایسا تقویٰ اختیار نہیں کیا جیسا کرنا چاہیے تھا اور وہ ہمیں رزق بھی دیتا ہے حالانکہ ہم نے حسب حال تقویٰ اختیار نہیں کیا اور ہمارے معاملات میں آسانی بھی پیدا کرتا ہے حالانکہ ہم نے تقویٰ اختیار نہیں کیا، ہمیں تو تیسری چیز کی امید ہے کہ جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں مٹا دیتے ہیں اور اس کے اجر کو بڑھا دیتے ہیں۔

۵۵۵۹-دو بھائیوں کی حکایت......ہم سے ابو محمد بن حیان نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، یزید بن ھارون اور مسعودی کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ بنی اسرائیل میں دو بھائی تھے۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ تیرے پاس ایسا کون سا عمل ہے جس کے بارے میں تو خوف زدہ ہے؟ دوسرے نے کہا کہ میں نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا جس کی وجہ سے مجھے خوف ہو علاوہ اس کے کہ ایک مرتبہ میں نے نباتات کے خوشوں کو واپس وہیں رکھنا چاہا جہاں وہ پہلے تھا لیکن مجھے پتہ نہیں چلا کہ وہ پہلے کہاں تھا، تو میں نے اس کو ایک طرف پھینک دیا۔ اب مجھے ڈر ہے کہ میں نے اسکو اس جگہ نہ پھینکا ہو جہاں سے لیا نہ تھا۔ تو بتا تیرے پاس ایسا کون سا عمل ہے جس سے تو خوفزدہ رہتا ہے؟ پہلے والے نے کہا کہ جب میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو مجھے یہ ڈر ہوتا ہے کہ کہیں ایک ٹانگ پر اتنا بوجھ نہ ڈال دوں جتنا دوسری پر نہ ڈالا تھا۔ ان کا باپ ان کی باتیں سن رہا تھا۔ اس نے دعا مانگی کہ اے اللہ اگر یہ دونوں سچے ہیں تو آزمائش میں مبتلا

ہونے سے پہلے ان کی روح قبض کر لیجئے ؛ چنانچہ وہ دونوں مر گئے ۔ پھر فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ ان میں سے کون زیادہ افضل تھا۔ یزید کہتے ہیں کہ میرے خیال میں باپ زیادہ افضل تھا۔

۵۵۶۰- مسجد کی آبادی...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عمر بن ایوب، ابوابراہیم حسن بن یزید سے بیان کیا کہ فرمایا کہ عون بن عبداللہ کوفہ کی ایک مسجد میں داخل ہوئے اور اپنی چادر لپیٹ کر اس پر ٹیک لگائی اور فرمایا کہ اس مسجد کو آباد کرو خواہ اس میں ٹیک لگا کر ہی کیوں نہ بیٹھے رہو۔

۵۵۶۱- تقوی...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، سفیان، ابوھارون موسی نے بیان کیا فرمایا کہ عون جب حدیث بیان کرتے تو ان کی داڑھی آنسوؤں سے بھیگ جاتی۔

۵۵۶۲- برا کام اور اچھا کام...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ اور مسعر کی سند سے عون سے بیان کیا فرمایا کہ برائیوں پر برائیاں کرنا کیا ہی برا کام ہے اور برائیوں کے بعد نیکیاں کرنا کیا ہی اچھا کام ہے اور اس سے بھی بہتر نیکیوں کے بعد نیکیاں کرنا ہے۔

۵۵۶۳- عیب جو کون ہوتا ہے...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، حجاج اور مسعود کی سند سے بیان کیا فرمایا عون نے کہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص لوگوں کی عیب جوئی کے لئے فارغ ہوتا ہو علاوہ اس شخص کے جو خود اپنے آپ سے بھی غافل ہو۔

۵۵۶۴- نرم دل لوگوں کے ساتھ بیٹھو...... ہم سے ابوبکر نے عبداللہ، احمد، حجاج، اور مسعود کی سند سے عوف سے روایت کیا فرمایا کہ توبہ کرنے والوں کے ساتھ بیٹھا کرو کیونکہ وہ سب لوگوں سے زیادہ نرم دل ہوتے ہیں۔

۵۵۶۵- تواضع کرنے والا اللہ کا خاص بندہ ہے...... ہم سے حبیب بن حسن نے عمرو بن حفص السدوسی، عاصم بن علی اور مسعود کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ جو شخص عمدہ حالت میں ہو، یا ایسی جگہ پر ہو جس میں برائی نہ ہو اور اس کو وسیع رزق دیا گیا ہو اور پھر بھی وہ تواضع اختیار کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں سے ہوتا ہے۔

۵۵۶۶- ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، اور ابن عجلان کی سند سے عون سے بیان کیا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس کی صورت اچھی بنائی ہو۔ اور اس کو رزق بھی اچھا دیا ہو اور اچھے اور نیک منصب پر اس کو رکھا ہو اور پھر بھی وہ تواضع اختیار کرے تو وہ خالص اہل اللہ میں سے ہوتا ہے۔

۵۵۶۷- احتیاط...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، لیث اور ابن عجلان کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عون نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرمایا کرتے تھے کہ کسی کی مدح سرائی یا عیب جوئی میں جلد بازی سے کام نہ لو کیونکہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جو آج تمہیں اچھا لگتا ہے کل برا لگنے لگتا ہے اور جو آج برا لگ رہا ہے وہ کل اچھا لگنے لگتا ہے۔

۵۵۶۸- تقوی کی ابتدا...... ہمیں ہمارے والد نے احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عیاش بن عاصم الکلبی اور سعید بن صدقہ الکیسانی (ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ابدال تھے) عون سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ تقوی کی ابتدا حسن نیت ہے اور

اس کا اختتام توفیق ہے اور بندہ ان کے درمیان مہلکات اور شبہات میں ہے نفس اپنی لاش پر لکڑیاں جمع کر رہا ہے اور دشمن مکار ہے غافل بھی نہیں اور عاجز بھی نہیں پھر اس آیت کی تلاوت کی ''شیطان تمہارا دشمن ہے تم بھی اسے دشمن ہی سمجھو وہ اپنے گروہ کو بلاتا ہے تا کہ وہ دوزخ والوں میں ہو'' (سورہ فاطر:۶)

۵۵۶۹-توبہ کی اھمیت...... ہم سے ہمارے والد نے احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عبید بن یعیش، اور ابراہیم بن محمد بن حمزہ بن عبداللہ بن عتبہ اپنے والد کی سند سے عون سے روایت کرتے ہیں فرمایا ہم نے دل کی تاریکی کو دیکھا جو گناہوں کی کثرت کی وجہ سے ہوتی ہے اور دل کی روشنی کو دیکھا جو توبہ سے ہوتی ہے یہاں تک کہ دل کو چمکدار لہراتی ہوئی تلوار بنا کر چھوڑتی ہے۔

۵۵۷۰-تائب کا دل...... ہم سے ہمارے والد نے احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسن، شہاب بن عباد سوید بن عمرو الکلبی، مسلمہ بن جعفر اور ابوالعجل الاسدی کی سند سے عون سے بیان کیا فرمایا کہ توبہ کرنے والے کا دل شیشے کی مانند ہے جو کچھ بھی اس کے سامنے رکھو دکھائی دیتا ہے وعظ ونصیحت ان دلوں میں تیزی سے اثر کرتی ہیں یہ دل نرمی کے زیادہ قریب ہوتے ہیں ان دلوں کو توبہ کی دوا دو کیونکہ بعض توبہ کرنے والے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی توبہ ان کو جنت تک پہنچا دیتی ہے۔ اور توبہ کرنے والوں کے ساتھ بیٹھا کرو کیونکہ اللہ کی رحمت توبہ کرنے والوں کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔

۵۵۷۱-ندامت سے آنکھ ٹھنڈی نہ ہونا...... ہم سے محمد بن احمد بن محمد العبدی، ان کے والد، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسن، بکر بن محمد البصری سالم بن نوح، اور عمر بن موسی القرشی کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ توبہ کرنے والوں کے جرائم کا تعلق ندامت کے ساتھ ہوتا ہے جو ان کی نگاہوں کا مرکز ہوتی ہے جب بھی توبہ کرنے والے کو اپنا جرم یاد آجائے تو اس کی آنکھ ندامت کی وجہ سے ٹھنڈی نہیں ہوسکتی۔

۵۵۷۲-گھر سے باہر آنے کی دعا...... ہم سے محمد بن احمد، ان کے والد، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، عیاش بن عاصم الکلبی اور سلمۃ الاعور کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرمایا کرتے تھے کہ بندے جب تک عبادت کرتے رہیں اور ناحق خون نہ بہائیں تو اللہ کے پردے میں ہوتے ہیں اور فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جب بھی اپنے گھر سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولاقوۃ الاباللہ'' محمد بن کعب القرظی فرماتے ہیں یہ قرآن پاک میں ہے کہ ''اللہ کے نام سے اس میں سوار ہو جاؤ اور فرمایا اللہ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا۔

۵۵۷۳-شیطانی قسمیں...... ہم سے سلیمان بن احمد نے ابومسلم، عبداللہ بن رجاء مسعودی اور عون کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا۔ آپؓ نے فرمایا اس طرح شیطانی قسمیں نہ کھایا کرو کہ اللہ تعالیٰ کی عزت کی قسم، بلکہ اس طرح کہا کرو جیسے اللہ عزوجل نے خود فرمایا ہے کہ عزت والے رب اللہ کی قسم۔ ایک شخص نے عرض کیا مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں منافق نہ ہوں تو آپؓ نے فرمایا کہ اگر تو سچ مچ منافق ہوتو تجھے کبھی اس بات کا خوف نہ ہوتا۔

۵۵۷۴-دنیا اور آخرت...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ احمد بن حنبل، سلیمان بن داؤد الطیالسی، مطرف بن معقل الشقری ان کے والد (یہ ثقہ تھے، یحیٰ نے ان سے روایت کی ہے نے عون بن عبداللہ سے روایت کیا فرمایا کہ دنیا اور آخرت ابن آدم کے دل میں ایسے ہیں جیسے ترازو کے دو پلڑے ایک نیچے ہوتا ہے تو دوسرا اوپر ہو جاتا ہے اور جب بھی دو آدمی آپس میں اللہ کی رضا کے لئے

محبت کرتے ہیں تو دونوں میں سے زیادہ محبت کرنے والا افضل ہوتا ہے اور پھر فرمایا کہ آخرت کا عمل کرنے والے سے تجھے تکلیف نہ ہوگی بلکہ خوشی ہوگی اور دنیاوی اعمال میں مبتلا شخص تجھے برا لگے۔ اور فرمایا کہ جب بھی دو آدمی الگ جدا ہوتے ہیں تو شیطان دونوں کے دل میں ایک گرہ لگا دیتا ہے پھر دوبارہ جب وہ ملتے ہیں اور ایک دوسرے کو سلام کرتا ہے تو وہ گرہ کھل جاتی ہے ورنہ اسی طرح رہتی ہے اور فرمایا کہ جب تو چاہے کہ کسی کو عمدہ ترین حالت میں دیکھے تو اسے اس وقت دیکھے جب وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو۔

۵۵۷۵- بہتر انجام ...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم الدورقی، ابو عامر القیسی اور قرہ کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو آزمائش پر اسی طرح مجبور کرتے ہیں جیسے لوگ اپنے مریض کو یا بچے کو دوا پینے پر، اور کہتے ہیں کہ اس کو پی لو کیونکہ تمہارا انجام بہتر ہوگا۔

۵۵۷۶- روزہ ...... ہم سے عبداللہ نے احمد ابو اسامۃ، مسعر کی سند سے عون سے بیان کیا فرمایا حلال سے روزہ یہ ہے کہ تو اس کو داخل کرلے اور حرام سے روزہ یہ ہے کہ تو اس کو نکال دے۔

۵۵۷۷- افضل روزہ ...... ہم سے عبداللہ نے احمد، احمد، ابوالنضر، عبدالرحمٰن کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ سب سے افضل روزہ چار چیزوں سے ہوتا ہے (۱) کھانے سے پرہیز، (۲) گناہوں سے پرہیز، (۳) محارم سے پرہیز، (۴) اور یہ کہ تم صدقے پر افطار کرو۔

۵۵۷۸- قیامت کے رجسٹر ...... ہم سے عبداللہ نے احمد، احمد، یزید بن ھارون، مسعود کی سند سے عون سے روایت کیا ہے فرمایا کہ قیامت کے دن ابن آدم کے لئے رجسٹر نکالے جائیں گے، نیکیوں کا رجسٹر، برائیوں کا رجسٹر اور نعمتوں کا رجسٹر، کوئی نیکی ایسی نہ نکلے گی جسے کوئی نعمت نہ گھیرے ہوئے ہو اور برائیاں اللہ تعالیٰ کی مرضی پر باقی رہیں گی۔

۵۵۷۹- صحبت کی برکت ...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، ابوداؤد اور مسعود کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ ایک شخص ایک قوم کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا پھر اس نے بیٹھنا چھوڑ دیا، اس نے خواب میں دیکھا کہ اس سے کہا جا رہا ہے کہ تو نے ان کے ساتھ بیٹھنا چھوڑ دیا جبکہ تیرے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی ستر مرتبہ مغفرت فرمادی۔

۵۵۸۰- وعظ ...... ہم سے ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، ابراہیم بن اسحٰق الطالقانی، ابوسلمہ الحمصی نے یحییٰ بن جابر سے روایت کیا فرمایا کہ عون بن عبداللہ ہمارے پاس تشریف لائے ہم مسجد میں جا کر ان کے ساتھ بیٹھے تو انہوں نے ایسا وعظ کہا کہ اس سے پہلے کبھی نہ سنا تھا، پھر انھوں نے فرمایا کہ تمہاری وہ مسجد کہاں ہے جہاں جناب نبی کریم ﷺ کے صحابہ نماز پڑھا کرتے تھے؟ ہم ان کو اس مسجد میں لے گئے وہاں انہوں نے وضو کیا اور دو رکعت ادا کیں، پھر دریافت کیا کہ کیا کوئی مریض ہے کہ ہم اس کی عیادت کریں؟ ہم نے کہا، ہاں ہے۔ چنانچہ ہم یزید بن میسرہ کے پاس آکر بیٹھ گئے، وہاں بھی انہوں نے ایسا وعظ کہا کہ جس نے پہلا والا بھلا دیا یزید بن میسرہ بیماری کے باوجود سیدھے ہو کر بیٹھ گئے، تو عون نے کہا کہ لیٹے رہو لیٹے رہو، تم تو ایک بڑے وسیع سمندر کے سامنے پیش کئے گئے ہو جس سے تم نے ایک نہر نکالی ہے اور اس میں ایک درخت لگایا ہے، سو اگر تمہارا درخت پھلدار ہو تو تم کھاؤ گے اور کھلاؤ گے اور اگر تمہارا درخت پھلدار نہ ہوا تو ہر درخت کی جڑ میں کلہاڑا بھی ہوتا ہے۔ پھر یزید بن میسرہ نے عون سے پوچھا کہ اس کے بعد کیا ہوتا ہے؟ فرمایا کہ پھر وہ درخت کاٹ دیا جاتا ہے ابن میسرہ نے پھر پوچھا، کہ اس کے بعد؟ تو فرمایا پھر آگ میں ڈالا جاتا ہے یہ سن کر ابن میسرہ

خاموش ہو گئے۔ تو عون نے فرمایا کہ میرے دل میں یزید بن میسرہ جیسی نصیحت کبھی نہیں آئی۔

۵۵۸۱-فرض نمازوں کے بعد دعا...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، ابومعاویہ الضریر اور عاصم الاحول کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ اپنی اہم ضروریات کو فرض نمازوں کے بعد مانگو کیونکہ فرض نماز کے بعد مانگی ہوئی دعا باقی دعاؤں پر ایسی ہی فضیلت رکھتی ہے جیسی فرض نماز نفل نمازوں پر۔

۵۵۸۲-طریق سے مراد...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبیداللہ بن عمرو القواریری، حرمی بن عمارہ، زافر بن سلیمان، عبداللہ بن بکیر اور محمد بن سوقہ کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ آیت "لا قعدن لهم صراطك المستقيم" میں طریق سے مراد مکہ کا راستہ ہے

۵۵۸۳-صدقے کا اجر...... ہم سے احمد بن اسحٰق نے محمد بن عباس الاخرم، حفص بن عمر الربالی، ابوبحر البکراوی اور قرۃ بن خالد کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے عون کو کہتے سنا کہ جب تو مسکین کو کچھ دے اور وہ تجھے دعا دے تو تو بھی اس کو دعا دے اور کہہ کہ اللہ تجھے بھی برکت دے، تا کہ دعا کے بدلے دعا ہو جائے اور تیرے صدقے کا اجر تجھے مل جائے۔

۵۵۸۴-افضل عمل...... ہم سے سلیمان بن احمد نے ابوزرعہ الدمشقی، ابونعیم ور مالک بن مغول کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عون نے کہا میں نے حضرت ام الدرداءؓ سے پوچھا کہ حضرت ابوالدرداءؓ کا کون سا عمل سب سے افضل تھا؟ تو انہوں نے فرمایا غور وفکر۔

۵۵۸۵- بھائی کی وفات...... ہم سے سلیمان بن احمد نے ابومسلم الکشی، عبداللہ بن رجاء اور مسعودی کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ جب حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو ان کے بھائی عتبہ بن مسعودؓ کی وفات کی اطلاع ملی تو آپؓ رونے لگے، آپ سے وجہ پوچھی گئی تو آپؓ نے فرمایا کہ وہ میرے نسبی بھائی تھے اور جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں میرے ساتھ رہا کرتے تھے لیکن اس کے باوجود میں یہ پسند نہیں کرتا کہ وفات مجھ سے پہلے ہوتی اور میں اس کے بارے میں اچھا گمان کرتا بلکہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں مرجاتا اور وہ میرے بارے میں اچھا گمان کرتا۔

۵۵۸۶- ہم نے سلیمان نے ابومسلم الکشی، عبداللہ بن رجاء اور مسعود کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرمایا کرتے تھے "اے ابتداء والے تیری کوئی ابتداء نہیں اے ہمیشہ رہنے والے تیری فناء نہیں اے زندہ مردوں کو زندہ کرنے والے، ہر نفس جو کماتا ہے تو اس کا نگہبان ہے"۔

۵۵۸۷-مؤمن کی پہچان...... ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، مسعودی، جبکہ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن ابی حازم کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ مؤمن محبت کرنے والا ہوتا ہے اور اس شخص میں کوئی خیر نہیں جو نہ محبت کرے اور نہ اس سے کوئی محبت کرے۔

۵۵۸۸- صلہ رحمی...... ہم سے احمد بن اسحٰق، ابویحیی الرازی، عبداللہ بن عمران، ابن ادریس، ھارون ابن عنترہ، عون کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ اس کے ساتھ بھی صلہ رحمی کرو جس کے ساتھ تمہارے والد صلہ رحمی کرتے تھے، کیونکہ قبر میں موجودمیت کے ساتھ صلہ رحمی یہی ہے کہ جس کے ساتھ وہ (قبر والا) صلہ رحمی کرتا تھا تو اس کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔

۵۵۸۹- عافیت اور شکر...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو موسیٰ الانصاری، سفیان بن عیینہ کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ عافیت کے ساتھ شکر ادا کرنا ایسی بھلائی ہے جس میں کوئی شر نہیں کتنے ہی نعمتوں والے ایسے ہیں جو شکر نہیں کرتے اور کتنے ہی آزمائشوں میں مبتلا لوگ ایسے ہیں جو صبر نہیں کرتے اور وہ کہا کرتے تھے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں کہ میں جب چاہوں دن ہو یا رات بغیر کسی سفارش کے اپنا راز اس کے پاس رکھ دیتا ہوں تو میرا رب میری ضرورت پوری کر دیتا ہے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں کہ اسے جب میں پکارتا ہوں تو وہ جواب دیتا ہے اور اگر میں سستی کرتا ہوں تو وہ خود مجھے پکارتا ہے۔

۵۵۹۰- جنت میں داخلہ...... ہم سے قاضی ابو احمد محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں حسن بن علی، سعید بن سلیمان الواسطیؒ سامہ بن ھلال کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ مہاجرین کے فقراء ان کے مال داروں سے ستر سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی مثال سمندر میں موجود دو کشتیوں کی طرح ہے ایک گزر رہی ہے اور بالکل خالی ہے لہٰذا سمندر والا کہتا ہے کہ اس کو جانے دو، اور دوسری ساز و سامان سے بھری ہوئی گزرتی ہے تو سمندر والا اس کو روک لیتا ہے تاکہ دیکھ لے کہ اس میں کیا کیا ہے۔

۵۵۹۱- نفس کا محاسبہ...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ھاشم بن القاسم، اشجعی، موسیٰ الجھنی عون سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہائے افسوس میرا نفس کیسا غافل رہا حالانکہ مجھ سے غافل نہیں رہا جاتا یا میرے دن کیسے مجھے خوشخبری سناتے ہیں حالانکہ بھاری دن بھی پیچھے آرہا ہے، یا اس گھر کے بارے میں میرا تعجب بڑھتا جارہا ہے جہاں میرا مسکن و قرار نہیں۔

۵۵۹۲- عون کی دعا...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم الدورقی، یحیٰ بن معین، حجاج بن محمد، عبدالرحمٰن مسعودی کی سند سے عون سے روایت کیا کہ آپ روتے جاتے اور اپنی خطاؤں کو یاد کرتے جاتے ہائے افسوس، وہ کونسا معاملہ ہے جس میں میں نے اپنے رب کی نافرمانی نہیں کی، ہائے مجھ پر افسوس ہے، میں اپنے پاس موجود اس کی نعمتوں کے باوجود بھی نافرمانی کرتا رہا، ہائے مجھ پر افسوس ہے وہ خطا کیسی ہے جس کی شہوت ختم ہوگئی اور تھکاوٹ باقی رہ گئی، میرے پاس ایسی کتاب ہے جس کی تحریر غائب نہیں ہوگی، ہائے میری لاش میں نے ان سے حیا نہ کی اور نہ خدا کا دھیان رکھا، ہائے افسوس میں وہ سب بھول گیا جو میرے بارے میں بھلایا نہیں جائے گا، ہائے مجھ پر افسوس، میں غافل رہا حالانکہ مجھ سے غافل نہیں رہا جاتا، میں نے ان سے حیا نہ کی اور نہ ان کا دھیان رکھا، ہائے افسوس میری لاش، ہائے مجھ پر افسوس، میرے بارے میں وہ سب محفوظ رکھا گیا جو میں نے ضائع کر دیا، ہائے مجھ پر افسوس، میں نے اپنے نفس کی اطاعت کی لیکن اس نے میری اطاعت نہیں کی، ہائے مجھ پر افسوس میں وہ کام کرتا رہا جس سے مجھے نقصان ہوتا ہے، ہائے مجھ پر افسوس کیا میرا نفس اس معاملے میں میری بات مانے گا جس سے مجھے اور اس کو فائدہ ہو، میں اس کی اصلاح کا خواہشمند ہوں اور وہ مجھے برباد کرنا چاہتا ہے ہائے اس پر افسوس، میں اس کے ساتھ انصاف کرتا ہوں لیکن وہ میرے ساتھ انصاف نہیں کرتا، میں اسے ہدایت کی طرف بلاتا ہوں اور وہ مجھے گمراہ کرنے کے درپے ہے، ہائے اس پر افسوس، وہ تو دشمن ہے اگر وہ میری جگہ ہوتا تو اسے معلوم ہوتا، ہائے اس پر افسوس وہ آج مجھ سے اپنی بات منوانا چاہتا ہے حالانکہ کل مجھ سے ہی جھگڑا کرے گا۔

اے میرے رب! اس کو مجھ پر مسلط نہ کیجئے گا، اے میرے رب! میرا نفس مجھ پر رحم نہیں کرتا، آپ مجھ پر رحم فرمائیں، اے میرے رب میں عذر بیان کرتا ہوں مگر نفس میرا عذر قبول نہیں کرتا، اگر میں اچھا کام کروں تو مجھے پکڑتا ہے اگر برائی ہو تو میں اس کو پسند کرتا ہوں اور وہ مجھے پسند کرتا ہے، اے میرے رب! مجھے اس سے بچا اور اس کو مجھ سے بچا، تاکہ نہ میں اس پر ظلم کرسکوں اور نہ وہ مجھ پر ظلم

کر سکے میں اس کے لئے اصلاح کروں اور وہ میری اصلاح کرے تا کہ نہ میں اس کو ہلاک کروں اور نہ وہ مجھے ہلاک کرے، مجھے اس کے حوالے نہ کر اور نہ اس کو میرے حوالے کر۔

ہائے افسوس! میں کیسے اس کو بھول گیا حالانکہ وہ مجھے نہیں بھولتا، ہائے افسوس وہ میرے نقش پا تلاش کرتا ہے، اگر میں بھاگوں گا تو بھی مجھے وہ مل جائے گا، اور اگر میں ٹھہرا رہا تو بھی وہ مجھے پالے گا ہائے افسوس کیا جب وہ مجھے پالے گا تو شام تک چھوڑے گا؟ صبح تک چھوڑے گا، یا رات کو آگیا تو کیا میں بچوں گا، اور ہائے افسوس میری خطاؤں نے میرے دل کو چیر دیا ہے، میرا پہلو بستر سے نہیں لگ سکتا، میری آنکھوں میں آنسو نہیں آتے نہ میری آنکھیں جاگتی ہیں، ہائے افسوس میں کیسے ایسی رات میں سو جاؤں ہائے افسوس کیا اس جیسی رات میں مجھ جیسا سو سکتا ہے، ہائے افسوس، مجھے ڈر ہے کہ یہ سب میری طرف سے سچ نہیں ہے، بلکہ میری تباہی ہے اگر میرے رب نے مجھ پر رحم نہ کیا۔

ہائے افسوس! میری طاقت کیوں کمزور نہ ہو؟ میری کھوپڑی کیوں پیاسی نہ ہو، بلکہ برباد ہو جاؤں میں اگر میرے رب نے مجھ پر رحم نہ کیا، ہائے افسوس، میں کیسے اس چیز میں چست ہو جاؤں جو مجھ سے بجھادی گئی ہے بلکہ میں تو تباہ ہو جاؤں گا اگر میرے رب نے مجھ پر رحم نہ کیا۔

ہائے افسوس مجھے میری خطاؤں کا ذکر کیوں ست نہ کردے، اور اس جگہ کیوں نہ بھیجے جہاں مجھے میری خطاؤں کے بدلے بھیجا جائے گا، بلکہ میری بربادی ہے اگر میرے رب نے مجھ پر رحم نہ کیا۔ ہائے افسوس! تا کہ میرا عمل میرے زخم کو صحت یاب ہونے سے پہلے دوبارہ تازہ کر دیا ہائے میرے نفس پر افسوس بلکہ تباہی اگر مجھ پر میرے رب نے رحم نہ کیا ہائے افسوس مجھے پہلوں (کے عبرت آموز حقائق نے) خطاؤں اور گناہوں کے ارتکاب سے منع نہیں کیا اور پہلوں کی کی ہوئی خطاؤں نے کبھی مجھے آخرت یاد نہ دلائی، ہائے بربادی پر بربادی ہے، اگر میرے رب کی معافی مجھ پر نہ ہوئی، ہائے افسوس ہے ان کاموں پر جو میری زبان، سماعت، دل، و نگاہ نے کئے لہٰذا اگر مجھ پر میرے رب نے رحم نہ کیا تو میں تباہ ہو جاؤں گا، ہائے افسوس اگر قیامت کے دن میں اپنے رب سے چھپ بھی گیا تو وہ مجھے پاک نہ کرے گا نہ میری طرف دیکھے گا نہ مجھ سے بات کرے گا، لہٰذا میں اپنے رب کے چہرے کے نور کی پناہ میں آتا ہوں اپنی خطاؤں میں مبتلا ہونے سے، اور میں اس بات سے بچنے کے لئے بھی اس کی پناہ میں آتا ہوں کہ مجھے میرا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے، یا میری پشت کے پیچھے سے دیا جائے، اور میرا چہرہ سیاہ ہو جائے، اندھے پن کی وجہ سے میری آنکھ نیلی پڑ جائیں، بلکہ بربادی ہے اگر میرے رب نے مجھ پر رحم نہ کیا، ہائے افسوس میں کس منہ سے اپنے رب کے سامنے جاؤں گا؟ یا اپنی نگاہ لے کر؟ یا اپنے ہاتھ لے کر؟ یا اپنی یہ سماعت لے کر؟ یا اپنا دل لیکر؟ یا اپنی یہ نگاہ لے کر؟ ہر چیز میں دلیل تو اسی کے پاس ہوگی اور مجھ سے مطالبہ ہوگا اگر میرے رب نے مجھ پر رحم نہ کیا تو میری بربادی ہو جائے گی میری خطاؤں کا ذکر مجھے فضولیات سے مشغولیات کیسے نہ کردے؟ برباد ہوا نے میرے نفس! تجھے کیا ہو گیا کہ تو کیوں نہیں بھولتا ان چیزوں کو جنہیں نہیں بھلایا جاتا؟ حالانکہ تو وہ سب کچھ کر چکا جو نہیں کیا جاتا، اور ہر چیز تیرے رب کے پاس گنی جاتی ہے۔ ایک ایسی کتاب میں جو نہ کبھی پرانی ہوگی اور نہ بوسیدہ، تجھ پر افسوس، تجھے خوف نہیں کہ مجھے بدلہ دیا جانے والے اعمال کا اس دن بدلہ دیا جائے جب ہر نفس کو اس کی کمائی کا بدلہ ملے گا، کیونکہ تو نے ختم ہونے والی چیزوں کو ترجیح دی باقی رہنے والی چیزوں پر

اے نفس برباد ہو، تجھے تیری بیماری سے افاقہ نہیں ہوتا، اگر تو بیمار ہو تو تجھے ندامت ہوتی ہے، اگر تو صحت مند ہو تو گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے، تجھے کیا ہو گیا، جب تو ضرورت مند ہوتا ہے تو غم زدہ ہو جاتا ہے اور جب تجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوتی تو فتنے پر اتر آتا ہے۔ تجھے کیا ہو گیا، جب تو چست ہوتا ہے تو زاہد بن جاتا ہے پھر کیوں جب تجھے دعوت دی جاتی ہے تو تو ست ہو جاتا ہے، میں

تجھے دیکھتا ہوں کہ تو تیاری سے پہلے ہی رغبت کا اظہار کرتا ہے، پھر ان چیزوں کی تیاری کیوں نہیں کرتا جن کی رغبت رکھتا ہے۔

اے نفس! تو برباد ہو تو مخالفت کیوں کرتا ہے؟ تو دنیا میں زاہدوں جیسی باتیں کرتا ہے اور عمل رغبت رکھنے والوں جیسا، تو برباد ہو! تو موت کو ناپسند کیوں کرتا ہے؟ تجھے یقین کیوں حاصل نہیں ہوتا اور تو زندگی سے محبت کیوں نہیں کرتا اور موت کی تیاری پہلے ہی سے کیوں نہیں کر رکھتا۔

اے نفس تو برباد ہو! کیا تو امید کرتا ہے کہ تجھے راضی کیا جائے حالانکہ تو راضی نہیں کرتا اور تجھ سے پرہیز کیا جائے اور تو گناہ کرتا رہے، تجھے کیا ہو گیا؟ تو سوالات بہت کرتا ہے؟ جب تجھے افاقہ ہو تو کمی کیوں نہیں کرتا؟ کیا تجھے زندگی کی خواہش ہے؟ تو اضافے کی تبدیلی سے ڈرتا کیوں نہیں ہے؟ تو شکر کیوں نہیں کرتا؟ جب تجھ سے پوچھا جائے تو خوف کا اظہار کرتا ہے اور جب معلوم ہو جائے تو رغبت میں کوتاہی کرتا ہے؟ بغیر عمل کے آخرت کی خواہش رکھتا ہے، اور خواہشات کی وجہ سے توبہ کو مؤخر کرتا ہے۔

ایسا مت ہو کہ جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ باتیں تو بڑی بڑی کرتا ہے اور کام مشکل ہے، بعض بنی آدم ایسے ہیں کہ بیمار ہوں تو نادم ہوتے ہیں، صحت مند ہوں تو خود کو محفوظ سمجھتے ہیں، ضرورت مند ہوں تو غمگین ہو جاتے ہیں اور ضرورتوں سے بے نیاز ہوں تو فتنہ پر اتر آئیں، چست ہوں تو زاہد بن جائیں اور جب رغبت کی بات ہو تو سست ہو جائیں، تیاری سے پہلے رغبت کا اظہار کرتے ہیں، اور جس چیز کی رغبت ہوتی ہے اس کی تیاری نہیں کرتے، باتیں زاہدوں والی کرتے ہیں اور عمل دنیا سے رغبت رکھنے والوں کا، موت کو ناپسند کرتے ہیں کیونکہ وہ کچھ نہیں چھوڑتی اور زندگی سے محبت کرتے ہیں حالانکہ کرنا کچھ نہیں ہوتا، جب سوال پوچھتے ہیں تو بہت پوچھتے ہیں اور خرچ کرتے ہیں تو کنجوسی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ زندگی کی امید کرتے ہیں لیکن ڈرتے نہیں، زیادہ کی تلاش کرتے ہیں لیکن شکر نہیں کرتے، جب پوچھا جائے تو رغبت میں مبالغہ کرتے ہیں اور جب کام کا وقت آئے تو ... بت میں کوتاہی کرتے ہیں بغیر عمل کے اجر کی امید کرتے ہیں۔

ہم پر افسوس ہو کہ ہمیں کس نے دھوکے میں ڈالے رکھا، ہم پر افسوس ہو کہ ہمیں چیز نے غافل بنائے رکھا، ہم پر افسوس کہ ہمیں کس چیز نے جاہل بنائے رکھا، ہم پر افسوس کہ ہمیں کس چیز کے لئے تخلیق کیا گیا؟ جنت کے لئے یا جہنم کے لئے؟ ہم پر افسوس! ہم کس خطرے میں پڑ گئے ہم پر افسوس! ہم نے ایسے اعمال کئے جنھوں نے ہمیں خطرے میں ڈال دیا۔ ہم پر افسوس! ہمارا مقصود کیا تھا؟ ہم پر افسوس گویا کہ ہمارے علاوہ کسی اور کا ارادہ کیا گیا تھا، ہم پر افسوس! اگر ہمارے منہ پر مہر لگا دی گئی اور ہمارے ہاتھ بول پڑے، اور ہمارے پیروں نے گواہی دینی شروع کر دی؟ (تو کیا ہو گا)؟ ہائے افسوس ہم پر! جب ہمارے رازوں کی چھان بین شروع ہو گی۔ ہائے افسوس! جب ہمارے جسم گواہی دیں گے ہم پر افسوس! ہم نے کیسی کوتاہی کی، ہمارے لئے توبہ نہیں ہے ہمارے پاس کوئی عذر بھی نہیں ہے، ہم پر افسوس! ہماری خواہشات کتنی طویل ہیں؟ ہم پر افسوس! ہم کس حال میں اپنے خالق کے پاس جائیں گے، ہائے افسوس! اور طویل بربادی، اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ کیا۔ لہٰذا اے ہمارے رب ہم پر رحم فرما۔

اے ہمارے رب! آپ کیا ہی زبردست حاکم ہیں؟ کیا ہی بزرگ ہیں؟ کیا ہی سخی ہیں؟ کیا ہی نرم دل ہیں؟ کیا ہی رحم دل ہیں؟ کیا ہی بلند ہیں؟ کیا ہی قریب ہیں؟ کیا ہی قدرت والے ہیں؟ کیا ہی قہر والے ہیں؟ کیا ہی وسعت والے ہیں؟ کیا ہی (عمدہ) فیصلہ کرنے والے ہیں؟ کیا ہی واضح ہیں؟ کیا ہی پرنور ہیں؟ کیا ہی لطف و کرم والے ہیں؟ کیا ہی خبردار ہیں؟ کیا ہی جاننے والے ہیں؟ کیا ہی شکر کرنے والے ہیں؟ کیا ہی حلم والے ہیں؟ کیا ہی زبردست حاکم ہیں؟ کیا ہی مہربان ہیں؟ اور کیا ہی کرم والے ہیں؟

اے ہمارے رب! آپ کی دلیل کیا ہی زبردست ہے؟ آپ کی تعریف کتنی زیادہ ہے؟ آپ کی کتاب کیا ہی واضح ہے؟ آپ کی پکڑ کیا ہی سخت ہے؟ اے ہمارے رب! آپ کا (عطا کردہ) ٹھکانہ کیا ہی کرم والا ہے؟ اور آپ کا ثواب کیا ہی عمدہ ہے؟ اے

ہمارے رب! آپ کی عطا کتنی زیادہ ہے؟ آپ کی تعریف کیا ہی بلند ہے؟ اے ہمارے رب! آپ کی آزمائش کیا ہی عمدہ ہے؟ آپ کی نعمتیں کیا ہی تسلسل کے ساتھ ہیں؟ اے ہمارے رب! آپ کا مقام کیا ہی بلند ہے؟ آپ کی سلطنت کیا ہی عظیم ہے؟ اے ہمارے رب! آپ کی پکڑ کتنی سخت ہے؟ اور آپ کی تدبیر کتنی غالب ہے؟ آپ کی حکومت کتنی عزت والی ہے؟ آپ کا معاملہ کتنا مکمل ہے۔ اے ہمارے رب آپ کی کرسی کتنی وسیع ہے؟ اور آپ کی ھدایت کتنی صحیح ھدایت ہے؟ اے ہمارے رب! آپ کی رحمت کتنی وسیع ہے اور آپ کی جنت کتنی وسیع وعریض ہے؟ اے ہمارے رب آپ کی مدد کتنی عزت والی ہے؟ آپ کی فتح کتنی قریب ہے؟ اے ہمارے رب! آپ کے شہر کیا ہی عمدگی سے آباد ہیں؟ آپ کے بندے کتنے زیادہ ہیں؟ اے ہمارے رب آپ کا دیا ہوا رزق کتنا وسیع ہے اور آپ کا شکر کتنا زیادہ ہے؟ اور آپ کی عطا کردہ کشادگی کتنی تیز ہے؟ آپ کی صنعت کتنی پختہ ہے؟ اے ہمارے رب آپ کی بھلائی کتنی لطیف ہے؟ آپ کا معاملہ کتنا قوی ہے؟ اے ہمارے رب آپ کی معافی کیا ہی پرنور ہے؟ آپ کا ذکر کتنا بلندیوں والا ہے؟ اے ہمارے رب آپ کا حکم کیا ہی عدل پر مبنی ہے؟ آپ کا قول کیا ہی سچا ہے؟ اے ہمارے رب آپ کا وعدہ کیا پورا ہے؟ اور کیسا مکمل ہے؟ اے ہمارے رب آپ کا عطا کردہ نفع کیا ہی جلدی کا حاضر ہونے والا ہے، اور آپ کی صنعت کیا ہی درست ہے؟

ہائے افسوس مجھ پر! میں کیسے دھوکے میں رہا حالانکہ میرے بارے میں دھوکے میں نہیں رہا جاتا، یا میری زندگی کیسے مجھے خوشخبری سناتی ہے حالانکہ ایک سخت دن میرے پیچھے چلا آ رہا ہے یا اس لئے کہ میرا غم طویل نہ ہو۔ اور مجھے معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے؟ یا یہ زندگی مجھے کیونکہ خوشخبری سناتی ہے حالانکہ میں نہیں جانتا کہ آگے کیا سامنے آئے گا؟ یا اس (دنیا) میں میری رغبت کیسے بڑھتی جاتی ہے حالانکہ میرے لئے کم بھی کافی ہے یا میں کیسے خود پر امن سمجھتا ہوں، حالانکہ میری حالت کو دوام نہیں؟ یا میری محبت اس گھر سے کیسے بڑھتی جاتی ہے جو میرا گھر نہیں؟ یا تا کہ میں جمع کرلوں جہاں میرا ٹھکانہ نہیں؟ یا میرا لالچ کیسے بڑھتا جا رہا ہے حالانکہ جو کچھ میں اپنے بعد چھوڑ جاؤں گا وہ مجھے

فائدہ نہ دے گا۔ یا میں نے کیسے (اس دنیا) کو ترجیح دی ہے جو مجھ سے پہلے خود کو ترجیح دینے والوں کو نقصان پہنچا چکی ہے۔ یا کہ میں اپنے عمل کی طرف نہ بڑھوں اس سے پہلے کہ میری توبہ کا دروازہ بند ہو جائے۔ مختلف چیزوں کو پسند کرنا میری طرف سے کیسے بڑھتا جا رہا ہے حالانکہ وہ مجھ سے زائل ہونے والی ہیں؟ یا میں اپنے حساب کے معاملے سے کیسے غافل ہو گیا حالانکہ وہ آ پہنچا اور مجھ سے قریب ہو گیا؟ یا میں کیسے اس میں مشغول ہو گیا جو پہلے ہی میرے لئے طے کیا جا چکا ہے؟ یا میں کیسے اپنے گناہ دھراتا ہوں حالانکہ مجھے میرے اعمال کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ یا میں کیسے اپنے رب کی اطاعت نہ کروں جو ان سے مجھے نجات دلائے گی جن سے میں خوف زدہ ہوں یا میرے روزے میں کیسے اضافہ نہ ہو حالانکہ مجھے نہیں معلوم کہ میرے رب کا کیا ارادہ ہے؟ یا اپنے گزشتہ اعمال کو یاد کر کے کیسے میری آنکھیں ٹھنڈی ہو سکتی ہیں۔ یا میں اپنے نفس کو کیسے اس چیز کے سامنے پیش کروں جو میری خواہش کو تقویت نہ دے یا اس چیز سے میرا خوف کیسے نہ بڑھے جس سے میرا رونا بڑھتا جا رہا ہے۔ یا اپنے گزشتہ اعمال کو یاد کر کے میرا نفس کیسے مطمئن ہو سکتا ہے۔ یا میری خواہش کیسے طویل ہو سکتی ہے جبکہ موت میرے نقش قدم پر چلتی آ رہی ہے یا میں کیسے اپنے رب کا دھیان نہ رکھوں جس نے میرے مطالبات کو عمدگی سے پورا کیا۔

ہائے افسوس! کیا میری غفلت نے میرے علاوہ کسی اور کو بھی نقصان پہنچایا۔ یا جب میں نے اپنا حصہ ضائع کر دیا تو کسی نے میرے لئے کچھ کیا۔ یا کیا میرا عمل میرے علاوہ کسی اور کے لئے تھا؟ لہٰذا میں نے اپنے نفس کے لئے کیا جمع کر رکھا ہے جو مجھے فائدہ دے گا؟

ہائے افسوس! گویا کہ میری مدت پوری ہو گئی اور میرے رب نے پہلے کی طرح مجھے دوبارہ بنا دیا اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کر لیا

اور پوچھا اور میرے بارے میں پوچھا حالانکہ وہ میرے بارے میں بخوبی جانتا ہے، پھر اس معاملے پر مجھ کو گواہ بنایا جس نے مجھے میرے احباب اور گھر والوں سے غافل رکھا تھا اور میں خود اپنے آپ میں مشغول تھا، آسمان و زمین اطاعت کرتے کرتے تبدیل ہو گئے اور میں نافرمانی کرتا رہا، پہاڑ ادھر سے ادھر چلا دیئے گئے لیکن مجھ جیسا خطا کار کوئی نہ تھا، سورج اور چاند کو جمع کر دیا گیا لیکن کسی کا حساب میری طرح نہ تھا، ستارے ماند پڑ گئے لیکن میرے پاس موجود چیز کا مطالبہ نہیں کیا گیا، وحشی جانور ادھر ادھر بکھر گئے لیکن مجھ جیسا عمل کسی نے نہ کیا، نوزائدہ بچہ جوان ہو گیا لیکن وہ بھی مجھ سے کم گناہ گار تھا۔

ہائے افسوس! میرا حال کیا ہی سخت ہے اور میرا خطرہ کتنا بڑا ہے، لہٰذا میری مغفرت فرمادے اور اپنی فرمانبرداری میرا نصب العین بنادے اور اسی پر میرے جسم کو عادی بنادے، مجھے دنیا سے غافل کر دے اور مقصود میں مشغول کر دے، میرے قویٰ میں برکت عطا فرما تا کہ میری بدحالی دور ہو جائے مجھ پر احسان فرما اور رحم فرما جب تو ملاقات کے بعد میری تخلیق دوبارہ فرمائے گا، جس دن تو مجھے اٹھا کر حساب لے گا اس دن حساب کی برائی سے بچا اور جس دن میری ناکردنیوں اور جرائم کی وجہ سے تو مجھ سے منہ موڑنے لگے تو مجھ سے منہ نہ موڑنا، سب سے بڑی گھبراہٹ کے دن جب مجھے اپنی ہی فکر ہو گی مجھے محفوظ و مامون فرمادے اور جس دن مجھے کسی کا عمل فائدہ نہ دے گا اس دن میرا عمل میرے لئے فائدہ مند بنادے۔

اے میرے معبود! تو ہی میرا خالق ہے، تو نے ہی رحم میں میری صورت بنائی اور ہر زمانے میں مجھے مشرکوں کی پشتوں میں منتقل کرتا رہا حتی کہ اس مرحومہ امت میں مجھے پیدا فرمایا، میرے معبود مجھ پر رحم فرما۔ میرے معبود جیسے تو نے مجھ پر اسلام سے احسان فرمایا اسی طرح مجھے اپنا فرمانبردار بنا کر مجھ پر احسان فرما اور جب تک مجھے زندہ رکھے مجھے گناہ چھڑادے۔ مجھے میرے رازوں سے رسوا مت کر اور میری رسوائیوں کی کثرت کی وجہ سے مجھے ذلیل نہ کر۔

پاک ہے تو میرے خالق، میں ہی وہ ہوں جو مسلسل تیری نافرمانی کرتا رہا ہوں، آج ہماری خطاؤں کی وجہ سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی نہیں، اگر آپ نے ہمیں معاف نہ فرمایا تو ہم ہلاک ہو جائیں گے، پاک ہے تیری ذات میرے خالق! میں کس منہ سے تجھ سے ملاقات کروں گا؟ کن قدموں سے تیرے سامنے کھڑا ہوں گا؟ کس زبان سے تجھ سے گفتگو کروں گا؟ اور کس آنکھ سے میں تجھے دیکھوں گا؟ حالانکہ تو میرے رازوں سے واقف ہے، میں کیسے تیرے سامنے عذر بیان کروں گا جبکہ تو میری زبان پر مہر لگا چکا ہو گا، اور میرے اعضاء ان تمام چیزوں کو کھول کھول کر بیان کر دیں گے جو میں نے کیں۔

پاک ہے تیری ذات اے میرے خالق! میں منت سماجت کرتے ہوئے تجھ سے توبہ کرتا ہوں۔

میری توبہ قبول فرما، میری دعا قبول فرما، میری جوانی پر رحم فرما اور میری لغزشوں کو کم کر دے۔

میری طویل عبرت پر رحم فرما اور مجھے میرے اعمال کی بناء پر شرمندہ نہ فرما پاک ہے تو اے میرے خالق! تو ہی مددگاروں کا مددگار ہے عبادت گزاروں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے زاہدوں کا دلی محبوب ہے؟ آپ ہی سے مدد مانگتا ہوں، اور سب سے رشتہ توڑ کر آپ سے جوڑتا ہوں لہٰذا میری جوانی پر رحم فرما، میری توبہ قبول فرما، میری دعا قبول فرما اور مجھے میرے اعمال پر شرمندہ نہ فرما۔

اے میرے معبود! تو نے مجھے اپنی کتاب کا علم دیا جو تو نے اپنے نبی ﷺ پر نازل فرمائی، پھر میں گناہوں میں مشغول ہو گیا حالانکہ تو مجھے دیکھ رہا تھا، سو مجھ سے زیادہ بدبخت اور کون ہو سکتا ہے جو تیرے دیکھتے ہوئے بھی گناہ کرے، تو نے اپنی نازل شدہ کتاب میں مجھے منع فرمایا، اے میرے معبود! جب میں اپنے گناہوں اور نافرمانیوں کو یاد کرتا ہوں جو مجھ سے ہوئے تو مجھے کیسے سکون مل سکتا ہے لہٰذا میں تجھ سے توبہ کرتا ہوں میری توبہ قبول فرما اور مجھے توحید کے اقرار اور ایمان کے بعد جہنم کی آگ کا ایندھن نہ بنا اور میرے والدین کی اور تمام مسلمانوں کی اپنی رحمت سے مغفرت فرما آمین یا رب العالمین۔

۵۵۹۳-طویل نصیحت...... ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ، سہل بن علی کی سند سے بیان کیا کہ عون بن عبداللہ نے اپنے بیٹے کو لکھا کہ اے بیٹے! دوسری سند:

۵۵۹۴-جبکہ عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسن، احمد بن ابراہیم، یحییٰ بن معین، حجاج اور مسعودی کی سند سے روایت کیا کہ عون بن عبداللہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹے! ان لوگوں کی صحبت میں رہو جو بے یقین و بے رونق لوگوں سے دور رہتے ہیں۔ ان لوگوں کے قریب ہو جا جو نرمی اور رحمت کے قریب ہو گئے، ان لوگوں کا دور ہونا کسی تکبر و عظمت کی وجہ سے نہ ہو، دھو کے بازوں کے قریب نہ جانا، اپنے پہلوں کے نقش قدم پر چلتا ہو اور اپنے بعد والوں کے لئے راہنما بننے کی صلاحیت رکھتا ہو، اس کا علم چھپا ہوا نہ ہو اور جہالت حاضر نہ ہو، اپنے مقصود میں جلد بازی نہ کرے، معاف کرنے والا ہو، صرف نظر کرنے والا ہو، حق میں مصروف رہے، اس سے بھلائی کی امید کی جاتی ہو، اس کی برائی سے محفوظ رہا جا سکتا ہو، اگر وہ غافلین کے ساتھ ہو تو ذاکرین میں لکھدیا جائے گا اور اگر ذاکرین کے ساتھ ہو تو غافلین میں ہرگز نہیں لکھا جائے گا۔ کسی لاعلم کی تعریف اسے دھوکے میں مبتلا نہ کرے، اور اپنے جاننے والوں کو نہ بھولے؟

ان کی باتوں سے خوف زدہ رہے اور جو وہ نہیں جانتے ان کے لئے مغفرت کی دعا کرے اور یوں کہے، میں دوسروں کے مقابلے میں اپنے بارے میں زیادہ جانتا ہوں اور میرا رب میرے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتا ہے وہ خود کو عمل میں سست سمجھے، نیک اعمال بھی ڈرتے ڈراتے انجام دے، دن بھر ذکر کرے، شام کو شکر کرے، ڈرتے ہوئے رات گزار دے، خوشی خوشی صبح کرے، غفلت سے ڈرتے ہوئے زندگی گذارے۔ رحمت اور غنیمت میں سے جو ملا اس پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے، اگر اس کا نفس اس کی ناپسندیدہ چیز میں اس کی نافرمانی کرے تو وہ بھی اپنے نفس کی پسندیدہ چیز کے بارے میں اس کی بات نہ مانے وہ اپنے نفس کو ہمیشہ کی زندگی کی ترغیب دے، ختم ہو جانے والی چیزوں سے زہد اختیار کرنے کی ترغیب دے، علم اور حلم کا امتزاج ہو، خاموش رہے تاکہ محفوظ رہے، بات ایسی کرے جو سمجھ میں آئے، تنہائی میں رہے تاکہ موقع کو غنیمت سمجھے، اچھے اخلاق کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرے، کسی ایسی بات کو سن کر خاموش نہ رہے جس سے غفلت طاری ہو، فضول بات کو ہنسنے والا نہ ہو، اپنے پاس رکھوائی ہوئی امانت کی باتیں دوستوں کے سامنے نہ کرے، اپنی گواہی کو دشمنوں سے نہ چھپائے اور بھلائی کا کام ریا کی نیت سے نہ کرے، کوئی بھلائی کا کام حیا کی وجہ سے نہ چھوڑے، قراء کی معیت میں ذکر کی مجالس کو پسند کرنے والا ہو بنسبت گانے بجانے کی فضول مجالس کے۔

اے میرے بیٹے! ان لوگوں میں سے مت ہونا، جو اپنے آپ پر یقین کو بہت اچھا سمجھتے ہیں اور آنے والے اعمال کے بارے میں اپنے یقین کو بھول جاتے ہیں اور مطمئن نہیں کرتے، اس نے اپنے نفس پر اپنے گمان کو مسلط نہ کر رکھا ہو اور نہ ہی اپنے نفس پر اپنے کسی یقین کو غالب کر رکھا ہو اور پھر خود اپنے بارے میں شک میں بھی مبتلا ہو اور جس کا یہ گمان ہو کہ مجھ پر اگر رحم نہ ہو تو ھلاک ہو جاؤں گا، اگر وہ صحت مند ہو تو امن سے رہے، اگر اس کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو غمزدہ ہو جائے اور جب ضرورت نہ ہو تو فتنہ انگیز ہو جائے جب اسے (نیک اعمال) کی ترغیب دی جائے تو سستی کا مظاہرہ کرے، جب چست ہو تو زاہد بن جائے۔ تیاری سے پہلے رغبت کا اظہار کرے اور مرغوب چیز کی تیاری نہ کرے اور کہے کہ میں عمل نہیں کر سکتا تھک گیا ہوں بلکہ بیٹھ جائے اور تمنائیں کرنے لگے، مغفرت کا خواہش مند ہو اور کام نافرمانوں والے کرے، اس کی عمر کی ابتداء غفلت اور دھوکے سے ہو، پھر غفلت اور لغزشوں بھری زندگی گزارے اور آخر عمر میں سست پڑ جائے اور کمزور ہو جائے اس کی خواہشات خوب لمبی لمبی ہوں اور فتنے میں مبتلا ہو، اپنی زندگی کو طویل سمجھے اور دھوکے میں پڑ جائے جن کا اعمال میں عمر گزاری وہ اس سے عذر خواہی کریں اور جو کچھ کیا اس میں عذر کا کوئی موقع نہ ہو، عمر جس

میں یاد کرنے والی چیزوں کو یاد کیا جائے تو وہ گناہوں اور نعمتوں کا اقرار کرنے والی ہوتی ہے (لیکن یہ ہے) جب اس کو دیا جائے تو شکر نہ کرے یا اگر منع کیا جائے تو کہے کہ میں قادر نہیں ہوں۔

برا بندہ ہو اور دنیا کو ترجیح دے نجات کی امید رکھے اور خوف زدہ ہو، زیادہ کو تلاش کرے اور شکر نہ کرے، شکر کے بجائے وہ اس بات کا مستحق ہو کہ اس کا عذر نہ قبول کیا جائے، جس چیز کا حکم نہیں دیا گیا اس پر بھروسہ کر بیٹھے، اکثر کو ضائع کر دے، بہت سوالات کرے، خرچ کم کرے، اس کے لئے بہت مقرر کیا جائے اور خوب وسعت کے ساتھ دیا جائے اس کا حساب ہلکا لیا جائے اس کو گزارے کے لائق دیا جائے اور ان چیزوں سے روکا جائے جو فضولیات میں مشغول کریں (لیکن پھر بھی) اس کو ایسی کوئی چیز نہ دکھائی دے جو اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے علاوہ ایسے مالدار کے جو اسے گمراہ کرے اور یہ اس چیز کا شکر ادا کرنے سے عاجز ہو جو اس کو دیا گیا ہو بچے کچھے میں بھی اضافے کا خواہشمند ہو، جو پالیا ہے اس کا شکر ادا کرنے میں خود کو سست کر دے، وفاداری کے بجائے واجب الاداء شکر کو بھول جائے، اس کو منع کیا جائے تو باز نہ آئے، ایسی باتیں کرنے کا کہے جو خود نہیں کرتا، نفرت میں ہلاک ہو جائے اور محبت میں کمی کرے، جو چیز پاس نہیں اس کی محبت اس کو گمراہ کر دے اور پاس موجود چیز سے نفرت بھی اس کو گمراہ کر دے، نیکوں سے محبت کرے لیکن ان جیسے اعمال نہ کرے بدکاروں سے نفرت کرے حالانکہ ہو خود انہی میں، اپنے گمان کے مطابق نفرت میں آخرت کی امید کرلے، اپنے بارے میں یقین سے نفرت سے نہ ڈرنے والا دنیا میں اپنی پسندیدہ چیزوں پر قادر نہ ہو اور آخرت میں جو باقی ہے اسے قبول نہ کرے، دنیا میں فنا ہونے والی چیزوں کی طرف متوجہ ہو اور آخرت میں باقی رہنے والی کو چھوڑ دے، اگر اس کو معاف کر دیا جائے تو سمجھے کہ اس نے توبہ کی تھی، اگر دوبارہ مبتلا کر دیا جائے تو پھر گناہوں میں مشغول ہو جائے، دنیا میں زاہدوں جیسی باتیں کرے اور عمل دنیا داروں والا کرے موت کو اس کی برائی کی وجہ سے ناپسند کرے لیکن اپنی زندگی میں برائی کرنا نہ چھوڑے موت کو اس لئے ناپسند کرے کہ وہ کچھ نہیں چھوڑتی اور زندگی کی بناوٹوں کو پسند کرے، اگر دنیا سے منع کیا جائے تو قناعت نہ کرے اور اگر دنیا دی جائے تو اس کا پیٹ نہ بھرے، اگر شہوت پیش ہو تو کہے کہ عمل کرنا کافی ہے اور جب عمل کی بات آئے تو سست ہو جائے اور کہے کہ ورع اور تقویٰ کافی ہے اس کا خوف اس کی سستی کو ختم نہ کرے، اس کی رغبت اس کو عمل پر نہ ابھارے عمل کے بغیر اجر کی امید رکھے، لمبی خواہشات کی وجہ سے توبہ کو مؤخر کر دے، جس چیز کے لئے اس کی تخلیق کی گئی ہے اس کی کوشش نہ کرے، حالانکہ اس کی رغبت اور ضرورت رزق میں ہونی چاہیے اور اس کا زہد ان اعمال میں ہونا چاہیے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے، رزق کے معاملے میں فارغ ہو جائے، اپنے رب کے معاملے میں مخلوق سے ڈرے اور مخلوق کے معاملے میں رب سے نہ ڈرے، اپنے سے بلند تر سے اللہ کی پناہ چاہے، اور اپنے ماتحت سے اللہ کی پناہ نہ مانگے، موت سے ڈرے لیکن فوت ہونے کی امید نہ ہو، یقین ہونے کے باوجود جس سے ڈرتا ہے ان سے خود کو محفوظ سمجھے، اور جس چیز کی امید ہے اس کے بارے میں مایوس نہ ہو حالانکہ اس کو یقین ہے (کہ یہ چیز ملنے والی نہیں) ایسے علم کے نفع کی امید رکھے جس پر عمل نہیں کرتا، اپنی جہالت کے نقصان سے خود کو محفوظ سمجھے حالانکہ اس کو اس کا یقین بھی ہے اپنے سے کم درجے کی مخلوقات کا مذاق اڑانے اور اپنے سے بڑوں کا اس پر جو حق ہے بھول جائے، رزق میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھے اور نیچے والے کو بھول جائے دوسرے کے ذرا سے گناہ سے بھی ڈرتا ہو، اور اپنے لئے اس سے بھی کم عمل کو کافی سمجھے، پردے کی چیزوں کو غیرت کی نگاہ سے دیکھے اور اپنے بارے میں غافل ہو جائے جب اس کو یقین یاد کرایا جائے۔ تو کہے کہ تم سے پہلے لوگ ایسے نہ تھے اور اگر اسے کہا جائے کہ تو ان جیسے اعمال کیوں نہیں کرتا؟ تو کہے کہ بھلا کون طاقت رکھتا ہے کہ ان جیسا ہو۔ لمبی لمبی ہانکنے والا ہو اور عمل کو مشکل سمجھنے والا ہو، امانت کو معاف شدہ اور آسان سمجھے اور خیانت کو زیادہ قابل ناراضگی اور آزمائش سمجھے، ایسی گفتگو کرے کہ لوگ اس کو امانت دار سمجھیں حالانکہ وہ خود خیانت کرنے کے لئے گھات لگائے بیٹھا ہو، دوستی کے لئے ایسی چیزیں سیکھے جن سے دشمنی جنم لیتی ہے۔ برے کام جلدی جلدی کرے حالانکہ نیکی میں سست ہو، شعر و شاعری

اس کے لئے آسان ہو اور ذکر کرنا اس کے لئے مشکل ہو، فقراء کے ساتھ بیٹھ کر ذکر کرنے کے بجائے مالداروں کے فضولیات میں لگے رہنا پسند کرے، سونے میں جلدی کرے، اور روزہ رکھنے میں پیچھے رہے، کوئی رات نماز پڑھتے ہوئے نہ گزارے، کوئی صبح روزے میں نہ گزارے، سوتے ہوئے صبح کردے سحری کے وقت نہ جاگے عشاء (رات) کے انتظار میں گھومتا پھرتا ہے حالانکہ اس نے روزہ بھی نہ رکھا ہو۔

حجاج نے مسعودی کی روایت سے اتنا اور اضافہ کیا کہ فرمایا "یہ وہ شخص ہے کہ جو جب نماز پڑھے تو (تکبیر سے) چوڑا ہونے لگے، رکوع کرے تو (جلدی کی وجہ سے) بھاگنے کی تاک میں رہے، سجدہ کرے تو مرغ کی مانند ٹھونگ مارے، مانگے تو لپٹ جائے، اس سے مانگا جائے تو ٹال مٹول کرے، بات کرے تو قسم کھائے، قسم کھائے تو (جھوٹا ہونے کی وجہ سے) حانث ہو جائے، وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے وعظ کہے تو تیوری چڑھا لے۔

تعریف کی جائے تو خوش ہو، اس کا بلانا شر اور ترک کر دینا بوجھ ہو، ہر وقت لوگوں کی برائیوں میں مصروف رہے، احسان کرنے میں کوئی فضیلت حاصل نہ ہو، نہ اس کی طرف میلان کیا جائے نہ اس سے محبت کی جائے خائن لوگوں کے ساتھ میل ملاپ ہو، امانت داروں سے نفرت ہو، اس کو سلام کیا جائے تو نہ سنے سنے تو جواب نہ دے حاسدوں کی طرح دیکھے، کینہ پرور کی طرح روگردانی کرے، کنجوسی کے ساتھ مذاق اڑائے، پیٹھ پیچھے سے کھائے، موجود سے لاعلمی کے باوجود راضی رہے اور غائب سے لاعلمی کے باوجود ناراض رہے، خیانت کرے، امانت سے ہاتھ اٹھالے، جسے پسند کرے ان کے ساتھ جھوٹ بولے، نفرت کرے تو نقصان پہنچائے، بلاوجہ ہنستا رہے۔ بے ادبوں کی طرح گھومتا پھرتا رہے، کسی جانب سے نجات نہ ہو اور اس کا کوئی ساتھی اس سے محفوظ نہ رہے، تو اس سے باتیں کرے تو تجھے تھکا دے، وہ تجھ سے بات کرے تو تجھے غمزدہ کردے، تو اسے برا سمجھے تو تجھے خوش کردے، تو اسے خوش کرے تو تجھے نقصان پہنچائے، اگر تو اس سے جدا ہو تو پیٹھ پیچھے سے کھائے، اس کے ساتھ رہے تو تجھے تکلیف دے، اس کی پیروی کرے تو تجھے بہتان لگادے، اس کا ساتھ دے تو تجھ سے حسد کرے، اگر تو اس کی مخالفت کرے تو تجھ سے نفرت کرے، صاحب فضیلت سے حسد کرے، خود صاحب فضیلت نہ ہو اور زاہدوں جیسے عمل نہ کرے، احسان کا بدلہ دینے سے عاجز رہے، اپنے خلاف بغاوت کرنے والے کے ساتھ زیادتی کرے، خاموش نہ رہے کہ محفوظ رہے، ایسی باتیں کرے جو اس کو معلوم نہیں، اس کی زبان اس کے دل پر غالب ہو، اس کا دل اس کی بات کو نہ سنبھالتا ہو، دکھاوے کے لئے علم حاصل کرے، دکھاوے کے لئے فقیہ بنے، بڑائی کا اظہار کرے، پوشیدہ رہنے والی چیزوں کا اظہار کرے اور ظاہر ہونے والی چیزوں کو نہ چھپائے، فنا ہونے والی چیزوں کی طرف متوجہ ہو، ہر بچی کچھی چیز کو کھا جائے، دنیا کی طرف متوجہ رہے اور تقویٰ کی طرف دھیان نہ دے۔

۵۵۹۵- **حفاظت**...... ہم سے ہمارے والد اور عبداللہ بن محمد نے ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو عمار احمد بن محمد الجراح، ابراہیم بن بلج البلخی، سفیان بن عیینہ اور مسعر کی سند سے روایت کیا ہے فرمایا کہ عون بن عبداللہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جس چیز سے بچاتے ہیں پھر اسی میں لوٹا دیتے ہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی

"اور سب مل کر خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا اور خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو خدا نے تم کو اس سے بچا لیا، اس طرح خدا تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاجاؤ" (آل عمران: ۱۰۳)

اور اللہ تعالیٰ دونوں قسموں کو آگ میں جمع نہ فرمائیں گے پھر یہ آیت پڑھی "یہ خدا کی سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ جو مرجاتا ہے خدا اسے نہیں اٹھائے گا، ہرگز نہیں یہ وعدہ سچا ہے اور اس کا پورا کرنا اسے ضرور ہے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں" (النحل آیت: ۳۸) اور ہم اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ ہم مرنے والے کو اللہ تعالیٰ دوبارہ ضرور اٹھائیں گے۔

۵۵۹۶- بیٹے کو وصیت...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین بن حسن المروزی، عبداللہ بن المبارک، عبداللہ بن الولید بن عبداللہ بن معقل کی سند سے عون بن عبداللہ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک شخص نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے کہا، اے بیٹے! اللہ سے ڈرنے کو لازم کرلو، ہوسکے تو اپنا آج اپنے کل سے بہتر گزارو، اور آئندہ آنے والا کل آج سے بہتر، نماز پڑھو تو ایسی پڑھو جیسے کوئی رخصت ہونے والا ہو، زیادہ ضروریات کے مطالبے سے بچو کیونکہ یہی موجود فقر ہے۔ ہر اس چیز سے بچو جس سے معذرت کی جاتی ہے۔

باندی کی آزادی

۵۵۹۷- ہم سے عبداللہ بن جعفر نے اسید بن عاصم، زید بن عوف، سعد بن زربی، اور ثابت البنانی کی سند سے بیان کیا کہ عون بن عبداللہ کے پاس ایک باندی تھی جس کا نام بشری تھا اور وہ نہایت عمدہ طریقے سے قرآن پاک کی تلاوت کیا کرتی تھی، آپ نے ایک دن اس سے کہا کہ میرے بھائیوں کو بھی ذرا تلاوت سناؤ اس نے نہایت غمزدہ انداز میں تلاوت کی، سننے والوں نے سروں سے پگڑیاں پھینک دیں اور رونے لگے، ایک دن اپنی باندی سے بولے، اے بشری! میں نے خوش آوازی کی وجہ سے ایک ہزار دینار میں تجھے خریدا تھا، سواب جاتو کسی کی ملکیت نہیں ہے اللہ کی رضا کے لئے تجھے آزاد کرتا ہوں۔

ثابت بنانی فرماتے ہیں کہ وہ بوڑھی ہوگئی تھی اور ایک طرف رہا کرتی تھی اگر میرے لئے مشکل نہ ہوتا تو میں اسے بلوالیتا اور اس کی موت تک اپنے پاس رکھتا۔

صحابہ کرامؓ سے ملاقات...... عون بن عبداللہؒ نے حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابوہریرہؓ سے سماعت کی آپ کی اکثر روایات حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ہیں اور آپ کے والد عبداللہ بن عتبہ کو بھی صحابہ میں شمار کیا جاتا ہے۔

علاوہ ازیں امام شعبی، اسود بن یزید، بڑے بڑے تابعین اور علماء کرام آپ کی صحبت میں رہے۔

تابعین کی ایک جماعت نے آپ سے روایت کی، ان میں سے اسماعیل بن ابی خالد، ابواسحٰق الشیبانی، ابوالزبیر، ابوسہل نافع بن مالک، مجالد شامل ہیں اور سعید المقبری، مالک بن مغول اور مسعر جیسے بڑے بڑے ائمہ نے آپ سے روایت کی ہے۔

۵۵۹۸- مسند روایات...... ہم سے ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسمٰعیل بن ابراہیم، حجاج بن عثمان، ابی الزبیر، عون بن عبداللہ بن عتبہ کی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ہم جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے کہا" اللّٰه اکبر کبیرا والحمدللّٰه کثیرا وسبحان اللّٰه بکرۃ واصیلا "تو جناب رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میں نے یارسول اللہ! جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس سے خوشی ہوئی اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے، حضرت ابن العباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سننے کے بعد اس شخص نے ان کلمات کو کبھی ترک نہیں کیا۔[۱]

۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۱۵۰. وسنن النسائی ۲/۱۲۵. ومسند الامام أحمد ۲/۱۴. ۵/۱۷۳. والسنن الکبری للبیہقی ۲/۱۶. ومجمع الزوائد ۱۰/۳۵۲. والترغیب والترھیب.

یہ روایت غریب ہے، عون سے صرف ابوالزبیر نے روایت کی ہے۔ ان کا پورا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے اہل مکہ میں سے ہیں تابعی ہیں اور ان سے حجاج کا تفرد ہے۔ ان کا پورا نام حجاج الصواف البصری ہے۔

۵۵۹۹- **مسئلہ قرأت خلف الامام** ...... ہم سے ابوعمر نے محمد بن حمدان، حسن بن سفیان، ابوموسیٰ الانصاری، عاصم بن عبدالعزیز المدنی، ابی سہیل، عون بن عبداللہ بن عتبہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تجھے امام کی قرات کافی ہے خواہ وہ بلند آواز سے پڑھے یا آہستہ۔[1]

عون کی یہ روایت بھی غریب ہے، ان سے صرف ابوسہیل نے روایت کی ہے، ان کا پورا نام نافع بن مالک ہے، اہل مدینہ کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں حضرت انس بن مالکؓ سے سماعت کی، ان سے عاصم بن عبدالعزیز اللیثی کا تفرد ہے۔

۵۶۰۰- ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن یحییٰ بن مندہ، ابوبکر بن ابی النضر، ابوالنضر، ابوعقیل الثقفی، مجالد، عون بن عبداللہ، عبداللہ بن عتبہ سے روایت کیا فرمایا کہ جب تک پڑھ لکھ نہیں لیا آپ ﷺ کی وفات نہیں ہوئی۔

یہ روایت بھی غریب ہے، عون کے والد عبداللہ بن عتبہ چھ سال کی عمر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر کئے گئے، آپ ﷺ نے ان کے لئے برکت کی دعا کی، عون سے یہ روایت حدیث مجالد نے نقل کی ہے اور ان سے ابوعقیل کا تفرد ہے۔

۵۶۰۱- **رات کے انعامات** ...... ہم سے ابوبکر احمد بن ابراہیم بن جعفر العطار نے محمد بن یونس بن موسیٰ، ابوبکر الحنفی، عبدالحمید بن جعفر، سعید المقبری، عون بن عبداللہ اپنے والد عبداللہ بن عتبہ سے اور وہ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ بنی سلیم کا ایک شخص جس کا نام عمرو بن عتبہ تھا مدینہ منورہ آیا، اس نے مکہ میں آپ ﷺ کو دیکھا تھا، اس نے عرض کیا، یارسول اللہ مجھے وہ سب کچھ سکھا دیجئے جو آپ جانتے ہیں اور میں نہیں جانتا، مجھے وہ سکھایئے جو مجھے فائدہ دے نقصان نہ دے اور رات کو پڑھے جانے والے کون سے نوافل افضل ہیں کیونکہ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں اپنے علاوہ اپنے بندوں سے اور کسی چیز کا سوال نہیں کرتا پھر فرماتے ہیں کہ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ ہے کوئی معافی مانگنے والا جو مجھ سے معافی مانگے اور میں اس کو معاف کروں؟ ہے کوئی قیدی جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کو قید سے خلاصی دلاؤں، یہ اعلان طلوع فجر تک ہوتا ہے، پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق اپنے عرش پر جلوہ گر ہو جاتے ہیں۔

اس روایت میں عون سے سعید کا تفرد ہے۔ لیث بن سعد نے سعید عن کی سند سے ذکر کی ہے اس میں عون نے اپنے والد کا ذکر نہیں کیا۔

۵۶۰۲- ہم نے یہی روایت ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ایک جماعت سے روایت کی ہے اور اس جماعت نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، سعید المقبری، عون بن عبداللہ ابن عتبہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے روایت کیا فرمایا کہ بنی سلیم سے ایک شخص آیا۔ آگے مذکورہ بالا روایت ہی ہے۔

حدیث مذکورہ میں سعد المقبری کے روایت کرنے میں اختلاف ہے چنانچہ ایک روایت ہے کہ انھوں نے عون سے روایت نقل کی جیسے اوپر سند میں مذکور ہے ایک روایت میں ہے کہ وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں ایک روایت میں ہے کہ وہ اپنے والد سے اور ان کے والد ابوہریرہ سے روایت نقل کرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ انھوں نے عطاء ولی ام حبیبہ عن ابی ہریرہ کی سند سے روایت نقل کی ہے۔ صحیح سند سعید المقبری عن ابیہ عن ابی ہریرہ ہے

---

[1] المصنف لعبد الرزاق وسنن الداقطني ۱/۳۳۳. ونصب الراية ۲/۱۱.

۵۶۰۳-آنسو......ہم سے محمد بن علی احمد بن مخلد نے محمد بن یونس بن موسیٰ، ابو عامر العقدی، محمد بن ابی حمید، عون بن عبداللہ بن عتبہ، ان کے والد کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کی آنکھ سے اللہ کے خوف سے آنسو نکلا خواہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہی کیوں نہ ہو اور چہرے کی حد تک پہنچ گیا تو اس کے چہرے کو اللہ تعالیٰ آگ کے لئے حرام کر دیتے ہیں۔

یہ روایت بھی غریب ہے اس میں محمد بن ابی حمید کا تفرد ہے۔

۵۶۰۴-ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن المبارک الصنعانی، اسمٰعیل بن ابی اویس، یحییٰ، حماد کی سند سے عون سے یہی روایت نقل کی ہے۔

۵۶۰۵-مؤمن کی بیماری......ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن ابی حبیب، ابو داؤد الطیالسی، محمد بن ابی حمید، عون بن عبداللہ، عبداللہ بن عتبہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا فرمایا ہم ایک مرتبہ جناب رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ آپ ﷺ مسکرانے لگے، ہم نے مسکرانے کی وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے مؤمن اور بیماری کی وجہ سے ہائے وائے کرنے سے خوشی ہوتی ہے اگر اس کو معلوم ہو جائے کہ بیماری میں کتنا اجر ہے تو وہ یہی چاہے گا کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہونے تک بیمار ہی رہے[1]۔

محمد کا عون سے تفرد ہے، اس کو لیث نے خالد بن یزید عن سعد بن ابی ھلال عن محمد بن ابی حمید عن عون کی سند سے نقل کیا ہے اور عون نے اپنے والد کا ذکر نہیں کیا۔

۵۶۰۶-ہم سے ابوبکر بن خلاد نے محمد بن ابراہیم بن ملحان، یحییٰ بن ابی بکیر، لیث بن سعد، خالد بن یزید، سعید بن ابی ھلال، محمد بن ابی حمید، عون بن عبداللہ کی سند سے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک دن جناب رسول اکرم ﷺ مسکرانے لگے، ہم نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ مجھے مسلمان پر حیرت ہوتی ہے جو بیمار ہونے کو ناپسند کرتا ہے، اگر اسے معلوم ہو جائے کہ بیماری میں اس کے لئے کتنا اجر ہے تو وہ مریض ہی رہنا پسند کرتا، پھر آپ ﷺ مسکرائے، ہم نے عرض کیا کہ اب کیا ہوا؟ تو فرمایا کہ مجھے خوشی ہوتی ہے ان دو فرشتوں کو دیکھ کر جو کسی مسلمان کو ڈھونڈتے ہوئے اس کی جائے نماز تک پہنچتے ہیں تو وہ دیکھتے ہیں کہ اس بندے کو مرض نے پکڑ رکھا ہے وہ واپس اللہ تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں (حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے) کہ ہم آپ کے فلاں بندے کو ڈھونڈتے ہوئے اس کی جائے نماز تک پہنچے تو ہم نے اسے بیماری میں پکڑا ہوا پایا، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو عمل وہ کرتا تھا اس کا اجر اس کے لئے لکھ دو، لہٰذا اس کا اجر اس کو دے دو جو میری رسی میں بندھا ہوا ہے۔

۵۶۰۷-دو فرشتے......ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابو داؤد، محمد بن ابی حمید، عون بن عبداللہ، عبداللہ بن عتبہ کی سند سے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور پھر جھکالی، اور فرمایا کہ مجھے ان دو فرشتوں کو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے۔ پھر آگے مذکورہ روایت کی طرح نقل کی۔

۵۶۰۸-قبر کا ساتھی......ہم سے ابو احمد الجرجانی نے احمد بن موسیٰ العدوی، اسمٰعیل بن سعید، وہب بن جریر بن ابی حمید، عون بن

---

[1] مجمع الزوائد ۲/۳۰۴ والمطالب العالية ۲۴۱۳. واتحاف السادة المتقين ۹/۱۴۱. والحبائک فی اخبار الملائک للسیوطی ۸۲. وکنز العمال ۶۷۸۶، ۶۷۸۷.

عبداللہ، ان کے والد عبداللہ بن عتبہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین چیزیں مؤمن کی قبر میں بھی جاری رہیں گی۔(۱) وہ عالم جس نے ایسا علم چھوڑا جس پر عمل کیا جاتا ہو تو وہ اس کے لئے قبر میں بھی جاری رہے گا جب تک اس پر عمل ہوتا رہا۔(۲) وہ شخص جس نے صدقہ کیا تو جب تک اس کے گھر والے اس پر عمل کرتے رہیں گے اس کو ثواب ملتا رہے گا۔(۳) اور وہ شخص جس نے نیک اولاد چھوڑی جو اس کے لئے دعا کرتی رہتی ہے۔

یہ روایت غریب ہے اس میں محمد بن حمید کا تفرد ہے۔

۵۶۰۹-ذاکر کی مثال......ہم سے سلیمان بن احمد نے مسعدہ بن سعد العطار، ابراہیم بن المنذر الحزامی کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے بھاگنے والوں میں صبر سے ڈٹا ہوا[1]

۵۶۱۰-مرغ کی اذان پر اسے لعنت نہ دو......ہم سے سلیمان بن احمد وغیرہ نے جعفر الفریابی، ابراہیم بن العلاء الحمصی، اسمٰعیل بن عیاش، صالح بن کیسان، عون بن عبداللہ، عبداللہ بن عتبہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک مرتبہ جناب رسول اکرم ﷺ کے پاس مرغ نے آذان دی، تو ایک شخص نے کہا، اے اللہ! اس پر لعنت ہو، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو نہ لعنت دو نہ گالی دو کیونکہ یہ تو نماز کی طرف بلاتا ہے[2]

۵۶۱۱-مقدس کلمات......ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، ابن عجلان، عون بن عبداللہ، عبداللہ بن عتبہ کی سند سے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جو بندہ بھی یہ کلمات کہتے ''سبحان اللہ واللہ اکبر والحمدللہ ولا الہ الا اللہ وتبارك اللہ'' تو ایک فرشتہ ان کلمات کو لے کر آسمان کی طرف جاتا ہے، لہٰذا وہ فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی گزرتا ہے تو وہ ان کلمات کے کہنے والے کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں حتی کہ ان کلمات کو لے کر اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا ہے۔

عون فرماتے ہیں کہ یہ بات میں نے اپنے بعض علماء کے سامنے بیان کی تو کسی نے کہا، مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص ان کلمات کو ادا کرے اور ان کے بعد لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ دیکھتے ہیں اس پر رحم کرتے ہیں۔

۵۶۱۲-قبولیت کی گھڑی......ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن عبداللہ بن حسن، جبکہ محمد بن نصر نے ہم سے عبداللہ بن محمد بن زکریا، ان دونوں نے محمد بن بکیر الحضرمی، جبکہ محمد بن اسحٰق بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن حمید نے عبداللہ بن محمد بن ناجیہ انہوں نے وہب بن بقیہ، خالد بن عبداللہ، شیبانی، عون بن عبداللہ، ان کے بھائی عبیداللہ بن عتبہ کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا انہوں نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اگر اس ساعت میں کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگ لے تو اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرما دیتے ہیں حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مخلوق نے کی ابتداء فرمائی اتوار اور پیر

---

[1] المعجم الكبير للطبراني ١٠/١٦٢. ومجمع الزوائد ١٠/٨٠. والترغيب والترهيب ٢/٥٣٢. ٥٣٣. ومشكاة المصابيح ٢٢٨٢. وكشف الخفا ١/٥٠٥. والكامل لابن عدى ٥/١٧٤٥. والاحاديث الضعيفة ٦٧١. ٦٧٢.

[2] الترغيب والترهيب ٣/٤٧٤. وكنز العمال ٣٥٢٨٩.

کے دن دنیا کو پیدا فرمایا اور آسمانوں کو منگل اور بدھ کے دن بنایا، اور کھانے کی چیزیں اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ جمعرات اور جمعہ کے دن عصر تک پیدا فرمایا چنانچہ یہ عصر کی نماز سے لے کر غروب آفتاب تک ہے۔ (یعنی قبولیت کی گھڑی)

۵۶۱۳-فضیلت ذکر...... ہم سے سلیمان بن احمد نے معاذ بن المثنی، مسدد، جبکہ ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل اور حبیب بن حسن نے یوسف القاضی، مقدمی، یحییٰ بن سعید اور ابوبکر الطلحی نے عبید بن غنام، ابوبکر ابن ابی شیبہ اور ابومحمد بن حیان نے محمد بن العباس، احمد بن محمد بن یحییٰ بن سعید، عبداللہ بن نمیر، موسیٰ بن مسلم، عون، ان کے والد عبداللہ بن عتبہ یا ان کے بھائی نعمان بن بشیرؓ سے روایت فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ اللہ کا ذکر کرتے ہیں تسبیح تہلیل، تکبیر وتحمید میں سے تو یہ کلمات عرش کے اردگرد جمع ہو جاتے ہیں ان کی آواز ایسی بھنبھناہٹ کی سی ہوتی ہے جیسی شہد کی مکھی کی طرح اور اپنے کہنے والے کا ذکر کرتے ہیں، کیا تم لوگوں میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا ذکر ہوتا رہے۔[1]

۵۶۱۴-حلال وحرام...... ہم سے محمد بن احمد بن علی بن مخلد نے احمد بن علی الخزاز نے شجاع بن اشرس ابوالعباس اور ابوبکر بن خلاد احمد بن ابراہیم بن ملحان، یحییٰ بن بکیر، لیث بن سعد، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، عون بن عبداللہ، عامر الشعبی کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت نعمان بن بشیرؓ نے خطبہ کے دوران ارشاد فرمایا کہ میں نے سنا جناب نبی کریم ﷺ فرمارہے تھے کہ حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان جو معاملات ہیں وہ مشکوک ہیں، لہٰذا جو ان مشکوک معاملات سے بچ گیا، تو اس نے اپنا دین اور اپنی عزت کو محفوظ رکھا اور جو ان میں مبتلا ہو گیا تو قریب ہے کہ وہ حرام میں مبتلا ہو گیا، اس کی مثال ایسی ہے جیسے جنگل کی ایک جانب چراگاہ ہو ، جو شخص اس چراگاہ میں جانور چرائے گا قریب ہے کہ وہ جنگل میں جا پہنچے۔[2]

۵۶۱۵-وراثت...... ہم سے سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق اور ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، اسحٰق الحنظلی، عبدالرزاق، ابن جریج، عون بن عبداللہ اور شعبی کی سند سے حضرت لقمان بن بشیرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ان کی والدہ نے ان کے والد بشیر سے کہا، اے بشیر! میرے بیٹے نعمان کو اس کا حصہ دے دو، انہوں نے دے دیا، تو ان کی والدہ نے پھر ان کے والد سے کہا کہ اس پر جناب رسول اکرم ﷺ کو گواہ بنالو، چنانچہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کو گواہ بنانا چاہا تو جناب رسول اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے اپنے دونوں بیٹوں کو اسی طرح دیا ہے؟ عرض کیا نہیں، فرمایا کہ پھر میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔[3]

عون کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے یہ بھی کہتے سنا ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں میں برابر سلوک کرو

۵۶۱۶-سلام کا جواب نماز میں؟...... ہم سے محمد بن علی نے حسین بن ابی معشر، سلمہ بن شبیب، عبدالرزاق، ابن جریج، عون بن عبداللہ، حمید الحمیری کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا کہ میں نے مکہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا آپ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے (لیکن پھر بھی) آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا۔

---

[1] مسند الامام أحمد ۴/ ۲۷۱. وكنز العمال ۱۸۶۳. والجامع الكبير ۵۸۱۹ والأسماء والصفات للبيهقي ۱۳۷.

[2] صحيح البخاري ۱/ ۲۰. وصحيح مسلم، كتاب المساقاة ۱۰۸، وفتح الباري ۱/ ۱۲۶.

[3] سنن النسائي، كتاب النحل باب ۱، وسنن ابي داؤد، كتاب البيوع ۸۵. والسنن الكبرى للبيهقي ۶/ ۱۷۷. وصحيح ابن حبان، ۱۱۴۷، ۲۰۴۶. والمصنف لعبد الرزاق ۱۶۴۹۴. وشرح السنة ۸/ ۲۹۸. وكنز العمال ۱۷۷۳۴.

یہ روایت غریب ہے، ہم نے صرف ابن جریج کی سند سے لکھا ہے۔

۵۶۱۷- افضل اعمال ...... ہم سے ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، احمد بن عیسی المصری، حرملہ بن یحیی، ابن وہب، عمرو بن الحارث، سعید بن ابی ھلال، یحیی بن عبدالرحمن، عون بن عبداللہ، یوسف بن عبداللہ بن سلام، ان کے والد حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے جا رہے تھے کہ میں نے سنا کچھ لوگوں کو وہ عرض کر رہے تھے یا رسول اللہ! کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا، خالص حج ادا کرنا اور پھر وادی میں اس طرح پکارنا کہ اشھدان لا الٰہ الا اللّٰہ وأن محمدا رسول اللّٰہ' اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ جس شخص نے بھی ان کلمات کو ادا کیا وہ شرک سے بری ہو جائے گا''۔[1]

۵۶۱۸- درود شریف کا ادب ...... ہم سے حبیب بن حسن نے عمر بن حفص السدوسی، عاصم بن علی، مسعودی عون بن عبداللہ، ابی فاختہ، اسود کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا جب تم جناب نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھو تو نہایت عمدہ طریقے سے پڑھا کرو، کیونکہ تمہیں معلوم نہیں شاید یہ درود شریف پیش کیا جائے۔ عرض کیا گیا تو ہمیں سکھایئے فرمایا کہ اس طرح کہو' اللھم اجعل صلواتک ورحمتک وبرکاتک علی سید المرسلین وامام المتقین وخاتم النبیین، محمد عبدک ورسولک، اللھم ابعثہ مقاما محمودا یغبطہ الاولون والاخرون اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید، اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید''

۵۶۱۹ ہم سے محمد بن المظفر نے قاسم بن زکریا محمد بن ورد بن عبداللہ، ان کے والد عبداللہ، عدی بن الفضل، مسعر، عون بن عبداللہ، اسود بن یزید کی سند نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا درود شریف نہایت عمدگی سے پڑھا کرو کیونکہ وہ آپ ﷺ پر پیش کیا جاتا ہے۔

۵۶۲۰- ہم سے سلیمان بن احمد نے اسحق الدبری، عبدالرزاق، ثوری، ابی سلمہ، عون بن عبداللہ، کسی شخص نے اور اسود کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا اپنا درود اور دعائیں سید المرسلین ﷺ پر بھیجو۔

۵۶۲۱- اللہ کا وعدہ...... ہم سے سلیمان نے ابومسلم، عبداللہ بن رجاء المسعودی، عون بن عبداللہ، ابی فاختہ، اسود بن یزید نے روایت کیا فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے آیت ''کسی کی سفارش کا اختیار نہ رکھیں گے مگر جس نے خدا سے اقرار لیا ہو'' (سورہ مریم ...... ۸۷) کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے کہ جس کے پاس میرا وعدہ ہے وہ کھڑا ہو جائے، عرض کیا گیا، اے عبدالرحمن ہمیں بھی سکھائیں، فرمایا کہو' اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ، انی أعھد الیک فی ھذہ الحیاۃ انک ان تکلنی الی نفسی تقربنی من الشر وتباعدنی من الخیر وانی لا اثق الا برحمتک فاجعلہ لی عندک عھدا تؤدہ الی یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد.

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجھاد ۸۸، ۱۳۵. وصحیح البخاری ۱/ ۱۳، ۲/ ۱۶۴، ۳/ ۱۸۸، ۹/ ۱۹۰، ۱۹۶. وفتح الباری ۵/ ۱۴۸.

(۲۷۶) سعید بن جبیر[1]

ان حضرات میں فقیہ، ہروقت خشیت الہیہ سے رونے والے، دین کی طرف دعوت دینے والے عالم، نیک بخت شہید ابو عبداللہ سعید بن جبیر بھی ہیں۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تصوف توکل میں محقق ہونے اور علم نقل میں شوق کو کہتے ہیں۔

۵۶۲۲-تقویٰ ...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، مسلم بن قتیبہ، اصبغ بن یزید، قاسم بن ابی ایوب الاعرج سے بیان کیا ہے کہ سعید بن جبیر رات بھر روتے رہتے تھے یہاں تک کہ ان کی بینائی بھی کمزور ہوگئی تھی۔

۵۶۲۳-رورو کر بینائی کمزور ہوگئی...... ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد الدورقی، مسلم ابن قتیبہ، اصبغ بن یزید اور قاسم الاعراج کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر رات بھر روتے رہتے تھے یہاں تک کہ آپ کی بینائی کمزور ہوگئی تھی۔

۵۶۲۴-ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، جریر اور عطاء بن السائب کی سند سے بیان کیا فرمایا کبھی سعید بن جبیر ہمیں بھی رلاتے تھے۔

۵۶۲۵-نماز میں خشوع...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یزید بن ھارون، اصبغ بن زید اور قاسم بن ابی ایوب کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن زید اور قاسم بن ابی ایوب کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن جبیر سے کہ ایک ہی آیت کو بیس مرتبہ سے زیادہ نماز میں دھرایا۔

وہ آیت یہ تھی ''ڈرو اس دن سے جب تم خدا کی طرف لوٹ کر جاؤ گے اور ہر شخص اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ پائے گا'' (البقرہ......۲۸۱)

۵۶۲۶-ہم سے ابراہیم بن عبداللہ اور احمد بن محمد بن سنان نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، عبدالواحد بن زیاد، سعید بن عبید کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر جب اس آیت پر پہنچتے تو دو تین مرتبہ اس آیت کو دھراتے ''وہ عنقریب معلوم کرلیں گے جب کہ ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہونگی (اور) گھسیٹے جائیں گے۔ کھولتے ہوئے پانی میں'' (غافر: ۷۰۔۷۲)

۵۶۲۷-ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، وہب بن اسماعیل الاسدی کی سند سے بیان کیا کہ ورقاء ابن ایاس سے پوچھا گیا کہ کیا سعید بن جبیر بھی دورحاضر کے ان اماموں کی طرح مزے لے لے کر بار بار آیات کو دھرایا کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی پناہ، البتہ یہ ہے کہ جب اس آیت ''اذالاغلال فی اعناقھم والسلاسل یسحبون'' پر پہنچتے تو اس کو کچھ کھینچ کر پڑھتے۔

۵۶۲۸-امامت...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، شریح بن یونس محبوب ابن محرز ابو محرز (کوفہ کے شیشہ فروش) ابن شہاب زہری سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر ہماری امامت کرتے تو قرآن کریم ترجیع کے ساتھ پڑھتے۔

۵۶۲۹-ایک رکعت میں مکمل قرآن...... ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، سعید بن ابی الربیع ابوبکر السمان، ابو عوانہ، اسحٰق بن مولی عبداللہ بن عمر بن ھلال بن یساف کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ سعید بن جبیر کعبہ میں داخل ہوئے اور ایک ہی رکعت

[1] طبقات ابن سعد ۲۵۶/۶. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۱۵۳۳. والجرح ۲۹/۴. والجمع ۱۶۳/۱. وتاریخ الاسلام ۲/۴. وسیر النبلاء ۳۲۱/۴. والکاشف ۱/ت ۱۸۸۰. وتھذیب التھذیب ۱۱/۴. وتھذیب الکمال ۲۲۴۵. (۳۵۸/۱۰)

میں پورے قرآن پاک کی تلاوت فرمائی۔

۵۶۳۰- ہم سے احمد بن محمد بن عبدالوھاب نے ابوالعباس حاتم بن اللیث الجوھری، ابونعیم، حسن بن صالح اور ورقاء کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر رمضان المبارک میں مغرب اور عشاء کے درمیان قرآن کریم مکمل ختم فرمایا کرتے تھے۔

۵۶۳۱- ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یزید بن ھارون عبدالملک بن ابی سلیمان کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر ہر دو راتوں میں قرآن کریم مکمل ختم فرمایا کرتے تھے۔

۵۶۳۲- ابن جبیر کی اہمیت...... ہم سے ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن یونس، یعقوب بن ابی المغیرہ کی سند سے بیان کیا کہ جب اہل کوفہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے پاس مسئلہ پوچھنے آتے تو وہ فرماتے کہ کیا ام الدھماء کا بیٹا (یعنی سعید بن جبیر) تمہارے ساتھ نہیں رہتا؟

۵۶۳۳- مہارت کا اعتراف...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ان کے والد جریر اور اشعث بن اسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر کو جہبذ یعنی پرکھنے والے علماء میں شمار کیا جاتا تھا۔

۵۶۳۴- ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، طاہر بن ابی احمد، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، عمرو بن میمون اور ان کے والد کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر کی وفات ہوئی تو دنیا میں کوئی ایسا شخص نہ تھا جو ان کے علم کا محتاج نہ ہو۔

۵۶۳۵- شہادت کی دعا...... ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق الثقفی، حسن بن عبدالعزیز الجروی، یحیٰی بن حسان، صالح بن عمرو، بوداؤد بن ابی ھند کی سند سے بیان کیا کہ جب حجاج نے سعید بن جبیر کو پکڑ لیا تو آپ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ اب مجھ کو قتل کردیا جائے گا اور میں تمہیں بتاؤں گا کہ میں اور میرے دو ساتھیوں نے جب دعا کی تھی تو ہمیں دعا کی مٹھاس محسوس ہوئی، پھر ہم نے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا مانگی، میرے دونوں ساتھی تو شہید ہو چکے اور میں منتظر ہوں۔ اور فرمایا کہ گویا وہ دعا کی مٹھاس سے مراد دعا کی قبولیت لے رہے تھے۔

۵۶۳۶- سعید بن جبیر کی کرامت...... ہم سے ابواحمد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابوھمام، ضمرہ، اصبغ بن زید کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر کے پاس ایک مرغا تھا جو نماز کے لئے اذان دیا کرتا تھا ایک رات مرغے نے اذان نہ دی اور سعید بن جبیر فجر کی نماز نہ پڑھ سکے، تو یہ بات سعید بن جبیر پر اتنی گراں گزری کہ آپ نے فرمایا کہ اس مرغ کو کیا ہوا جو اس نے اذان نہ دی اللہ اس کی آواز کو ختم کردے، فرمایا کہ اس کے بعد کسی نے بھی اس مرغ کو اذان دیتے نہ دیکھا نہ سنا، ابن جبیر کی والدہ نے آپ سے کہا کہ اے بیٹے آئندہ کسی کے لئے یہ دعا نہ کرنا۔

۵۶۳۷- ایمان کی جڑ...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، اور ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل اور ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، حسین بن اسود العجلی محمد بن فضیل، ضرار بن مرہ الشیبانی کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر توکل ایمان کی جڑ ہے۔

۵۶۳۸- ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ اور عبداللہ بن محمد ابن جعفر، ابوالبشر الصغار، محمد بن عبدک الرازی، اسحٰق بن سلیمان، ابوسنان کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا کہ وہ یہ دعا مانگا کرتے تھے، اے میرے اللہ! میں آپ سے آپ پر سچے توکل کا

سوال کرتا ہوں اور آپ سے حسن ظن کا سوال کرتا ہوں۔

۵۶۳۹- بھاگنے سے انکار...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، ابوکریب اور ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، واصل بن عبدالاعلی، ابوبکر بن عیاش، ابی حصین کی سند سے بیان کیا کہ میں سعید بن جبیر کے پاس مکہ آیا اور کہا کہ یہ شخص یعنی خالد بن عبداللہ یہاں آنے والا ہے اور میں آپ کے بارے میں اس کا یہاں آنا ٹھیک نہیں سمجھتا، آپ میری بات مانیں اور یہاں سے نکل جائیں، انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم میں اگر میں بھاگوں تو مجھے اللہ سے حیا آتی ہے۔ میں نے کہا خدا کی قسم جیسے آپ کی والدہ نے نیک بختی پر آپ کی تربیت کی ہے میں آپ کو ویسا ہی دیکھتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ خالد بن عبداللہ مکہ آیا اور سپاہی بھیج کر آپ کو گرفتار کروالیا۔

واصل نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ مجھے یزید بن عبداللہ نے بتایا کہ جب آپ کو گرفتار کر کے لایا گیا تو ہم ان کے پاس آئے، وہ بہت خوش تھے اور اپنی بیٹی کو گود میں اٹھائے ہوئے تھے، اس نے آپ کی گرفتاری کو دیکھا تو رونے لگی، ہم ان کے پیچھے پیچھے باب الجسر تک جا پہنچے، تو چوکیدار بولا کہ ہمیں کفیل دے دیجئے کیونکہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں آپ خود کو ڈبو نہ دیں تو میں وہ شخص تھا جو سعید بن جبیر کا کفیل (ذمہ دار) بنا۔

۵۶۴۰- بیٹے کو دلاسا...... عبدالرحمٰن بن عباس نے ابراہیم بن اسحٰق الحربی، احمد بن منصور، ابوحذیفہ، شیبان اور عمرو بن سعید کی سند سے بیان کیا کہ جب سعید بن جبیر کو قتل کیا جانے لگا تو آپ نے اپنے بیٹے کو بلوایا، وہ آپ کو دیکھ کر رونے لگا، تو آپ نے کہا کیوں روتے ہو، تمہارا باپ ستاون (۵۷) سال کے بعد باقی نہیں رہ سکتا تھا۔

۵۶۴۱- عمرے پر روانگی...... احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، ابوکامل الفضل بن حسین، ابوعوانہ اور ھلال بن خباب کی سند سے بیان کیا کہ میں رجب کے بعض دنوں میں سعید بن جبیر کے ساتھ نکلا تو انہوں نے کوفہ سے عمرہ کا احرام باندھا اور پھر عمرے سے واپس آگئے، پھر ۵ ذی قعدہ سے حج کا احرام باندھا اور وہ ہر سال دو مرتبہ جایا کرتے تھے ایک مرتبہ حج کے لئے اور ایک مرتبہ عمرے کے لئے۔

۵۶۴۲- بیٹے کی وفات...... ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ھناد بن السری، قبیصہ، سفیان، عمرو بن سعید بن ابی حسین، کثیر بن تمیم الداری کی سند سے بیان کیا کہ میں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا تھا کہ اتنے میں ان کا بیٹا عبداللہ بن سعید آیا جو فقہ کا کچھ علم رکھتا تھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اس کے بہترین حالات کا علم ہے، پوچھا وہ کیا؟ تو فرمایا کہ اس کی موت واقع ہو جائے گی اور ایسا ہی ہوا۔

۵۶۴۳- بیٹے کی وفات کی پیشن گوئی...... ہم سے عبداللہ بن العباس نے ابراہیم الحربی، اسحٰق بن اسماعیل، سفیان، حمید الاعرج کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر کا بیٹا ان کے پاس آیا تو آپ نے کہا میں اس کی ایک بہترین حالت سے واقف ہوں اور وہ یہ کہ اس کی موت واقع ہو جائے گی، پھر ایسا ہی ہوا۔

۵۶۴۴- والدہ کی قسم کا لحاظ...... ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن الصباح، سفیان، ابی سنان کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا کہ مجھے بچھو نے ڈس لیا تو میری والدہ نے مجھ سے قسم کھلوائی کہ میں دم کراؤں گا چنانچہ میں نے دم کرنے والے سے اس ہاتھ پر دم کروایا جہاں بچھو نے نہیں ڈسا تھا اور اس بات کو ناپسند کیا کہ میری وجہ سے میری والدہ کی قسم ٹوٹ جائے۔

۵۶۴۵- امانت میں احتیاط...... ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے احمد بن محمد بن الحسین، محمد بن عبداللہ بن الحکم البالسی، احمد بن مسعود، ہیثم

بن جمیل، صالح بن موسیٰ، معاویہ، اسحق سے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر کو یہ کہتے سنا کہ کسی گھر کے ایک ایک کمرے کو بطور امانت اپنی تحویل میں رکھنا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں کسی حسین عورت کو بطور امانت اپنی تحویل میں رکھوں۔

۵۶۴۶-سعید بن جبیر کا خط...... ہم سے ابو محمد بن حیان نے احمد بن محمد الجمال، عباس، یحییٰ، وکیع، عمر بن ذر سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر کا خط پڑھا اس میں لکھا تھا کہ ہر دن جس میں مؤمن زندہ رہتا ہے اس کے لئے غنیمت ہے۔

۵۶۴۷-ذکر اللہ کی اطاعت ہے...... ہم سے ابوبکر احمد بن السندی نے جعفر الفریابی، محمد بن حسن البلخی، ابن المبارک، ابن لہیعہ، عطاء بن دینار کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا، فرمایا کہ خشیت یہ ہے کہ تو اللہ سے ڈرے، اتنا ڈر۔ کہ تیرا یہ ڈر تیرے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے، یہی خشیت ہے اور ذکر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے لہٰذا جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کا ذکر کیا اور جو اس کی اطاعت نہیں کرتا وہ ذاکر نہیں ہے خواہ وہ بڑی مقدار میں تسبیح اور قرآن کی تلاوت ہی کیوں نہ کرتا رہے۔

۵۶۴۸-اھل بصرہ کی دینداری...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے ابو یعلی الموصلی، محمد بن الحسین البرجلانی، وہب بن جریر، ان کے والد، یعلی بن الحکم کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے اھل بصرہ سے زیادہ کسی کو اس گھر کی عزت کا خیال رکھنے والا اور یہاں آنے کا شوق رکھنے والا نہیں دیکھا، میں نے ایک رات ایک لڑکی دیکھی جو بیت اللہ کے پردے سے لٹکی ہوئی تھی دعائیں مانگ رہی تھی اور رو رہی تھی اور خوب تضرع وزاری کر رہی تھی حتی کہ اسی حالت میں اس کی وفات ہوگئی۔

۵۶۴۹-لوگوں کی ھلاکت کی علامت...... ہم سے ابو احمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، عباد بن العوام اور ھلال بن خباب سے نقل کیا فرمایا کہ میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا کہ لوگوں کے ھلاک ہونے کی علامت کیا ہے؟ فرمایا کہ جب ان کے علماء چلے جائیں یا ھلاک ہو جائیں۔

۵۶۵۰-بنی اسرائیل کے سوالات...... ہم سے ابو احمد نے احمد بن موسیٰ اسمٰعیل بن سعید جریر، اشعث القمی، یعقوب، جعفر بن ابی المغیر ہ کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا آپ کا رب سوتا بھی ہے؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اللہ سے ڈرو، انہوں نے پھر پوچھا کہ کیا آپ کا رب نماز بھی پڑھتا ہے آپ علیہ السلام نے پھر کہا کہ اللہ سے ڈرو انہوں نے پھر پوچھا کیا آپ کا رب رنگ بھی لگاتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے پھر فرمایا کہ اللہ سے ڈرو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ بنی اسرائیل نے آپ سے پوچھا کہ کیا آپ کا رب سوتا ہے؟ تو آپ دو شیشے لے لیں اور ہاتھوں میں لے کر رات بھر کھڑے رہیں، چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا، چنانچہ جب رات گزر گئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اونگھ آ گئی اور آپ علیہ السلام اپنے گھٹنوں کے بل جھک گئے اور پھر کھڑے ہو گئے، جب رات مکمل طور پر گزر گئی تو آپ علیہ السلام کو دوبارہ اونگھ آ گئی اور آپ علیہ السلام دوبارہ گھٹنوں کے بل جھک گئے وہ دونوں شیشے آپ علیہ السلام کے ہاتھوں سے گر کر ٹوٹ گئے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر میں سو جاؤں تو آسمان وزمین اسی طرح گر جائیں اور ہر چیز ہلاک ہو جائے جیسے یہ دونوں شیشے ٹوٹ گئے۔

اشعث نے جعفر اور سعید سے روایت کیا کہ اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ''اسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اُسی کا ہے'' (البقرۃ ۲۵۵)

اور فرمایا کہ انہوں نے آپ سے پوچھا کہ کیا آپ کا رب رنگ لگاتا ہے؟ سو میں ہی تمام رنگ لگاتا ہوں، سرخ، سفید اور سیاہ۔ اور انہوں نے آپ سے پوچھا کہ کیا آپ کا رب نماز پڑھتا ہے؟ ہاں میں اور میرے فرشتے میرے نبیوں اور رسولوں پر رحمت بھیجتے ہیں اور یہی میری نماز ہے۔

۵۶۵۱-حضرت عمرؓ کا مقام......ہم سے ہمارے والد اور محمد بن احمد نے ایک جماعت سے اور اس جماعت نے حسن بن محمد، محمد بن حمید، یعقوب بن عبداللہ ابوحسن القمی، جعفر بن ابی المغیرہ کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے کہ ایک مسلمان ایک منافق کے پاس سے گزرا اور اس سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہیں اور تو بیٹھا ہوا ہے، تو اس منافق نے کہا جاؤ اپنا کام کرو اگر کوئی ہے تو۔ تو وہ مسلمان بولا کہ میرا خیال ہے کہ تیرے پاس سے ضرور کوئی نہ کوئی ایسا شخص گزرے گا جو تجھے اس حرکت پر ٹوکے گا، چنانچہ حضرت عمرؓ اس منافق کے پاس سے گزرے اور پوچھا او فلاں رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہیں اور تو ایسے ہی بیٹھا ہے؟ اس نے حضرت عمرؓ کو بھی یہی جواب دیا (یعنی جاؤ اپنا کام کرو) حضرت عمرؓ اس پر حملہ آور ہوئے اور فرمایا کہ یہی میرا کام ہے اور اس کو اتنا مارا کہ کوئی کسر نہ چھوڑی پھر مسجد میں داخل ہو گئے اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا فرمائی، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! ابھی آپ نماز پڑھ رہے تھے کہ میں فلاں کے پاس سے گزرا اور اس سے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے ہیں اور تو یہاں بیٹھا ہے؟ تو اس نے مجھے کہا کہ جاؤ اپنا کام کرو۔ تو جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اس کی گردن کیوں نہیں اڑا دی؟ یہ سن کر حضرت عمرؓ تیزی سے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ واپس آ جاؤ، کیونکہ تمہاری ناراضگی عزت ہے اور تمہاری رضامندی حکم ہے اللہ تعالیٰ فلاں کی نماز کا محتاج نہیں ہے، اس کے فرشتے ساتوں آسمانوں میں نماز پڑھتے رہتے ہیں حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ ان کی نماز کیا ہے یا رسول اللہ! مگر آپ ﷺ نے کوئی جواب ارشاد نہیں فرمایا۔ چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اے اللہ کے نبی؟ عمر نے آپ سے آسمان والوں کی نماز کے بارے میں پوچھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ عمر کو سلام کہیئے اور بتایئے کہ دنیا کے آسمان والے قیامت تک سجدے میں رہیں گے" اور وہ کہتے ہیں "سبحان ذی الملک والملکوت" اور دوسرے آسمان والے قیامت تک رکوع کی حالت میں رہیں گے وہ کہتے ہیں سبحان ذی العزة والجبروت تیسرے آسمان والے قیامت تک کھڑے رہیں گے وہ کہتے ہیں سبحان الحی الذی لا یموت۔[1]

۵۶۵۲-انسان کی آمد......ہم سے ہمارے والد اور محمد بن احمد نے حسن بن محمد، محمد بن حمید یعقوب بن عبداللہ، جعفر بن ابی المغیرہ کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا کی طرف بھیجا گیا تو دنیا میں خشکی میں گدھ تھا اور پانی میں مچھلی تھی اور دنیا میں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔ چنانچہ گدھ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا (گدھ مچھلی ہی کے پاس رہتا تھا اور اسی کے پاس رات گزارتا تھا) تو کہا کہ اے مچھلی آج زمین پر ایک چیز اتاری گئی ہے جو اپنے دو پیروں پر چلتی ہے اور دو ہاتھوں سے پکڑتی ہے۔ تو مچھلی نے اس سے کہا کہ اگر تو سچ بول رہا ہے تو میرے لئے پورے سمندر میں اس سے بچنے کی جگہ نہیں ہوگی اور نہ خشکی پر تجھے بھاگنے کی جگہ ملے گی۔

۵۶۵۳-اہل مصر کے عذاب......ہم سے عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحق، حسین المروزی، هیثم بن جمیل، یعقوب بن عبداللہ،

---

[1] کنز العمال ۳۵۸۲۶۔

جعفر بن ابی المغیرہ کی سند سے حضرت سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس بیٹھے تھے؟ مینڈک ظاہر ہوئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ تمہیں کیا تکلیف پہنچی ہے؟ ان لوگوں نے کہا کہ شاید یہی ہو، اور جب انہوں نے کہا تھا کہ ان پر مینڈک بھیج دو۔

فرمایا کہ اگر ان میں سے کوئی شخص کپڑے پہننا چاہتا تو اس کے کپڑوں میں مینڈک بھرے ہوتے، پھر ان پر خون کا عذاب بھیجا گیا، لہٰذا جیسے ہی کوئی شخص اپنی نہر یا کنویں سے پانی پینے لگتا تو جیسے ہی اپنے چلو یا برتن میں لیتا تو وہ پانی گندہ خون بن جاتا، لوگوں نے عرض کیا کہ اے موسیٰ! آپ دعا فرمادیجئے کہ ہم سے یہ عذاب دور ہو جائے ہم آپ پر ایمان لانے والے ہیں۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ تکلیف دور فرمادی لیکن وہ ایمان نہ لائے فرمایا کہ فرعون ان سے زیادہ وفادار تھا اس نے بنی اسرائیل سے کہا کہ ان کے ساتھ جاؤ۔

۵٦۵۴- ہم سے ابومحمد بن حیان نے ولید بن ابان، یونس بن حبیب، عامر اور یعقوب کی سند سے ایسے ہی روایت کیا ہے البتہ اتنا اضافہ کیا کہ ان میں سے کوئی شخص اس وقت تک بات چیت نہ کرسکتا تھا جب تک اس کے منہ میں مینڈک چھلانگ نہ لگائے۔

۵٦۵۵- **حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات**...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین المروزی، ہیثم بن جمیل، یعقوب، جعفر بن ابی المغیرہ کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کبھی کبھی انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمت میں موت کے فرشتے کو بھیجا کرتے تھے، چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا تاکہ ان کی روح قبض فرمائیں، چنانچہ موت کا فرشتہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر میں ایک خوبصورت جوان کی شکل میں داخل ہوئے، حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی غیرت مند تھے چنانچہ جب ملک الموت ان کے گھر میں داخل ہوئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ بات بہت ناگوار گزری اور آپ نے ان سے پوچھا کہ اے اللہ کے بندے تم کیوں میرے گھر میں داخل ہوئے؟ ملک الموت نے جواب دیا کہ مجھے آپ کے گھر میں آپ کے رب نے داخل کیا۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سمجھ گئے کہ یہ واقعہ تو ہونا ہی تھا، ملک الموت نے عرض کیا اے ابراہیم! مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ کی روح قبض کرلوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ مجھے اتنی مہلت دو کہ اسحٰق آجائے، چنانچہ ملک الموت نے مہلت دے دی، چنانچہ جب حضرت اسحٰق علیہ السلام تشریف لائے تو سب لوگ کھڑے ہو گئے اور ایک دوسرے کو گلے لگایا۔ ملک الموت کا دل نرم ہو گیا اور وہ واپس اللہ تعالیٰ کی خدمت میں چلے گئے اور عرض کیا کہ یارب! آپ کے خلیل موت سے گھبرا گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ملک الموت! جب میرے خلیل سو جائیں تو ان کی روح قبض کرلینا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۵٦۵٦- **مسلمان جنت میں داخل ہو جائے گا**...... ہم سے احمد بن اسحٰق نے محمد بن العباس بن ایوب، احمد بن مطہر المصیصی، موسیٰ بن داؤد، حبان بن علی، عطاء بن السائب کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اتنا رحم فرمائیں گے کہ کہیں گے جو مسلمان تھا وہ بھی جنت میں داخل ہو جائے۔

۵٦۵۷- **سب سے زیادہ عبادت گزار**...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن یزید، یحییٰ بن الیمان، اشعث، جعفر، سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے کہ کسی نے ان سے پوچھا کہ کون سب سے زیادہ عبادت گزار ہے؟ فرمایا وہ جو گناہوں سے نکل آیا اور پھر جب کبھی اس کو اپنے گناہ یاد آتے ہیں تو اپنے عمل کو بہت کم سمجھتا ہے۔

۵۶۵۸-نماز میں اضافہ...... ہم سے ابوبکر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، مخلد ابن حسین، ہشام بن حسان کی سند سے روایت کیا کہ سعید بن جبیر نے فرمایا کہ میں اپنے اس بیٹے کی وجہ سے زیادہ نماز پڑھتا ہوں۔

۵۶۵۹- ہم سے ابوبکر نے عبداللہ، الولید، مبارک بن سعید (سفیان کے بھائی)، نصار ابن عقبہ، اور عطاء بن السائب کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا میں اپنے بیٹے کی وجہ سے اپنی نماز میں اضافہ کرتا ہوں۔

۵۶۶۰-موت کی یاد...... ہم سے ابوبکر نے عبداللہ، ان کے والد، شعیب بن حرب، سفیان، عن رجل، سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ اگر میرے دل سے موت کی یاد جدا ہو جائے تو مجھے ڈر ہے کہ میرے دل میں فساد پیدا ہو جائے۔

۵۶۶۱-دنیا آخرت کا حصہ ہے...... ہم سے ابوبکر نے عبداللہ، احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، ہشام کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ دنیا تو صرف آخرت کا ایک حصہ ہے۔

۵۶۶۲-کپڑے کا ذکر...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، زیاد، ایوب، عباد بن العوام ابوسہل، ہلال بن خباب کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ہم سعید بن جبیر کے ساتھ ایک جنازے کے ساتھ گئے، تو آپ راستے بھر ہمیں احادیث سناتے رہے اور ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ جنازہ اپنی جگہ جا پہنچا، وہاں پہنچ کر بیٹھ گئے اور احادیث بیان کرنا شروع کر دیں، پھر ہم کھڑے ہوئے اور وہاں سے واپس چل دیئے اور آپ بہت زیادہ اللہ کا ذکر کرنے والے تھے۔

۵۶۶۳-اطاعت گزاروں کی پہچان...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، احمد بن سعید الدارمی، قبیصہ، سفیان، ابی سنان کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا کہ ایک راہب مجھ سے ملا اور کہا کہ اے سعید! فتنے کے وقت اللہ کی عبادت کرنے والے اور طاغوت کی عبادت کرنے والے الگ الگ پہچانے جائیں گے۔

۵۶۶۴-ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحیٰی، عمر بن ذر کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ سعید بن جبیر نے میرے والد کو خط لکھا اور اس میں تقوے کی وصیت کی اور فرمایا اے ابوعمر! ایک دن بھی مسلمان کا باقی رہنا غنیمت ہے اور فرائض اور نمازوں اور جن چیزوں کی اللہ نے اس کو توفیق دی ہو وہ سب ذکر میں سے ہیں۔

۵۶۶۵-مسئلہ وتر...... ہم سے محمد بن احمد نے بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحیٰی، ابوشہاب موسیٰ بن نافع الکوفی الاسدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے ذکر کیا کہ میں نے کوفہ میں ایسے لوگوں کو چھوڑا (دیکھا) ہے، جو سونے سے پہلے اس ڈر سے وتر پڑھ لیتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وتر کے لئے آنکھ ہی نہ کھل سکے، پھر (اگر) اللہ تعالیٰ ان کو رات میں رات اٹھنے کی توفیق دے دیتے ہیں جو وہ اپنی طاقت کے مطابق نوافل پڑھ لیتے ہیں اور پھر وتروں کو لوٹا لیتے ہیں۔ تو سعید بن جبیر نے فرمایا کہ یہ بدعت ہے جب تم سونے سے پہلے وتر پڑھ چکو پھر اللہ تعالیٰ وتر کے بعد تمہیں اٹھنے کی توفیق دے دے تو اپنی طاقت کے مطابق نوافل پڑھ لو اور اپنے وتر نہ دھراؤ بلکہ نوافل ہی پر اکتفا کر لو۔

۵۶۶۶-ہم سے محمد بن احمد نے بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحیٰی، ابوشہاب موسیٰ بن نافع سے بیان کیا فرمایا کہ میں مکہ میں سعید بن جبیر کے پاس آیا وہ سخت دردِ سر میں مبتلا تھے، ان کے پاس موجود لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا ہم کوئی دم کرنے والا لائیں جو اس دردِ شقیقہ پر دم کر دے۔ تو فرمایا کہ مجھے دم کروانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

۵۶۶۷- ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، خلاد، ابوشہاب کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا کہ ان کے ایک جوتے کا تسمہ کٹ گیا تھا تو انہوں نے دوسرا جوتا بھی اتار دیا حالانکہ اس وقت طواف کر رہے تھے، جب لوگوں نے اس کو اس حال میں دیکھا تو انہوں نے بھی جوتے اتار دیئے۔

۵۶۶۸- ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ، جریر، منصور کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا کہ سعید بن جبیر نے آیت ''پھر ان کے بعد ناخلف ان کے قائم مقام ہوئے جو کتاب کے وارث بنے یہ اس دنیائے دنی کا مال و متاع لے لیتے ہیں'' (الاعراف:۱۶۹) کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد ذنوب (گناہ) ہیں۔

۵۶۶۹- **ذکر میں مشغولیت**...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ، عبدالواحد بن زیاد، خصیف کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا کہ انہوں نے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت صبح کی نماز سے پہلے ادا کیں میں نے بھی ان کے ایک طرف آ کر نماز ادا کی اور قرآن کریم کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا، لیکن انہوں نے مجھے کوئی جواب نہ دیا، پھر جب فجر کی نماز پڑھ لی تو فرمایا کہ جب فجر کا وقت ہو تو اللہ کے ذکر کے علاوہ کوئی بات نہ کیا کرو جب تک فجر کی نماز نہ پڑھ لو۔

۵۶۷۰- **عشرۂ ذی الحجہ کی عبادت**...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، معتمر بن سلیمان الفضل بن میسرہ، ابوجریر کی سند سے روایت کیا فرمایا کہ سعید بن جبیر نے فرمایا کہ ذی الحجہ کی دس راتوں میں اپنے چراغ نہ بجھایا کرو، انہیں عبادت بہت پسند تھی، اور فرماتے کہ اپنے خادموں کو بھی جگایا کرو تا کہ وہ یوم عرفہ کی سحری کریں اور روزہ رکھیں۔

۵۶۷۱- ہم سے ابوبکر نے عبداللہ، عثمان بن ابی شیبہ، ابواسامہ، اسمٰعیل بن زربی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سعید بن جبیر کو کہتے سنا فرمایا کہ میرے ساتھی مسلسل آزمائش میں بتلا رہے۔ حتیٰ کہ میرا خیال ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کو کسی کی ضرورت نہیں رہی' پھر مجھ پر بھی آزمائش آ گئی۔

۵۶۷۲- **آخرت کا خوف**...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن شیبہ، محمد بن فضیل، بکیر بن عتیق کی سند سے بیان کیا فرمایا میں نے سعید بن جبیر کو ایک پیالے میں شہد کا شربت پلایا۔ انہوں نے پی لیا پھر فرمایا خدا کی قسم مجھ سے اس بارے میں ضرور پوچھا جائے گا، فرمایا میں نے پوچھا کیوں؟ تو فرمایا کہ میں نے پیا تو مجھے لذیز معلوم ہوا۔

۵۶۷۳- **مال ضائع کرنے کا مطلب**...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے احمد بن علی بن الجارود، ابوسعید الاشج، ابوخالد الاحمر، محمد بن سوقہ کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ مال ضائع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے حلال رزق دے اور تو اسے اللہ کی نافرمانی میں خرچ کرے۔

۵۶۷۴- **فضیلت صبر**...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، ھناد، قبیصہ، سفیان، حبیب بن ابی ثابت، مسلم البطین کی سند سے بیان کیا فرمایا میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا کہ شکر افضل ہے یا صبر؟ فرمایا کہ صبر زیادہ افضل ہے اور عافیت میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

۵۶۷۵- **اولیاء کا قتل**...... ہم سے ہمارے والد اور محمد بن احمد نے حسن، محمد بن حمید، یعقوب، جعفر اور سعید کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ کے زمانے میں تین سال تک قحط پڑا، بادشاہ نے کہا یا تو اللہ تعالیٰ ہم پر آسمان سے بارش بھیجیں گے، یا پھر ہم

اس کو تکلیف دیں گے درباریوں نے عرض کیا آپ کیسے کہہ سکتے ہیں آپ اللہ کو تکلیف دیں گے یا اللہ تعالیٰ پر ناراض ہوں گے حالانکہ وہ آسمان پر ہیں اور آپ زمین پر؟ تو بادشاہ نے کہا کہ اس کے دوستوں (اولیاء) کو دنیا بھر میں قتل کر دو، اس سے اللہ تعالیٰ کو تکلیف ہوگی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بارش برسادی۔

۵۶۷۶- جنت میں ماں باپ کا ساتھ...... ہم سے ہمارے والد اور محمد بن احمد نے حسن بن محمد، محمد بن حمید، یعقوب اور جعفر کی سند سے روایت کیا فرمایا کہ ہم نے سعید بن جبیر سے مؤمنین کی اولاد کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ماں باپ میں سے بہترین (یعنی جنتی) کے ساتھ ہوں گے اگر باپ ماں سے بہتر ہو تو وہ باپ کے ساتھ ہوں گے اور اگر ماں بہتر ہوئی تو پھر وہ ماں کے ساتھ ہوں گے۔

۵۶۷۷- حضرت آدم علیہ السلام کی مشقت...... ہم سے ہمارے والد اور محمد نے حسن بن محمد، محمد بن حمید، یعقوب، جعفر کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو ایک سرخ رنگ کا بیل بھی دیا گیا تھا چنانچہ ہل چلاتے جاتے اور اپنی پیشانی مبارک سے پسینہ پونچھتے جاتے اور فرماتے کہ تیرے ہی لئے اللہ نے فرمایا ہے کہ "یہ آپ کو جنت سے نہ نکلوادے ورنہ آپ تکلیف میں پڑ جائیں گے"۔
(طہ:۱۱۷) چنانچہ یہی ان کی تکلیف تھی۔

۵۶۷۸- ہم سے ابومحمد بن حیان نے ابویحیی الرازی، محمد بن العلاء، اسحق بن سلیمان ابوالجنید، جعفر، ابی المغیرۃ کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام ہل چلاتے جاتے اور اپنی پیشانی مبارک سے پسینہ پونچھتے جاتے اور حضرت آدم علیہ السلام حضرت حوا علیہا السلام سے فرماتے یہ تو نے میرے ساتھ کیا ہے۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ایسا کوئی نہیں جو ہل چلاتا ہو، مگر یہ کہے کہ حضرت آدم کی طرف سے یہ حوا نے ان پر داخل کیا ہے جب حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا پر اتارا گیا تو آپ علیہ السلام کو ایک سیاہ وسفید نشانوں والا بیل دیا گیا، چنانچہ آپ علیہ السلام اس کے ساتھ ہل چلانے لگے اور فرمایا کہ یہ وہی ہے جو میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا تھا کہ نہیں نکالے گا تم دونوں کو جنت سے اور تم شقاوت والے کام کرو گے۔

۵۶۷۹- علم دینے کی خواہش...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عباد بن یعقوب، عمرو بن ثابت، ثابت کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ مجھے یہ بات بہت پسند ہے کہ لوگ میرے پاس موجود چیز (یعنی علم) مجھ سے لے لیں کیونکہ یہ ایسی چیز ہے جو میرے نزدیک بہت اہم ہے۔

۵۶۸۰- ابن عباسؓ سے محبت...... ہم سے حبیب بن حسن نے موسیٰ بن اسحق، حکم بن موسیٰ، سفیان بن عیینہ اور عبدالکریم الجزری کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ میں حضرت ابن عباسؓ سے حدیث سنا کرتا تھا اگر وہ اجازت دیتے تو میں ان کا سر چوم لیتا۔

۵۶۸۱- حضرت آدم علیہ السلام کا اپنے چالیس سال حضرت داؤد کو دینا...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ عبدالاعلیٰ بن حماد، یعقوب، جعفر کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی عمر مبارک ایک ہزار سال تھی لیکن انہوں نے چالیس سال حضرت داؤد علیہ السلام کو دے دیئے تھے اس وقت قلم (لوح محفوظ لکھنے والے) (روشنائی سے) بھیگے ہوئے تھے اور چل رہے تھے۔

۵۶۸۲-اللہ کے حکم کا جواب ہر مخلوق نے دیا...... ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان، ان کے والد، جریر، عطاء بن السائب کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا، فرمایا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لوگوں میں حج کا اعلان کرنے کا حکم دیا گیا تو انہوں نے کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک گھر بنایا ہے اور وہ تم سب کو حکم دیتا ہے کہ تم اس گھر کا حج کرو۔ فرمایا کہ ہر چیز نے ان کا جواب دیا خواہ وہ آبادی ہو یا پتھر ہوں، درخت ہوں یا کیچڑ۔

۵۶۸۳-قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے...... ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان، ان کے والد، جریر، عبداللہ بن عثمان بن خیثمہ کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا، فرمایا وہ مینڈھا جسے حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بدلے ذبح کیا گیا تھا وہی قربانی ہے جسے ابن آدم ادا کرتا ہے اور اس کی طرف سے قبول کی جاتی ہے۔

۵۶۸۴-حضرت ابراہیمؑ کا دنبہ کہاں ہے...... ہم سے محمد نے محمد بن عثمان، ان کے والد، جریر، یعقوب کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا، فرمایا وہ مینڈھا تھا جو حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بدلے ذبح کیا گیا، جنت میں چرتا ہے اور اس پر سرخ کپڑا ہے۔

علم تفسیر میں آپ کی دسترس

۵۶۸۵- موت کے وقت خوشخبری...... ہم سے محمد بن علی نے محمد بن حسن بن قتیبہ، یزید بن خالد، یحییٰ بن یمان، اشعث، جعفر کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا، فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں آیت "اے اطمینان پانے والی روح" (الفجر:۲۷) کی تلاوت کی گئی تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا، یہ یقیناً بہت اچھی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں یقیناً موت کا فرشتہ آپ سے یہ آپ کی موت کے وقت کہنے والا ہے۔

ایسی جگہ چھوڑنے کا حکم جہاں اللہ کی نافرمانی ہو رہی ہو

۵۶۸۶-ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، الولید بن شجاع، عمار ابن محمد، اعمش اور عبداللہ بن محمد نے محمد بن شمل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، مالک بن مغول، ربیع بن راشد کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا، فرمایا کہ آیت "اے میرے بندو! جو ایمان لائے ہو میری زمین فراخ ہے۔" (العنکبوت:۵۶) کی تفسیر میں آپ نے فرمایا کہ جب کسی سرزمین پر اللہ کی نافرمانیاں شروع ہو جائیں تو وہاں سے نکل جاؤ۔

۵۶۸۷-اللہ کی یاد اس کی اطاعت...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد، علی بن جعفر بن زیاد الاحمر، کادح بن جعفر، ابن لھیعہ، عطاء بن دینار اور سعید بن جبیر کی سند سے روایت کیا، فرمایا آیت "تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد کیا کروں گا" (البقرہ:۱۵۲) سے مراد یہ ہے کہ مجھے یاد کرو میری فرمانبرداری کے ساتھ میں تمہیں یاد کروں گا اپنی مغفرت کے ساتھ۔

۵۶۸۸-پہاڑ تسلسل کے ساتھ گریں گے...... ہم سے احمد نے عبداللہ، علی، کادح، ابن لھیعہ، عطاء کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا کہ آیت "اور پہاڑ پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں گے" (المریم۹۰) میں مراد تسلسل یعنی ایک کے بعد ایک پہاڑ کا گرتے جانا ہے۔

۵۶۸۹-دینی معاملات میں بصیرت...... ہم سے احمد نے عبداللہ، محمد بن جعفر الورکانی، شریک، سالم کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے آیت "جو قوت والے اور صاحب نظر" (ص......۴۵) کی تفسیر میں فرمایا کہ ہاتھوں سے مراد کام کرنے کی

قوت ہے اور نگاہوں سے مراد دینی معاملات کی بصیرت ہے۔

۵۶۹۰-عقل زائل نہ ہوگی ...... اور اس مذکورہ سند سے سالم نے سعید سے آیت ''اس سے نہ تو سر میں درد ہوگا اور نہ ان کی عقلیں زائل ہوں گی (الواقعہ :۱۹) کی تفسیر میں فرمایا کہ نہ ان کے سروں میں درد ہوگا اور نہ ان کی عقل زائل ہوگی۔

۵۶۹۱-میدان محشر کا خوف ...... اسی سند سے سعید بن جبیر سے آیت ''اور جو دے سکتے ہیں ان کے دل اس بات سے ڈرتے ہیں کہ ان کو اپنے پروردگار کی طرف واپس جانا ہے'' (المؤمنون :۶۰) کی تفسیر میں نقل کیا گیا ہے کہ جو ان کو دینا ہو دے دیا جائے گا حالانکہ ان کے دل خوف زدہ ہوں گے، حساب کتاب اور میدان حشر میں کھڑے ہونے سے ڈر رہے ہوں گے۔

۵۶۹۲-ہم سے عبداللہ بن احمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، اسباط، عطاء کی سند سے سعید بن جبیر سے آیت ''اور جو کچھ وہ آگے بھیج چکے اور جو ان کے نشان پیچھے رہ گئے ہیں'' (یس ۱۲) کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ اس سے مراد وہ ہے جو انھوں نے اپنے لئے تیار کیا ہے

۵۶۹۳-کھیل تماشے سے پرہیز ...... ہم سے عبداللہ نے محمد، ابوبکر، یحیٰ بن یمان، اشعث، جعفر کی سند سے آیت ''اور بیہودہ بات نہیں'' (الطارق :۱۴) کی تفسیر میں روایت کیا فرمایا کہ الھزل سے مراد لعب یعنی کھیل تماشہ ہے۔

۵۶۹۴-آخرت کا خوف ...... ہم سے ہمارے والد اور محمد بن احمد نے حسن بن محمد بن حمید، یعقوب، جعفر کی سند سے سعید سے آیت ''اور وہ جو خدا کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے'' (الفرقان :۶۸) کی تفسیر میں نقل کیا فرمایا کہ یہ آیت وحشی اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ تو ان لوگوں نے کہا کہ ہماری توبہ کیسے قبول ہوگی کیونکہ ہم نے تو بتوں کی عبادت بھی کی ہے مؤمنین کو قتل بھی کیا ہے مشرک عورتوں سے نکاح بھی کیا ہے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو خدا نیکیوں سے بدل دے گا'' (الفرقان ۷۰) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بت پرستی کو اپنی عبادت سے مسلمانوں کے قتل کو مشرکین کے قتل سے اور مشرک عورتوں کے ساتھ نکاح کو مؤمن عورتوں کے ساتھ نکاح سے تبدیل کردیا۔

۵۶۹۵-جہنم سے نجات ...... اسی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا گیا فرمایا کہ جہنم میں ایک شخص ہے، میرا خیال ہے کہ کسی گھاٹی میں اور ایک ہزار سال تک پکارے گا یا حنان! یا منان! اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمائیں گے کہ اے جبرائیل میرے بندے کو آگ سے نکال لاؤ۔ چنانچہ اس کو نکال کر لایا جائے گا وہ اس وقت جل بھن کر کوئلے کی طرح ہو چکا ہوگا، تو وہ کہے گا کہ ''اور وہ اس میں بند کردیئے جائیں گے'' (الھمزہ ۸) تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اے جبرئیل! لوٹ جاؤ اس آگ کو ختم کرو اور میرے بندے کو آگ سے نکال لاؤ۔ چنانچہ اس کو جہنم سے نکالا جائے گا اور وہ وہاں سے چھڑایا جائے گا اور گھوڑے کی طرح پھرتی سے نکلے گا اس کو جنت کے کنارے پر ڈال دیا جائے گا حتی کہ اللہ تعالیٰ اس کے بال اور گوشت اور خون دوبارہ پیدا فرمائیں۔

۵۶۹۶-اھل جہنم کی بھوک ...... ہم سے اسی سند سے جعفر، ھارون، عنتر کی سند سے یعلی سے بیان کیا فرمایا کہ جب جہنم والوں کو بھوک لگے گی (ھارون نے بھی کہا کہ جب اھل جہنم کو بھوک لگے گی) تو وہ اپنی بھوک مٹانے کے لئے زقوم کے درخت کی طرف جائیں گے اور اس کا پھل کھائیں گے، تو ان کے چہروں اور جسم کی کھال چھل جائے گی

اور اگر کوئی گزرنے والا ان کے پاس سے گزرا تو ان کی جلد اور چہرے کو دیکھ کر پہچان لے گا، پھر ان پر پیاس مسلط کردی جائیگی، چنانچہ وہ پیاس بجھانے کے لئے کھولتے ہوئے پانی کی طرف جائیں گے جو انتہاء درجے کا گرم ہوگا، جب اس پانی کو

اپنے چہروں سے قریب کریں گے تو اس کی گرمی سے ان کے چہرے بھن جائیں گے، جن سے کھال پہلے ہی اتر چکی ہوگی اور اس پانی کی وجہ سے ان کے پیٹ کی سب چیزیں معدہ وغیرہ پگھل جائیں گے، پھر ان کو لوہے کے کنڈوں سے مارا جائے گا، چنانچہ ان کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ادھر ادھر بکھر جائیں گے اور ھلاکت کی دعا کریں گے۔

۵۶۹۷- گناہ سے حفاظت...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے محمد بن یحییٰ، سفیان بن وکیع، یحییٰ بن یمان، الثوری، علی بن بذیمۃ کی سند سے سعید بن جبیر سے آیت اگر وہ اپنے پروردگار کی شان نہ دیکھے'' (یوسف: ۲۴) کی تفسیر میں فرمایا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام کی صورت دکھائی دی انہوں نے انگلی دانتوں میں دبا رکھی تھی، چنانچہ وہی انگلی انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی گردن میں ماری تو ان کی شہوت انگلیوں کے پوروں سے نکل گئی، حضرت یوسف علیہ السلام کے علاوہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے ہر بیٹے کے ۱۲ بیٹے تھے، حضرت یوسف علیہ السلام کے گیارہ بیٹے تھے اور ایک جو کم تھا وہ اسی شہوت کی وجہ سے تھا جو ان کی شہوت نکل گئی تھی۔

۵۶۹۸- نورانی بچھونے...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ اور ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن ابی عبداللہ الحضرمی، نصر بن سعید، ابوصہیب الحارثی، حسن بن محمد بن عثمان بن بنت شعبی، شریک یا سفیان، سالم کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا آیت ''اھل جنت تکیہ لگائے ہوں گے ایسے بچھونوں پر جن کے استر اطلس کے ہیں'' (الرحمن ۵۴) ان بچھونوں کا ظاہری حصہ جمے ہوئے نور کا ہوگا۔

۵۶۹۹- نماز باجماعت کی اھمیت...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے ابوالعباس الجمال، حسن بن ھارون النیشاپوری، عبدان بن عثمان، ان کے والد، شعبہ، سفیان ثوری اور ابی سنان ضرار بن مرہ کی سند سے حضرت سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا کہ آیت ''ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی اور ان پر ذلت چھا رہی ہوگی حالانکہ پہلے سجدے کے لئے بلائے جاتے تھے جبکہ صحیح سالم تھے'' (القلم۔ ۴۳) سے مراد نماز باجماعت ہے۔

۵۷۰۰- بنی اسرائیل کے سوال جواب...... ہم سے قاضی ابومحمد عبداللہ بن محمد بن عمر نے ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوہشام الرفاعی، یحییٰ بن الیمان، اشعث، جعفر کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آپ کے رب مخلوق کو پیدا کر کے عذاب دیں گے؟ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! کھیتی باڑی کرو، عرض کیا کر لی فرمایا کھیتی کو کاٹو عرض کیا کاٹ لی فرمایا کہ دانہ اور بھوسہ الگ الگ کرو، عرض کیا کر لی فرمایا کہ دانوں کو ہوا سے صاف کرو، عرض کیا کر لیا، فرمایا کیا باقی رہا؟ عرض کیا بھلائی کے علاوہ کچھ باقی نہ رہا، فرمایا کہ اسی طرح میں اپنی مخلوق میں سے عذاب اس کو دوں گا جس میں کوئی بھلائی نہ ہوگی۔

۵۷۰۱- ہم سے ابواحمد الغطریفی نے محمد بن احمد الغازی، عباد الروجنی، عمرو بن ثابت، ان کے والد، کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا آیت ''اور باتیں کرنے کے لئے نزدیک بلایا'' (مریم: ۵۲) سے مراد ہے کہ حضرت جبرئیل کو ان کے اتنا قریب کر دیا کہ انہوں نے قلم چلنے کی آواز سنی اور ان کے لئے تورات لکھی جا رہی تھی۔

۵۷۰۲- حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ان کے والد، جریر،

اشعث اور جعفر کی سند سے بیان فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو پہلے ان کے سر مبارک میں روح پھونکی جس سے ان کو چھینک آئی اور فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھے پیدا فرمایا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تجھ پر رحم کرے۔

۵۷۰۳- انسان کی تخلیق...... ہم سے محمد بن احمد نے محمد، سفیان بن بشر، عمرو بن ثابت، ان کے والد کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا، فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے جسم مبارک میں روح پھونکی تو وہ ابھی پیروں تک نہ پہنچی تھی کہ انہوں نے ایک گھونٹ پیا اور پھر ان کو بھوک محسوس ہوئی، چنانچہ وہ جنت کے انگوروں میں سے انگور کے ایک گچھے کی طرف متوجہ ہوئے اور کچھ انگور کھائے تو سعید فرماتے ہیں کہ اس میں یہ آیت نازل ہوئی "انسان (کچھ ایسا جلد باز ہے کہ گویا) جلد بازی ہی سے بنایا گیا ہے" (الانبیاء:۳۷)

۵۷۰۴- رومیوں کی آوازیں...... ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان، عباد بن یعقوب، عمرو بن ثابت، ان کے والد کی سند سے حضرت سعید بن جبیر سے نقل کیا، فرمایا کہ اگر رومیوں کی آوازیں نہ ہوتیں تو تم ضرور سورج کے گرنے کے وقت یہی آواز سنتے۔

۵۷۰۵- امانت کی حفاظت پر انعام...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے فضل بن احمد الرازی، ابوحاتم، محمد بن صدقۃ الحمصی، ابوداؤد، زہیر بن محمد، ابی ھرمز کی سند سے حضرت سعید بن جبیرؒ سے اس آیت "اور ان دونوں کا باپ مرد صالح تھا" (الکہف:۸۲) کی تفسیر میں نقل کیا فرمایا کہ وہ شخص امانتوں اور ودیعتوں کو ادا کیا کرتا تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کا خزانہ محفوظ کرلیا جس کو اس کے دونوں بیٹوں نے نکال لیا۔

۵۷۰۶- اھل جنت کے انعامات...... ہم سے احمد بن ابراہیم بن یوسف نے عمران بن عبدالرحمٰن، حسن بن حفص، سفیان، حماد کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے فرمایا کہ جنت میں جو کھجور کے درخت ہیں ان کی ٹہنیوں کی جڑ سرخ سونے کی، ان کے تنے سبز زمرد کے ہوں گے اور ان کی شاخیں اھل جنت کا لباس ہوں گی، انہی سے ان کے زیورات وغیرہ بھی ہوں گے اور ان کے پھل مٹکوں اور ڈولوں کی مانند بڑے بڑے ہوں گے اور شہد سے زیادہ میٹھے اور مکھن سے زیادہ نرم، ان میں گٹھلی نہ ہوگی۔

۵۷۰۷- ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر ابن ابی شیبہ، یحیٰی بن الیمان، اشعث، جعفر کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ کہا جاتا تھا کہ جنت میں آدمی کا قد نوے میل ہوگا اور عورت کا قد ۸۰ میل ہوگا اور اس کے بیٹھنے کی جگہ جریب کی مقدار کے برابر ہوگی اور جنتی مرد کی شہوت ستر (۷۰) سال تک اس کے جسم میں جاری رہے گی جس کی لذت وہ پائے گا۔

۵۷۰۸- ہم سے ابومحمد بن حیان نے احمد بن علی بن الجارود، ھارون بن اسحٰق، یحیٰی بن یمان سے یہی روایت نقل کی ہے البتہ نوے اور اسی میل کے بجائے ستر اور تیس میل کہا ہے۔

۵۷۰۹- جنت کی زمین...... ہم سے عبداللہ بن محمد بن احمد نے جعفر الفریابی، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، منصور کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا کہ آیت "اور ہم نے نصیحت (کی کتاب یعنی تورات) کے بعد زبور میں لکھ دیا تھا کہ میرے نیک بندے ملک کے وارث ہوں گے" (الانبیاء:۱۰۵) زبور سے مراد قرآن کریم، ذکر سے مراد توراۃ اور زمین سے مراد جنت کی زمین ہے۔

۵۷۱۰- ہم سے عبداللہ نے جعفر، قتیبہ، خالد بن عبداللہ بن عطاء بن السائب کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے فرمایا آیت "اور ہم نے نصیحت (کی کتاب یعنی تورات) کے بعد زبور میں لکھ دیا تھا کہ میرے نیک بندے ملک کے وارث ہوں گے" (الانبیاء۱۰۵) میں

زمین سے مراد جنت کی زمین ہے۔

۵۷۱۱-ہم سے محمد بن علی نے محمد بن حسن الرملی، زید بن وہب، یحییٰ بن یمان، اشعث کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا کہ آیت "ٹھیک انداز کے مطابق بنائے گئے ہیں" (الانسان:۱۶) سے مراد یہ ہے کہ ان کے رب نے ان کی تقدیر بنائی ہے۔

۵۷۱۲-ایک ٹکڑے کی محتاجی...... ہم سے حبیب بن حسن نے ابوشعیب الحرانی، داؤد بن عمرو، اسمٰعیل بن زکریا، حبیب، ابی عمرہ کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا آیت "اور کہنے لگے کہ پروردگار میں اس کا محتاج ہوں کہ تو مجھ پر اپنی نعمت نازل فرمائے" (القصص:۲۴) کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص اس دن ایک کھجور کے ایک ٹکڑے کا محتاج ہوگا۔

۵۷۱۳-اخلاص کی قدر و قیمت...... ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ العدوی، اسمٰعیل بن سعید، عمر بن عطاء بن السائب کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا آیت "اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے" (الکہف:۱۱۰) سے مراد یہ ہے کہ اپنے رب کی عبادت کسی دکھلاوے کی نیت کے بغیر کرتا ہو۔

۵۷۱۴-خواہش نفس کی عبادت...... ہم سے ابواحمد نے احمد، اسمٰعیل، اسباط، مطرف، جعفر کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا آیت "کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے خواہش نفس کو معبود بنا رکھا ہے" (الفرقان:۴۳) کی تفسیر میں فرمایا کہ لوگ زمانہ جاہلیت میں پتھروں کی عبادت کرتے تھے لہٰذا جب وہ پہلے معبود پتھر سے زیادہ عمدہ پتھر دیکھتے تو پہلے والے کو چھوڑ کر عمدہ والے کو اپنا معبود بنا لیتے۔

۵۷۱۵-عقل کی فضیلت...... ہم سے محمد بن ابراہیم نے عباس بن قتیبہ، یزید بن خالد، یحییٰ بن یمان، اشعث، جعفر کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے فرمایا آیت "ان سب سے اچھی راہ والا" (طٰہٰ:۱۰۴) سے مراد عقل کے لحاظ سے زیادہ کامل شخص ہے۔

۵۷۱۶-اہل جہنم کا کھانا...... اسی سند سے سعید بن جبر سے نقل کیا فرماتے ہیں کہ آیت "سن رکھو کہ بدکاروں کے اعمال نامے سجین میں ہیں" (المطففین:۷) سے مراد ابلیس کے گال کے نیچے ہے اور آیت "علاوہ خاردار جھاڑ کے" (الغاشیہ:۶) میں ضریع سے مراد پتھر ہیں۔ سعیر جہنم کی ایک وادی کا نام ہے

۵۷۱۷-ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر، یحییٰ بن یمان، سفیان، سلمہ، کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا آیت "سو دوزخیوں کے لئے رحمت سے دوری ہے" (الملک ۱۱) میں سعیر، جہنم میں ایک وادی کا نام ہے۔

۵۷۱۸-آگ میں گرفتاری...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، ہشیم، حصین اور سعید کی سند سے نقل کیا ہے فرمایا آیت "کچھ شک نہیں کہ ان کے لئے دوزخ کی آگ تیار ہے اور یہ دوزخ میں سب سے آگے بھیجے جائیں گے" (النحل:۶۲) یعنی وہ آگ میں قید ہوں گے اور اسی میں فنا ہو جائیں گے۔

۵۷۱۹-ہم سے علی بن ھارون نے ابومعشر الدارمی، محمد بن النھال، عبدالواحد بن زیاد، ربیع بن ابی مسلم سے بیان کیا فرمایا کہ جب سعید بن جبیر کو حجاج کے پاس باندھ کر لایا گیا تو میں ان کے پاس آیا اور رونے لگا، تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کیوں روتے ہو؟ میں نے کہا آپ کی حالت دیکھ کر رو رہا ہوں، فرمایا پھر مت رو، یہ تو اللہ کے علم میں پہلے سے تھا، پھر یہ آیت پڑھی "کوئی مصیبت ملک پر اور خود تم پر نہیں پڑتی مگر پیشتر اس کے کہ ہم اس کو پیدا کریں ایک کتاب میں لکھی ہوئی ہے"

۵۷۲۰- دوستوں کے ساتھ معاملہ...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، یحیٰ بن یمان، اشعث جعفر کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا کہ حضرت موسیٰ، وھارون علیہ السلام نے حضرت ھارون علیہ السلام کے دو بیٹوں کو قربانی دے کر قربان کرنے کے لئے بھیجا، تو ان دونوں نے کہا کہ اس کو آگ کھا گئی اور جھوٹ بولا، تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو جلا دیا اور پھر حضرت موسیٰ وھارون علیہما السلام کو وحی بھیجی کہ جب میرا اپنے دوستوں کے ساتھ یہ سلوک ہے تو دشمنوں سے کیا ہوگا؟

۵۷۲۱- چھینک کا جواب قرض ہوگا...... ہم سے محمد بن علی نے محمد بن حسن بن قتیبہ، یزید بن خالد، یحیٰ بن یمان، اشعث، جعفر اور منصور کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت نقل کی فرمایا کہ جس شخص کے قریب اس کے مسلمان بھائی نے چھینک ماری اور اس نے اس کو جواب نہ دیا تو یہ اس پر قرض ہوگا جو بروز قیامت اس کو چکانا ہوگا۔

۵۷۲۲- روزے دار کا بوسہ...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحیٰ، مسعر، سلیمان الشیبانی کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر سے روزے دار کے بوسہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک بری ڈاک ہے

۵۷۲۳- ہم سے محمد نے بشر، خلاد بن یحیٰ، اسمٰعیل بن عبدالملک سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سعید بن جبیر سے فرائض جد کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا، اے بھتیجے، کہا یہ جاتا تھا کہ جو یہ چاہتا ہو کہ جہنم کے جراثیم کی تجارت کرے تو اسے چاہیے کہ فرائض جد کی تجارت کرے۔

۵۷۲۴- مجلس کا ادب...... ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، ابن علیہ، ایوب کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ایک دن سعید بن جبیر اپنی مجلس سے کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے ایک حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ ضروری تو نہیں کہ میں جب کبھی دودھ دوہوں، اسے پیوں بھی (یعنی ضروری نہیں کہ جب بھی بیٹھوں تو علم حدیث میں گفتگو کروں)

۵۷۲۵- گھر سے دوری...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابراہیم بن خالد، امیہ بن شبل، اور عثمان بن مردویہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عرفہ کے دن میں وہب بن منبہ اور سعید بن جبیر کے ساتھ ابن عامر کے کھجور کے باغ میں تھا، وہب بن منبہ نے پوچھا اے ابا عبداللہ! حجاج سے چھپتے ہوئے کتنا عرصہ ہوگیا؟ تو فرمایا کہ جب میں اپنی گھر والی کے پاس سے آیا تھا تو وہ حاملہ تھی، پھر میرے پاس وہ بچہ آیا جو اس وقت اس کے پیٹ میں تھا اور اب اس کے چہرے پر داڑھی وغیرہ آرہی تھی تو وہب نے کہا، تم سے پہلے جو لوگ تھے، انہیں جب کوئی مصیبت پہنچتی تو وہ اسے نرمی سمجھتے اور جب نرمی کا معاملہ ہوتا اسے مصیبت سمجھتے۔

۵۷۲۶- حجاج کے ساتھ گفتگو...... ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن احمد بن خلف، سفیان، سالم بن ابی حفصہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ جب سعید بن جبیر کو حجاج بن یوسف کے پاس لایا گیا تو حجاج نے پوچھا کہ تو شقی بن کسیر ہے؟ آپ نے کہا کہ میں سعید بن جبیر ہوں، حجاج بولا میں ضرور تجھے قتل کروں گا، سعید نے کہا کہ پھر تو ایسا ہی ہوگا جیسے میری والدہ نے کہا تھا، پھر کہا کہ مجھے چھوڑ دو میں دو رکعت پڑھ لوں، حجاج نے کہا کہ ان کا رخ عیسائیوں کے قبلے کی طرف کردو، سعید نے کہا، جہاں بھی منہ پھیرو گے وہیں اللہ تعالیٰ کا رخ ہوگا، پھر کہا میں تجھ سے ایسے ہی پناہ مانگتا ہوں جیسے مریم علیہا السلام نے پناہ مانگی تھی، حجاج نے پوچھا کیسے؟ فرمایا انہوں نے کہا تھا، میں رحمٰن کی پناہ میں آتی ہوں اگر تو متقی ہے۔
سفیان کہتے ہیں کہ حجاج نے سعید بن جبیر کے بعد صرف ایک ہی آدمی قتل کیا۔

۵۷۲۷-بیعت کالحاظ......ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، حاتم بن اللیث، سعید بن ہیثم، ان کے والد اور عتیبہ مولی الحجاج کی سند سے بیان کیا، فرمایا جب سعید بن جبیر کو حجاج کے پاس واسط لایا گیا، تو حجاج ان سے کہنے لگا، کہ کیا میں نے آپ کے ساتھ یہ نہیں کیا؟ کیا میں نے آپ کے ساتھ یہ نہیں کیا؟ سعید نے کہا، ہاں۔ حجاج نے پھر پوچھا کہ پھر تمہیں ہمارے خلاف بغاوت پر کس چیز نے اکسایا؟ سعید نے کہا اس بیعت نے جو مجھ پر تھی، فرمایا کہ یہ سن کر حجاج غضب ناک ہوگیا اور زور سے تالی بجائی اور کہا کہ امیر المؤمنین کی بیعت زیادہ مقدم اور مستحق تھی کہ اس سے وفاداری کا اظہار کیا جاتا، چنانچہ پھر اس نے حکم دیا اور سعید بن جبیر کی گردن اڑا دی گئی۔

۵۷۲۸-شہادت کے بعد سخاوت......ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابو معمر، ہیثم، العوام بن حوشب ان کے والد کی سند سے یہ بات پہنچی کہ جب سعید بن جبیر کو لایا گیا پھر حجاج کے حکم پر آپ کی گردن اڑا دی گئی تو آپ کے ازار سے ایک تھیلی ملی جس میں چند دراھم تھے، اس تھیلی کے معاملے میں آپ کو گرفتار کر کے لانے والے اور قتل کرنے والے جلاد کے درمیان جھگڑا ہوگیا کہ کون اس کا حق دار ہے، چنانچہ حجاج نے فیصلہ کیا اور تھیلی جلاد کے حوالے کر دی گئی۔

۵۷۲۹-شہادت کے وقت سعید پر ظلم......ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سعد الزھری، ھارون بن معروف، ضمرہ، عبداللہ بن شوذب کی سند سے بیان کیا، فرمایا کہ جب حجاج نے سعید کے قتل کا حکم دیا تو سعید قبلہ رخ ہوگئے تو حجاج نے اپنی جگہ سے پکارا کہ اس کا رخ بدلو، اس کا رخ بدلو چنانچہ ان کا رخ بدل دیا گیا۔

۵۷۳۰-شہادت کے وقت کلمہ کی ادائیگی......ہم سے ابو حامد نے محمد، حسن بن عبدالعزیز، سعید خلف بن خلیفہ اور انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا، فرمایا کہ میں سعید بن جبیر کے قتل کے وقت موجود تھا، جب ان کا سر تن سے جدا ہوا تو وہ پڑھ رہے تھے "لا الــــہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ"، پھر تیسری مرتبہ پڑھ رہے تھے مگر مکمل نہ کر سکے۔

۵۷۳۱-ہم سے ابوحامد نے محمد بن اسحٰق، ھارون بن عبداللہ، محمد بن سلمہ بن ہشام بن اسمٰعیل ابو ہشام المخزومی، مالک، یحیٰی بن سعید، حجاج کے منشی یعلی (مالک کہتے ہیں کہ یہ بیت المال کے افسر ام سلمہ کے بھائی تھے) کہتے ہیں میں حجاج کا منشی تھا اور کم عمر تھا، مجھے ہلکا سمجھتا تھا اور میری تحریر کو پسند کرتا تھا حتی کہ بغیر اجازت بھی اس کے پاس چلا جاتا تھا، چنانچہ ایک مرتبہ میں سعید بن جبیر کے قتل کے بعد حجاج کے پاس گیا، تو وہ ایک ایسی جگہ پر تھا جس کے چار دروازے تھے، میں اس دروازے سے داخل ہوا تو جس کی طرف اس کی پشت تھی تو میں نے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ بھلا میرا اور سعید بن جبیر کا کیا معاملہ ہوگا؟ میں چپکے سے وہاں سے نکل گیا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ اگر اس وقت اس کو میری موجودگی کا علم ہو جاتا تو ضرور وہ مجھے قتل کرا دیتا، اس کے بعد حجاج زیادہ دیر زندہ نہ رہا۔

۵۷۳۲-گرفتاری کے لئے روانگی......ہم سے ہمارے والد نے اپنے ماموں احمد بن محمد بن یوسف، ابوامیہ محمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں، حامد بن یحیٰی، حفص ابو مقاتل السمرقندی، عون بن ابی شداد العبدی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا کہ جب حجاج بن یوسف کے سامنے سعید بن جبیر کا ذکر کیا گیا تو حجاج نے اپنے خاص ساتھیوں میں سے شام کے قائد کو سعید بن جبیر کی تلاش میں روانہ کیا، اس کا نام المتلمس بن الاحوص تھا اور اس کے ساتھ شام کے بیس خاص ساتھی تھے، یہ سب سعید کو تلاش کرتے ہوئے ایک گرجے تک پہنچے اور راہب سے پوچھا، راہب نے کہا کہ اس کا کچھ حلیہ بیان کرو، انہوں نے سعید کا حلیہ بیان کیا، تو راہب نے ان کی راہنمائی کی اور سعید بن جبیر تک پہنچا دیا۔

گرفتاری......انہوں نے دیکھا کہ سعید سجدے کی حالت میں یہیں ہیں اور بلند آواز سے مناجات پڑھ رہے ہیں، چنانچہ وہ ان سے

قریب ہوئے اور سلام کیا، سعید نے نماز مکمل کر کے سر اٹھایا اور سلام کا جواب دیا، انہوں نے پیغام پہنچایا کہ ہمیں حجاج نے آپ کو بلانے کے لئے بھیجا ہے چنانچہ آپ کو ہمارے ساتھ جانا ہوگا، سعید نے پوچھا کیا جانا ضروری ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ۔ چنانچہ سعید نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور درود شریف پڑھا، پھر کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ چلے، چلتے چلتے راھب کے گھر تک پہنچے تو راھب نے ان سے پوچھا کہ اے شہسوارو کیا تم لوگ صحیح آدمی تک پہنچے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں راھب نے کہا کہ، اس گھر کے اوپر چڑھ جاؤ کیونکہ شیرنی اور شیر اس کے اردگرد ٹھکانہ بنا رہے ہیں۔

کرامت اور اس کا مشاھدہ...... چنانچہ شام سے پہلے پہلے وہ لوگ اس گھر میں داخل ہونے لگے لیکن سعید بن جبیر نے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ تم ہم سے جان چھڑا کر بھاگنے کی فکر میں ہو؟ کہا نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ میں کسی مشرک کے گھر میں کبھی بھی نہ ٹھہروں گا انہوں نے کہا ہم بھی آپ کو ایسے نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ رات کے وقت باہر گھومنے پھرنے والے درندے آپ کو مارڈالیں گے .سعید نے کہا کوئی مسئلہ نہیں میرا رب ان کو مجھ سے دور کر دے گا بلکہ ان کو میرے اردگرد میری حفاظت پر مامور کر دے گا تا کہ وہ ہر نقصان سے میری حفاظت کریں انشاء اللہ، انہوں نے کہا کیا تو نبی ہے جو تیرے ساتھ یہ معاملہ ہوگا؟ سعید نے کہا نہیں میں نبی نہیں بلکہ اللہ کے حقیر بندوں میں سے ایک خطا کار اور گناہ گار بندہ ہوں ۔ اچھا پھر ان سے کہو کہ مجھے کوئی ایسی ضمانت دیدیں کہ مجھے اعتماد اور اطمینان ہو جائے ، چنانچہ انہوں نے سعید سے کہا راھب جو چاہتا ہے اسے آپ پورا کر دیں ۔ سعید بن جبیر نے کہا کہ میں ایسے عظیم ذات کی قسم کو دیتا ہوں جس کا کوئی شریک نہیں، میں انشاء اللہ صبح سے پہلے اپنی جگہ سے نہ ہٹوں گا۔

درندوں کا آپ کی حفاظت کرنا...... راھب اس قسم پر راضی ہو گیا اور ان سے کہا کہ تم لوگ اوپر چڑھ جاؤ اور کمانیں کھینچ کر رکھو تا کہ درندے اس نیک انسان کو تنگ نہ کریں جب وہ اوپر چڑھے گئے اور کمانیں کھینچ کر گھات لگا کر بیٹھ گئے تو ایک شیرنی آئی اور اردگرد گھوم پھر کر پہلے اپنا جسم ان سے رگڑتی اور مسلتی رہی اور پھر وہیں قریب ہی بیٹھ گئی۔ کچھ ہی دیر بعد ببر شیر بھی آ گیا اور اس نے بھی ایسا ہی کیا۔

راھب مسلمان ہو گیا...... راھب سمیت یہ منظر سب نے دیکھا تھا، جب صبح ہوئی تو وہ لوگ نیچے اترے، راھب سعید بن جبیر کے پاس آیا اور شریعت کے احکام اور رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ سعید نے تفصیل سے راھب کو آگاہ کیا چنانچہ راھب مسلمان ہو گیا اور اس کا اسلام اچھا ثابت ہوا۔

باقی لوگ بھی سعید بن جبیر کے پاس آئے اور ہاتھ پیر چومنے لگے اور جس مٹی پر سعید نے رات گزاری تھی وہ اٹھا کر اس پر نماز پڑھنے لگے۔

واسط کی طرف روانگی...... پھر انہوں نے عرض کیا، اے سعد! ہم نے حجاج کے ساتھ اس بات پر قسم کھائی تھی کہ اگر ہم نے آپ کو دیکھا اور حجاج کے سامنے حاضر کرنے کے بجائے چھوڑ دیا تو ہماری بیویوں کو طلاق ہو جائے گی اور ہمارے غلام آزاد ہو جائیں گے بہر حال اب جو آپ چاہتے ہیں ہمیں حکم دیں۔ سعید نے کہا کہ تمہیں جو حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کرو میں تو اپنے خالق و مالک کی پناہ میں رہوں گا، کیونکہ اس کے فیصلے کو ٹالنے والا کوئی نہیں۔

چنانچہ لوگ وہاں سے روانہ ہوئے اور واسط آ پہنچے، سعید نے ان لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا، میں تمہاری ذمہ داری اور تمہارے ساتھ رہا اور اب مجھے کوئی شک نہیں کہ میرا آخری وقت آ پہنچا ہے اور مدت پوری ہو چکی ہے، مجھے اس کے پاس لے چلو تا کہ موت کا

معاملہ حل ہو جائے، میں منکر نکیر کی تیاری کر لوں اور قبر کے عذاب کو یاد کر لوں اور اس مٹی کو جو میری قبر پر ڈال دی جائے گی، لہٰذا اگلی صبح میرے اور تمہارے درمیان معاملہ وہی ہونا چاہیے جس کے لئے ہم یہاں تک آئے ہیں۔ یہ سن کر ان میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ اس کے بعد ہم کیا کریں گے؟ اور بعض نے کہا کہ تمہاری خواہشات پوری ہو گئیں اور تم امیر کے انعامات کے مستحق بھی ہو چکے، اب اس معاملے سے پیچھے مت ہو، بعض نے کہا کہ اس نے تمہیں بھی وہی قسم دی تھی جو راہب کو دی تھی، تمہاری تباہی ہو، تم نے دیکھا نہیں کہ شیر نے ان کے ساتھ کیسا محبت والا سلوک کیا تھا اور رات بھر انکی حفاظت کی تھی، ان کی ذمہ داری مجھ پر میں ان کو دوبارہ تمہارے پاس لاؤں گا انشاءاللہ تعالیٰ۔

بے سروسامانی...... اس کے بعد انہوں نے سعید بن جبیر کی طرف دیکھا تو ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور بال بکھر جا چکے تھے اور چہرے کا رنگ پھیکا پڑ چکا تھا، انہوں نے نہ کچھ کھایا تھا اور نہ پیا تھا اور نہ ہی ہنستے تھے اور یہ اسی دن سے تھا جب سے یہ لوگ سعید بن جبیر سے ملے تھے ان سب لوگوں نے یہ حال دیکھا تو عرض کیا، اے دنیا کے سب سے بہتر انسان! کاش ہم آپ کو نہ جانتے ہوئے اور آپ کی طرف نہ روانہ ہوئے ہوتے، ہمارے لئے تو طویل بربادی ہے ہمیں کیسے آپ کے ساتھ بتلا کر دیا گیا، حشر اکبر کے دن خالق کے سامنے ہماری طرف سے معذرت کر دیجئے گا کیونکہ وہی سب سے بڑا قاضی اور عادل ہے جو ظلم نہیں کرتا۔

یہ سن کر سعید بن جبیر نے کہا کہ میں کیا تمہاری طرف سے معذرت کروں اور راضی کروں کیونکہ جو کچھ ہونا ہے وہ تو اللہ کے علم میں ہے۔

جب یہ لوگ رو دھو کر اور ایک دوسرے سے گفتگو کر کے خاموش ہو گئے تو سعید کے کفیل (ذمہ دار) نے کہا کہ اے سعید! میں تم سے اللہ کے لئے سوال کرتا ہوں کہ ہمیں اپنی دعاؤں اور گفتگو میں نہ بھولنا کیونکہ ہم ہرگز تم جیسے کسی آدمی سے نہیں مل سکیں گے اور میرا خیال ہے کہ قیامت تک ہم تم جیسے بندے کو نہ دیکھیں گے۔

چنانچہ سعید نے ایسا ہی کیا انہوں نے سعید کو تنہا چھوڑ دیا۔ سعید نے اپنا سر چادر کپڑے وغیرہ دھوئے، جبکہ وہ لوگ رات بھر چھپے رہے اور ایک دوسرے کی تباہی و بربادی کا رونا روتے رہے۔

حجاج کے دربار میں روانگی...... صبح کے وقت سعید بن جبیر ان کے پاس آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا، انہوں نے کہا کھولو رب کعبہ کی قسم تمہارے ساتھی (سعید) ہیں چنانچہ وہ لوگ سعید بن جبیر کو ساتھ لئے روتے ہوئے حجاج کے پاس روانہ ہوئے، سعید اور ان کا ذمہ دار حجاج کے پاس گئے حجاج نے پوچھا سعید بن جبیر کو میرے پاس لائے ہو؟ انہوں نے کہا، ہاں، حجاج کے چہرے پر حیرت کے اثرات تھے لہٰذا اس نے اپنا چہرہ ان سے دوسری طرف پھیر لیا اور کہا کہ بھیجو اسے میرے پاس لہٰذا ملتمس سعید بن جبیر کے پاس آیا اور کہا کہ میں آپ کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں اور آپ کے لئے سلامتی کی دعا کرتا ہوں؟ آپ حجاج کے پاس چلے جائیں چنانچہ ایسا ہی ہوا ؟

حجاج کے ساتھ گفتگو...... حجاج نے ان سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ کہا سعید بن جبیر۔

حجاج نے پھر پوچھا تم ہی شقی بن کسیر ہو؟ سعید نے کہا، نہیں بلکہ میری ماں تجھ سے زیادہ میرے نام سے واقف تھی۔ حجاج بولا کہ تو خود بھی بدبخت ہے اور تیری ماں بھی بدبخت تھی۔ سعید نے جواب دیا کہ غیب کا حال تو تیرے علاوہ کوئی اور (یعنی اللہ) جانتا ہے۔ حجاج نے کہا کہ میں اس دنیا کے بدلے تمہیں دھکتی آگ میں جھونک دوں گا۔ سعید نے جواب دیا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ یہ سب تیرے اختیار میں ہے تو میں تجھے اپنا معبود بنا لیتا۔

حجاج۔۔۔۔۔۔۔محمد ﷺ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

سعید۔۔۔۔۔۔۔وہ رحمت والے نبی تھے ھدایت کے امام تھے، ان پر درود وسلام نازل ہو۔

حجاج۔۔۔۔۔۔۔علیؓ کے بارے میں کیا کہتے ہیں، وہ جنت میں جائیں گے یا جہنم میں؟

سعید۔۔۔۔۔۔۔اگر میں وہاں گیا تو اس جگہ کو دیکھ لوں گا اور اس میں موجود لوگوں کو پہچان لوں گا۔

حجاج۔۔۔۔۔۔۔خلفاء کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

سعید۔۔۔۔۔۔۔میں ان کا ذمہ دار نہیں ہوں۔

حجاج۔۔۔۔۔۔۔تمہیں ان میں سے کون زیادہ پسند ہے؟

سعید۔۔۔۔۔۔۔جو میرے خالق کو زیادہ راضی کرنے والا ہو۔

حجاج۔۔۔۔۔۔۔تمہارے خالق کو زیادہ راضی کرنے والا کون تھا؟

سعید۔۔۔۔۔۔۔اس بات کو بھی وہی جانتا ہے جو ان کے رازوں اور سرگوشیوں سے واقف تھا۔

حجاج۔۔۔۔۔۔۔تو میرے سامنے سچ بولنے سے انکار کر رہا ہے،

سعید۔۔۔۔۔۔۔مجھے یہ پسند نہیں کہ تجھے جھٹلاؤں۔

حجاج۔۔۔۔۔۔۔تجھے کیا ہوا، تو ہنستا کیوں نہیں؟

سعید۔۔۔۔۔۔۔وہ مخلوق بھلا کیسے ہنس سکتی ہے جو مٹی سے بنی ہو اور مٹی آگ کھا جائے گی۔

حجاج۔۔۔۔۔۔۔ہم کیوں ہنستے ہیں؟

سعید۔۔۔۔۔۔۔تمہارے دل ٹھیک نہیں۔

اس کے بعد حجاج نے حکم دیا تو بہت سے قیمتی پتھر، لولو، زبرجد، یاقوت وغیرہ کو جمع کر کے سعید بن جبیر کے سامنے رکھے گئے۔

سعید۔۔۔۔۔۔۔اگر تو نے یہ سب اس لئے جمع کر رکھے ہیں کہ تو بروز قیامت اپنے بدلے فدیہ کے طور پر دیدے گا، تب تو ٹھیک ہے ورنہ وہ تو ایسی گھبراہٹ ہوگی کہ ہر حاملہ کا وضع حمل ہو جائے گا اور اس چیز میں کوئی بھلائی نہیں جو دنیا کے لئے جمع کی گئی ہو جب تک اس کو پاک نہ کیا گیا ہو۔

پھر حجاج نے عود اور منگائی اور ان آلات کو بجوانا شروع کر دیا تو سعید بن جبیر رو پڑے۔

حجاج۔۔۔۔۔۔۔کیوں روتے ہو؟ اس کھیل تماشے کی وجہ سے؟

سعید۔۔۔۔۔۔۔نہیں بلکہ غم ہے، رہی شہنائی تو اس سے مجھے وہ عظیم دن یاد آ گیا جس دن صور پھونکا جائے گا رہا عود (گٹار) تو وہ تو وہ درخت ہے جسے ناحق کاٹا گیا اور اس کی تاریں تو یہ تو وہ چیزیں ہیں جن کے ساتھ تجھے قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔

حجاج۔۔۔۔۔۔۔اے سعید! تو برباد ہو جائے۔

سعید۔۔۔۔۔۔۔بربادی اس کے لئے ہے جسے جنت سے دور کر کے جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

حجاج۔۔۔۔۔۔۔اے سعید! بتاؤ کیسے قتل ہونا پسند کرو گے میں تمہیں ویسے ہی قتل کروں گا۔

سعید۔۔۔۔۔۔۔اے حجاج یہ تو تیری پسند کا معاملہ ہے کیونکہ تو جس طرح مجھے قتل کرے گا، اللہ تعالیٰ تجھے بھی اسی طرح آخرت میں قتل کرے گا۔

حجاج.........کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے معاف کر دوں؟

سعید.........معاف کرنا تو اللہ کا حق ہے، رہا تو تو تجھ سے نہ میں معافی مانگوں گا نہ کوئی عذر بیان کروں گا۔

حجاج.........لے جاؤ اسے اور قتل کر دو۔

سعید بن جبیر کی شہادت...... جب سعید بن جبیر کو لے جانے لگے سعید ہنسے، اس بات کی اطلاع حجاج کو دی گئی، حجاج نے واپس بلوایا اور ہنسنے کی وجہ دریافت کی، سعید نے کہا کہ مجھے اللہ پر تیری جرأت اور اللہ تعالیٰ کا حلم دیکھ کر حیرت ہوئی۔ چنانچہ حجاج نے حکم دیا اور وہیں چمڑے کی چٹائی بچھادی گئی اور حکم دے دیا کہ سعید کو قتل کر دو۔

سعید.........میں اپنا چہرہ اس ذات کی طرف مسلمان ہو کر پھیرتا ہوں جس نے بالکل عدم سے زمین و آسمان کی تخلیق کی، اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

حجاج.........اس کو قبلہ رخ کر کے مت باندھنا۔

سعید.........جس طرف بھی تم منہ پھیرو گے وہیں اللہ کا رخ ہوگا۔

حجاج.........اس کو چہرے کے بل لٹادو۔

سعید.........اسی میں سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں ہم تمہیں لوٹا دیں گے اور اسی میں سے دوسری مرتبہ تمہیں نکالیں گے۔

حجاج.........اس کو ذبح کر دو۔

سعید.........میں تجھ سے جھگڑوں گا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ مجھ سے (یقین دھانی) لے لے حتیٰ کہ اے اللہ! میرے بعد اس کو کسی اور پر مسلط نہ کیجئے گا یہ کسی کو قتل نہ کر سکے۔ اس کے بعد سعید بن جبیر کو اسی چٹائی پر ذبح کر دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت نازل فرمائیں۔ آمین

حجاج کی بیماری...... ہمیں معلوم ہوا کہ حجاج اس واقعے کے پندرہ دن بعد تک زندہ رہا، اس کے پیٹ میں کوئی لقمہ پھنس گیا تھا، اس نے طبیب کو بلوایا پھر بدبودار گوشت منگوایا اور اس کے ایک ٹکڑے کو دھاگے سے باندھ کر اپنے حلق میں لٹکایا، کچھ دیر کے بعد نکالا تو اس کے ساتھ خون لگا ہوا تھا، حجاج سمجھ گیا کہ اب وہ نہیں بچ سکتا۔

اور ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ اپنی باقی زندگی یہی پکارتا رہا کہ میرے اور سعید بن جبیر کے معاملے کا کیا ہوگا جب بھی میں سونا چاہتا ہوں وہ میرے پیر پکڑ لیتا ہے۔

۵۷۳۴- واقعہ شہادت کی ایک اور روایت...... ہم سے عبدالرحمٰن بن محمد بن جعفر نے احمد بن محمد بن موسیٰ، محمد بن عبداللہ بن دستہ، ابراہیم بن حسن العلاف، ابراہیم بن یزید الصفار، حوشب اور حسن سے روایت کیا فرمایا کہ جب سعید بن جبیر کے پاس لایا گیا تو حجاج نے پوچھا کیا تو ہی شقی بن کسیر ہے؟

سعید.........نہیں بلکہ میں سعید بن جبیر ہوں۔

حجاج.........نہیں بلکہ تو شقی بن کسیر ہے۔

سعید.........میری والدہ میرے نام سے تجھ سے زیادہ واقف تھیں۔

حجاج.........محمد کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

سعید.........تمہاری مراد جناب رسول اللہ ﷺ ہیں۔

حجاج.........ہاں۔

سعید.........اولادِ آدم کے سردار اپنے بعد والوں میں بھی سب سے بہتر اور اپنے سے پہلے گزرے ہوئے سب لوگوں سے بھی بہتر۔

حجاج.........حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟۔

سعید.........بالکل سچے اللہ کے خلیفہ، قابل تعریف طریقے سے دنیا سے تشریف لے گئے، نیک بخت طریقے سے زندگی گزاری، بغیر کسی تغیر و تبدل کے جناب نبی کریم ﷺ کے منہاج پر برقرار رہے۔

حجاج.........حضرت عمرؓ کے بارےمیں تمہارا کیا خیال ہے؟

سعید.........حضرت عمرؓ حق و باطل میں فرق کرنے والے، اللہ کے نیک بندے اور جناب نبی کریم ﷺ کے سچے ساتھی، بغیر کسی تغیر و تبدل کے اپنے دونوں ساتھیوں کے طریقے پر قابل تعریف انداز میں گامزن رہے۔

حجاج.........حضرت عثمان غنیؓ کے بارے میں کیا خیال ہے؟

سعید.........ظلماً جبراً قتل کئے گئے، تنگ دستی کی حالت میں لشکر (جیش العسرۃ) کو تیار کروانے والے، بئر رومہ نامی کنواں کھدوانے والے، جنت میں اپنا گھر خریدنے والے، جناب رسول اکرم ﷺ کی دو صاحبزادیوں کے شوہر آپ ﷺ کے داماد آپ ﷺ نے آسمانی وحی کے ذریعے آپ کا نکاح فرمایا۔

حجاج.........حضرت علیؓ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

سعید.........رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی، سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے،

حضرت فاطمہؓ کے شوہر اور حضرت حسن و حسینؓ کے والد۔

حجاج.........حضرت معاویہؓ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

سعید.........تو خود ہی جانتا ہوگا۔

حجاج.........جا اپنے علم کے ساتھ رات گزار۔

سعید.........پھر تو تجھے تکلیف ہوگی خوشی نہ ہوگی۔

حجاج.........اپنے علم کے ساتھ رات گزار لے۔

سعید.........مجھے معاف رکھ۔

حجاج.........اگر میں تمہیں معاف کردوں تو اللہ مجھے کبھی معاف نہ کرے۔

سعید.........مجھے معلوم ہے تو اللہ کی کتاب کا مخالف ہے تو جن معاملات میں اپنی ہیبت اور شوکت سمجھتا ہے وہی کرتا ہے، حالانکہ یہ معاملات تجھے ہلاکت کی طرف لے جا رہے ہیں اور کل تو آئے گا تو تجھے معلوم ہو جائے گا۔

حجاج.........خدا کی قسم میں تجھے ایسے طریقے سے قتل کروں گا کہ اس سے پہلے میں نے کسی کو اس طرح قتل نہ کیا ہوگا تو تجھے معلوم ہو جائے گا۔

سعید.........جب تو میرے لئے میری دنیا برباد کرے گا تو در اصل تو اپنی آخرت برباد کرے گا۔

حجاج.........او لڑکے تلوار اور چمڑا لاؤ۔

فرمایا کہ جب سعید وہاں سے جانے لگے تو ہنس پڑے۔

حجاج......کیا میں نے غلط سنا تھا کہ تم ہنستے نہیں ہو۔

سعید......نہیں۔

حجاج......پھر کیوں ہنسے اور وہ بھی اپنے قتل کے وقت؟

سعید......اللہ تعالیٰ کے خلاف تیری جرات اور اللہ تعالیٰ کا حلم دیکھ کر۔

حجاج......اولڑکے! اسے قتل کردے۔

سعید قبلہ رخ ہوگئے اور یہ دعا پڑھی......وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا مسلما وما انا من المشرکین" ترجمہ پچھلی روایت میں ہوگیا)

ان کا چہرہ قبلہ سے پھیر دیا گیا۔ تو سعید نے یہ پڑھا فاینما تولوا فثم وجہ اللّٰہ سو جس طرف بھی تم منہ پھیرو گے تو وہیں اللہ کا رخ ہوگا"

حجاج......ان کو منہ کے بل لٹادو۔

سعید......منھا خلقناکم وفیھا نعیدکم ومنھا نخرجکم تارۃ اخری"

حجاج......اس اللہ کے دشمن کو ذبح کردو، اسے آج ہی قرآن کریم کی آیات یاد آرہی ہیں۔

مسند روایات......سعید بن جبیر نے متعدد صحابہ کرامؓ سے مسند روایات نقل کی ہیں مثلاً حضرت علی، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر بن الخطاب، عبداللہ بن عمرو بن العاص، عبداللہ بن زبیر بن العوام، عبداللہ بن قیس ابو موسیٰ الاشعری، عبداللہ بن المغفل المزنی، عدی بن حاتم، حضرت ابو ھریرہؓ اور دیگر حضرات شامل ہیں لیکن اکثر روایات حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ہیں۔

۵۷۳۴-رکوع اور سجدے میں تلاوت کی......ہم سے ابو عمرو محمد بن احمد بن حمدان نے حسن بن سفیان، عبدالواحد بن غیاث، عمارۃ بن زاذان، ابو الصہباء اور سعید بن جبیر کی سند سے حضرت علیؓ سے روایت کیا فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا میں یہ نہیں کہتا کہ تمہیں بھی منع فرمایا سونے کی انگوٹھیاں پہننے سے اور اُرجوان پر سوار ہونے سے اور رکوع اور سجدے کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے سے۔[1]

۵۷۳۵-قرآن پاک کے راستے......ہم سے احمد بن ابراہیم بن یوسف نے محمد بن زکریا، مسلم بن ابراہیم، بحر بن کثیر، ابن ساج اور سعید بن جبیر کی سند سے حضرت علیؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک تمہارے منہ قرآن پاک کے راستے ہیں، لہٰذا ان راستوں کو مسواک سے پاک کرو۔[2]

یہ روایت غریب ہے ہم نے اسے صرف بحر اور ابو الصہباء کے طریق سے لکھا ہے اس میں عمارہ کا تفرد ہے۔

۵۷۳۶-چاند کے نشان کی مذمت......ہم سے ابو علی محمد بن احمد بن حسن نے ابو شعیب الحرانی، عبداللہ بن جعفر الرقی، عبداللہ بن

---

[1] سنن النسائی ۸/۱۶۷، ۱۸۸. وسنن ابن ماجة ۳۶۰۲. والسنن الکبری للبیهقی ۵/۶۱.

[2] اتحاف السادة المتقین ۲/۳۴۰. وتلخیص الحبیر ۱/۷۰. والدر المنثور ۱/۱۱۳. وتخریج الاحیاء ۱/۱۳۱. والجامع الکبیر ۶۲۴۹.

عمرو، زید بن ابی انیسہ، منھال بن عمرو کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ ہم حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ روانہ ہوئے، ہم قریش کے چند نوجوان لڑکوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک زندہ مرغی کو باندھ رکھا تھا اور نشانے لے رہے تھے۔ جب انہوں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا تو بھاگ گئے۔ حضرت ابن عمرؓ نے دریافت فرمایا کہ یہ کس نے کیا ہے؟ خدا کی قسم مجھے یہ بات بالکل پسند نہیں کہ میں ایسی حرکت کروں اور مجھے دنیا و مافیہا سب کچھ مل جائے اور میں حضرت نوح علیہ السلام جتنی لمبی عمر اس میں گزاروں کیونکہ میں نے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی حیوان کا مثلہ کیا وہ ملعون ہے۔

یہ روایت زید بن ابی انیسہ سے غریب ہے۔

۵۷۳۷- یہی روایت ہم سے سلیمان بن احمد نے احمد بن عبدالوھاب بن نمرہ، ابوالمغیرہ عبدالقدوس بن الحجاج، معان بن رفاعہ اور محمد کی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

جبکہ عدی بن ثابت، ابواسحٰق السبیعی اور سالم بن الافطس نے سعید بن جبیر، ابن عباس عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کی ہے۔

۵۷۳۸- نبیذ جر کی حرمت...... ہم سے محمد بن احمد بن جعفر بن ھیثم نے محمد بن احمد بن ابی العوام، وھب بن جریر، ان کے والد جریر، یعلی حکیم کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو سنا آپ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نبیذ جر کو حرام قرار دیا۔ یہ سن کر میں حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے سنا حضرت ابن عمرؓ کیا فرمارہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نبیذ جر کو حرام قرار دیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عمر نے سچ کہا، میں نے پوچھا کہ یہ جر کیا ہے؟ فرمایا کہ ہر وہ برتن جسے مٹی کے ساتھ لیپا گیا ہو۔

ھمام بن یحیٰی نے یعلی بن حکیم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ایوب السختیانی، ابوبکر الھذلی نے بھی سعید بن جبیر سے ایسے ہی روایت کیا ہے اوپر گزری ہوئی روایت اور یہ روایت متفق علیہ ہے۔

۵۷۳۹- ہم سے ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان البصری اور یوسف بن یعقوب الجیری نے حسن بن المثنی، مسلم بن ابراہیم، حماد بن سلمہ، فرقد اور سعید بن جبیر کی سند سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے زیتون کا تیل لگایا۔

اس روایت میں حماد کا فرقد سے تفرد ہے۔

۵۷۴۰- حیا اور ایمان کی وابستگی...... ہم سے ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد نے عبداللہ بن احمد الدورقی، موسیٰ بن اسمٰعیل التبوذکی جریر، حازم، یعلیٰ بن حکیم، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حیاء اور ایمان دونوں ایک کے ساتھ رہتے ہیں ان دونوں میں سے جب ایک اٹھ جائے تو دوسری چیز خود بخود اٹھ جاتی ہے۔[1]

یہ روایت غریب ہے ان سے یعلیٰ کا تفرد ہے۔

۵۷۴۱- ذوالکفل کا تقویٰ...... ہم سے ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد نے محمد بن یوسف بن الطباع، سعید بن داؤد، ابوبکر بن عیاش اور اعمش، جبکہ ابراہیم بن محمد بن یحیٰی اور ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، اسباط بن محمد اور ابوبکر بن عیاش، اعمش، عبداللہ بن عبدالرازی، سعید بن جبیر اور حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے بیس مرتبہ سے زیادہ جناب رسول اللہ ﷺ

۱۔ المستدرک ۱/۲۲. والمعجم الصغیر للطبرانی ۲/۲۲۳. وتاریخ بغداد ۱۰/۹۵. ومجمع الزوائد ۱/۹۲. وکنز العمال ۵۷۵۹. ۵۷۶۰. والترغیب والترھیب ۳/۴۰۰.

سے سنا ہے فرمایا کہ ذوالکفل (بنی اسرائیل کے) کسی چیز سے پرہیز نہیں کرتے تھے، ایک مرتبہ ایک عورت کو بہکایا اور ساٹھ دینار دیئے، جب اس سے اپنی حاجت پوری کرنے لگے تو وہ روئی اور کانپنے لگی، تو انہوں نے اس عورت سے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا؟ وہ بولی کہ خدا کی قسم میں نے یہ کام کبھی نہیں کیا اور میں اس وقت بھی انتہائی ضرورت کے وقت ہی اس کو کر رہی ہوں۔

فرمایا کہ یہ سن کر ذوالکفل نادم ہوئے اور اس عورت سے اپنی حاجت پوری کیے بغیر ہی اٹھ گئے، اسی رات ان کی وفات ہوگئی، جب صبح ہوئی تو ان کے گھر کے دروازے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ لکھا ہوا پایا گیا کہ تحقیق ذوالکفل کی مغفرت کردی گئی۔

یہ روایت غریب ہے سعید سے صرف اعمش نے اور ان سے صرف ابوبکر بن عیاش اور اسباط نے نقل کی ہے،

۵۷۴۲- حاملہ عورت کی فضیلت...... ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن اسحٰق الصینی (غالباً چینی) قیس بن الربیع، ابی ہاشم، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے (میرا خیال ہے کہ مرفوع) روایت کیا فرمایا کہ حاملہ عورت کا جب تک وضع حمل نہ ہو جائے اور اس کا دودھ نہ چھڑا لیا جائے تو وہ اللہ کے راستے میں پہرہ دینے والے کی طرح ہے، اگر اسی حالت میں وفات پاگئی تو اس کے لئے شہید کا اجر ہے۔[1]

یہ روایت بھی غریب ہے۔ اس میں قیس کا تفرد ہے۔ قیس بن عبداللہ بن المبارک نے بھی نقل کیا ہے۔

۵۷۴۳- ہم سے ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ، ابن المبارک، قیس بن الربیع، ابی ہاشم، سعید بن جبیر اور حضرت ابن عمرؓ سے روایت فرمایا میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک حاملہ عورت کے لئے اس کے حمل سے لے کر بچے کی پیدائش اور دودھ چھڑانے تک ایسا ہی اجر ہے جیسا کہ اللہ کے راستے میں پہرہ دینے والے کا، لہٰذا اگر وہ اسی دوران وفات پاگئی تو اس کے لئے شہید کا اجر ہے۔[2]

۵۷۴۴- ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے ابواسمٰعیل الترمذی جبکہ سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، عمر بن ذر، ان کے والد، سعید بن جبیر اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا اے جبرئیل کیا بات ہے ہم سے ملنے کیوں نہیں آئے جیسے کہ اکثر آتے ہو؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ آیت "ہم آپ کے رب کے حکم کے سوا نہیں اتر سکتے جو ہمارے آگے ہے اور جو پیچھے ہے اور جو ان کے درمیان ہے سب اسی کا ہے" (مریم ۶۴) نازل ہوئی تھی۔

یہ روایت بھی غریب ہے اس میں ذر کا تفرد ہے۔ اور صحیح متفق علیہ ہے۔

۵۷۴۵- عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، اور ہمیں ابوبکر ابن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، سفیان ثوری، دونوں حضرات نے اعمش، سلم البطین، سعید بن جبیر اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کون سا عمل ہے جو عشرۂ ذی الحجہ میں کیے گئے عمل سے افضل ہو؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ فرمایا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں البتہ وہ شخص (افضل ہے) جو اپنی جان اور مال لے کر اللہ کی راہ میں نکلا اور کچھ واپس نہ آیا۔

یہ روایت اعمش کی سند سے صحیح متفق علیہ ہے سلمۃ بن کہیل، مخول اور حبیب بن ابی عمرہ نے مسلم البطین عن سعید بن جبیر سے روایت کی ہے۔ جبکہ ابواسحٰق السبیعی، الحکم بن عتیبہ، اعمش، قاسم بن ابی ایوب، مطر الوراق اور ابوجریر نے بھی سعید سے روایت کی ہے۔

۵۷۴۶- ہم سے ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون سفیان، منصور ابن المعتمر، منہال بن عمرو، سعید بن جبیر اور

۱۔ ۲۔ مجمع الزوائد ۴/۳۰۵، و کنز العمال ۴۵۱۵۹۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ جناب رسول اکرم ﷺ حضرت حسن وحسینؓ کے لئے یہ دعا پڑھا کرتے تھے"اعوذ بکلمات اللّٰہ التامۃ،من کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ" ترجمہ.....میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں ہر شیطان وجن سے بچنے کے لئے اور ہر مذموم نظر سے بچنے کے لئے۔ اموسیٰ بن اعین نے سفیان سے جبکہ اعمش ،منصور،اور زید بن ابی انیسہ نے منہال سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

۵۷۴۷-محرم کی فضیلت......ہم سے ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان ،عتبہ بن عبداللہ،ابوغانم سعدی یونس بن نافع ،عمرو بن دینار ،سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا،محرم کو اس کے انہی دو کپڑوں میں غسل دو جن سے اس نے احرام باندھا تھا،اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو،اس کو اس کے انہی دو کپڑوں میں کفنا دو،اس کو خوشبو نہ لگاؤ،اور اس کے سر کو دھونی بھی نہ دو کیونکہ وہ قیامت کے دن اسی طرح احرام کی حالت میں پڑھتا ہوا اٹھے گا۔[۲]

عمرو سے سفیان،شعبہ،مسعر ،ابن عیینہ،ابن جریج ،ابوایوب الافریقی ،ابن ابی لیلیٰ ،حجاج ،ابان بن یزید العطار ،مطر الوراق ،عمر بن عامر ،حماد بن زید ،محمد بن مسلم الطائی ،عمرو بن الحارث ،معقل بن عبداللہ ،قیس بن سعد ،شبل بن عباد ،عبدالوھاب بن مجاہد مقاتل بن سلیمان نے اور سعید سے عمرو اور ابن مجاہد کے علاوہ ایک جماعت مثلاً حبیب بن ابی ثابت وغیرہ نے یہ حدیث نقل کی ہے۔

۵۷۴۸-حج کے دوران انتقال کرنے والوں کی فضیلت......ہم سے محمد بن عمرو بن سلم نے حسن بن سھل بن سعید اور سکری نے اپنی اصل سے (میں نے یہ روایت انہی سے لکھی ہے) یحیٰ بن غیلان ،عبداللہ بن بزیع ،حسن بن عمارۃ ،حبیب بن ابی ثابت ،سعید بن جبیر اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک شخص اپنی سواری سے گر پڑا اور اس کی وفات ہوگئی ،لوگوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور انہی دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کے سر کو دھونی مت دو کیونکہ اس کو اسی طرح تلبیہ کہتے ہوئے اٹھایا جائیگا۔[۳]

سعید کی سند سے یہ روایت صحیح متفق علیہ ہے،حکم ،حماد بن ابی سلیمان ،عطاء بن ابی السائب ،فضیل بن عمرو معن الکندی ،ابو بشر جعفر بن ایاس ،ایوب سختیانی ،قتادہ ،مطر ،حسام بن مصک ،ابوالزبیر ،ابراہیم بن حمزۃ قاسم بن ابی برۃ ،عبدالکریم الجزری ،سالم الافطس نے سعید سے روایت کیا ہے۔

۵۷۴۹-حالات کی تحقیق کے بارے میں جنات کی روانگی ......ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن حیان المازنی ،ولید الطیالسی ،جبکہ معاذ بن المثنی نے مسدد اور ابواسحٰق بن حمزہ نے احمد بن علی بن المثنی ،شیبان بن نوح بن فروخ ،ابوعوانہ ،ابی بشر ،سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ نہ تو رسول اللہ ﷺ نے جنات کے سامنے قرآن کریم پڑھا اور نہ ان کو دیکھا آپ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ سوق عکاظ کی طرف روانہ ہوئے ،شیاطین کو اب آسمانوں سے مار پڑنے لگی تھی ان کے پیچھے شہاب ثاقب پھینکے جاتے تھے ،چنانچہ جنات اور شیاطین واپس آگئے ،دوسرے شیاطین نے ان سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ تو وہ بولے کہ ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان اب رکاوٹ پیدا ہونے لگی ہے ہم پر شہاب ثاقب پھینکے جاتے ہیں۔دوسرے جنات بولے یقیناً کوئی ایسا

۱۔ صحیح البخاری ۹۷/۴. وسنن ابن ماجۃ ۳۵۲۵. والمصنف لعبد الرزاق ۹۲۶۰. وکنز العمال ۳۵۰۴، ۳۵۰۵، ۳۵۰۶، ۳۵۰۲، ۳۵۶۱، ۳۵۶۲، ۳۵۶۳، ۳۶۹۹، ۵۰۱۸.

۲۔ سنن النسائی ۳۹/۴. وکنز العمال ۱۱۹۶۵.

۳۔ صحیح البخاری ۲۰/۳. وصحیح مسلم، کتاب الحج، ۹۳، ۹۴، ۹۶، ۹۷، ۹۹. وفتح الباری ۵۲/۴.

واقعہ ہوا ہے جو تمہارے اور آسمانی اطلاعات کے درمیان رکاوٹ بن گیا ہے، روانہ ہو جاؤ زمین کے مشرق و مغرب کی طرف اور دیکھو کہ یہ کیا معاملہ ہے جو تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان ہوا ہے۔

چنانچہ تمام جنات و شیاطین پوری دنیا میں پھیل گئے اور معلومات حاصل کرنے لگے، چنانچہ ایک گروپ جو تہامہ کی طرف روانہ ہوا جہاں جناب نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ سوق عکاظ کے ارادے سے ایک کھجور کے درخت کے نیچے فجر کی نماز ادا فرما رہے تھے لہٰذا جب ان جنات نے فجر کی نماز میں پڑھا جانے والا قرآن سنا تو اس کی طرف اپنی پوری توجہ مبذول کی اور بولے خدا کی قسم یہی وہ چیز ہے جو تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ بن رہی ہے چنانچہ وہ اسی وقت اپنی قوم کی طرف واپس روانہ ہوئے اور کہا کہ ہم نے نہایت عجیب و غریب قرآن سنا، جو نیک بختی کی طرف راہنمائی کرتا ہے لہٰذا اب ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کریں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جناب نبی کریم ﷺ کی طرف وحی فرمائی ''کہہ دیں کہ میرے پاس وحی آئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے اس کتاب کو سنا تو کہنے لگے کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا'' (سورۃ الجن ۱)

یہ روایت صحیح متفق علیہ، بخاری نے مسدد عن ابی عوانہ اس کی تخریج کی ہے۔

۵۷۴۹- ہم سے محمد بن جعفر بن ہیثم نے جعفر بن محمد الصائغ، عمر بن حفص بن غیاث، ان کے والد، اسمٰعیل بن سمیع، مسلم البطین، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے سنا اس کو اللہ تعالیٰ سنائیں گے اور جس نے دیکھا اس کو اللہ تعالیٰ دکھائیں گے۔[۱]

یہ روایت صحیح ہے۔

۵۷۵۰- **درندوں اور وحشی پرندوں کی حرمت**..... ہم سے ابوبکر بن الخلاد نے الحارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، سعید بن عروبہ، علی بن الحکم، میمون بن مہران اور سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ہر ایسے جانور کے کھانے سے منع فرمایا جس کے چیر پھاڑ کرنے والے دانت ہوں اور ہر ایسے پرندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے جس کے پنجے ہوں۔[۲]

۵۷۵۱- **اللہ تعالیٰ کی شان رحیمی**..... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن اسحٰق الضبی، قیس بن الربیع، حبیب بن ابی ثابت نے سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا، اے ابن آدم! جب بھی تو نے مجھ سے دعا کی اور مجھ سے رجوع کیا میں نے وہ سب معاف کر دیا جو تجھ پر تھا، اگر تو مجھ سے پوری زمین کی مقدار بھر خطائیں لے کر مجھ سے ملے گا تو میں اتنی ہی مغفرت لے کر تجھ سے ملوں گا بشرطیکہ تو نے میری ذات کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا ہو اگر تیری خطائیں آسمان تک بھی جا پہنچیں اور تو نے مجھ سے معافی مانگ لی تو میں تجھے معاف کر دوں گا۔[۳]

یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسے صرف قیس کی سند سے لکھا ہے۔

۱۔ صحیح البخاری ۸/۱۳۰. ۹/۸۰. وصحیح مسلم، کتاب الزھد ۴۷، وفتح الباری ۱۳/۱۲۸.

۲۔ سنن الترمذی ۱۴۷۷. ومسند الامام أحمد ۱/۱۴۷، ۱۹۴، ۲۴۴، ۲۸۹، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۷۳، ۳۷۴، والمستدرک ۴/۴۰. والسنن الکبری للبیھقی ۱/۲۵. ۵/۳۳۸، ۹/۳۱۵.

۳۔ مجمع الزوائد ۱۰/۲۱۵. ومشکاۃ المصابیح ۲۳۳۶. واتحاف السادۃ المتقین ۹/۱۷۷. وکشف الخفا ۲/۲۱۷. والاحادیث الصحیحۃ ۱۲۷. ۱۹۵۱.

۵۷۵۲- جنت میں والدین کا ساتھ...... ہم سے ابو محمد بن احمد نے محمد بن ابی شیبہ، جبارہ بن المغلس، قیس بن الربیع، عمرو بن مرہ، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن کی اولاد بھی اسی درجہ میں ہوگی جس میں وہ خود ہوگا اگر چہ عمل میں اس سے کم ہی کیوں نہ ہو تا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی "ہم انکی اولاد کو بھی ان تک پہنچادیں گے اور ان ﷺ اعمال میں سے کچھ کم نہ کریں گے (الطور:۲۱) پھر فرمایا کہ ہم نے آباء کا حصہ کم نہیں کیا اولادوں کے حصے کی وجہ سے[1]

۵۷۵۳- اللہ کا رنگ...... ہم سے قاضی ابو محمد نے عبداللہ بن الصباح، عبداللہ بن عمرو بن ابان، زیاد بن عبداللہ، عطاء، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ کیا آپ کا رب بھی رنگ لگاتا ہے؟ ہاں ایسا رنگ جو کبھی خراب نہیں ہوتا، سرخ اور زرد اور سفید[2]

۵۷۵۴- انبیاء پر ایمان لانے والوں کی تعداد...... ہم سے محمد بن احمد بن علی بن مخلد نے ابو اسمٰعیل الترمذی، محمد بن صلت، ابوکدینہ یحییٰ بن المھلب، حصین، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے سامنے امتوں کو پیش کیا گیا، بعض انبیاء ایسے تھے جن کے ساتھ پوری پوری قوم تھی اور بعض کے ساتھ ایک دو افراد ہی تھے[3]

سعید اور حصین سے یہ روایت غریب ہے، ہم نے صرف ابوکدینہ سے لکھی ہے۔

۵۷۵۵- جمعہ کی پہلی اذان...... ہم سے ابراہیم بن احمد بن حصین نے محمد بن عبداللہ الحضرمی، اسمٰعیل بن ابی الحکم الثقفی (یہ ثقہ تھے) عاصم بھی مضر بن النصری (بنونصر بن معاویہ سے تھے) جبلہ بن سلیمان، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پہلی اذان کو اس لئے مقرر کیا گیا تا کہ نمازیوں کے لئے نماز میں پہنچنا آسان ہو جائے جب تم اذان سنو تو اچھی طرح وضو کرو اور تکبیر اولیٰ کی طرف متوجہ ہو جاؤ کیونکہ نماز کا ایک حصہ اور مکملات میں سے اور رکوع اور سجدے میں امام سے آگے نہ بڑھا"[4]

۵۷۵۶- مسح علی الخفین...... ہم سے ہمارے والد نے محمد بن محمد بن عقبہ الشیبانی کوفہ میں، جبارہ ابن المغلس، ایوب، جابر، مسلم اعور، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسافر کے لئے مسح کی مدت تین دن رات تک ہے اور مقیم کے لئے ایک دن رات تک۔[5]

۱۔ الجامع الکبیر للسیوطی ۲/۷۳.

۲۔ مجمع الزوائد ۱۲۸/۵، والدر المنثور ۲۵۹/۵، وتفسیر ابن کثیر ۵۳۰/۶.

۳۔ مسند الامام احمد ۴۰۱/۱، ۴۲۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۵/۱۰، ۲۳/۱۸. ومجمع الزوائد ۴۰۵/۱۰. وفتح الباری ۱۵۵/۱۰، ۲۱۱. وانظر ایضا: صحیح البخاری ۱۹۲/۴، ۱۶۳/۷، ۱۷۴، ۱۴۰/۸. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۷۴. والمستدرک ۵۷۷/۴.

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳۲/۱۲. ومجمع الزوائد ۳۳/۱. وکنز العمال ۲۱۰۲۵. ولسان المیزان ۹۹۰/۳.

۵۔ مسند ابی عوانه ۲۶۲/۱. وسنن ابی داؤد ۱۵۷. وشرح السنة ۴۶۲/۱. وتاریخ اصبهان للمصنف ۳۴۸/۲. ونصب الرایة ۱۷۵/۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۴۴/۱۲. ومجمع الزوائد ۲۵۹/۱.

یہ روایت بھی غریب ہے ہم نے اسی طریق سے لکھا ہے۔

۵۷۵۷- جنت کی خوشخبری...... ہم سے محمد بن جعفر بن ہیثم نے ابراہیم بن اسحٰق الحربی شریح بن النعمان، خلف بن خلیفہ، ابی ھاشم الرمانی، سعید بن جبیر نے حضرت عباسؓ نے جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کیا فرمایا کہ کیا میں تمہیں تمہارے جنتی مردوں کے بارے میں نہ بتاؤں نبی، صدیق، شہید، مولود اور وہ شخص جو اپنے بھائی سے صرف اللہ کی رضا کے لئے ملاقات کرنے جائے۔[1]

یہ روایت بھی غریب ہے، سعید سے ابو ھاشم وغیرہ کا تفرد ہے۔

۵۷۵۸- ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، محمد بن ابی نعیم، سعید بن زید، عمرو بن بن خالد، ابی ھاشم کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۷۵۹- موت کے وقت پڑھنے کی دعا...... ہم سے ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد نے عبداللہ بن احمد بن ابراہیم الدورقی، جبکہ جعفر بن محمد بن جبیر نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا، موت کے وقت ایک گھبراہٹ ہوتی ہے لہٰذا جب تمہیں اپنے مسلمان بھائی کی وفات کی خبر پہنچے تو انا للہ وانا الیہ راجعون وانا الی ربنا المنقلبون اللھم اکتبه فی المحسنین واجعل کتابه فی علیین واخلف علی عقبه فی الاخرین اللھم لاتحرمنا اجره ولاتفتنا بعده[2]

یہ روایت بھی غریب ہے، اس میں قیس کا ابی ھاشم سے تفرد ہے۔

۵۷۶۰- ہم سے سلیمان بن احمد نے فضیل بن محمد الملطی، موسیٰ بن داؤد اور قیس نے بھی اس طرح روایت کیا ہے۔

۵۷۶۱- ابوبکر صدیقؓ میرے ساتھی ہیں...... ہم سے ابوبکر بن خلاد اور احمد بن جعفر بن مالک، محمد بن یونس بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سنان ابوعبیدہ العصفری، مالک بن مغول، طلحہ بن مصرف سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر میرے ساتھی ہیں اور غار میں ہمدم و مونس ہیں، مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے علاوہ ابوبکر کے دروازے کے بند کردو۔[3]

یہ روایت سعید، طلحہ اور مالک کی سند سے غریب ہے۔

۵۷۶۲- حضرات شیخین کی مثال...... ہم سے محمد بن احمد بن علی نے محمد بن یونس الشامی، ابوعامر العقدی، رباح بن ابی معروف، سعید بن عجلان، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر و حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ کیا میں تم دونوں کو تم جیسے فرشتوں کے بارے میں نہ بتاؤں اور تم جیسے انبیاء کے بارے میں نہ بتاؤں جیسے حضرت ابراہیم

۱۔ المعجم الصغير للطبراني ۱/۴۷. والكبير ۱۹/۱۴۰. ومجمع الزوائد ۳/۲۱۲، ۸/۱۷۳. وأمالي الشجري ۲/۱۵۱. والمطالب العالية ۲۵۹۲. والترغيب والترهيب ۳/۵۶. والاحاديث الصحيحة ۲۸۷. والدر المنثور ۲/۱۵۳. وكنز العمال ۴۳۵۰۵، ۴۴۷۲۰.

۲۔ كتاب الجنائز ۷۸. وسنن أبي داؤد ۳۱۷۴. ومسند الامام أحمد ۳/۲۱۹. والسنن الكبرى للبيهقي ۴/۲۶. ومشكاة المصابيح ۱۶۳۹. والمصنف لابن أبي شيبة ۳/۳۵۷.

۳۔ مجمع الزوائد ۹/۴۲. وفتح الباري ۷/۱۱۰. وكشف الخفا ۱/۳۲. وكنز العمال ۳۲۵۴۹.

علیہ السلام نے فرمایا جس نے میرا اتباع کیا وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو تو غفور رحیم ہے اور اے عمر! فرشتوں میں تم جیسے حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں جو اللہ کے دشمنوں پر نہایت سختی اور تکلیف لے کر آتے ہیں اور انبیاء میں تم جیسے حضرت نوح علیہ السلام تھے، پھر فرمایا "اور پھر نوح نے دعا کی کہ میرے پروردگار کسی کافر کو زمین پر بسا نہ رہنے دے۔ اگر تو ان کو رہنے دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان سے جو اولاد ہوگی" (سورۃ نوح: ۲۶-۲۷)[1]

یہ روایت غریب ہے اس میں رباح کا ابن عجلان سے تفرد ہے۔

۵۷۶۳- حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ...... ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابوحذیفہ موسیٰ بن مسعود، ابراہیم بن طہمان، عطاء بن السائب، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب حضرت سلیمان بن داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جائے نماز میں پڑھنے کھڑے ہوئے تو اپنے سامنے ایک پودا اگا ہوا دیکھا تو پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ پودے نے کہا الخرنوب، پھر پوچھا کہ تمہیں کس مقصد کے لئے اگایا گیا ہے؟ عرض کیا اس گھر کو برباد کرنے کے لئے پھر آپ علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ اے اللہ جنات پر میری موت کو پوشیدہ فرما دیجئے تا کہ انسانوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ جنات غیب نہیں جانتے۔ چنانچہ آپ نے اپنا عصا زمین میں گاڑا اور اس پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے (اور اسی حالت میں آپ علیہ السلام کی وفات ہو گئی) پھر آپ کے عصا کو دیمک نے کھالیا تو کھوکھلا ہونے کی وجہ سے عصا حضرت سلیمان علیہ السلام سمیت گر پڑا دیمک کو آپ علیہ السلام کا جسم کھانے سے روک دیا گیا تھا اور جنات اردگرد کام کر رہے تھے چنانچہ انسانوں کو معلوم ہو گیا کہ اگر جنات غیب جانتے ہوتے تو طویل عرصے تک تکلیف میں مبتلا نہ ہوتے۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ اس طرح پڑھا کرتے تھے، چنانچہ جنات نے دیمک کا شکر ادا کیا۔ چنانچہ دیمک جہاں کہیں ہوتا جنات اس کو پانی پہنچاتے ہیں۔

یہ روایت بھی غریب ہے، اس میں عطا کا تفرد ہے۔

۵۷۶۴- یہودی وفد سے گفتگو...... ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، عبداللہ بن الولید العجلی، بکیر بن شہاب، اور سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ یہودیوں کا ایک وفد جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے ابوالقاسم! ہم آپ سے چند باتیں پوچھتے ہیں اگر آپ نے ہمیں ٹھیک ٹھیک جواب دے دیا تو ہم آپ کا اتباع کریں گے اور آپ کی تصدیق کریں گے اور آپ پر ایمان لائیں گے، فرمایا کہ جو وبال وغیرہ یہودیوں نے اپنے اوپر لینا تھا لے لیا اور کہا کہ جو کچھ ہم کہیں گے اس پر اللہ تعالیٰ کو وکیل بناتے ہیں۔ پھر انہوں نے عرض کیا بتایئے نبی کی کیا علامات ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی آنکھیں تو سو جاتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ بتایئے کہ لڑکی کیسے پیدا ہوتی ہے اور لڑکا کیسے پیدا ہوتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ دونوں کا پانی ملتا ہے تو اگر عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب آجائے تو لڑکی پیدا ہوتی ہے اور اگر مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آجائے تو لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ یہودیوں نے عرض کیا کہ آپ نے سچ کہا۔

یہود...... ہمیں رعد یعنی بجلی کی کڑک کے بارے میں کچھ بتایئے؟

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ایک فرشتہ ہے جس کی ذمہ داری بادلوں کا انتظام ہے۔ اللہ کے حکم کے مطابق اس انتظام کو سنبھالتا ہے۔

یہود...... تو یہ کڑک کی آواز کیا ہوتی ہے جو سنائی دیتی ہے؟

---

[1] الدر المنثور ۳۰۲/۳، وکنز العمال ۳۲۲۹۵، ۳۶۱۱۸.

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس فرشتے کی بادلوں کو ڈانٹنے کی آواز ہوتی ہے یہاں تک کہ اس کا کام پورا ہو جاتا ہے۔
یہود...... آپ نے سچ کہا۔
یہود............ اسرائیل (حضرت یعقوب علیہ السلام) نے کس چیز کو حرام قرار دیا؟
جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ دیہات میں رہتے تھے کہ بیمار ہو گئے لیکن انہیں اپنے مناسب چیزوں میں اونٹ کا گوشت اور دودھ کے علاوہ کچھ نہیں ملا اس لیے ان دونوں چیزوں کو حرام قرار دیا۔
یہود...... آپ نے سچ کہا۔
یہود...... ہمیں بتائیے کہ آپ کے پاس فرشتوں میں سے کون آتا ہے؟ کیونکہ کوئی نبی ایسا نہیں جس کے پاس ایک فرشتہ رسالت اور وحی لے کر نہ آتا ہو؟ لہٰذا آپ کے پاس کون آتا ہے؟ بس یہی آخری سوال ہے۔
جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل۔
یہود...... یہی جو جنگ اور قتال لے کر آتا ہے، یہی ہمارا دشمن ہے اگر آپ ان کے بجائے میکائیل کا نام لیتے تو ہم آپ کا اتباع کرتے کیونکہ یہی بارش نازل کرتا ہے۔
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ""کہہ دو کہ جو شخص جبرئیل کا دشمن ہو اس نے تو یہ کتاب خدا کے حکم سے تمہارے دل پر نازل کی ہے" (البقرۃ:۹۷)
سعید کی روایت سے یہ غریب ہے، اس میں بکیر کا تفرد ہے۔

۵۷۶۵-**لوحِ محفوظ**... ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب بن الحارث، ابراہیم بن یوسف زیاد بن عبداللہ، عبدالملک بن سعید بن جبیر، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔
جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس لوح محفوظ ہے جو سفید سونے کی بنی ہوئی ہے۔
اس کے صفحات سرخ یاقوت کے ہیں، اس کا قلم نور کا ہے اور اس کی کتاب بھی نور کی ہے اللہ تعالیٰ اس میں ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ دیکھتے ہیں جسے تخلیق کرنا ہو تخلیق کرتے ہیں، جسے رزق دینا ہو اسے رزق دیتے ہیں، کسی کو زندگی دیتے ہیں کسی کو موت، کسی کو عزت دیتے ہیں کسی کو ذلت، (گویا کہ) جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔
سعید بن جبیر اور ان کے بیٹے عبدالملک کی سند سے غریب ہے ہم نے اسی طریق سے لکھی ہے۔

۵۷۶۶-**آسمان کا دروازہ کھولا گیا ہے**...... ہم سے عبداللہ بن جعفر بن احمد نے اسمٰعیل بن عبداللہ حسن بن ربیع، ابوالاحوص، عمار بن زریق، عبداللہ بن عیسیٰ، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں موجود تھے کہ آپ ﷺ نے اوپر آسمان کی طرف ایک آواز سنی، چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھا کر دیکھا اور فرمایا کہ یہ ایک دروازہ ہے آسمان پر جو آج کھولا گیا ہے اور آج کے علاوہ کبھی نہیں کھولا گیا اور اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا ہے اور یہ فرشتہ بھی صرف آج ہی نازل ہوا ہے۔
اس فرشتے نے پہنچ کر سلام کیا اور عرض کیا دو سورتوں کی خوشخبری وصول کیجئے، یہ دو سورتیں ایسی ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں (۱) فاتحۃ الکتاب، (۲) اور سورہ بقرہ کی آخری آیات آپ نے ان میں سے جو حرف بھی پڑھا آپ کو دے دیا گیا امام مسلم نے اس روایت کی تخریج کی ہے۔

۵۷۶۷-حجر اسود کی گواہی: ہم سے عبداللہ بن جعفر نے اسمٰعیل بن عبداللہ سلیمان بن حرب، حماد بن سلمہ عبداللہ بن عثمان خیثم، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حجر اسود قیامت کے دن اس طرح ہوگا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے یہ دیکھے گا اور بولنے کے لئے زبان بھی ہوگی جس نے بھی اس کو حق کے ساتھ بوسہ دیا ہوگا اس کی گواہی دے گا۔

۵۷۶۸-اھل بیت کی فضیلت...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے اسمٰعیل بن عبداللہ، مسلم بن ابراہیم، حسن بن ابی جعفر، ابی الصہباء، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے گھر والوں کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس پر سوار ہو گیا بچ گیا اور جو اس سے پیچھے رہا غرق ہو گیا۔ا
حدیث غریب ہے، ہم نے صرف اسی سند سے لکھا ہے۔

۵۷۶۹-علامات قیامت...... ہم سے قاضی ابو احمد بن ابراہیم نے حسن بن علی بن زیاد اور عبداللہ بن محمد العمری نے جبکہ سلیمان بن احمد نے علی بن المبارک الصنعانی، اسمٰعیل بن ابی اویس، ذر بن عبدالرحمٰن ابن اردن، محمد بن سلیمان بن والبہ، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابوھریرہؓ سے روایت کیا ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک فحاشی اور بخل ظاہر نہ ہو جائے اور امانت دار خیانت نہ کرے اور خائن کے پاس امانت نہ رکھوائی جانے لگے۔۲
وعول ھلاک ہو جائیں اور تخوت غالب ہو جائیں۔
عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ دعول اور تخوت کیا ہیں؟ فرمایا دعول سے مراد لوگوں کے سردار ہیں اور تخوت سے مراد وہ گرے پڑے لوگ ہیں جو لوگوں کے قدموں تلے ہوتے ہیں۔

۵۷۷۰-ایک جہنمی کی برائی...... ہم سے ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن حمزہ بن نصیر (اھواز کے قصہ گو) اسحٰق بن ابی اسرائیل، ابو عبیدۃ الحداد، ہشام بن حسان، محمد بن شبیب، جعفر بن ابی وحشیہ، اور سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابوھریرہؓ سے روایت کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس مسجد میں ایک لاکھ افراد یا ان سے بھی زیادہ ہو اور ایک جہنمی ہو اور وہ سانس لے لے تو اس کی سانس مسجد اور اس میں موجود ہر چیز کو جلا ڈالے گی۔۳
سعید سے غریب ہے اس میں ابو عبیدہ بن ہشام کا تفرد ہے۔

۵۷۷۱-ہمیں کس بات کی پیروی کرنی چاہیے...... ہم سے ابو اسحٰق بن حمزہ نے محمد بن محمد بن عقبہ الشیبانی، محمد بن طریف، زیاد ابن حسن فرات، ان کے والد، ان کے دادا فرات، سعید بن جبیر کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ابن عتبہ نے عبداللہ بن زبیر کو خط لکھا تھا کہ اما بعد آپ نے مجھ سے دادا کا مسئلہ پوچھنے کے لئے خط لکھا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں نے اپنے رب کے

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳/۳۷، ۳۸، والمستدرک ۲/۳۴۳، والکنی للدولابی ۱/۷۶، ومجمع الزوائد ۹/۱۶۸، والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱/۱۵۱، ۱۵۶، والدر المنثور ۳/۳۳۴۔
۲۔ مجمع الزوائد ۷/۳۲۴۔
۳۔ العلل المتناھیۃ ۲/۴۵۵، والمطالب العالیۃ ۴۶۶۷، وکنز العمال ۳۹۵۴۰، وتفسیر ابن کثیر ۴/۱۳۰۔

علاوہ کسی اور کو اپنا خلیل (گہرا دوست) بنانا ہوتا تو ابوبکر کو بناتا۔ لیکن وہ میرے دینی بھائی اور غار میں میرے ساتھی ہیں اور بے شک حضرت ابوبکر صدیقؓ (سسر ہونے کی وجہ سے) آپ ﷺ کے لئے والد کی طرح تھے چنانچہ سب سے زیادہ مناسب بات جس کی ہمیں پیروی کرنی چاہیے وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا قول ہی ہے۔[1]

۵۷۷۲- بد بخت ترین لوگ...... ہم سے سلیمان بن احمد نے ہیثم بن خلف، محمد بن جمیل، سلمۃ بن الفضل، محمد بن اسحٰق، حکیم بن جبیر، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ بد بخت تین آدمی ہیں (۱) قوم ثمود کی اونٹنی کی ٹانگیں کاٹنے والا، (۲) اور حضرت آدم علیہ السلام کا وہ بیٹا جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا، زمین پر جب کبھی بھی خون بہایا جائے گا تو اس کا گناہ اس کو بھی ہوگا، کیونکہ یہی وہ شخص ہے جس نے اس طریقہ کار کی بنیاد ڈالی تھی۔[2]

۵۷۷۳- حضرت عبداللہ کے بھتیجے سے ناراضگی...... ہم سے حسن بن محمد بن کیسان، یوسف القاضی، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، جبکہ علی بن ہارون نے جعفر الفریابی، قتیبہ بن سعید، عبدالوھاب الثقفی، ایوب سختیانی، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت عبداللہ بن المغفلؓ سے روایت کیا فرمایا کہ وہ بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے ایک طرف ان کا بھتیجا بیٹھا ہوا تھا، کہ اس نے کنکر سے کسی کو مارا، تو انہوں نے اس کو ایسا کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اس (یعنی پتھر کنکر وغیرہ) سے کوئی شکار بھی نہیں کیا جاتا اور نہ ہی اس سے دشمن کو مارا جاتا ہے، کیونکہ یہ دانت توڑتا اور آنکھ پھوڑتا ہے۔[3]

فرمایا کہ لیکن اس کے بعد ان کے بھتیجے نے پھر یہی حرکت کی تو آپ نے فرمایا کہ میں تجھے بیان کر رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے تو پھر بھی یہی حرکت کر رہا ہے، میں تجھ سے کبھی بات نہ کروں گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵۷۷۴- آپ ﷺ پر ایمان لانا ضروری ہے...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابی بشر سے بیان کیا کہا میں نے سعید بن جبیر کو حضرت ابی موسیٰؓ سے روایت کرتے سنا فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس امت میں سے جس نے بھی میرے بارے میں سنا خواہ وہ یہودی ہو یا عیسائی اور وہ مجھ پر ایمان نہ لایا تو وہ جہنمی ہوگا۔[4]

۵۷۷۵- گمشدہ شکار کا حکم...... ہم سے اسی سند سے سعید بن جبیر نے حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں شکار کو تیر مارتا ہوں اور اگلے دن وہ شکار مجھے میرے تیر کے ساتھ ملتا ہے (کیا کروں)؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اپنا تیر شکار کے جسم میں پاؤ اور علم ہو جائے کہ وہ تمہارے تیر سے ہی مرا ہے۔ اور کسی درندے کے کوئی اثرات نہ ہوں تو تم یہ شکار کھا سکتے ہو۔[5]

۱۔ صحیح البخاری ۵/۴، وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة باب ۱، وفتح الباری ۷/۱۷، ۸/۱۴۲.

۲۔ مجمع الزوائد ۷/۱۴۱۔ ۲۹۹. وکشف الخفا ۱/۱۴۵. والدر المنثور ۲/۲۷۶. کنز العمال ۴۳۵ ۲۹. ولم یذکر الثالث فی الحدیث فی هذه الروایة.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الصید ۵۶.

۴۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ۷۰. ومسند الامام أحمد ۴/۳۱۷، ومسند أبی عوانة ۱/۱۰۴.

۵۔ مسند الامام أحمد ۴/۳۷۷. وسنن ابن ماجة ۳۲۱۳. وسنن النسائی ۷/۱۹۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/۹۱. والمصنف لابن أبی شیبة ۵/۳۷۲.

۵۷۷۶- ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، جبکہ سلیمان بن احمد نے ابوزرعہ الدمشقی، آدم بن ابی ایاس، شعبہ عبدالملک بن میسرۃ، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت کیا فرمایا میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! میں تیر سے شکار کرتا ہوں، پھر اسے ڈھونڈتا ہوں تو مجھے ایک رات کے بعد ملتا ہے (کیا کروں)؟ فرمایا کہ اگر شکار کے جسم میں تمہارا تیر ہے اور تمہارے شکار کو کسی درندے نے نہیں چھیڑا تو تم کھا سکتے ہو۔[1]

۵۷۷۷- حفاظت زبان:.....ہم سے ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، سھل بن محمود، حماد بن زید، ابی الصہباء اور سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت کیا وہ مرفوعا فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب صبح ہوتی ہے تو ابن آدم کے جسم کے تمام اعضاء زبان سے منت سماجت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم تجھے اپنے معاملے میں اللہ کا واسطہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر تو ٹھیک رہی تو ہم بھی ٹھیک رہیں گے اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہوجائیں گے۔

۵۷۷۸- خشک منی کو کھرچ دینے سے کپڑا پاک ہوجاتا ہے.....ہم سے جعفر بن محمد الاحمسی نے ابوحصین الوادعی، یحیی بن عبدالحمید الحمانی، قیس بن ربیع، حکیم بن جبیر، اور سعید بن جبیر کی سند سے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ میں منی کو آپ ﷺ کے کپڑے سے کھرچ دیتی تھی آپ ﷺ اسی کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے۔

۵۷۷۹- حضرت حسان کو برا کہنے کی ممانعت؟.....ہم سے ہمارے والد نے جعفر بن عمر بن القاسم النہاوندی، محمد بن حمید، نعیم بن میسرۃ، ابوعمرو النحوی، ابی اسحق السبیعی اور سعید بن جبیر کی سند سے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے فرماتی ہین کہ حسان بن ثابت کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ انہوں نے زبان اور ہاتھوں سے آپ ﷺ کی مدد کی ہے عرض کیا گیا کہ وہ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جن کے لئے اللہ نے ایسا ایسا تیار کر رکھا ہے؟ فرمایا کہ ان کے عذاب کے لئے ان کا نابینا ہوجانا ہی کافی ہے۔

(۲۷۷) عامر بن شراحیل الشعبی[2]

زبردست فقیہ، زبردست عالم، صوفی کامل، شیخ اکمل امام ابوعمرو عامر بن شراحیل الشعبی۔

اوامر پر سختی سے عمل پیرا۔ منہیاتؓ سے مکمل پرہیز کرنے والے اور تکلفات سے دور تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے تصوف کے بارے میں فرمایا کہ تصوف دل کو ملاوٹ سے پاک کردیتا ہے اور بکھرے ہوئے خیالات کو سمیٹ کر ذات باری تعالیٰ میں یکسو کردیتا ہے۔

۵۷۸۰- ہم عصر بزرگوں کی رائے.....ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ان کے والد جبکہ ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن فضیل کی سند سے عاصم سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے حسن بصری کو امام شعبی کی موت کی اطلاع دی تو فرمایا کہ اللہ ان پر رحم فرمائے۔ ان کا یقیناً اسلام میں بڑا مقام تھا۔

۵۷۸۱- ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، المفضل بن غسان الغلابی، جعفر بن عون، عبداللہ بن اش بن سوار، ان کے والد سے

۱۔ سنن الترمذی ۲۴۰۷. ومسند الامام احمد ۹۶/۳. ومشکاۃ المصابیح ۴۸۳۸. وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۱.

۲۔ طبقات ابن سعد ۲۴۶/۶، ۲۵۶. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۵۰۳. ۲۹۶۱/۶. والجرح ۶/ت ۱۸۰۲. وتاریخ بغداد ۲۲۷/۱۲. والجمع ۳۷۷/۱. والکاشف ۲/ت ۲۵۵۳. وسیر النبلاء ۲۹۴/۴. ۲۰. وتہذیب التہذیب ۶۵/۵. وتہذیب الکمال ۳۰۴۲. (۲۸/۱۴)

روایت کیا فرمایا کہ جب امام شعبی کا انتقال ہو گیا تو میں بصرہ میں حسن بصری کے پاس آیا اور کہا اے ابوسعید! امام شعبی کا انتقال ہو گیا۔ تو فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اگر چہ وہ بڑی عمر والے تھے بڑے علم والے تھے بہرحال اسلام میں ان کا مقام بہت بڑا تھا، پھر میں محمد بن سیرین کے پاس آیا اور کہا کہ ابوبکر، امام شعبی کا انتقال ہو گیا ہے تو انہوں نے بھی یہی فرمایا جو حسن بصری نے فرمایا تھا۔

۵۷۸۲-ابن سیرین کی رائے......ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن احمد بن ابی شیبہ، منجاب بن الحارث، علی بن مسہر، اشعث بن سوار، ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں جب کوفہ آیا تو یہاں امام شعبی کا حلقہ بہت بڑا تھا حالانکہ اس وقت صحابۂ کرام بھی کثیر تعداد میں موجود تھے۔

۵۷۸۳-عاصم بن سلیمان کی رائے......ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان، منجاب، علی بن مسہر، عاصم بن سلیمان سے روایت کیا فرمایا میں نے اھل کوفہ، اھل بصرہ، اھل حجاز اور دنیا بھر کی احادیث کا امام شعبی سے بڑا کوئی عالم نہیں دیکھا۔

۵۷۸۴-ابومجلز کی رائے...... ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان، محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابواسامہ، ثابت بن زید، سلیمان التیمی اور ابومجلز کی سند سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے شعبی سے بڑا کوئی فقیہ نہیں دیکھا۔

۵۷۸۵-ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، مفضل بن غسان الغلابی، ان کے والد، ابو بحر الکراوی، سلیمان التیمی سے بیان کیا کہ ابو مجلز نے کہا کہ تم امام شعبی کو لازم پکڑو کیونکہ میں نے ان جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

۵۷۸۶-ابوحصین کی رائے......ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان، یوسف بن یعقوب، ابوبکر بن عیاش ابی حصین سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے امام شعبی سے زیادہ بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔

۵۷۸۷-فقیہ کون ہے؟......ہم سے محمد بن احمد، محمد بن عثمان، یوسف بن موسیٰ، جبکہ ابواحمد محمد بن احمد نے احمد ابن العباس العدوی، اسمٰعیل بن سعید، حکام، عیسیٰ بن معاذ، لیث سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے امام شعبی سے مسئلہ پوچھا تو وہ مجھ سے پہلو تہی کرتے اور ناگواری کا اظہار کرتے تو میں نے کہا، اے علماء کے گروہ! اے فقہاء کے گروہ تم ہم سے اپنی احادیث روایت کرتے ہو اور جب ہم مسئلہ پوچھیں تو ناگواری کا اظہار کرتے ہو تو امام شعبی نے فرمایا اے علماء کے گروہ! اے فقہاء کے گروہ! ہم فقیہ ہیں نہ عالم، بلکہ ہم تو وہ لوگ ہیں کہ ہم نے حدیث سنی اور جو سنا تم سے بیان کر دیا۔ فقیہ تو صرف وہ ہے جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں میں ورع سے کام لے، اور عالم وہ ہے جو اللہ سے ڈرے۔

۵۷۸۸-عالم کون ہے؟......ہم سے ہمارے والد نے محمد بن ابراہیم بن الحکم، یعقوب الدورقی، عبداللہ بن نمیر، مالک بن مغول سے روایت کیا کہ ایک شخص نے امام شعبی کو مخاطب کیا اور کہا اے عالم! تو امام شعبی نے جواب دیا کہ عالم وہ ہے جو اللہ سے ڈرے۔

۵۷۸۹-ہم سے احمد بن اسحٰق نے حسن بن ھارون بن سلیمان، ابومعمر، سفیان، مالک بن مغول سے بیان کیا کہ کسی نے امام شعبی سے کہا اے عالم! تو امام شعبی نے کہا کہ میں عالم نہیں ہوں اور مجھے کوئی عالم دکھائی بھی نہیں دیتا البتہ ابوحصین نیک آدمی ہیں۔

۵۷۹۰-شعبی سے درخواست......ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے ابوعبداللہ القاضی، عمر ابن شیبہ، اصمعی سے بیان کیا فرمایا کہ ایک مرتبہ امام شعبی اور اخطل خلیفہ عبدالملک کے پاس جمع ہوئے، جب وہاں سے روانہ ہوئے تو اخطل نے شعبی سے کہا کہ اے شعبی! میرے ساتھ

نرمی کا معاملہ کریں آپ تو کئی کئی برتنوں سے پیتے ہیں اور میں ایک ہی برتن سے پیتا ہوں۔ (یعنی میں نے ایک ہی جگہ سے علم حاصل کیا ہے، اور آپ نے کئی جگہ سے۔

۵۷۹۱- ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ العدوی، اسمٰعیل بن سعید، قاسم بن الحکم، سفیان، بیان نے شعبی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے آیت ''یہ لوگوں کے لئے بیان صریح اور اہل تقویٰ کے لئے ھدایت اور نصیحت ہے'' (آل عمران: ۱۳۸) کے ذیل میں بیان کیا ہے لوگوں کے لئے اندھے پن سے راہنمائی ہے گمراہی سے بچنے کے لئے اور وعظ ونصیحت ہے جہالت سے بچنے کے لئے۔

۵۷۹۲- قرآن کریم پر جھوٹ...... ہم سے ابواحمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل، جریر، بیان، شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ جس نے قرآن کریم کے بارے میں جھوٹ بولا اس نے اللہ کے بارے میں جھوٹ بولا۔

۵۷۹۳- خطیبوں کے لئے لمحہ فکر...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے ابن اسحٰق، حسین المروزی، ابن المبارک اور مجالد کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ کوئی خطیب ایسا نہیں جس پر اس کا خطبہ پیش نہ کیا جائے۔

۵۷۹۴- آخرت کی ضمانت...... ہم سے محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، جریر، ابواسحٰق کی سند سے شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ جس کسی نے بھی دنیا اللہ کے لئے کچھ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اس کو آخرت میں وہ دیں گے جو اس کے لئے بہتر ہوگا۔

۵۷۹۵- سود اور شک کو چھوڑ دو...... ہم سے محمد بن احمد بن موسیٰ اسمٰعیل بن سعید، محمد بن عبید کی سند سے خالد بن دینار سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے امام شعبی سے مزارعت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ سود اور شک کو چھوڑ دو اور وہ چیز اختیار کرو جو تمہیں شک میں مبتلا نہ کرے۔

۵۷۹۶- دوسروں کے لئے نصیحت اپنے لئے فضیحت...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، علی بن حفص، سفیان اور اسمٰعیل بن ابی خالد کی سند سے بیان کیا، امام شعبی نے فرمایا کہ جنت میں داخل ہونے والی ایک قوم جہنمیوں کی ایک قوم کو جھانک کر دیکھے گی اور پوچھے گی کہ تم جہنم میں کیسے آپہنچے حالانکہ ہم تو تمہارے سکھائے ہوئے اعمال کر کے جنت میں آپہنچے ہیں تو وہ کہیں گے کہ ہم سکھاتے ضرور تھے لیکن خود عمل نہ کرتے تھے۔

۵۷۹۷- قیامت کی درجہ بدرجہ آمد...... ہم سے محمد بن عبداللہ الکاتب نے حسن بن علی الطوسی، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی اور مجالد کی سند سے امام شعبی نے بیان کیا فرمایا کہ لوگ طویل عرصے تک دینداری کے ساتھ زندگی گزاریں گے پھر دینداری ختم ہو جائے گی؛ پھر مروت کے ساتھ زندگی گزاریں گے پھر مروت بھی ختم ہو جائے گی، پھر طویل عرصے تک حیاء کے ساتھ زندگی گزاریں گے اور حیا بھی ختم ہو جائے گی پھر لوگ خوف اور خواہش کے ساتھ زندگی گزاریں گے اور میرا خیال ہے کہ اس کے بعد وہ چیز آجائے گی جو اس سے بھی زیادہ سخت ہوگی (یعنی قیامت)۔

۵۷۹۸- ہم سے حسن بن حسن بن علی بن سعید نے ابن درید، اسکن بن سعید، عباس ابن ہشام، ان کے والد نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا کہ امام شعبی فرمایا کرتے تھے کہ لوگ زندگی گزاریں گے...... پھر مذکورہ روایت کی طرح ہے۔

۵۷۹۹- ہم سے محمد بن عبداللہ بن الکاتب نے حسن بن علی الطوسی، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی اور مجالد کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ لوگ ایک طویل عرصے تک دین داری کے ساتھ زندگی گزاریں گے پھر دینداری ختم ہو جائے گی، پھر لوگ مروت کے ساتھ

زندگی گزاریں گے پھر مروت بھی ختم ہو جائے گی پھر لوگ خوف اور خواہش کے ساتھ زندگی گزاریں گے اور میرا خیال ہے کہ اس کے بعد وہ ہوگا جو اس سے بھی زیادہ سخت ہوگا۔

۵۸۰۰-ہم سے حسن بن علی بن سعید نے ابن درید، السکن بن سعید، العباس بن ہشام، ان کے والد سے بیان کیا فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا کہ امام شعبی نے فرمایا کہ لوگ زندگی گزاریں گے پھر مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کیا۔

۵۸۰۱-ہم سے محمد بن عبداللہ الکاتب نے حسن بن علی الطوسی، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی، ابن عباس کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ عرب کہا کرتے تھے کہ جب کسی شخص کی اچھائیاں اور برائیاں برابر ہیں تو وہ شخص صبر وضبط والا ہے اور اگر اس کی برائیاں اس کی نیکیوں پر غالب ہیں تو پھر وہ شخص بے شرم اور بدچلن ہے۔

۵۸۰۲-قضاء کا اصول......ہم سے محمد بن عبداللہ نے حسن بن علی، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی، نے مجالد کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ میں شریح کے پاس تھا کہ ایک عورت اور ایک مرد لڑتے ہوئے ان کے پاس آئے۔ وہ عورت رو رہی تھی اور اس کے آنسو بہہ رہے تھے، میں نے کہا، اے ابوامیہ میرا خیال ہے کہ یہ عورت مظلوم ہے تو قاضی شریح نے فرمایا کہ اے شعبی! حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی بھی عشاء کے وقت اپنے والد کے پاس روتے ہوئے ہی آئے تھے۔

۵۸۰۳-آخرت کی فکر......ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرزاق، سفیان، ابن ابجر اور زبید کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں برابر سرابر چھوٹ جاؤں نہ مجھ پر کوئی بوجھ ہو نہ مجھے کچھ ملے۔

۵۸۰۴-ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے احمد بن موسی، اسمٰعیل بن سعید، یحیی بن یمان، مالک بن مغول نے شعبی سے روایت کیا فرمایا اے کاش کہ میں نے علم بالکل نہ حاصل کیا ہوتا۔

۵۸۰۵-حسن نیت......ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن یحیی المروزی، ابو بلال الاشعری، عیسی بن یونس، اسمٰعیل بن ابی خالد سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے امام شعبی کو فرماتے سنا فرمایا کہ اس شخص سے زیادہ بڑے اجر والا کوئی نہیں جس نے اس نیت سے اپنی اولاد کے لئے مال چھوڑا کہ وہ لوگوں سے مانگنے سے بچیں۔

۵۸۰۶-حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور فکر آخرت......ہم سے عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، ابن المبارک، ابوجعفر، اور مغیرہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جب قیامت کا ذکر کیا جاتا اور آپ علیہ السلام شدت غم سے چیخ پڑتے اور فرماتے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ابن مریم کے سامنے قیامت کا ذکر کیا جائے اور وہ خاموش رہے۔

۵۸۰۷-اھل باطل کے غلبے کی وجہ......ہم سے محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، جریر، عطاء بن السائب کی سند سے شعبی سے نقل کیا فرمایا کہ جب بھی کسی امت میں اپنے نبی کے بعد اختلاف ظاہر ہوا تو اس کی امت کے اھل باطل اھل حق پر غالب آگئے۔

۵۸۰۸-فائدہ مند سفر......ہم سے محمد بن احمد بن موسیٰ نے اسمٰعیل بن سعید، جعفر بن عون، فرات بن خالد اور عیسی الحناط کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا اگر کوئی شخص انتہاء شام سے انتہاء یمن تک کا سفر کرے اور کوئی ایسا مفید کلمہ سیکھ لے جو اس کو آئندہ عمر میں فائدہ

دے تو میرا خیال ہے کہ اس کا سفر ضائع نہیں ہوا۔

۵۸۰۹-علم کا انتخاب ......ہم سے احمد بن اسحٰق نے احمد بن الحسین الانصاری، احمد بن شیبان، عبدالرحمٰن بن مغیرہ اور مجالد کی سند سے شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ علم بارش کے قطروں سے بھی زیادہ ہے لہٰذا ہر چیز میں سے اس کا بہترین اور اچھا علم لے لو۔ پھر یہ آیت پڑھی ''اور جنہوں نے اس سے اجتناب کیا کہ بتوں کو پوجیں اور خدا کی طرف رجوع کیا ان کے لئے بشارت ہے، تو میرے بندوں کو بشارت سنادو جو بات کو سنتے اور اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے ہدایت دی اور یہی عقل والے ہیں'' (الزمر: ۱۷-۱۸) احمد بن شیبان کہتے ہیں کہ اس سے مراد انتخاب کرنے میں رخصت (نرمی) ہے۔

۵۸۱۰- ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسمٰعیل، عمرو بن عبداللہ نخعی سے بیان کیا فرمایا کہ میرے والد نے مجھے امام شعبی کے پاس بھیجا تاکہ اس دستاویز کے بارے میں پوچھوں جس میں میں اپنی تحریر اور انگوٹھی کے نقوش کی وضاحت کروں اور اس پر گواہ بھی بنالوں۔ تو امام شعبی نے فرمایا کہ یہ اس وقت تک مناسب نہیں جب تک تو اس کو یاد نہ کرلے کیونکہ لوگوں کا جو جی چاہتا ہے وہ لکھتے ہیں اور جیسے چاہتے ہیں نقوش بنواتے ہیں۔

۵۸۱۱-قربانی کا مسئلہ......ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، نضر بن زرارہ نے مجالد سے بیان کیا فرمایا میں نے امام شعبی سے پوچھا کہ اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو تنگ دست ہے اور قربانی کرنا چاہتا ہے لیکن کچھ خریدنے کی طاقت نہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ خوشحال ہوتے ہوئے قربانی کو چھوڑ دینا مجھے زیادہ پسند ہے بنسبت اس کے کہ میں تنگ دستی میں قربانی کروں۔

۵۸۱۲-غیر مسلم کو سلام...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، عبدالواحد بن زیاد، حسن بن عبدالرحمٰن سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے امام شعبی کو دیکھا کہ انہوں نے موسیٰ (عیسائی) کو سلام کیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جب امام شعبی سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا وہ اللہ کی رحمت میں نہیں ہے؟ اگر اس پر اللہ کی رحمت نہ ہوتی تو وہ ہلاک ہو چکا ہوتا۔

۵۸۱۳-عیادت کا ادب......ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابوغسان، مالک بن اسمٰعیل، جعفر بن زیاد الاحمر، اسمٰعیل بن ابی خالد سے شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ احمق قاریوں کا مریض کی عیادت کرنا، مریض کی بیماری سے زیادہ سخت ہے، کیونکہ وہ عیادت کے لئے بے وقت آتے ہیں اور دیر تک بیٹھ کر وقت ضائع کرتے ہیں۔

۵۸۱۴-نکاح میں احتیاط......ہم سے سلیمان بن احمد نے حسن بن العباس الرازی، محمد بن حمید، حکام بن سلم، خلیل بن زیاد اور مطرف کی سند سے بیان فرمایا کہ جس نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی فاسق سے کر دیا تو گویا اس نے قطع رحمی کی۔

۵۸۱۵-آسمان کیا ہے؟......ہم سے احمد بن السندی نے حسن بن علویہ، اسمٰعیل بن عیسیٰ العطار، اسحٰق بن بشر، عبداللہ بن زیاد، ابوحسن الملائی کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا امام شعبی سے آسمان کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ ایک لپٹی ہوئی موج ہے، چھت سا چھت اور موجیں مارتا سمندر ہے۔

۵۸۱۶-اہل شام کا غلام......ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، القاسم بن الحکم، ابی ھانی المکتب سے

بیان کیا، فرمایا کہ امام شعبی سے اہل عراق اور اہل شام کے قتال کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اہل شام ہم پر غالب ہوتے رہیں گے۔ اور فرمایا کہ یہ اس لئے ہے کہ وہ حق سے ناواقف ہونے کے باوجود متحد ہیں اور تم ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہو اور اللہ تعالیٰ کبھی گروہوں کو ایک متحد جماعت پر غالب نہیں کرتے۔

۵۸۱۷- بنی اسرائیل کی تباہی...... ہم سے ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابو بلال الاشعری، محمد بن ابان، عبید اللحام سے بیان کیا، فرمایا کہ میں امام شعبی کے ساتھ چلا جا رہا تھا تو ایک شخص کھڑا ہو گیا اور پوچھا کہ اے ابا عمرو! آپ ان لوگوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو رمضان سے ایک دن پہلے روزہ رکھ لیتے ہیں اور اس کے ایک دن بعد بھی روزہ رکھتے ہیں؟ پوچھا کیوں؟ عرض کیا وہ لوگ یہ اس لئے کرتے ہیں تاکہ ان سے مہینے کا کوئی دن بھی نہ چھوٹے، تو امام شعبی نے فرمایا کہ بنی اسرائیل اسی طرح ھلاک ہوئے تھے، وہ بھی مہینے سے ایک دن پہلے شروع ہو جاتے تھے ایک دن بعد بھی روزہ رکھ لیتے تھے، چنانچہ ان کے ۳۲ روزے ہوتے تھے، پھر جب یہ صدی گزر گئی تو اگلی صدی میں آنے والوں نے دو دن پہلے اور دو دن بعد تک روزہ رکھنا شروع کر دیا ان کے ۳۴ روزے ہو گئے، اسی طرح ان کے روزے بڑھتے رہے یہاں تک کہ ان کے پچاس روزے ہو گئے، چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کرو اور چاند دیکھ کر روزے رکھنا ختم کرو۔

۵۸۱۸- ہر حال میں اللہ کا ذکر کرنا...... ہم سے ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، داؤد الاودی سے بیان کیا، فرمایا کہ میں نے امام شعبی سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو بیت الخلاء میں چھینک مارے (آیا وہ چھینک کے بعد کی دعا پڑھے یا نہیں؟) تو امام شعبی نے فرمایا خواہ کسی بھی حال میں ہو اللہ کی حمد بیان کرے۔ (اس سے مراد ہے کہ دل سے اللہ کی حمد بیان کرے)

۵۸۱۹- بنو عامر اور بنو اسد کا محاکمہ...... ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان، ان کے والد، محمد بن فضیل، جبکہ یوسف بن یعقوب النجیرمی نے حسن بن المثنی، عفان عبدالواحد بن زیاد، عاصم الاحول کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا، فرمایا کہ میرے پاس بنو عامر اور بنو اسد کے دو آدمی آپس میں فخر و مباہات کا اظہار کرتے ہوئے آئے، عامری نے اسدی کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا، اسدی کہہ رہا تھا کہ میرا ہاتھ چھوڑ دے اور عامری کہہ رہا تھا کہ خدا کی قسم میں تجھے نہیں چھوڑوں گا، تو میں نے اس سے کہا کہ اے بنو عامر کے بھائی! اس کو چھوڑ دے اور اسدی سے کہا کہ تمہارے اندر چھ عادتیں ایسی ہیں جو پورے عرب میں اور کسی میں نہیں (۱) تم میں سے ایک خاتون سے جناب رسول اللہ ﷺ نے نکاح کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے کروا دیا اور سفیر حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے اور وہ خاتون زینب بنت جحش تھیں اور یہ تمہاری قوم کے لئے فخر کی بات ہے۔ (۲) اور تم میں سے ایک شخص تھا جو جنتی تھا پھر بھی قناعت پسند تھا اور وہ شخص حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ تھے اور یہ بھی تیری قوم کے لئے فخر کی بات ہے۔ (۳) اور اسلام میں سب سے پہلا علم جو دیا گیا وہ بھی تم میں سے ایک شخص عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو دیا گیا اور یہ بھی تیری قوم کے لئے فخر کی بات ہے۔ (۴) اور سب سے پہلی غنیمت جو اسلام میں تقسیم ہوئی وہ عبداللہ بن جحش کی غنیمت ہے۔ (۵) اور بیعت رضوان میں جس شخص نے سب سے پہلے بیعت کی وہ بھی تمہاری قوم کا تھا، وہ شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یا رسول! اپنا ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں بیعت کروں آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کس بات پر میری بیعت کرو گے؟ عرض کیا کہ جو آپ کے دل میں ہے۔ دریافت فرمایا کہ میرے دل میں کیا ہے؟ عرض کیا: فتح یا شہادت۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان کو بیعت کر لیا، ان کا نام ابوسنان تھا، اس کے بعد لوگ آتے اور بیعت کرتے جاتے اور کہتے کہ ہم ابوسنان والی بیعت کرتے ہیں۔ اور یہ بھی تیری قوم کے لئے فخر کی بات ہے۔ (۶) اور جنگ بدر کے دن سات مہاجرین تمہاری

قوم کے تھے اور یہ بھی تیری قوم کے لئے فخر کی بات ہے۔ (الفاظ عفان کے ہیں)

۵۸۲۰- پرندوں کی نصیحت...... ہم سے ہمارے والد نے ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن عبداللہ الرازی، مسلمہ بن علقمہ کی سند سے امام شعبی سے نقل کیا فرمایا کہ ایک شخص نے ایک ننھے سے پرندے کو پکڑ لیا۔ ابھی پرندہ اس کے ہاتھ میں ہی تھا کہ پرندے نے اس شخص سے مخاطب ہو کر پوچھا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کرنے کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے کہا کہ میں تجھے ذبح کروں گا اور کھاؤں گا۔ پرندے نے کہا کہ میں نہ بیماری سے شفا دے سکتا ہوں نہ بھوکے کی بھوک دور کر سکتا ہوں' لیکن میں تجھے تین باتیں سکھا سکتا ہوں جو تیرے لئے مجھے کھانے سے بہتر ثابت ہوں گی، پہلی بات تو میں تجھے تیرے ہاتھ ہی میں بتادوں گا، دوسری پہاڑ پر اور تیری درخت پر سے بتاؤں گا، اس شخص نے کہا چل بتا پہلی بات کیا ہے؟ پرندہ بولا کہ جو چیز ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس نہ کرنا۔ پھر اس شخص نے پرندے کو چھوڑ دیا وہ اڑ کر پہاڑ پر جا بیٹھا اور کہا کہ ایسی کسی بات کی تصدیق نہ کرنا جس کا ہونا ممکن نہ ہو۔ پھر وہ پرندہ درخت پر جا بیٹھا اور بولا کہ او بدبخت! اگر تو مجھے ذبح کرا دیتا تو میرے معدے سے دو موتی نکلتے ان میں سے ہر ایک کا وزن بیس مثقال ہے۔ فرمایا کہ یہ سن کو وہ شخص افسوس سے ہونٹ کاٹنے لگا اور کہا اچھا تیسری بات بتا۔ پرندہ بولا کہ تو نے پہلی دو بھلا دیں او تیسری کا کیا بتاؤں؟ میں نے تجھے کہا نہیں تھا کہ جو چیز ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس نہ کرنا اور یہ نہیں کہا تھا کہ اس بات کی تصدیق نہ کرنا جس کا ہونا ناممکن ہو؟ میں اور میرے پر اور گوشت اور خون سب ملا کر بھی بیس مثقال نہیں بنتے (تو بیس مثقال کے دو موتی میرے پیٹ میں کہاں سے آئیں گے؟)

پھر وہ پرندہ اڑا اور وہاں سے چلا گیا۔

۵۸۲۱- شیر اور لومڑی کی کہانی...... ہم سے احمد بن اسحٰق نے عبداللہ بن زکریا، عبداللہ بن عبدالوہاب، احمد بن بشر علی، عاصم، داؤد اور امام شعبی سے روایت کیا فرمایا کہ ایک مرتبہ شیر بیمار ہو گیا، تمام درندے اس کی عیادت کے لئے آئے علاوہ لومڑی کے۔ بھیڑیئے نے کہا اے بادشاہ! آپ بیمار ہو گئے اور تمام درندوں نے آپ کی عیادت کی لیکن لومڑی نہیں آئی؟ شیر نے کہا کہ جیسے ہی وہ آئے تو مجھے یاد دلانا، فرمایا کہ یہ بات لومڑی کو معلوم ہوئی تو لومڑی بھی شیر کی عیادت کے لئے آئی تو شیر نے پوچھا کہ اے ابوالحصین! تمام درندے میری عیادت کے لئے آئے لیکن تو نہیں آیا' کیوں؟ لومڑی نے کہا مجھے جب بادشاہ کی بیماری کی اطلاع ملی تو میں دوا کی تلاش میں نکل گیا تھا۔ شیر نے پوچھا کچھ ملا؟ لومڑی نے کہا کہ ہاں معلوم ہوا ہے کہ آپ کی بیماری میں بھیڑیئے کی پنڈلی کا گوشت مفید ہے۔ چنانچہ شیر نے بھیڑیئے کی پنڈلی پر پنجہ مارا اور اس کی پنڈلی نکال کر کھا گیا۔

ادھر لومڑی دوا بتا کر چپکے سے نکل کر راستے میں جا بیٹھا، کچھ دیر بعد اس نے دیکھا کہ بھیڑیا وہاں سے گزر رہا ہے اور اس کے جسم سے خون بہہ رہا ہے؟ تو لومڑی نے اس کو پکار کر کہا، او سرخ موزے والے! آج کے بعد جب بھی سلطان کے پاس بیٹھو تو اس بات کا خیال رکھنا کہ تمہارے دماغ سے کیا نکل رہا ہے اور یہ تو ابھی صرف تیرے پیر سے ہی نکلا ہے۔

۵۸۲۲- زیاد کا حکم...... ہم سے محمد بن علی بن یاسین نے حسین بن علی بن نصر، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی، ابن عیاش نے شعبی سے بیان کیا فرمایا ہم سے زیاد کے آزاد کردہ غلام عجلان (جو اس کا دربان بھی تھا) نے بیان کیا کہ زیاد جب اپنے گھر سے نکلتا تو میں مسجد تک اس کے آگے آگے چلتا، جب ایک دن وہ اپنی مجلس میں پہنچا تو دیکھا کہ گھر کے ایک کونے میں بلی گھات لگائے بیٹھی ہے، زیاد نے کہا، اس کو چھوڑ دو، دیکھو یہ کیا کرتی ہے۔ پھر اس نے ظہر کی نماز پڑھی اور اپنی جگہ آ بیٹھا پھر عصر کی نماز پڑھی اور اپنی جگہ آ بیٹھا، ہر مرتبہ وہ بلی کو دیکھتا تھا، چنانچہ سورج غروب ہونے سے کچھ دیر پہلے ایک طرف سے چوہا نکلا، بلی نے چھلانگ لگائی اور اس کو پکڑ لیا۔

یہ دیکھ کر زیاد نے کہا کہ اگر کسی کو کوئی ضروری معاملہ درپیش ہو تو وہ ایسی ہی مستقل مزاجی اختیار کرے جیسے بلی نے کی تھی تو وہ کامیاب ہو جائے گا۔

اور فرمایا کہ عجلان نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ زیاد نے مجھ سے کہا تو برباد ہو جائے، کسی عقل مند آدمی کو میرے پاس لا۔ میں نے عرض کیا میں سمجھا نہیں کہ آپ کی کیا مراد ہے؟ زیاد نے کہا عقلمند آدمی اپنے قد و قامت اور چہرے سے پہچانا جاتا ہے۔ چنانچہ میں تلاش میں نکلا تو ایک شخص دیکھا تو خوبصورت بھی تھا، اس کا قد و قامت بھی بہت عمدہ تھا اور تھا بھی فصیح و بلیغ، میں اسے زیاد کے پاس لے آیا، زیاد نے پوچھا، اے فلاں؟ میں تجھ سے ایک معاملے میں مشورہ کرنا چاہتا ہوں؟ بتا تیرا کیا خیال ہے؟ اس شخص نے کہا کہ میں تو حاقن (پیشاب روکے ہوئے) ہوں اور حاقن کی رائے کا کوئی اعتبار نہیں زیاد نے کہا، اے عجلان! کسی باوضو آدمی کو لا۔ میں ایک باوضو آدمی کو لے آیا زیاد نے اس سے بھی وہی بات کی، وہ بولا میں تو بھوکا ہوں اور بھوکے کی رائے کا کوئی اعتبار نہیں۔ زیاد نے کہا کہ اے عجلان! کھانا لے کر آ، میں کھانا لایا اور اس شخص نے کھانا کھایا جب فارغ ہو گیا تو بولا ہاں اب پوچھ کیا پوچھنا ہے، چنانچہ زیاد نے اس سے جو کچھ پوچھا اس نے نہایت مناسب جواب دیا چنانچہ زیاد نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ جب تک تم حاقن یا بھوکے ہو، اس وقت تک لوگوں کے معاملات نہ نمٹاؤ۔

۵۸۲۳-توبہ کی فضیلت...... ہم سے محمد بن حیان نے ابراہیم بن سفیان، ابراہیم بن نصر، موسیٰ بن اسمٰعیل، قیس، عاصم الاحول نے شعبی سے نقل کیا فرمایا کہا جاتا تھا کہ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہ ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو بلند کرنا چاہتے ہیں تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور گناہ اس گناہ کی طرح نقصان نہیں دیتا جس پر عمل ہی نہ کیا گیا۔

۵۸۲۴-زمین کی وسعت...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے عبداللہ بن نبدار الباطرقانی، عبداللہ بن عمر بن ابان، وکیع، طلحہ بن ابی طلحہ، القناد کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا امام شعبی نے فرمایا کہ اگر زمین گھٹتی ہوتی تو تم پر رہنا مشکل ہو جاتا بلکہ سانس اور ثمرات کم ہوتے ہیں۔

۵۸۲۵-لباس کا ادب...... ہم سے ابوبکر بن الآجری نے عمر بن ایوب، شریح بن یونس، سعید بن محمد الوراق، مطرف کی سند سے امام شعبی سے نقل کیا ہے فرمایا کہ ایسا لباس پہنو جس میں بے وقوف لوگ تم پر انگلیاں نہ اٹھائیں اور نہ ہی علماء اس لباس کو برا سمجھیں۔

۵۸۲۶-نسیان کی وجہ سے گوشت سے پرہیز...... ہم سے عبدالرحمٰن بن محمد بن جعفر نے محمد بن عبداللہ بن رستہ، محمد بن حمید، ابوداؤد، قیس، اشعث کی سند سے شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ میں بھول کے خوف سے گوشت کھانا چھوڑ دیتا ہوں۔

۵۸۲۷-علم کی زینت...... ہم سے ہمارے والد نے محمد بن ابراہیم بن یحییٰ، یعقوب الدورقی، عبدالرحمٰن، حماد بن سلمہ، عامر احول کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ علم کی زینت اھل علم کا حلم (وقار و بردباری) ہے۔

۵۸۲۸-علم کی حفاظت...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، اسمٰعیل بن بھرام، عبدالرحمٰن، مالک بن مغول، مجاھد کی سند سے شعبی سے بیان کیا فرمایا جس نے محلے کی مجلس میں بیٹھنے سے پرہیز کی اس کا علم بڑھ گیا اور عمل پاکیزہ ہو گیا۔

۵۸۲۹-علم کی محبت ......ہم سے ابو احمد الغطریفی نے معروف بن محمد الجرجانی ، العطاردی، یونس بن بکیر، یونس بن ابی اسحق نے فرمایا کہ امام شعبی سے ظہر سے لے کر عصر تک سوالات پوچھے جاتے رہے، تو انہوں نے فرمایا اگر (اس دوران) تم مجھے کھجور، بالائی وغیرہ سے بنی ہوئی مٹھائی کے لقمے بھی کھلاتے تو مجھے پسند نہ ہوتا۔

۵۸۳۰-تین باتیں......ہم سے محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ الخطمی، سھل ابن بحر، عبداللہ بن رشید، ابوعبیدہ، ابوسلمہ الوسطی اور ابوزید سے بیان کیا فرمایا میں نے امام شعبی سے کسی چیز کے بارے میں سوال پوچھا تو امام شعبی کو سخت غصہ آیا اور انہوں نے قسم کھائی کہ مجھے حدیث بیان نہیں کریں گے، چنانچہ میں جا کر ان کے دروازے پر بیٹھ گیا تو انہوں نے فرمایا، اے ابوزید! میری قسم تو میری نیت کے مطابق تھی، اپنا دل میری طرف سے صاف رکھو اور میری طرف سے تین باتیں یاد رکھو۔(۱) اللہ کی تخلیقات میں سے کسی چیز کے بارے میں یہ مت کہنا کہ اس کو کیوں تخلیق کیا گیا اور اس کی تخلیق سے کیا مقصد تھا۔(۲) اور جس چیز کے بارے میں تم نہیں جانتے اس کے بارے میں یہ مت کہنا کہ میں جانتا ہوں۔(۳) اور دین میں (ناحق) قیاس کرنے والوں سے بچو، کیونکہ اگر تم نے کسی حرام کو حلال کر دیا یا حلال کو حرام کر دیا تو تم ثابت قدمی کے بعد ڈگمگا جاؤ گے۔اب یہاں سے روانہ ہو جاؤ اے ابوزید۔

۵۸۳۱-تین عظیم الشان احادیث......ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، محمد بن اسمٰعیل بن سمرہ، وہب بن اسمٰعیل الاسدی، داؤد الاودی سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے فرمایا میں تمہیں تین عظیم الشان احادیث سناتا ہوں، میں نے کہا سنائیے۔فرمایا جب تم مجھ سے کوئی مسئلہ پوچھو اور میں تمہارے مسئلہ کا تحقیقی جواب دوں یعنی أرأیت أرأیت کہہ کر تفصیلی و تحقیقی جواب دوں تو (آگاہ رہو) کہ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن پاک میں فرمایا ہے" کیا تم نے دیکھا اس شخص کو جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے" (الفرقان ۴۳) حتی کہ آیت پڑھ کر فارغ ہو گئے۔

(۲) اور دوسری بات جو میں تمہیں بتاتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب تم کسی چیز کے بارے میں سوال کرو تو (ناحق) قیاس مت کرنا ورنہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر بیٹھو گے۔

(۳) اور تیسری اور اہم بات یہ کہ جب تم سے کسی ایسے مسئلے کے بارے میں پوچھا جائے جس کے بارے میں تم نہ جانتے ہو تو صاف کہو کہ میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا، اس میں بھی تمہارے ساتھ شامل ہوں۔

۵۸۳۲-ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان اور شعبی سے بیان فرمایا کہ جب انہوں نے ملتبس کے بارے میں سوال کیا زیادہ بوجھ والے کے بارے میں جو مطیع نہیں ہوتا نہ دبتا ہے۔اگر اس کے بارے میں صحابہ سوال کرتے تو انہیں روک دیا جاتا۔

۵۸۳۳-خود رائے دینے کی مذمت......ہم سے سلیمان بن احمد نے اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ثوری، ابن ابجر کی سند سے شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ اگر کوئی تمہارے سامنے صحابہ کرامؓ سے احادیث بیان کرے تو لے لو اور اگر اپنی رائے سے کچھ کہے تو اس پر پیشاب کر دو۔

۵۸۳۴-اپنی رائے سے سوء ظن......ہم سے حبیب بن حسن نے بطور املا، ابو مسلم الکشی، عبدالرحمٰن نے بیان کیا فرمایا کہ ایک مرتبہ امام شعبی ایک مسئلہ بیان فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے اس مسئلے کے بارے میں حضرت عمرؓ نے یوں فرمایا ہے اور حضرت علیؓ نے یوں

فرمایا ہے میں نے پوچھا کہ آپ کی کیا رائے ہے تو فرمایا میری رائے کا کیا کرو گے ان حضرات کی رائے کے بعد، جب میں تمہارے سامنے اپنی رائے پیش کروں تو اس پر پیشاب کر دو۔

۵۸۳۵- **ناحق قیاس کرنے والوں کی مذمت**...... ہم سے سلیمان بن احمد نے بطور املاء کے، ابو مسلم الکشی، عبدالرحمٰن بن حماد، صالح ابن مسلم سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے مجھ سے فرمایا کہ تم آثار کو چھوڑ کر (ناحق) قیاس کرنے کی وجہ سے ھلاک ہوگئے، مسجد ان لوگوں سے نفرت کرتی ہیں، حتی کہ یہ لوگ میرے نزدیک میرے گھر کے کچرے کے ڈھیر سے زیادہ ناپسندید ہیں۔ (یعنی اصحاب رائے)

۵۸۳۶- ہم سے سلیمان بن احمد نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحیٰی بن سعید اور مجالد کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے فرمایا اللہ تعالیٰ أرأیت پر لعنت کرے۔

۵۸۳۷- **حضرت عمر بن الخطابؓ کا علم**...... ہم سے احمد بن اسحٰق نے ابو یحیٰی الرازی، عبداللہ بن عمران، عبداللہ بن ادریس اور اشعث کی سند سے بیان کیا فرمایا میں نے سنا امام شعبی فرما رہے تھے کہ جب لوگوں کو کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو یہ دیکھو کہ حضرت عمرؓ نے کیا کیا، کیونکہ حضرت عمرؓ اس وقت تک کچھ نہ کیا کرتے تھے جب تک مشورہ نہ کر لیتے۔

اشعث کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات ابن سیرین کو بتائی تو انہوں نے فرمایا کہ جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو اپنے آپ کو حضرت عمرؓ سے زیادہ بڑا عالم بتائے تو اس سے بچو۔

۵۸۳۸- **دیت کسی کی زیادہ ہوگی**...... ہم سے سلیمان بن احمد نے حسن بن المتوکل، ابو حسن المدائنی، ابوبکر الھذلی سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے فرمایا' اے لوگو! تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر احنف بن قیس اور ایک بچے کو اس کے ساتھ قتل کر دیا جائے تو کیا دونوں کی دیت برابر ہوگی؟ یا احنف کی دیت اس کے عقل اور بردباری کی وجہ سے زیادہ ہوگی۔ میں نے عرض کیا کہ برابر ہوگی۔ تو فرمایا کہ اس سے معلوم ہوا کہ قیاس کوئی چیز نہیں۔

۵۸۳۹- ہم سے محمد بن جعفر نے احمد بن حسن، محمد بن الولید، ابن ابی الزحاف، ایوب بن رشید اور صالح بن مسلم سے بیان کیا کہ امام شعبی نے فرمایا کہ تم لوگ آثار کو چھوڑ دینے اور (ناحق) قیاس کو پکڑ لینے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔

۵۸۴۰- **صاحب ھویٰ جہنم [illegible]ے گا**...... ہم سے محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، سفیان، ابن شبرمہ سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے فرمایا کہ ھویٰ (خواہش) کا نام ھویٰ اس لئے رکھا گیا کیونکہ صاحب ھویٰ (خواہش) اپنی خواہش کے ساتھ ہی جہنم میں گرے گا۔ (گرنے کیلئے مترادف لفظ یہاں عربی میں ھویٰ استعمال ہوا ہے۔ مترجم)

۵۸۴۱- ہم سے محمد بن عبداللہ! حسن بن علی بن نصر محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی، ابو عبدالرحمٰن المرادی کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے فرمایا کہ اھل ھواء (خواہش) کا نام اھل ھواء اس لئے رکھا گیا کیونکہ یہ لوگ جہنم میں اپنی خواہش کی وجہ سے گریں گے۔

۵۸۴۲- ہم سے ابوبکر الطلحی نے محمد بن علی بن حبیب، نوح بن حبیب، ابن ادریس کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا امام شعبی فرما رہے تھے کہ اگر تو ننانوے مسئلے صحیح نکالے اور ایک میں خطا ہو جائے تو اھل ھواء وہ ننانوے مسائل چھوڑ دیں گے اور ایک مسئلے کو لے لیں گے۔

۵۸۴۳-امام شعبی کا واقعہ...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، ابن فضیل اور ابن شبرمہ کی سند سے بیان کیا فرمایا میں نے سنا امام شعبی نے فرمایا کہ میں نے کبھی کسی سفید چیز میں سیاہ چیز نہیں لکھی، اور میں نے جب بھی کسی شخص سے کوئی حدیث سنی تو اس کو دھرانے کے لئے نہیں کہا۔ ابن شبرمہ کہتے ہیں کہ میں امام شعبی کے ساتھ ان کے گھر والوں کی طرف جارہا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ تم مجھے حدیث سناؤ میں تمہیں حدیث سناتا ہوں۔

۵۸۴۴-امام شعبی کی کنارہ کشی...... ہم سے محمد بن اسحق بن ایوب نے ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، عمر بن ذر سے بیان کیا فرمایا میں اور میرے والد امام شعبی کے گھر کی طرف آئے، میرے والد نے پکارا، اے ابوعمرو! امام شعبی نے جواب دیا، لبیک (حاضر ہوں) میرے والد نے پوچھا کہ ان دو حضرات کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جن کے بارے میں لوگ باتیں کرتے ہیں؟ امام شعبی نے پوچھا کون دونوں حضرات؟ میرے والد نے بتایا حضرت علی، حضرت عثمانؓ، تو امام شعبی نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اس بات سے بے نیاز ہوں کہ مجھے قیامت کے دن حضرت علی وحضرت عثمانؓ سے جھگڑنے والا کہہ کر لایا جائے گا جبکہ ہماری اور ان کی مغفرت ہو چکی ہوگی۔

۵۸۴۵-رائے سے تفسیر کی مذمت...... ہم سے محمد بن اسحق نے ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ابن عون کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ جو شخص اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر بیان کرتا ہے وہ تو صرف اپنے رب کی طرف سے بیان کر رہا ہے۔ (یعنی گویا کہ اس کو الھام ہوا ہے۔ بطور طنز کے فرمایا)

۵۸۴۶-سبیل سے کیا مراد ہے...... ہم سے محمد بن اسحق نے ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، عمر بن بشر بن قیس بن ھانی ابو ھانی الھمدانی سے بیان کیا فرمایا امام شعبی سے آیت "جو اس گھر تک جانے کا مقدور بھر طاقت رکھے"۔ (آل عمران: ۹۷) کے بارے میں پوچھا گیا تو میں بھی اس وقت وہیں ان کے پاس ہی تھا۔ تو فرمایا سبیل سے مراد وہ ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آسانی پیدا کردی ہو۔ اور دونوں جہانوں میں سے جس نے بھی کفر کیا اللہ تعالیٰ اس سے غنی ہے۔

۵۸۴۷-یہودی کی خیانت...... ہم سے محمد بن عبداللہ سنین نے حسن بن علی بن نصر، محمد بن عبدالکریم، ہیثم، ابن عدی اور مجالد کی سند سے امام شعبی سے اور ابو عاصم محمد بن ابی عاصم کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا کہ انصاری مسلمانوں میں سے ایک شخص جہاد پر گیا اور جاتے ہوئے پڑوسی کو گھر والوں کا خیال رکھنے کا کہا وہ پڑوسی یہودی تھا جو اس کے گھر والوں کے پاس آتا تھا، کسی نے اس مسلمان مجاہد کو بتادیا تو ایک رات یہ گھات لگا کر بیٹھ گیا اس نے دیکھا کہ یہودی ٹانگ پر ٹانگ رکھے اس کے بستر پر چت لیٹا ہے اور کہہ رہا ہے کہ
اور اشعث جسے اسلام نے دھوکے میں رکھا، میں تمام دن اس کی دلہن کے ساتھ تنہائی میں تھا میں نے رات اس کی چھاتیوں پر گزاری ایسی قباء پر جو مضبوط گرھوں والی تھی اس کی رانوں کے بل ایسے تھے جیسے گھاس کی لہلہاتی شاخیں ایک دوسری پر جمع ہوں۔
فرمایا کہ وہ مجاہد اچانک حملہ آور ہوا اور اس یہودی کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ اگلی صبح یہ واقعہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں عرض کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ جو اس بارے میں کچھ جانتا ہے کھڑا ہو جائے، چنانچہ وہ مجاہد کھڑا ہو گیا اور اپنا معاملہ بیان کیا اور تفصیل بتائی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر یہ یہودی آئندہ ایسا کریں تو تم بھی ان کے ساتھ یہی سلوک کرو۔

۵۸۴۸-نصر بن حجاج ہم سے [illegible] بن الکاتب نے حسن بن علی بن نصر الطوسی، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی، مجالد اور

ابن عیاش کی سند سے شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ رات کے وقت لوگوں کی نگہبانی کر رہے تھے کہ ایک گھر کے پاس سے گزرے جس میں ایک عورت یہ اشعار پڑھ رہی تھی کہ

کیا شراب پینے کا کوئی راستہ ہے کہ میں پیوں یا کیا نصر بن حجاج تک رسائی کا کوئی راستہ ہے۔ نصر بن حجاج نہایت خوبصورت حسین وجمیل آدمی تھا چنانچہ حضرت عمرؓ نے فوراً نصر بن حجاج کو حکم دیا کہ فوری طور پر مدینہ سے نکل جاؤ چنانچہ وہ بصرہ چلا گیا اور مشجاع بن مسعود کے پاس ٹھہرا جو حضرت ابی موسیٰؓ کے نائب تھے، مشجاع کی بیوی بھی نوجوان خوبصورت تھی۔ چنانچہ ایک دن نصر بن حجاج مشجاع کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور مشجاع کی بیوی بھی ایک طرف موجود تھی کہ نصر بن حجاج نے زمین پر لکھا کہ خدا کی قسم میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ مشجاع کی بیوی نے بھی یہی جواب دیا کہ میں بھی تجھے پسند کرتی ہوں۔ مشجاع نے اپنی بیوی کا جواب سن لیا اور اس سے پوچھا کہ اس نے تم سے کیا کہا تھا تو وہ بولی کہ اس نے مجھ سے کہا تھا کہ تمہاری یہ دایہ کیا ہی محبت کرنے والی ہے؟ تو مشجاع نے بھی کہا کہ ہاں کیا ہی محبت کرنے والی ہے تمہاری یہ دایہ اور میں بھی خدا کی قسم اس سے ایسی ہی محبت کرنے والا ہوں؟ مگر تمہارا جواب اس جملے کا جواب تو نہیں بنتا، میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو مجھے ٹھیک ٹھیک بات بتا، وہ بولی اب جبکہ تو نے مجھے قسم دی ہے تو میں تجھے صحیح بات بتاتی ہوں۔ اصل میں اس نے مجھے کہا تھا کہ تمہارے گھر کا منظر نہایت خوبصورت ہے تو مشجاع بولا تمہارے گھر کا منظر نہایت خوبصورت ہے اور میں بھی یہ بھی کوئی بات نہیں بنتی، اسی دوران شیخ مشجاع کی نظر زمین پر لکھی تحریر پر پڑ گئی تو اس نے فوراً ایک لڑکے کو بلایا اور کہا کہ پڑھ یہ کیا لکھا ہے۔ اس نے پڑھ کر سنایا کہ لکھا ہے کہ خدا کی قسم میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ مشجاع نے بھی ان الفاظ کو دھرایا۔ خدا کی قسم میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ ہاں یہ اس کا جواب بنتا ہے۔ جب شیخ کو سارا معاملہ سمجھ میں آ گیا تو اپنی بیوی سے بولا کہ تو اپنی عدت پوری کر لے (یعنی تجھے طلاق دیتا ہوں) اور نصر بن حجاج سے مخاطب ہو کر کہا، اے بھتیجے اگر تو چاہے تو اس سے نکاح کر لے۔ وہ لوگ اپنے امیروں سے کچھ نہیں چھپاتے تھے۔

پھر اس معاملے کی تفصیلی اطلاع حضرت ابو موسیٰؓ کو دی گئی تو آپؓ نے فرمایا کہ میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ امیر المؤمنین نے تجھے بلاوجہ تو نہیں نکالا تھا، یہاں سے بھی نکل جا، چنانچہ وہاں سے نکل کر وہ فارس آ گیا۔ وہاں حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفیؓ گورنر تھے۔ وہاں نصر کو ایک کسان عورت پسند آ گئی اور یہ بھی اس کو پسند آ گیا چنانچہ اس عورت نے اس کی طرف پیغام بھیجا لیکن یہ بات حضرت عثمان بن ابی العاصؓ کو معلوم ہو گئی چنانچہ انہوں نے نصر کو بلا بھیجا اور کہا کہ امیر المؤمنین اور حضرت ابو موسیٰؓ نے تجھے کسی شر ہی کی وجہ سے نکالا ہے تو یہاں سے بھی نکل جا، تو نصر بولا کہ خدا کی قسم اگر اب لوگوں نے مجھے نکالا تو میں مشرکین سے جا ملوں گا۔ چنانچہ یہ مسئلہ حضرت عثمان بن ابی العاصؓ نے حضرت ابو موسیٰؓ کی طرف اور انہوں نے حضرت عمرؓ کی طرف لکھ بھیجا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس کے بال مختلف جگہوں سے کاٹ دو، اس کی قمیص مختصر کر دو اور اسے مسجد میں پابند کر دو۔

۵۸۴۹- **صحابہ سے ملاقات**...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن اسمٰعیل، عمرو بن مرزوق، شعبہ، منصور بن عبدالرحمٰن نے شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے فرمایا کہ میں نے پانچ سو صحابہ کرامؓ کو پایا ہے۔

۵۸۵۰- **اسلام قبول کرنے کی فضیلت**...... ہم سے محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، جریر، مروان، اسمٰعیل ابن ابی خالد کی سند سے امام شعبی سے فرمایا کہ امام شعبی نے ایک شخص سے کہا کہ (اس کی باندی اس کے ہاتھ پر اسلام قبول کر چکی تھی) اس کا تیرے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا تیرے لئے ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

۵۸۵۱- ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے احمد بن محمد، سعدان بن نصر، عبدالعزیز بن ابان، مالک بن مغول نے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ

ایک مدت سے میں اس بات پر رو رہا ہوں۔

۵۸۵۲- علم کی رونق...... ہم سے ابراہیم بن محمد المقری نے عمر بن سنان المنبجی، ابوعبیدہ محمد بن عمران سے بیان کیا فرمایا ایک شخص نے امام شعبی سے فرمایا کہ فلاں شخص عالم ہے۔ تو امام شعبی نے فرمایا میں نے اس پر علم کی رونق نہیں دیکھی۔ عرض کیا کہ علم کی رونق کیا ہے فرمایا سکون اور وقار، جب جان لیا تو سختی اور سنگدلی نہیں کرتا اور جب جان لیا تو تکبر نہیں کرتا۔

۵۸۵۳- اھل علم کی دو خو بیاں...... ہم سے سلیمان بن احمد نے معاذ بن المثنی، ابوبکر بن ابی الاسود، حمید بن الاسود، عیسی الحناط نے امام شعبی سے بیان کیا ہے فرمایا کہ اس علم کو وہی شخص حاصل کرے گا جس میں دو عادتیں ہوں (۱) عقل اور (۲) عبادت۔ چنانچہ اگر عقلمند ہو لیکن عبادت گزار نہ ہو تو کہا جاتا ہے کہ یہ معاملہ تو عبادت گزار سے ہی حاصل ہوسکتا ہے اس سے کیوں حاصل کرتے ہو؟ اور اگر عبادت گزار ہو اور عقلمند نہ ہو تو کہا جاتا کہ یہ (یعنی علم) تو عقلمند سے ہی حاصل ہوسکتا ہے۔ اس سے کیوں حاصل کرتے ہو؟ تو امام شعبی نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ اب اس علم کو حاصل کریں گے جن میں ان میں سے کوئی بھی خاصیت نہیں نہ عقل نہ عبادت۔

۵۸۵۴- کامل نجات...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان اور ابن شرمہ کی سند سے امام شعبی سے بیان کرتے ہیں فرمایا کہ جب تو مخلوق کی تعظیم کرنے لگے، تو یہی کامل نجات ہے۔

۵۸۵۵- پانی کی نصیحت...... ہم سے اسی سند سے ابن شرمہ سے نقل کیا فرمایا کہ امام شعبی نے مجھے (ابن شرمہ) فرمایا کہ مجھ کو وہ چیز پلاؤ جو موجود چیزوں میں سب سے زیادہ آسان ہو اور غیر موجود چیزوں میں سب سے سخت ہو یعنی پانی۔

۵۸۵۶- کھوٹے پیسے اور عمدہ سکے...... اس سند سے سفیان نے بیان کیا کہ امام شعبی فرمایا کرتے تھے اے ابن ذکوان! تو اسے کھوٹے پیسوں کی صورت میں ساتھ لایا اور عمدہ سکوں کی صورت میں ساتھ لے گیا۔

۵۸۵۷- مزاح کا وقت...... ہم سے عمر بن احمد بن حمدان نے محمد بن مخلد، ابو علی بن عیسی، محمد بن عبدالرحمن، عبدالرحمن بن مالک بن مغول نے اپنے والد سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی اپنے گھر میں ہنسی مزاح کر رہے تھے تو کسی نے پوچھا، اے ابا عمروؓ آپ بھی ہنسی مزاح کرتے ہیں تو فرمایا کہ ہمارے پاس آنے جانے والے سارے ہی قراء ہیں (اگر ہم مزاح نہ کریں) تو ہم تو غم سے مر جائیں گے۔

۵۸۵۸- بچوں کی عقل...... ہم سے ہمارے والد نے محمد بن احمد بن یزید، عبداللہ بن عبدالوهاب، محمد ابن الحارث القرشی، محمد بن طلحہ، ان کے والد کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ اس زمانے کے بچوں کو عقل عطا فرمائی گئی ہے، اس زمانے میں ان کی عمریں کم نہیں ہوئیں۔

۵۸۵۹- بے کاروں کے کام...... ہم سے ابوبکر الآجری نے المفضل بن محمد الجندی، اسحق بن ابراہیم الطبری، امام قاضی ابو یوسف اور مجالد کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ یہ لفنگے اور اچکے کیا ہی خوب چیز ہیں؟ یہ سیلاب کو روک دیتے ہیں جلتے کو بجھا دیتے ہیں اور بڑے امراء کے خلاف شور شرابہ کرتے ہیں۔

۵۸۶۰- امام شعبی کی عمر...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ اور ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن شعیب بن الجحا

فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی کو دیکھا وہ میرے والد کے ساتھ چلے جارہے تھے اور کتان کا ازار باندھے ہوئے تھے، میرے والد نے کہا کہ اے ابا عمرو! میں آپ کو دیکھ رہا ہوں آپ کا ازار لٹک رہا ہے۔ تو انہوں نے میرے والد کے کولہے پر ہاتھ مارا اور فرمایا یہاں ایسی کوئی چیز نہیں جو اسی کو اٹھائے، تو میرے والد نے فرمایا کہ آپ کی عمر کتنی ہے اے ابا عمرو؟ تو فرمایا میرا نفس موت سے شکایت کرتا ہے؟ کہ مجھے تجھے اٹھائے ہوئے ستتر (۷۷) سال ہو گئے
اگر اے نفس تو کوئی جھوٹی خواہش مجھ سے بیان کرے تو تین ہی سال تو رہ گئے ہیں اسی ہونے میں۔

۵۸۶۱- علم حاصل کرنے سے نہ روکو...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، اسمٰعیل بن ابی الحارث، عبدالعزیز بن ابان نے حماد بن عبداللہ سے بیان کیا فرمایا میں نے سنا امام شعبی نے فرمایا اہل علم کو حاصل کرنے سے نہ روکو گناہ گار ہو جاؤ گے۔ اور نااہل کے سامنے حدیث بیان نہ کرو گناہ گار ہو جاؤ گے۔

۵۸۶۲- خواب کی تعبیر...... ہم سے سلیمان بن احمد نے احمد بن القاسم، خالد بن خداش، ہیثم بن عدی مجالد اور ابن عیاش نے بیان فرمایا کہ امام شعبی کی بہن اعشٰی ہمدان (مشہور شاعر) کی اہلیہ تھیں اور اعشٰی کی بہن امام شعبی کی اہلیہ تھیں۔ ایک دن اعشٰی نے امام شعبی سے عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک گھر میں داخل ہوا ہوں جہاں گندم اور جو کے ڈھیر ہیں۔ چنانچہ میں نے دائیں مٹھی میں گندم اور بائیں میں جو لے لئے اور وہاں سے نکل آیا لیکن کیا دیکھتا ہوں کہ میری دائیں مٹھی میں جو ہیں اور بائیں میں گندم ہے۔
امام شعبی نے فرمایا کہ اگر تمہارا خواب سچا ہے تو تم ضرور بالضرور علم القرآن کو اشعار کے ساتھ بدل لو گے۔ تو اعشٰی نے کہا کہ شعر بڑا ہونے کے بعد۔ حالانکہ اس سے پہلے اعشٰی اپنے محلے کا امام اور ان کا قاری تھا۔

۵۸۶۳- حجاج کے ساتھ ملاقات...... ہم سے ابو سعید محمد بن علی بن محارب النیشا پوری نے محمد بن ابراہیم بن سعید البوشنجی یعقوب بن کعب الحلبی، جبکہ محمد بن علی بن حبیش نے ابو العباس زنجویہ، اسمٰعیل بن عبداللہ الرقی اور سلیمان بن احمد نے احمد بن المعلی، ہشام، عیسٰی بن یونس، عباد بن موسٰی اور امام شعبی نے بیان کیا فرمایا کہ مجھے ایک مرتبہ باندھ کر حجاج کے پاس لے جایا گیا۔ جب میں محل کے دروازے پر پہنچا تو یزید بن ابی مسلم سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا انا للہ اے شعبی! آپ تو اتنے بڑے عالم ہیں اور امیر کے ہاں آج سفارش کا دن بھی نہیں ہے آپ کو تو چھوٹنا چاہیے۔ پھر محمد بن الحجاج کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بھی یہی بات کی، جب میں حجاج بن یوسف کے سامنے پہنچا تو اس نے پوچھا، اے شعبی! کیا تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی اور باغیوں کی تعداد میں اضافہ کیا؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ امیر کی اصلاح کرے جس نے ہماری وجہ سے گھر کو غمزدہ کر دیا علاقوں کو قحط زدہ کر دیا راستے کو تنگ کر دیا۔ سھر نے ہم کو سرمہ بنالیا (یعنی ہم اس میں نیک اور متقی نہ تھے اور نہ ہی گناہگار طاقتور، حجاج نے کہا خدا کی قسم اس نے سچ کہا وہ ہمارے خلاف بغاوت میں نیک نہ تھے اور جو گناہ انہوں نے ہمارے خلاف کیا اس میں قوت والے نہ تھے۔ یہ کہہ کر امام شعبی کو رہا کر دیا۔
پھر علم الفرائض (میراث) سے متعلق سوال پوچھنے کی ضرورت تھی تو اس نے امام شعبی سے پوچھا کہ بہن اور پردادی کے حصے کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟
امام شعبی! اس مسئلہ میں پانچ صحابہ کرامؓ کے مختلف اقوال ہیں (۱) حضرت عثمان بن عفان، (۲) حضرت زید بن ثابت، (۳) حضرت

عبداللہ بن مسعود، (۴) حضرت علی اور (۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اجمعین۔

حجاج حضرت ابن عباس کا اس بارے میں کیا فرمان ہے، وہ بھی بڑے متقی تھے۔ امام شعبی...... انہوں نے دادا کو بمنزلہ باپ کے سمجھا ہے اور اماں کو ثلث دیا ہے اور بہن کو محروم رکھا ہے۔

حجاج...... امیر المؤمنین حضرت عثمان غنیؓ کا اس بارے میں کیا فتویٰ ہے؟

امام شعبی...... انہوں نے تین تین حصے بنائے ہیں۔

حجاج...... حضرت زید بن ثابت کا کیا فتویٰ ہے؟

امام شعبی...... انہوں نے مسئلہ نو سے بنایا ہے۔ تین حصے ماں کو دیئے ہیں۔ دادا کو چار حصے دیئے ہیں اور بہن کو دو حصے دیئے ہیں۔

حجاج...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا کیا فتویٰ ہے؟

امام شعبی...... انہوں نے مسئلہ چھ سے بنایا ہے تین حصے بہن کو، ایک دادا کو اور ماں کو دو حصے دیئے ہیں۔

حجاج...... قاضی کو بتا دیجئے کہ حضرت عثمانؓ نے جو مسئلہ بیان کیا ہے وہ لکھ لے۔

اتنے میں دربان آیا اور کہا کہ نمائندے آئے ہیں حجاج نے اجازت دی وہ حاضر ہوئے انہوں نے پگڑیاں باندھ رکھی تھیں جن کے شملے وسط کمر میں لٹکے ہوئے تھے، تلواریں کندھوں پر رکھی ہوئی تھیں اور خطوط دائیں ہاتھوں میں تھے، چنانچہ ان میں سے سبابہ بن عاصم نامی شخص آگے بڑھا۔

حجاج...... کہاں سے آرہے ہو؟

شبابہ...... شام سے۔

حجاج...... امیر المؤمنین اور ان کے خدام وغیرہ کیسے ہیں؟

شبابہ...... تمام تفصیلات سے باخبر کر دیا۔

حجاج...... کیا تمہارے پیچھے بادل وغیرہ تھے؟

شبابہ...... جی ہاں، میرے اور امیر المؤمنین کے درمیان تین بادل تھے۔

حجاج...... بتاؤ بارش کیسے ہوئی اور اس کے اثرات وغیرہ کیسے ظاہر ہوئے؟

شبابہ...... ایک بادل حوران میں برسا، چھوٹی اور بڑی بوندیں برسیں چنانچہ موٹی موٹی بوندوں والی بارش ہوتی رہی جس کے بارے میں آپ نے سنا، اس کے بعد کچھ وادیاں ایسی ہوگئیں جو دریاؤں کی طرح بہہ رہی ہیں اور کچھ وادیوں میں پانی کی مقدار کم ہے، زمین آرہی ہے اور زمین جارہی ہے۔

پھر دوسرا بادل بسوانامی مقام پر آیا یا دوقریوں کے نزدیک (عیسی کو شک ہے) اس نے نرم زمین کو گیلا کر دیا اور وادیوں کو بہا دیا زمین کو چکنا کر دیا اور کھمبیوں نے اپنی جگہوں سے سر نکال لئے۔

پھر ایک اور بدلی کا ٹکڑا آیا اور وہ بھی برسا، سیراب ہونے کے بعد چشمے بھی بہنے لگے۔ گھاٹیاں بھر گئیں، وادیاں پر ہوگئیں اور میں آپ کے پاس ایسے آیا جیسے بجو کا پڑوس آتا ہے۔

پھر عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجئے۔ اس نے اجازت دی تو بنو اسد کا ایک شخص اندر آیا۔ تو حجاج نے پوچھا کیا تم بھی اپنے پیچھے کچھ بارش وغیرہ چھوڑ آئے ہو؟ اس نے کہا، نہیں بلکہ خشکی زیادہ ہوگئی شہر گرد وغبار والے ہوگئے اور جس نباتؔ نے سر نکالا کھالی گئی، تو ہمیں یقین ہوگیا کہ یہ سال قحط کا ہے۔ حجاج نے کہا کہ تو کیا ہی بری خبر لایا ہے تو وہ بولا کہ میں نے تو اطلاع دینی تھی دیدی۔

شابہ نے پھر اجازت مانگی اور اجازت ملنے پر یمامہ کا ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ حجاج نے پوچھا کیا تم اپنے پیچھے کچھ بارش وغیرہ چھوڑ آئے ہو؟ تو وہ شخص بولا کہ جوان وحسین عورتوں نے دوپٹے اوڑھ لئے اور اپنی زیارت کی دعوت دینے لگیں اور میں نے سنا ایک کہنے والا کہہ رہا تھا کہ آؤ میں تمہیں لے چلوں جہاں آگ بجھائی جاتی ہے خواتین شکایت کرتی ہیں اور بھیڑیں سانس لیتی ہیں امام شعبی فرماتے ہیں کہ اس کی حجاج کے بالکل پلے نہ پڑی تو بولا تیرا بیڑہ غرق ہو تو اہل شام سے باتیں کر رہا ہے ان کو سمجھا بھی۔ وہ بولا جی بہتر۔ اللہ تعالیٰ امیر کی اصلاح کریں لوگ سرسبز ہو گئے پھل، گھی، مکھن، دودھ کثیر ہو گیا اب روٹی پکانے کے لئے آگ جلانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ رہی عورتوں کی شکایت تو اس کا مطلب ہے تھا کہ شام تک عورتوں کو اپنی بکریوں کے بچوں کا چرانا پڑتا ہے دودھ بلونا پڑتا ہے۔ چنانچہ کثرت سے محنت سے ان کے بازوایسے تھک جاتے ہیں جیسے جسم کے ساتھ ہیں ہی نہیں۔

رہا بھیڑوں اور بکریوں کا سانس لینا تو اس سے یہ مراد ہے کہ یہ بھیڑ بکریاں مختلف انواع واقسام کے بوٹے اور نباتات دیکھتے ہیں، رنگ رنگ کے پھل دیکھتے ہیں جوان کے پیٹ کو بھر سکتے ہیں لیکن ان کی نگاہیں سیر نہیں ہوتیں۔ تو یہ چوپائے اسی طرح رات گزارتے ہیں کہ ان کوکھیں (پہلو) بھر چکی ہوتی ہیں چنانچہ اسی وجہ سے ان کو کچھ دیر کے لئے بدہضمی کی تکلیف بھی سہنی پڑتی ہے جو بعد میں دور ہو جاتی ہے۔

شابہ نے پھر اجازت طلب کی اور اجازت ملنے پر آزاد شدہ غلاموں میں سے ایک شخص اندر داخل ہوا، کہا جاتا تھا کہ اس زمانے میں وہ انتہائی سخت ترین انسان تھا۔ حجاج نے ان سے پوچھا کر پیچھے کچھ بارش وغیرہ چھوڑی یا نہیں؟ تو اس نے جواب دیا جی ہاں مگر جس طرح ان لوگوں نے نہایت خوبصورت انداز سے صورت حال بیان کی میں نہیں کر سکتا حجاج نے کہا کہ جتنا اچھا تو کر سکتا ہے تو کر۔ تو وہ بولا کہ میں نے حلوان میں بارش دیکھی اور مسلسل اس کو روندتے ہوئے امیر کی خدمت میں آپہنچا ہوں۔ حجاج نے کہا کہ اگرچہ تو نے بارش کے بارے میں ان سب سے مختصر خطبہ بیان کیا ہے لیکن تو تلوار لے کر ان سب سے زیادہ لمبے قدم اٹھانے والا ہے۔

۵۸۶۴- علم کا برتن...... ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے ابوالعباس السراج، محمد بن عباد بن موسی العکلی، ابوعباد بن موسی، ابوبکر الہذلی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے مجھ سے فرمایا کہ کیا میں تیرے سامنے ایسی حدیث نہ بیان کروں جو تو ایک ہی مجلس میں یاد کر لے گا اگر تو دیگر روایات کا حافظ ہے؟ جب مجھے قید کر کے حجاج بن یوسف کے سامنے لایا گیا تو یزید بن ابی مسلم سے میری ملاقات ہوئی، انہوں نے کہا انا اللہ، اے شعبی! آپ تو علم سے بھرے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد اسی طرح ذکر کیا۔

۵۸۶۵- پسندیدہ اشعار...... ہم سے ابوبکر الطلحی نے احمد بن حماد بن سفیان، محمود بن خداش، محمد بن حسن بن ابی یزید الھمدانی نے محمد بن جعادہ سے بیان کیا کہ امام شعبی اس شعر کو بہت زیادہ پسند فرمایا کرتے تھے

خواب دیکھنے کی حالت رضامندی کی نہیں ہوتی

خواب تو انسان اس وقت دیکھتا ہے جب غصے میں ہو

۵۸۶۶- ہم سے ابواحمد الغطریفی نے ابوالفضل محمد بن الفضل، محمد بن سعید القزاز، ابوامیہ، ابراہیم، محمد الھذلی، ھیثم اور مجالد نے امام شعبی کے بارے میں بیان کیا کہ امام شعبی یہ شعر پڑھا کرتے تھے

جب تو نے عشق نہیں کیا اور تو جانتا ہی نہیں کہ محبت کیا ہے

تو تو اور جنگل میں گھومنے والا اونٹ بالکل برابر ہے

مسند روایات......امام شعبی نے بہت سے صحابہ کرام کا زمانہ پایا مثلاً حضرت علی بن ابی طالب، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل، حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر، حضرت اسامہ بن زید، حضرت عمرو بن العاص، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص، حضرت جریر بن عبداللہ البجلی، حضرت جابر بن سمرہ، حضرت عدی بن حاتم، حضرت عروہ بن مضرس، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت نعمان بن بشیر، حضرت براء بن عازب، حضرت عقبہ بن عمرو، حضرت زید بن ارقم، حضرت ابوسعید الخدری، حضرت کعب بن عجرہ، حضرت انس بن مالک، حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت عمران بن حصین، حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ اور دیگر بے شمار صحابہ کرام شامل ہیں۔

جبکہ صحابیات میں سے حضرت ام ھانی، حضرت اسماء بنت عمیس، حضرت فاطمہ بنت قیس اور امہات المؤمنین سے حضرت عائشہ، حضرت ام سلمہ اور حضرت میمونہ شامل ہیں۔

جبکہ تابعین کرام میں سے حضرت مسروق، علقمہ، اسود، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، یحیٰی بن طلحہ، عمر بن علی بن ابی طالب، سالم بن عبداللہ بن مسعود، ابوعبیدۃ بن عبداللہ بن مسعود اور ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے روایت کی ہے۔

دیگر تابعین جنہوں نے امام شعبی سے روایت کی ہے وہ یہ ہیں، مثلاً ابواسحٰق السبیعی، ابواسحٰق الشیبانی، ابوحصین، الحکم بن عتبہ، عطاء بن السائب، محمد بن سوقہ، حصین، مغیرہ، عاصم الاحول داؤد بن ابی ھند اور امام اعمش۔

۵۸۶۷-حضرت عمر کا مقام ومرتبہ......ہم سے حبیب بن حسن نے یوسف القاضی، عمرو بن مرزوق، جبکہ ابواحمد محمد بن احمد ابن اسحٰق الانماطی احمد بن النضر، سعید بن حفص النفیلی، زہیر، اسمٰعیل بن ابی خالد اور امام شعبی کی سند سے حضرت علی سے روایت کیا فرمایا کہ ہمیں اس بات میں کوئی شک نہ ہوتا تھا کہ سکینہ حضرت عمر کی زبان مبارک پر بولتی ہے۔

۵۸۶۸-سنت کے مطابق سزا......ہم سے ابواسحٰق بن حمزہ نے ابویعلی، محمد بن عبید حماد بن زید، مجالد کی سند سے امام شعبی سے روایت سے روایت کیا فرمایا میں نے حضرت علی کو دیکھا آپ نے شراحہ کو جمعرات کے دن کوڑے لگوائے اور جمعہ کے دن سنگسار کروادیا، تو یوں معلوم ہوا گویا کہ دیگر صحابہ کرام اس عمل کو پسند نہیں کررہے، یا حضرت علی کا خیال تھا کہ پسند نہیں کررہے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میں نے اس کو اللہ کی کتاب کی وجہ سے کوڑے لگوائے ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے سنگسار کروایا ہے۔

۵۸۶۹-ہم سے حسن بن محمد بن کیسان نے یوسف القاضی، ابوالربیع ھیثم، اسمٰعیل بن سالم، حصین بن عبدالرحمٰن کی سند سے امام شعبی سے روایت کیا فرمایا کہ حضرت علی نے جمعرات کے دن شراحہ کو کوڑے لگوائے اور جمعہ کے دن سنگسار کردیا اور فرمایا کہ میں نے کتاب اللہ پر عمل کرتے ہوئے اس کو کوڑے لگوائے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اس کو سنگسار کروایا۔

۵۸۷۰-ہم سے سلیمان بن احمد نے حفص بن عمر، قبیصہ، سفیان، اسمائیل بن ابی خالد کی سند سے شعبی سے بیان کیا کہ حضرت علی نے شراحہ (وہ عورت جس نے زنا کا اقرار کیا تھا) کو کوڑے لگائے جمعرات کے دن اور جمعہ کے دن اسے سنگسار کیا اور فرمایا میں نے اسے کوڑے کتاب اللہ کے حکم سے لگائے اور رجم سنت نبوی کی بنا پر کیا۔

شعبی سے ایک جماعت مثلاً شیبانی، ابوحصین، اشعث بن سوار، اجلح اور جابر بن یزید نے روایت کی ہے۔

۵۸۷۱-نبی کریم ﷺ کی قتل آمیز گفتگو......ہم سے عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، فضیل ابو معاذ، ابوحریز السجستانی، شعبی کی سند سے حضرت علی کی روایت کیا فرمایا جب میں اپنے والد صاحب کو دفن کر کے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے میرے ساتھ ایسی تسلی آمیز باتیں کیں کہ میں ان کے بدلے پوری دنیا بھی لینا پسند نہ کروں۔
معتمر نے فضیل سے اسی طرح روایت کی ہے، جبکہ امام شعبی سے صرف ابو حریز نے بیان کی ہے اور ان کا نام عبداللہ بن الحسین ہے وہ سجستان کے قاضی تھے۔

۵۸۷۲-حضرت علیؓ کا گروہ جنت میں ہوگا...... ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے علی بن اسمٰعیل الصفار البغدادی، ابوعصمۃ عصام بن الحکم العکبری، جمیع بن عبداللہ البصری، سوار الھمدانی، محمد بن جحادہ اور شعبی کی سند سے حضرت علیؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو اور تیرا گروہ جنت میں ہوگا اور عنقریب ایک ایسی قوم آئے گی جس کا برا لقب ہوگا ان کو رافضی کہا جائے گا، لہٰذا جب تم ان سے ملو تو انہیں قتل کر دو کیونکہ وہ مشرک ہیں۔
محمد اور شعبی کی سند سے یہ روایت غریب ہے، ہم نے اسے صرف عصام کی سند سے لکھا ہے

۵۸۷۳-صحابہ کی بے سروسامانی...... ہم سے ابواسحٰق بن حمزہ نے صالح بن محمد، ہیثم بن خالد بن یزید، بشر بن محمد بن السکری، شعبہ، اسمٰعیل بن ابی خالد، شعبی کی سند سے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کیا فرمایا کہ گویا کہ میں خود کو جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھ رہا ہوں، سات افراد میں ساتواں تھا، ہمارے پاس پیپل کے پتوں کے علاوہ کھانے پینے کی کوئی چیز نہ تھی حتیٰ کہ ہم بکری کی مینگنیوں کی طرح فضلہ کیا کرتے تھے جس میں کوئی اور چیز نہ ملی ہوتی تھی۔

۵۸۷۴-نجاشی کے لئے دعاءِ مغفرت...... ہم سے ابوبکر الطلحی نے ابوحصین الوداعی، یحییٰ الحمانی، خدیج ابن معاویہ، ابواسحاق عامر کی سند سے سعید بن زید سے حضور ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا نجاشی کے لئے استغفار کرو۔
۵۸۷۵- ہم سے عبداللہ بن جعفر بن احمد نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، سلیمان الشیبانی امام شعبی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ مجھ سے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے والے نے بیان کیا کہ آپ ﷺ ایک قبر کے پاس آئے اور سب لوگوں نے ان کے پیچھے صفیں باندھ لیں پھر آپ ﷺ نے اس قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔ میں نے امام شعبی سے پوچھا کہا اے ابا عمرو! آپ کو کس نے بتایا تو کہا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے۔
شیبانی سے ثوری زائدہ، ھیثم، جریر، حفص، ابن فضیل، ابومعاویہ، ابن ادریس، اسباط، ابن مسھر، اسمٰعیل بن زکریا، خالد الواسطی، عبدالواحد بن زیاد، نے اور قتادۃ نے عاصم الاحول عن الشیبانی عن الشعبی کی سند سے بیان کی ہے۔
۵۸۷۶- ہم سے ابویعلی الزبیری نے ابوعوانہ الاسفرائینی، جبکہ محمد بن المظفر، محمد بن محمد ابن سلیمان، جعفر بن عبدالواحد، یحییٰ بن کثیر العنبری، شعبہ، قتادہ، شعبی اور ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ نے ایک شخص کی تدفین کے بعد اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا فرمائی۔
میں نے قتادہ سے پوچھا کہ کیا یہ روایت آپ نے شعبی سے سنی ہے؟ تو وہ بولے نہیں، بلکہ یہ مجھ سے شیبانی نے بیان کی، میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے شعبی کو ابن عباسؓ سے بیان کرتے سنا ہے۔

۵۸۷۷-کھڑے ہوکر پانی پینا...... ہم سے احمد بن ابراہیم بن یوسف نے عمران بن عبدالرحیم، الحسین بن حفص، جبکہ محمد بن الحسین اور سلیمان بن احمد نے بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، سفیان ثوری، عاصم، شعبی کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ نے زمزم کا پانی پیا حالانکہ آپ ﷺ کھڑے تھے۔

شعبہ اور بہت سے لوگوں نے عاصم سے اور سلیمان الشیبانی، داؤد بن ابی ھند اور صاعد نے امام شعبی سے روایت کی ہے۔

۵۸۷۸-گوشت کھا کر وضو دھرائے بغیر نماز کی ادائیگی ...... ہم سے قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم نے احمد بن محمد بن عاصم، اسحق بن راھویہ، احمد بن ایوب، ابی حمزہ السکری، جابر، امام شعبی کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس مسجد میں ایک بکری کی دستی لائی گئی (آپ ﷺ نے تناول فرمائی) پھر نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور پانی کو چھوا تک نہیں۔

الحسین بن علی بن شقیق نے ابی حمزہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ شعبی کی سند سے یہ روایت غریب ہے، اس میں ابو حمزہ السکری کا جابر سے تفرد ہے۔

۵۸۷۹-صلہ رحمی کا انعام ...... ہم سے سلیمان بن احمد نے یحییٰ بن عثمان بن صالح مطلب بن شعیب اور مسعود ابن محمد الرملی، عمران بن ھارون الرملی، ابو خالد الاحمر، داؤد بن ابی ھند، شعبی کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک قوم کے لئے ان کے گھروں کو آباد کردیں گے اور ان کے اموال کو بڑھادیں گے، لیکن جب سے اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کیا ہے نفرت کی وجہ سے ان کی طرف دیکھا تک نہیں۔ عرض کیا گیا کہ یہ کیسے ممکن ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ وہ لوگ صلہ رحمی کرتے ہوں گے۔[1]

فائدہ...... سوال کی وجہ سے صحابۂ کرامؓ کو تعجب تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ کو ان سے اتنی نفرت ہوگی، تو پھر گھروں کی آبادی اور اموال میں اضافے کا کیا مطلب؟ تو بتادیا کہ نفرت تو ہوگی لیکن یہ چیزیں ان کو اس لئے ملیں گی کیونکہ وہ لوگ صلہ رحمی کرتے ہوں گے اس روایت میں صلہ رحمی کی اہمیت اجاگر کرنا مقصود ہے۔ واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

یہ روایت داؤد اور شعبی کی سند سے غریب ہے، اس میں عمران الرملی کا ابو خالد سے تفرد ہے۔

۵۸۸۰-آپ ﷺ کا آخرت کا انتخاب ...... ہم سے ابو اسحق بن حمزۃ نے احمد بن یحییٰ الحلوانی، سعید بن سلیمان، یحییٰ بن اسمٰعیل بن سالم الاسدی، شعبی کی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ کو دنیا اور آخرت میں اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے آخرت کو اختیار فرمایا۔

اس میں یحییٰ کا شعبی سے تفرد ہے۔

۵۸۸۱-منافق کی علامت ...... ہم سے محمد بن حمید نے عبداللہ بن ناجیہ، حسن بن قزعہ، مسلمہ بن علقمہ، داؤد بن ابی ھند کی سند سے شعبی کی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ہم نے حضرت ابن عمرؓ سے عرض کیا جب ہم ان لوگوں کے پاس جاتے تو ہم وہ کہتے ہیں جو وہ چاہتے ہیں؟ اور جب ان سے واپس آتے ہیں تو اس کے خلاف کہتے ہیں تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ہم اس بات کو جناب نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں منافقت سمجھتے تھے۔

مجالد نے بھی شعبی سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

---

[1] المستدرک ۱۶۱/۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۸۶/۱۲. ومجمع الزوائد ۱۲۵/۸. والترغیب والترہیب ۳۳۶/۳. وکنز العمال ۶۹۱۸.

٥٨٨٢-شہید جیسا اجر......ہم سے احمد بن یعقوب بن المہر جان المعدل نے ابوشعیب الحرانی، یحیٰ بن عبداللہ البابلتی، ایوب بن نہیک، شعبی کی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے چاشت کی نماز پڑھی اور ہر ماہ کے تین روزے رکھے اور سفر وحضر کسی بھی حالت میں وتر نہ چھوڑے تو اس کے لئے شہید جیسا اجر لکھا جائے گا۔[1]

یہ بھی غریب ہے اس میں ایوب کا تفرد ہے۔

٥٨٨٣-آپ ﷺ کی ہمراہی......ہم سے ابوبکر بن خلاد نے الحارث بن ابی اسامہ، العباس بن الفضل البصری الازرق، جبکہ حبیب بن حسن، عمرو بن حفص السدوسی، عاصم بن علی، ہمام دونوں حضرات نے قتادہ، عزرہ، شعبی کی سند سے حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت کیا فرمایا کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ عرفہ سے اونٹنی پر سوار ہوا تو آپ ﷺ کی اونٹنی نے عادت کے مطابق پیر نہیں اٹھایا حتیٰ کہ وہ مجمع میں جا پہنچی۔[2]

یہ روایت شعبی کی سند سے غریب ہے، اس میں قتادہ کا عزرہ سے تفرد ہے اور عزرہ کا نام ابن تمیم البصری ہے۔

٥٨٨٤-سب سے زیادہ محبوب......ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے عبداللہ بن احمد بن شیرویہ، اسحٰق بن راھویہ، جریر، مغیرہ اور شعبی کی سند سے حضرت عمرو بن العاصؓ سے روایت کیا فرمایا کہ مجھے جناب نبی کریم ﷺ نے لشکر دے کر بھیجا، اس لشکر میں حضرت ابوبکر بھی شامل تھے۔ جب میں واپس آیا تو عرض کیا کہ یارسول اللہ! لوگوں میں آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ بس معلوم کرنا چاہتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے سب سے زیادہ محبت عائشہ سے ہے میں نے عرض کیا کہ مردوں کے بارے میں پوچھ رہا ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کے والد (یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ) شعبی عن عمرو سے یہ روایت غریب ہے۔[2]

٥٨٨٥-مسلمان کی تعریف......ہم سے ابوبکر بن خلاد نے ابی الحارث بن ابی اسامہ، یزید بن ھارون، زکریا عن ابی زائدہ، شعبی کی سند سے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کیا فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کے زبان وہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ممنوع فرمایا ہے۔[3]

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥٨٨٦-زکوٰۃ کی ادائیگی کا ادب......ہم سے ابوبکر بن خلاد نے الحارث بن ابی اسامہ، عبدالوھاب بن عطاء، داؤد بن ابی ھند، جبکہ احمد بن محمد بن مخلد نے احمد بن ہیثم الوزان، مسلم بن ابراہیم، ابوبکر الھذلی، اور شعبی کی سند سے حضرت جریر بن عبداللہ بن البجلیؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب صدقہ (زکوٰۃ) وصول کرنے والا تمہارے پاس آئے، تو وہ تم سے راضی ہو کر واپس جانا چاہیے امام شعبی سے شیبانی، بیان، اسمٰعیل، مغیرہ، مجالد، جابر اور دیگر لوگوں نے روایت کی ہے۔[4]

١۔ مجمع الزوائد ٢٤١/٢. والترغیب والترھیب ٤٠٧/١. وکنز العمال ٢١٥١٥.

٢۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة ٨، واتحاف السادة المتقین ٢٢١/٢. وفتح الباری ١٨/٧.

٣۔ صحیح البخاری ٩/١، ١٢٧/٨. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ٦٥. وفتح الباری ٥٣/١، ٣١٦/١١.

٤۔ مسند الامام أحمد ٣٦٤/٤. وسنن الدارمی ٣٩٤/١. والمعجم الکبیر للطبرانی ٣٦٥/٢، ٣٧٠. والکامل لابن عدی ١١٢٩/٣.

۵۸۸۷-بارہ نائبین ...... ہم سے ابو اسحٰق بن حمزۃ نے سلیمان بن احمد، محمد بن علی بن حبیش، القاسم بن زکریا، المقری، محمد بن عبد الحلیم النیشاپوری، مبشر بن عبداللہ، سفیان بن حسین، سعید بن عمرو بن اشوع، شعبی کی سند سے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرمایا کہ میں اپنے والد کے ساتھ مسجد نبوی میں آیا، اس وقت جناب رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے تو میں نے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد میرے بارہ نائب ہوں گے، فرمایا: آپ ﷺ کی آواز پست ہوگئی اور مجھے معلوم نہ ہوا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ اور والد صاحب نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

عمر بن عبداللہ بن رزین نے سفیان سے ایسے ہی روایت کی ہے۔

۵۸۸۸-شکار کا حکم ...... ہم سے محمد بن احمد بن محمد البغدادی، ابوبکر نے احمد بن عبدالرحمٰن، یزید بن ھارون، زکریا، بن ابی زائدہ، عاصم الاحول، شعبی کی سند سے حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ سے سامنے آجانے والا شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو تیر کی دھار سے شکار ہو تو وہ کھا سکتے ہو اور جو دھار کے بجائے چوڑائی میں لگنے سے مرا ہو تو وہ مردار (موقوذۃ) ہے۔ فرمایا کہ میں نے کتے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ جب تو نے اپنے کتے کو روانہ کرتے ہوئے اللہ کا نام لے لیا تھا اور تیرے کتے نے اس کو کھایا نہیں، تو تم اس کو کھا سکتے ہو۔[1]

شعبۃ اور زائدہ نے زکریا بن ابی زائدہ سے روایت کیا ہے جبکہ معمر بن المبارک، علی بن مسہر نے عاصم الاحول سے روایت کیا ہے اور شعبی سے بیان بن بشر، عبداللہ بن ابی السفر، حکم، شیبانی، اسمٰعیل بن ابی خالد، سعید بن مسروق، مجالد، عیسیٰ بن المسیب، فراس بن یحییٰ، جابر بن یزید جعفی، عمر بن بشر السری بن اسمٰعیل، ابوحریز، حصین بن نمیر، خالد الحذاء، طاؤس اور یزید نے امام شعبی سے روایت کیا ہے، بعض کے الفاظ بعض سے مختلف ہیں۔

۵۸۸۹-حج کا مسئلہ ...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے اسمٰعیل بن عبداللہ، جبکہ سلیمان بن احمد علی نے بن عبدالعزیز، ابونعیم، زکریا بن ابی زائدہ، شعبی کی سند سے حضرت عروہ بن مضرسؓ کو فرمایا کہ انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں حج کیا لیکن لوگ ان کو رات ہی کے وقت ملے اس وقت وہ ''جمع'' میں تھے لہٰذا وہ رات کے وقت عرفات روانہ ہوگئے اور وہاں سے افاضہ فرمایا اور واپس جمع (غالباً منیٰ) کی طرف واپس آگئے اور پھر آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے محنت کی اور اپنی سواری کو دبلا کردیا تو کیا میرا حج ہوگیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز (جمع) منیٰ میں پڑھی اور ہمارے ساتھ ٹھہرا رہا جب تک ہم تک ہم نے افاضہ نہ کرلیا حالانکہ وہ خود اس سے پہلے عرفات سے دن کو یا رات کو افاضہ کرچکا تھا تو اس کا حج مکمل ہوگیا اور اس نے میل کچیل کو دور کردیا۔[2]

سفیان بن عیینہ، عیسیٰ بن یونس اور یحییٰ بن سعید نے زکریاء سے ایسے پہلے روایت کیا ہے۔ اور شعبی سے اسمٰعیل بن ابی خالد، داؤد بن ابی ھند، زبید بن الحارث، ابن ابی السفر، داؤد الاودی، مطرف، سیار اور حماد بن ابی سلیمان نے روایت کی ہے۔

۱۔ صحیح البخاری ۷/۱۱۰. وصحیح مسلم، کتاب الصید باب ۱. وفتح الباری ۹/۵۹۹.

۲۔ مسند الامام احمد ۴/۱۵، ۲۶۱، ۲۶۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/۱۴۹. ومجمع الزوائد ۳/۲۴۵. وطبقات ابن سعد ۶/۲۰.

۵۸۹۰- خاتم النبیین ...... ہم سے قاضی ابو احمد نے عبداللہ بن العباس، عمر بن اسمٰعیل بن مجالد، ان کے والد، مجالد، شعبی کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کیا فرمایا میں نے سنا جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک ہزار یا اس سے بھی زیادہ انبیاء کا (سلسلہ) ختم کرنے والا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہ تھا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور میرے لئے وہ سب واضح کر دیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے واضح نہ کیا گیا تھا اور وہ یہ کہ وہ کانا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔[1]

۵۸۹۱- اللہ تعالیٰ کا سلسلہ نسب ...... ہم سے ہمارے والد نے محمد بن ابراہیم بن بان، شریح بن یونس، اسمٰعیل بن مجالد اور شعبی کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک اعرابی (دیہاتی) جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہمیں اپنے رب کا نسب بتائیے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ نازل فرمائی ''کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے، نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور اس کا کوئی ہمسر نہیں'' (سورۃ الاخلاص)

یہ روایت بھی شعبی سے غریب ہے۔

۵۸۹۲- سوتے وقت پڑھنے کی دعائیں ...... ہم سے احمد بن جعفرؒ نے معبد نے احمد بن عمرو البزار، عمر بن اسمٰعیل بن مجالد، ان کے والد، شعبی کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے دریافت فرمایا کہ جب تم سوتے ہو تو کیا پڑھتے ہو؟ سب صحابہ کرامؓ نے کچھ نہ کچھ عرض کیا جب حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کی باری آئی تو عرض کیا کہ میں کہتا ہوں اے اللہ! آپ ہی نے اس نفس کی تخلیق کیا ہے، آپ ہی کے لئے اس کی زندگی اور موت ہے، اگر (آج رات) آپ اس کو وصول کر لیں تو اس کے سارے گناہ معاف فرما دیجئے گا اور اگر واپس کر دیں تو اس کی حفاظت فرمایئے گا اور سیدھے راستے پر چلایئے گا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ کو حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کی بات سن کر خوشی ہوئی۔[2]

شعبی سے غریب ہے اس میں عمر کا اپنے والد اور دادا سے تفرد ہے۔

۵۸۹۳- پل صراط ...... ہم سے ابو اسحٰق بن حمزہ نے ابو جعفر زہیر التستری، عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن ابی بکیر، یحییٰ بن ابی بکیر، سلام بن سلیم الخراسانی، یزید بن حیان، مقاتل بن حیان، شعبی کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک لوگ ضرور پل صراط سے گزریں گے' پل صراط بہت پھسلواں ہے، وہ لوگوں کو لے کر جھک جائے گا اور آگ ان میں سے اپنی خوراک چن لے گی اور جہنم ان پر برف کی طرح ہو جائے گی اور اس کی خاص آوازیں (زفیر و شہیق) سنائی دیں گے۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ کی طرف سے پکارا جائے گا ''اے میرے بندو! تم دنیا میں کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب آپ جانتے ہیں کہ ہم آپ ہی کی عبادت کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسی آواز سے جواب دیں گے کہ ایسی آواز مخلوق میں سے کسی نے بھی کبھی نہیں سنی ہوگی۔ اے میرے بندو! آج مجھ پر یہ حق ہے کہ میں تمہیں اپنے علاوہ کسی اور کے سپرد نہ کروں۔ میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے اور تم سے راضی ہو گیا ہوں' چنانچہ اس وقت فرشتے بھی شفاعت کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے لہٰذا وہ لوگ وہاں سے نجات پا جائیں گے تو ان سے پیچھے کے لوگ جو آگ میں ہوں گے وہ پکاریں گے، ہماری سفارش کرنے والا اور ہمارا کوئی گہرا دوست کیوں نہیں ہے؟ لہٰذا اگر ہمیں ایک اور موقع دیا جائے تو ہم بھی مؤمنوں میں سے ہو جائیں گے۔ لہٰذا پھر ان کو اور گمراہوں کو وہیں آگ میں پنج

۱۔ مجمع الزوائد ۷/۳۴۷، والدر المنثور ۵/۳۵۳. تفسیر ابن کثیر ۲/۴۲۶. والبدایة والنهایة ۲/۱۵۲.

۲۔ مجمع الزوائد ۱۰/۱۲۳.

دیا جائے گا۔ا یہ روایت بھی غریب ہے، اس میں مقاتل کا تفرد ہے۔

۵۸۹۴-حلال اور حرام کی تعریف...... ہم سے ابوبکر محمد بن جعفر بن ہیثم نے محمد بن احمد بن العوام، یزید بن ھارون، زکریا بن ابی زائدہ، جبکہ القاضی ابو احمد نے فاروق الخطابی، حبیب بن حسن، ابو مسلم الکشی، انصاری، عبداللہ بن عون، شعبی کی سند سے حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت کیا، فرمایا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، حلال بھی واضح ہے حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان جو معاملات ہیں مشکوک ہیں، اکثر لوگ ان کو نہیں جانتے، لہٰذا جو شخص مشکوک چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنا دین اور عزت بچالی اور جو شبہات میں پڑ گیا وہ حرام میں مبتلا ہو گیا، اس شخص کی طرح جو جنگل کے اردگرد موجود چراگاہ میں جانور چراتا ہے تو قریب ہے کہ وہ اس میں گھسے۔ سنو! ہر بادشاہ کا ایک ممنوعہ علاقہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ممنوعہ علاقہ وہ چیزیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔ سنو! جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے اگر وہ صحیح ہو جائے تو پورا جسم صحیح ہوتا ہے اور اگر وہ خراب ہو جائے تو پورا جسم خراب ہو جائے سنو! یہ دل ہے۔

الفاظ زکریا بن ابی زائدہ کے ہیں، ان سے عبداللہ بن المبارک، یحییٰ القطان، عیسیٰ ابن یونس اور بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۵۸۹۵-قربانی کا وقت...... ہم سے ابوعبداللہ بن احمد بن علی بن مخلد نے الحارث بن ابی اسامہ، یزید بن ھارون، داؤد بن ابی ھند، شعبی کی سند سے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کیا، فرمایا کہ میرے ماموں نے آپ ﷺ کے ساتھ عیدالاضحیٰ کی نماز ادا فرمانے سے پہلے ہی قربانی کرلی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری بکری تو صرف گوشت والی ہے (یعنی قربانی نہیں ہوئی) انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک اونٹنی ایک سال سے کم عمر والی ہے جو میری گوشت والی دو بکریوں سے بہتر ہے، کیا میں اس کو ذبح کرلوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اور یہ تمہاری بہترین قربانی ہوگی اور تمہارے بعد اور کسی کے لئے ایک سال سے کم عمر والا جانور (قربان کرنا) جائز نہ ہوگا۔ ۲

۵۸۹۶-عیدالاضحیٰ کی نماز...... ہم سے ابو بکر محمد بن حسن بن کوثر نے ابوالسری موسیٰ بن حسن بن عباد النسائی، عفان بن مسلم، شعبہ، زبید، منصور، داؤد، ابن عون، مجالد، شعبیؒ کی سند سے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کیا، فرمایا کہ مسجد کے اس ستون کے پاس ہمیں بتایا (اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں اپنی جگہ دکھاتا) کہ عیدالاضحیٰ کے دن آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا، آج ہم اپنے اس دن میں سب سے پہلے جو کام کریں گے وہ یہ ہے کہ ہم نماز ادا کریں گے پھر ہم قربانی کریں گے، لہٰذا جس نے ہمارے عیدالاضحیٰ کی نماز کرنے کے بعد قربانی کی تو وہ ہماری سنت پر چلا اور جس نے ہماری نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ صرف گوشت ہے جسے اس نے اپنے گھر والوں کے لئے جمع کرلیا ہے اس کی قربانی نہیں ہوئی۔ ۳

یہ سن کر میرے ماموں حضرت ابو بردہ ہانی بن نیار کھڑے ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ میں نے عیدالاضحیٰ کی نماز ادا کرنے سے پہلے قربانی کرلی ہے اور میرے پاس ایک جانور ہے جو ایک سال سے کم عمر ہے لیکن سال بھر کے جانور سے بہتر ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اسی کو ذبح کرلو اور تمہارے بعد یہ اور کسی کے لئے جائز نہ ہوگا۔

۱۔ الدر المنثور ۵/۹۰۔

۲۔ ۳۔ صحیح مسلم، کتاب الاضاحی ۷. و صحیح البخاری ۲/۲۴. و سنن النسائی ۳/۱۸۲. والسنن الکبری للبیھقی ۹/۲۷۶.

شعبہ سے اتنی تفصیلی روایت عفان کے علاوہ اور کسی نے نہیں کی۔

شعبیؒ سے روایت کرنے والوں میں امام احمد، داؤد بن ابی ھند، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ حفص بن غیاث، مفضل بن صدقہ عبدالکریم بن منصور، یزید بن زریع ہیں۔

امام شعبی سے تابعین وغیرہ میں سے الشیبانی، بیان، عاصم، فراس، مجالد، جابر الجعفی، مطرف، سیار، ابن ابی السفر، زکریا، بن ابی زائدہ مغیرہ، ابو بردہ، سعید بن مسروق، حریث، داود الاودی، عبدالاعلی الشعبی، ابو خالد الدالانی، ابن عون، مساور الوراق نے روایت کی ہے۔

۵۸۹۷- ذکر اور شکر کا تلازم...... ہم سے ابوبکر بن مالک اور محمد بن علی نے محمد بن یونس الکدیمی، معلی بن الفضل، سلمی بن عبداللہ بن کعب، شعبی کی سند سے حضرت ابوھریرہؓ سے روایت فرمایا ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابن آدم! تو نے میرا ذکر کیا تو تو نے میرا شکر کیا اور جب تو نے مجھے بھلا دیا تو تو نے میری ناشکری کی۔[1]

(۲۷۸) عمرو بن عبداللہ السبیعی[2]

انہی میں ایک اور شخصیت ثابت قدم، قناعت پسند، صاحب بصیرت، عقلمند، صابر، ابو اسحٰق عمرو بن عبداللہ السبیعی کی بھی ہے۔

۵۸۹۸- ولادت...... ہم سے احمد بن جعفر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسود بن عامر نے بیان کیا کہ شریک نے کہا کہ ابو اسحٰق حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں پیدا ہوئے۔ میرا خیال ہے کہ شریک نے کہا تھا کہ جب ان کی خلافت کے ۳ سال باقی تھے۔

۵۸۹۹- ہم عصروں کی رائے...... ہم سے محمد بن عمر بن سلم نے محمود بن محمد الواسطی، عثمان ابی شیبہ، جریر، مغیرہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے جب کبھی بھی ابو اسحٰق کو دیکھا تو مجھے پہلے لوگ یاد آ گئے۔

۵۹۰۰- ابن جریر کی رائے...... ہم سے محمد بن عمر نے الحسین بن محمد، یوسف بن یعقوب اور جریر سے بیان کیا فرمایا کہ لوگوں میں یہ بات مشہور تھی کہ جو شخص ابو اسحٰق کے ساتھ بیٹھا گویا کہ وہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ بیٹھا۔

۵۹۰۱- ابو احمد الزبیری کی رائے...... ہم سے ابوبکر بن مسلم نے علی بن حسین بن حیان، محمود بن غیلان، ابو احمد الزبیری سے بیان کیا فرمایا کہ ابو اسحٰق نے ۲۳ یا ۲۴ صحابہ کرامؓ سے روایت بیان کی ہیں۔

۵۹۰۲- امام اعمش کا بیان...... ہم سے ابوبکر بن البراء نے عبداللہ بن یزید، ابو کریب، وکیع، اعمش سے بیان کیا فرمایا کہ میں اور ابو اسحٰق جب اکٹھے ہوتے تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث سے تازہ دم ہو جاتے۔

۵۹۰۳- ہم سے محمد بن علی نے عبداللہ بن محمد البغوی، محمود بن غیلان یحییٰ بن آدم، حفص ابن غیاث کی سند سے اعمش سے بیان کیا

---

[1] مسند الامام أحمد ۲/۲۱۵. واتحاف السادة المتقين ۸/۳۳۳. وكنز العمال ۱۳۴۱، ۱۱۷۷، ۴۳۲۰۹.

[2] طبقات ابن سعد ۶/۳۱۳. والتاريخ الكبير ۶/ت ۲۵۹۴. والجرح ۶/ت ۱۳۴۷. والجمع ۱/۱۲۶۱. والكاشف ۲/ت ۴۲۴۸. والميزان ۳/ت ۴۳۹۳. وتاريخ الاسلام ۵/۱۱۶. وسير النبلاء ۵/۳۹۲. وتهذيب التهذيب ۸/۶۳. وتهذيب الكمال ۴۴۰۰. (۲۲/۱۰۲)

فرمایا کہ جب میں اور اسحق اور ابو اسحق تنہا بیٹھے تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ایسی احادیث بیان کیں جن پر کوئی غبار نہ تھا۔

۵۹۰۴۔ جنگوں میں شرکت...... ہم سے محمد بن علی نے عبداللہ بن محمد بن یزید الکوفی، ابوبکر بن عیاش کی سند سے ابو اسحق سے بیان کیا' فرمایا میں نے زیاد کے زمانے میں چھ یا سات معرکوں میں حصہ لیا اور زیاد کا انتقال معاویہؓ سے پہلے ہو گیا۔

۵۹۰۵۔ تدفین...... ہم سے محمد بن علی نے عبداللہ بن محمد محمود بن غیلان، یحییٰ بن آدم اور ابوبکر ابن عیاش سے بیان کیا فرمایا کہ ہم نے خوارج کے زمانے میں ۱۲۶ھ یا ۱۲۷ھ میں ابو اسحق کو دفن کیا۔

۵۹۰۶۔ تقویٰ...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل اور سفیان نے بیان کیا کہ ہمارے اساتذہ نے فرمایا کہ امام شعبی اور ابو اسحق جمع ہوئے امام شعبی نے فرمایا، اے ابو اسحق تم مجھ سے بہتر ہو، تو ابو اسحق نے کہا کہ نہیں خدا کی قسم نہیں میں آپ سے بہتر نہیں بلکہ آپ ہی مجھ سے بہتر اور عمر میں بڑے ہیں۔

۵۹۰۷۔ چالیس سال تک نہ سوئے...... ہم سے ابو احمد الغطریفی اور محمد بن عمر، محمد بن علی نے عبداللہ بن محمد، احمد بن عمران الاخنسی، اور ابوبکر بن عیاش سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا ابو اسحق نے کہا کہ میں نے چالیس سال سے آنکھیں نہیں سڑکیں۔

۵۹۰۸۔ عبادت کی پابندی...... ہم سے محمد بن ابراہیم اور محمد بن احمد نے ایک جماعت سے، عبداللہ بن محمد، احمد ابن عمران الاخنسی، العلاء بن سالم العبدی سے بیان کیا کہ ابو اسحق اپنی وفات سے دو سال پہلے کمزور ہو گئے تھے، جب تک ان کو سہارا دے کر کھڑا نہ کیا جاتا کھڑے نہ ہو سکتے تھے' لیکن جب سیدھے کھڑے ہو جاتے تو ہزار ہزار آیات پڑھتے۔

۵۹۰۹۔ ایک رکعت میں سورۂ بقرۃ...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل اور سفیان بن عیینہ سے بیان کیا فرمایا کہ عون بن عبداللہ نے اسحق سے کہا کہ تمہارا کیا باقی رہا؟ کہا نماز پڑھتا ہوں تو ایک ہی رکعت میں سورۂ بقرۃ پڑھ لیتا ہوں، تو انہوں نے کہا کہ تمہارا شر ختم ہو گیا اور بھلائی باقی رہ گئی۔

۵۹۱۰۔ کمزوری کی حالت میں عبادت...... ہم سے محمد بن علی نے عبداللہ بن محمد، احمد بن عمران اور ابوبکر بن عیاش سے بیان کیا فرمایا کہ ابو اسحق نے فرمایا کہ میری نماز چلی گئی اور میں کمزور ہو گیا ورنہ جب میں کھڑا ہو جاتا تو خوب پڑھتا تھا اب سورۂ بقرۃ اور آل عمران سے زیادہ نہیں پڑھی جاتی۔

۵۹۱۱۔ بڑھاپے میں روزوں کا حال...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمود بن غیلان، یحییٰ بن آدم، اور ابو الاحوص کی سند سے ابو اسحق سے بیان کیا فرمایا میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور کمزور بھی اب مجھ سے ہر ماہ تین روزوں پیر اور جمعرات اور اشہر حرم کے علاوہ روزے بھی نہیں رکھے جاتے۔

۵۹۱۲۔ کمزوری سے حال...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل اور سفیان سے بیان کیا فرمایا کہ میں ابو اسحق کے پاس آیا تو انہوں نے ایک ترکی قبہ پہن رکھا تھا، مسجد ان کے دروازے کے پاس ہی تھی وہ مسجد میں تھے، میں نے پوچھا اے ابو اسحق کیا حال ہے؟ تو فرمایا اس شخص جیسا جسے فالج ہو گیا مجھے نہ ہاتھ فائدہ دیتا ہے نہ پیر۔

۵۹۱۳- ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، احمد بن الولید، حامد البلخی اور سفیان سے بیان کیا فرمایا کہ میں ابو اسحٰق کے پاس آیا وہ ایک ترکی قبہ میں ملبوس تھے، میں نے پوچھا اے ابو اسحاق! کیا حال ہے؟ تو فرمایا کہ میں تو مفلوج کی ہو گیا ہوں۔ نہ مجھے ہاتھ کا فائدہ ہوتا ہے نہ پیر۔ فرمایا کہ اس وقت ان کی عمر سو سال تھی۔

۵۹۱۴- ہم سے محمد بن عمر بن سلم نے عبداللہ بن محمد بن سعید، احمد بن زہیر، علی بن مجر، عیسیٰ بن یونس اور اعمش سے بیان کیا فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے شاگرد جب ابو اسحٰق کو دیکھتے ہی کہتے یہ عمر القاری ہے، یہ عمرو ہے جو ادھر ادھر نہیں دیکھتا۔

۵۹۱۵- اقوال...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان سے بیان کیا فرمایا کہ ابو اسحٰق نے فرمایا جب میں رات کو جاگتا ہوں تو اپنی آنکھیں بند نہیں کرتا۔

۵۹۱۶- حج کی اہمیت...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان سے بیان کیا فرمایا کہ ہم سے ہمارے ساتھی ابو اسحٰق نے بیان کیا کہ (کیا یہ ممکن ہے کہ) ایک شخص طیلسان (سبز کپڑا) خریدے اور حج نہ کرے۔

۵۹۱۷- غنی کیا ہے...... ہم سے ابو محمد بن حیان نے ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار، سفیان سے بیان کیا فرمایا میں نے سنا ابو اسحٰق نے فرمایا کہ وہ لوگ دین میں مدد کرنے کو غنی کہا کرتے تھے۔

۵۹۱۸- دین کی مدد...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، سفیان اور ابو اسحٰق سے بیان کیا فرمایا کہ وہ لوگ گنجائش کو دین کی مدد سمجھتے تھے، کہا سفیان ثوری نے اس کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا ہاں۔

۵۹۱۹- ضحاک بن قیس کی رائے...... ہم سے ابو احمد محمد بن احمد اور محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، محمد بن یزید الکوفی ابوبکر عیاش سے بیان کیا فرمایا کہ جس دن ابو اسحٰق السبیعی کا انتقال ہوا اسی دن ضحاک بن قیس کوفہ پہنچے اور ان کا جنازہ اور لوگوں کا ہجوم دیکھا تو فرمایا کہ یہ تمہارا عالم ربانی تھا۔

مسند روایات...... (ابو اسحٰق السبیعی) نے ۲۳ صحابہ کرامؓ سے مسند روایات بیان کیں اور حضرت علیؓ کو دیکھا اور ان سے سنا بھی، علاوہ ازیں حضرت سعید بن زید، اسامہ بن زید حضرت ابن عمر اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایات کیں۔ آپ کی اکثر روایات حضرت براء بن عازب، حضرت زید بن ارقم، حضرت نعمان بن بشیر حضرت حارثہ بن وہب، حضرت عبداللہ بن یزید الخطمی، حضرت ابو جحیفہ، حضرت عمرو بن الحارث المصطلقی، سلیمان بن صرد، وحشی بن جنادہؓ سے روایات کیں اور بعض صحابہ سے روایات میں متفرد بھی ہیں کہ ان کے علاوہ اور کسی نے ان صحابہؓ سے روایت نہیں کی ہے۔

۵۹۲۰- حضرت علی المرتضیٰؓ کا حلیہ مبارک...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، اسمٰعیل بن موسیٰ، شریک کی سند سے ابو اسحٰق سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰؓ کو دیکھا آپ کے بال اور داڑھی سفید ہو چکے تھے۔

۵۹۲۱- جمعے کی نماز کا وقت...... محمد بن عمر نے علی بن احمد بن الحسین العجلی، جبارہ، ابوبکر النہشلی کی سند سے ابو اسحٰق سے روایت کیا فرمایا میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا وہ جمعے کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج زائل ہو جاتا تھا۔

۵۹۲۲-ازار کہاں تک ہو؟......ہم سے ابو حامد نے محمد بن اسحٰق محمد بن حسان اور علی بن اشکاب، اسحٰق بن سلیمان اور ابوسنان کی سند سے ابواسحٰق سے بیان کیا فرمایا میں نے چند صحابہ کرامؓ کو دیکھا مثلاً حضرت اسامہ بن زید بن ارقم، حضرت براء بن عازب اور حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا کہ نصف پنڈلیوں تک ازار باندھا کرتے تھے۔

۵۹۲۳-ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن الصباح، سفیان نے فرمایا میں نے سنا ابواسحٰق نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا کہ نصف پنڈلیوں تک ازار باندھتے تھے۔

۵۹۲۴-خلفاء راشدین کی فضیلت......ہم سے سلیمان بن احمد نے عبدان بن احمد، معمر بن سھل، محمد بن اسمٰعیل الکوفی سفیان اور ابی اسحٰق کی سند سے حضرت سعید بن زید نے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ غار حرا میں تھے کہ پہاڑ ہلنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا، اے حرا ٹھہر جا کیوں کہ تجھ پر تو ایک نبی ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہیں۔

اور اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ اس وقت چاروں خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم موجود تھے۔[1]

۵۹۲۵-صلح حدیبیہ کی شرائط......ہم سے ابوحسن احمد بن القاسم بن الدیان نے محمد بن یوسف، مؤمل بن اسمٰعیل، سفیان الثوری، ابو اسحٰق السبیعی کی سند سے حضرت براء ابن عازبؓ سے روایت فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے دن بروز جمعہ رسول اللہ ﷺ نے اھل مکہ کے ساتھ تین باتوں پر صلح فرمائی (۱) اگر اھل میں سے کوئی ان کے پاس آئے گا تو یہ (یعنی مسلمان) ان کو واپس کردیں گے۔ (۲) اور اگر صحابہ کرامؓ میں سے کوئی مکہ آ گیا تو اس کو واپس نہیں کیا جائے گا۔ (۳) جناب رسول اکرم ﷺ اگلے سال مکہ مکرمہ تشریف لائیں گے اور اپنے ہمراہ اسلحہ وغیرہ لے کر اندر داخل نہ ہوں گے۔

یہ روایت صحیح متفق علیہ ہے۔

۵۹۲۶-سکینہ کا نزول......ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد الطیالسی، شعبہ، اور ابواسحٰق کی سند سے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک شخص رات کو سورۃ کہف کی تلاوت کر رہا تھا کہ اس نے اپنے چوپائے (یا فرمایا گھوڑے) کو دیکھا کہ پیروں کو زمین پر مار رہا ہے اور اس پر ایک بدلی سی ہے چنانچہ یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ سے ذکر کی گئی تو فرمایا کہ وہ سکینہ تھی جو قرآن کریم کے لئے نازل ہوئی یا فرمایا کہ قرآن پاک پر نازل ہوئی۔[2]

صحیح متفق علیہ، زھیر، اسرائیل اور ابواسحٰق نے روایت کیا ہے۔

۵۹۲۷-ہم سے احمد بن جعفر بن معبد نے عبداللہ بن محمد بن النعمان، عبداللہ بن رجاء، اور اسرائیل، جبکہ حبیب بن حسن نے عبداللہ بن حسن الحرانی، ابوجعفر النفیلی، زھیر، ابواسحٰق کی روایت سے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں صحابہ کرامؓ سے ایک شخص نماز پڑھ رہے تھے ان کا ایک گھوڑا تھا جو گھر میں بندھا ہوا تھا تو وہ ہنہنانے لگا، تو وہ صحابی باہر نکلتے دیکھتے، لیکن کچھ نہ دیکھتے چند بار ایسا ہوا اگلی

[1] سنن الترمذی ۳۷۵۷، ۳۶۹۹. وسنن ابن ماجة ۱۳۴. ومسند الامام احمد ۱/۱۸۹، ۵/۳۴۶، ومجمع الزوائد ۹/۵۵. والسنة لابن ابی عاصم ۲/۶۲۲. والاحادیث الصحیحة ۸۷۵. وطبقات ابن سعد ۳/۱، ۲۸۹. والمستدرک ۳/۴۵۱. وصحیح ابن حبان ۲۹۱۸. ودلائل النبوة للبیهقی ۶/۳۵۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/۲۵۹. والمصنف لابن ابی شیبة ۱۲/۱۴. واتحاف السادة المتقین ۷/۱۹۳، ۴/۳۴۱. والمطالب العالیة ۴۰۳۲.

[2] صحیح البخاری ۶/۲۷۰، ۲۳۲. وصحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین ۲۴۱. وفتح الباری ۸/۵۸۲، ۹/۵۷.

صبح یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ذکر کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ سکینہ تھی تو قرآن کے لئے نازل ہوئی۔

۵۹۲۸-حضرت سعد بن معاذ......ہم سے احمد بن القاسم بن الریان نے عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف الفریابی، سفیان ثوری، ابواسحٰق کی سند سے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ریشم کا کپڑا لایا گیا، صحابہ کرامؓ نے اس کی نرمی ولطافت دیکھ کر تعجب کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم اس کی نرمی دیکھ کر حیرت کا اظہار کرتے ہو، سعد بن معاذؓ کو جو رومال جنت میں ملیں گے ان سے زیادہ بہتر اور نرم ہوں گے۔[1]
حدیث صحیح متفق ہے۔

۵۹۲۹-غزوات کی تعداد......ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، جبکہ فاروق الخطابی ابومسلم الکشی، سلیمان بن حرب اور ابواسحٰق بن حمزہ نے ابوخلیفہ، ابوالولید، محمد ابن کثیر، شعبہ نے ابواسحٰق سے روایت کیا فرمایا کہ لوگ نماز استسقاء کے لئے نکلے، حضرت زید بن ارقمؓ بھی ساتھ تھے میرے اوران کے درمیان صرف ایک ہی آدمی تھا، میں نے عرض کیا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے کتنے غزوات میں شرکت فرمائی؟ تو فرمایا کہ انیس (۱۹) غزوات میں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ نے ان کے ساتھ کتنے غزوات میں شرکت فرمائی؟ فرمایا سترہ (۱۷) غزوات میں۔ میں نے عرض کیا کہ پہلا غزوہ کون ساتھا؟ تو فرمایا غزوہ ذوالعشیر دیاالعشیر۔ یہ روایت صحیح متفق علیہ ہے۔

۵۹۳۰-جان و مال کی حرمت......ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن محمد بن میمون، موسی بن عمیر الحضرمی، ابواسحٰق کی سند سے حضرت براء اور حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت کیا فرمایا ہم نے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال حرام ہیں (ایک دوسرے پر) جیسے اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر میں۔[2]
ابواسحٰق عن البراء وزیدؓ یہ روایت غریب ہے۔

۵۹۳۱-سب سے ہلکا عذاب......ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ اور ابواسحٰق کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا حضرت نعمان بن بشیرؓ کو جو خطبہ ارشاد فرمار ہے تھے، انہوں نے اپنے خطبے کے دوران فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اھل جہنم میں سب سے ہلکا عذاب جس شخص کو ہوگا اس کے دونوں پیروں میں دو انگارے ہونگے یا فرمایا انگارہ۔ ہوگا جن سے اس کا دماغ کھولے گا۔[3]
اس روایت کو اعمش، شریک اور روح بن مسافر نے اسمٰعیل بن مجالد فی آخرین عن ابی اسحٰق سے روایت کیا ہے۔

۵۹۳۲-جمع تاخیر......ہم سے ابومحمد بن حیان نے اسحٰق بن احمد، ابوکریب، ابومعاویہ، بن ہشام، سفیان اور ابواسحٰق کی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے جمع (منیٰ) میں مغرب اور عشاء ایک اقامت سے ۳ رکعت اور ۲ رکعت ادا

۱۔ صحیح البخاری ۵/۴۴. وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة ۱۲۶. وفتح الباری ۷/۱۲۲.
۲۔ صحیح البخاری ۱/۲۶، ۲/۲۱۵، ۵/۲۲۴. وصحیح مسلم، کتاب القسامة ۲۹، ۳۰، ۳۱. وفتح الباری ۱/۱۵۸، ۱۹۹، ۱۳/۲۶.
۳۔ صحیح البخاری ۸/۱۴۴. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۶۳. وفتح الباری ۱۱/۴۱۷.

فرمائی۔

۵۹۳۳- ہم سے فاروق الخطابی نے ابو مسلم الکشی، محمد بن کثیر، سفیان، ابواسحٰق، عبداللہ بن مالک کی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ انہوں نے مزدلفہ میں مغرب تین رکعت اور عشاء دو رکعت ادا فرمائیں اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسی جگہ ایک اقامت سے یہ نماز میں پڑھیں۔

یحیٰی القطان نے اس کو روایت کیا ہے اور لوگ اسی پر ہیں۔

۵۹۳۴- معمول سے زیادہ نمازیں...... ہم سے ابواسحٰق بن حمزہ اور حبیب بن حسن نے یوسف القاضی، حفص بن عمر، شعبہ، جبکہ حبیب بن حسن، یوسف القاضی، عمرو بن مرزوق، زہیر، ابواسحٰق حارثہ، اور وہب سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں ہمارے معمول سے زیادہ نماز ادا فرمائی؟

رقبۃ بن مصقلہ، اجلح، زید بن ابی انیسہ اور ابن ابی لیلیٰ اور اشعث بن سوار وغیرہ نے اس روایت کو بیان کیا۔

۵۹۳۵- نماز استسقاء میں شرکت...... ہم سے ابواسحٰق نے ابراہیم بن شریک، احمد بن یونس زہیر، ابواسحٰق نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن یزید الانصاریؓ نماز استسقاء کے لئے نکلے اور ان کے ساتھ حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقمؓ تھے، ابواسحٰق فرماتے ہیں کہ میں بھی اس دن ان کے ساتھ تھا چنانچہ آپ منبر چھوڑ کر ایسے ہی اپنے پیروں پر کھڑے رہے چنانچہ انہوں نے بارش کے لئے دعا مانگی اور مغفرت مانگی، پھر دو رکعتیں ادا فرمائیں ہم ان کے پیچھے تھے، آپ نے جہر سے قراۃ کی اور اس دن نہ اذان دی گئی اور نہ اقامت کہی گئی۔

زہیر کہتے ہیں کہ عبداللہ بن یزیدؓ نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔

۵۹۳۶- ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن عبداللہ الحضرمی، عقبہ بن مکرم، احمد بن یونس، یونس، زہیر اور ابواسحٰق حضرت ابوجحیفہؓ سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اور ان کے اس حصے کو سفید دیکھا اور داڑھی کی طرف اشارہ کیا کسی نے پوچھا کہ اے اباجحیفہ! آپ اس دن کس کی طرح تھے میں نے کہا کہ میں تیروں کو چھیلتا اور بناتا تھا۔

۵۹۳۷- رونے کی اجازت...... ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن عبداللہ الحضرمی، عقبہ بن مکرم، یونس بن بکیر، عنبسہ بن الازھر اور ابواسحٰق کی سند سے حضرت عبداللہ بن یزیدؓ سے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ نے نوحہ کئے بغیر رونے کی رخصت دی اسحٰق سے یہ روایت غریب ہے۔

۵۹۳۸- آپ ﷺ کا ترکہ...... ہم سے احمد بن اسحٰق، محمد بن زکریا، ابوحذیفہ، زہیر، ابواسحٰق کی سند سے حضرت عمرو بن الحارث الخزاعیؓ سے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ کی وفات ہوگئی اور آپ ﷺ نے نہ کوئی درھم چھوڑا نہ دینار، نہ بکری، نہ اونٹ اور نہ ہی کسی چیز کی وصیت کی، البتہ ہاں ایک سفید خچر، کچھ اسلحہ اور کچھ زمین بطور صدقہ چھوڑی۔

ثوری، ابوالاحوص، اسرائیل، یونس نے ابواسحٰق سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۹۳۹- جنگی حکمت عملی...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، جبکہ محمد بن حسن، محمد بن یونس، بشر بن عمر الزہرانی،

اور فاروق نے ابو مسلم، مسلم بن ابراہیم، شعبہ ابو اسحٰق کی سند سے حضرت سلیمان بن صردؓ سے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ نے جنگ احزاب کے دن فرمایا اب ہم ان سے جنگ کریں گے اور وہ ہم سے جنگ نہیں کریں گے۔[1]

ثوری شریک نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

۵۹۴۰- ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، ابونعیم، سفیان، جبکہ جعفر بن محمد نے ابو حصین القاضی، یحییٰ الحمانی، شریک اور ابو اسحٰق کی سند سے حضرت سلیمان بن صردؓ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۵۹۴۱- **حضرت علی المرتضیٰؓ کی مثال**...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے اسمٰعیل بن عبداللہ، اسمٰعیل بن ابان، ابو مریم عبدالغفار بن القاسم الانصاری، ابو اسحٰق کی سند سے حضرت حبشی بن جنادۃؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تمہاری مثال میرے لئے اسی جیسی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت ھارون علیہ السلام تھے ہاں البتہ یہ بات ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔[2]

ابو اسحٰق سے غریب ہے اس میں اسماعیل بن ابان کا تفرد ہے۔

۵۹۴۲- **جھگڑالو کی مذمت**...... ہم سے سلیمان بن احمد نے العباس بن حمدان الاصبہانی، علی بن موسیٰ بن عبید الکوفی الحارثی، عبیداللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابی اسحٰق کی سند سے حضرت حبشی بن جنادۃؓ سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جھگڑالو ہونا بھی ظلم کا ایک کنارہ ہے۔[3] اوکما قال رسول اللہ ﷺ

یہ روایت بھی غریب ہے اس میں عبیداللہ کا تفرد ہے۔

۵۹۴۳- **جنت لے جانے والا عمل**...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابو اسحٰق فرماتے ہیں کہ میں نے یہ روایت کریز الضبی سے پچاس سال یا اس سے پہلے سنی، اور شعبہ کہتے ہیں کہ یہ میں نے ابو اسحٰق سے چالیس سال یا اس سے پہلے سنی اور ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہ روایت میں نے شعبہ سے ۴۵ یا ۴۶ سال پہلے سنی کہ ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو (آگے دوسری سند)

جبکہ سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابو اسحٰق کی سند سے حضرت کریز الضبی سے روایت کیا فرمایا کہ ایک اعرابی شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، و رعرض کیا کہ مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جو مجھے جنت کے قریب کردے اور جہنم سے دور کردے۔ فرمایا کہ کیا انہی دونوں چیزوں نے تجھے اس پر ابھارا ہے؟ عرض کیا جی ہاں، فرمایا تو عدل کی بات کرو اور اپنے مال میں سے جو بچ جائے صدقہ کردو۔ عرض کیا کہ میں اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ ہر وقت عدل کی بات کرسکوں اور نہ ہی اتنی طاقت رکھتا ہوں کہ اپنا اضافی مال دے سکوں فرمایا تو پھر کھانا کھلاؤ اور سلام کو پھیلاؤ۔ عرض کیا کہ یہ بھی بہت مشکل ہے۔ فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ اونٹ ہیں؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا کہ اپنے اونٹوں میں سے ایک جوان اونٹ لے لو اور ایک مشک لے لو اور ایسے گھر

---

[1] مسند الامام أحمد ۲۶۲/۴، ودلائل النبوة للبيهقي ۴۵۷/۳، ۴۵۸. والمعجم الكبير للطبراني ۱۱۵/۷. والدر المنثور ۱۹۲/۵. وتفسير ابن كثير ۳۹۷/۶.

[2] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة ۳۰. وسنن الترمذي ۳۷۳۰، ۳۷۳۱. وسنن ابن ماجة ۱۲۱. ومسند الامام أحمد ۱۷۹/۱، ۳۲/۳، ۳۶۹/۶، ۴۳۸.

[3] المعجم الكبير للطبراني ۲۰/۴. وكنز العمال ۱۵۴۴۱.

والوں کی طرف توجہ کرو جو بھی کبھی پانی پیتے ہیں ان کو پانی پلاؤ، شاید تیرا اونٹ ھلاک نہ ہو اور تیری مشک بھی نہ پھٹے اور جنت تیرے لئے واجب ہو جائے۔ چنانچہ وہ اعرابی تکبیر کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا، سو نہ اس کی مشک پھٹی اور نہ اس کا اونٹ ھلاک ہوا لیکن اس کی شہادت ہو گئی۔

۵۹۴۴-موت کی جگہ متعین اور لازمی ہے......ہم سے عبداللہ بن حسن نے محمد بن اسماعیل الصائغ، ابوداؤد الحضرامی، جبکہ محمد بن اسحٰق الأہوازی نے محمد بن نعیم، اسمٰعیل بن عبدالملک الزیبقی اور فاروق الخطابی اور محمد بن حسن نے ابومسلم الکشی، ابوعقبہ الازرق، سفیان ثوری، ابواسحٰق کی سند سے حضرت مطر بن عکامسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کا مقررہ وقت کسی سرزمین میں لکھ دیتے ہیں تو اس سرزمین کی طرف (جانے کی) کوئی نہ کوئی حاجت بھی اس کے لئے مقرر فرما دیتے ہیں۔[1]

قیس بن الربیع اور خدیج بن معاویہ نے بھی ابواسحٰق سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۹۴۵-لکھا ہوا پورا ہوتا ہے......ہم سے سلیمان بن احمد نے عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، اعمش اور ابواسحٰق کی سند سے حضرت عبدہ السوائیؓ سے روایت کیا فرمایا کہ کچھ لوگوں نے جناب نبی کریم ﷺ کے قریب شور مچانا شروع کر دیا۔ تو صحابہ کرامؓ میں سے کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کسی کو روانہ فرماتے کہ وہ ان کو منع کرتا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں نے کسی کو ان کے پاس بھیجا کہ ان کو حجت بازی کرنے سے منع کروں تو ان میں سے ضرور کوئی نہ کوئی کرے گا اگرچہ اس کی اسے کوئی ضرورت نہ بھی ہو۔[2]

ثوری نے بھی ابواسحٰق سے ایسے ہی روایت کی ہے۔

۵۹۴۶-درود شریف کی فضیلت......ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے ابراہیم بن ھاشم البغوی، عبدالرحمٰن بن سلام، ابراہیم بن طہمان اور ابی اسحٰق کی سند سے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے تو اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود شریف پڑھے، کیونکہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے۔[3]

۵۹۴۷-نماز کا طریقہ......ہم سے محمد بن جعفر بن ہیثم نے محمد بن احمد بن ابی العوام، محمد بن جعفر المدائنی، ورقاء اور ابواسحٰق السبیعی کی سند سے حضرت عبداللہ بن یزید اور انہوں نے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ آپ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ہم میں سے کوئی اپنی کمر نہ جھکاتا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ جھکا لیتے۔

یہ روایت صحیح اور متفق علیہ ہے۔ شعبہ، ثوری، اسرائیل اور بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے اور حماد بن سلمہ نے بھی شعبہ عن ابی اسحٰق سے روایت کی ہے۔

۵۹۴۸-ہم سے محمد بن علی بن حبیش نے الحسین بن الکمیت، غسان بن الربیع، حماد بن سلمہ، شعبہ، ابی اسحٰق کی سند سے حضرت عبداللہ بن یزید اور حضرت براء بن عازبؓ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۹۴۹-دعا تین مرتبہ کرنا......ہم سے محمد بن جعفر بن ہیثم نے ابواسماعیل الترمذی، یحییٰ بن یحییٰ النیساپوری، یحییٰ بن زکریا بن ابی

---

[1] مسند الامام أحمد ۲۱۸/۱.

[2] المعجم الکبیر للطبرانی ۷۸/۱۸. ومجمع الزوائد ۷۶/۱.

[3] عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۳۷۴. والترغیب والترهیب ۴۹۴/۲. وتاریخ اصبهان للمصنف ۴/۲. ومجمع الزوائد ۱۳۷/۱، ۱۶۳/۱۰.

زائدہ، ان کے والد، ابواسحٰق، عمرو بن میمون اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ جب دعا مانگتے تو تین مرتبہ مانگتے اور جب مغفرت کا سوال فرماتے تو تین مرتبہ فرماتے۔

اسرائیل نے بھی ابواسحٰق سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔

۵۹۵۰-دعا تین مرتبہ مانگو...... ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، عبداللہ بن رجاء اسرائیل، ابواسحٰق عمرو بن میمون کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ آپ ﷺ جب دعا مانگیں اور جب مغفرت کی دعا مانگیں تو تین مرتبہ مانگیں۔

۵۹۵۱-آیت کی تفسیر...... ہم سے ابوبکر بن خلاد محمد بن علی اور احمد بن جعفر بن حمدان نے محمد بن یونس، ابوعتاب سھل بن حماد، جریر، ایوب البجلی، ابواسحٰق، عمرو بن میمون کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے آیت ''جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل جائے گی'' (سورہ ابراہیم: ۴۸) کی تفسیر میں فرمایا کہ سفید سرزمین ہے گویا کہ وہ چاندی ہے جس پر کوئی خطا نہیں کی گئی اور نہ ہی کوئی ناحق خون بہایا گیا۔

ابوعتاب اس کو مرفوع بیان کرنے میں متفرد ہیں۔ ابوالاحوص نے ان سے موقوف بیان کی۔

۵۹۵۲-سلام پھیرنے کا طریقہ...... ہم سے محمد بن احمد بن علی نے الحارث بن ابی اسامہ، یزید بن ھارون، عبدالملک بن الحسین، ابی اسحٰق، اسود اور علقمہ اور مسروق اور عبیدہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دائیں طرف سلام پھیرتے دیکھا ہے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' یہاں تک کہ آپ ﷺ کے گال مبارک کی سفیدی دکھائی دی جاتی اور اسی طرح دوسری جانب بھی''

اس طرح ابواسحٰق سے مجموعی طور پر صرف ابومالک عبدالملک بن الحسین النخعی نے روایت کی ہے۔

۵۹۵۳-نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھنا...... ہم سے محمد بن علی حبیش نے حسن بن علی بن الولید الفسوی، نصر بن الحریش الصامت، روح بن المسافر، ابواسحٰق، ابوالاحوص کی سند سے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میرا روپ اختیار نہیں کر سکتا۔[1]

ابواسحٰق اور ابوالاحوص سے یہ روایت غریب ہے اس میں روح کا تفرد ہے۔

۵۹۵۴-مؤمن ایمان کی حالت میں مرے تو...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے احمد بن الحسین بن اسحٰق ابوحسن الصوفی، ھلال بن بشر ابن محبوب، ابوبحر البکراوی، شعبہ، ابواسحٰق، ابوالاحوص کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا تھا تو وہ جہنم میں داخل ہوگا'' اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جو اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔[2]

ابواسحٰق اور ابوالاحوص کی سند سے غریب ہے اس میں عبدالرحمٰن بن عثمان البکراوی کا شعبہ سے تفرد ہے۔

---

[1] مسند الامام أحمد ۱/ ۴۵۰.

[2] مسند الامام أحمد ۱/ ۳۷۴، ۴۶۲، ۴۶۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۲۳۱.

۵۹۵۵- قیامت میں سب کے سردار محمد ﷺ ہوں گے...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن اور احمد بن السندی نے ابوشعیب الحرانی ،ان کے دادا احمد بن ابی شعیب ،موسیٰ بن اعین ،ابواسحٰق ،صلۃ بن زفر کی سند سے حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں سب لوگوں کا سردار ہوں گا ،میرا رب مجھے بلائے گا میں کہوں گا ،میں حاضر ہوں ،تیرا سعادت مند ہوں اور تمام بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے تو بہت بابرکت بلند و برتر ہے میں حاضر ہوں اور تیری مہربانی ہے ھدایت والا وہ ہے جسے تو نے ھدایت سے نوازا ،تیرا بندہ تیرے سامنے ہے۔ نجات کا راستہ تیرے ہی پاس ہے تو بہت بابرکت و بلند و برتر ہے۔
اور فرمایا کہ کسی پاکدامن عورت پر تہمت لگانے سے سو سال کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔[1]
اس سے موسیٰ بن لیث سے متفرد ہیں۔

۵۹۵۶- روزہ خاص اللہ کے لئے ہے...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے احمد بن محمد بن الجعد ،سوید بن سعید ،موسیٰ ابن عمیر ، ابواسحٰق ،صلۃ بن زفر کی سند سے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔[2]
یہ روایت ابواسحٰق سے صرف موسیٰ بن عمیر نے نقل کی ہے۔

۵۹۵۷- ماں کی محبت...... ہم سے احمد بن السندی نے احمد بن ابی العوف ،محمد بن سلیمان لوین ،خدیج بن معاویہ ،ابواسحٰق ،شقیق بن سلمہ کی سند سے حضرت حسن بن علیؓ سے روایت کیا ہے۔
فرمایا کہ ایک عورت جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اس کے ساتھ اس کے دو بیٹے بھی تھے ،اس نے آپ ﷺ سے کچھ مانگا تو آپ ﷺ نے اسے تین کھجوریں دیں ،اس نے ایک ایک کھجور اپنے دونوں بچوں کو دے دی ،انہوں نے کھالی اور دوبارہ اپنی ماں کی طرف دیکھنے لگے ،چنانچہ اس نے وہ بچی ہوئی کھجور کے دو ٹکڑے کئے اور ایک ایک ٹکڑا اپنے دونوں بچوں کو دے دیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ،اپنے دونوں بچوں پر رحم کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بھی اس پر رحم فرمایا ابواسحٰق اور شقیق سے غریب ہے ، اس میں خدیج کا تفرد ہے۔[3]

۵۹۵۸- علیؓ کو اپنا دوست بناؤ...... ہم سے محمد بن احمد بن علی نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ ،ابراہیم بن حسن التغلبی ،یحیٰ بن یعلی الاسلمی عمار بن رزیق ،ابواسحٰق ،زیاد بن مطرف کی سند سے حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو یہ چاہتا ہے کہ مجھ جیسی زندگی جئے اور مجھ جیسی موت ،وفات پائے اور ہمیشہ کی جنت میں رہے جس کا میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اپنے ہاتھوں سے اپنا درخت گاڑ دے ،اسے چاہیے کہ علی بن ابی طالب کو اپنا ولی بنائے کیونکہ وہ تمہیں ہرگز ہدایت سے نہ نکالیں گے اور ہرگز گمراہی میں نہ داخل کریں گے۔[4]

۱۔ صحیح البخاری ۱۶۳/۴ . ۱۰۵/۶ ، وصحیح مسلم ، کتاب الایمان ۳۲۷. وفتح الباری ۳۹۵/۸.
۲۔ مسند الامام احمد ۲۳۴/۲ ، ۲۹۵ ، ۴۱۱ ، ۴۵۷ ، ۴۶۵ . ۴۶۷ . والسنن الکبری للبیھقی ۲۳۵/۴ . والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲۰/۱۰ . وفتح الباری ۱۰۹/۴ .
۳۔ تاریخ أصبھان ۴۵/۱.
۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲۲۰/۵. ومجمع الزوائد ۱۰۸/۹ . وأمالی الشجری ۱۳۶/۱ . ۱۴۴ . والاحادیث الضعیفة ۸۹۲.

ابواسحٰق سے غریب ہے، یحییٰ کا عمار سے تفرد ہے۔

۵۹۵۹-اسی روایت کو ہم سے محمد بن احمد بن ابراہیم نے الولید بن ابان اور ابوحاتم کی سند سے روایت کیا ہے۔

۵۹۶۰-**بوڑھا کرنے والی سورتیں**......ہم سے ابوبکر محمد بن حسن نے محمد بن الفرج الازرق، عبداللہ بن موسیٰ، شیبان بن موسیٰ، ابو اسحٰق، عکرمہ کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ پر بڑھاپا آ رہا ہے۔ فرمایا، ہاں، مجھے سورۃ ھود، واقعہ، المرسلات عرفا، سورۃ نباء اور اذا الشمس کورت'' نے بوڑھا کر دیا ہے۔[1]

۵۹۶۱-**نبی کریم ﷺ کو عبرت کے واقعات نے بوڑھا کر دیا**......ہم سے عبداللہ بن جعفر نے اسمٰعیل بن عبداللہ، جبکہ ابوبکر الطلحی، عبید بن غنام، محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد بن بشر، علی بن صالح، ابواسحٰق کی سند سے حضرت ابوجحیفہؓ کی سند سے بیان کیا عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ! ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ پر بڑھاپا آ رہا ہے؟ فرمایا ہاں مجھے سورۃ ھود اور اس جیسی دوسری سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔[2]

۲۷۹-عبدالرحمٰن بن ابی لیلی[3]

تعارف......(انہی بلند پایہ بزرگوں میں ایک شخصیت ابوعیسیٰ عبدالرحمٰن بن ابی لیلی کی بھی ہے جو بلند پایہ فقیہ اور قاضی بھی تھے۔ شعبہ قضاء اور عدالت میں مبتلا کیے گئے تو انہوں نے ندامت اور رونے سے اس کا ازالہ کرنا شروع کیا۔

کہا جاتا ہے کہ تصوف آزمائش میں صبر کرنے کو کہتے ہیں تاکہ روشنی ہو جائے۔

۵۹۶۲-**اھل بصرہ کی فضیلت**......ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابوداؤد اور عفان، سلیمان بن المغیرہ، ثابت البنانی کی سند سے ابن ابی لیلی سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے ان شہروں کا چکر لگایا تو اھل بصرہ سے زیادہ صبح کے وقت جلدی اٹھ کر اللہ کا ذکر کرنے والے اور راتوں کو زیادہ تہجد پڑھنے والے کسی اور کو نہیں دیکھا۔

۵۹۶۳-**عبادت میں شب بیداری**......ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمر، معاویہ بن ہشام، سفیان، اعمش سے بیان کیا فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلی نماز پڑھ رہے ہوتے تھے، چنانچہ جب کوئی آنے والا آ جاتا تو ان کے بستر پر سو جاتا، (یعنی آپ نماز میں مصروف رہتے)

۵۹۶۴-**مہمان نوازی**......ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن یونس العصفری، حوثرہ بن محمد المنقری، سفیان بن عیینہ، ابن ابی نجیح اور مجاہد سے بیان کیا فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلی کے گھر میں قراء جمع ہوا کرتے تھے، یہاں قرآن کریم کے بہت سے نسخے بھی رکھے

۱، ۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸۳/۶، ۲۸۷/۱۷. وسنن الترمذی ۳۲۹۷. والمستدرک ۳۴۳/۲. ودلائل النبوۃ للبیهقی ۳۵۸/۱. والمصنف لابن ابی شیبة ۵۵۴/۱۰. وطبقات ابن سعد ۱۳۸/۲/۱. وأمالی الشجری ۲۴۱/۲. ومجمع الزوائد ۳۷/۷. والحاف السادة المتقین ۵۵۰/۲. ۳۶۱/۱۰.

۳۔ طبقات ابن سعد ۱۰۹/۶. والتاریخ الکبیر ۵/ت ۱۱۶۴. والجرح ۵/ت ۱۳۲۴. وتاریخ بغداد ۱۹۹/۱۰. والجمع ۲۸۹/۱. وسیر النبلاء ۲۶۲/۴. والکاشف ۲/ت ۳۳۴۱. والمیزان ۲/ت ۴۹۴۸. وتهذیب الکمال ۳۹۴۳. (۳۷۲/۱۷)

رہتے تھے، ایسا کم ہی ہوا کہ قراء کھانا کھائے بغیر وہاں سے گئے ہوں۔

۵۹۶۵-دیوانے کی بڑ......ہم سے عمر بن احمد بن عثمان نے محمد بن مخلد، صالح بن الرازی نے بیان کیا، فرمایا کہ ہمیں ابن ابی لیلی کے بارے میں معلوم ہوا کہ جب انہیں منصب قضاء پر مقرر کیا گیا تو وہ سوار ہو کر عدالت کے لئے روانہ ہوئے تو ان کو دیکھنے کے لئے لوگوں کا ہجوم ہو گیا۔ اتنے میں کوفہ کے مجنونوں میں سے کسی نے کہا کہ دیکھو اس شخص کو جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آخرت کی شرمندگی کے بدلے دنیا کی راحت رکھ دی ہے۔ ابن ابی لیلی نے فرمایا کہ اگر میں اس کی بات پہلے سن لیتا تو ہرگز یہ عہدہ قبول نہ کرتا۔

۵۹۶۶-بیس صحابہ سے ملاقات......ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق الثقفی، احمد بن منیع، جریر، عطاء ابن السائب کی سند سے عبدالرحمٰن ابی لیلی سے روایت کی فرمایا کہ میں نے بیس صحابہ کرامؓ کو دیکھا ہے۔

۵۹۶۷-جھوٹوں پر لعنت......ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن مھران، ابوبکر بن عیاش اور اعمش کی سند سے بیان کیا، فرمایا میں نے ابن ابی لیلی کو چبوترے پر حلقے میں بیٹھے ہوئے دیکھا، لوگ ان سے کہہ رہے تھے کہ جھوٹوں پر لعنت کیجئے وہ موٹے آدمی تھے، چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اے اللہ جھوٹوں پر لعنت فرما، پھر خاموش ہو گئے۔

۵۹۶۸-تفسیری روایات ......ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، سعید بن بحر القراطیسی، حسین الجعفی، مجمع بن یحییٰ الانصاری کی سند سے بیان کیا، فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلی حجاج کے پاس آئے تو فرمایا: اگر تم ایسے شخص کو دیکھنا چاہو جو حضرت عثمان بن عفان کو برا بھلا کہتا ہو تو وہ یہ شخص ہے۔ میں نے عرض کیا یعنی جس کی قرآن کریم میں تین نشانیں ہیں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "اور ان مفلسان تارک الوطن کے لئے بھی جو اپنے گھروں اور مالوں سے خارج کر دیئے گئے خدا کے فضل اور خوشنودی کے طلب گار اور خدا اور اس کے پیغمبر کے مددگار ہیں یہی لوگ سچے ہیں" (الحشر:۸) حضرت عثمانؓ ان میں سے تھے اور فرمایا کہ "اور جو مہاجرین سے پہلے مدینے میں مقیم اور ایمان میں رہے اور جو لوگ ہجرت کر کے ان کے پاس آتے ان سے محبت کرتے ہیں" سے "مراد پانے والے ہیں" تک (الحشر:۹) چنانچہ وہ ان میں سے تھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "اور جو ان کے بعد آئے دعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے! جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں گناہ معاف فرما اور مؤمنوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ نہ پیدا ہونے دے، اے ہمارے رب! تو بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے" (الحشر:۱۰) وہ ان میں سے تھا تو فرمایا کہ تو نے سچ کہا۔

۵۹۶۹-تفسیر آیت......ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ، جریر، اعمش، منھال کی سند سے ابن ابی لیلی سے بیان کیا، فرمایا آیت "یہ رات طلوع صبح تک امان اور سلامتی والی ہے" (القدر:۵) کا مطلب یہ ہے کہ اس رات شیاطین کچھ نہیں کر سکتے۔ اس رات جادو بھی نہیں ہوتا اور کوئی اور چیز بھی نہیں ہوتی اور طلوع فجر تک سلامتی ہی سلامتی رہتی ہے۔

۵۹۷۰-آیت کی تفسیر......ہم سے ہمارے والد اور ابو محمد بن حیان نے ابراہیم محمد بن حسن، ابو کریب، عثام ابن علی، اعمش، عمرو بن مرہ کی سند سے ابن ابی لیلی سے بیان کیا فرمایا کہ آیت "اور ہر شخص آئے گا اس کے ساتھ ایک چلانے والا ہوگا اور ایک گواہی دینے والا" (ق:۲۱) فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص کے لئے یہ مناسب ہوگا کہ جب وہ اکیلا ہو تو یہ کہے لکھو اللہ تم پر رحم کرے، سو وہ بھلائی ہی کا املا کرائے گا۔

۵۹۷۱- بنی اسرائیل کے ایک نیک آدمی...... ہم سے ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں، موسیٰ بن اسحٰق، عثمان ابن ابی شیبہ، شریک، مغیرۃ، شعبی کی سند سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے بیان کیا فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو پہلے سے کام کررہا تھا کہ وہ بیلچہ اس کے باپ کو لگا اور اس کا سر پھٹ گیا، باپ نے کہا کہ جو اپنے باپ کے ساتھ ایسا کرسکتا ہے وہ میرے ساتھ نہ بیٹھے، اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ یہ بات بنی اسرائیل کو معلوم ہوگئی پھر بادشاہ کی بیٹی نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو بادشاہ نے پوچھا کہ اس کے ساتھ کس کو بھیجا جائے گا لوگوں نے کہا فلاں کو بھیج دیں۔ چنانچہ اس شخص کو بلوایا گیا۔ اس نے معذرت کرلی، بادشاہ نے تسلیم کرنے سے انکار کردیا۔ اس شخص نے کہا کہ پھر چند دن کے لئے مجھے مہلت دیں، چنانچہ مہلت ملنے پر وہ شخص گیا اور اپنا آلہ تناسل کاٹ ڈالا جب زخم اچھا ہوگیا تو یہ شخص آیا، اس نے اپنا آلہ تناسل ایک تھیلے میں ڈال کر سیل لگادی اور کہا کہ یہ میری امانت ہے اپنے پاس حفاظت سے رکھ لیں فرمایا کہ پھر بادشاہ نے اس کو ھدایات دینی شروع کیں کہ یہاں رکنا اور یہاں رکنا، یہاں اتنے دن ٹھہرنا اور یہاں اتنے دن ٹھہرنا اور جب بیت المقدس پہنچو تو وہاں اتنے دن ٹھہرنا اور جب وہاں سے آؤ تو اتنے اتنے دن ٹھہرنا اور گویا کہ اوقات کا جدول بنا کر اس کے حوالے کردیا، لیکن جب شہزادی روانہ ہوئی تو اس نے نظام الاوقات کی پابندی نہ کی بلکہ جہاں جی چاہا ٹھہری اور جہاں جی چاہا اس نے سفر کیا، وہ شخص اس کی صرف چوکیداری کرتا رہا اور اس کے ساتھ سوتا رہا، جب بادشاہ کو صورت حال معلوم ہوئی تو اس نے کہا کہ تو نے میرے حکم کی مخالفت کی ہے اور اس کے قتل کا ارادہ کرلیا تو اس شخص نے کہا کہ آپ میری امانت واپس کردیں، چنانچہ جب بادشاہ اور لوگوں نے اس کی امانت دیکھی تو اصل حقیقت معلوم ہوگئی چنانچہ یہ بات بھی بنی اسرائیل میں پھیل گئی۔

فرمایا کہ انہی دنوں بنی اسرائیل کا قاضی مرگیا، وہ لوگ سوچ بچار کرنے لگے کہ اس کی جگہ کسی کو قاضی بنائیں آخر طے ہوا کہ اسی شخص کو قاضی بنائیں، لیکن اس نے انکار کردیا، لیکن لوگ بھی اصرار کرتے رہے تو اس شخص نے کہا کہ اچھا مجھے کچھ مہلت دو تاکہ میں غور وفکر کرلوں، چنانچہ اس مہلت میں اس نے آنکھوں میں کوئی ایسی چیز لگائی جس سے اس کی بینائی جاتی رہی اور پھر یہ منصب قضا پر بیٹھا۔

ایک رات یہ شخص کھڑا ہوا اور اس نے دعا مانگی کہ اے اللہ! یہ جو کچھ بھی میں نے کیا اگر آپ کی رضامندی کے لئے تھا تو میری تخلیق کو لوٹا دیجئے اور پہلے سے زیادہ اچھا کردیجئے چنانچہ جب صبح ہوئی تو اس کی بینائی بھی واپس آچکی تھی نگاہیں پہلے سے زیادہ اچھی ہوگئیں تھیں اور اس کا ہاتھ بھی جو کٹ چکا تھا ٹھیک ہوگیا اور آلہ تناسل بھی۔

مسند روایات...... عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی ولادت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں ہوئی، آپ نے حضرت عمر، حضرت عثمان حضرت علی، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت بلال، حضرت حذیفہ، حضرت ابوذر غفاری حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر، حضرت ابی ابن کعب، حضرت کعب بن عجرہ، حضرت براء بن عازب، حضرت ابوالدرداء، حضرت ابوایوب، اپنے والد ابولیلیٰ، حضرت زید بن ارقم حضرت ثوبان حضرت سمرہ بن جندب اور حضرت جحیفہؓ سے روایات سنیں۔

تابعین میں سے امام مجاہد، حکم اور ایک جماعت نے آپ سے روایت کی ہے۔

۵۹۷۲- ہم سے ابوبکر بن خلاد نے الحارث بن اسامہ، مسلم بن ابی ابراہیم، جبکہ احمد ابن یعقوب بن المہرجان اور حبیب بن حسن، یوسف القاضی، سلیمان بن حرب اور حبیب بن حسن نے عمر بن حفص السدوسی، عاصم بن علی، محمد بن طلحہ بن مصرف، زبید ابن الحارث کی سند سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جمعہ کی نماز دو رکعت ہے اور عید الفطر کی نماز دو رکعت ہے اور عید الاضحیٰ کی نماز دو رکعت ہے اور سفر کی بھی دو رکعت ہے مکمل ہے بغیر کمی کے تمہارے نبی ﷺ کی زبان پر۔

یہی روایت زبید سے سماک بن حرب، ثوری، شعبہ، شریک، علی بن صالح، الجراح ابو وکیع، عمرو بن قیس الملائی عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمن اور دیگر بہت سے لوگوں نے بیان کی ہے۔

۵۹۷۳- نبی کریم ﷺ کا وضو...... ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابو غسان مالک بن اسمٰعیل، اسمٰعیل، عبدالاعلیٰ کی سند سے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے بیان کیا، فرمایا کہ میں حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپؓ سے ملنے میں ایک سوار آیا، اس کا خیال تھا کہ اس نے شوال کا چاند دیکھا ہے چنانچہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے لوگو! افطار کرو، پھر پانی کے ایک برتن کی طرف متوجہ ہوئے اور وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا اور مغرب کی نماز پڑھی، اس آنے والے سوار نے پوچھا، میں تو آپ کے پاس صرف اس لئے آیا کہ اس کے بارے میں آپ سے پوچھوں، کیا آپ نے اپنے علاوہ بھی کسی کو اس طرح کرتے دیکھا ہے؟ فرمایا ہاں، میں نے اپنے سے بہتر یا اس امت کے سب سے بہتر یعنی جناب رسول اکرم ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے، غریب ہے۔ اس میں اسرائیل اور عبدالاعلیٰ کا تفرد ہے۔

۵۹۷۴- استنجاء کا طریقہ...... ہم سے محمد بن عبداللہ بن سعید نے عبداللہ بن احمد، ہشام بن عمار اور دحیم، ولید بن مسلم، روح بن جناح، عطاء بن السائب کی سند سے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا، فرمایا کہ میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب کیا اور اپنی شرمگاہ پر مٹی کو رگڑا پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ہمیں اسی طرح سکھایا گیا ہے۔
غریب ہے ولید کا روح سے تفرد ہے۔

۵۹۷۵- بہترین عمل...... ہم سے عبدالرحمن بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابو داؤد، حبیب بن حسن، یوسف القاضی، عمرو بن مرزوق، شعبہ کی سند سے روایت کیا، فرمایا کہ میں نے سنا ابن ابی لیلیٰ نے فرمایا کہ ہم سے حضرت علیؓ نے حدیث بیان کی کہ حضرت فاطمہؓ کو چکی پیستے پیستے ہاتھوں پر گٹے پڑ گئے تھے۔ انہی دنوں آپ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے، تو حضرت فاطمہؓ آپ ﷺ کی خدمت میں گئیں کہ شاید کوئی کام کرنے والا مل جائے، لیکن آپ کی ملاقات جناب رسول اللہ ﷺ سے نہ ہوئی البتہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ملاقات ہوگئی تو ان کو معاملے کی اطلاع دے دی، جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے تو ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے آپ ﷺ کو حضرت فاطمہؓ کی آمد کے بارے میں بتا دیا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم اس وقت سونے کے لئے لیٹ چکے تھے، ہم کھڑے ہونے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی جگہ پہ لیٹے رہو، پھر آپ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے مجھے آپ ﷺ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس ہو رہی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتادوں جس کا تم نے سوال کیا تھا؟ جب تم لوگ سونے کے لئے لیٹ جاؤ تو ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمدللہ پڑھ لیا کرو یہ تم دونوں کے لئے خادم سے بہتر ہوگا۔[1]
صحیح متفق علیہ روایت ہے۔

۵۹۷۶- تسبیح فاطمی...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، حمیدی، جبکہ محمد بن احمد، اور ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان، عبیداللہ بن ابی یزید، مجاہد اور عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے اور انہوں نے عبدالرحمن ابی لیلیٰ عن علی ابن ابی طالب سے بیان کیا کہ میں حضرت علیؓ سے سنا کہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ کوئی خادم مانگ لیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں۔ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ

[1] صحیح البخاری ۵/ ۲۴۳. وصحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۸۰. وفتح الباری ۷/ ۷۱.

الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو، سفیان کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک ۳۴ بار ہے۔
حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے یہ بات آپ ﷺ سے سنی ایک مرتبہ بھی اس کو نہیں چھوڑا۔ عرض کیا گیا جنگ صفین کی رات بھی نہیں؟ تو آپؓ نے فرمایا جنگ صفین کی رات بھی نہیں۔

عطاء بن ابی رباح، حبیب بن حبان نے بھی مجاہد سے اسی طرح روایت کیا ہے اور عمرو بن مرہ نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے روایت کیا ہے۔

۵۹۷۷- ایک اور سند سے یہ روایت...... ہم سے محمد بن جعفر بن ہیثم نے محمد بن احمد بن ابی العوام، یزید بن ھارون، العوام ابن شب، عمرو بن مرہ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلی کی سند سے حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور اپنے قدم مبارک میرے اور فاطمہؓ کے درمیان رکھے۔ آگے پھر اسی طرح ذکر کیا عمرو بن مرہ سے غریب ہے۔ عوام بن حوشب کا تفرد ہے۔

۵۹۷۸- جھوٹی حدیث بیان کرنے کی شناعت...... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے الحارث بن ابی اسامہ، عبیداللہ بن موسیٰ، ابن ابی لیلی، حکم اور ابن ابی لیلی نے حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی نے مجھ سے منسوب کوئی ایسی بات کی جسے وہ جھوٹ سمجھتا ہے تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ہے۔[ا]
اعمش نے حکم سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔

۵۹۷۹- حضرت علیؓ کے تین خوبیاں...... ہم سے محمد بن المظفر نے زید بن محمد، احمد بن محمد بن الجہم، رجاء بن الجارود ابوالمنذر، سلیمان بن محمد المبارکی، محمد بن جریر الصنعانی (ان کی تعریف کی گئی ہے) شعبہ، حکم، ابن ابی لیلی کی سند سے حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب میں تین خوبیاں ہیں۔ کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت رکھتے ہیں اور حدیث طیر، اور حدیث غدیر خم۔ شعبہ اور الحکم سے غریب ہے ہم نے اسی طریق سے لکھی۔

۵۹۸۰- درود شریف...... ہم سے ابوبکر بن محمد بن جعفر بن ہیثم نے جعفر الصائغ، قبیصہ بن عقبہ، سفیان الثوری، اعمش، جبکہ عبدالملک بن حسن نے ابومسلم الکشی، الربیع بن یحییٰ، مالک بن مغول حکم بن سعید عبدالرحمٰن بن ابی لیلی کی سند سے حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت کیا فرمایا جب آیت "خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں، مومنو تم نبی (علیہ السلام) پر درود اور سلام بھیجا کرو" (احزاب: ۵۶) نازل ہوئی تو ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! یہ تو ہم نے جان لیا کہ آپ پر سلام کیسے کہنا ہے السلام علیک لیکن درود کیسے پڑھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح پڑھو "اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید، وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید۔

صحیح اور متفق علیہ روایت ہے، حکم سے شعبہ، قیس بن سعد، منصور، ادریس اودی، عمرو الملائی، زید بن ابی انیسہ، مسعر اور دیگر

ا۔ سنن الترمذی ۲۶۶۲. وسنن ابن ماجة ۳۹، ۴۱. والمصنف لابن ابی شیبة ۸/۷۰۴. والأسرار المرفوعة ۳۸، وتحذیر الخواص ۶۲، ۶۸، ۶۹، ۷۳، ۸۲.

متعدد حضرات نے روایت کی ہے۔

۵۹۸۱-رسول اکرم ﷺ کو کون پسند ہے......ہم سے سلیمان بن احمد نے ابو عامر محمد بن ابراہیم الصوری، سلیمان بن عبدالرحمن الدمشقی، الولید بن مسلم، عیسی بن موسی، عروہ بن رویم اللخمی، ابو سکین الانصاری، عبدالرحمن بن ابی لیلی کی سند سے حضرت کعب بن عجرہ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک مرتبہ ہم مسجد نبوی میں آپ ﷺ کے گھروں کے سامنے بیٹھے تھے۔ کچھ لوگ انصار کے تھے، کچھ مہاجرین کے اور کچھ قریش کے، ہمارے درمیان اس بات پر بحث ہونے لگی کہ ہم میں کون رسول اللہ ﷺ کے زیادہ لائق ہے اور ہم میں سے آپ ﷺ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے، ہم نے کہا کہ ہم انصار ہیں، رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے اور ان کا اتباع کیا اور ان کے ساتھ مل کر قتال کیا اور ہم دشمن کی گردن میں ان کی تلوار کی مانند تھے، چنانچہ ہم ہی رسول اللہ ﷺ کے زیادہ لائق اور ان کے پسندیدہ ہیں ہمارے مہاجر بھائیوں نے کہا کہ ہم ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی۔ خاندانوں رشتے داروں اور مال ومتاع کو چھوڑا، باقی وہ سب کچھ ہمارے ساتھ بھی پیش آیا جو تمہارے ساتھ پیش آیا، ہم بھی ان معرکوں میں شامل تھے جن میں تم شامل تھے، چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زیادہ لائق اور محبوب ہیں۔

اور ہمارے ھاشمی بھائیوں نے کہا، ہم رسول اللہ ﷺ کا خاندان ہیں ہمارے ساتھ وہ سب کچھ ہوا جو تمہارے ساتھ ہوا، ہم بھی ان معرکوں میں شامل تھے جن میں تم لوگ شامل تھے، چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زیادہ لائق اور محبوب ہیں۔

پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم لوگ کچھ باتیں کر رہے ہو؟ ہم نے اپنی گفتگو کو دھرایا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا تم پر کون اعتراض کرسکتا ہے؟

ہمارے مہاجر بھائیوں نے جو کہا تھا ہم نے وہ بھی گوش گزار کر دیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے سچ کہا اور انہی ذمہ داری سے آزاد ہوگئے، ان پر کون اعتراض کرسکتا ہے؟

پھر ہم نے اپنے ھاشمی بھائیوں کی گفتگو کو بھی دھرایا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے بھی سچ کہا اور بری ہوگئے۔

پھر فرمایا کہ کیا میں تمہارے درمیان فیصلہ نہ کردوں؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں، یارسول اللہ! ہمارے ماں اور باپ آپ پر قربان ہوجائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے انصار کے گروہ تمہارا تو میں بھائی ہوں انصار بولے، اللہ اکبر ہم (بازی) لے گئے رب کعبہ کی قسم۔

پھر فرمایا اے مہاجرین کے گروہ میں تو تم ہی میں سے ہوں۔ وہ بھی بولے، اللہ اکبر رب کعبہ کی قسم ہم لے گئے اور تم اے بنوھاشم! تم مجھ سے ہو اور میری ہی طرف ہو۔ چنانچہ ہم سب راضی اور آپ ﷺ پر رشک کرتے ہوئے کھڑے ہوگئے۔

ابن ابی لیلی عن کعبؓ سے یہ روایت غریب ہے۔

۲۷۰ عبداللہ بن ابی الھذیل

انہی شخصیات میں سے ایک شخصیت اپنے وقت کو قیمتی بنانے والی اور اپنی طاعات کو چھپانے حضرت عبداللہ بن ابی الھذیل ابو المغیرہ کی بھی تھی۔

۵۹۸۲-بے کار گفتگو سے پرہیز......ہم سے احمد بن جعفر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحیی بن آدم، مالک، ابن فروہ سے بیان کیا فرمایا کہ ہم عبداللہ بن ابی الھذیل کے ساتھ بیٹھتے تھے تو اگر کوئی انسان آجاتا اور عام گفتگو کرنے لگتا تو فرماتے کہ اے اللہ

کے بندے! ہم یہاں اس لئے نہیں بیٹھے۔

۵۹۸۳-عبداللہ کی انکساری......ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، وہب بن بقیہ، خالد، ابی سنان فرماتے ہیں کہ ایک دن عبداللہ بن ابی الھذیل اپنے گناہوں کی شکایت کرنے لگے تو ایک شخص نے کہا کہ اے اباالمغیرہ کیا آپ ایسے متقی پرہیز گار نہیں؟ تو فرمایا کہ اے ہمارے رب! تیرے اس بندے نے ہمارے قرب کا ارادہ کیا ہے میں تجھے اس کی حماقت پر گواہ بناتا ہوں۔

۵۹۸۴-جنت کا ذکر مت چھوڑو......ہم سے میرے والد اور ابومحمد بن حیان نے، ابراہیم بن محمد بن الحسن، ابوسعید الاشج عبداللہ بن خراش، عوام بن حوشب کی سند سے ابوالھذیل سے بیان فرمایا کہ جو شخص جنت کے ذکر سے فارغ ہوا تو گویا وہ جہنم میں مشغول ہو گیا۔

۵۹۸۵-ہم سے میرے والد اور ابومحمد بن حیان نے، ابراہیم بن محمد بن الحسن، ابوسعید الاشج، عبداللہ بن خراش، عوام حوشب، ابن ابی لیلیٰ کی سند سے بیان کیا کہ جو شخص جنت کے ذکر سے رک گیا اس کو آگ نے مشغول کر دیا۔

۵۹۸۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، ابوسعید اشج، عبداللہ بن حراش، عوام بن حوشب کی سند سے مروی ہے عوام کہتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی کو جب بھی دیکھا غضب آلود دیکھا اور ابراہیم تیمی کو کبھی بھی آسمان کی طرف سر اٹھاتے ہوئے نہیں دیکھا اور ابن ھذیل کو ہمیشہ نادم و پشیمان دیکھا۔

۵۹۸۷-اللہ کا خوف......ہم سے محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں حسن بن علی، سعید بن منصور، ھشیم، عوام نے ابن ابی الھذیل سے بیان کیا، فرمایا کہ میں گفتگو کرتا ہوں حتی کہ اللہ کا خوف دل میں سما جاتا ہے اور خاموش رہتا ہوں حتی کہ اللہ کا خوف دل میں سما جاتا ہے۔

۵۹۸۸-تاریکی میں اللہ سے حیا کرنا......ہم سے عبداللہ بن محمد نے ابویحییٰ الرازی، ابوسعید الاشج، محاربی، سفیان اور ابی سنان کی سند سے ابن ابی الھذیل سے بیان کیا، فرمایا کہ ہم نے ایسے لوگوں کو پایا کہ ان میں سے ایک رات کی تاریکی میں اللہ تعالیٰ سے حیا کرتا ہے۔ سفیان نے کہا یعنی خود کو اللہ کے سامنے رسوا سمجھتے تھے۔

۵۹۸۹-ہر حال میں اللہ کو یاد کرو......ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، وہب بن بقیہ، خالد بن عبداللہ، ابی سنان کی سند سے ابن ابی الھذیل سے بیان کیا، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ اس کو بازاروں میں بھی یاد کیا جائے اور اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اسے ہر حال میں یاد کیا جائے علاوہ بیت الخلاء کے۔

۵۹۹۰-خودنمائی اور تعریف سے بچنا......ہم سے محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں محمد بن ایوب، یحییٰ الحمانی، ھشیم، العوام کی سند سے عبداللہ بن ابی الھذیل سے بیان کیا، فرمایا کہ بعض بزرگ نماز میں حاضر ہوئے تو ان کو امامت کے لئے آگے بڑھنے کی درخواست کی گئی، لیکن انہوں نے انکار کر دیا، کسی نے وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں کوئی گزرنے والا یہ نہ کہے کہ انہوں نے اسی کو نماز کے لئے آگے کیا ہے یہ ان سب سے بہتر ہے۔

۵۹۹۱-قیامت کا خوف......ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، یوسف بن یعقوب، محاربی، سفیان، ابی سنان کی سند سے ابن ابی الھذیل سے بیان کیا، فرمایا کہ ان لوگوں میں سے اگر کوئی پیشاب وغیرہ کر لیتا تو پانی تک پہنچنے سے پہلے پہلے تیمم کر لیتا اس خوف سے کہ کہیں قیامت نہ آجائے۔

۵۹۹۲-حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصیحت ......ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، سفیان اور ابی سنان کی سند سے بیان کیا ابی الھذیل نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، یحییٰ بن زکریا علیہ السلام سے ملے تو فرمایا کہ مجھے وصیت کیجئے، حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا غصہ مت کیجئے گا، حضرت عیسی علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں اس کی طاقت نہیں رکھتا تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مال پر بھروسہ نہ کرنا۔ حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں یہ شاید میں کرلوں۔

۵۹۹۳-حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہ السلام......ہم سے ابومحمد بن حیان نے ابویحییٰ الرازی، ھناد بن السری، قبیصہ، سفیان، اورابی سنان کی سند سے عبداللہ بن ابی الھذیل سے بیان کیا فرمایا کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو ایک شخص کے سنگسار کرنے کا حکم دیا اور پھر فرمایا کہ وہ شخص سنگسار کرنے میں شریک نہ ہو جو اسی جیسا ہے چنانچہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے علاوہ سب رک گئے، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دریافت فرمایا آپ کا کیا معاملہ ہے؟ فرمایا میرا کیا معاملہ ہوگا، حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے وصیت کریں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ غصے سے پرہیز کریں، حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کی مجھ میں طاقت نہیں کیونکہ میں بھی انسان ہوں، پھر فرمایا کہ مال پر بھروسہ نہ کرنا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں شاید اس پر میں عمل کرلوں۔

۵۹۹۴-آیت کی تفسیر......ہم سے ہمارے والد نے عبداللہ بن محمد بن عمران، محمد بن ابی عمر، سفیان، ابی سنان کی سند سے عبداللہ بن ابی الھذیل سے بیان کیا فرمایا کہ آیت "آگ ان کے مونہوں کو جھلس دے گی اور وہ اس میں تیوری چڑھائے ہوں گے" (المومنون: ۱۰۴) میں فرمایا کہ آگ کا شعلہ ان کو ایسا لپیٹ جائے گا کہ سارا گوشت ہڈیوں سے جدا ہو کر پیچھے جا گرے گا۔

۵۹۹۵-آیت کی تفسیر......ہم سے عبداللہ بن محمد نے عبداللہ بن محمد بن سوار، ضرار بن صرد، ابن فضیل اور ابی سنان کی سند سے ابن ابی الھذیل حضرت عمرؓ سے روایت کیا فرمایا "ان میں سے ایک عورت جو شرماتی ہوتی چلی آئی تھی" (القصص ۲۵) مراد اپنی زرہ سے چہرہ چھپائے ہوئے یا قمیص کی آستین سے چھپائے ہوئے۔

۵۹۹۶-بے کار بندے جھنم میں ہوں گے......ہم سے محمد بن عبدالرحمن بن الفضل نے احمد بن محمد بن جعفر بن محمد، علی بن المنذر، محمد بن فضیل، اجلح، عبداللہ بن ابی الھذیل سے بیان کیا فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یارب! آپ نے مخلوق پیدا کی وہ آپ کے بندے ہیں پھر آپ ان کو آگ میں بھی جلائیں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے موسیٰ جاؤ اور کھیتی کرو۔ عرض کیا کرلی۔ فرمایا کاٹو، عرض کیا کاٹ لی، فرمایا اس کو ڈھیر میں ڈال دو، عرض کیا ڈال دی فرمایا کہ اب سب کی سب اٹھالو۔ عرض کیا اٹھالی۔ فرمایا دیکھو شاید کچھ باقی ہو، عرض کیا کہ بے حقیقت اور بے کار حصے کے سوا کچھ باقی نہیں رہا، تو فرمایا کہ ان ہی کی طرح میں اپنے بندوں کو آگ میں داخل کروں گا۔

۵۹۹۷-ظلم کرنے سے پرہیز کرو......ہم سے قاضی ابواحمد محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں محمد بن ایوب، عبداللہ بن عبدالوھاب بن الحجبی، حماد بن زید، ابوالتیاح کی سند سے ابوالھذیل سے بیان کی فرمایا کہ جب بخت نصر بنی اسرائیل پر مسلط ہوگیا تو ان کو قیدی بنا کر لایا گیا اور حلقہ حلقہ کر کے بٹھا دیا گیا اتنے میں ان کے اس وقت کے نبی ان کے پاس سے گزرے تو ان کو دیکھ کر بنی اسرائیل نے رونا دھونا، شور مچانا اور منت سماجت کرنا شروع کر دیا۔ بخت نصر نے سن لیا اور پوچھا کہ یہ لوگ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا

کہ ان کے نبی ان کے پاس سے گزرے تھے بخت نصر نے کہا کہ ان کو میرے پاس لاؤ جب وہ آئے تو بخت نصر نے ان سے پوچھا کہ وہ کیا چیز ہے جس نے مجھے آپ کی قوم پر مسلط کر دیا؟ فرمایا تیری بڑی خطا اور میری قوم کے اپنے آپ پر ظلم کرنے نے۔

مسند روایات.....عبداللہ بن ابی الھذیل نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مرسل روایت بیان کی ہے اور علاوہ ازیں حضرت علیؓ، حضرت عمار بن یاسر، حضرت خباب بن الارت، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابوھریرہ حضرت جریر بن عبداللہ البجلی اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی وغیرہؓ سے روایت کی۔

۵۹۹۸-**شلوار کی لمبائی**..... ہم سے ابوالقاسم زید بن علی بن ابی بلال نے ابوحصین الوداعی، ابوبکر بن ابی عاصم، الحسین بن محمد، جبکہ عبید بن یعیش نے حسین بن حسن الاشقر اور احمد بن اسحٰق نے محمد بن صلت، ابوکدینہ، ضرار بن مرۃ الشیبانی، عبداللہ بن ابی الھذیل کی سند سے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت کی فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے ازار کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے پنڈلی کے درمیانی حصے سے پکڑ لیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ اضافے فرمایئے تو آپ ﷺ نے پنڈلی کے نصف سے کچھ نیچے سے پکڑ لیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کچھ اضافہ فرمایئے تو فرمایا کہ اس سے نیچے میں کوئی بھلائی نہیں ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ھلاک ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوبکر! سیدھی راہ اختیار کریں، اور قربت اختیار کریں نجات پا جائیں گے۔[1]

ابن ابی الھذیل سے غریب ہے۔

۵۹۹۹-ہم سے ابومحمد بن حیان نے ابویحیٰی الرازی، ھناد بن السری، وکیع، سفیان، اجلح، ابن ابی الھذیل نے بیان کیا فرمایا کہ میں نے حضرت علیؓ کو رازی قمیص پہنے دیکھا، جب اس کی آستین کو ڈھیلا چھوڑتے تو وہ انگلیوں کے کناروں تک پہنچ جاتی اور جب اس کو چھوڑ دیتے تو کلائی تک رہتی۔

۶۰۰۰-**شہادت کی پیش گوئی**.....ہم سے ابوبکر بن خلاد نے الحارث بن ابی اسامہ، عبیداللہ بن محمد بن عائشہ، حماد، ابوالتیاح، عبداللہ بن ابی الھذیل حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تجھے باغیوں کی جماعت قتل کرے گی۔[2]

عبدالوارث بن سعید بن ابی التیاح نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

۶۰۰۱-**حضرت عمار کی شہادت کی پیش گوئی**..... ہم سے سلیمان بن احمد نے ہیثم بن خالد المصیصی، محمد بن عیسیٰ الطباع، عبدالوارث بن سعید، ابوالتیاح، ابن ابی الھذیل اور حضرت عمار بن یاسرؓ سے راویت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے سمیہ کے بیٹے! تجھے باغیوں کی جماعت قتل کرے گی۔

عبداللہ بن ابی الھذیل سے اجلح اور ابوسنان نے بھی روایت کی ہے۔

۶۰۰۲-اسی روایت کو ہم سے ابراہیم بن احمد بن ابی الحصین نے محمد بن عبداللہ الحضرمی فضل بن سھل، حسین بن حسن الاشعر، شریک اجلح،

---

[1] کنز العمال ۵۴۱۶۔ والجامع الکبیر للسیوطی ۱۰۲۶/۱۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الفتن ۷۳، ومسند الامام أحمد ۱۶۱/۲، ۲۱۴/۵، ۲۱۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۰/۶، ۳۱۱، والمستدرک ۱۵۵/۲، ۳۸۷۔ والسنن الکبری للبیھقی ۱۸۹/۸۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۰۰/۱، ۹۸/۴، ۲۰۰، ۳۰۸/۵، ومجمع الزوائد ۲۴۱/۷، ۲۹۶/۹، واتحاف السادۃ المتقین ۱۷۸/۷، ودلائل النبوۃ للبیھقی ۵۴۹/۲۔

ابی سنان اور عبداللہ بن ابی الھذیل، جبکہ فضل بن سھل، نے ابن ابی سھل، ایک نے کہا کہ حضرت عمارؓ سے فرمایا اور دوسرے نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے حضرت عمارؓ سے فرمایا تمہیں باغیوں کی جماعت قتل کرے گی۔
فرمایا کہ اجلح کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۶۰۰۳- بنی اسرائیل کی ھلاکت...... ہم سے ابوبکر الآجری نے حسن بن الحباب القری، الفضل بن سھل، جبکہ ابوجعفر محمد بن محمد القری، ابوشعیب الحرانی، عبیداللہ بن عمر، ابواحمد الزبیری، سفیان اجلح، عبداللہ بن ابی الھذیل نے حضرت خباب بنؓ الارت سے روایت کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل تھوڑے سے ھلاک نہیں ہوئے۔[1]

۶۰۰۴- علم بغیر عمل...... ہم سے احمد بن جعفر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن عمرو، سفیان، ابی سنان، عبداللہ بن ابی الھذیل نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کی فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اس علم سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے جس کا کوئی فائدہ نہ ہو اور ایسی دعا سے بھی جو نہ سنی جائے اور ایسے دل سے بھی جس میں اللہ کا خوف نہ ہو اور ایسے نفس سے بھی جو سیر نہ ہو۔
یہ روایت ثوری عن ابی سنان سے غریب ہے۔

۶۰۰۵- نبی کریم ﷺ کی ایک دعا...... ہم سے جعفر بن محمد بن عمرو نے ابوحصین الوادعی، یحییٰ الحمانی، خالد بن عبداللہ، ابی سنان، عبداللہ بن ابی الھذیل سے روایت کیا فرمایا مجھے ایک شخص نے بیان کیا فرمایا کہ میں ایلیا کی ایک مسجد میں داخل ہوا اور ایک ستون کی طرف ہو کر بیٹھ گیا اتنے میں ایک بزرگ آئے اور ستون کی طرف ہو کر نماز پڑھنے لگے، میں نے ان کے بارے میں لوگوں سے پوچھا تو بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ ہیں، انہوں نے فرمایا میں نے سنا تمہارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جس کا کوئی فائدہ نہ ہو اور ایسے دل سے جس میں اللہ کا خوف نہ ہو اور ایسی دعا سے جس کو سنا نہ جائے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو، اے اللہ! میں ان چاروں کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔[2]

۶۰۰۶- اپنی قربانی میں سے خود بھی کھاؤ...... ہم سے سلیمان نے عبدان، زید بن الحریش، عبداللہ بن حراش، عوام بن حوشب، عبداللہ بن ابی الھذیل حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی قربانی میں سے خود بھی کھائے۔[3]
عبداللہ کی سند سے یہ روایت غریب ہے۔

۶۰۰۷- عزل کرنے کا جواب...... ہم سے سلیمان نے ابوزرعۃ الدمشقی، ابونعیم، مندل بن علی، جعفر بن المغیرہ، عبداللہ بن ابی الھذیل حضرت جریر بن عبداللہ البجلیؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں مشرکین سے ایک کنجری کو نکال لایا ہوں میں اسے بازار میں بیچنا چاہتا ہوں اور اس سے عزل کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۴/۹۲. ومجمع الزوائد ۱/۱۸۹. والاحادیث الصحیحۃ ۱۶۸۱.

۲۔ صحیح مسلم ۲۰۸۸. وسنن النسائی ۸/۲۸۴ ومسند الامام أحمد ۳/۲۵۵، ۲۸۳، وسنن ابن ماجۃ ۲۵۰، والمستدرک ۱/۱۰۴، ۵۳۳، وصحیح ابن حبان ۲۴۴۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۵۳. والترغیب والترھیب ۱/۱۲۴، ۲/۵۴۱.

۳۔ المعجم الکبیر ۱۲/۱۴۳. ومجمع الزوائد ۴/۲۵.

فرمایا کہ ہوگا جو اس کے مقدر میں لکھا جا چکا ہے۔ یعنی خواہ تم عزل کرو یا نہ کرو اگر اس کے نصیب میں تم سے اولاد ہے تو ہو جائے گی اور نہیں تو نہ ہوگی۔

اس میں جعفر کا عبداللہ سے تفرد ہے۔

۶۰۰۸- اہل جہنم کا حال ...... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے اسمٰعیل بن اسحٰق القاضی، جبکہ محمد بن الفتح الحنبلی، علی بن اسحٰق بن زاطیا، براہیم بن عبداللہ الھروی اور ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبیداللہ بن عمر، محمد بن سلیمان بن الاصبھانی، ابی سنان، عبداللہ بن ابی الھذیل، حضرت ابوھریرہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب اہل جہنم کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو انہیں گردن سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور وہاں ان کو آگ ایک لپیٹ ایسی لپیٹ جائے گی کہ ہڈیوں سے سارا گوشت اتار کر پیچھے پھینک دے گی۔[1]

(فائدہ) یہاں اصل لفظ عرقوب ہے جو پنڈلی کے پیچھے ایڑیوں کے اوپر والے پٹھوں کو کہتے ہیں یعنی ہڈیوں سے سارا گوشت کھینچ کران پٹھوں پر آ پڑے، جیسے شلوار یا ازار اتارتے ہوئے پیروں میں گر جاتی ہے واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

ابوسنان عن عبداللہ کی روایت سے صرف محمد بن سلیمان بن الاصبھانی نے مرفوع متصل روایت کی ہے۔

۶۰۰۹- ہم سے ابن فضیل ابوبکر بن خلاد کی روایت، اسمٰعیل بن اسحٰق، علی بن عبداللہ المدنی محمد بن فضیل، ابی سنان، عبداللہ بن ابی الھذیل اور حضرت ابوھریرہؓ سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

۶۰۱۰- ہم سے ابوبکر بن خلاد نے اسمٰعیل، علی بن عبداللہ، جریر بن عبدالحمید، ابوسنان اور عبداللہ بن ابی الھذیل سے ایسے ہی روا بیان کی ہے اور ابوھریرہؓ تک نہیں پہنچائی۔

۶۰۱۱- دجال کی آنکھ ...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، حبیب بن الزبیر، عبداللہ بن ابی الھذیل، عبدالرحمٰن بن ابزیؓ نے عبداللہ بن خباب، حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے سامنے دجال کا ذکر کیا گیا آپ ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اس کی ایک آنکھ ایسی ہے جیسے سبز بوتل اور عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو۔[2]

عبداللہ کی روایت سے غریب ہے حبیب کا تفرد ہے۔

۲۸۱- ابوصالح الحنفی ماھان[3]

ان ہی میں سے ایک شخصیت حمد و ذکر و شکر میں مشغول رہنے والی، ابوصالح الحنفی ماھان کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام عبدالرحمٰن بن قیس تھا اور طلیق کے بھائی تھے۔

۶۰۱۲- ذکر و تسبیح ...... ہم سے محمد بن علی بن حبیش نے احمد بن یحیٰی الحلوانی یحیٰی بن معین، محمد بن فضیل، اپنے والد سے اور انہوں نے

۱۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۳۸۹، والترغیب والترهیب ۴/ ۴۸۸، وتاریخ أصبهان للمصنف ۲/ ۱۷۵، والدر المنثور ۵/ ۱۶. واتحاف السادة المتقین ۱۰/ ۵۱۴.

۲۔ مسند الامام أحمد ۵/ ۱۲۳، وتاریخ أصبهان للمصنف ۱/ ۲۹۵، والدر المنثور ۵/ ۳۵۴، وكنز العمال ۳۸۷۸۲.

۳۔ طبقات ابن سعد ۶/ ۲۲۷، والتاریخ الكبیر ۵/ت ۱۰۸۱، والجرح ۵/ت ۱۳۱۴، والمجمع ۱/ ۲۹۹، وسیر النبلاء ۵/ ۳۸، وتاریخ الاسلام ۳/ ۳۱۹، ۴/ ۷۸، وتهذیب الكمال ۷ ۳۹۳ (۱۷/ ۳۶۰)

ماھان الحنفی سے بیان کیا فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی بھی حیا نہیں کرتا کہ اس کی سواری اور لباس اس سے زیادہ اللہ کا ذکر کرنے والا ہوتا ہے اور خود یہ کبھی تکبیر و تسبیح و تہلیل سے غافل نہ رہتے تھے۔

۶۰۱۳- ہم بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابوسعید الاشج محمد بن فضیل، بنی حنیفہ کے موذن سے روایت کیا فرمایا کہ حجاج نے حکم دیا کہ ماھان کو ان کے دروازے پر پھانسی پر لٹکا دیا جائے۔ فرمایا میں نے ماھان کو دیکھا کہ جب ان کو سولی پر کھینچا گیا تو وہ اس وقت بھی سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ پڑھ رہے تھے اور انگلیوں پر گنتے جا رہے تھے یہاں تک کہ ۲۹ تک جا پہنچے فرمایا کہ اس حالت میں ایک شخص نے ان کو نیزہ مارا۔ فرمایا کہ میں نے ایک مہینے بعد ان کو لٹکے ہوئے دیکھا ان کے ہاتھ اسی طرح ۲۹ کی گنتی پر رکے ہوئے تھے۔ اور فرمایا رات کو ان کے پاس چراغ جیسی روشنی دکھائی دیتی تھی۔

۶۰۱۴- سولی پر تسبیح...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، عبید اللہ بن سعید، محمد بن فضل نے ایک شخص سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے ابوصالح ماھان الحنفی کو دیکھا کہ جب حجاج نے ان کو سولی پر کھینچا تو وہ تسبیح پڑھنے لگے اور انگلیوں پر گننے لگے، گنتی ان کے ہاتھوں میں ۲۹ تک پہنچی تھی، فرمایا کہ ایک شخص آیا اور ان کو نیزہ مارا اور قتل کر دیا اور فرمایا کہ میں نے گنتی کو ان کے ہاتھوں میں اتنے دن بعد دیکھا اور ہاتھ سے اشارہ کیا۔

۶۰۱۵- ماھان کی سولی...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے اسمٰعیل بن عبداللہ الضبعی، محمد بن حمید، جریر، ابو اسحق الشیبانی سے بیان کیا فرمایا کہ جب ابن ابی مسلم نے ماھان کو لٹکانے کا ارادہ کیا تو میں ان کے قریب ہوا تو انہوں نے فرمایا او بھتیجے پیچھے ہٹ جا، اس مقام کو تلاش نہ کر۔

۶۰۱۶- ماھان کا سولی سے کلام...... ہم سے محمد بن علی نے عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، احمد بن عمران، ابوبکر بن عیاش کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عمار الدھنی نے فرمایا کہ میں آیا تو ماھان کو لکڑی پر کھینچا جا چکا تھا اور لوگ جمع ہو چکے تھے، ماھان نے کہا اے عمار تم بھی انہی لوگوں میں شامل ہو، چنانچہ میں ان لوگوں کو چھوڑ کر چلا گیا۔

۶۰۱۷- اقوال...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل عبدالرحمن، سفیان، ابی سنان، ابوصالح الحنفی سے بیان کیا فرمایا کہ مجھے پرواہ نہیں کہ میری بیٹی نے کیا کہا اگر میں معاف کیا جاؤں تو شکر ادا کروں گا اور اگر مبتلا کر دیا گیا تو صبر کروں گا۔

۶۰۱۸- ہم سے عبداللہ بن محمد نے عبداللہ بن محمد بن عمران، ابن ابی عمر، سفیان، اور کثیر بن ابی طلحہ سے بیان کی انہوں نے ماھان سے سنا فرمایا کہ حق بہت بھاری ہے اور ابن آدم ضعیف ہے اور ذکر ہر ہر ساعت کے بعد ہے۔

۶۰۱۹- ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، سیف بن ھارون، ضرار اور ماھان سے بیان کیا فرمایا کہ جب تم کسی ایسے گھر میں داخل ہو جس میں تمہارے علاوہ کوئی نہ ہو تو کہو السلام علینا من ربنا یعنی ہم پر ہمارے رب کی طرف سے سلامتی نازل ہو۔

۶۰۲۰- ہم سے ابومحمد بن حیان، احمد بن علی بن الجارود، ابوسعید الاشج، یحیٰی بن یمان، سفیان بن دینار التمار نے بیان کیا فرمایا میں نے ماھان الحنفی سے پوچھا کہ قوم کے اعمال کیا تھے تو فرمایا کہ لوگوں کے اعمال کم تھے لیکن ان کے دل سلیم ہوا کرتے تھے۔

مسند روایات...... ابوصالح الحنفی نے حضرت علی، حضرت ابن مسعود اور حضرت حذیفہؓ سے مسند روایات بیان کی ہیں۔

۶۰۲۱-رضاعی بھتیجی سے نکاح کا مسئلہ......ہم سے عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابوعون الثقفی سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے ابوصالح الحنفی کو سنا فرمایا کہ میں نے ایک شخص کے بارے میں سنا جس کو ابن الکوی کہتے تھے اس نے حضرت علیؓ سے رضائی بھائی کی بیٹی کے بارے میں پوچھا تو مجھے حضرت حمزہؓ کی بیٹی یاد آ گئیں جو جناب رسول اللہ ﷺ کی رضاعی بھتیجی تھیں تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ وہ رضاعی بھائی کی بیٹی ہے یعنی رضاعی بھتیجی ہے اس سے نکاح صحیح نہیں۔ مسعر نے ابی عون سے روایت کی ہے۔

۶۰۲۲-غیر ضروری سوالوں سے پرہیز......ہم سے حسین بن علی نے القاسم بن اسمٰعیل، ہیثم بن خالد، حفص بن عمیر ابواسمٰعیل اللادیلمی، شعبہ و مسعر، ابوعون الثقفی بن صالح الحنفی سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا حضرت علیؓ منبر پر فرمارہے تھے، پوچھ لو مجھ سے جو چاہو، چنانچہ ان سے ابن الکوی نامی ایک شخص نے پوچھا، اے امیر المؤمنین آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس نے دو بہنوں کو جمع کر رکھا ہو؟ تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ یہ تو ایسا ہے جیسے میدان تیہ میں جانا، وہ بات پوچھو جس کی تمہیں ضرورت ہے، بلا ضرورت باتیں مت پوچھا کرو۔

ابن الکوی نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین ہم آپ سے وہ پوچھتے ہیں جو ہمیں معلوم نہیں ہوتا اور جو ہمیں معلوم ہیں تو ان کے بارے میں ہم آپ سے کچھ نہیں پوچھتے۔

تو حضرت علیؓ نے اس سے فرمایا کہ ان دونوں کی حرمت کتاب اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔ میرا خیال ہے انہوں نے کہا اور ان کی حلت بھی کتاب اللہ کی نشانیوں میں سے ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے فرمایا "اور دو بہنوں کا اکٹھا کرنا بھی حرام ہے مگر جو ہو چکا بے شک بخشنے والا مہربان ہے۔" (النساء:۲۳) اور فرمایا "اور جو لوگ تمہارے قبضہ میں ہیں۔ الخ" (النساء:۳۹)

ابن الکوی نے پھر پوچھا اچھا آپ رضاعی بھائی کی بیٹی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ کیا کوئی شخص اپنے رضاعی بھائی کی بیٹی کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے؟ فرمایا نہیں۔ میں نے حمزۃ ابن عبدالمطلب کی بیٹی کو شدید خوف و جنگ کی حالت میں مکہ کے مشرکین سے نکالا تھا، اور لے کر مدینہ منورہ آیا اور جناب رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کر دیا، اس کی حالت اس کا حسن و جمال اور حسن خلق کے بارے میں بتایا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ وہ میرے لئے حلال نہیں ہے وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔[1]

۶۰۲۳-حضرت علیؓ کا واقعہ......ہم سے ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، جبکہ ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، محمد بن خلاد، یحیٰ بن سعید، شعبہ، ابوعون سے بیان کیا فرمایا میں نے سنا ابوصالح الحنفی نے فرمایا کہ میں نے سنا حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک کپڑا بطور ھدیہ دیا اور مجھے پہنایا یا عطا فرمایا، میں نے اسے پہن لیا لیکن میں نے آپ کے چہرہ انور پر غصے کے آثار دیکھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ میں نے تمہیں اس لئے نہیں دیا کہ تم پہن لو، پھر مجھے حکم دیا تو میں نے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

صحیح روایت ہے، مسلم نے غندر، شعبہ سے روایت کی ہے۔

۶۰۲۴-ریشمی کپڑا عورتوں کے لئے ہے......ہم سے ابوبکر الطلحی نے عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، مصعر، ابی عون کی سند

---

[1] صحیح البخاری ۷/۱۴۳، وصحیح مسلم، کتاب الرضاع ۱۱، ۱۲، ۱۵. وفتح الباری ۹/۱۵۸.

سے ابی صالح الحنفی سے بیان کیا فرمایا کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اکیدر دومہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں ریشمی کپڑا بطور ھدیہ پیش کیا، تو آپ ﷺ نے وہ مجھے عطا فرما دیا اور فرمایا کہ اس کے دوپٹے بنا کر عورتوں میں تقسیم کردو۔

امام مسلم نے اپنی کتاب میں ابوبکر بن ابی شیبہ عن وکیع سے روایت کیا ہے۔

۶۰۲۵-جنگ بدر میں فرشتوں کی آمد......ہم سے ابوبکر بن خلاد نے محمد بن یونس الکدیمی، ابواحمد الزبیری، مسعر، ابی عون ابوصالح الحنفی نے حضرت علیؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جنگ بدر کے دن آپ ﷺ نے مجھے اور حضرت علیؓ اور ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا کہ تم میں سے ایک کے دائیں طرف جبرئیل علیہ السلام ہیں اور دوسری طرف حضرت میکائیل علیہ السلام و اسرافیل علیہ السلام ہیں بڑے بڑے فرشتے ہیں جو قتال کرنے کے لئے صفوں میں موجود ہیں۔

عبدالاعلی بن حماد النرسی نے ابواحمد الزبیر سے روایت کیا ہے۔

۶۰۲۶-میدان بدر کے کنویں......ہم سے ابوبکر الطلحی نے ابوحصین الوادعی، یحیی الحمانی، قیس بن الربیع، جبکہ محمد بن علی ابن حبیش، علی بن ابراہیم بن مطر، عبداللہ بن عمر، یوسف بن خالد السمتی، ھارون بن سعد ابوصالح الحنفی، حضرت علیؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میدان بدر کے کنوؤں کے پانی کو گہرائی میں پہنچادوں۔

ابوعوانہ نے ھارون سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

(۲۸۲) ربعی بن حراش[1]

انہی میں سے ایک بزرگ شخصیت ربعی بن حراش رحمۃ اللہ علیہ کی ہے

۶۰۲۷-موت کے بعد گفتگو......ہم سے ابواحمد، محمد بن احمد بن ابراہیم نے علی بن العباس البجلی، جعفر بن محمد بن رباح الاشجعی، اپنے والد سے وہ عبیدہ سے، عبدالملک بن عمر، ربعی بن حراش سے بیان کرتے ہیں فرمایا ہم چار بھائی تھے، ہمارا بھائی الربیع ہم سے زیادہ نمازیں پڑھنے والا اور سخت روزے رکھنے والا تھا، اس کی وفات ہوگئی، ہم اس کے ارد گرد کھڑے تھے اور کسی کو کفن خریدنے کے لئے بھیج چکے تھے کہ اچانک اس نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹادیا اور سب کو سلام کیا، لوگوں نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا اے بنی عبس کے بھائی! کیا تم موت کے بعد گفتگو کررہے ہو؟ اس نے کہا، ہاں میں تمہارے بعد اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملا کہ اللہ تعالیٰ بالکل غصے میں نہ تھا، اس نے میرا پھولوں، خوشبو اور ریشم کے بچھونوں سے استقبال کیا سنو! ابوالقاسم ﷺ میری نماز جنازہ کے منتظر ہیں لہٰذا جلدی کرو اور مجھے دیر نہ ہونے دو۔ پھر ایسے ہوا جیسے ایک کنکر کو طشت میں پھینکا جاتا ہے (یعنی تکفین وتدفین میں بہت جلدی کی گئی)

اس کے بعد یہ معاملہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میری امت میں سے ایک شخص موت کے بعد کلام کرے گا۔

علی کہتے ہیں کہ یہ روایت محمد بن عمر الانصاری نے ہم سے جعفر کے حوالے سے بیان کی پھر ہم نے براہ راست جعفر سے بھی سن لی۔

یہ حدیث مشہور ہے اس کو ایک جماعت نے عبدالملک سے روایت کیا ہے ان میں اسمٰعیل بن ابی خالد، زید بن ابی انیسہ، ثوری

---

[1] طبقات ابن سعد ۶/۱۲۷، والتاریخ الکبیر ۳/ت ۱۱۰۲. والجرح ۳/ت ۲۳۰۷. وتاریخ بغداد ۸/۴۳۳. والمجمع ۱/۱۳۰. وأسد الغابة ۲/۱۶۲. وأسد الغابة ۲/۱۶۲. وسیر النبلاء ۴/۳۵۹. والکاشف ۱/۳۰۲. وتهذیب الکمال ۱۸۵۰، (۹/۵۴)

اور دیگر متعدد حضرات شامل ہیں۔

۶۰۲۸- موت کے بعد گفتگو...... ہم سے یہی روایت ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن یحیٰی بن سلیمان، عاصم بن علی، مسعودی، عبدالملک بن عمیر، ربعی بن حراش سے بیان کیا فرمایا کہ میرے ایک بھائی کی وفات ہوگئی تو ہم نے اس پر کپڑا ڈال دیا اور میں کفن لینے چلا گیا میں واپس آیا تو اس نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا دیا تھا اور کہہ رہا تھا کہ سنو! تمہارے بعد میں اپنے رب سے ملا وہ بالکل غصے میں نہ تھا، اس نے پھولوں اور خوشبوؤں کے ساتھ میرا استقبال کیا اور اس نے مجھے باریک اور موٹے ریشم کے سبز کپڑے پہنائے، جتنا تم دل میں سمجھتے ہو معاملہ اس سے آسان ہے، پس تم دھوکہ نہ کھانا اور جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ مجھ سے ملے بغیر نہ جائیں گے، اس کے بعد اس کی جان کا نکلنا اتنی ہی تیزی سے ہوا جیسے ایک پتھر کو پانی پھینکا جائے اور گرتے ہی وہ ڈوب جائے۔
اس کے بعد یہ واقعہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت اقدس میں سنایا گیا تو آپؓ نے اس واقع کی تصدیق فرمائی اور فرمایا کہ ہم آپس میں باتیں کیا کرتے تھے کہ اس رات میں ایک شخص اپنی موت کے بعد گفتگو کرے گا۔
فرمایا کہ وہ سخت ٹھنڈی راتوں میں ہم سے زیادہ عبادت کرنے والا اور سخت گرم دنوں میں ہم سے زیادہ روزے رکھنے والا تھا۔

۶۰۲۹- ہم سے عثمان بن محمد العثمانی نے محمد بن الحسین بن مکرم، محمد بن بکار بن الریان، حفص بن عمر، عبدالملک بن عمیر، ربعی بن خراش سے روایت کیا فرمایا کہ ہم تین بھائی تھے، اور منجھلا بھائی ہم تینوں سے زیادہ عبادت گزار، روزہ دار اور افضل تھا، میں اس پر رشک کرتا ہوا سواد سے واپس پہنچا تو لوگوں نے کہا کہ جلدی پہنچو تمہارے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے۔
پھر آگے مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کیا۔

۶۰۳۰- جھوٹ سے پہلوتہی...... ہم سے قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم نے محمد بن ایوب، نوح بن حبیب، وکیع بن الجراح، سفیان نے بیان کیا فرمایا کہ مجھے ربعی یاد آگئے، جانتے ہو ربعی کون تھے؟ ان کا تعلق اشجع قبیلے سے تھا، ان کے قبیلے والوں کا یہ کہنا تھا کہ ربعی نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، چنانچہ ایک شخص حجاج بن یوسف کے پاس پہنچا اور کہا کہ یہاں اشجع والوں کا ایک آدمی ہے اس کے قبیلے والوں کا کہنا ہے کہ اس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ لیکن آج ضرور وہ تیرے سامنے جھوٹ بولے گا۔ کیونکہ تو نے اس کے دونوں بیٹوں کو بھیجا تھا لیکن انہوں نے تیری نافرمانی کی اور اس وقت وہ دونوں اپنے گھر میں ہیں چنانچہ حجاج نے ربعی کو بلا بھیجا، وہ آئے، حجاج نے دیکھا کہ ایک منحنی سا کمزور سا شخص ہے، بہر حال حجاج نے پوچھا کہ آپ کے دونوں بیٹوں نے کیا کیا ہے؟ ربعی نے کہا وہ دونوں گھر پر ہیں یہ سن کر حجاج نے ان کو اپنے ساتھ بٹھایا اور عمدہ لباس عطا فرمایا اور بھلائی کی وصیت کروائی۔
ربعی بن حراش نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے علاوہ ازیں حضرت علی، حضرت حذیفہ، حضرت عقبۃ بن عمرو، حضرت ابوذر، حضرت ابوبکرہ اور حضرت طارق بن عبداللہؓ سے مسند روایات بیان کی ہیں۔

۶۰۳۱- ہم سے عبداللہ بن جعفر نے ابومسعود، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، منصور، ربعی بن خراش سے بیان کیا فرمایا میں نے سنا حضرت علیؓ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری طرف جھوٹ کی نسبت نہ کرو کیونکہ جو میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے گا اس کو آگ کی لگام پہنچائی جائے گی۔[۱]
سلمۃ بن کہیل، شریک اور قیس بن الربیع نے منصور سے روایت کیا ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، المقدمة باب ۱، وصحیح البخاری ۱/۳۸. وفتح الباری ۱/۱۹۹، ومسند الامام أحمد ۱/۸۳. وسنن ابن ماجة.

۶۰۳۲-نیکی صدقہ ہے......ہم سے ابوبکر محمد بن حسن بن کوثر نے علی بن الفضیل، یزید بن ھارون، سعید بن طارق، ابو مالک الاشجعی، ربعی بن حراش سے حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا ہے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے کہ نیکی پوری کی پوری صدقہ ہے۔[1]

سفیان ثوری، شعبہ، حجاج بن ارطاۃ، ابوعوانہ، عبدالواحد بن زیاد اور ابومعاویہ نے ابو مالک سے روایت کیا ہے۔

۶۰۳۳-فتن کے بارے میں ارشاد نبوی ﷺ......ہم سے ابوبکر بن محمد بن احمد بن محمد نے احمد بن عبدالرحمن، یزید بن ھارون، ابو مالک الاشجعی، ربعی بن حراش نے حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا ہے کہ وہ حضرت عمر کے پاس سے آئے اور فرمایا کہ جب کل ہم ان کے پاس بیٹھے تھے تو انہوں نے دیگر صحابہ کرام سے دریافت فرمایا تھا کہ تم میں سے کس نے فتن کے بارے میں جناب رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک سنا ہے عرض کیا کہ ہم نے سنا ہے تو فرمایا تم لوگ شاید وہ فرمان مبارک سمجھ رہے ہو جو اھل وعیال اور مال کے بارے میں فرمایا ہے۔ عرض کیا جی ہاں، فرمایا میں اس کے بارے میں نہیں پوچھ رہا اس کا کفارہ تو نماز، روزہ اور صدقہ سے ہو جاتا ہے بلکہ میں تو اس فتنہ کے بارے میں پوچھ رہا ہوں جو سمندر کی لہروں کی طرح موجیں مارتا ہوگا، تو تمام حضرات خاموش ہو گئے۔ میں یہ سمجھ رہا تھا کہ وہ شاید میرا ارادہ کر رہے ہیں تو میں نے عرض کیا کہ میں نے سنا ہے، فرمایا کیا واقعی؟ میں نے عرض کیا کہ فتنے دلوں پر ایسے پیش آئیں گے جیسے چٹائی کا تسلسل، جو دل ان سے ناپسندیدگی کا اظہار کرے گا اس میں ایک سفید نکتہ لگ جائے گا اور جو دل ان فتنوں کو قبول کرے گا اس میں ایک سیاہ نکتہ لگ جائے گا جب تک زمین وآسمان ہیں اس کو کوئی فتنہ نقصان نہ پہنچا سکے گا اور دوسرا سیاہ کالا جیسے کٹورے کا پچھلا حصہ اور اپنے دست مبارک کو جھکایا گویا کہ ہمیں اضافہ دکھانا چاہتے ہوں) نہ نیکی کو نیکی سمجھے گا نہ گناہ کو گناہ علاوہ اس کے جو اس کا دل چاہے اور میں نے ان کو بتایا کہ آپ کے اور ان (فتنوں) کے درمیان ایک بند دروازہ ہے قریب ہے کہ اسے توڑ پھوڑ دیا جائے، حضرت عمر نے فرمایا، توڑ پھوڑ دیا جائے گا؟ تیرا باپ نہ رہے، میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ فرمایا اگر کھول دیا جاتا تو بہتر ہوگا تاکہ شاید وہ دوبارہ بھی بند ہو سکے میں نے عرض کیا نہیں بلکہ توڑا جائے گا۔ فرمایا مجھے بتایا گیا کہ وہ دروازہ دراصل ایک آدمی ہے جسے یا تو قتل کر دیا جائے گا یا اس کی وفات ہو جائے گی۔

ابوخالد الاحمر، زہیر اور مروان بن معاویہ وغیرہ نے اس کو روایت کیا ہے۔

۶۰۳۴-آخری زمانے کی تین معزز چیزیں......ہم سے سلیمان بن احمد نے ابوالزنباع روح بن الفرج اور احمد بن رشدین، روح بن صلاح، سفیان ثوری، منصور، ربعی بن حراش کی سند سے حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب تم پر ایک زمانہ ایسا بھی آنے والا ہے کہ اس میں تین چیزوں سے زیادہ معزز کوئی چیز نہ ہوگی۔ (۱) مونس وغمخوار بھائی، (۲) حلال درھم، (۳) اور وہ سنت جس پر عمل کیا جاتا ہو۔[2]

ثوری سے غریب ہے اس میں روح بن صلاح کا تفرد ہے۔

۶۰۳۵-حیاء......ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، جبکہ ابوبکر بن خلاد نے معاذ بن المثنی، امام قعنبی، شعبہ اور محمد بن احمد بن علی، الحارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، شعبہ اور ثوری، منصور، ربعی سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا حضرت

۱- تاریخ أصبهان للمصنف ۱/ ۲۲۰.

۲- مجمع الزوائد ۱/ ۱۷۲، واتحاف السادة المتقين ۳/ ۱۵، والعلل المتناهية ۲/ ۲۳۵. وتاريخ ابن عساكر ۴/ ۱۵۸. (التهذيب).

ابو مسعود، عقبہ بن عمرؓ فرمارہے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک پہلے انبیاء کی تعلیمات میں سے جو لوگوں کو تعلیم ملی ہے (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) جب تم حیا نہیں کرتے تو پھر جو چاہو کرو۔[1]

۶۰۳۶-نبوت کا آخری کلام...... ہم سے محمد بن احمد بن علی نے احمد بن موسیٰ الشطوری، محمد بن سابق، ابراہیم بن طہمان، ثوری، منصور، ربعی بن حراش سے بیان کیا فرمایا میں نے سنا حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ نبوت کا آخری کلام جو ہم نے سنا وہ یہ تھا کہ کہا جاتا تھا کہ اگر تو حیا نہیں کرتا تو پھر جو چاہے کر۔

اسی طرح حسن نے حضرت حذیفہؓ سے روایت کی ہے فضیل بن عیاض نے ان کی متابعت کی ہے اور ابو مالک نے ربعی عن حذیفہؓ کی سند سے روایت کی ہے۔

۶۰۳۷-ہم سے محمد بن حسن نے علی بن الفضل، یزید بن ھارون، ابو مالک الاشجعی، ربعی بن حراش سے حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں نبوی تعلیمات میں سے جو آخری بات باقی رہ گئی تھی وہ یہ تھی کہ اگر تو حیا نہیں کرتا تو جو چاہے کر۔

۲۸۳-موسیٰ بن طلحہ التیمی[2]

انہی بزرگوں میں سے ایک اور قد آور شخصیت کامل فقیہ، پرہیزگار، متقی، فصیح و بلیغ، موسیٰ بن طلحہ بن عبداللہ التیمیؒ کی ہے۔

۶۰۳۸-حضرت عثمانؓ کی فضیلت...... ہم سے ابو علی محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب بن الحارث، ابو عامر الاسدی، سفیان، عثمان بن طلحہ، موسیٰ بن طلحہ سے بیان کیا فرمایا میں نے ان سے پوچھا کہ جناب نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے کون سب سے بڑے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ۔

۶۰۳۹-فصاحت...... ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان، منجاب، ابو عثمان آل عمرو بن حریث آزاد کردہ غلام، عبدالملک بن عمیر سے بیان کیا فرمایا کہ سب لوگوں سے زیادہ فصیح چار آدمی ہیں۔ (۱) موسیٰ بن طلحہ، (۲) قبیصہ بن جابر، (۳) یحییٰ بن یعمر اور (۴) عبداللہ بن حریم السلولی۔

۶۰۴۰-ہم سے محمد بن احمد، محمد بن عثمان، منجاب، صالح بن موسیٰ، عاصم بن ابی النجود سے بیان کیا فرمایا سب لوگوں سے زیادہ فصیح تین افراد ہیں۔ (۱) موسیٰ بن طلحہ، (۲) قبیصہ بن جابر اور (۳) یحییٰ بن یعمر۔

۶۰۴۱-موسیٰ بن طلحہ وقت کے مہدی...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن سہل، ابو مسعود، ابوداؤد، اسود بن شیبان، خالد بن سمیر

۱۔ مسند الامام أحمد ۴/۱۲۱، ۱۲۲، ۵/۲۷۳، والسنن الکبری للبیھقی ۱۰/۱۹۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/۲۳۶، ۲۳۷. ومجمع الزوائد ۸/۲۷. ومسند الشھاب ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵. وأمالی الشجری ۲/۱۹۶. والأدب المفرد للبخاری ۵۹۷، ۱۳۱۲. وتاریخ بغداد ۳/۱۰۰. ۱۰/۳۰۴. ۳۵۶. وتاریخ أصبھان للمصنف ۱/۲۸۲. وفتح الباری ۱۰/۵۲۳.

۲۔ طبقات ابن سعد ۵/۱۶۱، ۶/۲۱۱. والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۲۲۱، والجرح ۸/ت ۶۶۷، والجمع ۲/۴۸۲، وسیر النبلاء ۴/۳۶۴. والکاشف ۳/ت ۵۸۰۰. وتھذیب الکمال ۶۲۶۹ (۲۹/۸۲)

سے بیان کیا فرمایا کہ جب کوفہ میں مختار کا فتنہ پھیلا تو موسیٰ بن طلحہ ہمارے پاس آئے (ان کو اس زمانے میں امام مہدی سمجھا جاتا تھا) لوگوں نے ان کو چھپالیا تو لوگوں کو معلوم ہوا کہ وہ ایسے شخص ہیں جو دیر تک خاموش رہتے ہیں بہت کم بات کرتے ہیں زیادہ ترغمزدہ اور روتے رہتے ہیں۔

۶۰۴۲-ابن طلحہ کا جہاد......ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، حسن بن عیسیٰ، ابن المبارک، اسحٰق بن یحییٰ، موسیٰ بن طلحہ سے بیان کیا فرمایا کہ طلحہ واپس آئے تو ان کے جسم میں ۳۷ یا ۳۵ تلواروں، تیروں اور نیزوں کے زخم تھے، ان کی پیشانی گر چکی تھی اور رگ کٹ چکی تھی اور انگلیاں مفلوج ہو چکی تھیں۔

۶۰۴۳-صحابہ جیسی فضیلت والے......ہم سے ابو حامد نے محمد بن اسحٰق ابو حاتم بن اللیث، محمد بن عبادہ، سفیان، مسعر سے بیان کیا فرمایا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے حضرت ابو بردہؓ سے پوچھا کہ کیا کوفہ میں آپ جیسی عمر اور مرتبے والا کوئی اور شخص بھی باقی بچا ہے؟ تو گویا کہ ان کو کچھ یاد نہ رہا تھا، پھر فرمایا ہاں موسیٰ بن طلحہ ہے۔

۶۰۴۴-لاحول ولا قوۃ کی فضیلت......ہم سے عبداللہ بن محمد بن المہاجر نے عبدالرحمٰن بن حسن، ہارون بن اسحٰق، محمد بن عبدالوھاب، مسعر، عثمان بن عبداللہ بن موہب، موسیٰ بن طلحہ سے بیان کیا فرمایا کہ ایک کلمہ ایسا ہے جو عرش کے نیچے کے خزانوں سے ہے جب بندہ اسے پڑھ لے تو محفوظ بھی ہو جاتا ہے اور تابعدار بھی ہو جاتا ہے۔ وہ کلمہ یہ ہے

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

موسیٰ بن طلحہ نے اپنے والد طلحہؓ (جو عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں) حضرت ابو ایوب الانصاریؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ سے مسند روایات بیان کی ہیں۔

اور موسیٰ بن طلحہ سے تابعین میں سے ابو اسحٰق، سماک بن حرب، عثمان بن عبداللہ بن موہب، عثمان بن حکیم اور ابو مالک الاشجعی نے روایات بیان کی ہیں۔

۶۰۴۵-پیوند......ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، یحییٰ الحمانی، جبکہ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، سماک بن حرب، موسیٰ بن طلحہ اپنے والد حضرت طلحہؓ سے روایت کیا فرمایا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جو کھجور کے درختوں پر چڑھے ہوئے تھے۔

آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ یہ نر کھجور کو مادہ کھجور میں رکھ رہے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ اس سے ان کو کوئی فائدہ ہوگا۔ فرمایا کہ جب ان لوگوں کو یہ معلوم ہوا تو انہوں نے ایسا کرنا چھوڑ دیا۔ لہٰذا اس سال بالکل پیداوار نہ ہوئی اس بات کی اطلاع جناب رسول اللہ ﷺ کو دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے اگر انہیں کوئی فائدہ ہوتا ہے تو پھر کرتے رہیں۔ یہ تو میری ایک رائے تھی لہٰذا مجھ سے میری اس رائے کے بارے میں کچھ نہ کہو، لیکن جب میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بات کروں تو میری بات کو مضبوطی سے پکڑ لو کیونکہ میں کبھی اللہ کے بارے میں جھوٹ نہ بولوں گا۔[۱]

۶۰۴۶-درود شریف کی روایت......ہم سے فاروق الخطابی اور حبیب بن حسن نے ابو مسلم الکشی، الحکم بن مروان، اسرائیل، عثمان

۱- صحیح مسلم، کتاب الفضائل باب ۳۸. وسنن ابن ماجۃ ۲۴۷۰. ومسند الامام أحمد ۱/ ۱۶۲، ۱۶۳.

بن موہب، موسیٰ بن طلحہ نے اپنے والد سے روایت کیا فرمایا کہ ہم نے عرض کیا، یارسول اللہؐ یہ تو ہمیں معلوم ہوگیا کہ آپ پر سلام کیسے پڑھنا ہے لیکن صلوٰۃ (درود) کے بارے میں بتایئے کہ کیا پڑھیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ پڑھا کرو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارك علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت وبارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید"

مجمع بن یحییٰ اور شریک نے عثمان بن موہب وغیرہ سے بیان کی ہے۔

۶۰۴۷- درود کون سا پڑھیں...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے اسمٰعیل بن عبداللہ جبکہ سلیمان بن احمد نے عباس بن الفضل الاسفاطی، موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد بن زیاد، عثمان بن حکیم، خالد بن سلمہ سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا عبدالحمید بن عبدالرحمٰن موسیٰ بن طلحہ سے درود شریف کے بارے میں پوچھ رہے تھے، تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت زیدؓ بن خارجہ الانصاریؓ سے اس بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا کہ میں نے اس بارے میں جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر درود پڑھو اور یہ کہو اللھم بارك علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید"

مروان الفزاری اور یحییٰ بن سعید نے بھی اس روایت کو عثمان بن حکیم سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۶۰۴۸- حضرت طلحہ کو بشارت نبوی ﷺ...... ہم سے سلیمان بن احمد نے یحییٰ بن عثمان بن صالح، سلیمان بن ایوب بن سلیمان بن عیسیٰ بن موسیٰ بن طلحہ بن عبداللہ، ان کے والد، ان کے دادا موسیٰ بن طلحہ اپنے والد حضرت طلحہؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جنگ احد کے دن میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اپنی پشت پر اٹھائے رکھا جب تک آپ ﷺ ٹھیک سے اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر چٹان پر مشرکین سے پوشیدہ نہ ہوگئے اور پھر فرمایا کہ اسی طرح (اور ہاتھ مبارک سے اپنی پشت مبارک کی طرف اشارہ فرمایا) یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں جنہوں نے مجھے بتایا ہے کہ تمہیں قیامت کی ہولناکیوں میں دیکھتے ہی محفوظ کرلیا جائے گا۔

۶۰۴۹- راہنما عمل...... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے الحارث بن ابی اسامہ، عاصم بن علی، ابوالاحوص، ابواسحٰق موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ایسے عمل کی طرف میری راہنمائی فرمائیں جو مجھے جنت سے نزدیک اور جہنم سے دور کردے تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ فرمایا کہ پھر وہ شخص روانہ ہوگیا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اگر تم ان احکامات پر مضبوطی سے قائم رہے تو جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔[1]

یہ روایت صحیح اور متفق علیہ ہے۔

۶۰۵۰- ایک اعرابی کا سوال...... ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، عمرو بن عثمان بن موہب سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے موسیٰ بن طلحہ کو حضرت ابوایوب الانصاریؓ سے روایت کرتے سنا فرمایا کہ ایک اعرابی راستے میں چلتے ہوئے جناب رسول اللہ ﷺ کے سامنے آگیا اور عرض کیا کہ مجھے وہ چیز بتایئے جو مجھے جنت سے قریب اور جہنم سے دور کردے، فرمایا کہ اللہ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر۔

۱- صحیح البخاری ۲/ ۱۳۰، ۸/ ۷، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۵. وفتح الباری ۱۰/ ۴۱۴.

شعبہ نے ابن وہب سے روایت کیا ہے۔

۶۰۵۱-قبائل موالات......ہم سے ابوبکر بن خلاد نے الحارث بن ابی اسامہ، یزید بن ھارون، ابو مالک الاشجعی، موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابوایوب الانصاریؓ سے روایت کیا ہے اور اسی طرح ابو مالک الاشجعی نے بھی موسیٰ بن طلحہ اور حضرت ابوایوب الانصاریؓ سے روایت کیا کہ فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے کہ قبیلہ اسلم، غفار، مزینہ، جہینہ، اشجع اور جو بنی کعب سے ہے، رشتہ موالات رکھتے ہیں، لوگوں سے نہیں بلکہ اللہ اور اس کا رسول ان کے مولی ہیں۔[1]

اس روایت کو امام احمد، عثمان بن ابی شیبہ، ابوخیثمہ زھیر نے یزید عن ابی مالک سے روایت کیا ہے۔

(۲۸۴) میمون بن ابی شبیب رحمہ اللہ[2]

انہی بزرگوں میں سمجھدار پاکباز، فقیہ ادیب، ابونصر میمون بن شبیب بھی ہیں جو یوم الجماجم میں شہید ہوئے۔

۶۰۵۲-میمون کو منادی کی تنبیہ......ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، حسین بن علی، حسن بن حر کی سند سے بیان کیا کہ میمون بن شبیب کہتے ہیں کہ میں نے حجاج کے زمانے میں جمعہ کے لئے جانے کی تیاری کی پھر میں نے کہا کہ میں کہاں جاؤں؟ کیا اس کے پیچھے نماز پڑھوں۔ کبھی میں کہتا کہ جاؤں کبھی کہتا کہ نہ جاؤں، میں جانے پر اپنی رائے جمع کر رہا تھا کہ اتنے میں بیت اللہ کی جانب سے ایک منادی نے مجھے پکار کر کہا: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن کے لئے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو (الجمعہ آیت:۹) چنانچہ میں چلا گیا۔

ایک مرتبہ میں کچھ لکھنے بیٹھا تو میرے ذہن میں ایک بات آئی کہ اگر میں اسے اپنی کتاب میں لکھ دیتا تو اس کے حسن میں اضافہ ہو جاتا لیکن میں جھوٹ لکھتا، اگر میں اسے چھوڑ دیتا تو میری کتاب میں نقص رہ جاتا لیکن میں سچا ہوتا۔ چنانچہ کبھی میں سوچتا کہ لکھدوں کبھی سوچتا کہ چھوڑ دوں چنانچہ میں اپنی رائے کو چھوڑنے پر جمع کر رہا تھا کہ بیت اللہ کی جانب سے ایک منادی نے پکار کر کہا اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو سچی بات کے ذریعے مضبوط رکھتا ہے دنیا اور آخرت کی زندگی میں (سورہ ابراہیم آیت:۲۷)

۶۰۵۳-میمون کی ایمانداری......ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابومعمر، وکیع، سفیان، منصور کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم کہتے ہیں کہ جب میمون بن شبیبؒ کسی کھوٹے درھم کے پاس سے گزرتے تو اسے توڑ دیتے تھے۔

روایت حدیث میمون نے حضرت علی، حضرت معاذ، حضرت مقداد، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عمار حضرت ابوذر، حضرت ابن عباس، حضرت مغیرہ بن شعبہ حضرت سمرہ بن جندب اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت کی ہے۔

۶۰۵۴-ارشاد نبوی ﷺ غلام ماں بیٹے کو الگ مت کرو......ہم سے احمد بن یعقوب اور سعید بن محمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عون بن سلام، ابوبکر مریم عبدالغفار، ابن القاسم الانصاری، حکم بن عتبہ، میمون بن ابی شبیب کی سند سے بیان کیا کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ قیدیوں میں میرے حصے میں ایک لونڈی آئی اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا، چنانچہ میں نے ارادہ

۱- صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة ۱۹۰، ۱۹۴، والمستدرک ۸۱/۴، ۸۲، وسنن الترمذی ۳۹۵۲. ومسند الامام أحمد ۴۶۸/۲، ۴۸/۵، وصحیح ابن حبان ۱۹۸۷.

۲- التاریخ الکبیر ۷/ت ۱۴۵۴. والجرح ۸/ ۱۰۵۴. والکاشف ۳/ت ۵۸۵۸. ومیزان الاعتدال ۸۹۶۵/۴. وتهذیب التهذیب ۳۸۹/۱۰. وتهذیب الکمال ۶۳۳۵. (۲۰۶/۲۹)

کیا کہ اسے بیچ ڈالوں تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر بیچو تو دونوں کو ساتھ بیچو اور اگر رکھو تو دونوں کو ساتھ رکھو۔[۱]

۶۰۵۵- **حضرت معاذ کو وصیت رسول**...... (ہمیں محمد بن احمد بن ابراہیم، اور سلیمان بن احمد اور عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابراہیم بن شبیب، اسماعیل بن عمرو البجلی، ابو مریم، حکم، حبیب بن ثابت میمون بن شبیب، حضرت معاذ کی سند سے بیان کیا کہ

میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے وصیت فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور برائی کے بعد نیکی کرلو یہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے معاملہ کرو۔[۲]

۶۰۵۶- **خود پر حسن اخلاق کو لازم کرلو**...... ہم سے محمد بن ابراہیم اور عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابراہیم بن شبیب، اسماعیل بن عمرو کی سند سے اور محمد بن احمد بن علی بن مخلد نے اپنی سند سے میمون بن شبیب، حضرت معاذ بن جبل کی سند سے بیان کیا کہ...... مجھے نبی کریم ﷺ نے یمن بھیجا تو مجھے بہت نصیحتیں فرمائیں اور آخر میں یہ نصیحت کہ تم پر لازم ہے کہ حسن اخلاق کو اپناؤ اس لئے کہ لوگوں میں سب سے اچھا دیندار وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔

۶۰۵۷- **وہ اعمال جو جنت میں لیجائیں**...... ہم سے ابو عبداللہ بن جعفر بن محمد بن حسین خراز کوفی نے حسن بن علی بن جعفر الوشا الصیر فی کی سند سے اور سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابو نعیم، فطر بن خلیفہ، حبیب بن ابی ثابت، الحکم، میمون شبیب کی سند سے نقل کیا ہے کہ

حضرت معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں نکلا، ایک جگہ میں نے انھیں تنہا دیکھا تو غنیمت جان کر اپنے اونٹ کو ان کے قریب لایا اور آپ ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے آپ ﷺ نے فرمایا تم نے بڑا سوال پوچھا ہے مگر یہ آسان ہے جن کے لئے اللہ آسان کردے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اسکا شریک مت ٹھہراؤ فرض نمازیں پڑھو، فرض زکوۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ پھر آپ آگے چل پڑے اور میں بھی چلا تو فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بھلائی کے دروازے بتادوں۔ روزہ جو کہ ڈھال ہے صدقہ جو کہ گناہوں کو مٹاتا ہے اور آدمی کا رات کے درمیان میں نماز پڑھنا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (سورہ سجدہ آیت ۱۶) ان کے پہلو بستر سے دور رہتے ہیں وہ اپنے رب کو پکارتے ہیں۔

پھر آپ ﷺ چلے اور میں بھی چلا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تجھے بات کی پوری بنیاد اور اس کے ستون کے بارے میں بتاؤں اور اسلام کی سربلندی جہاد میں ہے پھر آپ ﷺ اور میں بھی چلا پھر آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں وہ بات بتاؤں جو ان سب سے زیادہ لوگوں کے اختیار میں ہے یہ کہہ کر آپ خاموش ہو کر دوسری طرف دیکھنے لگے اور میں نے ایک سوار کو آپ کی طرف آتے دیکھا تو سوچا کہ یہ آپ کی توجہ مجھ سے ہٹا دے گا اتنے میں آپ ﷺ نے اپنی زبان اور منہ کی طرف اشارہ فرمایا میں نے پوچھا کیا جو کچھ ہم بولتے ہیں اس پر ہم سے مواخذہ ہوگا؟ فرمایا تیری ماں تجھے گم کرے۔ اے ابن جبل۔ جو تم کہتے ہو وہ یا تو تمہارے حق میں ہے یا خلاف ہے اور لوگ گردنوں سے پکڑ پکڑ کر جھنم میں زبانوں کی کارستانی کی وجہ سے ڈالے جائیں گے۔[۳]

۱۔ السنن الكبرى للبيهقي ۹/ ۱۲۶. وكنز العمال ۱۰۰۱۱.

۲۔ سنن الترمذي ۱۹۸۷. ومسند الامام أحمد ۵/ ۱۵۳، ۲۳۶، ۱۵۸، ۱۷۷، ۱۷۷. وسنن الدارمي ۲/ ۳۲۳. والمستدرك ۱/ ۵۴. والمعجم الكبير للطبراني ۱/ ۱۹۲. واتحاف السادة المتقين ۵/ ۵۱۲، ۸/ ۵۱۸، ۵۷۲.

۳۔ الدر المنثور ۲/ ۳۴۷. ۵/ ۱۷۵. ومشكل الآثار ۲/ ۲۰۵.

٦٠٥٨-تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی ڈال دو......ھمیں عبداللہ بن جعفر اور حبیب بن حسن نے اپنی اپنی سند سے شعبہ، حکم، کی سند سے بیان کیا کہ

میمون بن شبیب کہتے ہیں کہ ایک نے حضرت مقدادؓ پر مٹی پھینک دی اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں پر مٹی پھینک دو۔[1]

٦٠٥٩-رکوع کے بعد کی دعا......ہم سے محمد بن احمد بن حسن اور سعد بن محمد بن ابراہیم نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ عن ابیہ ابن ابی لیلیٰ، حکم، میمون بن ابی شبیب، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ ربنا ولک الحمد ملء السماء وملء الارض وملء مابینهما وملء ماشئت من شیء بعد اهل الثناء والکبریاء واهل المجد مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذاالجد منک الجد (ترجمہ) اے ہمارے رب! اور تیرے لئے حمد ہے آسمان اور زمین اور ان کے مابین بھر کر اور جس چیز کو بھر کر تو چاہے اہل ثناء اہل کبریاء اور بزرگی والوں کے بعد جو تو دے اسے روکنے والا کوئی نہیں جسے تو روکے اسے دینے والا کوئی نہیں اور نہ کوئی نصیب والا تجھ سے نصیب کا فائدہ دے سکتا ہے۔

٦٠٦٠-لوگوں سے حسب مراتب معاملہ کرو......ہمیں سلیمان بن احمد نے عبدان بن محمد، اسحٰق بن راھویہ، علی بن عبدالعزیز کی سند سے میمون بن شبیب سے نقل کیا ہے کہ

حضرت عائشہؓ سفر میں تھی کہ انھوں نے لوگوں کو کھانے کا حکم دیا چنانچہ وہاں سے ایک شخص مالدارانہ حلئے میں گزرا۔ آپ نے کہا اسے دعوت دو چنانچہ وہ آیا اور اس نے کھانا کھایا اور روانہ ہوگیا پھر ایک سائل آیا آپ نے اسے تھوڑا سا کھانا دینے کا یا گوشت وغیرہ کا پارچہ دینے کا حکم دیا۔ خدام نے عرض کیا اماں جان آپ نے ہمیں اس امیر آدمی کو بلا کر کھانا کھلانے کا حکم دیا اور سائل کو تھوڑا بہت کھانا دینے کا (اس میں کیا حکمت ہے)؟ آپ نے فرمایا کہ امیر آدمی نے جو حلیہ بنایا تھا ہم نے اس کے ساتھ وہی سلوک کیا اور فقیر نے آ کر سوال کیا تو ہم نے اس کو وہی دیا جس پر وہ راضی تھا چونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ لوگوں سے حسب مراتب معاملہ کیا کرو۔

١ـ صحيح مسلم، كتاب الزهد ٦٩. ومسند الامام أحمد ٥/٦. والمصنف لابن أبي شيبة ٨٠،٥/٩. وكشف الخفا ٩٤/١. والاحاديث الصحيحة ٩/٢. ومشكاة المصابيح ٤٨٢٦.

(۲۸۵) سعید بن فیروز ابوالبختری[1]

انہی بزرگوں میں بہکنے والوں پر طعن کرنے اور افتراء کرنے والوں پر جہاد کرنے والے سعید بن فیروز ابوالبختری بھی ہیں۔ قراء کی جماعت کے ساتھ حجاج مفتری کے خلاف جنگ لڑی اور یوم عبدالرحمن بن محمد بن اشعث کو دیر الجماجم میں قراء کے ساتھ شہید ہوئے۔

۶۰۶۱-**ابوالبختری کی شہادت**...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، حاتم الجوھری، خالد بن خداش، غسان بن مضر کی سند سے بیان کیا کہ

حجاج کے خلاف قراء عبدالرحمن بن محمد بن اشعث کے ہمراہ نکلے ان میں ابوالبختری بھی تھے اس دن ان کا شعار "یا ثارات الصلاۃ" تھا اور دیر جماجم میں ابوالبختری شہید ہوگئے۔

۶۰۶۲-**ابوالبختری نرم دل انسان تھے**...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن حکیم الاودی، شریک، عطاء بن سائب کی سند سے بیان کیا

ابوالبختری اگر رونے کی آواز سنتے تو خود رو پڑتے تھے بڑے نرم دل انسان تھے۔

۶۰۶۳-**ابوالبختری کی طالب علمانہ صفت**...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، مسکین، سفیان کی سند سے بیان کیا کہ

ابوالبختری کہتے ہیں کہ ایسی قوم میں ہونا کہ میں ان سے علم حاصل کروں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ایسی قوم کے درمیان ہوں جنھیں تعلیم دوں۔

۶۰۶۴-**بڑا نہ ہونے کو پسند کرنا**...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، زیاد بن ابوایوب، قاسم بن مالک، مسعر، ابوالعنبس کی سند سے بیان کیا کہ ابوالبختری کہتے ہیں میرا خود زیادہ علم رکھنے والی قوم میں ہونا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ایسی قوم میں ہوں جن سے بڑا عالم میں ہوں۔

۶۰۶۵-**غلام ہونے کو پسند کرنا**...... ہمیں احمد بن محمد بن عبدالوھاب نے ابوالعباس، ابوھمام، عبداللہ بن مبارک، سفیان کی سند سے بیان کیا کہ

ابوالبختری کہتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جاتی رہے اور میں ایک غلام ہوں۔

۶۰۶۶-**اللہ ہر جگہ موجود ہے**...... ہمیں احمد بن محمد بن عبدالوھاب نے ابوالعباس سراج، ھناد بن سری، ابوالاحوص، زید بن جبیر کی سند سے بیان کیا کہ

ابوالبختری نے مجھے کہا کہ یوں مت کہو کہ اللہ جہاں بھی ہو کیونکہ وہ ہر جگہ موجود ہے۔

۶۰۶۷-**مہمان دعوت میں کسی مسکین کو نہیں کھلا سکتا**...... ہمیں محمد بن علی نے عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، علی بن جعد، شعبہ،

---

[1] طبقات ابن سعد ۶/۲۹۲. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۱۶۸۴. والجرح ۴/ت ۱۹۶۶. وتهذیب الکمال ۲۳۴۲. (۱۱/۳۲)

عمرو بن مرہ کی سند سے بیان کیا کہ

ابو البختری کہتے ہیں کہ حضرت سلمانؓ نے ایک شخص کو کھانے کی دعوت دی، ایک مسکین آیا تو ایک ٹکڑا اٹھا کر اسے دینے لگا حضرت سلمان نے اسے کہا کہ اسے وہیں رکھ دو جہاں سے اٹھایا ہے ہم نے تمہیں صرف کھانے کے لئے بلایا ہے، اس لئے نہیں بلایا کہ اجر کسی اور کے لئے ہو اور گناہ کا بوجھ تم پر ہو۔

۶۰۶۸- **ایمان کی جھلک**...... ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق سراج، قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش عمرو بن مرہ کی سند سے بیان کیا کہ

ابو البختری کہتے ہیں کہ حضرت سلمانؓ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ آج کل لوگوں کا رویہ بہت اچھا ہے، میں سفر میں گیا تو جہاں بھی مہمان ہوا مجھے ایسا لگا کہ میں اپنے سگے بھائی کے ہاں مہمان ہوا ہوں، ان کے انداز اور رویہ کو کس نے اچھا کر دیا تو حضرت سلمان نے فرمایا کہ یہ ایمان کی جھلک ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ جانور پر سامان لاد کر جب لیجاتے ہو تو وہ کتنا تیز جاتا ہے لیکن جب سفر لمبا ہو جاتا ہے تو وہ بھی آہستہ آہستہ چلنے لگتا ہے۔

۶۰۶۹- **مسجد میں باآواز ذکر کی مجلس کی ممانعت**...... ہمیں ابوبکر بن مالک اور سلیمان بن احمد نے اپنی اپنی سند سے عطاء بن سائب سے نقل کیا ہے کہ

ابو البختری کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آ کر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو بتایا کہ کچھ لوگ مغرب کے بعد مسجد میں بیٹھتے ہیں اور ایک شخص کہتا ہے اللہ اکبر اتنی مرتبہ پڑھو، سبحان اللہ اتنی مرتبہ پڑھو، الحمد للہ اتنی مرتبہ پڑھو۔ حضرت ابن مسعودؓ نے پوچھا پھر وہ پڑھتے ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں، چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جب تم انھیں یہ کرتا دیکھو تو مجھے آ کر بتانا۔ چنانچہ حضرت ابن مسعود ان کی مجلس میں گئے اور آپ نے اپنی ٹوپی پہنی ہوئی تھی جب مجلس گرم ہوئی تو آپ کھڑے ہو گئے آپ ایک مضبوط انسان تھے آپؓ نے فرمایا۔

میں عبداللہ بن مسعود ہوں قسم اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں تم ظلم کرتے ہوئے بدعت لیکر آئے ہو اور تم اصحاب رسول اللہ ﷺ سے علم میں خود کو بڑا سمجھتے ہو۔ معضد (اس مجلس میں سے) کہنے لگا کہ ہم نے بدعت اور ظلم نہیں کیا اور نہ ہی خود صحابہ سے افضل سمجھا ہے۔ عمرو بن عتبہ کہنے لگے کہ اے ابوعبدالرحمٰن ہم استغفار کرتے ہیں۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ تم پر صحابہ کے راستے کی اتباع لازم ہے اسی پر قائم رہو۔ واللہ اگر تم نے ایسا کیا تو تم بہت دور نکل جاؤ گے اور اگر دائیں بائیں چلو گے تو شدید گمراہی میں پڑ جاؤ گے۔

یہ حدیث زائد اور جعفر بن سلیمان نے عطاء سے لی ہے اور قیس بن ابی حازم اور ابوزعراء نے حضرت ابن مسعود سے بیان کیا ہے ابوزعراء کی حدیث میں بتانے والے کا نام میتب بن نجید لکھا ہے۔

۶۰۷۰- یہی حدیث ہمیں سلیمان نے علی، ابونعیم سفیان سلمہ بن کہیل ابوزعراء کی سند سے بھی بیان کی ہے اور اس میں بتانے والے کا نام میتب بن نجیہ بھی ذکر ہے۔

۶۰۷۱- ہمیں سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، عبدالسلام بن حرب، عطاء بن سائب کی سند سے بیان کیا کہ

ابو البختری کہتے ہیں کہ سلمان نے ایک باندی خریدی، تو اسے فارسی میں کہا کہ نماز پڑھ اس نے کہا نہیں انھوں نے کہا صرف ایک سجدہ کر لے تو اس نے کہا نہیں، کسی نے حضرت سلمان سے کہا کہ کیا اسے ایک سجدہ بچا لے گا؟ تو انھوں نے فرمایا کہ اگر وہ کر لیتی تو نماز پڑھ لیتی اور وہ شخص جس کا اسلام میں حصہ ہے اس جیسا نہیں جسکا اسلام میں حصہ نہیں' (ابو البختری نے حضرت علی، ابوذر، سلمان

سے روایت کی ہے اور ابن عمر، ابو سعید، ابن عباسؓ سے سماعت کی ہے، حضرت علیؓ سے سماعت میں اختلاف ہے)

۶۰۷۲- ہم سے ابو بکر طلحی نے ابو حصینؒ وداعی، یحیی حمانی، عبد السلام، اعمش، عمرو بن مرہ، ابو البختری، حضرت علیؓ کی سند سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تو میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں اور میں کم عمر نوجوان ہوں قضاء کا مجھے علم نہیں ہے تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھ کے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ تمھاری زبان کو ھدایت دے گا دل کو مضبوط کرے گا اور آج کے بعد کسی فیصلے میں تمہیں تذبذب نہ ہوگا[1]

یہ حدیث ابو معاویہ، جریر، ابن نمیر، یحیی بن سعید، اعمش وغیرہ نے بھی روایت کی ہے۔

۶۰۷۳- ہمیں ابو عمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش عمرو بن مرہ، ابو البختری کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت عمر بن الخطابؓ سے فرمایا کہ ہمارے پاس کچھ مال بچ گیا ہے اور میں نے لوگوں کو ان کے حقوق بھی ادا کردیئے ہیں آپ کی رائے کیا ہے کیا کریں؟ لوگوں نے کہا اے امیر المؤمنین آپ کی ضروریات ہیں اور آپکو مختلف باتیں پیش آتی رہتی ہیں اسلئے اپنی ضرورت پوری کریں ہمارے دل اس پر خوش ہیں۔ حضرت علیؓ خاموش بیٹھے تھے حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابو الحسن آپ بھی کچھ کہیں خاموش کیوں ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا کہ لوگوں نے اشارہ کر تو دیا حضرت عمرؓ نے فرمایا آپ ضرور کہیں۔ تو انھوں نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین کیا آپ نے اپنے علم کو جہل اور یقین کو ظن بنا رہے ہیں؟ حضرت عمر نے فرمایا پوری بات کہیں۔ تو انھوں نے فرمایا ضرور کیا آپ کو یاد نہیں کہ آپ کو نبی کریم ﷺ نے صدقہ کی وصولی کے لئے بھیجا تھا تو آپ حضرت عباس کے پاس آئے تو انھوں نے صدقہ روک لیا تھا تو آپ میرے پاس آئے کہ حضرت عباس نے صدقہ روک لیا ہے آپ میرے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں چلو تو میں آپ کے ساتھ گیا تھا تو نبی کریم ﷺ کو پریشان دیکھا تو واپس آ گئے تھے پھر جب صدقہ دوبارہ لینے گئے تو انھیں مطمئن دیکھا تو میں نے عرض کیا تھا کہ حضرت عباس نے صدقہ روک لیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ چچا باپ کی مثل ہوتا ہے۔

تو وہ خود فرمانے لگے کہ میرے پاس دو دینار فاضل بچ گئے تھے ان سے پریشان تھا اب میں نے ان کے خرچ کی جگہ متعین کر لی ہے۔

حضرت عمر نے فرمایا کہ ضروری ہے کہ میں دونوں مرتبہ تمھارا شکریہ ادا کروں۔ تو حضرت علی نے فرمایا کہ آپ شکریہ تو مؤخر کر دیتے ہیں اور سزا جلدی دیتے ہیں۔

۶۰۷۴- حضرت علیؓ کا ارشاد...... ہمیں عبد اللہ بن محمد نے احمد بن عمرو بن عبد الخالق، ابراہیم بن یوسف، علی بن عابس، اسماعیل، قیس، اعمش، عمرو بن مرہ ابو البختری کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں جب رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگتا تو وہ مجھے دے دیتے تھے اور اب مجھ سے کوئی مانگتا ہے تو دیدیتا ہوں کوئی چپ رہتا ہے تو خود ہی دے دیتا ہوں۔ (حدیث غریب من حدیث اسماعیل)

۶۰۷۵- بیمار کو کھجور کا پرہیز...... ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن عبد اللہ حضرمی، جمہور نے بن منصور، سیف بن محمد، سفیان ثوری، عمرو بن مرہ، ابو البختری کی سند سے بیان کیا کہ

۱۔ سنن أبي داؤد، كتاب الأقضية، باب ٦، ومسند الامام أحمد ١/ ٨٣، ٨٤، والسنن الكبرى للبيهقي ١/ ٤٧٦. ونصب الراية ٤/ ٦١. ومشكاة المصابيح ٣٧٣٨.

حضرت علی بیمار ہوگئے تو نبی کریم ﷺ ان کی عیادت کے لئے آئے حضرت علی نے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا اور پھر اپنے سامنے رکھی ایک رکابی کی طرف اشارہ کیا تو نبی کریم ﷺ نے اس میں سے ایک کھجور لے کر کھائی، پھر دوسری کھائی حتی کہ ساتھ کھجوریں تناول فرمالیں۔ پھر آپ رک گئے اور حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے کھجوریں لینا چاہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے لئے اب کافی ہے چنانچہ آپ نے انھیں کھجوروں سے پرہیز کروادیا۔

۶۰۷۶- مالداروں کے بارے میں حضرت ابوذر کا شکوہ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، یحیٰی بن عبید کی اور ابواحمد محمد بن احمد نے اپنی سند سے اعمش، عمرو بن مرہ، ابوالبختری کی سند سے بیان کیا کہ

یارسول اللہ! مالدار لوگ سارا اجر لے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نماز نہیں پڑھتے روزے نہیں رکھتے؟ ہم نے کہا جی ہاں وہ بھی ہماری ہی طرح کرتے ہیں اور وہ ہماری طرح صدقہ بھی کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تم میں صدقہ بہت ہے کم ساعت والے کی تم اپنی ساعت سے مدد کردو تو یہ بھی صدقہ ہے اور کم بصارت والے کی اپنی بصارت سے مدد کرو تو یہ بھی صدقہ ہے، کمزور کی اپنی قوت سے مدد کردو تو یہ بھی صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ اشیاء ہٹانا صدقہ ہے اور زبان کے ذریعے صاف بات نہ کرسکنے والے (ہکلے یا توتلے وغیرہ) کی مدد کردو تو یہ بھی صدقہ ہے۔ اپنے گھر والوں سے مشغول ہونا بھی صدقہ ہے۔ ہم نے عرض کیا کیا ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرے اور اس کو اجر ملیگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ذرا یہ بتاؤ کہ اگر حرام جگہ اپنی شہوت پوری کرلے تو گناہ ہوگا یا نہیں؟ ہم نے کہا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو تم اس کا شر شمار کرتے ہو بھلائی شمار نہیں کرتے۔

۶۰۷۷- ایک اور سند سے یہ روایت..... ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، محمود بن غیلان، عبدالرزاق، ثوری، اعمش کی سند سے بھی یہی حدیث بیان کی۔

۶۰۷۸- کوئی اپنی تحقیر نہ کرے...... ہمیں محمد بن احمد نے عبداللہ بن شیرویہ، اسحٰق بن ابراہیم، ابومعاویہ، اعمش، عمرو بن مرہ، ابو البختری کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت ابوسعید خدری نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ تم میں سے کوئی اپنی تحقیر نہ کرے۔ کسی نے کہا کوئی اپنی تحقیر کس طرح کرے گا؟ فرمایا کہ وہ اللہ کے حکم میں کوئی کہنے والی بات سمجھے اور نہ کہے پھر قیامت میں اس سے کہا جائے کہ تجھے کس نے روکا؟ تو وہ کہے کہ میں لوگوں سے ڈر گیا۔ اللہ کہے گا کہ ہاں میں زیادہ حقدار تھا تو مجھ سے ڈرتا!

۶۰۷۹- ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابوالبختری عن رجل، ابوسعید خدریؓ کی سند سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

۶۰۸۰- ایک اور سند سے یہی روایت...... ہمیں سلیمان بن احمد نے عبداللہ بن حسین مصیصی، محمد بن یزید بن سنان، عن ابیہ، زید بن ابی انیسہ، عمرو بن مرہ ابوالبختری، مشفعہ، حضرت ابوسعیدؓ کی سند سے یہی حدیث بیان کی۔

۶۰۸۱- ہمیں سلیمان بن احمد نے عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، الثوری، زبید عمرو بن مرہ، ابوالبختری، حضرت ابوسعید کی سند سے یہی روایت بیان کی۔

أ- سنن ابن ماجة ۴۰۰۸. ومسند الامام احمد ۳/ ۳۰، ۴۷، ۹۱. والسنن الكبرى للبيهقي ۱۰/ ۹۰. والترغيب والترهيب ۳/ ۲۲۷.

۶۰۶۲- ہمیں عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن شریک اسدی نے اپنی سند سے عمرو بن قیس، عمرو بن مرۃ ابوالبختری حضرت سعید سے یہی حدیث بیان کی۔

۶۰۶۳- میرے صحابہ ایک جگہ دوسرے لوگ ایک جگہ ہیں ...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابوالبختری کی سند سے بیان کیا کہ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ

جب سورۃ النصر نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے آخر تک تلاوت کی اور فرمایا میں اور میرے صحابہ ایک جگہ ہیں اور دوسرے لوگ ایک جگہ ہیں فتح مکہ کے بعد کوئی ھجرت نہیں۔

حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث مروان بن حکم کو سنائی وہ اس وقت مدینے کا گورنر تھا۔ وہ کہنے لگا تم جھوٹ بولتے ہو۔ اس وقت اس کے ساتھ حضرت زید بن ثابت اور حضرت رافع بن خدیجؓ تخت پر بیٹھے ہوئے تھے میں نے کہا کہ اگر یہ دونوں چاہیں تو یہ بھی یہی حدیث تجھے سنا سکتے ہیں مگر یہ اپنی قوم کے لوگوں سے خوف کھاتا ہے اور اسے خطرہ ہے کہ صدقہ وصولی کے عہدے سے ہٹا دیا جائے گا مروان نے ان پر کوڑا اٹھالیا اتنے میں ان دونوں صحابہ نے فرمایا کہ ابوسعید نے سچ کہا ہے۔ (شعبہ سے بے شمار لوگوں نے یہ حدیث روایت کی ہے)

۶۰۸۴- دل کی چار قسمیں ...... ہم سے سلیمان بن احمد نے موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر حمصی، احمد بن خالد وہبی، شیبان بن عبدالرحمٰن نحوی لیث بن ابی سلیم، عمرو بن مرہ، ابوالبختری حضرت ابوسعید خدریؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دل چار قسم کے ہیں۔ ایک دل وہ جو اوپر سے خالی ہو اور اندر چمکتے چراغ کی طرح ہو۔ یہ مؤمن کا دل ہے اور اسکا چراغ اس کا نور ہے، دوسرا وہ دل جس کے اوپر غلاف ہو اور غلاف بندھا ہوا ہو یہ کافر کا دل ہے، تیسرا وہ دل کو جو الٹا ہو یہ منافق کا دل ہے کہ پہچانتا ہے پھر انکار کرتا ہے اور ایک وہ دل ہے جو مصفح ہو یہ وہ دل ہے جس میں ایمان اور نفاق دونوں ہیں۔ ایمان کی مثال کھیتی کی طرح کہ پانی اس کو بڑھاتا ہے اور نفاق کی مثال زخم کی ہے کہ جسے پیپ اور خون بڑھاتے ہیں چنانچہ جو مادہ بھی دوسرے مادہ پر غالب ہو جائے اس شخص پر بھی غالب ہو جاتا ہے۔[1]

(یہ حدیث عمرو کی سند سے غریب ہے شیبانؒ لیث سے متفرد ہیں امام احمد نے بھی روایت کی ہے جریر نے اعمش سے عن عمرو بن مرہ روایت کی ہے اور لیث سے ایک سند لاتے ہیں)

۶۰۸۵- علم کے ساتھ سونا جہالت کے ساتھ سونے سے بہتر ہے ...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے عبداللہ بن حسن، احمد بن یحییٰ صوفی، محمد بن یحییٰ الضریر، جعفر بن محمد عن ابیہ، اسماعیل، اعمش، ابوالبختری، حضرت سلمانؓ کی سند سے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ علم کے ساتھ سونا جہل کے ساتھ سونے سے بہتر ہے۔[2]

۶۰۸۶- کھجور کی بیع سلم ...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد کی سند سے اور فاروق الخطابی نے اپنی سند سے عمرو بن مرہ، ابوالبختری کی سند سے بیان کیا کہ

---

[1] مسند الامام احمد ۱۷/۳. والمعجم الصغیر ۱۰۲/۲، ومجمع الزوائد ۶۳/۱. واتحاف السادۃ المتقین ۲۶۹/۲، ۲۳۰/۷. والدر المنثور ۸۷/۱. وتفسیر ابن کثیر ۸۵/۱، ۶۵/۶. وتخریج الاحیاء ۱۲۲/۱، ۱۲/۳.

[2] اتحاف السادۃ المتقین ۱۵۷/۵. وکشف الخفا ۴۴۹/۲. ۴۵۶. والاسرار المرفوعۃ ۳۷۴.

ابوالبختری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے کھجور کے درختوں میں بیع سلم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے کھجور کی بیع سے اسوقت تک منع فرمایا ہے جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائے یا وزن کے لائق نہ ہو جائے ایک شخص نے سوال کیا وزن کیا ہوگا؟ فرمایا حتی کہ وہ جمع کیا جائے۔ (لفظ ابوداؤد، متفق علیہ صحیح حدیث شعبہ عن عمرو)

۶۰۸۷- چاند کی رؤیت کا اعتبار...... ہمیں احمد بن اسحق نے ابوبکر بن ابی عاصم، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، حصین، عمرو بن مرہ، ابوالبختری کی سند سے بیان کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم حج کے لئے نکلے تو جب ہم بطن نخلہ میں پہنچے تو چاند دیکھا بعض نے کہا کہ دوسری تاریخ کا چاند ہے بعض نے کہا یہ تیسری کا چاند ہے۔ پھر ہم حضرت ابن عباس سے ملے اور عرض کیا کہ ہم نے چاند دیکھا ہے اور کوئی دوسری تو کوئی تیسری تاریخ کا چاند بتاتا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ اسے رؤیت سے شمار فرماتے تھے لھذا جس رات تم نے دیکھا وہی پہلی تاریخ تھی (یہ حدیث مسلم میں ابوبکر بن ابی شیبہ سے آئی ہے)

۶۰۸۸- یہی حدیث ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ شعبہ، عمرو بن ابوالبختری کی سند سے بیان کیا۔

۶۰۸۹۹- پھل کی بیع پکنے سے پہلے منع ہے...... ہم سے فاروق خطابی اور سلیمان بن احمد نے ابومسلم الکشی، ابوالولید طیالسی، سلیمان بن حرب، شعبہ، عمرو بن مرۃ ابوالبختری کی سند سے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمر سے کھجور میں بیع سلم کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے پھل کی بیع سے منع فرمایا ہے حتی کہ وہ پک جائے۔

ختم شد

حصہ چہارم

☆☆☆☆

عربی زبان میں مشہور کلاسیکل کتاب ''حِلیۃ الاولیاء'' جس میں صحابۂ کرام، اصحاب صفہ، اہل بیت، تابعین، تبع تابعین، ائمہ کرام اور چوتھی صدی ہجری تک کے تقریباً ۸۰۰ مشہور اور غیر مشہور بزرگ ہستیوں کا ذکر خیر ہے۔

قدیم بزرگوں کے حالات پر جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا سب سے بڑا اور بنیادی ماخذ ''حِلیۃ الاولیاء'' ہے۔ یہ بزرگوں کے احوال، کرامات، نادر اقوال اور ان سے مروی احادیث کا بے مثال خزانہ ہے۔ اویس قرنیؒ ، مالک بن دینارؒ، جنید بغدادیؒ، سری سقطیؒ، عبداللہ بن مبارکؒ، بایزید بسطامیؒ، بشر حافیؒ، ذوالنون مصریؒ جیسے سینکڑوں باخدا اولیاء کے آخرت کی یاد دلانے والے عبرت انگیز واقعات نیز ان بزرگوں سے مروی احادیث رسول ﷺ کا خزانہ اور ان کے پُر اثر وعظ ونصائح اور نادر اقوال کا بے مثال مجموعہ ہے۔ اولیاء اللہ کی مستند سوانح حیات کا انسائیکلو پیڈیا جو اولیاء اللہ کے واقعات پر مشتمل بے شمار کتابوں سے بے نیاز کرتا ہے۔ ایک ہزار سال سے عربی زبان میں بار بار چھپنے والی کتاب، جس سے اردو زبان اب تک محرومی کا شکار تھی۔

بڑی محنت اور عرق ریزی کے بعد اب پہلی بار ''دارالاشاعت کراچی'' سے سلیس اردو زبان میں ترجمہ ہو کر یہ کتاب منظر عام پر آئی ہے۔ جس میں مذکور تمام احادیث کی تخریج اور ان کے حوالہ جات نقل کر کے کتاب کو مزید مستند کر دیا گیا ہے۔ عمدہ کاغذ و طباعت، حسین پائیدار جلد سے اس کی شان میں اضافہ ہو گیا۔

علماء، اساتذہ وطلباء جو اپنی زبان میں اس کا مطالعہ کرنا چاہتے تھے اس ایڈیشن کی دستیابی نے الحمدللہ ان کی بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔

www.darulishaat.com.pk

E-mail : sales@darulishaat.com.pk
ishaat@cyber.net.pk
ishaat@pk.netsolir.com